اللؤلؤ والمرجان
فيما اتفق عليه الشيخان
صحیح بخاری و صحیح مسلم کی
متفق علیہ احادیث کا مجموعہ
مرتب
فضیلۃ الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی
ترجمہ مولانا محمد داؤد راز ۔ مولانا عبدالرشید تونسوی
مکتبہ قدوسیہ

اللؤلؤ والمرجان

فیما اتفق علیہ الشیخان

صحیح بخاری وصحیح مسلم کی متفق علیہ احادیث کا مجموعہ

جلد اوّل

مرتّب

فضیلۃ الشیخ محمد فواد عبدالباقی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ و مولانا عبدالرشید تونسوی حفظہ اللہ

مکتبہ قدوسیہ
غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور پاکستان

مسلک کتاب و سنت کے فروغ کے لیے کوشاں

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

اشاعت اول اگست ۱۹۹۷ء

بااہتمام	ابوبکر قدوسی
مطبع	ندیم یونس پرنٹرز
قیمت	=/480 روپے
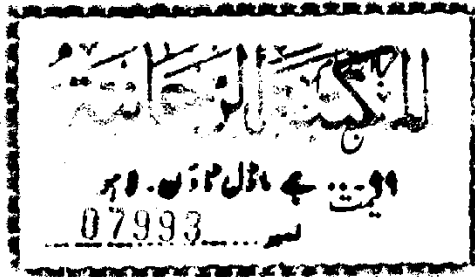
MAKTABA-E-QUDDUSIYA

GHAZNI STREET URDU BAZAR

LAHORE - PAKISTAN PH : 042-7351124

فہرست عنوانات جلد اول

۲- طہارت کے مسائل

۳- حیض کے مسائل

۴۔ نماز کے مسائل

۵- مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان

٦۔ مسافر کی نماز کا بیان

۷۔ جمعہ کا بیان

۸۔ نماز عیدین کا بیان

۹۔ نماز استسقاء کا بیان

۱۰۔ کسوف کی نماز کا بیان

۱۱۔ جنازے کے مسائل

۱۲- زکوٰۃ کا بیان

۱۳۔ روزہ کے مسائل

۱۴۔ اعتکاف کا بیان

۱۵- حج کے مسائل

۱۶- نکاح کے مسائل

۱۷- دودھ پلانے کے مسائل

۱۸۔ طلاق کے مسائل

۱۹۔ لعان کا بیان

۲۰۔ بردہ آزاد کرنے کا بیان

۲۱۔ خرید و فروخت کے مسائل

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک عرصے سے خواہش تھی کہ احادیث مبارکہ کا ایک ایسا مجموعہ شائع کیا جائے جو ظاہری اور باطنی ہر دو اعتبار سے اپنی مثال آپ ہو۔ للہ الحمد! کہ آج یہ مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اشاعت حدیث کی توفیق عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرات محدثین کو' کہ انہوں نے زندگی کی راحتیں اور سکون قربان کر کے دور دراز کے پر صعوبت سفر اختیار کئے۔ محض اس لیے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث اکٹھی کی جائیں۔ جب کہ اس زمانے میں آج کی طرح سفر کی سہولتیں میسر نہ تھیں۔ مہینوں کی مسافت طے کرنے کے بعد لوگ منزل مقصود پر پہنچا کرتے تھے۔ محدثین کو جہاں بھی احادیث کا پتہ چلا وہ وہاں پہنچے۔ اس کا تفصیلی تذکرہ آپ سیرو سوانح کی کتب میں دیکھ سکتے ہیں۔ محدثین نے راویوں کے حالات میں جس کمال احتیاط کا مظاہرہ کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ان کی ان کوششوں کی وجہ سے اسماء الرجال اور جرح و تعدیل کا فن وجود میں آیا۔ امام بخاریؒ نے جب صحیح بخاری لکھنا شروع کی تو ہر حدیث کو صحیح بخاری میں شامل کرنے سے قبل حضرت امامؒ نے استخارہ فرمایا اور پھر حدیث کو بخاری شریف میں شامل کیا۔ اسی طرح حضرت امام مسلمؒ نے بھی صحیح مسلم کی جمع و ترتیب میں بڑی ہی احتیاط کا مظاہرہ فرمایا۔

"اللولو والمرجان" بنیادی طور پر ان احادیث کا مجموعہ ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مشترک ہیں گویا جن کی سند اور متن پر حضرت امام بخاریؒ اور حضرت امام مسلمؒ کا اتفاق ہے۔ محدثین کے ہاں ایسی احادیث کو "متفق علیہ" کہا جاتا ہے۔ اور یہ حدیث کی اعلیٰ ترین قسم سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب کا نام اس کے فاضل مرتب علامہ محمد فواد عبدالباقی نے "اللولو و المرجان" تجویز فرمایا۔ اردو زبان میں اس کے معنی ہیرے اور جواہرات ہوئے۔ یہ نام سورۃ الرحمٰن سے اخذ کیا گیا ہے۔ جس مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ذکر فرمایا ہے' بعینہ وہی مفہوم یہ عنوان بھی واضح کر رہا ہے۔ یعنی یہ ان موتیوں اور جواہرات کا مجموعہ ہے جو ناطق وحی ﷺ کی زبان مبارک سے بیان ہوئے۔ اور جن کو امام المحدثین حضرت امام بخاری رحمہ اللہ اور حضرت امام مسلم رحمہ اللہ نے بڑی ہی دیانت و امانت سے چھان پھٹک کر اکٹھا فرمایا۔ اور امت مسلمہ نے ان جلیل القدر قدسی صفات بزرگوں کی کوششوں کو شرف قبولیت بخشا۔ صحیح بخاری کا درجہ "قرآن کریم کے بعد صحیح ترین کتاب" قرار پایا جب کہ بعض علماء نے صحیح مسلم کو حسن ترتیب کے لحاظ سے صحیح بخاری پر ترجیح دی۔ لیکن ان دونوں کتب کی صحت پر اجماع امت رہا ہے۔ شیخ فواد عبدالباقی نے بڑی عرق ریزی کے بعد احادیث کے ان عظیم الشان مجموعوں سے متفق علیہ احادیث کا انتخاب کیا ہے۔ فاضل مرتب کے نزدیک متفق علیہ کا معیار اور پیمانہ کیا ہے' اس کا ذکر انہوں نے اپنے مقدمے میں تفصیل کے ساتھ فرمایا ہے۔

ہم نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ ظاہری اعتبار سے بھی کتاب کا حسن نمایاں ہو۔ اس میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں' قارئین بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ہماری محنت خاصی کم ہو جاتی' اگر ہم "اللولو و المرجان" کا عربی متن پہلے سے شائع کسی نسخے سے لے لیتے۔ لیکن اس سے کتاب کے حسن میں فرق آ جاتا۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ عربی متن جدید انداز میں کمپوز کیا جائے۔ چنانچہ احادیث کی کمپوزنگ کا مشکل کام بھی اللہ کے فضل سے ہم نے مکمل کیا ہے اور اپنی بساط کے مطابق اس کی تصحیح کا خیال بھی رکھا ہے۔

"اللولو و المرجان" میں احادیث کا متن صحیح بخاری سے لیا گیا ہے۔ ہم نے "اللولو و المرجان" کا ترجمہ صحیح بخاری کے اس ترجمے سے اخذ کیا ہے جو مولانا محمد داؤد راز نے کیا ہے۔ اور اس کی بنیادی وجہ ترجمے کی روانی اور سلاست ہے۔ اس لئے امید ہے کہ قارئین کو یہ ترجمہ ضرور پسند آئے گا۔ صحیح بخاری کے ترجمہ و شرح سے "اللولو و المرجان" کی احادیث کے ترجمے کا انتخاب عمر فاروق قدوسی نے کیا ہے۔ نیز انہوں نے بعض مقامات پر مولانا داؤد راز کی طرف سے کی گئی شرح کا انتخاب بھی حواشی کی صورت میں کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ہر راوی حدیث صحابی کے مختصر حالات بھی ترتیب دیئے ہیں جو آپ اس صفحے کے نیچے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ چونکہ "اللولو و المرجان" کا یہ ترجمہ صحیح بخاری کے ترجمے سے منتخب کیا گیا ہے' اس لئے احادیث کے متن کی حد تک تو کام ٹھیک تھا لیکن شیخ فواد عبدالباقی کے حواشی و مقدمہ کے ترجمے کے لیے ہم نے مولانا عبدالرشید تونسوی' استاذ حدیث جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ سے رجوع کیا۔ ان کی محبت' کہ انہوں نے اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمایا اور اس سارے کام پر نظر ثانی بھی فرمائی۔ مندرجہ بالا ان خصوصیات کی بناء پر "اللولو و المرجان" کا یہ نسخہ کسی بھی دوسرے نسخے کے مقابلے میں زیادہ افادیت کا حامل ہے۔

اس گفتگو کو ختم کرنے سے قبل ان سب افراد کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے کہ جنہوں نے ہمارے ساتھ اس کتاب کی اشاعت میں تعاون فرمایا۔ مولانا اسحاق شاہ صاحب مدرس جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جامعہ کی لائبریری سے اور ہمارے دوست حافظ حمودالرحمٰن مکی صاحب نے اپنے والد بزرگوار محترم مولانا محمد یحییٰ صاحب شرقپوری کی لائبریری سے "اللولو و المرجان" کے قدیم نسخے عنایت فرمائے۔ جن سے ہمیں تصحیح میں آسانی ہوئی۔ ان کے علاوہ مکتبہ قدوسیہ سے متعلقہ افراد بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس کام کو دین کی خدمت سمجھتے ہوئے سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کے سبب ہمارے والد مولانا عبدالخالق قدوسی شہید رحمہ اللہ کے درجات بلند فرمائے اور اس کتاب کو ہر اس شخص کے لیے ذریعہ نجات بنائے جس نے اس کی اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احادیث طیبہ پڑھنے' سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے' آمین یا رب العالمین۔

ابوبکر قدوسی

15 جولائی 1997ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ . الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾. (۱: الفاتحۃ:۱-۴)

”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو جہانوں کا پروردگار ہے بہت زیادہ رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے جزا اور سزا کے دن کا مالک ہے۔“

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ﴾.(٦: الأنعام:١)

”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکی اور روشنی بنائی۔“

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ﴾. (١٧: الإسراء:١١١)

”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ بادشاہت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی حمایتی اور مددگار ہے۔“

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجًا قَيِّمًا﴾.

(١٨: الكهف:١،٢)

”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر کتاب نازل کی اور اس میں کوئی کجی نہیں چھوڑی' سیدھی راہ دکھانے والی پختہ کتاب ہے۔“

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الآخِـرَةِ وَهُـوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾. (٣٤: سبأ:١)

”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کے لئے وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے' اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں آخرت میں اور وہ حکمت والا خبردار ہے۔“

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلاَئِكَةِ رُسُلاً أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ، يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَايَشَاءُ ، إِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾.(٣٥:فاطر:١)

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے' فرشتوں کو قاصد بنانے والا ہے جو کہ دو دو تین تین اور چار چار پروں والے ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے مخلوق میں زیادہ فرماتا ہے' یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

﴿لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُوْلَى وَ الآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾. (۲۱ : القصص : ۷۰)

"اسی کے لئے دنیا اور آخرت میں تمام تعریفیں ہیں اور حکم کرنا اسی کو سزاوار ہے۔ اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔"

﴿وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ﴾. (۳۰ : الروم:۱۸)

"اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں' شام کے وقت اور ظہر کے وقت میں۔"

﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَ رَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾. (٤٥: الجاثية:٣٦،٣٧)

"تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور جہان والوں کا پروردگار ہے۔ آسمانوں اور زمین میں کبریائی و بڑائی بھی اسی کے لئے ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔"

﴿لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ . (٦٤: التغابن:١)

"اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہی تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهَذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ﴾.

(٧: الأعراف:٤٣)

اور مومن کہتے ہیں: "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس راہ کی ہدایت عطا کی اگر وہ ہدایت عطا نہ کرتا تو ہم راہ نہ پا سکتے۔"

﴿هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدَى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ﴾.

(٩: التوبة ٣٣و ٤٨: الفتح: ٢٨و ٦١: الصف: ٩)

"اللہ کریم وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب فرمائے۔"

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ﴾

(٤٨:الفتح:٢٨)

"محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں مہربان' تو

انھیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضامندی طلب کرتے ہیں۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کی پیشانیوں پر سجدے کے نشان ہیں۔"

﴿وَالَّذِيْنَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ ءَامَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَ أَصْلَحَ بَالَهُمْ﴾. (۴۷:محمد:۲)

"جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا جو کہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اللہ تعالیٰ ان کی غلطیاں اور برائیاں مٹا دیتے ہیں اور ان کی حالت کو سنوار دیتے ہیں۔"

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾. (۳۳:الاحزاب: ۴۰)

"محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔"

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا. وَّدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا﴾. (۳۳:الأحزاب: ۴۵، ۴۶)

"اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہ، خوشخبری دینے والا (مومنوں کو) اور ڈرانے والا (کافروں کو) اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا (داعی الی اللہ) اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔"

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلاَّ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ﴾ (۲۱:الأنبياء:۱۰۷)

"ہم نے آپ کو جہانوں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

﴿إِنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (۳۳: الأحزاب:۵۶)

"یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمدٍ وَعَلَى آلِ محمدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إبراهيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ . اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحمدٍ وَعَلَى آلِ محمدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إبراهيمَ إنكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

"اے اللہ محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمت نازل کی یقیناً تو ہی قابل تعریف اور بزرگی کے لائق ہے۔ اے اللہ محمد اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں نازل کیں۔"

حمد و ثناء کے بعد!

کتاب بنام اللولو والمرجان فیما اتفق علیہ الشیخان (از امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ بن بردزبہ البخاری الجعفی المولودی م ۱۹۴ھ المتوفی عام ۲۵۶ھ و امام المحدثین ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیساپوری المولود عام ۲۰۴ھ المتوفی عام ۲۶۱ھ) لکھنے کا مشورہ اس کے ناشر اور طباعت کے نگران السید محمد الحلبی نے دیا جو کہ دار احیاء الکتب العربیہ کے مدیر ہیں۔

انھوں نے شرط لگائی کہ الفاظ صحیح بخاری کے ذکر ہوں لیکن وہ نص جو مسلم کے الفاظ سے متفق ہو۔ یہ شرط انھوں نے تو لگائی مگر میری طرف سے اس کا التزام کرنا بڑا مشکل اور دشوار تھا۔ اس کے مشکل ہونے کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ آج تک جس نے بھی کسی حدیث کو متفق علیہ کہا یا لکھا تو اس نے اس قید کو ملحوظ نہیں رکھا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ہی کو دیکھئے جو کہ علم حدیث میں ایک عالم کے استاذ ہیں' انھوں نے بھی ثابت کیا ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کی موافقت سے مراد صحابی سے حدیث کی اصل کا تخریج کرنا ہوتا ہے اگرچہ سیاق میں کچھ مخالفت واقع ہو جاتی ہے۔

ایسے ہی امام نووی رحمہ اللہ کو لیجئے جب انھوں نے اپنی کتاب "الاربعون النوویہ" لکھی تو اس کا آغاز الاعمال بالنیۃ والی حدیث سے کیا اور ساتھ ہی اشارہ کیا کہ اس پر امام مسلم اور امام بخاری متفق ہیں۔ حالانکہ انھوں نے بخاری کی نص کے وہ الفاظ ذکر نہیں کئے جو مسلم کی نص کے قریب تر ہوں بلکہ انھوں نے وہ الفاظ ذکر کئے ہیں جو امام بخاری نے اپنی کتاب میں ذکر کئے ہیں اور اس نص اور مسلم کی حدیث میں سیاق میں اختلاف ہے۔

میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اس موقع پر الاعمال بالنیۃ والی حدیث کہ جس سے صحیح بخاری کا آغاز ہوتا ہے' کے تمام طرق جمع کر دوں۔ تاکہ جو ان نصوص کا امام مسلم کی بیان کردہ نص سے موازنہ کرنا چاہے اس کے لئے آسانی رہے۔

امام بخاری نے اس حدیث کو سات مقامات پر ذکر کیا ہے۔

الأول في: ١- كتاب بدء الوحي ١- باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ

عَنْ عُمر بْن الْخطَّاب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ. سَمِعْتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ: ((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّات ، وَ إِنَّمَا لِكل امرئٍ مَا نَوى؛ فَمَن كَانَت هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا،

أَوْ إِلَى امْرَأَة يَنْكِحُهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ یقیناً اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی تو جس کی ہجرت دنیا کے حصول کے لئے ہے یا عورت سے شادی کرنے کے لئے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس کی جانب اس نے ہجرت کی۔

الثاني في: ٢- كتاب الإيمان ٤١- بَاب مَاجَاءَ أن الأَعْمَالَ بالنية.

عَنْ عُمَر، أَنَّ رَسُولَ ا للهِ ﷺ قَالَ:((الأَعْمَالُ بِالنِّيَّة، وَ لِكُل امرئ مَا نَوَى ،فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى ا للهِ وَرَسُولِهِ،فَهِجْرَتُهُ إِلَى ا للهِ وَرَسُولِهِ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَو امْرَأَة يتزوجها ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

الثالث في: ٤٩- كتاب العتق ٦- بَابُ الْخطأ والنسيان في العتاقة والطلاق.

عَنْ عُمَرَ بْن الْخَطَّاب رَضِيَ ا للهُ عنه، عَنِ النَّبي ﷺ قَالَ:((الأَعْمَالُ بالنِّيَّة ، وَلامْرِئ مَا نَوَى، فَمَن كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى ا للهِ وَ رسولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى ا للهِ وَرَسُولِهِ؛ وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَو امْرَأة يَتَزَوَّجُهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجرَ إِلَيْهِ)).

الرابع في: ٦٣- كتاب مناقب الأَنْصَار ٤٥-بَاب هِجْرَةِ النَّبي ﷺ وَ أَصْحَابه إِلَى المدينة. عَنْ عُمَر رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُول ا للهِ ﷺ يَقُولُ: ((الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ؛ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَو امْرَأة يَتَزَوَّجُهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى ا للهِ وَرَسُولِهِ ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى ا للهِ وَرَسُولِهِ ﷺ)).

الخامس في: ٦٧- كتاب النكاح ٥- باب مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمل خيْرًا لِتَزْوِيج امْرَأة فله مَا نَوى. عَنْ عُمَر بْن الْخَطَّاب رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبي ﷺ ((العَمَل بِالنِّيةِ،وَإِنَّمَا لامْرِئ مَانَوَى؛فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى ا للهِ ورسُولِهِ، فَهِجرَتُهُ إِلَى ا للهِ وَرَسُولِهِ ﷺ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكحها ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَاهَاجَرَ إِلَيْهِ)).

والسادس في:٨٣- كتاب الأيمان والنذور ٢٣- باب النية في الأيمان.

عَنْ عُمَر بن الخطّاب رَضِي ا للهُ عَنْه ، قَالَ: سمعتُ رَسُول ا للهِ ﷺ ،يقولُ: ((إِنّمَاالأَعْمَالُ بِالنيةِ ، وَإِنّمَا لامْرِئٍ مَانَوَى ، فَمَن كَانَت هِجرتهُ إِلَى ا للهِ وَرَسُولِهِ ، فَهِجْرَتُهُ إِلى ا للهِ ورَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُه إِلى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَو امْرَأَة يتزوجها، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هاجَرَ إِليهِ)).

والسابع في: ۹۰- كتاب الحيل ۱- باب في ترك الحيل.

عَنْ عُمَر بن الْخَطّابِ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ،قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِي ﷺ يَقُولُ:((أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ،وَإِنَّمَالامْرِئٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى ا للهِ وَرَسُولِهِ ، فَهِجْرَتُهُ إِلى ا للهِ ورسولِهِ ، ومَنْ هَاجَرَ إِلى دُنْيَا يُصيبهَا أَو امْرَأَة يتزوجهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلىٰمَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

امام مسلم نے اس حدیث کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

۳۳- كتاب الإمارة ٤٥- باب قوله ﷺ إنما الأعمال بالنية- حديث رقم ١٥٥

عَنْ عُمَر بْن الْخَطّابِ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُول ا للهِ ﷺ :((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بالنية ، وَ إِنَّمَا لامْرِئٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلى ا للهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلى ا للهِ وَرَسُولِهِ ؛ وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لدنيا يُصيبهَا،أَوْ امْرَأَة يَتَزَوجهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

اب مسلم کی یہ نص صرف اس حدیث پر صادق اور موافق آتی ہے جسے امام بخاری نے کتاب الایمان والنذور میں ذکر کیا ہے۔

یہ ہے وہ دشواری جو مجھے آڑے آئی اور ممکن تھا کہ یہ دشواری میرے اس کام میں رکاوٹ بن جاتی۔ لیکن میری دو کتابوں جامع مسانید صحیح البخاری اور قرۃ العینین فی اطراف الصحیحین نے اسے آسان بنا دیا۔ موخر الذکر کتاب سے میں نے متفق علیہ احادیث کی طرف بالاستیعاب رہنمائی حاصل کی اور اول الذکر کتاب کے ذریعے میں اس نص سے واقف ہوا جو ناشر نے لازم قرار دی ہے اور میں نے اس کا اہتمام کیا ہے۔

اللولو والمرجان کتاب کی اہمیت اس بات سے واضح ہوتی ہے جو امام تقی الدین ابو عمرو عثمان بن عبدالرحمان بن عثمان بن موسیٰ بن ابی نصر النصری الشهرزوری الشافعی المعروف بابن الصلاح نے صحیح کی قسمیں ذکر کرتے ہوئے بیان کی ہے۔

(۱) صحیح جسے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ دونوں نے ذکر کیا ہے۔
(۲) صحیح جسے صرف اکیلے امام بخاری رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔
(۳) صحیح جسے صرف اکیلے امام مسلم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔
(۴) صحیح جو امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ دونوں کی شرط پر ہے لیکن انھوں نے اسے ذکر نہیں کیا۔
(۵) صحیح جو امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر ہے لیکن انھوں نے ذکر نہیں کیا۔
(۶) صحیح جو امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ہے لیکن انھوں نے ذکر نہیں کیا۔
(۷) صحیح جو دوسرے ائمہ کے نزدیک صحیح ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر نہیں ہے۔

یہ صحیح کی بنیادی قسمیں ہیں۔ بلند ترین پہلی قسم ہے جس کے متعلق محدثین اکثر فرماتے ہیں کہ صحیح متفق علیہ۔ اس قول (متفق علیہ) سے ان کی مراد امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کا اتفاق ہوتا ہے نہ کہ امت کا۔ لیکن امت کا اتفاق اس سے لازم ضرور آتا ہے۔ کیونکہ جس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کا اتفاق ہے' امت نے اسے تلقی بالقبول کیا ہے۔

یہ قسم ساری کی ساری قطعی طور پر صحیح ہے اور اس سے علم یقینی نظری واقع ہوتا ہے۔

میں کوئی ایسی کتاب نہیں جانتا جس میں اس کے مولف نے متفق علیہ احادیث کو جمع کیا ہو ماسوائے زاد المسلم فیما اتفق علیہ البخاری و مسلم کے۔ یہ استاذ المرحوم الشیخ محمد حبیب اللہ الشنقیطی کی تالیف ہے لیکن انھوں نے بھی تمام متفق علیہ احادیث جمع نہیں کیں بلکہ صرف قولی احادیث کو ان کے آغاز کے اعتبار سے حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا ہے اور ساتھ ساتھ وہ احادیث ملا دی ہیں جو لفظ "کان" سے شروع ہوتی ہیں اور شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہیں۔ ایسے ہی ان احادیث کو ذکر کیا ہے جو لفظ "نہی" سے شروع ہوتی ہیں۔

اس کتاب کی احادیث کی کل تعداد ۱۳۶۸ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں

(فصل) جب صحابی کہے کہ ہم یوں کہتے یا کرتے تھے یا صحابہ کرام یوں کرتے یا کہتے تھے یا ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اس بارے میں اختلاف ہے۔ امام ابوبکر اسماعیلی تو فرماتے ہیں کہ یہ مرفوع کے حکم میں نہیں بلکہ موقوف ہے۔ اور موقوف کا حکم ان شاء اللہ اس کے بعد والی فصل میں بیان کریں گے۔

جمہور محدثین' فقہاء اور اصولی کہتے ہیں کہ اگر ایسا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرف منسوب نہ ہو تو وہ تو مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہے لیکن اگر وہ منسوب ہے اور راوی یوں کہتا ہے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یا آپ کے زمانہ میں یوں کرتے تھے یا آپ ہمارے درمیان موجود تھے وغیرہ تو یہ مرفوع کے حکم میں ہے۔ یہ صحیح مذہب ہے کیونکہ جب ایک کام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیا جائے تو ظاہر یہی ہے کہ آپ کو اس کی اطلاع ہوتی تھی اور یہ آپ کی تقریر اور سکوت کی قبیل سے ہے جو کہ

مرفوع ہے۔(مرفوع تقریری حدیث)

دیگر علماء یوں فرماتے ہیں کہ اگر کلام ایسا ہو جو اکثر مخفی رہتا ہے تو وہ مرفوع ہے ورنہ موقوف۔ اسی قول کو ابواسحاق شیرازی نے قطعیت سے بیان کیا ہے' واللہ اعلم۔ لیکن جب صحابی کہے کہ : اس چیز کا ہمیں حکم دیا گیا یا ہم اس سے منع کیے گئے یا فلاں کام سنت سے ہے تو یہ مرفوع کے حکم میں ہیں۔ اصحاب فن میں سے جمہور محدثین کا یہی قول ہے جو کہ صحیح مذہب ہے۔

السید جمال الدین القاسمی رحمہ اللہ قواعد التحدیث میں فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام امام تقی الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنے ایک فتویٰ میں فرماتے ہیں حدیث نبوی کا لفظ جب مطلقاً بولا جائے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ چیز جو اپنے قول یا فعل یا تقریر سے ہے جس کا صدور نبوت کے بعد ہوا ہے۔

اسی لئے زاد المسلم فیما اتفق علیہ البخاری و مسلم کتاب کی احادیث جن کی تعداد ۱۳۶۸ ہے اور اللولو والمرجان کی احادیث جن کی تعداد ۲۰۰۶ ہے ـــــ (یہ کسی سے خطا ہوئی ہے ورنہ صحیح تعداد ۱۹۰۶ ہے) میں فرق ہوا ہے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب کو پڑھیے جس میں صحت کے بلند مرتبہ کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ اسی حلقے میں اپنے نفس کو محفوظ کیجئے اور اس کی رکاب مضبوط ہاتھوں سے تھام لیجئے!

﴿رَبَّنَا ءَامَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ﴾ (۳ : آل عمران : ۵۳)

ہمارے پروردگار جو تو نے نازل کیا ہے اس پر ہم ایمان لائے اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی۔ ہمیں گواہوں میں سے لکھ دے۔ (آمین)

حضرت محمد ﷺ' آپ کی آل اور اصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی ہو۔

محمد فواد عبدالباقی

بسم الله الرحمن الرحیم

مقدمة

(۱) باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ

۱- حديث عَلِيّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَاتَكْذِبُوا عَلَيَّ ، فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ)).

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٣- كِتَابِ الْعِلْمِ : ٣٨- بَاب إِثْم مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

۲- حديث أَنَسٍ قَالَ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَن أحدّثكم حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

أخرجه البخاري في: ٣-كتاب العلم: ٣٨- بَابُ إِثْم مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۳- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

أخرجه البخاري في: ٣- كتاب العلم :٣٨- بَاب إِثْم منْ كذب عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

٤-حديث الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:((إِنَّ كَذِبًا عليّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

أخرجه البخاري في :٢٣- كتاب الجنائز:٣٤- باب مَا يُكْره مِنَ النياحة عَلَى الْمَيِّتِ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

(۱) رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ کی سخت مذمت کا بیان

۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے وہ آگ میں داخل ہو گا۔

۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے فرماتے ہیں۔ مجھے کثرت سے احادیث نبوی بیان کرنے سے یہ روایت منع کئے ہوئے ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانا آگ بنا لینا چاہیے۔

۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر عمداً" جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لینا چاہیے۔

۴- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ مجھ پر جھوٹ بولنا تمہارے ایک پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ (بلکہ) جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا اور مکان آگ میں بنا لے۔

١ - كتاب الإيمان

(١) باب الإيمان ما هو وبيان خصاله

٥- حديث أبي هُرَيْرَةَ قال كان النبيُّ ﷺ بارزاً يوماً للناسِ فأتاه رجلٌ فقال : ما الإيمان؟ قال : «الإيمان أن تؤمنَ بالله وملائكتِهِ وبلقائِهِ وبرسلِهِ وتؤمنَ بالبعثِ» قال : ما الإسلامُ؟ قال: «الإسلامُ أن تعبدَ الله ولا تشركَ به وتقيمَ الصلاةَ وتؤدِّيَ الزكاةَ المفروضةَ وتصومَ رمضانَ» قال : ما الإحسان؟ قال : «أن تعبدَ الله كأنك تراهُ، فإن لم تكن تراه فإنه يراك» قال: متى الساعةُ؟ قال : «ما المسئولُ عنها بأعْلَم مِنَ السائل ، وسأُخبرُكَ عن أشراطِها ؛ إذا وَلَدَتِ الأَمَةُ ربَّها ، وَإِذا تطاولَ رُعاةُ الإبلِ البَهْمُ في البنيان ، في خمس لا يعلمهنَّ إلاَّ الله» ثم تلا النبيُّ ﷺ - ﴿إنَّ الله عنده علم الساعة- . . ﴾ الآية : ثم أدبر. فقال: «رُدُّوه» فلم يَرَوْا شيئاً. فقال : «هذا جبريل جاءَ يُعَلِّمُ الناسَ دينَهم».

أخرجه البخاري في : ٢- كتاب الإيمان: ٣٧- باب سؤال جبريل النبي ﷺ

۱- ایمان کا بیان

(۱) ایمان اور اسکے خصائل کا بیان

۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن آنحضرت ﷺ لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پاک کے وجود اور اس کی وحدانیت پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں کے وجود پر اور اس (اللہ) کی ملاقات کے برحق ہونے پر اور اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ۔ پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے پھر جواب دیا کہ اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ' اور نماز قائم کرو' اور زکوۃ فرض ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو۔ پھر اس نے احسان کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا احسان یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ نہ حاصل ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا (البتہ) میں اس کی نشانیاں بتا سکتا ہوں وہ یہ ہیں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔ اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے (دیہاتی لوگ ترقی کرتے کرتے) مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے ترقی لے جانے کی کوشش کریں گے (یاد رکھو) قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی "سمجھ رکھو کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے' وہی بارش نازل فرماتا ہے' اور ماں کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسے جانتا ہے' کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا' نہ کسی

عن الإيمان والإسلام.

کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ یاد رکھو اللہ پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے" (لقمان: ۳۴) پھر وہ پوچھنے والا پیٹھ پھیر کر چلا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے واپس بلا کر لاؤ۔ لوگ دوڑ پڑے مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

(٣) باب بيان للصلوات التي هي أحد أركان الإسلام

(۳) نماز کا بیان جو ارکان اسلام میں ہے

٦- حديث طَلْحَةَ بن عُبَيْد الله قال: جاءَ رجلٌ إلى رسولِ الله ﷺ من أهل نَجْدٍ ثائرُ الرأسِ يُسْمَعُ دويُّ صوتِهِ ولا يُفْقَهُ ما يقول، حتى دنا فإذا هو يسأل عن الإسلام؛ فقال رسول الله ﷺ: "خمسُ صلواتٍ في اليومِ والليلةِ" فقال: هل عليَّ غيرُها؟ قال: "لا. إلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ" قال رسول الله ﷺ: "وصيامُ رمضانَ" قال: هل عليَّ غيره؟ قال: "لا. إلاَّ أن تطوَّعَ" قال، وذكر له رسول الله ﷺ الزكاةَ. قال هل عليَّ غيرَها؟ قال "لا. إلاَّ أن تَطَوَّعَ" قال فأدبر الرجل وهو يقول: والله لا أزيد على هذا ولا أَنْقصُ. قال رسول الله ﷺ: "أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ".

۶۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نجد والوں میں سے ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا، سر پریشان یعنی بال بکھرے ہوئے تھے، ہم اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنتے تھے، اور ہم سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا، تو معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسلام دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے۔ اس نے کہا بس اس کے سوا تو اور کوئی نماز مجھ پر نہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل پڑھے (تو اور بات ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے کہا اور تو کوئی روزہ مجھ پر نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر تو نفلی روزے رکھے (تو اور بات ہے) حضرت طلحہؓ نے کہا اور آنحضرت ﷺ نے اس سے زکوٰۃ کا بیان کیا۔ وہ کہنے لگا کہ بس اور تو کوئی صدقہ مجھ پر نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل صدقہ دے (تو اور بات ہے) راوی نے کہا پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا گیا اور یوں کہتا جا رہا تھا، اللہ کی قسم کہ میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

أخرجه البخاري في: ٢- كتاب الإيمان: ٣٤- باب الزكاة من الإسلام.

(٥) باب بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة

٧- حديث أبي أيوبَ الأنصاريِّ ﷺ أنَّ رجلاً قال : يا رسول الله أخبرني بعمل يُدْخِلُني الجنة ، فقال القوم : مَالَهُ! مَالَهُ! فقال رسولُ اللهِ ﷺ : «أَرَبٌ مَّا لَهُ» فقال النبيُّ ﷺ: «تعبُدُ اللهَ لا تُشْرِكُ بهِ شيئًا وتُقيمُ الصَّلاةَ وَتُؤتِي الزكاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ. ذرْها» قال كأنَّه كانَ عَلى رَاحِلَتِهِ.

أخرجه البخاري في : ٧٨-كتاب الأدب: ١٠- باب فضل صلة الرحم.

٨- حديث أَبي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقالَ : دُلَّني عَلى عَمَلٍ إذا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الجنة قال : «تَعْبُدُ اللهَ لا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَتُقيمُ الصَّلاةَ المَكْتُوبَةَ ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمفروضَة وَتَصُومُ رَمَضَانَ» قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ أَزِيدُ عَلى هذا. فَلَما وَلّى ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلى هَذا».

أخرجه البخاري في ٢٤- كتاب الزكاة: ١ - باب وجوب الزكاة.

(۵) ایمان کا بیان جس سے جنت میں داخلہ ہو گا

۷- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں لے جائے؟ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ اسے کیا ہو گیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیوں کیا ہو گیا ہے۔ اس کی ضرورت ہے' اس لیے پوچھتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو' زکوۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو۔ بس یہ اعمال تجھ کو جنت میں لے جائیں گے۔ چل اب نکیل چھوڑ دے۔

۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا کام بتلائیے جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر۔ اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ فرض نماز قائم کر۔ فرض زکوۃ دے۔ اور رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ان عملوں پر میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو جنت والوں میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

۷- **ذرھا** یعنی سواری کو چھوڑ دو تاکہ تمہارے گھر کی راہ لے کیونکہ تمہاری کوئی مطلوبہ ضرورت باقی نہیں رہی یا شاید ایسا ہو کہ نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر سوار تھے اور اس آدمی نے اس کی لگام پکڑ رکھی تھی تو جواب دینے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اب سواری کی (باگ) چھوڑ دو۔ (مرتبؒ)

(٦) باب قول النبي - ﷺ - بني الإسلام على خمس

(٦) نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

٩- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : "بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلى خَمْسٍ : شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلاَةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ".

(۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے اول گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان: ٢ - باب دعاؤكم إيمانكم.

(٧) باب الأمر بالإيمان با لله ورسوله وشرائع الدين والدعاء إليه

(۷) اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان لانیکا حکم اور دین کے احکامات و شرائع اور اسکی دعوت دینا

١٠- حديث ابْنِ عَبَّاس قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ؟" قَالُوا : رَبِيعَة. قَالَ "مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خزايا وَلاَ نَدَامَى" فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلاَّ فِى الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ ، فَمُرْنَا بِأَمرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ.

۱۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عبدالقیس کا وفد جب آنحضرت ﷺ کے پاس آیا تو آپؐ نے پوچھا کہ کس قوم کے لوگ ہیں یا یہ وفد کہاں کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ربیعہ خاندان کے لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا مرحبا (خوش آمدید) اس قوم کو یا اس وفد کو' نہ ذلیل ہونے والے نہ شرمندہ ہونے والے (یعنی ان کا آنا بہت خوب ہے) وہ کہنے لگے اے اللہ کے رسول ہم آپ کی خدمت میں صرف ان حرمت والے مہینوں میں آسکتے ہیں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کے کافروں کا قبیلہ آباد ہے۔ پس آپ ہم کو ایک ایسی قطعی بات بتلا دیجئے جس کی خبر ہم اپنے پچھلے لوگوں کو سلام کرو۔"

☆ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی قدر کے ساتھ بچپن میں ہی مسلمان ہو گئے تھے اور ہجرت کی۔ بدر اور احد کے غزوات میں کم عمری کی وجہ سے پیچھے رکھے گئے تھے جب کہ پندرہ سال کی عمر میں غزوہ خندق میں شریک ہوئے تھے۔ بیعت رضوان والوں میں سے ہیں۔ آپ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا عبداللہ بہت ہی اچھا آدمی ہے کاش کہ قیام اللیل کرے۔ اس کے بعد آپ رات کو بہت کم سوتے تھے۔ آپ نے ۲۶۳۰ احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں سے ۱۸۶ متفق علیہ ہیں۔ ۷۳ ہجری کو ۸۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

وَسَأَلُوهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ. فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ : أَمَرَهُمْ بِالإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ ، قَالَ : « أَتَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ؟» قَالُوا : اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : «شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، وَإِقَامُ الصَّلاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمغنَمِ الْخُمُسَ» وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ : عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّما قَالَ الْمُقَيَّرِ. وَقَالَ : «احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ».

أخرجه البخاري في:٢-كتاب الإيمان:٤٠-باب أداء الخمس من الإيمان.

کو بھی کر دیں جو یہاں نہیں آئے اور اس پر عمل در آمد کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے آپ ﷺ سے اپنے برتنوں کے بارے میں بھی پوچھا۔ آپ ﷺ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار قسم کے برتنوں کو استعمال میں لانے سے منع فرمایا۔ ان کو حکم دیا کہ ایک اکیلے خدا پر ایمان لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ جانتے ہو ایک اکیلے خدا پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو ہی معلوم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے جو ملے اس کا پانچواں حصہ (مسلمانوں کے بیت المال میں) داخل کرنا۔ نیز چار برتنوں کے استعمال سے آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا۔ سبز لاکھی مرتبان سے 'کدو کے بنائے ہوئے برتن سے' لکڑی کے کھودے ہوئے برتن سے اور روغنی برتن سے اور فرمایا کہ ان باتوں کو حفظ کر لو اور ان لوگوں کو بھی بتلا دینا جو تم سے پیچھے ہیں اور یہاں نہیں آئے ہیں۔

١١ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رضي

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے

۱۰۔ ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے الحنتم۔ اس سے مراد سبز یا سرخ رنگ کے مٹکے اور گھڑے جن کی گردنیں پہلو پر ہوں یا جو مٹی' بال اور خون ملا کر بنائے گئے ہوں یا وہ لاکھ کے بنائے ہوئے گھڑے جو کانچ وغیرہ کا لیپ کئے گئے ہوں۔ الدباء۔ کدو کی تونبی سے بنایا گیا برتن۔ النقیر۔ وہ برتن جو کھجور کی جڑ میں کھدائی کر کے بنایا گیا ہو اس میں شراب محفوظ کی جاتی ہے۔ المزفت۔ جو رال کا لیپ کیا گیا ہو۔ (تارکول لگا برتن) المقیر۔ جو قار کا لیپ کیا گیا ہو۔ اسے قیر بھی کہتے ہیں اور قار سے مراد ایک بوٹی ہے جو خشک ہونے پر جلائی جاتی ہے اور اس سے رال کی طرح کشتیاں وغیرہ لیپ کی جاتی ہیں۔ (مرتبؒ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عبداللہ ہے نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں ہجرت سے تین سال پہلے شعب بنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔ ڈیڑھ سال نبی کریم ﷺ کی صحبت اختیار کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ کہ یا اللہ انہیں قرآن کا علم عطا فرما اور علم تفسیر سے بہرور کر دے انہوں نے ۱۶۶۰ احادیث روایت کی ہیں' جن میں سے ۷۵ متفق علیہ ہیں۔ علم تفسیر کی نشر و اشاعت کے لیے مدرسہ قائم فرمایا تھا۔ ۶۸ھ میں وفات پائی۔

الله عنه على الْيَمنِ قَالَ : "إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبادَةُ اللهِ، فَإِذَا عَرَفُوا اللهُ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَواتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكاةً مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلى فُقَرائِهِمْ فَإِذا أَطَاعُوا بِها فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرائِمَ أَمْوالِ النَّاسِ".

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٤١- باب لا تؤخذ كرائم أموال الناس في الصدقة.

فرمایا کہ دیکھو! تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب (عیسائی' یہودی) ہیں۔ اس لیے سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں (یعنی اسلام قبول کرلیں) تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اسے بھی ادا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض قرار دی ہے جو ان کے سرمایہ داروں سے لی جائے گی (جو صاحب نصاب ہوں گے) اور انہیں کے فقیروں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ جب وہ اسے بھی مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرنا۔ البتہ ان کی عمدہ چیزیں (زکوٰۃ کے طور پر لینے سے) پرہیز کرنا۔

١٢- حديث ابْنِ عَبّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعاذًا إِلى الْيَمَنِ فَقالَ : "اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّها لَيْسَ بَيْنَها وَبَيْنَ اللهِ حِجابٌ".

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ٩-باب الاتقاء والحذر من دعوة المظلوم.

۱۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب (عامل بنا کر) یمن بھیجا تو آپ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ "مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔"

(٨) باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله محمد رسول الله

(۸) جو لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں کہتے ان سے جنگ کرنے کا حکم ہے

١٣- حديث أَبي بَكْر وَعُمَر رضي الله عنهما قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ : لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُول

۱۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب

۱۱- مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری "تحفۃ الاحوذی" میں فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ظاہر یہی ہے کہ صرف اسی صورت میں وہاں سے زکوٰۃ دوسری جگہ دی جائے جب وہاں مستحق لوگ نہ ہوں یا وہاں سے نقل کرنے میں کوئی مصلحت ہو جو بہت ہی اہم ہو اور زیادہ سے زیادہ نفع بخش ہو کہ وہ نہ بھیجنے کی صورت میں حاصل نہ ہو۔ ایسی حالت میں دوسری جگہ زکوٰۃ نقل کی جاسکتی ہے۔ (راز)

اللهِ ﷺ وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رضي الله عنه ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ ، فَقَالَ عُمَرُ رضى الله عنه : كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ ، فَمَنْ قَالَها فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ» فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : وَاللهِ لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاةِ وَالزَّكَاةِ ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ ، واللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا.

قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه : فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

کے کچھ قبائل کافر ہو گئے۔(اور کچھ نے زکوٰۃ سے انکار کر دیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑنا چاہا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی موجودگی میں کیونکر جنگ کر سکتے ہیں کہ "مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہ دے دیں۔ اور جو شخص اس کی شہادت دے دے تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا۔ سوائے اسی کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ کی صورتوں کے) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہو گا" اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ قسم اللہ کی میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو زکوٰۃ اور نماز میں تفریق کرے گا۔ (یعنی نماز تو پڑھے مگر زکوٰۃ کے لئے انکار کر دے) کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے زکوٰۃ میں چار مہینے کے بچے کے دینے سے بھی انکار کیا جسے وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا یہ بات اس کا نتیجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تھا اور بعد میں میں بھی اس نتیجہ پر پہنچا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی حق پر تھے۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ١- باب وجوب الزكاة.

١٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ ، فَمَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ».

۱۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس جس نے اقرار کر لیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو اس کی جان اور مال ہم سے محفوظ ہے سوائے اس حق کے جس کی بناء پر قانوناً اس کی جان و مال زد میں آئے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٠٢ باب دعاء النبي ﷺ إلى الإسلام والنبوة

۱۵ – حديث ابْنِ عُمَر أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدوا أَنْ لا إِلَهَ إِلاّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوالَهُمْ إِلاّ بِحَقِّ الإِسْلامِ، وَحِسابُهُمْ عَلَى اللهِ».

أخرجه البخاري في: ۲ – كتاب الإيمان: ۱۷ – باب فإن تابوا وأقاموا الصلاة وآتوا الزكاة فخلوا سبيلهم.

۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں اس وقت تک کہ وہ اس بات کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوۃ دیں۔ جس وقت وہ یہ کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کر لیں گے سوائے اسلام کے حق کے، (رہا ان کے دل کا حال تو) ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔"

(۹) باب أول الإيمان قول لا إله إلا الله

(۹) ایمان کا بنیادی اور پہلا جزو لا الہ الا اللہ کہنا ہے

۱۶ – حديث الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَباجَهْلِ بْنَ هِشام وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لأَبي طالِبٍ «يا عَمِّ قُلْ لا إِلَهَ إِلاّ اللهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِها عِنْدَ اللهِ»، فَقَالَ أَبوجَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنِ ابي أُمَيَّةَ يا أَبا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُها عَلَيْهِ، وَيَعُودانِ بِتِلْكَ الْمَقالَةِ حَتّى قَالَ أَبو طَالِبٍ،

۱۶۔ حضرت مسیب بن حزن ؓ نے بیان کیا کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ دیکھا تو ان کے پاس اس وقت ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود تھے۔ آپؐ نے ابوطالب سے فرمایا کہ چچا! آپ ایک کلمہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہہ دیجئے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کلمہ کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں۔ اس پر ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا۔ ابو طالب! کیا تم اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ رسول کریم ﷺ برابر کلمہ اسلام ان پر پیش کرتے رہے۔ ابو جہل اور ابن ابی امیہ بھی اپنی بات دہراتے رہے۔ آخر ابو طالب کی آخری بات یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں۔ انہوں نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ پھر بھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

☆ حضرت مسیب بن حزن کی کنیت ابو سعید تھی۔ آپ نے اپنے والد حزن کے ہمراہ ہجرت کی۔ مسیب بیعت رضوان میں شریک ہوئے۔ صحیحین میں ان کی ایک حدیث ہے جو طارق بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے بیان ہوئی ہے۔ شام کی فتوحات میں شریک رہے۔ مشہور تابعی سعید بن مسیب کے باپ ہیں۔

آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ ، هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَمَا وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ ما لَمْ أُنْهَ عَنْكَ» فَأَنْزَلَ اللهُ تَعالى فِيهِ ﴿ مَا كانَ لِلنَّبِي . . . ﴾ الآية.

کہ میں آپ کے لئے استغفار کرتا رہوں گا تا آنکہ مجھے منع نہ کر دیا جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ نبی کو اور ایمان داروں کو یہ لائق ہی نہیں کہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں گو وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اس کے بعد کہ ان پر یہ ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ (التوبہ: ۱۱۳)

أخرجه البخاري في: ٢٣- كتاب الجنائز: ٨١ باب إذا قال المشرك عند الموت لا إله إلاّ الله.

(١٠) باب من لقي الله بالإيمان وهو غير شاك فيه دخل الجنة وحرم على النار

(۱۰) جو شخص اللہ تعالیٰ سے ایمان کی حالت میں ملاقات کرے گا جس میں اسے کوئی شک وشبہ نہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور آگ اس پر حرام ہے

١٧- حديث عُبادَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَنْ شَهِدَ أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقاها إِلى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ». وزاد أحد رجال السند «مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثمانِيَةِ أَيِّها شَاءَ».

۱۷۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ وحدہ لاشریک ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے پہنچا دیا تھا اللہ نے مریم تک' اور ایک روح ہیں اس کی طرف سے اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہو گا (آخر) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ سند کے ایک راوی نے مزید یہ لفظ بیان کئے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل کیا جائے گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٤٧- باب قوله : ﴿يا أهل الكتاب لا تغلوا في دينكم ولا تقولوا على الله إلا الحق﴾.

☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالولید تھی۔ لیلۃ العقبہ میں نقیب مقرر تھے۔ بدری صحابی ہیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام میں قاضی اور معلم کے فرائض انجام دیئے۔ بعد میں بیت المقدس میں مقیم رہے۔ آپ کی روایات ۱۸۱ ہیں جن میں سے چھ متفق علیہ ہیں۔ آپ نے ۷۲ سال کی عمر میں ۳۴ھ کو رملہ مقام پر وفات پائی۔

۱۸- حدیث مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا أَنا رَدِيْفُ النَّبِيِّ ﷺ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلاّ أخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقالَ: "يا مُعاذ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ! ثُمَّ سارَ ساعَةً ثُمَّ قَالَ: "يا مُعاذ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ! قالَ: "هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبادِهِ؟" قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "حَقُّ اللهِ عَلى عِبادِهِ أَنْ يَعْبُدوهُ وَلا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا" ثُمَّ سارَ ساعَةً ثُمَّ قَالَ "يا مُعاذُ بْنُ جَبَلٍ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ! فَقالَ "هَلْ تَدْرِى ما حَقُّ الْعِبادِ عَلى اللهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟" قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قالَ:

"حَقُّ الْعِبادِ عَلى اللهِ أَنْ لا يُعَذِّبَهُمْ".

أخرجه البخاري في: ۷۷-كتاب اللباس: ۱۰۱- باب إرداف الرجل خلف الرجل.

۱۸- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہیں تھی۔ اسی حالت میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے معاذ! (میں بولا) یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں۔ پھر آپ تھوڑی دیر تک چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا اے معاذ! میں بولا۔ یا رسول اللہ! حاضر ہوں' آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں' یا رسول اللہ ﷺ آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق یہ ہے کہ بندے خاص اس کی ہی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے جب کہ وہ یہ کام کرلیں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ پھر بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ کرے۔

۱۹- حدیث مُعاذ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلى حِمارٍ يُقالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ: "يَا مُعاذُ هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللهِ عَلى

۱۹- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جس گدھے پر سوار تھے میں اس پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس گدھے کا نام عفیر تھا۔ آپ نے فرمایا اے معاذ! کیا

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن انصاری تھی۔ حلال اور حرام کے بارے میں مقدم اور امام تھے۔ خوبصورت انسان تھے۔ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن کا گورنر اور حاکم مقرر کیا تھا۔ پھر حمص میں رہے اور شام میں طاعون کی بیماری میں ۳۸ سال کی عمر میں ۱۷ھ کو وفات پائی۔

عِبادِهِ وَما حَقُّ الْعِبادِ عَلَى اللهِ؟" قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبادِ عَلَى اللهِ أَنْ لا يُعَذِّبَ مَنْ لا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا" فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ: أَفَلا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: "لا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا".

أخرجه البخاري في: ٥٦- كتاب الجهاد: ٤٦- باب اسم الفرس والحمار.

تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اپنے بندوں پر کیا ہے؟ اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اس کی لوگوں کو بشارت دے دوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں کو اس کی بشارت نہ دو ورنہ وہ خالی اعتماد کر بیٹھیں گے (اور نیک اعمال سے غافل ہو جائیں گے)

٢٠- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمُعاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: "يا مُعاذُ ابْنَ جَبَلٍ" قَالَ: لَبَّيْكَ يا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: "يا مُعاذُ" قَالَ: لَبَّيْكَ يا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ! ثَلاثًا، قَالَ: "ما مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلاَّ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ" قَالَ: يَا رَسولَ اللهِ أَفَلاَ أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِروا؟ قَالَ: "إِذًا يَتَّكِلُوا" وَأَخْبَرَ بِها مُعاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّما.

أخرجه البخاري في: ٣- كتاب العلم: ٤٩- باب من خص بالعلم قوما دون قوم كراهية أن لا يفهموا.

٢٠- حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت معاذ بن جبل ؓ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' اے معاذ! انہوں نے عرض کیا' حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپؐ نے (دوبارہ) فرمایا' اے معاذ! انہوں نے عرض کیا' حاضر ہوں اے اللہ کے رسول' آپؐ نے (سہ بارہ) فرمایا' اے معاذ! انہوں نے عرض کیا' حاضر ہوں' اے اللہ کے رسول۔ تین بار ایسا ہوا۔ (اس کے بعد) آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اور محمدؐ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے۔ (حضرت معاذ نے) کہا یا رسول اللہ! کیا اس بات سے لوگوں کو باخبر کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا (اگر تم یہ خبر سناؤ گے) تو لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے' (اور عمل چھوڑ دیں گے) حضرت معاذ ؓ نے انتقال کے وقت یہ حدیث اس خیال سے بیان فرما دی کہ کہیں حدیث رسول چھپانے کے گناہ پر ان سے آخرت میں مواخذہ نہ ہو۔

(١٢) باب شعب الإيمان

٢١– حديث أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ».

أخرجه البخاري في : ٢ – كتاب الإيمان: ٣ – باب أمور الإيمان.

(۱۲) ایمان کی شاخوں کا بیان

۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں۔ اور حیا (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

٢٢– حديث ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ».

أخرجه البخاري في : ٢ – كتاب الإيمان: ١٦– باب الحياء من الإيمان.

۲۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ ایک انصاری شخص کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ انصاری اپنے ایک بھائی سے کہہ رہے تھے کہ تم اتنی شرم کیوں کرتے ہو؟ آپ نے اس (انصاری) سے فرمایا کہ "اس کو اس کے حال پر رہنے دو۔ کیونکہ حیا بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔"

٢٣– حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الْحَيَاءُ لاَ يَأْتِي إِلاَّ بِخَيْرٍ».

أخرجه البخاري في : ٧٨– كتاب الأدب : ٧٧– باب الحياء.

۲۳۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حیا سے ہمیشہ بھلائی پیدا ہوتی ہے۔

(١٤) باب بيان تفاضل الإسلام وأي أموره أفضل

(۱۴) اسلام کے افضل مفضول ہونے کا بیان اور کون سا اسلام افضل ہے

٢٤– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي

۲۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے

۲۲۔ حیا اور شرم انسان کا ایک فطری نیک جذبہ ہے۔ جو اسے بے حیائی سے روک دیتا ہے اور اس کے طفیل وہ بہت سے گناہوں کے ارتکاب سے بچ جاتا ہے۔ حیا سے مراد وہ بے جا شرم نہیں ہے جس کی وجہ سے انسان کی جرات عمل ہی مفقود ہو جائے اور وہ اپنے ضروری فرائض کی ادائیگی میں بھی شرم و حیا کا بہانہ تلاش کرنے لگے۔ (راز)

☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کی کنیت ابونجید تھی۔ فتح خیبر والے سال ۷ ہجری کو مسلمان ہوئے۔ بصرہ والوں کی طرف بھیجے گئے تا کہ انہیں فقہ اور علم سکھائیں۔ آپ سے ۱۸۰ احادیث مروی ہیں جن میں سے ۹ متفق علیہ ہیں۔ ۵۲ ہجری کو وفات پائی۔

الله عنهما أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الإِسْلامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: "تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ".

ہیں کہ ایک دن ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا "یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور جس کو پہچانو اس کو بھی اور جس کو نہ پہچانو اس کو بھی، الغرض سب کو سلام کرو۔"

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان: ٦ - باب إطعام الطعام من الإسلام.

٢٥- حديث أَبِي مُوسَى ﷺ قَالَ : قَالُوا يا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الإِسْلامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسانِهِ وَيَدِهِ".

۲۵- حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کون سا اسلام افضل ہے؟ فرمایا وہ "جس (کے ماننے والے مسلمانوں) کی زبان اور ہاتھ سے سارے مسلمان سلامتی میں رہیں۔"

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان: ٥- باب أي الإسلام أفضل.

(١٥) باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان

(۱۵) ان خصلتوں کا بیان جن کے ساتھ موصوف شخص ایمان کی مٹھاس پالیتا ہے

٢٦- حديث أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاوَةَ الإِيمانِ ، أَنْ يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِواهُما ، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لا يُحِبُّهُ إِلاَّ للهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَما يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ".

۲۶- حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پالیا۔ اول یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بن جائیں۔ دوسرے یہ کہ وہ کسی انسان سے محض اللہ کی رضا کے لئے محبت رکھے۔ تیسرے یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹنے جانے کو ایسا برا جانے جیسا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان : ٩- باب حلاوة الإيمان

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بڑے عابد و زاہد اور ماہر عالم تھے۔ آپ کی کنیت ابو محمد یا ابو عبد الرحمٰن تھی۔ اپنے والد سے پہلے مسلمان ہوئے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام العاص تھا لیکن اسلام لانے پر نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ سے بدل دیا تھا۔ ابتداء میں جب احادیث لکھنے کی اجازت نہیں تھی تو یہ خاص اجازت نبوی کے تحت حدیث لکھا کرتے تھے۔ ۶۸ ہجری میں وفات پائی۔

☆ حضرت عبداللہ بن قیس بن مسلم ؓ اپنی کنیت ابو موسیٰ اشعری سے زیادہ معروف ہیں۔ غزوہ خیبر کے دوران وفد کی صورت میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور پھر آپ کے ساتھ رہے اور جہاد کیا۔ آپؐ نے انہیں حضرت معاذ بن جبل ؓ کے ساتھ یمن میں والی بنا کر بھیجا تھا پھر حضرت عمر ؓ کے زمانہ خلافت میں کوفہ کے عادل مقرر ہوئے۔ جنگ صفین کے بعد حضرت علی ؓ اور حضرت معاویہ ؓ کے درمیان حکم اور ثالث تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت ترنم والی آواز دی تھی۔ آپ بہترین قاری قرآن تھے۔ ۶۳ سال کی عمر میں مکہ یا کوفہ میں وفات پائی۔

(١٦) باب وجوب محبة رسول الله ﷺ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين

(۱۶) رسول اللہ ﷺ سے اہل و عیال، ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ محبت رکھنا واجب ہے (اور جسکو ایسی محبت نہ ہو وہ مومن نہیں)

٢٧- حديث أَنَس قَالَ : قَالَ النَّبِـيُّ ﷺ: "لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُـونَ أَحَـبَّ إِلَيْـهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ".

۲۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص ایمان والا نہ ہو گا جب تک کہ اس کے دل میں اپنے والد اور اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو جائے۔"

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان: ٨ - باب حب الرسول ﷺ من الإيمان.

(١٧) باب الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه من الخير

(۱۷) ایمان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے

٢٨- حديث أَنَسٍ عَـنِ النَّبِـيِّ ﷺ قَـالَ : "لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُـمْ حَتَّـى يُحِـبَّ لأَخِيـهِ مَـا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ".

۲۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایمان والا نہ ہو گا، جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ نہ چاہے جو وہ اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان : ٧- باب من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه.

(١٩) باب الحث على إكرام الجار والضيف وقول الخير أو لزوم الصمت وكون ذلك كله من الإيمان

(۱۹) ہمسایہ اور مہمان کی خاطرداری کی ترغیب اور اچھی بات کہنے ورنہ چپ رہنے کی فضیلت اور ان باتوں کا ایمان میں داخل ہونا

٢٩- حديث أَبِي هُرَيْـرَةَ قَـالَ : قَـالَ رَسُـولُ اللهِ ﷺ : "مَـنْ كَـانَ يُؤْمِـنُ بِـا للهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلا يُـؤْذِ جَـارَهُ ، وَمَـنْ كَـانَ يُؤْمِنُ بِا للهِ وَالْيَـوْمِ الآخِـرِ فَلْيُكْـرِمْ ضَيْفَـهُ،

۲۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور جو کوئی

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَصْمُتْ».

اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٣١- باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره.

٣٠- حديث أَبي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيّ قَالَ : سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ» ، قَالَ : وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : «يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ ، وَالضِّيَافَةُ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ فَما كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ. فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَصْمُتْ».

۳۰۔ حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا' جب رسول اللہ ﷺ گفتگو فرما رہے تھے۔ تو آپؐ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی دستور کے موافق ہر طرح سے عزت کرے۔ پوچھا یا رسول اللہ دستور کے موافق کب تک ہے؟ فرمایا ایک دن اور ایک رات اور میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٣١ - باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره.

(٢١) باب تفاضل أهل الإيمان فيه ورجحان أهل اليمن فيه

(۲۱) اہل ایمان کا ایمان ایک دوسرے سے کم زیادہ ہونا اور یمن کے لوگوں کا ایمان زیادہ ہونا

٣١- حديث عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبي مَسْعُودٍ

۳۱۔ حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

☆ حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ کا اصل نام خویلد بن عمرو تھا۔ فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کیا۔ فتح مکہ کے دن خزاعہ قبیلہ کے علم بردار تھے۔ نبی اکرم ﷺ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام طبری نے لکھا ہے کہ ۶۸ھ کو مدینہ میں وفات پائی۔

☆ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو مسعود انصاری تھی۔ لیلۃ العقبہ میں شریک تھے۔ امام بخاری کے بقول بدری صحابی ہیں۔ لیکن امام ذہبی نے لکھا ہے کہ بدر میں شامل نہیں تھے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ حضرت علی کے دور خلافت میں ۴۰ ہجری سے قبل وفات پائی۔

قَالَ: أَشارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقالَ: «الإِيمانُ يَمان هَهنا، أَلاَ إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ أُصولِ أَذْنابِ الإِبْلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنا الشَّيْطانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ».

رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان تو ادھر ہے یمن میں! ہاں' اور قساوت اور سخت دلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دمیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان کی چوٹیاں نمودار ہوں گی' یعنی ربیعہ اور مضر کی قوموں میں۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ١٥- باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال.

٣٢- حديث أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «أَتاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، أَضْعَف قُلوباً وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْفِقْهُ يَمانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمانِيَةٌ».

۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے یہاں اہل یمن آئے ہیں جو نرم دل اور رقیق القلب ہیں۔ دین کی سمجھ یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازى : ٧٤- باب قدوم الأشعريين وأهل اليمن.

٣٣- حديث أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ».

۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کفر کی چوٹی مشرق میں ہے۔ اور فخر اور تکبر کرنا گھوڑے والوں' اونٹ والوں اور زمینداروں میں ہوتا ہے جو (عموماً) گاؤں کے رہنے والے ہوتے ہیں' اور بکری والوں میں دل جمعی ہوتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ١٥- باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال.

٣٤- حديث أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ فخر اور تکبر ان چیخنے اور

۳۳۔ مشرق میں کفر کی چوٹی کی خبر دی۔ کیونکہ عرب کے لحاظ سے ایران' توران' یہ سب مشرق میں واقع ہیں اس زمانہ میں یہاں کے بادشاہ بڑے مغرور تھے۔ ایران کے بادشاہ نے آپ کا خط پھاڑ ڈالا تھا۔ (راز)

"الْفَخْر وَالْخُيَلاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ ، وَالإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ".

شور مچانے والے اونٹ والوں میں ہے اور بکری چرانے والوں میں نرم دلی اور ملائمت ہوتی ہے اور ایمان تو یمن میں ہے اور حکمت (حدیث) بھی یمنی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦١-كتاب المناقب : ١ - باب قول الله تعالى :﴿يأيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى وجعلناكم شعوباً وقبائل لتعارفوا﴾.

باب بيان أن الدين النصيحة

دین خیر خواہی' سچائی اور خلوص کو کہتے ہیں

٣٥- حديث جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، فَلَقَّنَنِي "فِيمَا اسْتَطَعْتُ" وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۳۵- حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی تو آپ نے مجھے اس کی تلقین کی کہ جتنی مجھ میں طاقت ہو۔ اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی☆ کرنے پر بھی بیعت کی۔

أخرجه البخاري في : ٩٣-كتاب الأحكام : ٤٣- باب كيف يبايع الإمام الناس.

باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي ونفيه عن المتلبس بالمعصية على إرادة نفي كماله

ایمان نافرمانیوں سے کم ہوتا ہے اور نافرمان سے ایمان کی نفی کرنے سے اسکے کمال کی نفی مراد ہے

٣٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

وزَادَ فِي رِوَايَةٍ "وَلا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ

۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص جب زنا کرتا ہے تو عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب کوئی شراب پیتا ہے تو عین شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب چور چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

اور ایک روایت میں زیادتی ہے کہ کوئی شخص (دن دہاڑے) اگر کسی پونجی پر اس طور ڈاکہ ڈالتا ہے کہ لوگ

☆ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عمرو یا ابو عبداللہ تھی۔ نجاشی کی موت والی حدیث کے راوی ہونے کی وجہ سے حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ یہ دس ہجری سے پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ بڑے خوبصورت اور جوان تھے اسی لیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ یہ اس امت کے یوسف ہیں۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی بعد میں قرقیسیا میں رہائش اختیار کی اور ۵۱ یا ۵۴ ہجری کو وفات پائی۔

شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصارَهُمْ فِيها حِينَ يَنْتَهِبُها وَهُوَ مُؤْمِنٌ".

دیکھتے کے دیکھتے رہ جاتے ہیں تو وہ مومن رہتے ہوئے یہ لوٹ مار نہیں کرتا۔

أخرجه البخاري في : ٧٤-كتاب الأشربة : ١ - باب قول الله تعالى : ﴿إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان﴾.

(٢٣) باب بيان خصال المنافق

(۲۳) منافق کی خصلتیں

٣٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : " أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنافِقًا خالِصًا ، وَمَنْ كانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا : إِذا اؤْتُمِنَ خانَ ، وَإِذا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذا عاهَدَ غَدَرَ ، وَإِذَا خاصَمَ فَجَرَ ".

۳۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے۔ اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے' جب تک کہ اسے نہ چھوڑ دے۔ (وہ یہ ہیں) جب اسے امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے۔ اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے۔ اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے۔ اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان : ٢٤ - باب علامة المنافق.

٣٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "آيَةُ الْمُنافِقِ ثَلاثٌ : إِذا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذا اؤْتُمِنَ خانَ ".

۳۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے اس کے خلاف کرے' اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔"

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان : ٢٤ - باب علامة المنافق.

(٢٤) باب بيان حال إيمان من قال لأخيه المسلم يا كافر

(۲۴) مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے کا ایمان

٣٩- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله

۳۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

۳۸- ان احادیث میں نفاق کی جتنی علامتیں ذکر ہوئی ہیں وہ عمل سے تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی مسلمان ہونے کے بعد عمل میں نفاق کا مظاہرہ ہو۔ اور اگر نفاق قلب میں ہے یعنی سرے سے ایمان ہی موجود نہیں اور محض زبان سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہا ہے تو وہ نفاق یقیناً کفر و شرک کے برابر بلکہ بڑھ کر ہے۔ قرآن میں ہے۔ "منافقین دوزخ کے نیچے والے درجے میں ہوں گے۔" (راز)

عنهما أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا".

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کو کہا کہ اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔"

أخرجه البخاري في: ٧٨-كتاب الأدب: ٧٣ باب من كفر أخاه بغير تأويل.

(٢٥) باب بيان حال إيمان من رغب عن أبيه وهو يعلم

(۲۵) اپنے باپ سے پھر جانے، نفرت کرنے اور دانستہ دوسرے کو باپ بنانے والے کے ایمان کا بیان

٤٠- حديث أَبِي ذَرٍّ رضي الله أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ نَسَبٌ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

۴۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا کسی اور کو اپنا باپ بنایا تو اس نے کفر کیا اور جس شخص نے بھی اپنا نسب کسی ایسی قوم سے ملایا جس سے اس کا کوئی (نسبی) تعلق نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

أخرجه البخاري في: ٦١-كتاب المناقب: ٥- باب حدثنا أبو معمر.

٤١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ".

۴۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اپنے باپ کا کوئی انکار نہ کرے کیونکہ جو اپنے باپ سے منہ موڑتا ہے (اور اپنے کو دوسرے کا بیٹا ظاہر کرتا ہے تو) یہ کفر ہے۔"

أخرجه البخاري في: ٨٥-كتاب الفرائض: ٢٩- باب من ادعى إلى غير أبيه.

٤٢- حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَبِي بَكْرَةَ. قَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ

۴۲۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ

☆ حضرت جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ اپنی کنیت ابوذر الغفاری کے ساتھ مشہور و معروف ہوئے۔ ابتداء میں ہی اسلام قبول کیا تھا۔ اور اس موقعہ پر بڑی اذیتیں دی گئیں۔ بڑے بہادر اور ماہر تیر انداز تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا۔ زمین کے اوپر اور آسمان کی چھت کے نیچے ابوذر سے زیادہ سچا اور راست گو کوئی نہیں ہے۔ اونٹ کے بیمار ہونے کی وجہ سے غزوہ تبوک میں لشکر کے ساتھ نہ جا سکے تو بعد میں اپنا سامان پیٹھ پر اٹھایا اور پیدل شرکت کی۔ ۲۸۱ احادیث کے راوی ہیں۔ ربذہ مقام پر ۳۶ ہجری کو وفات پائی۔

أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ"- فَذُكِرَ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔ پھر اس حدیث کا تذکرہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس حدیث کو آنحضرت ﷺ سے میرے دونوں کانوں نے بھی سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔

أخرجه البخاري في: ۸۵ - كتاب الفرائض: ۲۹ - باب من ادعى إلى غير أبيه.

(۲٦) باب بيان قول النبي ﷺ سباب المسلم فسوق وقتاله كفر

(۲۶) مسلمان کو گالی دینا' برا کہنا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے

٤٣- حديث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ".

۴۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔

أخرجه البخاري في: ۲ - كتاب الإيمان: ۳٦ - باب خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهو لا يشعر.

(۲۷) باب لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض

(۲۷) میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا (فرمان رسولؐ)

٤٤- حديث جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: "اسْتَنْصِتِ النَّاسَ"، فَقَالَ: "لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ".

۴۴۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے حجتہ الوداع میں فرمایا کہ "لوگوں کو بالکل خاموش کر دو (تا کہ وہ خوب سن لیں) پھر فرمایا' لوگو! میرے بعد پھر کافر مت بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔"

أخرجه البخاري في: ۳- كتاب العلم: ٤٣ - باب الإنصات للعلماء.

٤٥- حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۴۵۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا'

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی۔ بدری صحابی ہیں اور فقیہ الامت کے لقب سے مشہور ہیں۔ ہجرت حبشہ اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی اور آپ کے ساتھ رہے۔ اس لیے آپ کے تکیہ' مسواک اور جوتے اٹھانے والے معروف ہیں۔ آپ شکل و صورت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہ تھے۔ قرآن کے قاری تھے' مسند احمد میں روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جسے یہ پسند ہو کہ وہ قرآن اس طرح سنے جیسے وہ اترا تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سن لے۔ قرآن مجید کے اسباب نزول کے ماہر تھے۔ ۸۴۰ احادیث کے راوی ہیں۔ ۳۲ ہجری کو ساٹھ سال کے قریب عمر میں مدینہ میں وفات پائی۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ، لا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

افسوس (راوی کو شک ہے کہ ویلکم یا ویحکم کہا) میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

أخرجه البخاري في: ٧٨-كتاب الأدب: ٩٥ - باب ما جاء في قول الرجل ويلك.

(٣٠) باب بيان كفر من قال مطرنا بالنوء

(۳۰) اس شخص کا کافر بن جانا جو کہے کہ بارش ستاروں کی گردش سے ہوئی

٤٦- حديث زَيْدِ بْنِ خالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: صَلَّى لَنا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلى إِثْرِ سَماءٍ كانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَاذا قَالَ رَبُّكُمْ؟!» قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «أَصْبَحَ مِنْ عِبادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ. وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنا بِنَوْءِ كَذا وَكَذا فَذَلِكَ كافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ».

۴۶۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں (آپؐ نے فرمایا کہ) تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے اور کچھ میرے منکر ہوئے۔ جس نے کہا اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمارے لیے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ فلاں تارے کے فلاں جگہ پر آنے سے بارش ہوئی وہ میرا منکر ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔

أخرجه البخاري في: ١٠ -كتاب الأذان: ١٥٦- باب يستقبل الإمام الناس إذا سلّم.

۴۶۔ کفر سے حقیقی کفر مراد ہے۔ معلوم ہوا کہ جو کوئی ستاروں کو موثر جانے وہ بہ نص حدیث کافر ہے۔ پانی برسانا اللہ کا کام ہے ستارے کیا کر سکتے ہیں۔ (راز)

☆ حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو زرعہ یا ابو عبدالرحمن یا ابو طلحہ تھی۔ صلح حدیبیہ میں شریک تھے اور فتح مکہ کے دن جہینہ قبیلے کے علم بردار تھے۔ ۸۵ سال کی عمر میں ۷۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

(٣١) باب الدليل على أن حب الأنصار من الإيمان

٤٧ – حديث أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "آيَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأَنْصَارِ".

أخرجه البخاري في : ٢ – كتاب الإيمان : ١٠ – باب علامة الإيمان حب الأنصار.

(۳۱) اس بات کی دلیل کہ انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے

۴۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے کینہ رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔"

٤٨ – حديث الْبَرَاءِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "الأَنْصَارُ لا يُحِبُّهُمْ إِلاَّ مُؤْمِنٌ ، وَلا يُبْغِضُهُمْ إِلاَّ مُنَافِقٌ ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ".

أخرجه البخاري في: ٦٣–كتاب مناقب الأنصار : ٤ – باب حب الأنصار.

۴۸۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انصار سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور ان سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔ پس جو شخص ان سے محبت رکھے گا اس سے اللہ محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اس سے اللہ تعالیٰ بغض رکھے گا۔

(٣٢) باب بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات

٤٩ – حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ : "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ" فَقُلْنَ : وَبِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ:

(۳۲) عبادت کی کمی سے ایمان کے کم ہونے کا بیان

۴۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ عید الضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ تشریف لے گئے۔ وہاں آپ عورتوں کے قریب سے گذرے، تو فرمایا "اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو، کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ تم ہی کو دیکھا ہے۔" انہوں نے کہا یا رسول اللہ ایسا کیوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ "تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عمارہ انصاری تھی۔ بڑے پایہ کے فقیہ تھے۔ بدر کے دن کم سنی کی وجہ سے پیچھے رکھے گئے تھے۔ بعد میں پندرہ غزوات میں شریک ہوئے۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو یہ قرآن مجید کی مفصل سورتیں حفظ کرتے تھے۔ کوفہ میں آئے تو ۲۴ھ میں رے فتح کیا۔ ۷۱ یا ۷۲ ہجری کو کوفہ میں وفات پائی۔

☆ حضرت سعد بن مالک بن سنان رضی اللہ عنہ اپنی کنیت ابو سعید خدری سے مشہور و معروف ہیں۔ مفتی مدینہ اور مجاہد و امام تھے۔ غزوہ احد میں صغر سنی کی وجہ سے حاضری کی اجازت نہ مل سکی۔ غزوہ خندق اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے۔ بڑے مجتہد و فقیہ تھے۔ ۱۱۷۰ احادیث کے راوی ہیں۔ ۷۴ ہجری کو ۸۴ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

" تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ ، مَا رَأَيْتُ مِنْ ناقِصاتِ عَقْلٍ وَدينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحازِمِ مِنْ إِحْداكُنَّ". قُلْنَ : وَما نُقْصَانُ دِينِنا وَعَقْلِنا يا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ : "أَلَيْسَ شَهادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهادَةِ الرَّجُلِ؟" قُلْنَ : بَلَى ، قَالَ : "فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِها ، أَلَيْسَ إِذا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟" قُلْنَ : بَلى ، قَالَ : "فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِها".

ہو' باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی ایک عقل مند اور تجربہ کار آدمی کو دیوانہ بنا دینے والا نہیں دیکھا" عورتوں نے عرض کی اور ہمارے دین اور ہماری عقل میں نقصان کیا ہے یا رسول اللہ؟ آپؐ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ انہوں نے کہا' جی ہے۔ آپؐ نے فرمایا بس یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہو تو نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے؟ عورتوں نے کہا ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

أخرجه البخاري في : كتاب الحيض: ٦ - باب ترك الحائض الصوم.

(٣٤) باب بيان كون الإيمان با لله – تعالى – أفضل الأعمال

(۳۴) اللہ پر ایمان لانا سب کاموں سے بڑھ کر ہے

٥٠ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ : أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ : "إِيمانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ" قِيلَ : ثُمَّ ماذا؟ قَالَ : "الْجِهادُ في سَبِيلِ اللهِ" قِيلَ : ثُمَّ ماذا؟ قَالَ: "حَجٌّ مَبْرورٌ".

۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا "اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا" کہا گیا' اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا" کہا گیا' پھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "حج مبرور"

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان : ١٨ - باب من قال إن الإيمان هو العمل.

٥١ - حديث أَبِي ذَرٍّ ﷺ ، قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ : أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟

۵۱۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے' فرمایا اللہ پر

۵۰۔ حج مبرور سے خالص حج مراد ہے کہ جس میں ریا اور نمود و نمائش کا شائبہ تک نہ ہو۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی گناہوں سے توبہ کرے اور پھر گناہوں میں مبتلا نہ ہو۔ (راز)

قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ». قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَغْلاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لأَخْرَقَ» قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ».

ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا' جو سب سے زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جو بہت زیادہ پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آپ نے فرمایا' کہ پھر کسی مسلمان کاری گر کی مدد کر یا کسی بے ہنر کی۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ بھی نہ کر سکا؟ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم خود اپنے اوپر کرو گے۔

أخرجه البخاري في: ٤٩-كتاب العتق: ٢ - باب أي الرقاب أفضل.

٥٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: «الصَّلاةُ عَلَى وَقْتِهَا» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ». قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

۵۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ پھر پوچھا' اس کے بعد؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیک معاملہ رکھنا۔ پوچھا اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں اور سوالات کرتا تو آپؐ اور زیادہ بھی بتلاتے (لیکن میں نے بطور ادب کے خاموشی اختیار کی)

أخرجه البخاري في: ٩ -كتاب مواقيت الصلاة: ٥- باب فضل الصلاة لوقتها.

(٣٥) باب كون الشرك أقبح الذنوب وبيان أعظمها بعده

(۳۵) شرک سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور اس کے بعد کونسا گناہ ہے اس کا بیان

٥٣- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ - ﷺ - أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ» قُلْتُ: إِنَّ

۵۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا' اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا' یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو برابر ٹھہراؤ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ تو واقعی سب سے بڑا گناہ ہے۔ پھر اس کے بعد کون سا گناہ سب سے

ذَلِكَ لَعَظِيمٌ ، قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ» ، قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ».

بڑا ہے؟ فرمایا' یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے پوچھا' اور اس کے بعد؟ فرمایا' یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرو۔

أخرجه البخاري في: ٦٥-كتاب التفسير ، تفسير سورة البقرة : ٣ - باب قوله - تعالى: ﴿ فلا تجعلوا لله أنداداً﴾

(٣٦) باب بيان الكبائر وأكبرها

(۳۶) کبیرہ گناہوں اور ان میں بڑے گناہوں کا بیان

٥٤- حديث أَبِي بَكْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ» ثَلاثًا، قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ: «الإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ» وَجَلَسَ ، وَكَانَ مُتَّكِئاً ، فَقَالَ «أَلا وَقَوْلُ الزُّورِ» قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

۵۴- حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ تین بار آپؐ نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا' ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا' اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ آپ اس وقت تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب آپ سیدھے بیٹھ گئے۔ اور فرمایا' ہاں اور جھوٹی گواہی بھی۔ حضرت ابو بکرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس جملے کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش! آپ خاموش ہو جاتے۔

أخرجه البخاري في: ٥٢-كتاب الشهادات : ١٠ - باب ما قيل في شهادة الزور.

٥٥- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ : «الإِشْرَاكُ بِاللهِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ».

۵۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا' کسی کی جان لینا' اور جھوٹی گواہی دینا۔

أخرجه البخاري في: ٥٢-كتاب الشهادات : ١٠

☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کا اصل نام نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ ہے اور اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے' اور فرمایا کرتے تھے کہ میں تمہارا دینی بھائی ہوں۔ بڑے عبادت گزار تھے۔ بصرہ میں زندگی بسر کی۔ بڑے مالدار اور کثیر اولاد والے تھے۔ ۵۱ ہجری میں وفات پائی ابو برزہ اسلمی صحابی نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

٥٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: «الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلاتِ».

٥٦- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں' بچتے رہو۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' کسی کی ناحق جان لینا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' لڑائی میں سے بھاگ جانا' پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔

أخرجه البخاري في: ٥٥-كتاب الوصايا: ٢٣ - باب قول الله تعالى: ﴿إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلماً﴾.

٥٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ» قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ».

٥٧- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے ماں باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی (جواب میں) اس کے ماں باپ کو برا بھلا کہے گا۔

أخرجه البخاري في: ٧٨-كتاب الأدب: ٤ - باب لا يسب الرجل والديه.

(٣٨) باب من مات لا يشرك بالله شيئاً دخل الجنة

(٣٨) جو شخص شرک سے پاک حالت میں مرے وہ جنت میں جائے گا

٥٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئاً دَخَلَ

٥٨- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس حالت میں مرے کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا۔" اور میں یہ کہتا ہوں

النَّـارَ» وَقُلْـتُ أَنـا : مَـن مـاتَ لا يُشْـرِكُ بِا للهِ شَيْئًا دَخَـلَ الْجَنَّـةَ.

کہ "جو اس حال میں مرا کہ اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں جائے گا۔"

أخرجـه البخـاري في: ٢٣-كتـاب الجنـائز : ١ - بـاب في الجنـائز ومـن كـان آخـر كلامـه لا إلـه إلا ا للهُ.

٥٩- حديـث أَبـي ذَرٍّ رضـي ا للهُ عنـه، قَـالَ : قَـالَ رَسُـولُ ا للهِ ﷺ «أَتـانِي آتٍ مِنْ رَبّي فَـأَخْبَرَني ، أَوْ قَـالَ بَشَّـرَني ، أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لا يُشْرِكُ بِـا للهِ شَـيْئًا دَخَـلَ الْجَنَّـةَ» قُلْـتُ : وَإِنْ زَنَـى وَإِنْ سَـرَقَ؟ قَـالَ : «وَإِنْ زَنَـى وَإِنْ سَـرَقَ».

۵۹۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (خواب میں میرے پاس میرے رب کا) ایک آنے والا (فرشتہ) آیا۔ اس نے مجھے خبر دی' یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ اس نے مجھے خوش خبری دی کہ میری امت میں سے جو کوئی اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ (حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں) اس پر میں نے پوچھا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو' اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ زنا کیا ہو' اگرچہ چوری کی ہو۔

أخرجـه البخـاري في: ٢٣-كتـاب الجنـائز : ١ - بـاب في الجنـائز ومـن كـان آخـر كلامـه لا إلـه إلا ا للهُ.

٦٠- حديـث أَبـي ذَرٍّ رضي الله عنه، قَـالَ : أَتَيْـتُ النَّبِـيَّ ﷺ وَعَلَيْـهِ ثَـوْبٌ أَبْيَـضُ وَهُـوَ نَـائِمٌ ، ثُـمَّ أَتَيْتُـهُ وَقَـدِ اسْـتَيْقَظَ ، فَقَـالَ : «مـا مِـنْ عَبْـدٍ قَـالَ لا إِلَـهَ إِلاَّ ا للهُ ثُـمَّ مـاتَ عَلَـى ذَلِـكَ إِلاَّ دَخَـلَ الْجَنَّـةَ» قُلْـتُ : وَإِنْ زَنَـى وَإِنْ سَـرَقَ؟ قَـالَ : «وَإِنْ زَنَـى وَإِنْ سَـرَقَ» ، قُلْـتُ: وَإِنْ زَنَـى وَإِنْ سَـرَقَ؟ قَـالَ : «وَإِنْ زَنَـى وَإِنْ سَـرَقَ» ، قُلْـتُ : وَإِنْ زَنَـى وَإِنْ سَـرَقَ؟

۶۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا اور آپ سو رہے تھے پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے پھر آپ نے فرمایا جس بندے نے بھی کلمہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو مان لیا اور پھر اسی پر وہ مرا تو جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو؟ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ چاہے اس نے زنا کیا ہو' چاہے اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو؟ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ فرمایا چاہے اس نے زنا کیا ہو' چاہے اس نے چوری کی ہو۔ میں نے (حیرت کی وجہ سے پھر) عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو یا اس

قَالَ : «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ».

وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍ.

نے چوری کی ہو؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا چاہے اس نے زنا کیا ہو' چاہے اس نے چوری کی ہو۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بعد میں جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو آنحضرت ﷺ کے الفاظ "اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو" ضرور بیان کرتے۔

أخرجه البخاري في: ٧٧-كتاب اللباس : ٢٤ - باب الثياب البيض.

(٣٩) باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال لا إله إلا الله

(۳۹) کافر کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کرنا حرام ہے

٦١- حديث الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ (هُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ) أَنَّه قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ : أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ ، فَاقْتَتَلْنَا ، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لاذَ مِنّي بِشَجَرَةٍ ، فَقَالَ أَسْلَمْتُ للهِ ، أَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لا تَقْتُلْهُ» ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لا تَقْتُلْهُ ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ

۶۱- حضرت مقداد بن اسود یعنی مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ' بنی زہرہ کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ اگر کسی موقع پر میری کسی کافر سے ٹکر ہو جائے اور ہم دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں اور وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ ڈالے' پھر وہ مجھ سے بھاگ کر ایک درخت کی پناہ لے کر کہے۔ "میں اللہ پر ایمان لے آیا" تو کیا یا رسول اللہ! اس کے اس اقرار کے بعد پھر بھی میں اسے قتل کر دوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم اسے قتل نہ کرنا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ پہلے میرا ایک ہاتھ بھی کاٹ چکا ہے؟ اور یہ اقرار میرے ہاتھ کاٹنے کے بعد کیا ہے؟ آپ ؐ نے پھر بھی یہی فرمایا۔ کہ اسے قتل نہ کر' کیوں کہ اگر تو نے اسے قتل کر ڈالا تو اسے قتل کرنے سے پہلے جو تمہارا مقام تھا اب اس کا وہ مقام ہو گا اور تمہارا مقام وہ ہو گا جو اس کا مقام اس وقت تھا جب اس

☆ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ مقداد بن عمرو بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے نام سے معروف ہیں۔ انہوں نے اسود بن عبد ۔غوث زہری کی گود میں پرورش پائی تھی اور ان کے متبنی تھے۔ سابقین اولین صحابہ میں سے ہیں۔ بدر میں بطور گھڑ سوار شریک ہوئے۔ بارعب شخصیت کے مالک تھے تقریباً ستر سال کی عمر پانے کے بعد ۳۳ ہجری کو وفات پائی۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ بہت سی احادیث کے راوی ہیں۔

قَبْلَ أَنْ يَقول كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ».

نے اس کلمہ کا اقرار نہیں کیا تھا۔

أخرجه البخاري في: ٦٤-كتاب المغازى : ١٢ - حدثني خليفة.

٦٢- حديث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إلى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ رَجُلاً مِنْهُمْ ، فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، فَكَفَّ الأَنْصَارِيُّ عَنْهُ ، وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ ؛ فَلَمَّا قَدِمْنَا ، بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : «يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ؟» ، قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا ؛ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

۶۲- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ حرقہ کی طرف بھیجا۔ ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور انہیں شکست دے دی۔ پھر میں اور ایک اور انصاری صحابی اس قبیلہ کے ایک شخص (مرداس بن عمرو) سے بھڑ گئے۔ جب ہم نے اس پر غلبہ پالیا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا۔ انصاری تو فوراً ہی رک گیا لیکن میں نے اسے اپنے برچھے سے قتل کر دیا' جب ہم لوٹے تو آنحضرت ﷺ کو بھی اس کی خبر ہوئی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا اسامہ کیا اس کے لا الہ الا اللہ کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا کہ قتل سے بچنا چاہتا تھا (اس نے یہ کلمہ دل سے نہیں پڑھا تھا) آپؐ بار بار یہی فرماتے رہے (کیا تم نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے پر بھی اسے قتل کر دیا) حتیٰ کہ میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے اسلام نہ لاتا۔

أخرجه البخاري في: ٦٤-كتاب المغازى : ٤٥ - باب بعث النبي ﷺ أسامة بن زيد إلى الحرقات من جهنية.

(٤٠) باب قول النبي - ﷺ - من حمل علينا السلاح فليس منا

(۴۰) مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے والا مسلمان نہیں ہے

٦٣- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ :

۶۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ہم مسلمانوں پر ہتھیار

☆ حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب غلام اور آپؐ کے متبنی حضرت زیدؓ کے بیٹے تھے۔ ان کی والدہ ام ایمنؓ نے رسول اللہ ﷺ کو پالا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی مبارک میں جس آخری لشکر کو ترتیب دیا اور جس میں حضرت عمرؓ اور دوسرے کبار صحابہ تھے اس لشکر کا سپہ سالار حضرت اسامہؓ کو بنایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ ان سے بڑی محبت کرتے تھے۔ انہیں اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر فرمایا تھا کہ یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ ۱۲۸ احادیث کے راوی ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔

«مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاحَ فَلَيْسَ مِنَّا».

اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے۔"

أخرجه البخاري في: ٩٢-كتاب الفتن : ٧ - باب قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا.

٦٤- حديث أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاحَ فَلَيْسَ مِنَّا».

۶۴- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس نے ہم مسلمانوں پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے۔"

أخرجه البخاري في: ٩٢-كتاب الفتن : ٧ - باب قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا.

(٤٢) باب تحريم ضرب الخدود وشق الجيوب والدعاء بدعوى الجاهلية

(۴۲) رخسار پر مارنا گریبان پھاڑنا اور جاہلیت کی سی باتیں کرنا حرام ہے

٦٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعودٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجاهِلِيَّةِ».

۶۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص (کسی میت پر) اپنے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور عہد جاہلیت کی سی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

أخرجه البخاري في: ٢٣-كتاب الجنائز ٣٩ - باب ليس منا من ضرب الخدود.

٦٦- حديث أَبِي مُوسَى رضي الله عنه. وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا شَدِيدًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا؛ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ منه رَسُولُ اللهِ ﷺ . إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ.

۶۶- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار پڑے ایسے کہ ان پر غشی طاری تھی۔ اور ان کا سر ان کی ایک بیوی (ام عبداللہ بنت ابی رومہ) کی گود میں تھا (وہ ایک زور دار چیخ مار کر رونے لگی) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کچھ بول نہ سکے لیکن جب ان کو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اس کام سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ نے بیزاری کا اظہار فرمایا۔ "رسول اللہ ﷺ نے (کسی غم کے وقت) چلا کر رونے والی، سر منڈوا دینے والی، اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اپنی بیزاری کا اظہار فرمایا۔"

أخرجه البخاري في: ٢٣-كتاب الجنائز : ٣٨ - باب ما ينهى من الحلق عند المصيبة.

(٤٣) باب بيان غلظ تحريم النميمة

٦٧– حديث حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ».

أخرجه البخاري في: ٧٨-كتاب الأدب : ٥٠ - باب ما يكره من النميمة.

(۴۳) چغل خوری سخت حرام ہے

۶۷- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(٤٤) باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية وتنفيق السلعة بالحلف ، وبيان الثلاثة الذين لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر إليهم ، ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم

٦٨– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «ثَلاَثَةٌ لا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَلا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ : رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ فَمَنَعَهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ ؛ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمامَهُ لا يُبايِعُهُ إِلاَّ لِدُنْيا ، فَإِنْ أَعْطاهُ مِنْها رَضِيَ ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ ؛ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللهِ الَّذِى لا إِلَهَ غَيْرُهُ

(۴۴) تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے اور احسان کر کے جتانے اور جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے کی سخت حرمت کا بیان اور ان تین آدمیوں کا بیان جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا' نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کو دکھ کا عذاب ہو گا

۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تین طرح کے لوگ وہ ہوں گے جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں اٹھائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور اس نے کسی مسافر کو اس کے استعمال سے روک دیا۔ دوسرا وہ شخص جو کسی حاکم سے بیعت صرف دنیا کے لئے کرے کہ اگر وہ حاکم اسے کچھ دے تو وہ راضی رہے ورنہ خفا ہو جائے۔ تیسرے وہ شخص جو اپنا (بیچنے کا) سامان عصر کے بعد لے کر کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' مجھے اس سامان کی قیمت اتنی اتنی مل رہی تھی۔ اس پر ایک شخص نے اسے سچ سمجھا (اور اس کی بتائی ہوئی قیمت پر

☆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ بڑے منتخب اور گنے چنے صحابہ میں سے تھے۔ آپ کے والد حسیل نے اپنی قوم کا ایک آدمی مار دیا' پھر بھاگ کر مدینہ میں پناہ لی اور بنی عبدالاشہل کے حلیف بن گئے۔ اس لیے قوم نے اس کا نام یمان رکھ دیا تھا۔ بنیادی احادیث کے راوی ہیں جن میں سے بارہ متفق علیہ ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مدائن میں وفات پائی۔

لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا ، فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ» ثُمَّ قَرَأَ هذِهِ الآيَة : ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً﴾.

اس سامان کو خرید لیا) پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا اور نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہیں۔ (آل عمران:۷۷)

أخرجه البخاري في: ٤٢-كتاب المساقاة : ٥ - باب إثم من منع ابن السبيل من الماء.

(٤٥) باب بيان غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه وأن من قتل نفسه بشيء عذب به في النار، وأنه لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة

(۴۵) خودکشی کی سخت حرمت اور خودکشی کرنے والے کا عذاب جہنم میں مبتلا ہونا اور جنت میں سوائے مسلمان کے کسی کا نہ جانا

٦٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللهُ عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فيها أَبَدًا ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فيهاأَبَدًا».

۶۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہو گا اور اس میں ہمیشہ پہاڑ سے گرتا رہے گا اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

أخرجه البخاري في: ٧٦-كتاب الطب : ٥٦- باب شرب السم والدواء به وبما يخاف منه.

٧٠- حديث ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ، أَنَّ

۷۰۔ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ اصحاب شجر (بیعت رضوان کرنے والوں) میں سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قسم کھائے (کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں' یہودی ہوں) تو وہ ایسے ہی ہو جائے گا جیسے اس نے کہا اور کسی انسان پر ان چیزوں کی نذر صحیح نہیں ہوتی جو اس کے اختیار میں نہ ہوں۔ اور جس نے دنیا میں کسی چیز سے خود کشی کر لی اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہو گا' اور جس نے کسی مسلمان پر لعنت بھیجی تو یہ اس کا خون کرنے کے برابر ہے اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس کا خون کیا۔

أخرجه البخاري في: ٧٨ -كتاب الأدب : ٤٤ - باب ما ينهى من السباب واللعن.

٧١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عنه قَالَ : شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الإِسْلَامَ : «هذا مِنْ أَهْلِ النَّارِ» ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالاً شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِراحَةٌ ، فَقِيلَ يا رَسُولَ اللهِ! الَّذِي قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالاً شَدِيداً ، وَقَدْ مَاتَ، فَقَالَ ﷺ : (إِلَى النَّارِ» قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ ؛ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّه لَمْ يَمُتْ وَلكِنَّ بِهِ

۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں موجود تھے۔ آپؐ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے کو مسلمان کہتا تھا' فرمایا کہ یہ شخص دوزخ والوں میں سے ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص (مسلمانوں کی طرف سے) بڑی بہادری کے ساتھ لڑا۔ اور وہ زخمی بھی ہو گیا۔ صحابہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخ میں جائے گا' آج تو وہ بڑی بے جگری کے ساتھ لڑا ہے اور (زخمی ہو کر) مر بھی گیا ہے۔ آپ نے اب بھی وہی جواب دیا کہ جہنم میں گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' ممکن تھا کہ بعض لوگوں کے دل میں کچھ شبہ پیدا ہو جاتا۔ لیکن ابھی لوگ اسی غور و فکر میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ ابھی وہ مرا نہیں ہے۔ البتہ زخم کاری ہے۔ پھر جب رات آئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لا کر خود کشی کر لی۔ جب آنحضرت ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ

☆ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو یزید ہے۔ آپ بیعت رضوان میں شریک ہوئے' بقول امام ترمذی بدر میں حاضر ہوئے۔ تین نبوی کو پیدا ہوئے' اور ۴۵ ہجری کو وفات پائی۔

۷۱- کیونکہ وہ مسلمان ہو چکا ہے جس کا خون محفوظ ہے۔ اور اسلام اس غلطی پر غالب آ گیا ہے جو اس نے تیرا ہاتھ کاٹا تھا۔ یعنی قصاص کی وجہ سے تیرا خون بہانا جائز ہو گیا ہے۔ (مرتبؒ)

جِراحًا شَدِيدًا ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِراحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ : فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذلِكَ ، فَقالَ : «اللهُ أَكْبَرُ! أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ» ، ثُمَّ أَمَرَ بِلالاً فَنادى فِي النَّاسِ : «إِنَّهُ لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ ، وَإِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هذا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفاجِرِ»

نے فرمایا' اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' اور انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ مسلمان کے سوا جنت میں کوئی اور داخل نہیں ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنے دین کی امداد کسی فاجر شخص سے بھی کرا لیتا ہے۔

أخرجه البخاري في: ٥٦-كتاب الجهاد : ١٨٢- باب إن الله يؤيد الدين بالرجل الفاجر.

٧٢- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْتَقى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلى عَسْكَرِهِ ، وَمالَ الآخَرُونَ إِلى عَسْكَرِهِمْ ، وَفِي أَصْحابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ لا يَدَعُ لَهُمْ شاذَّةً وَلا فاذَّةً إِلاَّ اتَّبَعَها يَضْرِبُها بِسَيْفِهِ ، فَقالُوا ما أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَما أَجْزَأَ فُلانٌ ؛ فَقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَما إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ». فَقالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : أَنا صاحِبُهُ قالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّما وَقَفَ

۷۲- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی (اپنے اصحاب کے ہمراہ احد یا خیبر کی لڑائی میں) مشرکین سے مڈبھیڑ ہوئی اور جنگ چھڑ گئی پھر جب آپؐ (اس دن لڑائی سے فارغ ہو کر) اپنے پڑاؤ کی طرف واپس ہوئے اور مشرکین اپنے پڑاؤ کی طرف' تو آپؐ کی فوج کے ساتھ ایک شخص تھا۔ لڑائی لڑنے میں اس کا یہ حال تھا کہ مشرکین کا کوئی آدمی بھی اگر کسی طرف نظر پڑ جاتا تو اس کا پیچھا کر کے وہ شخص اپنی تلوار سے اسے قتل کر دیتا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق کہا کہ آج جتنی سرگرمی کے ساتھ فلاں شخص لڑا ہے۔ ہم میں کوئی بھی اس طرح نہ لڑ سکا۔ آپؐ نے اس پر فرمایا کہ لیکن وہ شخص دوزخی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے (اپنے دل میں) کہا اچھا میں اس کا پیچھا کروں گا۔ (دیکھوں' حضور ﷺ نے اسے کیوں دوزخی فرمایا ہے) بیان کیا کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ (دوسرے دن لڑائی میں موجود) رہا۔ جب کبھی وہ کھڑا ہو جاتا تو یہ بھی کھڑا ہو جاتا اور جب وہ تیز

☆ حضرت سہل بن سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو العباس الساعدی تھی۔ ان کا نام حزن تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے بدل کر سہل رکھ دیا۔ بڑے مشہور صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۵ سال تھی۔ مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی ہیں۔ ۹۱ ہجری کو وفات پائی۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔

مَعَـهُ ، وَإِذَا أَسْـرَعَ أَسْـرَعَ مَعَـهُ ؛ قَـالَ فَجُـرِحَ الرَّجُـلُ جُرْحًـا شَـدِيدًا ، فَاسْتَعْجَلَ الْمَـوْتَ فَوَضَـعَ نَصْـلَ سَـيْفِهِ بِـالأَرْضِ ، وَذُبَابَـهُ بَيْـنَ ثَدْيَيْـهِ ثُـمَّ تَحـامَلَ عَلَـى نَفْسِـهِ فَقَتَـلَ نَفْسَـهُ فَخَـرَجَ الرَّجُـلُ إِلَى رَسُـولِ اللهِ ﷺ فَقَـالَ : أَشْـهَدُ أَنَّـكَ رَسُـولُ اللهِ! قَـالَ : «وَمَـا ذَاكَ»؟ قَـالَ : الرَّجُـلُ الَّـذِي ذَكَـرْتَ آنِفًـا أَنَّـهُ مِـنْ أَهْـلِ النَّـارِ فَـأَعْظَمَ النَّـاسُ ذلِـكَ ، فَقُلْـتُ ، أَنَـا لَكُـمْ بِـهِ ، فَخَرَجْـتُ فِي طَلَبِـهِ ، ثُـمَّ جُـرِحَ جُرْحًـا شَـدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَـوْتَ، فَوَضَـعَ نَصْـلَ سَـيْفِهِ فِي الأَرْضِ، وَذُبَابَـهُ بَيْنَه ثَدْيَيْهِ ، ثُمَّ تَحامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَـالَ رَسُـولُ اللهِ ﷺ عِنْـدَ ذلِـكَ : « إِنَّ الرَّجُـلَ لَيَعْمَـلُ عَمَـلَ أَهْـلِ الْجَنَّـةِ فِيمَـا يَبْـدُو لِلنَّـاسِ وَهْـوَ مِـنْ أَهْـلِ النَّـارِ ، وَإِنَّ الرَّجُـلَ لَيَعْمَـلُ عَمَـلَ أَهْـلِ النَّـارِ فِيمَـا يَبْـدُو لِلنَّـاسِ وَهْـوَ مِـنْ أَهْـلِ الْجَنَّـةِ».

چلتا۔ تو یہ بھی اس کے ساتھ تیز چلتا بیان کیا کہ آخر وہ شخص زخمی ہو گیا' زخم بڑا گہرا تھا۔ اس لئے اس نے چاہا کہ موت جلدی آجائے اور اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو سینے کے مقابلہ میں کر لیا اور تلوار پر گر کر اپنی جان دے دی۔ اب وہ صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی؟ انہوں نے بیان کیا کہ وہی شخص جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے' صحابہؓ پر آپ کا فرمان بڑا شاق گذرا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم سب لوگوں کی طرف سے میں اس کے متعلق تحقیق کرتا ہوں۔ چنانچہ میں اس کے پیچھے ہو لیا' اس کے بعد وہ شخص سخت زخمی ہوا اور چاہا کہ جلدی موت آجائے۔ اس لئے اس نے اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو اپنے سینے کے مقابل کر لیا اور اس پر گر کر خود جان دے دی۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی زندگی بھر بظاہر اہل جنت کے سے کام کرتا ہے حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی بظاہر اہل دوزخ کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت میں ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: ٥٦-كتاب الجهاد : ٧٧- باب لا يقول فلان شهيد.

٧٣-حديث جُنْـدُبِ بْـنِ عَبْـدِ اللهِ قَـالَ: قَـالَ رَسُـولُ اللهِ ﷺ «كَـانَ فِيمَـنْ كَـانَ قَبْلَكُـمْ رَجُـلٌ بِـهِ جُـرْحٌ فَجَـزِعَ ،

۷۳۔ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' پچھلے زمانے میں ایک شخص (کے ہاتھ میں) زخم ہو گیا تھا اور اسے اس سے بڑی تکلیف تھی' آخر اس

فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ. فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ، قَالَ اللهُ تَعَالَى بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ».

نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون بہنے لگا اور اسی سے وہ مرگیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود میرے پاس آنے میں جلدی کی اس لئے میں نے بھی جنت کو اس پر حرام کردیا۔

أخرجه البخاري في: ٦٠-كتاب الأنبياء: ٥٠- باب ما ذكر عن بني إسرائيل.

(٤٦) باب غلظ تحريم الغلول وأنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون

(۴۶) مال غنیمت چوری کرنا سخت حرام ہے اور جنت میں صرف ایماندار ہی جائیں گے

٧٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلا فِضَّةً، إِنَّما غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالحوائِطَ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إلى وَادي الْقُرى وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ، أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ؛ فَبَيْنَما هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتَّى أَصابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ. فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَهُ الشَّهادَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَلَى وَالَّذي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتي أَصابَها يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا)) فَجَاءَ رَجُلٌ، حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ

۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم نے خیبر فتح کیا تو مال غنیمت میں ہمیں سونا اور چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے، اونٹ، سامان اور باغات ملے تھے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وادی القریٰ کی طرف لوٹے۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک مدعم نامی غلام تھا جو بنی ضباب کے ایک صحابی نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا کہ کسی نامعلوم سمت سے ایک تیر آ کر اس کو لگا۔ لوگوں نے کہا مبارک ہو شہادت! لیکن حضور ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو چادر اس نے خیبر میں تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے چرائی تھی، وہ اس پر آگ کا شعلہ بن کر بھڑک رہی ہے۔ یہ سن کر ایک دوسرے صحابی ایک یا دو تسمے لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یہ میں نے اٹھا لئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی جہنم کا تسمہ بنتا۔

☆ حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیان رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں۔ اپنے دادا کی طرف منسوب ہوتے تھے۔ کوفہ اور بصرہ میں رہائش پذیر رہے۔ انہیں جندب الخیر، جندب الفاروق اور جندب ابن ام جندب بھی کہا جاتا ہے۔ ۶۴ ہجری کو وفات پائی۔

مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ، بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ، فَقَالَ : هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :((شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ)).

أخرجه البخاري في: ٦٤-كتاب المغازى : ٣٨- باب غزوة خيبر.

(٥١) باب هل يؤاخذ بأعمال الجاهلية

٧٥- حديث ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يا رَسُولَ اللهِ! أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ «مَنْ أَحْسَنَ فِي الإِسْلامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الإِسْلامِ أُخِذَ بِالأَوَّلِ وَالآخِرِ».

(۵۱) کیا قبول اسلام کے بعد زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ ہو گا؟

۷۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے جو گناہ جاہلیت کے زمانہ میں کئے ہیں کیا ان کا مواخذہ ہم سے ہو گا؟ آپ نے فرمایا جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہو گا۔ اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی برے کام کرتا رہا اس سے دونوں زمانوں کے گناہوں کا مواخذہ ہو گا۔

أخرجه البخاري في :٨٨-كتاب استتابه المرتدين : ١ - باب إثم من أشرك با لله.

(٥٢) باب كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج

٧٦- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا وَأَكْثَرُوا ، وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوا ، فَأَتَوْا مُحَمَّداً ﷺ فَقَالُوا : إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُوا إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً ؛ فَنَزَلَ - ﴿ وَالَّذِينَ لا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهاً آخَرَ وَلا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ وَلا يَزْنُونَ﴾-، وَنَزَلَ :

(۵۲) حج اور ہجرت سے اگلے گناہوں کا معاف ہو جانا

۷۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مشرکین میں بعض نے قتل کا گناہ کیا تھا اور کثرت سے کیا تھا۔ اسی طرح زنا کاری بھی کثرت سے کرتے رہے تھے۔ پھر وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس کی طرف دعوت دیتے ہیں (یعنی اسلام) یقیناً اچھی چیز ہے، لیکن ہمیں یہ بتائیے کہ اب تک ہم نے جو گناہ کئے ہیں وہ اسلام لانے سے معاف ہوں گے یا نہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا اور کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی بھی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، ہاں مگر حق کے ساتھ نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے

﴿قُلْ يا عِبادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلى أَنْفُسِهِمْ لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ﴾.

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير: ٣٩- سورة الزمر.

وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔" (الفرقان:٦٨) اور یہ آیت نازل ہوئی "آپ کہہ دیں کہ اے میرے بندو جو اپنے نفسوں پر زیادتیاں کر چکے ہو' اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ بے شک اللہ سارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔" (الزمر:۵۳)

(٥٣) باب حكم عمل الكافر إذا أسلم بعده

(۵۳) کافر اگر کفر کی حالت میں نیک کام کرے پھر مسلمان ہو جائے اس کے عمل کا حکم

٧٧- حديث حَكِيمِ بْنِ حِزامٍ رضي الله عنه، قَالَ: قُلْتُ يا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ أَشْياءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِها فِي الْجاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فيها مِنْ أَجْرٍ؟ فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَلى ما سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ».

۷۷۔ حضرت حکیم بن حزام ؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ان نیک کاموں سے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جنہیں میں جاہلیت کے زمانہ میں صدقہ' غلام آزاد کرنے اور صلہ رحمی کی صورت میں کیا کرتا تھا۔ کیا ان کا مجھے ثواب ملے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی ان تمام نیکیوں کے ساتھ اسلام لائے ہو جو پہلے گذر چکی ہیں۔

أخرجه البخاري في: ٢٤- كتاب الزكاة: ٢٤- باب من تصدق في الشرك ثم أسلم.

(٥٤) باب صدق الإيمان وإخلاصه

(۵۴) ایمان کی سچائی اور خلوص کا بیان

٧٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، قَالَ: لَمّا نَزَلَتْ - ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾- شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ؛ فَقالُوا: يا رَسُولَ اللهِ

۷۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے بیان کیا کہ جب آیت "جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی ملاوٹ نہیں کی" (الانعام:۸۲) نازل ہوئی' مسلمانوں پر بڑا شاق گزرا اور انہوں نے عرض کیا ہم میں کون ایسا ہو سکتا ہے جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی ملاوٹ نہ کی ہو گی؟

☆ حضرت حکیم بن حزام بن خویلد ؓ کی کنیت ابو خالد اسدی قرشی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے تھے۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ حنین اور طائف کے غزوات میں شامل ہوئے۔ ۴۰ احادیث کے راوی ہیں۔ ایک سو بیس سال زندہ رہ کر ساٹھ ہجری کو وفات پائی۔ ۶۰ سال جاہلیت اور ۶۰ سال اسلام میں بسر کئے۔

۷۷۔ حضرت حکیم بن حزام ؓ نے جاہلیت میں ایک سو غلام آزاد کیے تھے اور سو اونٹ سواری کے لیے مفت تقسیم کئے یا سو اونٹوں کے برابر سامان اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔ (مرتبؒ)

أَيُّنا لاَ يَظْلِمُ نَفْسَهُ! قَالَ : «لَيْسَ ذَلِكَ، إِنَّما هُوَ الشِّرْكُ ؛ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لاِبْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ ﴿يَا بُنَيَّ لاَ تُشْرِكْ بِاللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾.»

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب نہیں، ظلم سے مراد آیت میں شرک ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ "اے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، بے شک شرک بڑا ہی ظلم ہے۔" (لقمان:۱۳)

أخرجه البخاري في: ٦٠-كتاب الأنبياء: ١-باب قول الله تعالى ﴿ولقد آتينا لقمان الحكمة﴾.

(٥٦) باب تجاوز الله عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر

(۵۶) اللہ جل جلالہ نے دل کی بات اور خواہشات کو جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے، بخش دیا

٧٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ».

۷۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات فاسدہ کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے ادا نہ کرے۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق ١١ - باب الطلاق في الإغلاق.

(٥٧) باب إذا هم العبد بحسنة كتبت وإذا هم بسيئة لم تكتبت

(۵۷) جب بندہ دل میں نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی نیکی لکھ لی جاتی ہے اور اگر برائی کا ارادہ کرے تب تک نہیں لکھی جاتی جب تک اس پر عمل نہ کرلے

٨٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلاَمَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ

۸۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنے اسلام کو عمدہ بنالے (یعنی نفاق اور ریا سے پاک کرے) تو ہر نیک کام جو

۸۰- حضرت امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی خداداد بصیرت کی بنا پر یہاں بھی اسلام و ایمان کے ایک ہونے اور ان میں کمی و بیشی کے صحیح ہونے کے عقیدہ کا اثبات فرمایا ہے۔ اور بطور دلیل ان احادیث کو نقل فرمایا ہے جن سے صاف ظاہر ہے کہ ایک نیکی کا ثواب جب سات سو گنا تک لکھا جاتا ہے تو یقیناً اس سے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے اور کتاب و سنت کی رو سے یہی عقیدہ درست ہے۔ (راز)

لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا».

وہ کرتا ہے اس کے عوض دس سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ہر برا کام جو کرتا ہے تو وہ اتنا ہی لکھا جاتا ہے (جتنا کہ اس نے کیا ہے)

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان : ٣١ - باب حسن إسلام المرء.

٨١- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِيما يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: قَالَ «إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْها كَتَبَها اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِها فَعَمِلَها كَتَبَها اللهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، إِلَى أَضْعافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَها اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِها فَعَمِلَها كَتَبَها اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً».

۸۱۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا "اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں دس گنا سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھی ہیں۔ اور اس سے بڑھا کر اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لئے ایک برائی لکھی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٣١ - باب من هم بحسنة أو بسيئة.

(٥٨) باب الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها

(۵۸) وسوسے کا بیان اور جب وسوسہ آئے تو کیا کرے

٨٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «يَأْتِي الشَّيْطَانُ

۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور تمہارے

☆ حضرت ابو ہریرہ ؓ کا اسلامی نام راجح قول کے مطابق عبدالرحمن بن صخر دوسی ہے جاہلیت میں ان کا نام ابوالاسود عبد شمس تھا۔ سات ہجری کو اسلام قبول کیا بقول امام شافعی یہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ حدیث تھے۔ انہوں نے ۵۳۲۶ احادیث روایت کی ہیں۔ ابن عمرؓ کا فرمان ہے کہ ابو ہریرہؓ ہماری نسبت کہیں زیادہ رسول اللہ ﷺ کو لازم پکڑے رکھتے اور آپؐ کی حدیث کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ مدینہ میں ۵۸ھ کے قریب ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ : مَنْ خَلَقَ كَذا؟ مَنْ خَلَقَ كَذا؟ حَتَّى يَقُوْلَ : مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِا للهِ وَلْيَنْتَهِ».

دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی' فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ اور آخر میں بات یہاں تک پہنچاتا ہے کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی شخص کو ایسا وسوسہ ڈالے تو اسے اللہ سے پناہ مانگنی چاہئے' اور شیطانی خیال کو چھوڑ دے۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ١١ - باب صفة إبليس وجنوده.

٨٣- **حديث** أَنسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ ا للهِ ﷺ : «لَنْ يَبْرَحَ النَّاس يَتَساءَلُونَ حَتَّى يَقُولوا : هذا ا للهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ، فَمَنْ خَلَقَ ا للهَ؟».

۸۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان برابر سوال کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ سوال کرے گا کہ یہ تو اللہ ہے' ہر چیز کا پیدا کرنے والا۔ لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ (معاذ اللہ شیطان ان کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالے گا)

أخرجه البخاري في : ٩٦- كتاب الاعتصام : ٣ - باب ما يكره من كثرة السؤال.

(٥٩) باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار

(۵۹) جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارے اس کی سزا جہنم ہے

٨٤- **حديث** عَبْدِ ا للهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي ا لله عنه، قَالَ : قَالَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ «مَنْ حَلَفَ يَمِينِ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ ، لَقِيَ ا للهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبانُ» فَأَنْزَلَ ا للهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ- ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ا للهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً أُولئِكَ لاَ خَلاقَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ﴾- إلى آخر الآية ؛ قَالَ فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ : ما

۸۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس شخص نے اس لئے قسم کھائی کہ کسی مسلمان کا مال (جھوٹ بول کر وہ) مار لے تو جب وہ اللہ سے ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر نہایت ہی غصہ ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس فرمان کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی۔ "بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں' یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا' نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہیں" (آل عمران: ۷۷) راوی نے

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو حمزہ انصاری ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی دس سال خدمت کی لیکن کبھی بھی آپ ﷺ نے نہ ڈانٹا نہ نکتہ چینی کی۔ متعدد غزوات میں شریک ہوئے۔ اہل تاریخ انہیں بدری شمار نہیں کرتے کیونکہ یہ بچوں میں شامل تھے اور لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ آپ نے ۲۲۸۶ احادیث مرفوع روایت کی ہیں جن میں سے ۱۸۶ متفق علیہ اور ۸۰ تفردات بخاری اور ۹۰ تفردات مسلم میں سے ہیں۔ ۹۳ ہجری کو وفات پائی۔

يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمنِ؟ قُلْنَا : كَذَا وَكَذَا ، قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ : كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ»، فَقُلْتُ : إِذًا يَحْلِفَ يَا رَسُولَ اللهِ ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ».

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٣ - سورة آل عمران ٣- باب إن الذين يشترون بعهد الله.

بیان کیا کہ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا' ابو عبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) نے آپ لوگوں سے کوئی حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے بتایا کہ ہاں اس اس طرح سے حدیث بیان کی ہے۔ اشعث نے اس پر کہا کہ یہ آیت تو میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی' میرے ایک چچا کے بیٹے کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا (ہم دونوں کا اس کے بارے میں جھگڑا ہوا اور مقدمہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو) آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تو گواہ پیش کر یا پھر اس کی قسم پر فیصلہ ہو گا' میں نے کہا پھر تو' یا رسول اللہ وہ (جھوٹی) قسم کھا لے گا۔ آپ نے فرمایا کہ جو جھوٹی قسم اس لئے کھائے کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال لے لے اور اس کی نیت بری ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ اس پر نہایت ہی غضبناک ہو گا۔

(٦٠) باب الدليل على أن من قصد أخذ مال غيره بغير حق كان القاصد مهدر الدم في حقه، وإن قتل كان في النار ، وأن من قتل دون ماله فهو شهيد

(۶۰) جو شخص پرایا مال ناحق چھیننا چاہے تو اس کا خون مباح ہے اور اگر مارا جائے تو جہنم میں جائے گا اور مال والا اگر اپنا مال بچانے میں مارا جائے تو وہ شہید ہے

٨٥- **حديث** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ».

۸۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا' آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ٣٣ - باب من قاتل دون ماله.

(٦١) باب استحقاق الوالي الغاش لرعية النار

(۶۱) جو حاکم رعایا کے حقوق میں خیانت کرے اس کے لیے جہنم ہے

٨٦- **حديث** مَعْقِلْ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ عُبَيْدَ

۸۶- عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت

اللهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ - ﷺ - يَقُولُ: «ما مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلاَّ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ».

کے لئے اس مرض میں آئے جس میں ان کا انتقال ہوا' تو حضرت معقل ؓ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ "جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی رعیت کا حاکم بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اس کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔"

أخرجه البخاري في : ٩٣- كتاب الأحكام : ٨ - باب من استرعى رعية فلم ينصح.

(٦٢) باب رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب وعرض الفتن على القلوب

(۶۲) بعض دلوں سے امانت اور ایمان اٹھ جانے کا بیان اور فتنوں کا دلوں میں آنا

٨٧- حديث حُذَيْفَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا ، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الآخَرَ. حَدَّثَنَا «أَنَّ الأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ» وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مثل أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ ، فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ ، فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلاَ يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الأَمَانَةَ ،

۸۷۔ حضرت حذیفہ ؓ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں۔ ایک کا ظہور تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اترتی ہے۔ پھر قرآن شریف سے' پھر حدیث شریف سے اس کی مضبوطی ہوتی جاتی ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ "آدمی ایک نیند سوئے گا۔ اور (اسی میں) امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور اس بے ایمانی کا ہلکا نشان پڑ جائے گا۔ پھر ایک اور نیند لے گا تو اب اس کا نشان چھالے کی طرح ہو جائے گا جیسے تو پاؤں پر ایک چنگاری لڑھکائے تو ظاہر میں ایک چھالا پھول آتا ہے اس کو پھولا دیکھتا ہے' پر اندر کچھ نہیں ہوتا۔ پھر حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر لوگ خرید و فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانت دار نہیں ہو گا۔ کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانت دار شخص

☆ حضرت معقل بن یسار المزنی ؓ کی کنیت ابو علی تھی۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ بصرہ میں قیام پذیر رہے۔ بصرہ کی نہر معقل ان کی طرف منسوب ہے۔ حضرت امیر معاویہ ؓ کی حکومت کے آخر تک رہے۔ نبی اکرم ﷺ اور نعمان بن مقرن ؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا ؛ وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ! وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ».

وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ ؛ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الإِسْلَامُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ ، فَأَمَّا الْيَوْمَ ، فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلاَّ فُلَانًا وفُلَانًا.

ہے۔ کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کتنا عقل مند ہے، کتنا بلند حوصلہ ہے اور کتنا بہادر ہے! حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان (امانت) نہیں ہو گا" (حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے ایک ایسا وقت بھی گذارا ہے کہ میں اس کی پروا نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے ایمانی سے) روکتا تھا۔ اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا مددگار اسے روکتا تھا۔ لیکن اب میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فرخت ہی نہیں کرتا۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٣٥- باب رفع الأمانة.

(٦٣) باب بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا وأنه يأرز بين المسجدين

(۶۳) اسلام غربت کے ساتھ شروع ہوا اور پھر غریب ہو جائے گا اور سمٹ کر دو مسجدوں تک رہ جائے گا

٨٨- حديث حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رضي الله عنه فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ : أَنَا كَمَا قَالَهُ ، قَالَ : إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ ؛ قُلْتُ «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ وَالنَّهْيُ» ، قَالَ: لَيْسَ هذَا أُرِيدُ وَلكِنِ الْفِتْنَةَ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا ، قَالَ : أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ :

۸۸- حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروق ؓ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے پوچھا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث تم میں سے کسی کو یاد ہے؟ میں بولا، میں نے اسے (اسی طرح یاد رکھا ہے) جیسے آنحضور ﷺ نے اس حدیث کو بیان فرمایا تھا۔ حضرت عمر ؓ بولے "کہ تم رسول اللہ ﷺ سے فتن کو معلوم کرنے میں بہت بے باک تھے۔ میں نے کہا کہ انسان کے گھر والے، مال، اولاد اور پڑوسی سب فتنہ (کی چیز) ہیں۔ اور نماز، روزہ، صدقہ، اچھی بات کے لئے لوگوں کو حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا ان فتنوں کا کفارہ ہیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھتا، مجھے تم اس فتنہ کے بارے میں بتلاؤ جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا بڑھے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا امیر المومنین! آپ اس سے خوف نہ کھایئے۔ آپ کے اور فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔

يُكْسَرُ ، قَالَ : إِذاً لاَ يُغْلَقُ أَبداً.

قُلْنَا : أَكَـانَ عُمَـرُ يَعْلَـمُ الْبَـابَ؟ قَـالَ نَعَـمْ ، كَمَـا أَنَّ دُوْنَ الْغَـدِ اللَّيْلَـةَ ، إِنِّـي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ.

فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ فَأَمَرْنَا مَسْـرُوقاً فَسَأَلَهُ ؛ فَقَالَ : الْباب عُمَرُ.

أخرجه البخاري في : ٩ - كتـاب مواقيـت الصـلاة : ٤ - بـاب الصـلاة كفارة.

پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا (صرف) کھولا جائے گا۔ میں نے کہا کہ توڑ دیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول اٹھے کہ پھر تو وہ کبھی بھی بند نہیں ہو سکے گا۔ (شقیق راوی حدیث نے کہا کہ) ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا' کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق کچھ علم رکھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں! بالکل اسی طرح جیسے دن کے بعد رات کے آنے کا۔ میں نے تم سے ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جو قطعاً غلط نہیں ہے۔ (راوی کا کہنا ہے) ہمیں اس کے متعلق حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھنے میں ڈر ہوتا تھا (کہ دروازہ سے کیا مراد ہے) اس لئے ہم نے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے کہا (کہ وہ پوچھیں) انہوں نے دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

٨٩- **حديث** أَبِي هُرَيْرَةَ رضـي الله عنـه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَـالَ : «إِنَّ الإِيمَـانَ لَيَأْرِزُ إِلَـى الْمَدِينَـةِ كَمَـا تَـأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَـى جُحْرِهَا».

۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایمان مدینہ میں اس طرح سمٹ آئے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں آ جایا کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٩ - كتاب فضائل المدينة : ٦ - باب الإيمان يأرز إلى المدينة.

(٦٥) باب جواز الاستسرار للخائف

(۶۵) اپنی عزت یا جان جانے سے ڈرنے والا اپنے ایمان کو چھپا سکتا ہے

٩٠- **حديث** حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَـالَ: قَـالَ النَّبِيُّ ﷺ «اكْتُبُـوا لِـي مَـنْ تَلَفَّـظَ بِالإِسْـلاَمِ مِـنَ النَّـاسِ» فَكَتَبْنَـا لَـهُ أَلْفَـاً وَخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ. فَقُلْنَـا نَخَـافُ وَنَحْـنُ

۹۰۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو لوگ اسلام کا کلمہ پڑھ چکے ہیں ان کے نام لکھ کر میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہم نے ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کئے اور ہم نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا' ہماری تعداد ڈیڑھ ہزار ہو گئی ہے' اب ہم کو کیا ڈر

۸۹۔ یعنی جس طرح سانپ اپنے سوراخ اور بل سے نکلتا ہے اور گزران زندگی طلب کرتا ہے پھر جب اسے کوئی دیکھ لیتا ہے تو اپنے بل کی طرف لوٹ جاتا ہے اور سکڑ جاتا ہے ایسے ہی ایمان مدینہ میں منتشر ہوا اور پھیلا۔ تو ہر مومن کو اس کا نفس مدینے والوں سے محبت کی وجہ سے اس طرف کھینچتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کو اہل مدینہ سے محبت تھی۔ (مرتبؒ)

أَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ؟ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ.

ہے۔ لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ (نبی اکرم ﷺ کے بعد) ہم فتنوں میں اس طرح گھر گئے کہ اب مسلمان تنہا نماز پڑھتے ہوئے بھی ڈرنے لگا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد. ١٨١- باب كتابة الإمام للناس.

(٦٦) باب تألف قلب من يخاف على إيمانه لضعفه والنهي عن القطع بالإيمان من غير دليل قاطع

(۶۶) جو شخص ضعیف الایمان ہو اس کی دلجوئی کرنا اور جب تک ایمان کا یقین نہ ہو کسی شخص کو مومن نہ کہنا

٩١- حديث سَعْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَى رَهْطاً وَسَعْدٌ جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلاً هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ فَوَاللهِ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِناً ، فَقَالَ : «أَوْ مُسْلِمًا!» فَسَكَتُّ قَلِيلاً ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ : مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ فَوَاللهِ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا؟ فَقَالَ : «أَوْ مُسْلِمًا!» فَسَكَتُّ قَلِيلاً ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ ، فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي ، وَعَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، ثُمَّ قَالَ : «يَا سَعْدُ! إِنِّي لأُعْطِي الرَّجُلَ ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ،

۹۱- رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ عطیہ دیا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے۔ (وہ کہتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک شخص کو کچھ نہ دیا۔ حالانکہ وہ ان میں مجھے سب سے زیادہ پسند تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فلاں کو کچھ نہ دیا حالانکہ میں اسے مومن گمان کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مومن یا مسلمان؟ میں تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر اس کے متعلق میرے خیالات نے مجھے دوبارہ بولنے پر مجبور کیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فلاں کو کچھ نہ دیا' حالانکہ اللہ کی قسم وہ میرے مشاہدے کے مطابق مومن ہے۔ آپؐ نے فرمایا مومن یا مسلمان؟ میں تھوڑی دیر چپ رہ کر ایک بار پھر اپنی معلومات کی وجہ سے پہلی بات کو دہرانے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنا جواب دہرایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے سعد باوجود یہ کہ ایک شخص مجھے زیادہ عزیز ہے (پھر بھی میں اسے نظر انداز کر کے) کسی اور دوسرے کو اس خوف کی وجہ سے یہ مال دے دیتا ہوں کہ (وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اسلام سے پھر

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی کنیت ابواسحاق ہے' بڑے بہادر صحابی تھے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ امت محمدیہ میں پہلے انسان ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر پھینکا تھا۔ بدر میں شریک ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کا دفاع کیا۔ یہی وہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ جنہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا "سعد تیر پھینکتے رہو میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں" اور فرمایا کہ یا اللہ سعد جب بھی دعا کرے قبول فرمانا۔ ۲۷۰ احادیث کے راوی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سب سے آخر میں ۵۵ھ کو ستر سال کی عمر میں عتیق کے مقام پر وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ».

جائے) اور اللہ اسے آگ میں اوندھا ڈال دے۔

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۱۹ - باب إذ لم يكن الإسلام على الحقيقة.

(٦٧) باب زيادة طمأنينة القلب بتظاهر الأدلة

(۶۷) جب دلیلیں خوب پہنچ جائیں تو دل کو زیادہ اطمینان حاصل ہوتا ہے

۹۲- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ - : ﴿ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾- وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ؛ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لأَجَبْتُ الدَّاعِيَ».

۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہم حضرت ابراہیمؑ کے مقابلے میں شک کرنے کے زیادہ مستحق ہیں جب کہ انہوں نے کہا تھا کہ میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا تم ایمان نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، لیکن یہ صرف اس لئے تاکہ میرے دل کو زیادہ اطمینان ہو جائے۔ اور اللہ لوطؑ پر رحم کرے کہ وہ زبردست رکن (یعنی خداوند کریم) کی پناہ لیتے تھے۔ اور اگر میں اتنی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت تک یوسفؑ رہے تھے تو میں بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ۱۱ - باب قوله عزوجل - ﴿ونبئهم عن ضيف إبراهيم﴾-

(٦٨) باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد ﷺ - إلى جميع الناس ونسخ الملل بملته

(۶۸) ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا یقین کرنا اور تمام شریعتوں کو آپؐ کی شریعت سے منسوخ سمجھنا واجب ہے

۹۲- یعنی ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں شک محال ہے اور اس کی گنجائش نہیں۔ اور اگر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی طرف شک کی نسبت جائز ہوتی تو میں (ﷺ) ابراہیم کی نسبت شک کرنے کا زیادہ حق رکھتا۔ اور تم جانتے ہو کہ ابراہیم علیہ السلام نے شک نہیں کیا پھر جب میں نے کوئی شک نہیں کیا اور اللہ کے مردوں کے زندہ کرنے پر قدرت میں کوئی شک و شبہ نہیں کیا تو ابراہیم علیہ السلام اس کے (شک نہ کرنے کے) زیادہ لائق اور حق دار ہیں۔ ---- رکن شدید کی طرف آنے سے مراد خود اللہ تعالیٰ کی طرف آنا ہے ---- یعنی میں اگر حضرت یوسف علیہ السلام کی جگہ ہوتا تو قید سے نکلنے کو قبول کرنے میں جلدی کرتا اور برات کی طلب کرنے کی طرف متوجہ نہ ہوتا۔ امام محی السنہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ یوسف علیہ السلام کی متانت، سنجیدگی، معاملات میں سوچ بچار اور صبر کی خوبی بیان فرما رہے ہیں کہ جب ان کے پاس بادشاہ کا قاصد آیا تو باوجود لمبی قید کاٹنے کے معاف کردہ اور درگزر شدہ گناہ کے فعل سے جلدی نہیں کی کہ باہر آجاتے بلکہ قاصد سے فرمایا کہ اپنے بادشاہ کے پاس واپس جاؤ اور ان سے کہو ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے۔ مقصد یہ تھا کہ ان پر حجت اور دلیل قائم ہو جائے کہ ان کی طرف سے آپ کو قید میں روکے رکھنا صریح ظلم تھا۔ (مرتبؒ)

٩٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «مَا مِنَ الأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلاَّ أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُهُ وَحْياً أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

٩٣- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہر نبی کو ایسے ایسے معجزات عطا کیے گئے کہ (انہیں دیکھ کر) ان پر ایمان لائیں (بعد کے زمانے میں) انکا کوئی اثر نہیں رہا اور مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ وحی (قرآن) ہے۔ جو اللہ نے مجھ پر نازل کی ہے۔ (اسکا اثر قیامت تک رہیگا) اسلئے مجھے امید ہے کہ روز قیامت میرے تابعدار لوگ دیگر پیغمبروں کے تابعداروں سے زیادہ ہونگے۔

أخرجه البخاري في : ٦٦ - كتاب فضائل القرآن : ١ - باب كيف نزول الوحي وأول ما نزل.

٩٤- حديث أَبِي مُوسَى قَالَ ، قَالَ : رَسُولُ اللهِ ﷺ «ثَلاَثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا ، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ».

٩٤- حضرت ابو موسیٰ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین شخص ہیں جن کے لئے دوگنا اجر ہے۔ ایک وہ جو اہل کتاب سے ہو اور اپنے نبی پر اور محمد ﷺ پر ایمان لائے۔ اور (دوسرے) وہ غلام جو اپنے آقا اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے اور (تیسرے) وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو' وہ اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے' تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے' پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے' تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٣ - كتاب العلم : ٣١- باب تعليم الرجل أمته وأهله.

(٦٩) باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد ﷺ

(٦٩) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے اور ان کے شریعت محمدیؐ کے موافق چلنے کا بیان

٩٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطاً ، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ».

٩٥- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے' سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہو گی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔"

أخرجه البخاري في : ٣٤ - كتاب البيوع : ١٠٢- باب قتل الخنزير.

٩٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ».

۹۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ بن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٤٩- باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام.

(٧٠) باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان

(۷۰) اس زمانے کا بیان جب ایمان مقبول نہ ہو گا

٩٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، وَذَلِكَ حِينَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا» ثُمَّ قَرَأَ الآية.

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٦- سورة الأنعام : ٩ - باب هلم شهداءكم.

۹۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو لے۔ جب مغرب سے سورج طلوع ہو گا۔ اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لائیں گے۔ لیکن یہ وہ وقت ہو گا جب کسی کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ "کیا یہ اس بات کے منتظر ہیں؟ کہ ان کے پاس فرشتے آئیں؟ یا تیرا رب آئے؟ یا تیرے رب کی بعض نشانیاں آ جائیں؟ جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں آ جائیں گی تو کسی شخص کو جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا اس کا ایمان مطلق فائدہ نہ دے گا نہ اسے جس نے اپنے ایمان کی حالت میں نیکیاں نہ کی ہوں' کہہ دے کہ اچھا منتظر رہو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔" (الانعام: ۱۵۸)

٩٨- حديث أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ : «يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هذِهِ؟» قَالَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ

۹۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر جب سورج غروب ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اے ابوذر! کیا تمہیں معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور سجدہ کی اجازت چاہتا ہے۔ پھر اسے اجازت دی جاتی ہے۔ اور ایک وقت اسے کہا جائے گا کہ واپس وہاں جاؤ جہاں سے آئے ہو۔

۹۷۔ یعنی نماز میں امام تم میں سے ہو گا اور عیسیٰ علیہ السلام اس کی اقتداء کریں گے۔ ان کے مقتدی بنیں گے۔ (مرتبؒ)

قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا» ثُمَّ قَرَأَ- ﴿ذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا﴾-.

چنانچہ وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہو گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "ذالک مستقرلھا"

أخرجه البخاري في : ۹۷- كتاب التوحيد : ۲۲ - باب وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم.

(۷۱) باب بدء الوحي إلى رسول الله -ﷺ-

(۷۱) رسول اللہ ﷺ پر وحی اترنا کیونکر شروع ہوا

۹۹- حديث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ : أَوَّلُ مَا بُدِىءَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلاَّ جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلاَءُ ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ ، وَهُوَ التَّعَبُّدُ ، اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا ، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ ؛ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ ، قَالَ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ» ، قَالَ : «فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ : اقْرَأْ قُلْتُ : مَا أَنَا بِقَارِئٍ ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ : اقْرَأْ ، فَقُلْتُ : مَا أَنَا بِقَارِئٍ ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ : ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ. خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ﴾».

۹۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر وحی کا ابتدائی دور اچھے' سچے اور پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا۔ آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صحیح اور سچا ثابت ہوتا۔ پھر من جانب قدرت آپ تنہائی پسند ہو گئے۔ اور آپؐ نے غار حرا میں خلوت نشینی اختیار فرمائی اور کئی کئی دن اور رات وہاں مسلسل عبادت' یاد الٰہی اور ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ جب تک گھر آنے کو دل نہ چاہتا توشہ (کھانے پینے کا سامان) ہمراہ لئے ہوئے وہاں رہتے۔ توشہ ختم ہونے پر ہی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لاتے اور کچھ توشہ ہمراہ لے کر دوبارہ وہاں جا کر خلوت گزیں ہو جاتے' یہی طریقہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ پر حق منکشف ہو گیا۔ اور آپ غار حرا ہی میں قیام پذیر تھے اچانک حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد پڑھو! آپ نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا' آپ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھینچا کہ میری طاقت جواب دے گئی' پھر مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھو' میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس پر فرشتے نے مجھ کو نہایت ہی زور سے بھینچا کہ مجھ کو سخت تکلیف محسوس ہوئی' پھر اس نے کہا کہ پڑھ! میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ فرشتے نے تیسری بار مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ پھر مجھ کو بھینچا پھر مجھے چھوڑ دیا۔ اور کہنے لگا کہ "پڑھو اپنے رب کے نام کی مدد سے جس نے پیدا کیا' انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا' پڑھو اور آپ کا رب بہت ہی مہربانیاں کرنے والا

فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رضي الله عنها، فَقَالَ : «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي» فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ، وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ «لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي» فَقَالَتْ خَدِيجَةُ : كَلاَّ وَاللهِ ، مَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَداً إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ.

فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنِ عَمِّ خَدِيجَةَ، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ ، وَكَانَ شَيْخاً كَبِيْراً قَدْ عَمِيَ ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ : يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيْكَ.

فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : يَا ابْنَ أَخِي مَا ذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِخَبَرِ مَا رَأَى. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللهُ عَلَى مُوسَى ﷺ ، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا ، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ

ہے۔" (العلق:۱-۳) پس (یہی آیتیں آپ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سن کر) اس حال میں غار حرا سے واپس ہوئے کہ آپ کا دل اس انوکھے واقعہ سے کانپ رہا تھا۔ آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو مجھے کمبل اڑھا دو۔ انہوں نے آپ کو کمبل اڑھا دیا۔ جب آپ کا ڈر جاتا رہا۔ تو آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہؓ کو تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا۔ اور فرمانے لگے کہ مجھ کو اب اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہؓ نے آپ کی ڈھارس بندھائی۔ اور کہا کہ آپ کا خیال صحیح نہیں ہے۔ خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں۔ آپ تو کنبہ پرور ہیں۔ بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں۔ مفلسوں کے لئے آپ کماتے ہیں۔ مہمان نوازی میں آپ بے نظیر ہیں اور مشکل وقت میں آپ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں۔ (ایسے اوصاف حسنہ والا انسان یوں بے وقت ذلت و خواری کی موت نہیں پا سکتا۔) پھر مزید تسلی کے لئے حضرت خدیجہؓ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو ان کے چچا زاد بھائی تھے اور زمانہ جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے، اور عبرانی زبان کے کاتب تھے، چنانچہ انجیل کو بھی حسب منشائے خداوندی عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے۔ وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ حضرت خدیجہؓ نے ان کے سامنے آپ کے حالات بیان کئے اور کہا کہ اے چچا زاد بھائی اپنے بھتیجے (محمدؐ) کی زبانی ذرا ان کی کیفیت سن لیجئے۔ وہ بولے کہ بھتیجے آپ نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی تفصیل سناؤ۔ چنانچہ آپؐ نے از اول تا آخر پورا واقعہ سنایا، جسے سن کر ورقہ بے اختیار ہو کر بول اٹھے کہ یہ تو وہی ناموس (معزز راز داں فرشتہ) ہے جسے اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا۔ کاش، میں آپ کے اس عہد نبوت کے شروع

قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ : «أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟» قَالَ نَعَمْ ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلاَّ عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْراً مُؤَزَّراً.

أخرجه البخاري في : ١-كتاب بدء الوحی : ٣ - باب حدثنا يحي بن بكير.

ہونے پر جوان عمر ہوتا۔ کاش! میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ رسول کریم ﷺ نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟ (حالانکہ میں تو ان میں صادق و امین و مقبول ہوں) ورقہ بولا ہاں یہ سب کچھ سچ ہے مگر جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہو گئے ہیں۔ اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ زمانہ مل جائے تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔

١٠٠- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ : «بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ ، فَرَجَعْتُ، فَقُلْتُ : زَمِّلُونِي ، فَأَنْزَلَ اللهُ - تَعَالَى - ﴿يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ - فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ.

۱۰۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وحی کے رک جانے کے زمانے کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک روز میں چلا جا رہا تھا کہ اچانک میں نے آسمان کی طرف ایک آواز سنی اور میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا' وہ آسمان و زمین کے بیچ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے ڈر گیا' اور گھر آنے پر میں نے پھر کمبل اوڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیات نازل ہوئیں۔ "اے لحاف اوڑھ کر لیٹنے والے اٹھ کھڑا ہو اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور گندگی سے دور رہ۔" (المدثر:۱-۵) اس کے بعد وحی تیزی کے ساتھ پے در پے آنے لگی۔

أخرجه البخاري في :١ - كتاب بدء الوحی : ٣ - باب حدثنا يحي بن بكير.

١٠١- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ . عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ،

۱۰۱۔ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے پوچھا تھا کہ قرآن مجید کی کون

☆ حضرت جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام انصاری رضی اللہ عنہما بڑے مجتہد اور امام تھے۔ ابو عبداللہ اور ابو عبدالرحمٰن کنیتیں تھیں۔ بدر کے علاوہ انیس غزوات میں شریک ہوئے۔ اپنے زمانہ میں مدینہ میں مفتی رہے ہیں۔ مسجد نبوی میں درس و تدریس اور افتاء کی مجلس لگایا کرتے تھے۔ آپ نے بڑھاپے کی عمر کو پایا اور آخر میں نابینے ہو گئے تھے۔ نوے سال کی زندگی پائی۔ اور ۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ ۱۵۴۰ احادیث کے راوی ہیں۔ کثرت سے حدیث رسول بیان فرمائی۔

سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ - يَأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ - قُلْتُ يَقُولُونَ - اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ - فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما عَنْ ذَلِكَ، وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ، فَقَالَ جَابِرٌ لاَ أُحَدِّثُكَ إِلاَّ مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئاً، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئاً، وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمْ أَرَ شَيْئاً، وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئاً؛ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئاً، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، قَالَ فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِداً، قَالَ فَنَزَلَتْ - ﴿يَأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ. وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾-».

سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ ابو سلمہ نے فرمایا کہ "یا ایہا المدثر" (اے کپڑے میں لپٹنے والے) میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو خبر ملی ہے کہ "اقرا باسم ربک الذی خلق" سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ تو انہوں نے کہا کہ میں تمہیں وہی خبر دے رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے غار حراء میں تنہائی اختیار کی، جب میں وہ مدت پوری کر چکا اور نیچے اتر کر وادی کے بیچ میں پہنچا تو مجھے پکارا گیا۔ میں نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا اور مجھے دکھائی دیا کہ فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے۔ پھر میں خدیجہؓ کے پاس آیا، اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اڑھادو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالو۔ اور مجھ پہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھئے، پھر لوگوں کو عذاب آخرت سے ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی کیجئے۔" (المدثر: ۱-۳)

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير: ٧٤ - سورة المدثر: - باب حدثنا يحي.

(٧٢) باب الإسراء برسول الله - ﷺ - إلى السموات وفرض الصلوات

(۷۲) رسول اللہ ﷺ کا آسمانوں پر تشریف لے جانا اور نمازوں کا فرض ہونا

١٠٢- حديث أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ

۱۰۲- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ

اللهِ ﷺ قَالَ: «فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ عَنْ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدًا ﷺ، فَقَالَ: أَوَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ؛ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكَى، فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا آدَمُ، وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ؛

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "میرے گھر کی چھت کھول دی گئی' اس وقت میں مکہ میں تھا۔ پھر جبریل علیہ السلام اترے' اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا۔ پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ اس کو میرے سینے میں رکھ دیا' پھر سینے کو جوڑ دیا' پھر میرا ہاتھ پکڑا۔ اور مجھے آسمان کی طرف لے کر چلے۔ جب میں پہلے آسمان پر پہنچا تو جبریلؑ نے آسمان کے داروغہ سے کہا کھولو۔ اس نے پوچھا' آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل' پھر انہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا' ہاں میرے ساتھ محمد (ﷺ) ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ان کے بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا' جی ہاں! پھر جب انہوں نے دروازہ کھولا تو ہم پہلے آسمان پر چڑھ گئے' وہاں ہم نے ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ان کے داہنی طرف کچھ لوگوں کے جھنڈ تھے' اور کچھ جھنڈ بائیں طرف تھے۔ جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتے تو مسکراتے اور جب بائیں طرف نظر کرتے تو روتے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا' آو اچھے آئے ہو' صالح نبی اور صالح بیٹے! میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں' اور ان کے دائیں بائیں جو جھنڈ ہیں یہ ان کے بیٹوں کی روحیں ہیں۔ جو جھنڈ دائیں طرف ہیں وہ جنتی ہیں اور بائیں طرف کے جھنڈ دوزخی روحیں ہیں۔ اس لئے جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (رنج سے) روتے ہیں۔ پھر جبریل مجھے لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے اور اس کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ اس آسمان کے داروغہ نے بھی پہلے داروغہ کی طرح پوچھا پھر کھول دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ آپ یعنی نبی ﷺ نے آسمان پر حضرات آدمؑ'

۱۰۲۔ سدرۃ المنتھی سے مراد بیری کا وہ درخت ہے جو جنت کے کنارے پر ہے جہاں پر پہلے اور پچھلے لوگوں کا علم ختم ہو جاتا ہے اور کوئی اس کے آگے تجاوز نہیں کر سکتا۔ (مرتبؒ)

فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى. حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الأَوَّلُ؛ فَفَتَحَ».

قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ آدَمَ وَ إِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ؛ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ أَنَسٌ ، فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بِالنَّبِيِّ ﷺ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ «فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟» قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ. ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا مُوسَى. ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ قُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا عِيسَى. ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالابْنِ الصَّالِحِ ؛ قُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟

ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو موجود پایا۔ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ہر ایک کا ٹھکانا بیان نہیں کیا۔ البتہ اتنا بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پہلے آسمان پر پایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب جبریل نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت ادریس علیہ السلام پر گزرے تو انہوں نے فرمایا کہ آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب دیا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا انہوں نے فرمایا آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریلؑ نے بتایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچا، انہوں نے کہا آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریلؑ نے بتایا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا۔ انہوں نے فرمایا آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریلؑ نے بتایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

پھر مجھے جبریلؑ لے کر چڑھے، اب میں اس بلند مقام تک پہنچ گیا جہاں میں نے قلم کی آواز سنی (جو لکھنے والے فرشتوں کی قلموں کی آواز تھی) پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کیں۔ میں یہ حکم لے کر واپس لوٹا۔ جب موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر اللہ تعالیٰ نے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا پچاس وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے فرمایا آپ واپس اپنے رب کی بارگاہ میں جائیے۔ کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے۔ میں واپس بارگاہ رب العزت میں گیا تو اللہ نے اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا، پھر موسیٰؑ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک حصہ کم دیا گیا ہے، انہوں نے کہا کہ دوبارہ جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اس

قَالَ: هذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الأَقْلَامِ ، فَفَرَضَ اللهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلاَةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى ، فَقَالَ : مَا فَرَضَ اللهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ : فَرَضَ خَمْسِينَ صَلاَةً ، قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ : وَضَعَ شَطْرَهَا ؛ فَقَالَ : رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ : هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ - لاَ يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ - فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي. ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لاَ أَدْرِي مَا هِيَ.

ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ».

کے برداشت کی بھی طاقت نہیں ہے۔ پھر میں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا۔ پھر ایک حصہ کم ہوا۔ جب موسیٰؑ کے پاس پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے' کیونکہ آپ کی امت اس کو بھی برداشت نہ کر سکے گی' پھر میں بار بار آیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) ہیں --- میری بات بدلی نہیں جاتی --- اب میں موسیٰؑ کے پاس آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جاؤ۔ لیکن میں نے کہا مجھے اب اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ پھر جبریل مجھے سدرۃ المنتھی تک لے گئے جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا۔ جن کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہیں۔ اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا' میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة : ١ - باب كيف فرضت الصلاة : في الإسراء.

۱۰۳ – حديث مالِكِ بْنِ صَعْصَعَة رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ النَّبيُّ ﷺ «بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَاناً ، فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ ، ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ، ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَاناً ، وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ، الْبُرَاقُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيل حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، قِيلَ مَنْ هذَا؟ قَالَ : جِبْرِيلُ ؛ قِيلَ : مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ ، قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قِيلَ : نَعَمْ ؛ قِيلَ : مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ ؛ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ : مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ : مَنْ هذَا؟ قَالَ : جِبْرِيلُ ، قِيلَ : مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ ،

۱۰۳۔ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں ایک دفعہ بیت اللہ کے قریب نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان لیٹے ہوئے ایک تیسرے آدمی کا ذکر فرمایا۔ (پھر فرمایا) اس کے بعد میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا' جو حکمت اور ایمان سے بھرپور تھا۔ میرے سینے کو پیٹ کے آخری حصے تک چاک کیا گیا۔ پھر میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا۔ اور اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سواری لائی گئی سفید' خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی یعنی براق! میں اس پر سوار ہو کر جبریل علیہ السلام کے ساتھ چلا۔ جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو پوچھا گیا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جبریل' پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ اور کون صاحب آئے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! اس پر جواب آیا کہ اچھی کشادہ جگہ آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔ پھر میں آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا' آؤ پیارے بیٹے اور اچھے نبی۔

اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ کون صاحب ہیں؟ کہا جبریل! سوال ہوا' آپ کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی آئے ہیں؟ کہا کہ محمد ﷺ! سوال ہوا' انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں! اب ادھر سے جواب آیا' اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ آنے والے

۱۰۳۔ بیت معمور اس لیے کہتے ہیں کیونکہ کعبہ کے اردگرد عبادت کرنے والے فرشتوں کی کثرت اور ان کے آباد کرنے اور رونق بخشنے کی زیادتی ہے۔ ہجر مدینے کے قریب ایک بستی اور دیہات ہے اس سے مراد ہجر بحرین نہیں ہے۔ یہاں پر قلے بنائے جاتے تھے۔ ایک قلے میں پانی کی ایک بڑی مشک سما جاتی تھی۔ اسے قلہ اس لیے کہا جاتا تھا کہ اسے اوپر کرنے اور اٹھانے میں ہلکا اور کم سمجھا جاتا تھا۔ (مرتبؒ)

☆ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ انصاری مدینہ کے رہنے والے تھے اور بنو مازن سے تعلق تھا۔ بعد میں بصرہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ معراج والی حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شیخ و استاذ ہیں۔ ان کی روایات بخاری' ترمذی' مسلم اور نسائی میں موجود ہیں۔

قِيلَ : أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ ؛ فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالاَ : مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ : جِبْرِيلُ، قِيلَ : مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ، قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قِيلَ : مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ ، فَأَتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : جِبْرِيلُ ، قِيلَ : مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قِيلَ : مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ ؛ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، قِيلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ . فَأَتَيْنَا عَلَى هٰرُونَ، فَسَلَّمتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. فَأَتَيْنا عَلَى السَّمَاءِ

کیا ہی مبارک ہیں۔ اس کے بعد میں عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام سے ملا۔ ان حضرات نے بھی خوش آمدید! مرحبا کہا اپنے بھائی اور نبی کو۔

پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے یہاں بھی سوال ہوا کون صاحب ہیں؟ جواب' جبریل! سوال ہوا' آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے؟ کہا کہ محمد ﷺ! سوال ہوا' انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں! اب آواز آئی۔ اچھی کشادہ جگہ آئے۔ آنے والے کیا ہی صالح ہیں۔ یہاں یوسف علیہ السلام سے میں ملا' اور انہیں سلام کیا' انہوں نے فرمایا' اچھی کشادہ جگہ آئے ہو میرے پیارے بھائی اور نبی!

یہاں سے ہم چوتھے آسمان پر آئے اس پر بھی یہی سوال ہوا' کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل! سوال ہوا آپ کے ساتھ اور کون صاحب ہیں؟ کہا کہ محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں' پھر آواز آئی' اچھی کشادہ جگہ آئے' کیا ہی اچھے آنے والے ہیں۔ یہاں میں ادریس علیہ السلام سے ملا۔ اور سلام کیا' انہوں نے فرمایا' مرحبا! بھائی اور نبی!

یہاں سے ہم پانچویں آسمان پر آئے۔ یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل۔ پوچھا گیا' اور آپ کے ساتھ اور کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محمد ﷺ! پوچھا گیا' انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں! آواز آئی' اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ آنے والے کیا ہی اچھے ہیں۔ یہاں ہم ہارون علیہ السلام سے ملے۔ اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا' مبارک! میرے بھائی اور نبی' تم اچھی کشادہ جگہ آئے۔

یہاں سے ہم چھٹے آسمان پر آئے' یہاں بھی سوال ہوا' کہ کون صاحب؟ جواب دیا جبریل۔ پوچھا گیا' آپ کے ساتھ اور بھی کوئی ہیں؟ کہا کہ ہاں! محمد ﷺ ہیں' پوچھا گیا' کیا انہیں

السَّادِسَةِ، قِيلَ : مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ : جِبْرِيلُ ، قِيلَ : مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ ﷺ ، قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ . فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى ، فَقِيلَ : مَا أَبْكَاكَ؟ فَقَالَ : يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ، قِيلَ : مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ : جِبْرِيلُ، قِيلَ : مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ : مُحَمَّدٌ، قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ ؛ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ ، فَقَالَ : هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ، يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ. وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى ، فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرٍ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ آذَانُ الْفُيُولِ، فِي

بلایا گیا تھا؟ کہا ہاں! کہا اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ اچھے آنے والے۔ یہاں میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا' اور انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا' میرے بھائی اور نبی' اچھی کشادہ جگہ آئے۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا' بزرگوار آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا' کہ اے اللہ! یہ نوجوان جسے میرے بعد نبوت دی گئی' اس کی امت میں سے جنت میں داخل ہونے والے' میری امت کے جنت میں داخل ہونے والوں سے زیادہ ہوں گے۔

اس کے بعد ہم ساتویں آسمان پر آئے' یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں جواب دیا کہ جبریل علیہ السلام! سوال ہوا کہ کوئی صاحب آپ کے ساتھ بھی ہیں؟ جواب دیا کہ محمد ﷺ! پوچھا' انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا ہاں۔ مرحبا! اچھے آنے والے۔ یہاں میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا' اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا' میرے بیٹے اور نبی! مبارک' اچھی کشادہ جگہ آئے ہو۔ اس کے بعد مجھے بیت المعمور دکھایا گیا۔

میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے بارے میں پوچھا' تو انہوں نے بتلایا کہ یہ بیت المعمور ہے۔ اس میں ستر ہزار فرشتے روزانہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور ایک مرتبہ پڑھ کر جو اس سے نکل جاتا ہے تو پھر کبھی داخل نہیں ہوتا۔ اور مجھے سدرۃ المنتہیٰ بھی دکھایا گیا۔ اس کے پھل ایسے تھے جیسے مقام ہجر کے مٹکے ہوتے ہیں۔ اور پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان! اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی تھیں' دو نہریں تو باطنی تھیں اور دو ظاہری۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ تو جنت میں ہیں اور دو ظاہری نہریں دنیا میں نیل اور فرات ہیں۔

اس کے بعد مجھ پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں۔ میں جب واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے ملا۔ تو

أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ ، فَقَالَ : أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ. ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلاَةً ، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى، فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ : فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلاَةً، قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، وَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ ، فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ ، فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ، ثُمَّ مِثْلَهُ ، ثُمَّ ثَلاَثِينَ ، ثُمَّ مِثْلَهُ، فَجَعَلَ عِشْرِينَ ، ثُمَّ مِثْلَهُ ، فَجَعَلَ عَشْراً ، فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ ، فَجَعَلَهَا خَمْساً ، فَأَتَيْتُ مُوسَى، فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ : جَعَلَهَا خَمْساً ، فَقَالَ مِثْلَهُ، قُلْتُ : سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ ، فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِى الْحَسَنَةَ عَشْراً»

انہوں نے پوچھا کہ کیا کر کے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی گئی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ انسانوں کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں' بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تجربہ ہو چکا ہے۔ تمہاری امت بھی اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی' اس لئے اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری دو۔ اور کچھ تخفیف کی درخواست کرو۔ میں واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نمازیں چالیس وقت کی کر دیں۔ پھر بھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات (یعنی تخفیف کرانے) پر مصر رہے۔ اس مرتبہ تیس وقت کی رہ گئیں پھر انہوں نے وہی فرمایا تو اب بیس وقت کی اللہ تعالیٰ نے کر دیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ بارگاہ رب العزت میں میری درخواست کی پیشی پر اللہ تعالیٰ نے انہیں دس کر دیا۔ میں جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اب بھی انہوں نے کم کرانے کے لئے اپنا اصرار جاری رکھا۔ اور اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی کر دیں۔ اب میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا' تو انہوں نے پھر دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے کم کرانے کا اصرار کیا۔ میں نے کہا کہ اب تو میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا۔ پھر آواز آئی۔ میں نے اپنا فریضہ (پانچ نمازوں کا) جاری کر دیا۔ اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیتا ہوں۔

أخرجه البخاري في: ٥٩-كتاب بدء الخلق : ٦ - باب ذكر الملائكة.

١٠٤ – حديث ابنِ عبَّاسٍ ، عَنِ النَّبيِّ ﷺ قَالَ : «رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي؛ مُوسَى ، رَجُلاً آدَمَ طُوَالاً جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ ؛ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلاً مَرْبُوعًا ، مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ ، سَبِطَ الرَّأْسِ ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ ، وَالدَّجَّالَ» فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللهُ إِيَّاهُ ، فَلاَ تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ-.

۱۰۴- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا' شب معراج میں میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تھا۔ گندمی رنگ' لمبا قد' اور بال گھنگھریالے تھے' ایسے لگتے تھے جیسے قبیلہ شنوۃ کا کوئی شخص ہو۔ اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا تھا۔ درمیانہ قد' میانہ جسم' رنگ سرخی اور سفیدی لئے ہوئے' اور سر کے بال سیدھے تھے (یعنی گھنگھریالے نہیں تھے) اور میں نے جہنم کے داروغہ کو بھی دیکھا اور دجال کو بھی' منجملہ ان آیات (نشانیوں) کے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دکھائی تھیں (سورہ سجدہ: ۲۳ میں اسی کا ذکر ہے کہ) (اے نبی!) ان سے ملاقات کے بارے میں آپ کسی قسم کا شک وشبہ نہ کریں (یعنی موسیٰ علیہ السلام سے ملنے میں)

أخرجه البخاري في: ٥٩- كتاب بدء الخلق : ٧ - باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السما.

١٠٥ – حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ «مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ» ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ «أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي».

۱۰۵- مجاہد رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ لوگوں نے دجال کا ذکر کیا اور کہا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہو گا۔ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے یہ تو نہیں سنا۔ ہاں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ جب آپ نالے میں اترے تو لبیک کہہ رہے ہیں۔

أخرجه البخاري في: ٢٥-كتاب الحج : ٣٠ - باب التلبية إذا انحدر في الوادي.

١٠٦ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ «رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ ،

۱۰۶- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا جس میں آپ کو معراج ہوا کہ میں نے موسیٰؑ کو دیکھا کہ وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بالوں والے آدمی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوۃ میں سے ہوں۔ اور میں نے عیسیٰؑ کو بھی دیکھا' وہ میانہ

وَرَأَيْتُ عِيسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ ، وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ بِهِ ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ ، وَفِي الآخَرِ خَمْرٌ ، فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ ، فَقِيلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ».

قد اور نہایت سرخ و سفید رنگ والے تھے۔ ایسے تر و تازہ اور پاک صاف کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسل خانہ سے نکلے ہیں اور میں ابراہیمؑ سے ان کی اولاد میں سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر دو برتن میرے سامنے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ جبریلؑ نے کہا کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کا جو جی چاہے پیجئے' میں نے دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے پی گیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا (دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے) اگر اس کی بجائے آپ نے شراب پی ہوتی تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٢٤ - باب قول الله تعالى : ﴿وهل أتاك حديث موسى﴾ ﴿وكلم الله موسى تكليما﴾.

(٧٣) باب في ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال

(۷۳) مسیح بن مریم علیہ السلام اور مسیح دجال کا ذکر

١٠٧ - **حديث** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ : ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ : «إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، أَلاَ إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ»

۱۰۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے' لیکن دجال داہنی آنکھ سے کانا ہو گا اس کی آنکھ اٹھے ہوئے انگور کی طرح ہو گی۔

أخرجه البخاري في: ٦٠-كتاب الأنبياء : ٤٨ - باب ﴿واذكر في الكتاب مريم﴾.

١٠٨ - **حديث** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ

۱۰۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے رات کعبہ کے پاس خواب میں ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جو گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل کے اعتبار سے سب سے زیادہ حسین و جمیل

كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ ، تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ ، رَجِلُ الشَّعْرِ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً ، وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ : مَنْ هذَا؟ فَقَالُوا : هذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلاً وَرَاءَهُ جَعْداً قَطِطاً ، أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى ، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَقُلْتُ ، مَنْ هذَا؟ فَقَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ».

اس کے سر کے بال شانوں تک لٹک رہے تھے۔ سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ مسیح بن مریم ہیں۔ اس کے بعد میں نے ایک شخص کو دیکھا' سخت اور مڑے ہوئے بالوں والا جو داہنی آنکھ سے کانا تھا۔ اسے میں نے ابن قطن سے سب سے زیادہ شکل میں ملتا ہوا پایا' وہ بھی ایک شخص کے شانوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا' یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔

أخرجه البخاري في: ٦٠-كتاب الأنبياء : ٤٨ - باب ﴿ واذكر في الكتاب مريم﴾.

١٠٩- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلاَ اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ».

۱۰۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ ''جب قریش نے (معراج کے واقعہ کے سلسلے میں) مجھ کو جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو روشن کر دیا اور میں نے اسے دیکھ دیکھ کر قریش سے اس کے پتے اور نشان بیان کرنا شروع کر دیئے۔''

أخرجه البخاري في: ٦٣-كتاب مناقب الأنصار : ٤١ - باب حديث الإسراء وقول الله تعالى ﴿سبحان الذى أسرى بعبده ليلا﴾.

(٧٤) باب في ذكر سدرة المنتهى

(۷۴) سدرۃ المنتہی کا بیان

١١٠- حديث ابْنِ مَسْعُودٍ . عَنْ أَبِي

۱۱۰۔ ابو اسحاق شیبانی نے بیان کیا' کہ میں نے زر بن حبیش

إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى - ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى﴾ - قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتِّمِائَةِ جَنَاحٍ.

سے اللہ تعالیٰ کے (سورہ نجم میں) ارشاد "فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی" کے متعلق پوچھا' تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو (اپنی اصلی صورت میں) دیکھا تو ان کے چھ سو بازو تھے۔

أخرجه البخاري في: ٥٩-كتاب بدء الخلق : ٧ - باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

(٧٥) باب معنى قول الله عزوجل : ﴿ولقد رآه نزلة أخرى﴾ ، وهل رأى النبي - ﷺ - ربه ليلة الإسراء

(۷۵) ولقد راہ نزلۃ اخری سے کیا مراد ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ جل جلالہ کو معراج کی رات دیکھا تھا یا نہیں

١١١ - **حديث عائشة.** عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها يَا أُمَّتَاهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي مِمَّا قُلْتَ ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ : مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّداً ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ - ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾ ، ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ - ؛ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ - ﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَا ذَا تَكْسِبُ

۱۱۱- مسروق رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ اے ایمان والوں کی ماں! کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں اپنے رب کو دیکھا تھا؟ حضرت عائشہؓ نے کہا تم نے ایسی بات کہی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کیا تم ان تین باتوں سے بھی ناواقف ہو؟ جو شخص بھی تم میں سے یہ تین باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اپنے رب کو دیکھا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے آیات مبارکہ کی تلاوت کی "اسے نگاہیں نہیں پاسکتیں اور وہ تمام نگاہوں کو پالیتا ہے۔ وہ تو بہت ہی باریک بیں اور بڑا ہی واقف ہے" (الانعام: ۱۰۳) "کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے سوائے اس کے کہ وحی کے ذریعہ ہو یا پھر پردے کے پیچھے سے ہو۔" (الشوریٰ: ۵۱) اور جو شخص تم سے کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے کل کی بات جانتے تھے' وہ بھی جھوٹا ہے۔ اس کے لئے انہوں نے آیت "کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا" (لقمان: ۳۴) کی تلاوت فرمائی۔ اور جو شخص تم

غَدًا﴾ - ؛ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ - ﴿يَأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ﴾ - الآيَة؛ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ.

میں سے کہے کہ آنحضرت ﷺ نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپائی تھی وہ بھی جھوٹا ہے۔ پھرانہوں نے یہ آیت تلاوت کی ''اے رسول پہنچا دیجئے وہ سب کچھ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کی رسالت کا حق ادا نہ کیا۔'' (المائدہ : ٦٧) ہاں آنحضرت ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔ (اس تفصیل سے اسی کو ترجیح حاصل ہوئی کہ آپ نے شب معراج میں ان آنکھوں سے اللہ کو نہیں دیکھا' واللہ اعلم)

أخرجه البخاري في: ٦٥-كتاب التفسير: ٥٣-سورة النجم: ١-باب حدثنا يحي حدثنا وكيع.

١١٢ - حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ، ولكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ ، وَخَلْقُهُ سَادٌّ مَا بَيْنَ الأُفُقِ.

۱۱۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جس نے یہ گمان کیا کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا' تو اس نے بڑی جھوٹی بات زبان سے نکالی' لیکن آپؐ نے جبریل علیہ السلام کو (معراج کی رات میں) ان کی اصل صورت میں دیکھا تھا۔ ان کے وجود نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا۔

أخرجه البخاري في: ٥٩-كتاب بدء الخلق : ٧ - باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

(٧٨) باب إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه وتعالى

(۷۸) اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنوں کو آخرت میں ہو گا

١١٣ - حديث أَبِي مُوسَى، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ

۱۱۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جنت میں) دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام ضروری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دو دوسرے باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما۔ بڑی فقیہہ تھیں۔ ہجرت والے سال لیکن ہجرت سے قبل رسول اللہ ﷺ سے نکاح ہوا اور دو ہجری کو رخصتی ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ پیارے سے حمیراء کہا کرتے تھے۔ عرب کے انساب کو اپنے والد محترم کی طرح بخوبی جانتی تھیں۔ ۲۲۱۰ احادیث کی راویہ ہیں۔ جن میں سے ۱۷۴ متفق علیہ ہیں۔ ۵۷ ہجری کو مدینہ منورہ میں ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ وصیت کے مطابق رات کے وقت دفن کیا گیا۔

آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلاَّ رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ».

اور جنت عدن سے جنتیوں کے اپنے رب کے دیدار میں کوئی چیز سوائے کبریائی کی چادر کے جو اس کے (اللہ رب العزت کے) چہرے پر ہوگی حائل نہ ہوگی۔

أخرجه البخاري في:٦٥-كتاب التفسير:٥٥-سورة الرحمن:١-باب قوله ﴿ومن دونهما جنتان﴾.

(٧٩) باب معرفة طريق الرؤية

(۷۹) اللہ جل جلالہ کو (قیامت کے دن) دیکھنا کس طرح ممکن ہے اس کی پہچان کا بیان

١١٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟» قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: «فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَتْبَعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتْبَعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتْبَعُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ،

۱۱۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟ آپ نے (جواب کے لئے) پوچھا' کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے؟ لوگ بولے ہرگز نہیں یا رسول اللہ۔ پھر آپ نے پوچھا۔ اور کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ نے فرمایا کہ رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے۔ لوگ قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو جسے پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے۔ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہو لیں گے۔ بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے ساتھ ہو لیں گے۔ یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافقین بھی ہوں گے۔ پھر خداوند تعالیٰ ایک نئی صورت میں آئے گا۔ اور ان سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ عزوجل ان کے پاس (ایسی صورت میں جسے وہ پہچان لیں) آئے گا اور فرمائے گا

فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا ، فَيَدْعُوهُمْ ، وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ ، فَأَكُونَ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلاَ يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلاَّ الرُّسُلُ، وَكَلاَمُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلاَلِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدانِ؟ قَالُوا نَعَمْ ، قَالَ : «فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدانِ ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلاَّ اللهُ ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو ، حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللهُ الْمَلاَئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ ، فَيُخْرِجُونَهُمْ ، وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ ، وَحَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلاَّ أَثَرَ السُّجُودِ ؛ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا ، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ؛ ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ

کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ بھی کہیں گے کہ بے شک تو ہمارا رب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں بلائے گا۔ پل صراط جہنم کے بیچوں بیچ رکھا جائے گا۔ اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گذرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔

اس روز سوائے انبیاء کے کوئی بات بھی نہ کر سکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے۔ اے اللہ مجھے محفوظ رکھیو' اے اللہ مجھے محفوظ رکھیو! اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکس (آنکڑے) ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟

صحابہ ؓ نے عرض کی کہ ہاں! (آپؐ نے فرمایا) تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ ان کے طول و عرض کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ یہ آنکس لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے۔ بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ پھر ان کی نجات ہو گی۔ جہنمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو ملائکہ کو حکم دے گا کہ جو خالص اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انہیں باہر نکال لو۔ چنانچہ ان کو وہ باہر نکالیں گے۔ اور موحدوں کو سجدے کے آثار سے پہچانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے آثار کا جلانا حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ جب جہنم سے نکالے جائیں گے تو اثر سجدہ کے سوا ان کے جسم کے تمام ہی حصوں کو آگ جلا چکی ہو گی۔ جب جہنم سے باہر ہوں گے تو بالکل جل چکے ہوں گے۔ اس لئے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا۔ جس سے وہ اس طرح ابھر آئیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر سیلاب کے تھمنے کے بعد سبزہ ابھر آتا ہے۔

الْعِبَادِ ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ ، دُخُولاً الْجَنَّةَ ، مُقْبِلاً بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا ، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا ، فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ لاَ وَعِزَّتِكَ ، فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ؛ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ . فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا ، سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ، ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ ، أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ؟ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لاَ أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ ؛ فَيَقُولُ فَمَا عَسِيْتَ إِنْ أُعْطِيْتَ ذَلِكَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ لاَ وَعِزَّتِكَ لاَ أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ ؛ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا ، وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ

پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان اب بھی باقی رہ جائے گا۔ یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی شخص ہو گا۔ اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا۔ اس لئے کہے گا کہ اے میرے رب! میرے منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دے۔ کیونکہ! اس کی بدبو مجھ کو مارے ڈالتی ہے۔ اور اس کی چمک مجھے جلائے دیتی ہے۔ خداوند تعالیٰ پوچھے گا کیا اگر تیری یہ تمنا پوری کر دوں تو تو دوبارہ کوئی نیا سوال تو نہیں کرے گا؟

بندہ کہے گا نہیں تیری بزرگی کی قسم! اور جیسے جیسے اللہ چاہے گا وہ قول و قرار کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ نے جتنی دیر چاہا وہ چپ رہے گا۔ لیکن پھر بول پڑے گا۔ اے اللہ! مجھے جنت کے دروازے کے قریب پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں باندھا تھا کہ اس ایک سوال کے سوا اور کوئی سوال تو نہیں کرے گا؟

بندہ کہے گا اے میرے رب مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ ہونا چاہیے۔ اللہ رب العزت فرمائے گا کہ پھر کیا ضمانت ہے کہ اگر تیری یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال تو نہیں کرے گا؟ بندہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب کوئی دوسرا سوال تجھ سے نہیں کروں گا۔ چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمان باندھے گا۔ اور جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دروازے پر پہنچ کر جب جنت کی پہنائی' تازگی اور مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ بندہ چپ رہے گا۔ لیکن آخر بول پڑے گا کہ اے اللہ! مجھے جنت کے اندر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ

أَنْ يَسْكُتَ ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ، فَيَقُولُ اللهُ : وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ! أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتُ؟ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لاَ تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ تَمَنَّ ، فَيَتَمَنَّى ، حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: مِنْ كَذَا وَكَذَا! أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ؛ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ تَعَالَى : لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ».

فرمائے گا افسوس اے ابن آدم' تو ایسا دغاباز کیوں بن گیا؟ کیا (ابھی) تو نے عہد و پیماں نہیں باندھا تھا کہ جو کچھ مجھے دے دیا گیا' اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگوں گا؟ بندہ کہے گا اے رب! مجھے اپنی سب سے زیادہ بد نصیب مخلوق نہ بنا۔ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا اور اسے جنت میں بھی داخلے کی اجازت عطا فرما دے گا۔ اور پھر فرمائے گا مانگ کیا ہے تیری تمنا؟ چنانچہ وہ اپنی تمنائیں (اللہ تعالیٰ کے سامنے) رکھے گا۔ اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں چیز اور مانگو' فلاں چیز کا مزید سوال کرو۔ خود اللہ تعالیٰ ہی یاد دہانی کرائے گا۔ اور جب وہ تمام تمنائیں پوری ہو جائیں گی تو فرمائے گا کہ تمہیں یہ سب (بھی) اور اتنی ہی اور (بھی) دی گئیں۔

أخرجه البخاري في: ١٠-كتاب الأذان : ١٢٩- باب فضل السجود.

١١٥ - حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ : «هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا؟» قُلْنَا لاَ. قَالَ : «فَإِنَّكُمْ لاَ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلاَّ كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا» ثُمَّ قَالَ : «يُنَادِي مُنَادٍ : لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ، فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ

۱۱۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا' یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم کو سورج اور چاند دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے' جب کہ آسمان بھی صاف ہو؟

ہم نے کہا کہ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ پھر اپنے رب کے دیدار میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پیش آئے گی جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ پوجا کرتی تھی۔ چنانچہ صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ' بتوں کے

الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ ، وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ ، وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ ، حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ ، وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ ، فَيُقَالُ لِلْيَهُودِ : مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ بْنَ اللهِ ، فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ ، لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا ، فَيُقَالُ اشْرَبُوا ، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ . ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ بْنَ اللهِ ، فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ فَيَقُولُونَ نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ اشْرَبُوا ، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ. حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ ، فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ فَيَقُولُونَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ ، وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي : لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ

پجاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام جھوٹے معبودوں کے پجاری اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے (جیسے قبروں کے پجاری ان قبروں کے ساتھ' تعزیے جھنڈے اور علم پوجنے والے ان کے ساتھ چلے جائیں گے) اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو خالص اللہ کی عبادت کرنے والے تھے۔

ان میں نیک و بد دونوں قسم کے مسلمان ہوں گے۔ اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ لوگ بھی ہوں گے۔ پھر دوزخ ان کے سامنے پیش کی جائے گی وہ ایسی چمکدار ہو گی جیسے میدان کی ریت ہوتی ہے (جو دور سے پانی معلوم ہوتا ہے) پھر یہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کو پوجا کرتے تھے؟

وہ کہیں گے کہ ہم عزیر بن اللہ کی پوجا کرتے تھے۔ انہیں جواب ملے گا کہ تم جھوٹے ہو خدا کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی لڑکا۔ تم کیا چاہتے ہو؟

وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے سیراب کیا جائے۔ ان سے کہا جائے گا کہ پیو۔

وہ اس چمکتی ریت کی طرف پانی جان کر چلیں گے اور پھر وہ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کرتے تھے؟

وہ جواب دیں گے کہ ہم مسیح بن اللہ کی پوجا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ کی نہ بیوی تھی اور نہ کوئی بچہ۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟

وہ کہیں گے کہ ہم چاہتے ہیں کہ پانی سے ہمیں سیراب کیا جائے۔ ان سے کہا جائے گا کہ پیو (ان کو بھی اس چمکتی ریت کی طرف چلایا جائے گا) اور انہیں بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو خالص اللہ

رَبَّنَا ؛ قَالَ فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ ، فِي صُورَةٍ غَيْرَ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ ، فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا. فَلاَ يُكَلِّمُهُ إِلاَّ الأَنْبِيَاءُ ، فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَه آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ السَّاقُ ؛ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ ، فَيَسْجُدُ لَهُ كَلُّ مُؤْمِنٍ ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً ؛ فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِداً ، ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ» قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْجَسْرُ؟ قَالَ «مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلاَلِيبُ ، وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ. الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ ، وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ ، وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ ، وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ. فَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ

کی عبادت کرتے تھے' نیک و بد دونوں قسم کے مسلمان۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگ کیوں رکے ہوئے ہو' جب کہ سب لوگ جا چکے ہیں؟

وہ کہیں گے ہم دنیا میں ان سے ایسے وقت جدا ہوئے کہ ہمیں ان کی دنیاوی فائدوں کے لئے بہت زیادہ ضرورت تھی۔ اور ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا ہے کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی۔ اور ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔

بیان کیا کہ پھر اللہ جبار ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا جس میں انہوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہو گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ اور اس دن انبیاء کے سوا اور کوئی بات نہیں کرے گا۔ پھر پوچھے گا کیا تمہیں اس کی کوئی نشانی معلوم ہے؟

وہ کہیں گے کہ "ساق" (پنڈلی) پھر اللہ اپنی پنڈلی کھولے گا اور ہر مومن اس کے لئے سجدہ میں گر جائے گا۔ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو دکھاوے اور شہرت کے لئے اسے سجدہ کرتے تھے۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ تختہ کی طرح ہو کر رہ جائے گی۔ پھر انہیں پل پر لایا جائے گا۔ ہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! پل کیا چیز ہے؟

آپ نے فرمایا وہ ایک پھسلوان گرنے کا مقام ہے اس پر سنسنیاں ہیں' آنکڑے ہیں' چوڑے چوڑے کانٹے ہیں' ان کے سر خمدار سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں جو نجد کے ملک میں ہوتے ہیں۔ مومن اس پر پلک مارنے کی طرح' بجلی کی طرح' ہوا کی طرح' تیز رفتار گھوڑے اور سواری کی طرح گذر جائیں گے۔ ان میں بعض تو صحیح سلامت نجات پانے والے ہوں گے اور بعض جہنم کی آگ سے جھلس کر بچ نکلنے

قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ ، يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا ؛ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ ، وَيُحَرِّمُ اللهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ، فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُوْنَ. فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُوْنَ. فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ؛ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا».

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا - ﴿إِنَّ اللهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا﴾- «فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلاَئِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ. فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا ، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ ، فَيَنْبُتُونَ فِي

والے ہوں گے یہاں تک کہ آخری شخص اس پر سے گھسٹتے ہوئے گذرے گا۔ تم لوگ آج کے دن اپنا حق لینے کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو اس سے زیادہ مسلمان لوگ اللہ سے تقاضا اور مطالبہ کریں گے۔

اور جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے انہیں نجات ملی ہے تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے (نیک) اعمال کرتے تھے (ان کو بھی دوزخ سے نجات فرما) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک اشرفی کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ جن کو وہ پہچانتے ہوں گے ان کو نکالیں گے۔ پھر وہ واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ پہچاننے والوں کو نکال لیں گے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے (اس پر) کہا کہ اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت پڑھو "اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا اگر نیکی ہے تو اسے بڑھاتا ہے۔" (النساء: ۴۰) پھر انبیاء اور مومنین اور فرشتے شفاعت کریں گے اور پروردگار کا ارشاد ہو گا کہ اب خاص میری شفاعت باقی رہ گئی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک دوزخ سے ایک مٹھی بھر لے گا۔ اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو کوئلہ ہو گئے ہوں گے۔ پھر وہ جنت کے سرے پر ایک نہر میں ڈال دیئے جائیں گے جسے نہر آب حیات کہا جاتا ہے اور یہ لوگ اس کے کنارے سے اس طرح ابھریں گے جس طرح سیلاب کے کوڑے کرکٹ سے سبزہ ابھر آتا ہے۔ تم نے یہ منظر کسی چٹان کے یا کسی درخت کے کنارے دیکھا ہو گا۔ تو جس پر دھوپ پڑتی

حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ ، وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ . فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ ، فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمِ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ، فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلاَءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ ، وَلاَ خَيْرٍ قَدَّمُوهُ ، فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ».

رہتی ہے وہ سبز ابھرتا ہے اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ابھرتا ہے۔ پھر وہ اس طرح نکلیں گے جیسے موتی چمکتا ہے۔ اس کے بعد ان کی گردنوں پر مہر کر دی جائیں گی (کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں) اور انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اہل جنت انہیں "عتقاء الرحمٰن" (رحم کرنے والے اللہ کے آزاد کردہ بندے) کہیں گے۔ انہیں اللہ نے بلا عمل کے جو انہوں نے کیا ہو اور بلا خیر کے جو ان سے صادر ہوئی ہو جنت میں داخل کیا ہے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور اتنا ہی اور بھی ملے گا (یہ اس امت کے گنہگار بے عمل لوگ ہوں گے)

أخرجه البخاري في: ٩٧-كتاب التوحيد: ٢٤-باب قول الله-تعالى: ﴿وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة﴾.

(٨٠) باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار

(٨٠) شفاعت کا ثبوت اور موحدوں کا جہنم سے نکالا جانا

١١٦- حديث أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى : أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ ، فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا ، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ

١١٦- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے' اللہ پاک فرمائے گا' جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہو' اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ تب (ایسے لوگ) دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔ اور وہ جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر زندگی کی نہر میں یا بارش کے پانی میں ڈالے جائیں گے۔ (یہاں راوی کو شک ہو گیا ہے کہ کونسا لفظ استعمال کیا) اس وقت وہ دانے کی طرح اگ آئیں گے۔ جس طرح ندی کے کنارے دانے اگ آتے

(شَكٌّ مِن أَحد رجال السَّنَد) فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟».

ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ زردی مائل پیچ در پیچ نکلتا ہے؟"

أخرجه البخاري في ۲- كتاب الإيمان: ۱۵- باب تفاضل أهل الإيمان في الأعمال.

(۸۱) باب آخر أهل النار خروجا

۱۱۷- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنِّي لأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا ، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولاً. رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُولُ اللهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلأَى ، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلأَى ، فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا ، أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا ، فَيَقُولُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ».

فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

وَكَانَ يُقَالُ : ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً.

(۸۱) سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والا

۱۱۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہو گا۔ ایک شخص جہنم سے گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ' وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہو گا کہ جنت بھری ہوئی ہے' چنانچہ وہ واپس آئے گا اور عرض کرے گا' اے میرے رب! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا' اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ پھر آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہو گا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا کہ اے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا دیا جاتا ہے یا (اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ) تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے۔ وہ شخص کہے گا تو میرا مذاق بناتا ہے حالانکہ تو شہنشاہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس بات پر رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے اور آپ کے آگے کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم درجے والا شخص ہو گا

أخرجه البخاري في: ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۱- باب صفة الجنة والنار.

(٨٢) باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها

١١٨- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا! فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا؛ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا، أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ. فَيَأْتُونَه فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلاً، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ؛ فَيَأْتُونَه فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا عِيسَى، فَيَأْتُونَه فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُحَمَّداً ﷺ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. فَيَأْتُونِي، فَأَسْتَأْذِنُ

(۸۲) جنت میں سب سے کم درجے کے جنتی کا بیان

۱۱۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا۔ اس وقت لوگ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے حضور میں کسی کی شفاعت لے جائیں تو نفع بخش ثابت ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے ہم اپنی اس حالت سے نجات پا جائیں۔ چنانچہ لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ ہی وہ بزرگ نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ کے اندر اپنی چھپائی ہوئی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا' آپ ہمارے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیں۔ وہ کہیں گے کہ میں تو اس لائق نہیں ہوں' پھر وہ اپنی لغزش یاد کریں گے اور کہیں گے کہ نوح کے پاس جاؤ' وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں۔ وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔ لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں' اپنی خطا کا ذکر کریں اور کہیں گے کہ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں' اپنی خطا کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے' لیکن یہ بھی کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں' محمد ﷺ کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ اس وقت میں اپنے رب سے

عَلَى رَبِّي ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِداً ، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ ، ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ ، سَلْ تُعْطَهْ ، وَقُلْ يُسْمَعْ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ؛ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ، ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ؛ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِداً مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلاَّ مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ».

(شفاعت کی) اجازت چاہوں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائیگا کہ اپنا سر اٹھالو، مانگو دیا جائے گا، کہو سنا جائے گا، شفاعت کرو، شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنے رب کی اس وقت ایسی حمد بیان کروں گا کہ جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا اور میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ اور اسی طرح سجدہ میں گر جاؤں گا، تیسری یا چوتھی مرتبہ جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روکا ہے (یعنی جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن میں صراحت کے ساتھ ہے)

أخرجه البخاري في: ٨١-كتاب الرقاق : ٥١- باب صفة الجنة والنار.

١١٩ - حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ : «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ : لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمنِ ؛ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ ، فَيَقُولُ : لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ ؛ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ : لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ ؛ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ :

۱۱۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا قیامت کا دن جب آئے گا تو لوگ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے رب کے پاس شفاعت کیجئے۔ وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ ہاں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ سے شرف ہم کلامی پانے والے ہیں۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ ہاں تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں

لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ : أَنَا لَهَا ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي ، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لاَ تَحْضُرُنِي الآنَ ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِداً ، فَيُقَالُ : يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ ، وَسَلْ تُعْطَ ، واشْفَعْ تُشَفَّعْ ؛ فَأَقُولُ : يَا رَبِّ أُمَّتِي، أُمَّتِي! فَيُقَالُ : انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ . ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِداً ، فَيُقَالُ : يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ ، وَسَلْ تُعْطَ ، واشْفَعْ تُشَفَّعْ ؛ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي ، أُمَّتِي! فَيُقَالُ : انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ؛ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِداً ، فَيُقَالُ : يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ ، وَسَلْ تُعْطَ، واشْفَعْ تُشَفَّعْ ؛ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي ،

گے اور میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لئے ہوں۔ اور پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ تعریفوں کے الفاظ مجھے الہام کرے گا۔ جن کے ذریعہ میں اللہ کی حمد بیان کروں گا۔ جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں۔ چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا۔ اور اللہ کے حضور میں سجدہ کرنے والا ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائیگا۔ اے محمدؐ! اپنا سر اٹھاؤ' جو کہو گے وہ سنا جائے گا' جو مانگو گے وہ دیا جائے گا' جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ (یہ سن کر) میں کہوں گا اے رب! میری امت' میری امت۔ کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان سب کو نکال لاؤ جن کے دل میں جو کے دانے برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں واپس آؤں گا اور اللہ رب العزت کی یہی تعریفیں ایک بار پھر کروں گا۔ اور اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائیگا' اے محمدؐ! اپنا سر اٹھاؤ' جو کہو گے وہ سنا جائے گا۔ جو مانگو گے وہ دیا جائے گا۔ جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ پھر میں کہوں گا اے رب! میری امت' میری امت' کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لو جن کے دل میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں لوٹوں گا۔ اور یہی تعریفیں پھر کروں گا۔ اور اللہ کے لئے سجدہ میں چلا جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا۔ اپنا سر اٹھاؤ۔ جو کہو گے سنا جائے گا' جو مانگو گے دیا جائے گا' جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا۔ اے رب میری امت' میری امت! اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے کم سے کم تر حصہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ میں پھر جاؤں گا اور نکالوں گا۔ پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا اور وہی تعریفیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ میں چلا جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے محمدؐ! اپنا سر اٹھاؤ' جو کہو گے سنا جائے گا' جو

أُمَّتِي! فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ ؛ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ.

ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِداً؛ فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَ ، واشْفَعْ تُشَفَّعْ ؛ فَأَقُولُ يَا رَبِّ! ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ ، فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلاَلِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ».

مانگو گے دیا جائے گا' جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا۔ اے رب! مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت دیجئے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میری عزت' میرے جلال' میری کبریائی' میری بڑائی کی قسم اس میں سے انہیں بھی نکالوں گا جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا ہے۔

أخرجه البخاري في:٩٧-كتاب التوحيد:٣٦-باب كلام الرب عزوجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم

١٢٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلَحْمٍ ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ : «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ؟ يُجْمَعُ النَّاسُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي ، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ

۱۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی کا حصہ آپ کو پیش کیا گیا۔ تو آپ نے اپنے دانتوں سے اسے ایک بار نوچا اور آنحضرت ﷺ کو دستی کا گوشت بہت پسند تھا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا۔ تمہیں معلوم بھی ہے۔ یہ کونسا دن ہو گا؟

اس دن دنیا کے شروع سے قیامت کے دن تک کی ساری خلقت ایک چٹیل میدان میں جمع ہو گی کہ ایک پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک پہنچ سکے گی اور ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی۔ سورج بالکل قریب ہو جائے

النَّاسَ مِنَ الغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لاَ يُطِيْقُونَ وَلاَ يَحْتَمِلُونَ ؛ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلاَ تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ ، عَلَيْكُمْ بِآدَمَ ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ؛ فَيَقُولُونَ لَهُ : أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ ، وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوحِهِ ، وَأَمَرَ الْمَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ ، نَفْسِي! نَفْسِي! نَفْسِي! اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ ؛ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ : يَا نُوحُ! إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ : إِنَّ رَبِّي - عَزَّ وَجَلَّ - قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنَّهُ قَدْ

گا۔ اور لوگوں کی پریشانی اور بے قراری کی کوئی حد نہ رہے گی۔ جو برداشت سے باہر ہو جائے گی۔ لوگ آپس میں کہیں گے' دیکھتے نہیں کہ ہماری کیا حالت ہو گئی ہے۔ کیا کوئی ایسا مقبول بندہ نہیں ہے جو اللہ پاک کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے؟

بعض لوگ بعض سے کہیں گے کہ حضرت آدمؑ کے پاس چلنا چاہئے' چنانچہ سب لوگ حضرت آدمؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے آپ انسانوں کے پردادا ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے خصوصیت کے ساتھ آپ میں روح پھونکی۔ فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ اس لئے آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیں' آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں۔ حضرت آدمؑ کہیں گے کہ میرا رب آج انتہائی غضبناک ہے۔ اس سے پہلے اتنا غضبناک وہ کبھی نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہو گا۔ اور رب العزت نے مجھے بھی درخت سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی۔ پس مجھ کو اپنی جان کی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ۔

چنانچہ سب لوگ حضرت نوحؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے' اے نوح! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے' اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے "شکر گذار بندہ" کا خطاب دیا۔ آپ ہی ہمارے لئے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کر دیں' آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں۔ حضرت نوحؑ بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اتنا غضب ناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں تھا۔ اور نہ آج کے بعد

كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي ، نَفْسِي! نَفْسِي! نَفْسِي! اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ! أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنَّهُ قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلاثَ كَذِبَاتٍ، نَفْسِي! نَفْسِي! نَفْسِي! اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى ، فَيَأْتُونَ مُوسَى ، فَيَقُولُونَ : يَا مُوسَى! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ فَضَّلَكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ عَلَى النَّاسِ ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا ، نَفْسِي! نَفْسِي! نَفْسِي! اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى ؛ فَيَأْتُونَ عِيسَى ، فَيَقُولُونَ : يَا عِيسَى! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

سے روح ہیں۔ آپ نے بچپن میں ماں کی گود ہی میں لوگوں سے بات کی تھی' ہماری شفاعت کیجئے' آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو چکی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک ہوا تھا اور نہ کبھی ہو گا۔ اور آپ کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے (صرف) اتنا کہیں گے' نفسی' نفسی' نفسی میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ' ہاں' محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔

سب لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسول اور سب سے آخری پیغمبر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں' اپنے رب کے دربار میں ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آخر میں آگے بڑھوں گا اور عرش تلے پہنچ کر اپنے رب عزوجل کے لئے سجدہ میں گر پڑوں گا' پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور حسن ثناء کے دروازے کھول دے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو وہ طریقے اور وہ محامد نہیں بتائے تھے۔

پھر کہا جائے گا' اے محمدؐ! اپنا سر اٹھایئے' مانگئے آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے' آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا۔ اے میرے رب! میری امت' اے میرے رب! میری امت پر کرم کر۔ کہا جائے گا' اے محمدؐ اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں ہے' جنت کے داہنے دروازے سے داخل کیجئے اور ویسے انہیں اختیار ہے' جس دروازے سے چاہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر

وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ، اشْفَعْ لَنَا، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عِيسَى، إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا ، نَفْسِي! نَفْسِي! نَفْسِي! اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ؛ فَيَأْتُونَ مُحَمَّداً ﷺ ، فَيَقُولُونَ : يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتِمُ الأَنْبِيَاءِ ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ «فَانطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِداً لِرَبِّي - عَزَّ وَجَلَّ - ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئاً لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ، ثُمَّ يُقَالُ : يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ ، سَلْ تُعْطَهْ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ؛ فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ : أُمَّتِي يَا رَبِّ! أُمَّتِي يَا رَبِّ! فَيُقَالُ : يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ

کبھی اتنا غضبناک ہو گا۔ اور مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کرلی تھی۔ آج مجھ کو اپنے ہی نفس کی فکر ہے تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔

سب لوگ حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے' اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں' روئے زمین میں منتخب' آپ ہماری شفاعت کیجئے' آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ حضرت ابراہیم بھی کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غضبناک ہے؟ اتنا غضبناک نہ وہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہو گا' اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے۔ بس مجھ کو اپنے نفس کی فکر ہے' میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ۔

سب لوگ حضرت موسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ فضیلت دی' آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں۔ آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کہیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے' اتنا غضبناک کہ وہ نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی ہو گا۔ اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ حالانکہ اللہ کی طرف سے مجھے اس کا کوئی حکم نہیں ملا تھا۔ نفسی' نفسی' نفسی' بس مجھ کو آج اپنی فکر ہے' میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں عیسیٰ کے پاس جاؤ۔

سب لوگ حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے' اور عرض کریں گے' اے عیسیٰؑ آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریمؑ پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف

الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الأَبْوَابِ»، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ المِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى».

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' جنت کے دروازے کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور بصریٰ میں ہے۔

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير: ١٧- سورة الإسراء: ٥- باب ذرية من حملنا مع نوح

(٨٤) باب اختباء النبي - ﷺ - دعوة الشفاعة لأمته

(۸۴) نبی اکرم ﷺ کا اپنی شفاعت کی دعا کو اپنی امت کے لیے چھپا رکھنے کا بیان

١٢١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - ﷺ -: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، فَأُرِيدُ، إِنْ شَاءَ اللهُ، أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۱۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا تو اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں۔

أخرجه البخاري في: ٩٧- كتاب التوحيد: ٣١- باب قوله- تعالى- ﴿قل لو كان البحر مدادا لكلمات ربي﴾.

١٢٢ - حديث أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ - ﷺ - قَالَ: «كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤَالاً» أَوْ قَالَ «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَتْ، فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۱۲۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر نبی نے کچھ چیزیں مانگیں یا فرمایا کہ ہر نبی کو ایک دعا دی گئی۔ جس چیز کی اس نے دعا مانگی اور پھر اسے قبول کیا گیا۔ لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھی ہوئی ہے۔

أخرجه البخاري في: ٨٠- كتاب الدعوات: ١- باب لكل نبي دعوة مستجابة.

(۸۷) باب في قوله – تعالى – :

﴿ وأنذر عشيرتك الأقربين ﴾

۱۲۳ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ – ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ﴾– ، قَالَ : «يَا مَعْشَرَ قرَيْشٍ!» أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا «اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ ، لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا . يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا . يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لاَ أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا. وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ! لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا . وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! ﷺ ، سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي ، لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا».

(۸۷) اللہ تعالیٰ کے قول (و انذر عشیرتک الاقربین) کے بیان میں

۱۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "اور اپنے نزدیک ناطے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا" (الشعراء: ۲۱۴) تو آپؐ نے یہ فرمایا قریش کے لوگو (یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ) تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے بدل) خرید لو (بچالو) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا (یعنی اس کی مرضی کے خلاف میں کچھ نہیں کر سکتا) عبد مناف کے بیٹو! میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا۔ اے عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب! میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا۔ صفیہ میری پھوپھی! اللہ کے سامنے میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا۔ اے فاطمہؓ میری بیٹی! تو جو چاہے میرا مال مانگ لے لیکن اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آسکوں گا۔

أخرجه البخاري في : ٥٥ – كتاب الوصايا: ١١ – باب هل يدخل النساء و الولد في الأقارب.

١٢٤ – حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما . قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ – ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الأَقْرَبِينَ﴾– وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ : « يَا صَبَاحَاهْ!» فَقَالُوا مَنْ هذَا؟ فَاجْتَمَعُوا

۱۲۴۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ "آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے۔ اور اپنے گروہ کے ان لوگوں کو ڈراؤ جو مخلصین ہیں۔" تو رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا "یا صباحاہ" قریش نے کہا یہ کون ہے! پھر وہاں سے سب آ کر جمع ہو گئے آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا۔ تمہارا کیا خیال ہے' اگر میں تمہیں بتاؤں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے سے آنے والا ہے' تو کیا تم مجھ کو سچا نہیں سمجھو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں جھوٹ کا آپ

إِلَيْهِ فَقَالَ : «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلاً تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا، قَالَ : «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ» ، قَالَ أَبُو لَهَبٍ : تَبًّا لَكَ! مَا جَمَعْتَنَا إِلاَّ لِهَذَا؟ ثُمَّ قَامَ. فَنَزَلَتْ - ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾

سے تجربہ کبھی بھی نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ پھر میں تمھیں سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے آ رہا ہے۔ یہ سن کر ابولہب بولا۔ تو تباہ ہو' کیا تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟ پھر آنحضرت ﷺ وہاں سے چلے آئے اور آپ پر سورہ لہب نازل ہوئی۔ "دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا۔"

أخرجه البخاري في: ٦٥ - كتاب التفسير: ١١١ - سورة تبت يدا أبي لهب وتب :١- باب حدثنا يوسف .

(٨٨) باب شفاعة النبي ﷺ لأبي طالب والتخفيف عنه بسببه

(۸۸) ابو طالب کے لیے نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کرنا اور شفاعت کی وجہ سے ان سے عذاب جہنم میں تخفیف ہونے کا بیان

١٢٥ - حديث الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه . قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ. قَالَ : «هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ».

۱۲۵۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا آپ اپنے چچا (ابوطالب) کے کیا کام آئے کہ وہ آپ کی حمایت کیا کرتے تھے اور آپ کے لئے غصہ ہوتے تھے؟ آپ نے فرمایا (اسی وجہ سے) وہ صرف ٹخنوں تک جہنم میں ہیں اگر میں ان کی سفارش نہ کرتا تو وہ دوزخ کی تہ میں بالکل نیچے ہوتے۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٤٠ - باب قصة أبي طالب.

١٢٦ - حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

۱۲۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی

☆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالفضل ہے۔ جاہلیت و اسلام میں قریش کے اکابرین میں سے تھے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے چچا جان تھے۔ حجاج کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد کرنا ان کا مشغلہ تھا۔ ہجرت سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے لیکن اپنا اسلام چھپائے رکھا اور مکہ میں ٹھہرے رہے۔ غزوہ حنین میں حاضر ہوئے تھے۔ آخر عمر میں نابینے ہو گئے تھے' ان کی بزرگی کی وجہ سے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ ۳۵ احادیث کے راوی ہیں۔ ۳۲ھ کو ۸۸ سال کی عمر میں مدینہ میں وفات پائی۔

رَضِي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ، فَقَالَ: «لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ».

کریم ﷺ سے سنا آپؐ کی مجلس میں آپؐ کے چچا کا ذکر ہو رہا تھا تو آپؐ نے فرمایا شاید قیامت کے دن انہیں میری شفاعت کام آ جائے اور انہیں صرف ٹخنوں تک جہنم میں رکھا جائے جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔

ایضًا

(۸۹) باب أهون أهل النار عذابًا

(۸۹) جہنم والوں میں سب سے ہلکے عذاب والے کا بیان

۱۲۷ – حديث النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ».

۱۲۷۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن عذاب کے اعتبار سے سب سے کم وہ شخص ہو گا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔ (صحیح مسلم میں آگ کی دو جوتیاں پہنانے کا ذکر ہے۔ اس سے ابو طالب مراد ہیں)

أخرجه البخاري في: ۸۱- كتاب الرقاق: ۵۱- باب صفة الجنة والنار.

(۹۱) باب موالاة المؤمنين ومقاطعة غيرهم والبراءة منهم

(۹۱) مومن سے دوستی رکھنے اور غیر مومن سے دوستی قطع کرنے اور ان سے جدا رہنے کا بیان

۱۲۸ – حديث عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،

۱۲۸۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی

☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ بقول امام بخاری ہجرت والے سال پیدا ہوئے۔ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں کوفہ پھر حمص کے گورنر اور عادل رہے۔ جب یزید بن معاویہ فوت ہوا تو یہ شام میں تھے۔ ۱۱۴ احادیث کے راوی ہیں۔ حمص کی بستی بیرن میں مرج راہط کے معرکہ کے بعد خالد بن خلی کے ہاتھوں ۶۴ ہجری کو شہید ہوئے۔

☆ حضرت عمرو بن العاص بن وائل سہمی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ ذہانت میں ضرب المثل تھے۔ آٹھ ہجری کے آغاز میں ہجرت کی۔ آپ کے مسلمان ہونے پر آنحضرت ﷺ کو بڑی خوشی ہوئی اور انہیں کئی لشکروں کا امیر بھی مقرر کیا۔ اور عمان میں بطور عامل اور حاکم کے کام کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مصر کو فتح کیا اور وہاں کے والی رہے۔ مکررات کے ساتھ چالیس احادیث کے راوی ہیں۔ ۴۳ ہجری میں ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جِهَاراً غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ : «إِنَّ آلَ أَبِي فُلاَنٍ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي ، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ، وَلكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلاَلِهَا» يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا.

کریم ﷺ سے علی الاعلان سنا کہ فلاں کی اولاد میرے عزیز نہیں ہیں۔ (گو ان سے نسبی رشتہ ہے) میرا ولی تو اللہ ہے اور میرے عزیز تو وہ ہیں جو مسلمانوں میں نیک اور پرہیز گار ہیں (گو ان سے نسبی رشتہ بھی نہ ہو) البتہ ان سے میرا رشتہ ناطہ ہے۔ اگر وہ تر رکھیں گے تو میں بھی رکھوں گا۔ یعنی وہ ناطہ جوڑیں گے تو میں بھی جوڑوں گا۔

أخرجه البخاري في : ٧٨ - كتاب الأدب : ١٤ - باب يبل الرحم ببلالها.

(٩٢) باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب

(۹۲) مسلمانوں کے ایک گروہ کا بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہونے کا بیان

١٢٩ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفاً تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ» قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ : فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الأَسْدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ ، قَالَ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ».ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ ، فَقَالَ : «سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ».

۱۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت جنت میں داخل ہوگی جس کی تعداد ستر ہزار ہوگی۔ ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند روشن ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ اپنی دھاری دار کملی جو ان کے جسم پر تھی' اٹھاتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ انہیں بھی ان میں سے کر دے۔ اس کے بعد ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

أخرجه البخاري في : ٨١ - كتاب الرقاق: ٥٠ - باب يدخل الجنة سبعون ألفًا بغير حساب.

١٣٠ - حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ

۱۳۰۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میری امت میں سے ستر ہزار یا

مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفاً ، أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ» (لاَ يَدْرِي الرَّاوِي أَيُّهُمَا قَالَ) «مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، لاَ يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ ، وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ».

سات لاکھ آدمی جنت میں جائیں گے' راوی کو شک ہوا کہ سہل سے کونسی تعداد بیان ہوئی تھی' (وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ) وہ ایک دوسرے کو تھامے ہوئے ہوں گے۔

ان کا اگلا ابھی اندر داخل نہ ہونے پائے گا کہ جب تک آخری بھی داخل نہ ہو جائے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

أخرجه البخاري في : ٨١ - كتاب الرقاق: ٥١ - باب صفة الجنة والنار.

١٣١ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ «عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلاَنِ ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ ، فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي ، فَقِيلَ هذَا مُوسى وَقَوْمُهُ ؛ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيلَ لِي انْظُرْ هكَذَا وَهكَذَا ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيلَ هؤُلاَءِ أُمَّتُكَ ، وَمَعَ هؤُلاَءِ سَبْعُونَ أَلْفاً يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ» فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ ؛ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا : أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ ، وَلكِنَّا آمَنَّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ

۱۳۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں۔ بعض نبی گذرتے اور ان کے ساتھ (ان کی اتباع کرنے والا) صرف ایک ہوتا۔ بعض گذرتے اور ان کے ساتھ دو ہوتے بعض کے ساتھ پوری جماعت ہوتی۔ اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس سے آسمان کا کنارہ ڈھک گیا تھا۔ میں سمجھا کہ یہ میری امت ہوگی۔ لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت کے لوگ ہیں۔ پھر مجھ سے کہا کہ دیکھو' ادھر دیکھو' میں نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جو تمام افق پر محیط تھیں۔ کہا گیا کہ یہ تمہاری امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو بے حساب جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ پھر صحابہ مختلف جگہوں میں اٹھ کر چلے گئے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی وضاحت نہیں کی کہ یہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے آپس میں اس کے متعلق مذاکرہ کیا اور کہا کہ ہماری پیدائش تو شرک میں ہوئی تھی البتہ بعد میں ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے لیکن یہ ستر ہزار ہمارے بیٹے ہوں گے جو پیدائش ہی میں مسلمان ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ستر ہزار وہ لوگ

، ولكِنَّ هؤُلاَءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا. فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ : «هُمُ الَّذِينَ لاَ يَتَطَيَّرُونَ وَلاَ يَسْتَرْقُونَ وَلاَ يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ» فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ ، فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «نَعَمْ» فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ : أَمِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ : «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ».

ہوں گے جو بد فالی نہیں لیتے' نہ منتر سے جھاڑ پھونک کراتے ہیں اور نہ داغ لگاتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ فرمایا کہ ہاں۔ ایک دوسرے صاحب (حضرت سعد بن عبادہ) نے کھڑے ہو کر عرض کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے (کہ تم سے پہلے عکاشہ کے لیے جو ہونا تھا وہ ہو چکا)

أخرجه البخاري في : ٧٦ - كتاب الطب : ٤٢- باب من لم يرق.

١٣٢ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ.

قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ ، فَقَالَ : «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لاَ يَدْخُلُهَا إِلاَّ نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلاَّ كَالشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الأَسْوَدِ ، أَوْ كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الأَحْمَرِ».

۱۳۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا ایک چوتھائی رہو؟ ہم نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تم ایک تہائی رہو۔ ہم نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) اہل جنت کا آدھا حصہ ہو گے' اور ایسا اس لئے ہو گا کہ جنت میں فرمانبردار نفس کے علاوہ اور کوئی داخل نہ ہو گا اور تم لوگ شرک کرنے والوں کے درمیان (تعداد میں) اس طرح ہو گے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔ یا جیسے سرخ رنگ کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو۔

أخرجه البخاري في : ٨١ - كتاب الرقاق : ٤٥ - باب كيف الحشر.

(٩٤) باب قوله «يقول الله لآدم: أخرج بعث النار من كل ألف تسعمائة وتسعة وتسعين»

١٣٣ – حديث أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ: يَا آدَمُ! فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ! قَالَ: يَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ، تِسْعَمِائَةً وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ، وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ» فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: «أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ»، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ»، قَالَ: فَحَمِدْنَا اللهَ وَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي

(۹۴) اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے ارشاد فرمائے گا ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے آدمی جہنم کے لیے نکال لو

۱۳۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! حضرت آدمؑ کہیں گے حاضر ہوں فرماں بردار ہوں۔ اور ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے انہیں نکال لو۔ آدم علیہ السلام پوچھیں گے۔ جہنم میں ڈالے جانے والے لوگ کتنے ہیں؟

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہی وہ وقت ہو گا جب بچے غم سے بوڑھے ہو جائیں گے اور حاملہ عورتیں اپنا حمل گرا دیں گی اور تم لوگوں کو نشہ کی حالت میں دیکھو گے۔ حالانکہ وہ واقعی نشہ کی حالت میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہو گا۔

صحابہ کو یہ بات بہت سخت معلوم ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ہم میں سے وہ (خوش نصیب) شخص کون ہو گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو' ایک ہزار یاجوج وماجوج کی قوم سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک جنتی ہو گا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو گے۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم نے اس پر اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی تکبیر کہی۔

پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ آدھا حصہ اہل جنت کا تم لوگ ہو گے۔ تمہاری مثال دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کسی سیاہ بیل کے جسم پر سفید بالوں

جِلْدِ الثَّوْرِ الأَسْوَدِ، أَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ».

أخرجه البخاري في: ٨١-كتاب الرقاق : - باب قوله عز وجل -﴿إن زلزلة الساعة شيء عظيم﴾

کی (معمولی تعداد) ہوتی ہے۔ یا وہ سفید داغ جو گدھے کے آگے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔

٢ - كتاب الطهارة

۲۔ طہارت کے مسائل

(٢) باب وجوب الطهارة للصلاة

١٣٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لاَ يَقْبَلُ اللهُ صَلاَةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ».

أخرجه البخاري في: ٩٠ - كتاب الحيل: ٢ - باب في الصلاة.

(۲) نماز کے لیے طہارت کا ہونا ضروری ہے

۱۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جسے وضو کی ضرورت ہو یہاں تک کہ وہ وضو کرلے۔"

(٣) باب صفة الوضوء وكماله

١٣٥- حديث عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلاَثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الإِنَاءِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلاَثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

أخرجه البخاري في: ٤ - كتاب الوضوء: ٢٤ - باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا.

(۳) وضو کی ترکیب اور اس کے پورا کرنے کا بیان

۱۳۵۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے (حمران سے) پانی کا برتن مانگا۔ (اور لے کر پہلے) اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا، پھر انہیں دھویا۔ اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا۔ اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا۔ اور کہنیوں تک تین بار دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر ٹخنوں تک تین مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے پھر دو رکعت پڑھے جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

☆ امیرالمومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ اور ابو عمر تھی۔ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ صحیح قول کے مطابق عام الفیل کے ۶ سال بعد پیدا ہوئے۔ آغاز اسلام میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کی نانی نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کی دو بیٹیوں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ سے یکے بعد دیگرے نکاح کرنے کی وجہ سے ذی النورین کے لقب سے معروف ہوئے۔ حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی۔ بیعت رضوان آپ کے لیے ہی ہوئی تھی۔ آپ نے مسجد نبوی کے لیے جگہ خرید فرمائی۔ بیئر رومہ بھی آپ نے مسلمانوں کے لیے خریدا۔ اٹھارہ ذی الحجہ ۳۵ ہجری کو جمعہ کے دن مظلومانہ طور پر شہید ہوئے۔ آپ کے دور خلافت میں مسلمانوں نے بے مثال فتوحات حاصل کیں۔

(٧) باب في وضوء النّبيّ ﷺ

١٣٦ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ. سُئِلَ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاثًا ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَاسْتَنْثَرَ بِثَلاثِ غَرَفَاتٍ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

(۷) نبی اکرم ﷺ کے وضو کرنے کے بیان میں

۱۳۶۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے پانی کا طشت منگوایا۔ اور ان (پوچھنے والوں) کے لئے رسول اللہ ﷺ کا سا وضو کیا۔ (پہلے) طشت سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا۔ پھر تین بار ہاتھ دھوئے' پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا (اور پانی لیا) پھر کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' ناک صاف کی' تین چلوؤں سے' پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا' اور تین مرتبہ منہ دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دوبار دھوئے۔ پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا اور سر کا مسح کیا۔ (پہلے) آگے لائے پھر پیچھے لے گئے' ایک بار' پھر ٹخنوں تک اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

أخرجه البخاري في : ٤ – كتاب الوضوء : ٣٩ – باب غسل الرجلين إلى الكعبين.

(٨) باب الإيتار في الاستنثار والاستجمار

١٣٧ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : «مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ».

(۸) ناک میں پانی ڈالنا اسی طرح استنجاء کرنا طاق مرتبہ بہتر ہے

۱۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص وضو کرے اسے چاہئے کہ ناک صاف کرے۔ اور جو پتھر سے استنجا کرے اسے چاہئے کہ طاق عدد (یعنی ایک یا تین یا پانچ ہی) سے کرے۔"

أخرجه البخاري في :٤ – كتاب الوضوء : ٢٥ – باب الاستنثار في الوضوء.

١٣٨ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ

۱۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین

☆ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ ابن ام عمارہ اور ابو محمد کی کنیت سے معروف ہوئے۔ ان کے بدر میں حاضر ہونے میں اختلاف ہے' مسیلمہ کذاب کے قتل میں وحشی بن حرب کے ساتھ شریک تھے۔ وضو والی حدیث کے راوی ہیں۔ ۶۳ ہجری میں حرہ کے دن شہید ہوئے۔

۱۳۷۔ مٹی کے ڈھیلے بھی پتھر ہی شمار ہوتے ہیں۔ بلکہ ان سے صفائی زیادہ ہوتی ہے۔ (راز)

مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلاَثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ».

مرتبہ ناک جھاڑے۔ کیونکہ شیطان رات بھر اس کی ناک کے نتھنے پر بیٹھا رہتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ١١- باب صفة إبليس وجنوده.

(٩) باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما

(۹) پورا پاؤں دھونا واجب ہے

١٣٩ - حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا ، وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلاَةُ ، وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا ، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : «وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا.

۱۳۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک سفر میں جو ہم نے (رسول اللہ ﷺ کی معیت میں) کیا تھا آنحضرت ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے (وہ سفر مکہ سے مدینہ کا تھا) اور آپ ہم سے اس وقت ملے جب (عصر کی) نماز کا وقت آن پہنچا تھا ہم (جلدی جلدی) وضو کر رہے تھے۔ پس پاؤں کو خوب دھونے کی بجائے ہم یوں ہی سا دھو رہے تھے۔ (یہ حال دیکھ کر) آپ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا دیکھو ایڑیوں کی خرابی دوزخ سے ہونے والی ہے۔ دو یا تین بار آپ ﷺ نے (یوں ہی بلند آواز سے) فرمایا۔

أخرجه البخاري في:٣-كتاب العلم: ٣ - باب من رفع صوته بالعلم.

١٤٠ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ. كَانَ يَمُرُّ وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ ؛ فَقَالَ : أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ ، فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: «وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ».

۱۴۰۔ ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گذرے اور لوگ لوٹے سے وضو کر رہے تھے۔ آپ نے کہا اچھی طرح وضو کرو۔ کیونکہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا ہے (خشک) ایڑیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

أخرجه البخاري في :٤ - كتاب الوضوء : ٢٩ - باب غسل اللأعقاب.

(١٢) باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء

(۱۲) منہ کو زیادہ دھونا اس قدر کہ سر کے سامنے کا حصہ بھی دھل جائے' اسی طرح ہاتھوں اور پاؤں کو کہنیوں اور ٹخنوں کے پار تک دھونا مستحب ہے

١٤١ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ «إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ

۱۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا' آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ "میری امت کے

۱۴۰۔ منشا یہ ہے کہ وضو کا کوئی عضو خشک نہ رہ جائے ورنہ وہی عضو قیامت کے دن عذاب الٰہی میں مبتلا کیا جائے گا۔ (راز)

يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ».

لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے۔ اس لیے تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے' وہ بڑھا لے۔" (یعنی وضو اچھی طرح کرے)

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٣ - باب فضل الوضوء ، والغر المحجلون من آثار الوضوء.

(١٥) باب السواك

(۱۵) مسواک کرنے کا بیان

١٤٢ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ عَلَى النَّاسِ - لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلاَةٍ».

۱۴۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر مجھے اپنی امت یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دے دیتا۔"

أخرجه البخاري في : ١١ - كتاب الجمعة : ٨ - باب السواك يوم الجمعة.

١٤٣ – حديث أَبِي مُوسى. قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ، يَقُولُ : «أُعْ أُعْ» وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ.

۱۴۳۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہوئے پایا۔ اور آپ کے منہ سے "اع اع" کی آواز نکل رہی تھی۔ اور مسواک آپ کے منہ میں تھی جس طرح آپ قے کر رہے ہوں۔¹

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٧٣ - باب السواك.

١٤٤ – حديث حُذَيْفَةَ. قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوص فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

۱۴۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٧٣ - باب السواك.

(١٦) باب خصال الفطرة

(۱۶) سنت باتوں کا بیان

١٤٥ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ

۱۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا

۱۴۳۔ اگر حلق کے اندر سے مسواک کی جائے تو اس قسم کی آواز نکلا کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اس وقت یہی کیفیت تھی۔ اس سے مراد مسواک کرنے میں مبالغہ ہے۔ (راز)

ﷺ ، قَالَ : «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : الْخِتَانُ ، وَالِاسْتِحْدَادُ ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ ، وَقَصُّ الشَّارِبِ».

کہ پانچ چیزیں فطری ہیں۔(یا فرمایا کہ) پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ ختنہ کرانا۔ زیر ناف بال مونڈنا۔ بغل کے بال نوچنا۔ ناخن ترشوانا اور مونچھ کم کرانا۔

أخرجه البخاري في : ٧٧ - كتاب اللباس : ٦٣ - باب قص الشارب.

١٤٦ - حديث ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ ، وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ».

۱۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "تم مشرکین کے خلاف کرو۔ داڑھی چھوڑ دو اور مونچھیں خوب کترواؤ۔"

أخرجه البخاري في : ٧٧ - كتاب اللباس : ٦٤ - باب تقليم الأظفار.

١٤٧ - حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى».

۱۴۷۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ "مونچھیں خوب کتروالیا کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔"

أخرجه البخاري في : ٧٧ - كتاب اللباس : ٦٥ - باب إعفاء اللحى.

(١٧) باب الاستطابة

(۱۷) استنجاء کے بیان میں

١٤٨ - حديث أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا ، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا».

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ : فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ ، فَنَنْحَرِفُ

۱۴۸۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ☆ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو اس وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔ بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف اس وقت اپنا منہ کر لیا کرو۔"
حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب شام آئے تو یہاں کے بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے تھے (جب ہم قضائے حاجت کے لئے جاتے) تو ہم مڑ جاتے اور اللہ عزوجل

☆ حضرت خالد بن زید بن کلیب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو ایوب انصاری ہے نجار قبیلہ سے تعلق تھا۔ ہجرت کے دن نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر میں ہی نزول فرمایا تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ بدر اور دیگر تمام غزوات میں آپؐ کے ساتھ شریک رہے۔ حضرت علیؓ کے ساتھ خارجیوں کے مقابل جنگ میں حصہ لیا۔ امیر معاویہؓ کی خلافت میں ان کے بیٹے یزید کے ساتھ ۵۲ ہجری میں قسطنطنیہ پر حملہ کیا اور یہیں پر شہید ہوئے اور قلعہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ یزید نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعَالَى.

سے استغفار کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٢٩ - باب قبلة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق.

١٤٩- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلاَ تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلاَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلاً بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ.

۱۴۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ جب قضاء حاجت کے لئے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ بیت المقدس کی طرف۔ حالانکہ ایک دن۔ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر قضاء حاجت کے لئے بیٹھے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ١٢- باب من تبرز على لبنتين.

١٥٠- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ.

۱۵۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن میں اپنی بہن اور رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان کی چھت پر اپنی کسی ضرورت سے چڑھا' تو مجھے رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف پشت اور شام کی طرف منہ کئے ہوئے نظر آئے۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ١٤ - باب التبرز في البيوت.

(١٨) باب النهي عن الاستنجاء باليمين

(۱۸) داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت

١٥١- حديث أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ ، وَإِذَا أَتَى الْخَلاَءَ فَلاَ

۱۵۱- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے' اور جب پاخانہ (بیت الخلاء) میں جائے اپنی شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء

☆ حضرت حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ اپنی کنیت ابو قتادہ انصاری سے معروف ہیں۔ مشہور گھڑ سوار ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ہمارے بہترین گھڑ سوار ابو قتادہ ہیں۔ غزوہ احد' خندق اور حدیبیہ میں شامل رہے۔ ۵۴ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلاَ يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ».

کرے۔"

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ١٨ - باب النهي عن الاستنجاء باليمين.

(١٩) باب التيمن في الطهور وغيره

(۱۹) طہارت وغیرہ میں داہنی طرف شروع کرنے کا بیان

١٥٢- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

۱۵۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جوتا پہننے' کنگھی کرنے' وضو کرنے اور اپنے ہر کام میں داہنی طرف سے کام کی ابتدا کرنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء: ٣١- باب التيمن في الوضوء والغسل.

(٢١) باب الاستنجاء بالْمَاءِ من التبرز

(۲۱) بول و براز سے پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا بیان

١٥٣- حديث أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلاَءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلاَمٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً ؛ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ.

۱۵۳- حضرت انس بن مالک ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پاخانے (بیت الخلاء) میں جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ لے کر چلتے تھے۔ پانی سے آپ طہارت کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ١٦- باب حمل العنزة مع الْمَاءِ في الاستنجاء.

١٥٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ.

۱۵۴- حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو میں آپ کے پاس پانی لاتا اور آپ اس سے استنجا فرماتے۔

أخرجه البخاري في: ٤-كتاب الوضوء: ٥٦- باب ما جاء في غسل البول.

(٢٢) باب المسح على الخفين

(۲۲) موزوں پر مسح کرنے کا بیان

١٥٥- حديث جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَسُئِلَ فَقَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ

۱۵۵- حضرت جریر بن عبداللہ ؓ نے پیشاب کیا' پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور (موزوں سمیت) نماز پڑھی۔ آپ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا' تو فرمایا "میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔"

هذا.

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة : ٢٥- باب الصلاة في الخفاف.

١٥٦- حديث حُذَيْفَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيَّ ﷺ نَتَمَاشَى ، فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ. فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ ، فَبَالَ ، فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ.

۱۵۶۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں اور رسول اللہ ﷺ جا رہے تھے کہ ایک قوم کی کوڑی (کوڑا پھینکنے کی جگہ) پر (جو) ایک دیوار کے پیچھے (تھی) پہنچے۔ تو آپ اس طرح کھڑے ہو گئے جس طرح ہم تم میں سے کوئی (شخص) کھڑا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے پیشاب کیا۔ اور میں ایک طرف ہٹ گیا۔ تب آپ نے مجھے اشارہ کیا تو میں آپ کے پاس (پردہ کی غرض سے) آپ کی ایڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٦١ - باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط.

١٥٧- حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۱۵۷۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (ایک دفعہ) آپ ﷺ رفع حاجت کے لئے باہر گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پانی کا ایک برتن لے کر آپ کے پیچھے گئے' جب آپ قضاء حاجت سے فارغ ہو گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے (آپ کو وضو کراتے ہوئے) آپ (کے اعضاء مبارکہ) پر پانی ڈالا۔ آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٤٨- باب المسح على الخفين.

١٥٨- حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَقَالَ : «يَا

۱۵۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر (غزوہ تبوک) میں تھا۔ آپ نے ایک

۱۵۶۔ قضائے حاجت کرتے ہوئے جو چیز ملحوظ رکھنی چاہیے وہ ہے چھینٹوں سے بچنا۔ پس عام حالات میں بیٹھ کر ہی یہ بات ممکن ہوتی ہے جب کہ اس قسم کے خاص موقعوں پر کھڑے ہو کر چھینٹوں سے بچا جا سکتا ہے۔ اس لیے اگر بیٹھنا مشکل اور دشوار ہو یا کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں احتیاط ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں مضائقہ نہیں البتہ عام حالات میں بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیے۔

☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عیسیٰ یا ابو محمد یا ابو عبداللہ تھی۔ حدیبیہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان۔ جنگ عامہ اور شام و عراق کی فتوحات میں شریک رہے کئی مرتبہ کوفہ کے حاکم اور گورنر مقرر ہوئے۔ ستر سال کی عمر میں پچاس ہجری کو ماہ شعبان میں فوت ہوئے۔

مُغِيرَةُ! خُذِ الإِدَاوَةَ» ؛ فَأَخَذْتُهَا ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي ؛ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاةِ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى».

موقعہ پر فرمایا مغیرہ! پانی کی چھاگل اٹھا لے۔ میں نے اسے اٹھا لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور میری نظروں سے چھپ گئے۔ آپ نے قضائے حاجت کی۔ اس وقت آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ ہاتھ کھولنے کے لئے آستین اوپر چڑھانی چاہتے تھے لیکن وہ تنگ تھی اس لئے آستین کے اندر سے ہاتھ باہر نکالا۔ میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ آپؐ نے نماز کے لئے وضو کی طرح وضو کیا اور اپنے خفین (موزے) پر مسح کیا' پھر نماز پڑھی۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة: ٧-باب الصلاة في الجبة الشامية.

١٥٩ - حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ ، فَقَالَ «أَمَعَكَ مَاءٌ؟» قُلْتُ : نَعَمْ ؛ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ ، فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ، ثُمَّ جَاءَ ، فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الإِدَاوَةَ ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا ، حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لأَنْزِعَ خُفَّيْهِ ، فَقَالَ : «دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ» فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

۱۵۹۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں آپ چھپ گئے۔ پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن کا پانی آپ کو استعمال کرایا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا چہرہ دھویا' ہاتھ دھوئے۔ آپ اون کا جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی آستین چڑھانی آپ کے لیے دشوار تھیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو (کہنیوں تک) دھویا' پھر سر پر مسح کیا۔ پھر میں بڑھا کہ آنحضرت ﷺ کے موزے اتار دوں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ رہنے دو' میں نے طہارت کے بعد انہیں پہنا تھا۔ چنانچہ آپ نے ان پر مسح کیا۔

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس: ١١- باب جبة الصوف في الغزو.

(٢٧) باب حكم ولوغ الكلب

(۲۷) برتن میں کتے کے منہ ڈالنے کا بیان

١٦٠ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ

۱۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا».

ﷺ نے فرمایا "جب کتا برتن میں سے (کچھ) پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھولو" (تو پاک ہو جائے گا)

أخرجه البخاري في: ٤ - كتاب الوضوء: ٣٣- باب الْمَاء الذي يغسل به شعر الإنسان.

(٢٨) باب النهي عن البول في الْمَاءِ الراكد

(۲۸) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

١٦١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «لاَ يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لاَ يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ».

۱۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا "تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے (اور نہ) پھر اسی میں غسل کرنے لگے"

أخرجه البخاري في: ٤ - كتاب الوضوء: ٦٨-باب البول في الْمَاء الدائم.

(٣٠) باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات إذَا حصلت فِي المسجد وأن الأرض تطهر بالْمَاءِ من غير حاجة إلى حفرها

(۳۰) مسجد میں پیشاب کو پانی سے دھونا ضروری ہے اور زمین پانی سے پاک ہو جاتی ہے اس کی کھدائی ضروری نہیں

١٦٢- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لاَ تُزْرِمُوهُ» ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ.

۱۶۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام اس کی طرف دوڑے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے پیشاب کو مت روکو۔ پھر آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور وہ پیشاب کی جگہ پر بہا دیا۔

أخرجه البخاري في: ٧٨- كتاب الأدب: ٣٥- باب الرفق في الأمر كله.

(٣١) باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله

(۳۱) شیر خوار بچے کے پیشاب کو دھونے کا طریقہ

١٦٣- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ،

۱۶۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا۔ تو آپ ان کے لئے دعا کرتے

فَيَدْعُو لَهُمْ ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

تھے۔ ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے پانی منگایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈالا۔ کپڑے کو دھویا نہیں۔

أخرجه البخاري في: ٨٠- كتاب الدعوات : ٣ - باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رءوسهم.

١٦٤ - حديث أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ. أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

۱۶۴۔ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئی جو کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی شیر خوار تھا) رسول کریم ﷺ نے اسے گود میں بٹھا لیا۔ اس بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپؐ نے پانی منگا کر کپڑے پر چھڑک دیا اور اسے نہیں دھویا۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٥٩- باب بول الصبيان.

(٣٢) باب غسل المني في الثوب وفركه

(۳۲) منی سے آلودہ کپڑے کو دھونے اور کھرچنے کا بیان

١٦٥ - حديث عَائِشَةَ. سُئِلَتْ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ ، فَقَالَتْ : كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ ، بُقَعُ الْمَاءِ.

۱۶۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس منی کے بارے میں پوچھا گیا جو کپڑے کو لگ جائے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں منی کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو ڈالتی تھی۔ پھر آپ نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان (یعنی) پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں باقی ہوتے۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٦٤ - باب غسل المني وفركه ، وغسل ما يصيب المرأة.

☆ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا آپ حضرت عکاشہ بن محصن اسدی ﷛ کی بہن ہیں' بقول بعض آپ کا نام آمنہ تھا۔ مکہ میں اسلام قبول کیا تھا' بیعت کی اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ ۲۴ احادیث کی راویہ ہیں۔ جن میں سے دو متفق علیہ ہیں۔

۱۶۴۔ شیر خوار بچہ جس نے کچھ بھی کھانا پینا نہیں سیکھا ہے اس کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے کافی ہیں۔ مگر یہ حکم صرف مرد بچوں کے لیے ہے بچیوں کا پیشاب بہرحال دھونا ہی ہوگا۔ (راز)

(٣٣) باب نجاسة الدم و كيفية غسله

١٦٦ – حديث أسماء. قالت : جاءت امرأة النبي ﷺ ، فقالت : أرأيت إحدانا تحيض في الثوب كيف تصنع؟ قال : «تحته ثم تقرصه بالماء وتنضحه ثم تصلي فيه».

(۳۳) خون کی نجاست اور اس کے دھونے کا بیان

۱۶۶۔ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم میں سے کسی عورت کو کپڑے میں حیض آ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپؐ نے فرمایا "(کہ پہلے) اسے کھرچے' پھر پانی سے رگڑے اور پانی سے دھو ڈالے' اور اسی کپڑے میں نماز پڑھ لے"

أخرجه البخاري في : ٤ – كتاب الوضوء : ٦٣– باب غسل الدم.

(٣٤) باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه

١٦٧ – حديث ابن عباس. قال : مر النبي ﷺ بقبرين ، فقال : «إنهما ليعذبان، وما يعذبان في كبير ؛ أما أحدهما فكان لا يستبرىء من البول ؛ وأما الآخر فكان يمشي بالنميمة». ثم أخذ جريدة رطبة فشقها نصفين ، فغرز في كل قبر واحدة. قالوا يارسول الله! لم فعلت هذا؟ قال : «لعله يخفف عنهما ما لم ييبسا».

(۳۴) پیشاب کی نجاست اور اس سے سخت پرہیز کا بیان

۱۶۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ دو قبروں پر گذرے تو آپؐ نے فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے' اور کسی بڑے گناہ پر نہیں۔ ایک تو ان میں سے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہری ٹہنی لے کر بیچ سے اس کے دو ٹکڑے کئے' اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپؐ نے (ایسا) کیوں کیا؟ آپؐ نے فرمایا' شاید جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں' ان پر عذاب میں کچھ تخفیف رہے۔

أخرجه البخاري في : ٤ – كتاب الوضوء:٥٦–باب ما جاء في غسل البول.

☆ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی کنیت ام عبداللہ تھی۔ ابتداء میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت عائشہ سے دس سال بڑی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے حضرت زبیر کی زوجہ تھیں۔ ذات النطاقین کے لقب سے معروف ہیں۔ ہجرت کے وقت حاملہ تھیں' اسی بطن سے عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے تھے۔ اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی تھی کہ اے بیٹے عزت کی زندگی گزارو اور عزت کی موت مرو اور دشمن تمہیں قیدی نہ بنا سکے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت سے دس یا بیس دن بعد سو برس کی عمر میں ۷۳ ہجری کو مکہ میں وفات پائی۔

٣- كتاب الحيض

٣- حیض کے مسائل

(١) باب مباشرة الحائض فوق الإزار

١٦٨- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضاً ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُبَاشِرَهَا ، أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. قَالَتْ : وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ؟

(۱) تہبند کے اوپر حائضہ عورت سے میل ملاپ

۱۶۸- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم ازواج میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی اس حالت میں رسول اللہ ﷺ اگر مباشرت کا ارادہ کرتے تو آپؐ ازار (زیر جامہ) باندھنے کا حکم دے دیتے باوجود حیض کی زیادتی کے۔ پھر بدن سے بدن ملاتے۔ (حضرت عائشہؓ) نے کہا تم میں ایسا کون ہے جو نبی کریم ﷺ کی طرح اپنی شہوت پر قابو رکھتا ہو؟ (یعنی جسے اپنی شہوت پر قابو نہ ہو اسے مباشرت سے بھی بچنا چاہیے)

أخرجه البخاري في : ٦ - كتاب الحيض : ٥ - باب مباشرة الحائض.

١٦٩- حديث مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ ، أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ.

۱۶۹- ام المومنین حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتی' تو آپ کے حکم سے وہ پہلے ازار باندھ لیتیں۔

أخرجه البخاري في : ٦ - كتاب الحيض : ٥ - باب مباشرة الحائض.

(٢) باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد

(۲) حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا

١٧٠- حديث أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : بَيْنَا أَنَا

۱۷۰- حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے

☆ ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث سے عبداللہ ابن مسعود ثقفی نے شادی کی اور پھر انہیں چھوڑ دیا۔ پھر ابو رھم نے ان سے نکاح کیا۔ وہ فوت ہو گئے تو پھر نبی اکرم ﷺ نے ذوالقعدہ ۷ ہجری کو عمرہ قضاء کرنے کے بعد ان سے نکاح کر لیا تھا۔ اور مکہ سے دس میل دور سرف مقام پر رخصتی ہوئی تھی۔ کل ۱۳ احادیث کی راویہ ہیں جن میں سے ۷ متفق علیہ ہیں۔ ۶۱ ہجری کو مکہ میں وفات پائی اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حکم سے کندھوں پر سرف مقام میں لایا گیا۔

۱۶۹- ان احادیث میں حیض کی حالت میں مباشرت سے عورت کے ساتھ لیٹنا بیٹھنا مراد ہے۔ منکرین حدیث کا یہاں جماع مراد لے کر ان احادیث کو قرآن کا معارض ٹھہرانا بالکل جھوٹ اور افترا ہے۔ (راز)

مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيْلَةٍ ، حِضْتُ ، فَانْسَلَلْتُ ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي ؛ فَقَالَ : «أَنُفِسْتِ؟» قُلْتُ : نَعَمْ. فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ.

ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا' میں چپکے سے چلی گئی اور اپنے حیض کے کپڑے بدل لئے۔ آپؐ نے پوچھا کیا تجھ کو حیض آ گیا ہے؟ میں نے کہا' جی ہاں! پھر آپ نے مجھے بلا لیا اور میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

أخرجه البخاري في : ٦ - كتاب الحيض : ٢٢ - باب من اتخذ ثياب الحيض سوى ثياب الطهر.

١٧١ - **حديث** أُم سَلَمَةَ ، قَالَتْ. . . وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

۱۷۱۔ حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ -------- میں نے اور نبی کریم ﷺ نے ایک ہی برتن میں جنابت کا غسل کیا۔

أخرجه البخاري في : ٦ - كتاب الحيض : ٢١ - باب النوم مع الحائض وهي في ثيابها.

(٣) باب جواز غسل الحائض رأس زوجها وترجيله

(۳) حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھو سکتی ہے اور اس کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے

١٧٢ - **حديث** عَائِشَةَ رضي الله عنها ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ ، وَكَانَ لاَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلاَّ لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا.

۱۷۲۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ مسجد سے (اعتکاف کی حالت میں) سر مبارک میری طرف حجرہ کے اندر کر دیتے اور میں اس میں کنگھا کر دیتی۔ حضور ﷺ جب معتکف ہوتے تو بلا حاجت گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٣٣ - كتاب الاعتكاف : ٣ - باب لا يدخل البيت إلا لحاجة.

☆ ام المومنین حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا کا نام ہند تھا' حضرت خالد بن ولید کی چچا زاد بہن تھیں۔ اولین مہاجرہ عورتوں میں شمار ہوتا ہے۔ پہلے حضرت ابو سلمہ مخزومی بنائنہ کے نکاح میں تھیں۔ ان کے فوت ہونے پر نبی اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا اور چار ہجری کو رخصتی ہوئی۔ امہات المومنین میں سب سے آخر میں ۵۹ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ ۳۷۸ احادیث کی راویہ ہیں۔ جن میں سے تیرہ متفق علیہ ہیں۔

۱۷۳ – حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ ، وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

۱۷۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حائضہ ہوتی' پھر بھی رسول اللہ ﷺ مجھے اپنے بدن سے لگا لیتے اور آپ معتکف ہوتے۔ اور میں حائضہ ہوتی اس کے باوجود آپ سر(مبارک مسجد) سے باہر کردیتے اور میں اسے دھوتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ۳۳ - كتاب الاعتكاف : ٤ - باب غسل المعتكف.

۱۷٤ – حديث عَائِشَةَ ، حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَّكِيءُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

۱۷۴- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ کر قرآن مجید پڑھتے' حالانکہ میں اس وقت حیض والی ہوتی تھی۔

أخرجه البخاري في:٦-كتاب الحيض:٣-باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض.

(٤) باب المذي

(۴) مذی کا بیان

۱۷٥ – حديث عَلِيٍّ ، قَالَ : كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ ؛ فَقَالَ: «فِيهِ الْوُضُوءُ».

۱۷۵- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا آدمی تھا جس کو سیلان مذی کی شکایت تھی' مگر (اس کے بارے میں) رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے مجھے شرم آتی۔ تو میں نے مقداد بن الاسود کو حکم دیا' اس نے آپ ﷺ سے پوچھا' آپ نے فرمایا کہ "اس میں وضو کرنا فرض ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٣٤ - باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين.

(٦) باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له

(٦) جنبی کا سونا درست ہے لیکن وضو کرنا مستحب ہے

۱۷٦ – حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ

۱۷۶- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ صحیح قول کے مطابق آنحضرت ﷺ کی بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئے اور آپ کی گود میں تربیت پائی۔ آپؓ کی کنیت ابوالحسن اور ابو تراب مشہور ہے۔ بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ سوائے غزوہ تبوک کے تمام غزوؤں میں شریک ہوئے۔ ہجرت والی رات آپؓ کے بستر پر سوئے۔ آنحضرت ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہؓ سے آپ کا نکاح ہوا۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد بنے اور ساڑھے تین ماہ کم پانچ سال خلافت کے منصب پر فائز رہے۔ اور چالیس ہجری کو سترہ رمضان کی رات کو شہید ہوئے۔ آپ سے آپ کے صاحبزادے حضرت حسن' حسین اور محمد اور دیگر بعض صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہے۔

النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَه وَتَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ.

اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں ہوتے اور سونے کا ارادہ کرتے تو اپنی شرمگاہ دھو لیتے اور نماز کی طرح وضو کرتے۔

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ٢٧ - باب الجنب يتوضأ ثُمَّ ينام.

١٧٧ - حديث ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ : «نَعَمْ ، إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ».

١٧٧- حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا "ہاں' وضو کر کے جنابت کی حالت میں بھی سو سکتے ہو"

أخرجه البخاري في : ٥- كتاب الغسل : ٢٦ - باب نوم الجنب.

١٧٨ - حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ».

١٧٨- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ رات میں انہیں غسل کی ضرورت ہو جایا کرتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ "وضو کر لیا کرو اور اپنی شرمگاہ دھو کر سو جاؤ۔"

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ٢٧- باب الجنب يتوضأ ثم ينام.

١٧٩ - حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

١٧٩- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لئے گئے۔ اس وقت آپ کی نو بیویاں تھیں۔

أخرجه البخاري في:٥-كتاب الغسل:٣٤ - باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره.

(٧) باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها

(٧) اگر عورت کی منی نکلے تو اس پر غسل واجب ہے

١٨٠ - حديث أُمِّ سَلَمَةَ ؛ قَالَتْ : جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ؛ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ؟ إِنَّ اللهَ لاَ

١٨٠- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ام سلیم (نامی ایک عورت) رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا کہ یا رسول

يَسْتَحْيِي مِنَ الحَقِّ ، فَهَلْ عَلَى المَرْأَةِ مِنْ غسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ» ، فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ ، تَعْنِي ، وَجْهَهَا ، وقَالَتْ : يَا رَسولَ اللهِ! وَتَحْتَلِمُ الْمِرْأَةُ؟ قَالَ : «نَعمْ ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟».

اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا (اس لئے میں پوچھتی ہوں کہ) کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل ضروری ہے؟ آپؐ نے فرمایا (ہاں) جب عورت پانی دیکھ لے۔ (یعنی کپڑے وغیرہ پر منی کا اثر معلوم ہو) تو (یہ سن کر) حضرت ام سلمہؓ نے (شرم کی وجہ سے) اپنا چہرہ چھپالیا۔ اور کہا' یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں' پھر کیوں اس کا بچہ اس کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے (یعنی یہی اس کے احتلام کا ثبوت ہے)

أخرجه البخاري في : ٣ - كتاب العلم : ٥٠ - باب الحياء في العلم.

(٩) باب صفة غسل الجنابة

(۹) غسل جنابت کا طریقہ

١٨١ - حديث عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغسَلَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلاَةِ ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيخلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعَرِه ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاَثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ.

۱۸۱۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب غسل فرماتے تو آپ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے' پھر اسی طرح وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے آپ وضو کیا کرتے تھے' پھر پانی میں اپنی انگلیاں داخل فرماتے اور ان سے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے' پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو سر پر ڈالتے' پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے۔

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ١ - باب الوضوء قبل الغسل.

۱۸۰۔ **تربت یمینک** یعنی تیرا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو۔ یہ کلمہ اہل عرب کا تکیہ کلام ہے جس سے ان کا مقصد بد دعا دینا نہیں ہوتا۔ (مرتبؒ)

۱۸۰۔ مذکورہ حدیث میں حضرت ام سلیم نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ پہلے اللہ تعالیٰ کی خاص صفت بیان فرمائی کہ وہ حق بات کے بیان میں نہیں شرماتا۔ پھر وہ مسئلہ دریافت کیا جو بظاہر شرم سے تعلق رکھتا ہے مگر مسئلہ ہونے کی حیثیت میں اپنی جگہ دریافت طلب تھا۔ امت مسلمہ کو انصار کی عورتوں کا ممنون ہونا چاہیے کہ اگر وہ طہارت کے ان پوشیدہ مسائل کو رسول اللہ ﷺ سے دریافت نہ فرماتیں تو آج مسلمان عورت کو زندگی کے اس پہلو کے متعلق کہاں سے راہ نمائی ملتی۔ (راز)

١٨٢- حديث مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ : صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلاً ، فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ ، فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ الأَرْضَ ، فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ، ثُمَّ غَسَلَهَا ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ، ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ ، فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا.

۱۸۲- حضرت میمونہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ تو پہلے آپ نے پانی کو دائیں ہاتھ سے بائیں پر گرایا۔ اس طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر اسے مٹی سے ملا اور دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے کو دھویا۔ اور اپنے سر پر پانی بہایا۔ پھر ایک طرف ہو کر دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر آپ کو رومال دیا گیا۔ لیکن آپؐ نے اس سے پانی کو خشک نہیں کیا۔

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ٧ - باب المضمضة والاستنشاق في الجنابة.

١٨٣- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الحِلاَبِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الأَيْمَنِ ثُمَّ الأَيْسَرِ ، فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ.

۱۸۳- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کرنا چاہتے تو حلاب کی طرح کی ایک چیز منگاتے۔ پھر (پانی کا چلو) اپنے ہاتھ میں لیتے اور سر کے داہنے حصے سے غسل کی ابتداء کرتے پھر بائیں حصہ کا غسل کرتے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے بیچ میں لگاتے تھے۔ (یعنی دونوں ہاتھوں سے سر پر پانی ڈالتے)

أخرجه البخاري في:٥-كتاب الغسل : ٦ - باب من بدأ بالحلاب أو الطيب عند الغسل.

(١٠) باب القدر المستحب من الْمَاءِ في غسل الجنابة

(۱۰) غسل جنابت میں کتنا پانی لینا بہتر ہے

١٨٤- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ

۱۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں

۱۸۲- امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وضو کے بعد اعضاء کے پونچھنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں آئی۔ بلکہ صحیح احادیث سے یہی ثابت ہے کہ غسل کے بعد آپ نے رومال واپس کر دیا۔ جسم مبارک کو اس سے نہیں پونچھا۔ امام نوویؒ نے کہا کہ اس بارے میں بہت اختلاف ہے۔ کچھ لوگ مکروہ جانتے ہیں۔ کچھ مستحب کہتے ہیں۔ کچھ کہتے ہیں کہ پونچھنا اور نہ پونچھنا برابر ہے۔ ہمارے نزدیک یہی مختار ہے۔ (راز)

۱۸۳- وہ برتن جو بالشت سے کم چوڑا اور گہرا ہو۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کوزے اور پیالے کے برابر برتن جس میں آٹھ رطل سما جائیں۔ (مرتب)

۱۸۴- الفرق سولہ رطل پر مشتمل پیمانہ جس کا اہل مدینہ استعمال کرتے تھے۔ (سولہ رطل تقریباً پونے سات سیر کے برابر ہے)

أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ.

اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔ اس برتن کو فرق کہا جاتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ٢- باب غسل الرجل مع امرأته.

١٨٥ - حديث عَائِشَةَ. سَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غَسْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوٍ مِنْ صَاعٍ ، فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا ؛ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ (قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ).

۱۸۵۔ ابو سلمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے بھائی (حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر) نے ان سے نبی کریم ﷺ کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپؓ نے صاع جیسا ایک برتن منگوایا۔ پھر غسل کیا اور اپنے اوپر پانی بہایا۔ اس وقت ہمارے درمیان اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا۔

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ٣ - باب الغسل بالصاع ونحوه.

١٨٦ - حديث أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْسِلُ ، أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ.

۱۸۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ جب دھوتے یا (یہ کہا کہ) جب نہاتے تو ایک صاع سے لے کر پانچ مد تک (پانی استعمال فرماتے تھے) اور جب وضو فرماتے تو ایک مد (پانی) سے۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٤٧- باب الوضوء بالمد.

(١١) باب استحباب إفاضة الماء على الرأس وغيره ثلاثا

(۱۱) سر وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنے کا بیان

١٨٧ - حديث جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلاَثًا» ، وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ ، كِلْتَيْهِمَا.

۱۸۷۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں۔ اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ٤ - باب من أفاض على رأسه ثلاثا.

۱۸۵۔ یہ ابو سلمہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھانجے تھے اور آپ کے محرم تھے۔ ابو سلمہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر کے ہمراہ ام المومنین کے پاس گئے تو انہوں نے پردہ سے غسل فرما کر ان کو طریقہ غسل کی تعلیم فرمائی۔ (راز)

☆ حضرت جبیر بن مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد یا ابو عدی تھی۔ بڑے حلیم، شریف اور سخی انسان تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ طائف سے واپس آئے تو انہوں نے آپ کو پناہ دی تھی۔ فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کیا۔ پھر مدینہ ہجرت فرمائی اور وہیں ۵۹ ہجری کو وفات پائی۔

١٨٨ – حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : إِنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ هُوَ وَأَبُوهُ ، وَعِنْدَهُ قَوْمٌ ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الْغُسْلِ ، فَقَالَ : يَكْفِيكَ صَاعٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ : مَا يَكْفِينِي ؛ فَقَالَ جَابِرٌ : كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعْرًا، وَخَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ.

۱۸۸۔ حضرت ابو جعفر نے بیان کیا کہ وہ اور ان کے والد (حضرت زین العابدین) حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) کے پاس تھے' اور کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے آپ سے غسل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک صاع کافی ہے۔ اس پر ایک شخص بولا یہ مجھے تو کافی نہ ہو گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے کافی ہوتا تھا جن کے بال تم سے زیادہ تھے اور جو تم سے بہتر تھے۔ (یعنی رسول اللہ ﷺ) پھر حضرت جابرؓ نے صرف ایک کپڑا پہن کر ہمیں نماز پڑھائی۔

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ٣ - باب الغسل بالصاع ونحوه.

(١٣) باب استحباب استعمال المغتسلة من الحيض فرصة من مسك في موضع الدم

(۱۳) جو عورت حیض کا غسل کرے وہ کپڑے یا روئی کو مشک لگا کر خون کے مقام پر استعمال کرے تو مستحب ہے

١٨٩ – حديث عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ، قَالَ : «خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا» ، قَالَتْ : كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ : «تَطَهَّرِي بِهَا» ، قَالَتْ : كَيْفَ؟ قَالَ : «سُبْحَانَ اللهِ! تَطَهَّرِي بِهَا» فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَيَّ ، فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ.

۱۸۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک (انصاری) عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ مشک میں بسا ہوا کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کر۔ اس نے پوچھا۔ اس سے کس طرح پاکی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا' اس سے پاکی حاصل کر۔ اس نے دوبارہ پوچھا کہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! پاکی حاصل کر۔ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور کہا کہ خون لگی ہوئی جگہوں پر پھیر لیا کر۔

أخرجه البخاري في: ٦- كتاب الحيض: ١٣-باب دلك المرأة نفسها إذا تطهرت من المحيض.

۱۸۸۔ وہ بولنے والے شخص حسن بن محمد بن حنفیہ تھے (یعنی حضرت علیؓ کے پوتے) حضرت جابرؓ نے ان کو سختی سے سمجھایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ حدیث کے خلاف فضول اعتراض کرنے والوں کو سختی سے سمجھانا چاہیے اور حدیث کے مقابلے میں رائے' قیاس' تاویل سے کام لینا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ (راز)

۱۸۹۔ اس غسل کی کیفیت مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ اچھی طرح سے پاکی حاصل کر' پھر اپنے سر پر پانی ڈال تاکہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے' پھر سارے بدن پر پانی ڈال لے۔ (راز)

(١٤) باب المستحاضة وغسلها وصلاتها

(۱۴) مستحاضہ کا بیان اور اس کے غسل اور نماز کا حال

١٩٠- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ، فَلاَ أَطْهُرُ ، أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لاَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلاَةَ ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلاَةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ.

۱۹۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابو حبیش رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی بیماری ہے' اس لئے میں پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا "نہیں' یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں۔ تو جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دے۔ اور جب یہ دن گذر جائیں تو اپنے (بدن اور کپڑے) سے خون کو دھو ڈال پھر نماز پڑھ' پھر ہر نماز کے لئے وضو کر یہاں تک کہ وہی (حیض کا) وقت پھر آ جائے۔"

أخرجه البخاري في : كتاب الوضوء: ٦٣ - باب غسل الدم.

١٩١- حديث عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ ، فَقَالَ : «هَذَا عِرْقٌ» فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلاَةٍ.

۱۹۱- حضرت عائشہؓ (جو آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں) فرماتی ہیں کہ ام حبیبہؓ سات سال تک مستحاضہ رہیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ "یہ رگ (کی وجہ سے بیماری) ہے۔" پس ام حبیبہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں۔

أخرجه البخاري في : ٦ - كتاب الحيض : ٢٦ - باب عرق الاستحاضة.

(١٥) باب وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة

(۱۵) حائضہ عورت پر نماز کی قضاء واجب نہیں اور روزے کی قضا واجب ہے

١٩٢- حديث عَائِشَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهَا : أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلاَتَهَا إِذَا طَهُرَتْ؟

۱۹۲- ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ جس زمانہ میں ہم حیض سے پاک رہتے ہیں' کیا ہمارے لئے اسی زمانہ کی

فَقَالَتْ : أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلاَ يَأْمُرُنَا بِهِ ، أَوْ قَالَتْ : فَلاَ نَفْعَلُهُ.

نماز کافی ہے؟ اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا تم حروریہ ہو؟ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حائضہ ہوتی تھیں اور آپ ہمیں نماز کا حکم نہیں دیتے تھے۔ یا حضرت عائشہؓ نے یہ فرمایا کہ ہم نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

أخرجه البخاري في : ٦ - كتاب الحيض : ٢٠ - باب لا تقضي الحائض الصلاة.

(١٦) باب تستر المغتسل بثوب ونحوه

(۱۶) غسل کرنے والا کپڑے وغیرہ کی آڑ کرے

١٩٣ - حديث أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَتْ : ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ ، قَالَتْ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ؛ فَقَالَ : «مَنْ هذِهِ؟» فَقُلْتُ : أَنَا أُمُّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ ؛ فَقَالَ : «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيءٍ» فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ، مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلاً قَدْ أَجَرْتُهُ ، فُلاَنَ بْنَ هُبَيْرَةَ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِيءٍ» ، قَالَتْ أُمُّ هَانِيءٍ : وَذَاكَ ضُحًى.

۱۹۳- حضرت ام ہانیؓ بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں۔ اور آپ کی صاحبزادی فاطمہؓ پردہ کئے ہوئے ہیں۔ میں نے آنحضور ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے بتایا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھی آئی ہو (خوش آمدید) ام ہانی۔ پھر جب آپ نہانے سے فارغ ہو گئے تو اٹھے اور آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے (حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب) کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک شخص کو ضرور قتل کرے گا' حالانکہ میں نے اسے پناہ دے رکھی ہے۔ یہ (میرے خاوند) ہبیرہ کا فلاں بیٹا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ام ہانی! جسے تم نے پناہ دے دی ہم نے بھی اسے پناہ دی۔ ام ہانی نے کہا کہ یہ نماز چاشت تھی۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٤ - باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به.

☆ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب عبد مناف رضی اللہ عنہا حضرت علیؓ و جعفرؓ کی بہن اور نبی اکرم ﷺ کی چچا زاد بہن ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ جب مکہ فتح ہوا تو ان کا خاوند ہبیرہ نجران کی طرف دوڑ گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر میں آٹھ رکعت نماز چاشت ادا کی۔

(١٨) باب جواز الاغتسال عرياناً في الخلوة

١٩٤ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسَى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ؛ فَقَالُوا وَاللهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلاَّ أَنَّهُ آدَرُ، فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَخَرَجَ مُوسَى فِي إِثْرِهِ ثَوْبِي يَا حَجَرُ! حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى، فَقَالُوا وَاللهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ؛ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا».

فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: وَاللهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ.

(۱۸) تنہائی میں ننگے نہانا درست ہے

۱۹۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل ننگے ہو کر اس طرح نہاتے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھتا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا (پردہ سے) غسل فرماتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ بخدا موسیٰ کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں صرف یہ چیز مانع ہے کہ ان کے خصیے بڑھے ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے' اور آپ نے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا۔ اتنے میں پتھر کپڑوں کو لے بھاگا۔ اور موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے پیچھے بڑی تیزی سے دوڑے۔ آپ کہتے جاتے تھے۔ اے پتھر میرا کپڑا دے۔ اے پتھر میرا کپڑا دے۔ اس عرصہ میں بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو ننگا دیکھ لیا۔ اور کہنے لگے کہ بخدا موسیٰ کو کوئی بیماری نہیں اور موسیٰ علیہ السلام نے کپڑا لیا اور پتھر کو مارنے لگے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا اس پتھر پر چھ یا سات مار کے نشان باقی ہیں۔

أخرجه البخاري في: ٥ - كتاب الغسل: ٢٠ - باب من اغتسل عرياناً وحده في الخلوة.

(١٩) باب الاعتناء بحفظ العورة

١٩٥ – حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ، وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ؛ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِي! لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَهُ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ! قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ؛ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذَلِكَ عُرْيَانًا، ﷺ.

(۱۹) ستر ڈھانپنے میں احتیاط رکھنا

۱۹۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نبوت سے پہلے) کعبہ کی تعمیر کے لئے قریش کے ساتھ پتھر ڈھو رہے تھے۔ اس وقت آپ تہبند باندھے ہوئے تھے' آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے کہا کہ بھتیجے کیوں نہیں تم تہبند کھول لیتے اور اسے پتھر کے نیچے اپنے کاندھے پر رکھ لیتے۔ (تاکہ تم پر آسانی ہو جائے) حضرت جابرؓ نے کہا کہ آپ نے تہبند کھول لیا اور کاندھے پر رکھ لیا۔ اسی وقت غش کھا کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ کبھی ننگے نہیں دیکھے گئے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٨ - باب كراهية التعري في الصلاة وغيرها.

(٢١) باب إنما الْمَاءُ من الْمَاء

(۲۱) پانی کا استعمال پانی نکلنے سے ہے

١٩٦- حديث أَبي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ» ، فَقَالَ : نَعَمْ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ».

۱۹۶- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کو بلایا۔ وہ آئے تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا' شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا۔ انہوں نے کہا' جی ہاں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی جلدی (کا کام) آ پڑے یا تمہیں انزال نہ ہو تو تم پر وضو ہے۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٣٤- باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين.

١٩٧- حديث أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ؟ قَالَ : «يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي».

۱۹۷- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ جب مرد عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو کیا کرے؟ آپؐ نے فرمایا' عورت سے جو کچھ اسے لگ گیا ہے اسے دھو لے' پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ٢٩ - باب غسل ما يصيب من فرج المرأة.

١٩٨- حديث عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي

۱۹۸- زید بن خالد رحمہ اللہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو المنذر تھی۔ بہت بڑے قاری اور مقری تھے۔ اسلام لانے سے قبل یہود کے بہت بڑے عالم تھے۔ جب اسلام لائے تو کاتب وحی مقرر ہوئے۔ بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ کی زندگی مبارک میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور فتویٰ دیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے ساتھ جابیہ کے معرکے میں شامل ہوئے۔ بیت المقدس والوں سے ہونے والا صلح نامہ انہوں نے لکھا تھا۔ حضرت عثمانؓ کے حکم سے جمع قرآن میں شریک تھے۔ مدینہ منورہ میں ہی وفات پائی۔ ۱۶۴ احادیث کے راوی ہیں۔ جن میں سے تین متفق علیہ ہیں۔

۱۹۸- یہ سب روایات ابتدائی عہد سے متعلق ہیں۔ اب صحبت کے بعد غسل فرض ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ امت کا اجماع ہے کہ جماع کرنے سے غسل واجب ہوتا ہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ فرماتے ہیں کہ یہی حق و صواب ہے۔ (تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۱۱۰ راز)

الله عنه ، قَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ : أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ : يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلاَةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ ؛ قَالَ عُثْمَانُ : سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

پوچھا کہ اگر کوئی شخص صحبت کرے اور منی نہ نکلے۔ فرمایا کہ وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے' اور اپنے عضو کو دھولے۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ (یہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٣٤ - باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين.

(٢٢) باب نسخ (الماء من الماء) ووجوب الغسل بالتقاء الختانين

(۲۲) (الماء من الماء) کا منسوخ ہونا اور دخول پر غسل کا واجب ہونا

١٩٩ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ».

۱۹۹۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چار زانو میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ جماع کے لئے کوشش کی تو غسل واجب ہو گیا۔

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ٢٨ - باب إذا التقى الختانان.

(٢٤) باب نسخ الوضوء مما مست النار

(۲۴) آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کا واجب ہونا منسوخ ہے

٢٠٠ - حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَكَلَ كُتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۰۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے بکری کا شانہ کھایا' پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٥٠ - باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق.

٢٠١ - حديث عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ ، أَنَّهُ رَأَى

۲۰۱۔ حضرت عمرو بن امیہ ؓ نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا

۱۹۹۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ غسل انزال منی پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ جب بھی دخول ہو گیا دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا۔ اور اب اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔(راز)

☆ حضرت عمرو بن امیہ ؓ کی کنیت ابو امیہ ضمری ہے احد کے دن اسلام قبول کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اکیلے ایک سریہ پر بھیجا اور نجاشی کی طرف بطور قاصد بھی بھیجا تھا۔ بیرٔ معونہ کے معرکہ میں گرفتار ہوئے اور عامر بن طفیل نے انہیں قید کر دیا تھا۔ اور ان کی پیشانی کے بال کاٹ کر انہیں آزاد کر دیا تھا۔ حضرت معاویہ ؓ کے دور خلافت میں ۶۰ ہجری کو مدینہ میں وفات پائی۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلاَةِ فَأَلْقَى السِّكِّينَ ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

کہ آپ بکری کے شانے سے کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے' پھر آپ نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی' نیا وضو نہیں کیا۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٥٠ - باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق.

٢٠٢- حديث مَيْمُونَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۰۲- حضرت میمونہ زوجہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ان کے یہاں (بکری کا) شانہ کھایا پھر نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٥١- باب من مضمض من السويق و لم يتوضأ.

٢٠٣- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ : «إِنَّ لَهُ دَسَمًا».

۲۰۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا' پھر کلی کی۔ اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٥٢ - باب هل يمضمض من اللبن.

(٢٦) باب الدليل على أن من تيقن الطهارة ثُمَّ شك في الحدث فله أن يصلي بطهارته

(۲۶) جس شخص کو طہارت کا یقین ہو پھر اس میں شک ہو تو وہ اسی وضو میں نماز پڑھ سکتا ہے

٢٠٤- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، الرَّجُلَ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلاَةِ ، فَقَالَ : «لاَ يَنْفَتِلْ» أَوْ «لاَ يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا».

۲۰۴- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ ایک شخص ہے جسے یہ خیال ہوتا ہے کہ نماز میں کوئی چیز (یعنی ہوا نکلتی ہوئی) معلوم ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ (نماز سے) نہ پھرے یا نہ مڑے' جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٤ - باب لا يتوضأ من الشك حتى يستيقن.

(۲۷) باب طهارة جلود الميتة بالدباغ

۲۰۵- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلاَةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلاَّ انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا!»، قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ؛ قَالَ: «إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا».

(۲۷) مردہ جانوروں کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے

۲۰۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہؓ کی باندی کی بکری جو صدقہ میں کسی نے دی تھی، مری ہوئی دیکھی۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کے چمڑے کو کیوں نہیں کام میں لاتے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حرام تو صرف اس کا کھانا ہے۔

أخرجه البخاري في: ۲٤ - كتاب الزكاة: ٦١- باب الصدقة على موالي أزواج النبيّ ﷺ.

(۲۸) باب التيمم

۲۰٦- حديث عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، أَوْ، بِذَاتِ الْجَيْشِ، انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي؛ فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ؛ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا: أَلاَ تَرَى إِلَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ! فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ. فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ وَالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَى

(۲۸) تیمم کا بیان

۲۰٦- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر (غزوہ بنی المصطلق) میں تھے۔ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار کھو گیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں وہیں ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ لیکن وہاں پانی کہیں قریب میں نہ تھا۔ لوگ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے پاس آئے اور کہا "حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)" نے کیا کام کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو ٹھہرا دیا ہے اور پانی بھی کہیں قریب میں نہیں ہے اور نہ لوگوں ہی کے ساتھ ہے۔" پھر ابوبکر صدیق ؓ تشریف لائے، رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری زانو پر رکھے ہوئے سو رہے تھے۔ فرمانے لگے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو روک لیا۔ حالانکہ قریب میں کہیں پانی بھی نہیں ہے۔ اور نہ لوگوں کے پاس ہے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ والد ماجد (ؓ) مجھ پر بہت خفا ہوئے۔ اور اللہ نے جو چاہا انہوں نے مجھے کہا،

مَاء ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ ؛ فَقَالَتْ عَائِشَةُ : فَعَاتَبَنِي أَبُوبَكْرٍ ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقولَ ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلاَّ مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ ، فَتَيَمَّمُوا ؛ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ : مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ. قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکے لگائے۔ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا اس وجہ سے میں حرکت بھی نہیں کر سکتی تھی رسول اللہ ﷺ جب صبح کے وقت اٹھے تو پانی کا پتا تک نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اس پر اسید بن حضیر نے کہا اے آل ابی بکر یہ! تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا پھر ہم نے اس اونٹ کو ہٹایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے مل گیا۔

أخرجه البخاري في : كتاب التيمم : ١ - باب حدثنا عبد الله بن يوسف.

۲۰۷- حديث عَمَّارٍ. عَنْ شَقِيقٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِساً مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسى الأَشْعَرِيِّ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسى لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْراً ، أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي؟ فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهذِهِ الآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ - ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً

۲۰۷۔ شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ حضرت ابو موسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ اگر ایک شخص کو غسل کی حاجت ہو اور مہینہ بھر پانی نہ پائے تو کیا وہ تیمم کر کے نماز نہ پڑھے؟ شقیق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے جواب دیا کہ وہ تیمم نہ کرے اگرچہ وہ ایک مہینہ تک پانی نہ پائے (اور نماز موقوف رکھے)

۲۰۷۔ جنابت، حیض اور نفاس کی وجہ سے (فرض غسل سے) تیمم کرنے کے جائز ہونے پر متاخرین اور خلف کا اتفاق ہے اور سلف کا بھی اتفاق تھا مگر سوائے حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے کہ ان سے عدم جواز کا قول منقول ہے جب کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا اس مسئلہ میں رجوع بھی منقول ہوا ہے باقی اس مسئلہ کے جواز میں صحیح احادیث منقول ہیں جن کے مقابلے میں کسی کی بات قابل اعتناء نہیں سمجھی جا سکتی۔

☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ابتداء میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا تھا۔ آپ کے والد اور والدہ کو اللہ کی راہ میں بڑی اذیتیں دی گئیں۔ نبی اکرم ﷺ پاس سے گزرتے تو فرماتے اے یاسر کی اولاد صبر کرو یقیناً تمہارا ٹھکانا جنت ہے۔ غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں بھی شریک رہے۔ جنگ یمامہ میں حاضر ہوئے تو ان کے کان کٹ لئے گئے۔ پھر حضرت عمر کے زمانہ میں کوفہ کے عامل رہے۔

فَتَيَمَّمُوا صَعِيداً طَيِّباً﴾- فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هذَا لأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيدَ. قُلْتُ : وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هذَا لِذَا؟ قَالَ : نَعَمْ فَقَالَ أَبُو مُوسى : أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ ، فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هكَذَا»؛ فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الأَرْضِ، ثُمَّ نَفَضَهَا ، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ، أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ؟

ابو موسیٰ نے اس پر کہا کہ پھر سورہ مائدہ کی اس آیت کا کیا مطلب ہو گا "اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کر لو۔" حضرت عبداللہ بن مسعود بولے کہ اگر لوگوں کو اس کی اجازت دے دی جائے تو جلدی یہ حال ہو جائے گا کہ جب ان کو پانی ٹھنڈا معلوم ہو گا تو وہ مٹی سے تیمم ہی کر لیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا تو آپ نے جنبی کے لئے تیمم اس لئے برا جانا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ کیا آپ کو حضرت عمارؓ کا حضرت عمر بن خطابؓ کے سامنے یہ قول معلوم نہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لئے بھیجا تھا۔ سفر میں مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی' لیکن پانی نہیں ملا۔ اس لئے میں مٹی میں جانور کی طرح لوٹ پوٹ ہو گیا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے لئے صرف اتنا کرنا کافی تھا۔ اور آپ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر ایک مرتبہ مارا پھر ان کو جھاڑ کر بائیں ہاتھ سے داہنے کی پشت کو مل لیا یا بائیں ہاتھ کا داہنے ہاتھ سے مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھتے کہ انہوں نے عمار کی بات پر قناعت نہیں کی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٧ - كتاب التيمم : ٨ - باب التيمم ضربة.

٢٠٨- حديث عَمَّارٍ. جَاءَ رَجُلٌ إِلى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ فَقَالَ : إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ ؛ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ

۲۰۸- ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ مجھے غسل کی حاجت ہو گئی اور پانی نہیں ملا (تو میں اب کیا کروں) اس پر حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا' کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ سفر میں تھے' ہم دونوں جنبی ہو گئے۔ آپ نے تو نماز نہیں پڑھی لیکن میں زمین پر لوٹ پوٹ ہو گیا' اور نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے

ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا» ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الأَرْضَ ، وَنَفَخَ فِيهِمَا ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ؟

بس اتنا ہی کافی تھا۔ اور آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں پھونکا اور دونوں ہاتھوں سے چہرے اور پہنچوں تک ہاتھوں کا مسح کیا۔

أخرجه البخاري في : ٧ - كتاب التيمم : ٤ - باب المتيمم هل ينفخ فيهما.

٢٠٩ - حديث أَبِي الْجُهَيْمِ الأَنْصَارِيِّ. عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الأَنْصَارِيِّ ، فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ : أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ، حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

۲۰۹۔ حضرت عباسؓ کے غلام عمیر بن عبداللہ نے کہا کہ میں اور حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم ﷺ کے غلام عبداللہ بن یسار، ابو جھیم بن حارث صمہ انصاری (صحابی) کے پاس آئے۔ تو ابو الجھیم نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ "بیئر جمل" کی طرف سے تشریف لا رہے تھے، راستے میں ایک شخص آپ کو ملا اور اس نے آپ کو سلام کیا (یعنی خود ابو جھیم نے) لیکن آپ نے جواب نہیں دیا۔ پھر آپ دیوار کے قریب آئے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

أخرجه البخاري في : ٧ - كتاب التيمم في الحَضَرِ إذا لم يجد الماء.

(٢٩) باب الدليل على أن المسلم لا ينجس

(۲۹) مسلمان نجس نہیں ہوتا اس کی دلیل

٢١٠ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ : لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ ، فَانْسَلَلْتُ مِنْهُ وَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ، ثُمَّ جِئْتُ

۲۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی اور اس وقت میں جنبی تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلنے لگا۔ آخر آپ ایک جگہ بیٹھ گئے۔ اور میں آہستہ سے اپنے گھر آیا اور غسل کر کے حاضر خدمت ہوا۔ آپ ابھی (وہیں) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ

☆ حضرت ابو جھیم بن حارث الانصاری ؓ ابی بن کعب کے بھانجے ہیں اور معروف صحابی ہیں۔ خلافت معاویہؓ تک زندہ رہے۔ ان کا نام عبداللہ تھا۔ بعض نے ان کا نام حارث بتایا ہے اور کہا ہے کہ ابو جھیم اور حارث کے درمیان ابن کا لفظ غلط واقع ہوا ہے۔

وَهُوَ قَاعِدٌ ؛ فَقَالَ : «أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرٍّ؟» فَقُلْتُ لَهُ ، فَقَالَ : «سُبْحَانَ اللهِ! يَا أَبَا هِرٍّ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يَنْجُسُ».

نے دریافت فرمایا اے ابوہریرہ کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! اے ابوہریرہ! مومن تو نجس نہیں ہوتا۔

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ٢٤ - باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره.

(٣٢) باب ما يقول إذا أراد دخول الخلاء

(٣٢) پاخانہ جاتے وقت کیا کہنا ہے؟

٢١١ - حديث أنس ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ ، قَالَ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ».

۲۱۱۔ حضرت انس نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ جب (قضائے حاجت کے لئے) پاخانہ میں داخل ہوتے تو (یہ دعا) پڑھتے۔ "اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں"

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٩ - باب ما يقول عند الخلاء.

(٣٣) باب الدليل على أن نوم الجالس لا ينقض الوُضوء

(۳۳) بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

٢١٢ - حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِي رَجُلاً فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ.

۲۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کے لئے تکبیر ہو چکی تھی۔ اور نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں کسی شخص سے چپکے چپکے کان میں باتیں کر رہے تھے۔ پھر آپ نماز کے لئے جب تشریف لائے تو لوگ سو رہے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٢٧ - باب الإمام تعرض له الحاجة بعد الإقامة.

٤ - كتاب الصلاة

(١) باب بدء الأذان

٢١٣- حديث ابْنِ عُمَرَ. كَانَ يَقُولُ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلاَةَ ، لَيْسَ يُنَادَى لَهَا ؛ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : بَلْ بُوقًا مِثْلَ بُوقِ الْيَهُودِ ؛ فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه : أَوَلاَ تَبْعَثُونَ رَجُلاً يُنَادِي بِالصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :((يَابِلاَلُ ! قُمْ فَنَادِ بِالصَّلاَةِ)).

۴- نماز کے مسائل

(۱) اذان کی ابتدا

۲۱۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب مسلمان (ہجرت کرکے) مدینہ پہنچے تو وقت مقرر کرکے نماز کے لئے آتے تھے۔ اس کے لئے اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ایک دن اس بارے میں مشورہ ہوا۔ کسی نے کہا نصاریٰ کی طرح ایک گھنٹہ لے لیا جائے' اور کسی نے کہا یہودیوں کی طرح نرسنگا (بگل) بنالو' اس کو پھونک دیا کرو۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی شخص کو کیوں نہ بھیج دیا جائے جو نماز کے لئے پکار دیا کرے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے (اسی رائے کو پسند فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ بلال! اٹھ اور نماز کے لئے اذان دے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١ - باب بدء الأذان.

(٢) باب الأمر بشفع الأذان وإيتار الإقامة

٢١٤- حديث أَنسٍ ، قَالَ : ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ ، فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى ، فَأُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ.

(۲) اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات قد قامت الصلوۃ کے سوائے ایک ایک مرتبہ کہے جائیں

۲۱۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (نماز کے وقت اعلان کے لئے) لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا۔ پھر یہود و نصاریٰ کا ذکر آگیا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک مرتبہ۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١ - باب بدء الأذان.

۲۱۴- یعنی موذن اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ کہے سوائے شروع اللہ اکبر کے اسے چار مرتبہ کہے گا اور سوائے آخر میں کلمہ توحید کے کہ اسے ایک مرتبہ کہے گا۔ اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہے سوائے قد قامت الصلوۃ کے کہ اسے دو مرتبہ کہے گا۔ (مرتب)

(٧) باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثمَّ يصلي على النبيِّ - ﷺ - ثمَّ يسأل له الوسيلة

(۷) اذان سننے والا وہی کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے پھر رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے اور آپ کے لیے وسیلہ مانگے

٢١٥ - حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ».

۲۱۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب تم اذان سنو تو جس طرح موذن کہتا ہے اسی طرح تم بھی کہو۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٧ - باب ما يقول إذا سمع المنادي.

(٨) باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه

(۸) اذان کی فضیلت جس سے شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے

٢١٦ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لاَ يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ ، يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا ، اذْكُرْ كَذَا ، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ ؛ حَتَّى يَظِلَّ الرَّجُلُ لاَ يَدْرِي كَمْ صَلَّى».

۲۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے۔ تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔ اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے۔ لیکن جوں ہی تکبیر شروع ہوتی ہے وہ پھر پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے۔ جب تکبیر بھی ختم ہو جاتی ہے تو شیطان دوبارہ آ جاتا ہے۔ اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر۔ ان باتوں کی شیطان یاد دہانی کراتا ہے جن کا اسے خیال بھی نہ تھا۔ اور اس طرح اس شخص کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٤ - باب فضل التأذين.

(٩) باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع وفي الرفع من

(۹) تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانے

الركوع وأنه لا يفعله إذا رَفَعَ من السجود

اور سجدوں کے درمیان نہ اٹھانے کے احکام

۲۱۷- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، وَيَقُولُ : «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» ، وَلاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

۲۱۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو تکبیر تحریمہ کے وقت آپ نے رفع یدین کیا۔ آپ کے دونوں ہاتھ اس وقت مونڈھوں تک اٹھے۔ اور اسی طرح جب آپ رکوع کے لئے تکبیر کہتے تو اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت بھی کرتے۔ اس وقت آپ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ۔ البتہ سجدہ میں آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٨٤ - باب رَفْع اليد إذا كبر وَإِذَا ركع وَإِذَا رفع.

۲۱۸- حديث مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ. عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَنَعَ هكَذَا.

۲۱۸- حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین کرتے۔ پھر جب رکوع میں جاتے اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی کرتے۔ اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۲۱۷- تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین پر ساری امت کا اجماع ہے۔ مگر بعد کے مقامات پر ہاتھ اٹھانے میں اختلاف ہے۔ ائمہ کرام و علمائے اسلام کی اکثریت حتی کہ اہل بیت سب بالاتفاق ان مقامات پر رفع الیدین کے قائل ہیں۔ مگر حنفیہ کے ہاں مقامات مذکورہ پر رفع الیدین نہیں ہے۔ کچھ علمائے احناف اسے منسوخ قرار دیتے ہیں۔ کچھ ترک رفع کو اولیٰ جانتے ہیں۔ کچھ دل سے قائل ہیں مگر ظاہر میں عمل نہیں ہے۔ فریقین نے اس بارے میں کافی طبع آزمائی کی ہے۔ ہر دو جانب سے خاص طور پر آج کے دور پر فتن میں بہت سے کاغذ سیاہ کئے گئے ہیں۔ کتنے عوام ہیں جو کہتے ہیں کہ شروع اسلام میں لوگ بغلوں میں بت رکھ لیا کرتے تھے اس لیے رفع یدین کا حکم ہوا تاکہ ان کے بغلوں کے بت گر جایا کریں۔ استغفراللہ۔ یہ ایسا جھوٹ ہے جو شاید اسلام کی تاریخ میں اس کے نام پر سب سے بڑا جھوٹ کہا جا سکتا ہے۔ کچھ لوگ اس سنت نبوی کو مکھی اڑانے سے تشبیہ دے کر توہین سنت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بڑی تفصیلات کے بعد فیصلہ دیا ہے کہ رفع الیدین کرنے والا مجھ کو نہ کرنے والے سے زیادہ پیارا ہے کیونکہ رفع الیدین کی احادیث بکثرت اور صحیح ہیں"۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٨٤- باب رَفْعِ اليدين إذا كبر وَإِذَا ركع وَإِذَا رفع.

(١٠) باب إثبات التكبير في كل خفض ورفعٍ في الصَّلاة إلا رفعه من الركوع فيقول فيه : سمع الله لمن حمده

(۱۰) نماز میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کا حکم

٢١٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ : إِنِّي لأَشْبَهُكُمْ صَلاَةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

۲۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو جب بھی وہ جھکتے اور جب بھی وہ اٹھتے تو تکبیر ضرور کہتے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو فرماتے کہ میں نماز پڑھنے میں تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز سے مشابہت رکھنے والا ہوں۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١١٥ - باب إتمام التكبير في الركوع.

٢٢٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ، ثُمَّ يَقُولُ : «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ : «رَبَّنَا! وَلَكَ الْحَمْدُ» ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ؛ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلاَةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا ؛ وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ.

۲۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع کرتے تب بھی تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ اور کھڑے ہی کھڑے ربنا ولک الحمد کہتے۔ پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تب بھی تکبیر کہتے۔ اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تب تکبیر کہتے۔ اسی طرح آپ تمام نماز میں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے تھے۔ قعدہ اولیٰ سے اٹھنے پر بھی تکبیر کہتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١١٧ - باب التكبير إذا قام من السجود.

٢٢١- حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ

۲۲۱- مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز

عَلِيٌّ بْـنِ أَبِي طَـالِبٍ ، أَنَـا وَعِمْـرَانُ بْــنُ حُصَيْنٍ ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَـبَّرَ ، وَإِذَا رَفَـعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَـبَّرَ؛ فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ أَخَـذَ بِيَـدِي عِمْـرَانُ بْـنُ حُصَيْـنٍ فَقَـالَ : لَقَـدْ ذَكَّرَنِـي هـذَا صَـلاَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ، أَوْ قَالَ : لَقَدْ صَلَّى بِنَـا صَـلاَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

پڑھی۔ تو وہ جب بھی سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔ اسی طرح جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ جب دو رکعات کے بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب نماز ختم ہوئی تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آج حضرت محمد ﷺ کی نماز یاد دلا دی' یا یہ کہا کہ اس شخص نے ہم کو آنحضرت ﷺ کی نماز کی طرح آج نماز پڑھائی۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١١٦ - باب إتمام التكبير في السجود.

(١١) باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة وأنه إذا لم يحسن الفاتحة ولا أمكنه تعلمها ، قرأ ما تيسر له من غيرها

(۱۱) ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور اگر سورہ فاتحہ نہ پڑھنا جانتا ہو اور سیکھنا بھی ممکن نہ ہو تو جو بھی میسر ہو پڑھ سکتا ہے

٢٢٢ - حديث عُبَـادَةَ بْنِ الصَّـامِتِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَـالَ : «لاَ صَـلاَةَ لِمَـنْ لَـمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ».

۲۲۲۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی' اس کی نماز نہیں ہوئی۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٩٥ - باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها.

٢٢٣ - حديث أَبِي هُرَيْـرَةَ رضـي الله

۲۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہر نماز میں (قرآن

۲۲۲۔ امام کے پیچھے جہری اور سری نمازوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا اثبات بہت سی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ باوجود اس حقیقت کے پھر یہ ایک معرکہ آراء بحث چلی آرہی ہے جس پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ جو حضرات اس کے قائل نہیں' ان میں بعض کا غلو تو یہاں تک بڑھا ہوا ہے کہ وہ اسے حرام مطلق کہتے ہیں اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے والوں کے بارے میں یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے منہ میں آگ کے انگارے بھرے جائیں گے۔ نعوذباللہ۔ اپنا مقصد صرف یہی ہے کہ سورہ فاتحہ خلف الامام پڑھنے والوں سے حسد' بغض رکھنا' ان کو غیر مقلد' لامذہب کہنا یہ کسی طرح بھی زیبا نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ ایسے فروعی مباحث میں وسعت قلبی سے کام لے کر باہمی اتفاق کے لیے کوشش کی جائے جس کی آج اشد ضرورت ہے' وباللہ التوفیق۔ (راز)

عنه، قَالَ : فِي كُلِّ صَلاَةٍ يُقْرَأُ ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ ، وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ ، وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ.

مجید کی) تلاوت کی جائے گی۔ (جن نمازوں) میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں قرآن سنایا تھا ہم بھی تمہیں ان میں سنائیں گے' اور جن (نمازوں) میں آپؐ نے آہستہ قرات کی ہم بھی ان میں آہستہ ہی قرات کریں گے اور اگر سورہ فاتحہ ہی پڑھو جب بھی کافی ہے۔ لیکن اگر زیادہ پڑھ لو تو بہتر ہے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٠٤ - باب القراءة في الفجر.

٢٢٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أن النَّبيَّ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجدَ ؛ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبيِّ ﷺ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ السَّلاَمَ ؛ فَقَالَ : «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبيِّ ﷺ ؛ فَقَالَ : «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» ثَلاَثًا. فَقَالَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ ، فَعَلِّمْنِي. قَالَ : «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَة فكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا».

۲۲۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا۔ نماز کے بعد اس نے آ کر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ اس نے دوبارہ نماز پڑھی اور واپس آ کر پھر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ دوبارہ جا کر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تین بار اسی طرح ہوا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اس لئے آپ مجھے سکھلائیے۔ آپ نے فرمایا۔ جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو (پہلے) تکبیر کہہ پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ تجھ سے ہو سکے پڑھ' اس کے بعد رکوع کر اور پوری طرح رکوع میں چلا جا۔ پھر سر اٹھا اور پوری طرح کھڑا ہو جا۔ پھر جب تو سجدہ کرے تو پوری طرح سجدہ میں چلا جا۔ پھر (سجدہ سے) سر اٹھا کر اچھی طرح بیٹھ جا۔ دوبارہ بھی اسی طرح سجدہ کر۔ یہی طریقہ نماز کی تمام (رکعات میں) اختیار کر۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٢٢ - باب أمر النبي ﷺ الذي لا يتم ركوعه بالإعادة.

(١٣) باب حجة من قَالَ لا يجهر بالبسملة

(۱۳) بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھنے کی دلیل

۲۲۵- حديث أَنسٍ ، أَنَّ النَّبِـيَّ ﷺ ، وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما ، كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلاةَ بِـ - «الْحَمْـدُ للهِ رَبِّ الْعَالَـمِيْنَ»-

۲۲۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۸۹ - باب ما يقول بعد التكبير.

(۱۶) باب التشهد في الصلاة

(۱۶) نماز میں تشہد پڑھنے کا حکم

۲۲۶- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِـيِّ ﷺ قُلْنَا . السَّلامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ ، السَّلامُ عَلَى جِبْرِيْلَ ، السَّلامُ عَلَى مِيْكَائِيلَ ، السَّلامُ عَلَى فُلاَنٍ ؛ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِـيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : «إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلامُ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ للهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِـيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ؛ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ؛ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلاَمِ مَا شَاءَ».

۲۲۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (ابتدائے اسلام میں) نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے "سلام ہو اللہ پر' اس کے بندوں سے پہلے' سلام ہو جبریل پر' سلام ہو میکائیل پر' سلام ہو فلاں پر' پھر (ایک مرتبہ) جب آنحضرت ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اللہ ہی سلام ہے' اس لئے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو **التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين** پڑھا کرے۔ کیونکہ جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو آسمان و زمین کے ہر صالح بندے کو اس کی یہ دعا پہنچے گی۔ **اشهدان لا اله الا الله واشهدان محمدا عبده ورسوله** اس کے بعد اسے اختیار ہے جو دعا چاہے پڑھے۔ مگر یہ درود شریف پڑھنے کے بعد ہے۔

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۳ - باب السلام اسم من أسماء الله تعالى.

(۱۷) باب الصّلاة على النبي ﷺ بعد التشهد

۲۲۷ – حديث كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : لَقِيَنِي كَعْبُ ابْن عُجْرَةَ ؛ فَقَالَ : أَلاَ أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ! فَقُلْتُ : بَلَى فَأَهْدِهَا لِي. فَقَالَ : سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ الصَّلاَةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ ، قَالَ : «قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ»

(۱۷) تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے احکام

۲۲۷۔ عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کیوں نہ میں تمہیں (حدیث کا) ایک تحفہ پہنچا دوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے یہ تحفہ ضرور عنایت فرمائیے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تھا یا رسول اللہ ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو" اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو بڑی خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو بڑی خوبیوں والا اور بڑی عظمت والا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٠ – كتاب الأنبياء : ١٠ – باب حدثنا موسى بن إسماعيل.

۲۲۸ – حديث أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

۲۲۸۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ نے

☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد تھی اگرچہ بعض نے ابو اسحاق بھی بیان کی ہے۔ حدیبیہ والے عمرہ میں شریک ہوئے۔ آپ کے بارے میں ہی فدیہ والا قصہ منظر عام پر آیا اور سہولت مہیا ہوئی۔ جیسا کہ صحیحین میں موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ آپ کے پاس سے گزرے اور آپ محرم تھے۔ اور جوئیں سر سے آپ کے چہرے پر گر رہی تھیں فرمایا سر منڈوا لو اور ایک فرق چھ مسکینوں میں تقسیم کر دو یعنی فدیہ دے دو۔ آپ کوفہ میں رہے ہیں اور ۵۳ ہجری کو ۷۵ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

☆ حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبدالرحمٰن بن سعد تھا۔ آپ بہت بڑے فقیہہ تھے۔ ۲۶ احادیث کے راوی ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

رضي الله عنه ، أنهم قالوا : يا رسول الله! كيف نصلي عليك؟ فقال رسول الله ﷺ : «قولوا : اللهم صل على محمد وأزواجه وذريته كما صليت على آل إبراهيم ، وبارك على محمد وأزواجه وذريته كما باركت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد».

عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو "اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم پر اور تو انتہائی خوبیوں والا عظمت والا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ١٠ - باب حدثنا موسى بن إسماعيل.

(١٨) باب التسميع والتحميد والتأمين

(۱۸) سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد اور آمین کہنے کا حکم

٢٢٩- حديث أبي هريرة ، أن رسول الله ﷺ قال : «إذا قال الإمام! سمع الله لمن حمده ، فقولوا : اللهم ربنا! ولك الحمد ؛ فإنه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه».

۲۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو۔ کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہو گا، اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٢٥ - باب فضل اللهم ربنا ولك الحمد.

٢٣٠- حديث أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال : «إذا قال أحدكم آمين ، وقالت الملائكة في السماء آمين ، فوافقت إحداهما الأخرى ؛ غفر له ما تقدم من ذنبه».

۲۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی تم میں سے آمین کہے اور فرشتوں نے بھی اسی وقت آسمان پر آمین کہی۔ اس طرح ایک کی آمین دوسرے کی آمین کے ساتھ مل گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١١٢ - باب فضل التأمين.

۲۳۱ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا قَالَ الإِمَامُ - ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ - فَقُولُوا : آمِينَ ؛ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُه قَوْلَ الْمَلاَئِكَةِ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

۲۳۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام **غیر المغضوب علیھم ولا الضالین** کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس نے فرشتوں کے ساتھ آمین کہی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ١٠-كتاب الأذان : ١١٣- باب جهر المأموم بالتأمين.

(١٩) باب ائتمام المأموم بالإمام

(۱۹) مقتدی کو امام کی پیروی ضروری ہے

۲۳۲ - حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : سَقَطَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَصَلَّى بِنَا قَاعِداً فَقَعَدْنَا؛ فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ ، قَالَ : «إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ؛ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا رَبَّنَا! وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا».

۲۳۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ گھوڑے سے زمین پر گر گئے۔ اس گرنے سے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہوگیا۔ تو ہم آپ کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا اور آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم بھی بیٹھ گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو فرمایا کہ امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ اس لئے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو۔ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٢٨- باب يهوى بالتكبير حِينَ يسجد.

۲۳۳ - حديث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنَّهَا

۲۳۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

۲۳۱۔ لفظ آمین کے معنی یہ ہیں کہ "اے اللہ میں نے جو دعائیں تجھ سے کی ہیں ان کو قبول فرمائیے۔" یہ لفظ یہود و نصاریٰ میں بھی مستعمل رہا اور اسلام میں بھی اسے استعمال کیا گیا۔ جہری نمازوں میں اس کا زور سے کہنا کوئی امر قبیح نہ تھا مگر افسوس کہ بعض علماء سو نے رائی کا پہاڑ بنا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں سر پھٹول ہوئی اور عرصہ کے لیے دلوں میں کاوش پیدا ہوگئی۔ (راز)

۲۳۳۔ جب امام عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کیا کرے؟ جمہور علماء سلف اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی و غیرہم کے نزدیک جب

قَالَتْ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ ، فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَاماً ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا ؛ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : «إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوساً ».

کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ بیماری کی حالت میں میرے ہی گھر میں نماز پڑھی۔ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپؐ نے ان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ امام اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اس لئے جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ۔ اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

أخرجه البخاري في : ١٠ – كتاب الأذان : ٥١ – باب إنما جعل الإمام ليؤتم به.

٢٣٤ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا رَبَّنَا! وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوساً أَجْمَعُونَ».

۲۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "امام اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے' اس لئے جب وہ تکبیر کہے تو تم کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو۔ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ – كتاب الأذان : ٨٢ – باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة.

(٢١) باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس

(۲۱) امام کو اگر بیماری یا سفر وغیرہ کا عذر ہو تو وہ نماز پڑھانے کے لیے اپنا نائب مقرر کرے

٢٣٥ – حديث عَائِشَةَ. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى

۲۳۵۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا

گذشتہ سے پیوستہ

امام بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدی جو قیام کی قدرت رکھتا ہے کھڑے ہو کر اقتداء کرے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی آخری بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی بیٹھ کر نماز پڑھائی اور پیچھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ یہی بات امام بخاری کے استاد حمیدی نے بیان کی ہے جو صحیح بخاری میں نقل ہے اور وہ اس حدیث کو منسوخ قرار دیتے ہیں جس میں یہ ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

عَائِشَةَ فَقُلْتُ : أَلاَ تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ ﷺ! قَالَتْ : بَلَى. ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا : لاَ ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ ؛ قَالَ : «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» قَالَتْ : فَفَعَلْنَا ، فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ؛ فَقَالَ ﷺ : «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا : لاَ ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» قَالَتْ : فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ؛ فَقَالَ : «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا : لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ : «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ؛ فَقَالَ «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا : لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ ﷺ لِصَلاَةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ ؛ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ ، وَكَانَ رَجُلاً رَقِيقًا : يَا عُمَرُ! صَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ

کاش! رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی حالت آپ ہم سے بیان کرتیں' (تو اچھا ہوتا) انہوں نے فرمایا کہ ہاں ضرور سن لو۔ آپؐ کا مرض بڑھ گیا۔ تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی جی نہیں۔ یا رسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے لئے ایک لگن میں پانی رکھ دو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ہم نے پانی رکھ دیا۔ اور آپؐ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر آپ اٹھنے لگے' لیکن آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش ہوا تو پھر آپ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ یا رسول اللہ! لوگ آپؐ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپؐ نے (پھر) فرمایا کہ لگن میں میرے لئے پانی رکھ دو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم نے پھر پانی رکھ دیا' اور آپ نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن (دوبارہ) پھر آپؐ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش ہوا تو آپ نے پھر یہی فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں' یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں عشاء کی نماز کے لئے بیٹھے ہوئے نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ آخر آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کے پاس آدمی بھیجا اور حکم فرمایا کہ وہ نماز پڑھا دیں۔ بھیجے ہوئے آدمی نے (حضرت ابو بکرؓ سے) آ کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو نماز پڑھانے کے لئے حکم فرمایا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑے نرم دل انسان تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نماز پڑھاؤ۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ آخر (بیماری کے) دنوں میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے رہے۔ پھر جب نبی کریم ﷺ کو مزاج کچھ ہلکا معلوم ہوا تو دو مردوں کا سہارا لے کر جن میں ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے ظہر کی نماز کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا۔ لیکن

لَهُ عُمرُ : أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ ، فَصَلَّى أَبُوبَكْرٍ تِلْكَ الأَيَّامَ.

ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ ، لِصَلاَةِ الظُّهْرِ ، وَأَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ؛ فَلَمَّا رَآهُ أَبُوبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَنْ لاَ يَتَأَخَّرَ ؛ قَالَ : «أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ» ، فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : فَجَعَلَ أَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَأْتَمُّ بِصَلاَةِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَالنَّاسُ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ. وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ : فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَلاَ أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ ! قَالَ : هَاتِ ؛ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئاً ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ : لاَ؛ قَالَ : هُوَ عَلِيٌّ.

نبی ﷺ نے اشارے سے انہیں روکا کہ پیچھے نہ ہٹو! پھر آپ نے ان دونوں مردوں سے فرمایا کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بازو میں بٹھا دو۔ چنانچہ دونوں نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بازو میں بٹھا دیا۔ راوی نے کہا کہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں نبی ﷺ کی پیروی کر رہے تھے' اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے۔ عبیداللہ نے کہا کہ پھر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں گیا۔ اور ان سے عرض کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے بارے میں جو حدیث بیان کی ہے کیا میں وہ آپ کو سناؤں؟ انہوں نے فرمایا کہ ضرور سناؤ۔ میں نے یہ حدیث ان کو سنا دی۔ انہوں نے کسی بات کا انکار نہیں کیا۔ صرف اتنا کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان صاحب کا نام بھی تم کو بتایا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٥١- باب إنما جعل الإمام ليؤتم به.

٢٣٦- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي ، فَأَذِنَّ لَهُ ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاَهُ

۲۳۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا' جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری بڑھی اور تکلیف شدید ہو گئی تو آپ نے اپنی بیویوں سے میرے گھر میں ایام مرض گذارنے کی اجازت چاہی اور آپ کی بیویوں نے اجازت دے دی تو آپ اس طرح تشریف لائے کہ دونوں قدم زمین سے رگڑ کھا رہے تھے۔

الأَرْضَ ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ ؛ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ (راوي الحديث) فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ ؛ فَقَالَ : وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

آپ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان تھے۔ عبیداللہ (حدیث کے راوی) نے بیان کیا کہ پھر میں نے حضرت عائشہؓ کی اس حدیث کا ذکر حضرت ابن عباسؓ سے کیا۔ تو انہوں نے مجھ سے پوچھا' حضرت عائشہؓ نے جن کا نام نہیں لیا جانتے ہو وہ کون تھے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب تھے۔

أخرجه البخاري في : ٥١ - كتاب الهبة : ١٤ - باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها.

٢٣٧- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ. وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلاً قَامَ مَقَامَهُ أَبَداً. وَلاَ كُنْتُ أُرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلاَّ تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

۲۳۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے اس معاملہ (یعنی ایام مرض میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام بنانے کے سلسلے) میں حضور اکرم ﷺ سے بار بار پوچھا۔ میں بار بار آپؐ سے صرف اس لئے پوچھ رہی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ جو شخص (حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں) آپ کی جگہ پر کھڑا ہو گا' لوگ اس سے کبھی محبت نہیں رکھ سکتے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے۔ اس لئے میں چاہتی تھی کہ حضور اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم نہ دیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٨٣ - باب مرض النبي ﷺ ووفاته.

٢٣٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَأُذِّنَ ، فَقَالَ : «مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. وَأَعَادَ .

۲۳۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے مرض الموت میں جب نماز کا وقت آیا اور اذان دی گئی تو فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس وقت آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ابوبکرؓ بڑے نرم دل ہیں۔ اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز پڑھانا ان کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ آپؐ نے پھر وہی حکم فرمایا' اور آپ کے سامنے پھر وہی بات دہرا دی گئی۔ تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ تم تو

فَأَعَادُوا لَهُ ، فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ : «إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ ، مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» ؛ فَخَرَجَ أَبُوبَكْرٍ فَصَلَّى ، فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً ، فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ الْأَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ ، فَأَرَادَ أَبُوبَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ مَكَانَكَ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ. فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي ، وَأَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

بالکل یوسف کی ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو۔ (کہ دل میں کچھ ہے اور ظاہر کچھ اور کر رہی ہو) ابوبکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ آخر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر باہر تشریف لے گئے۔ گویا میں اس وقت آپ کے قدموں کو دیکھ رہی ہوں کہ تکلیف کی وجہ سے زمین پر لکیر کرتے جاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ لیکن آنحضور ﷺ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کے لئے کہا۔ پھر ان کے قریب آئے اور بازو میں بیٹھ گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی اقتداء کی اور لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کی نماز کی اقتداء کی؟

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٣٩ - باب حد المريض أن يشهد الجماعة.

٢٣٩ - حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ : «مُرُوا أَبَابَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ» ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ. وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ؟ فَقَالَ : «مُرُوا أَبَابَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ» ، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ ، وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ؟ قَالَ : «إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَابَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ» ،

۲۳۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ زیادہ بیمار ہو گئے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی خبر دینے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نماز پڑھانے کے لئے کہو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ابوبکر ایک نرم دل آدمی ہیں اور جب بھی وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے لوگوں کو (شدت گریہ کی وجہ سے) آواز نہیں سنا سکیں گے۔ اس لئے اگر آپ عمر سے کہتے تو بہتر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھانے کے لئے کہو۔ پھر میں نے حفصہؓ سے کہا تم کہو کہ ابوبکر نرم دل آدمی ہیں۔ اور اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے۔ اس لئے اگر عمر سے کہیں تو بہتر ہو گا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ صواحب یوسف سے کم نہیں ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے تو آنحضرت ﷺ نے مرض میں کچھ ہلکا پن محسوس فرمایا اور دو آدمیوں کا سہارا لے

فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً ، فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، وَرِجْلاَهُ تَخُطَّانِ فِي الأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ ؛ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوبَكْرٍ حِسَّهُ ، ذَهَبَ أَبُوبَكْرٍ يَتَأَخَّرُ ؛ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ ، فَكَانَ أَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي قَائِماً ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي قَاعِداً ، يَقْتَدِي أَبُوبَكْرٍ بِصَلاَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَالنَّاسُ مُقْتَدُونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه.

کر کھڑے ہو گئے۔ آپؐ کے پاؤں زمین پر نشان بنا رہے تھے۔ اس طرح چل کر آپ مسجد میں داخل ہوئے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آہٹ پائی تو پیچھے ہٹنے لگے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اشارہ سے روکا۔ پھر نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکرؓ کی بائیں طرف بیٹھ گئے تو ابوبکرؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی اقتداء کر رہے تھے۔ اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٦٨- باب الرجل يأتم بالإمام ويأتم الناس بالمأموم.

٢٤٠ - حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَخَدَمَهُ ، وَصَحِبَهُ ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلاةِ ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَنَكَصَ أَبُوبَكْرٍ عَلَى.

۲۴۰۔ حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم ﷺ کی پیروی کرنے والے، آپؐ کے خادم اور صحابی تھے، نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کے مرض الموت میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے۔ پیر کے دن جب لوگ نماز میں صف باندھے کھڑے ہوئے تھے۔ تو آنحضرت ﷺ حجرہ کا پردہ ہٹائے کھڑے ہوئے ہماری طرف دیکھ رہے تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک (حسن و جمال اور صفائی میں) گویا مصحف کا ورق تھا۔ آپ مسکرا کر ہنسنے لگے۔ ہمیں اتنی خوشی ہوئی کہ خطرہ ہو گیا کہ کہیں ہم سب آپؐ کو دیکھنے ہی میں مشغول نہ ہو جائیں اور نماز توڑ دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے ہٹ کر صف کے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ نبی کریم ﷺ نماز

عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلاَةِ ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتِمُّوا صَلاَتَكُمْ ، وَأَرْخَى السِّتْرَ ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ.

کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ لیکن آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ نماز پوری کر لو۔ پھر آپ نے پردہ ڈال دیا۔ پس آنحضرت ﷺ کی وفات اسی دن ہو گئی (اناللہ وانا الیہ راجعون)

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٤٦ - باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة.

٢٤١ - حديث أَنَسٍ ، قَالَ : لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ ﷺ ثَلاَثًا ، فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، فَذَهَبَ أَبُوبَكْرٍ يَتَقَدَّمُ ؛ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ ، فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ ، مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا ، فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ ، وَأَرْخَى النَّبِيُّ ﷺ الْحِجَابَ، فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ.

۲۴۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (ایام بیماری میں) تین دن باہر تشریف نہیں لائے۔ ان ہی دنوں میں ایک دن نماز قائم کی گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھنے کو تھے کہ نبی ﷺ نے (حجرہ مبارک کا) پردہ اٹھایا۔ جب حضور ﷺ کا چہرہ مبارک دکھائی دیا۔ تو آپ کے روئے پاک و مبارک سے زیادہ حسین منظر ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ (قربان اس حسن و جمال کے) پھر آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھنے کے لئے اشارہ کیا اور آپؐ نے پردہ گرا دیا۔ اور اس کے بعد وفات تک کوئی آپ کو دیکھنے پر قادر نہ ہو سکا۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٤٦ - باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة.

٢٤٢ - حديث أَبِي مُوسَى ، قَالَ : مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ ، فَقَالَ : «مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» ، قَالَتْ عَائِشَةُ : إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، قَالَ : «مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» ، فَعَادَتْ ، فَقَالَ ، : «مُرِي أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ»

۲۴۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے۔ اور جب بیماری نے شدت اختیار کر لی تو آپؐ نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں کہ وہ نرم دل ہیں جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان کے لئے نماز پڑھانا مشکل ہو گا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی بات کہی۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں، تم لوگ صواحب یوسف کی طرح (باتیں بناتی) ہو۔ آخر حضرت ابو بکر

فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِـيِّ ﷺ.

صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بلانے آیا اور آپ نے لوگوں کو نبی ﷺ کی زندگی ہی میں نماز پڑھائی۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٤٦ - باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة.

(٢٢) باب تقديم الجماعة من يصلي بهم إذا تأخر الإمام ولم يخافوا مفسدة بالتقديم

(۲۲) جب امام کے آنے میں تاخیر ہو اور کسی فتنہ و فساد کا خوف نہ ہو تو ایسی حالت میں کسی اور کو عارضی امام بنا سکتے ہیں

٢٤٣ - حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّـاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَـى بَنِي عَمْـرِو ابْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ ، فَحَانَتِ الصَّلاَةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمُ؟ قَالَ : نَعَمْ. فَصَلَّى أَبُوبَكْـرٍ ؛ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلاَةِ ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِـي الصَّـفِّ ، فَصَفَّقَ النَّـاسُ ، وَكَـانَ أَبُوبَكْـرٍ لاَ يَلْتَفِـتُ فِـي صَلاَتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّـاسُ التَّصْفِيـقَ الْتَفَـتَ فَرَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُـولُ اللهِ ﷺ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ ، فَرَفَعَ أَبُوبَكْـرٍ رضي الله عنـه يَدَيْـهِ فَحَمِـدَ اللهَ عَلَـى مَـا أَمَـرَهُ بِـهِ رَسُـولُ اللهِ ﷺ مِـنْ ذَلِـكَ، ثُـمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوبَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّـفِّ ، وَتَقَـدَّمَ رَسُـولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّـى ؛ فَلَمَّـا انْصَرَفَ ، قَالَ : «يَا أَبَابَكْرٍ! مَـا مَنَعَـكَ أَنْ

۲۴۳۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف میں (قباء میں) صلح کرانے کے لئے گئے' پس نماز کا وقت آ گیا۔ موذن (حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آ کر کہا کہ کیا آپ نماز پڑھائیں گے۔ میں تکبیر کہوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کر دی۔ اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لے آئے تو لوگ نماز میں تھے۔ آپ صفوں سے گذر کر پہلی صف میں پہنچے۔ لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا (تاکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کی آمد پر آگاہ ہو جائیں) لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ جب لوگوں نے متواتر ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو صدیق اکبر متوجہ ہوئے اور رسول کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپؐ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لئے کہا۔ (کہ نماز پڑھائے جاؤ) لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو امامت کا اعزاز بخشا۔ پھر پیچھے ہٹ گئے اور صف میں شامل ہو گئے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؐ نے فرمایا کہ ابو بکر جب میں نے آپ کو حکم دے دیا تھا' پھر آپ ثابت قدم کیوں نہ رہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے کہ ابو قحافہ کے بیٹے (یعنی ابوبکر) کی یہ حیثیت نہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نماز پڑھا سکیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی

تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ»؟ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : مَا كَانَ لاِبْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ! مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلاَتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ».

طرف خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عجیب بات ہے۔ میں نے دیکھا کہ تم لوگ بکثرت تالیاں بجا رہے تھے۔ (یاد رکھو) اگر نماز میں کوئی بات پیش آ جائے تو سبحان اللہ کہنا چاہئے۔ جب وہ یہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی اور یہ تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٤٨ - باب من دخل ليؤم الناس فجاء الأمام الأول فتأخر الآخر.

(٢٣) باب تسبيح الرجل وتصفيق المرأة إذا نابهما شيء في الصلاة

(۲۳) نماز میں اگر کوئی حادثہ پیش آ جائے تو مرد تسبیح کہیں اور خواتین (ہاتھ سے) دستک دیں

٢٤٤ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ».

۲۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (نماز میں اگر کوئی بات پیش آ جائے تو) مردوں کو سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ مار کر یعنی تالی بجا کر امام کو اطلاع دینی چاہئے۔

أخرجه البخاري في : كتاب العمل في الصّلاة : ٥ - باب التصفيق للنساء.

(٢٤) باب الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها

(۲۴) دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھنے کے احکام

٢٤٥ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا؟ فَوَاللهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلاَ رُكُوعُكُمْ ، إِنِّي لأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي»

۲۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا تمہارا خیال ہے کہ میرا منہ (نماز میں) قبلہ کی طرف ہے، خدا کی قسم مجھ سے نہ تمہارا خشوع چھپتا ہے نہ رکوع۔ میں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے تم کو دیکھتا رہتا ہوں۔"

أخرجه البخاري في : كتاب الصلاة : ٤٠ - باب عظة الإمام بالناس في إتمام الصّلاة

۲۴۵۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں حقیقتاً دیکھنا مراد ہے۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سے ہے کہ آپ پشت کی طرف کھڑے ہوئے لوگوں کو بھی دیکھ لیا کرتے تھے۔ (راز)

وذكر القبلة.

٢٤٦ – حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللهِ إِنِّي لأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي» ، وَرُبَّمَا قَالَ : «مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ».

۲۴۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "رکوع اور سجدہ پوری طرح کیا کرو۔ خدا کی قسم! میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔" یا اس طرح کہا کہ "پیٹھ پیچھے سے جب تم رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو" (تو میں تمہیں دیکھتا ہوں)

أخرجه البخاري في : ١٠ – كتاب الأذان : ٨٨ – باب الخشوع في الصلاة.

(٢٥) باب النهي عن سبق الإمام بركوع أو سجود ونحوهما

(۲۵) امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرنا منع ہے۔

٢٤٧ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ» ، أَوْ «لاَ يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ» ، أَوْ «يَجْعَلَ اللهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ؟».

۲۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کیا تم میں وہ شخص جو (رکوع یا سجدہ میں) امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔ یا اس کی صورت کو گدھے کی سی صورت بنا دے؟"

أخرجه البخاري في : ١٠ – كتاب الأذان : ٥٣- باب إثم من رَفَعَ رأسه قبل الإمام.

(٢٨) باب تسوية الصفوف وإقامتها

(۲۸) صفوں کو برابر کرنے اور ان کو قائم رکھنے کا بیان

٢٤٨ – حديث أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلاَةِ».

۲۴۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "صفیں برابر رکھو کیونکہ صفوں کا برابر رکھنا نماز کے قائم کرنے میں داخل ہے۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ – كتاب الأذان : ٧٤- باب إقامة الصف من اتمام الصلاة.

٢٤٩ – حديث أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ،

۲۴۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

۲۴۹۔ صفوں کو درست کرنا اس قدر اہم ہے کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین کا بھی یہی دستور رہا ہے کہ جب تک صفیں بالکل درست نہ ہو جاتیں یہ نماز شروع نہیں کیا کرتے تھے۔ عہد فاروقی میں اس مقصد کے لیے لوگ مقرر تھے جو صف بندی کراتے تھے۔ (راز)

قَالَ : «أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي».

فرمایا "صفیں سیدھ کرلو۔ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھ رہا ہوں۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٧١ - باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها.

٢٥٠ - حديث النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ».

۲۵۰۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "نماز میں اپنی صفوں کو برابر کرلو' نہیں تو خداوند تعالیٰ تمہارے منہ الٹ دے گا۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٧١ - باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها.

٢٥١ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلاَّ أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لاَسْتَهَمُوا ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لاَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْواً».

۲۵۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے اور نماز پہلی صف میں پڑھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے' پھر ان کے لئے قرعہ ڈالنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہ باقی رہتا' تو البتہ اس پر قرعہ اندازی ہی کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ نماز کے لئے جلدی آنے میں کتنا ثواب ملتا ہے' تو اس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ عشاء اور صبح کی نماز کا ثواب کتنا ملتا ہے' تو ضرور چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے ان کے لئے آتے۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٩ - باب الاستهام في الأذان.

(٢٩) باب أمر النساء المصليات وراء الرجال أن لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتّى يرفع الرجال

(۲۹) خواتین اگر مردوں کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوں تو مردوں کے سر اٹھانے تک وہ اپنا سر نہ اٹھائیں

٢٥٢ - حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَاقِدِي

۲۵۲۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کئی آدمی نبی کریم ﷺ کے ساتھ بچوں کی طرح اپنی گردنوں پر

۲۵۰۔ امام ابن حزمؒ نے ان احادیث کے ظاہر سے یہ کہا ہے کہ صفیں برابر کرنا واجب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک سنت ہے۔ برابر رکھنے سے یہ غرض ہے کہ ایک خط مستقیم پر کھڑے ہوں۔ آگے پیچھے نہ کھڑے ہوں۔ (وحید الزماںؒ)

أُزُرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ ، وَيُقَالَ لِلنِّسَاءِ : «لاَ تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوساً».

ازاریں باندھے ہوئے نماز پڑھتے تھے' اور عورتوں کو (آپ ؐ نے) حکم دیا تھا کہ اپنے سروں کو (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٦ - باب إذا كان الثوب ضيقاً.

(٣٠) باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة وأنها لا تخرج مطيبة

(۳۰) بزمانہ امن خواتین کو مساجد میں جانے کی اجازت اور خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت

٢٥٣ - حديث ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : «إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلاَ يَمْنَعْهَا».

۲۵۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں (نماز پڑھنے کے لئے) جانے کی اجازت مانگے تو اسے نہ روکو بلکہ اجازت دے دو۔

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ١١٦ - باب استئذان المرأة زوجها في الخروج إلى المسجد وغيره.

٢٥٤ - حديث ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلاَةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقِيلَ لَهَا : لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيَغَارُ؟ قَالَتْ : وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي ! قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لاَ تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ».

۲۵۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت عمر ؓ کی ایک بیوی تھیں جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کے لئے مسجد میں آیا کرتی تھیں۔ ان سے کہا گیا کہ باوجود اس علم کے کہ حضرت عمر ؓ اس بات کو مکروہ جانتے ہیں اور وہ غیرت محسوس کرتے ہیں پھر آپ مسجد میں کیوں جاتی ہیں؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ پھر وہ مجھے منع کیوں نہیں کر دیتے۔ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کی وجہ سے کہ "اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکو۔"

أخرجه البخاري في : ١١ - كتاب الجمعة : ١٣ - باب حدثنا عبد الله بن محمد.

٢٥٥ - حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا

۲۵۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آج عورتوں میں جو نئی باتیں پیدا ہو گئی ہیں اگر رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ

۲۵۵۔ حافظ ابن حجر ؒ فرماتے ہیں کہ اس سے یہ نہیں نکلتا کہ ہمارے زمانے میں عورتوں کو مسجد میں جانا منع ہے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ یہ زمانہ پایا نہ منع کیا اور شریعت کے احکام کسی کے قیاس اور رائے سے نہیں بدل سکتے۔ (راز)

أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

لیتے تو ان کو مسجد میں آنے سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٦٣ - باب انتظار الناس قيام الإمام العالم.

(٣١) باب التوسط في القراءة في الصلاة الجهرية بين الجهر والإسرار إذا خاف من الجهر مفسدة

(۳۱) جب فساد کا اندیشہ ہو تو جہری نماز میں بھی قراءت درمیانی آواز سے پڑھی جائے

٢٥٦ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما - ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ - قَالَ : أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ ، فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ ؛ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى - ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ - لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ ، وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ - ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ - أَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ.

۲۵۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت مبارکہ "ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها" (بنی اسرائیل: ۱۱۰) کے بارے میں بیان کیا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں چھپ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ جب آپ نماز میں آواز بلند کرتے تو مشرکین سنتے اور قرآن مجید اور اس کے نازل کرنے والے (اللہ) کو اور اس کے لانے والے (جبرئیل) کو گالی دیتے (اور آنحضرت ﷺ کو بھی) اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اپنی نماز میں نہ آواز بلند کرو اور نہ بالکل آہستہ" یعنی آواز اتنی بلند بھی نہ کرو کہ مشرکین سن لیں۔ اور اتنی آہستہ بھی نہ کرو کہ آپ کے ساتھی بھی نہ سن سکیں۔ بلکہ ان کے درمیان کا راستہ اختیار کرو مطلب یہ کہ اتنی آواز سے پڑھیں کہ آپ کے اصحاب سن لیں اور قرآن سیکھ لیں۔ اس سے زیادہ چلا کر نہ پڑھیں۔

أخرجه البخاري في : ٩٧ - كتاب التوحيد : ٣٤ - باب قوله تعالى ﴿أنزله بعلمه والملائكة يشهدون﴾.

(٣٢) باب الاستماع للقراءة

(۳۲) قرات سننے کا بیان

٢٥٧ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ : فِي قَوْلِهِ - ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ - قَالَ :

۲۵۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ ، وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ ، فَأَنْزَلَ اللهُ الآيَةَ الَّتِي فِي - ﴿لاَ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾- ﴿لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾- قَالَ : عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ ، وَقُرْآنَهُ - ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ - فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ- ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾- عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ. قَالَ : فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللهُ.

ہلایا کریں۔" (القیامہ :۱۶) کے متعلق بتلایا کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ پر وحی لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ ﷺ اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے۔ اور آپ پر یہ بہت سخت گذرتا' یہ آپ کے چہرے سے بھی ظاہر ہوتا تھا۔ اس لئے اللہ نے وہ آیت نازل کی جو سورہ قیامہ میں ہے "آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ ہلایا کریں۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوانا" یعنی قرآن آپ کے دل میں جما دینا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ "پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے پیچھے یاد کرتے جایا کریں۔" یعنی جب ہم وحی نازل کریں تو آپ غور سے سنیں۔ "پھر اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔" یعنی یہ بھی ہمارے ذمہ ہے کہ ہم اسے آپ کی زبانی لوگوں کے سامنے بیان کرا دیں۔ بیان کیا کہ چنانچہ اس کے بعد جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو آنحضرت ﷺ خاموش ہو جاتے اور جب چلے جاتے تو پڑھتے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا۔

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير : ٧٥ - سورة القيامة : ٢ - باب قوله ﴿فإذا قرأناه﴾.

٢٥٨- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى - ﴿لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾- قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً ، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيدٌ (هُوَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ رَاوِي الْحَدِيثِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ) : أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ

۲۵۸- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام الٰہی لاتحرک الخ کی تفسیر کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نزول قرآن کے وقت بہت سختی محسوس فرمایا کرتے تھے' اور اس کی (علامتوں) میں سے ایک یہ تھی کہ یاد کرنے کے لئے آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح آپؐ ہلاتے تھے۔ سعید (حضرت سعید بن جبیر جو کہ یہ حدیث حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں) کہتے ہیں میں بھی اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما کو میں نے ہلاتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنے ہونٹ ہلائے۔ (حضرت ابن عباسؓ

ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا ، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى - ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾- قَالَ جَمْعُهُ لَهُ فِي صَدْرِكَ وَتَقْرَأُهُ ، - ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾- قَالَ : فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ - ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ - ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ. فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بَعْدَ ذَلِكَ ، إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَرَأَهُ.

نے کہا) پھر یہ آیات اتریں کہ "اے محمد ﷺ قرآن کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان نہ ہلاؤ۔ اس کا جمع کر دینا اور پڑھا دینا ہمارا ذمہ ہے۔" (القیامہ:۱۶-۱۷)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یعنی قرآن آپ کے دل میں جما دینا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ "پھر جب ہم پڑھ چکیں تو اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔" حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں (اس کا مطلب یہ ہے) کہ آپؐ اس کو خاموشی کے ساتھ سنتے رہیں۔ "اس کے بعد مطلب سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔" پھر یقیناً یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ آپ اس کو پڑھیں (یعنی اس کو محفوظ کر سکیں) چنانچہ اس کے بعد جب آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام (وحی لے کر) آتے تو آپ (توجہ سے) سنتے۔ جب وہ چلے جاتے تو رسول اللہ ﷺ اس (وحی) کو اسی طرح پڑھتے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام نے اسے پڑھا تھا۔

أخرجه البخاري في : ١ - كتاب بدء الوحي : ٤ - باب حدثنا موسى بن إسماعيل.

(٢٣) باب الجهر بالقراءة في الصبح والقراءة على الجن

(۲۳) نماز فجر میں اور جنات کے روبرو بلند آواز سے قرآن پڑھنے کا حکم

٢٥٩ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ ، فَقَالُوا مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ. قَالُوا : مَا حَالَ

۲۵۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ چند صحابہؓ کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف گئے۔ ان دنوں شیاطین کو آسمان کی خبریں لینے سے روک دیا گیا تھا۔ اور ان پر انگارے (شہاب ثاقب) پھینکے جانے لگے تھے۔ تو وہ شیاطین اپنی قوم کے پاس آئے اور پوچھا کہ بات کیا ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں آسمان کی خبریں لینے سے روک دیا گیا ہے۔ اور (جب ہم آسمان کی طرف جاتے ہیں تو) ہم پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ شیاطین نے کہا کہ آسمان کی خبریں لینے سے روکنے کی کوئی نئی وجہ ہوئی ہے۔ اس لیے تم مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیل جاؤ اور اس

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلاَّ شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. فَانصَرَفَ أُولئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلاَةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ؛ فَقَالُوا: هذَا وَاللهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ؛ فَقَالُوا: - يَا قَوْمَنَا ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآناً عَجَباً يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا﴾- فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ- ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ﴾- وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ.

سبب کو معلوم کرو جو تمہیں آسمان کی خبریں لینے سے روکنے کا باعث ہوا ہے۔ وجہ معلوم کرنے کے لئے نکلے ہوئے شیاطین تہامہ کی طرف گئے جہاں نبی کریم ﷺ عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے مقام نخلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ جب قرآن مجید انہوں نے سنا تو غور سے اس کی طرف کان لگا دیئے۔ پھر کہا۔ خدا کی قسم یہی ہے جو آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث بنا ہے۔ پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا۔ "قوم کے لوگو! ہم نے حیرت انگیز قرآن سنا جو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اس لئے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔" (الجن:۱۔۲) اس پر نبی کریم ﷺ پر یہ آیت (سورہ جن) نازل ہوئی۔ (آپ کہئے کہ مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے) اور آپ پر جنوں کی گفتگو وحی کی گئی تھی۔

أخرجه البخاري في: ١٠ - كتاب الأذان: ١٠٥- باب الجهر بقراءة صلاة الفجر.

(٣٤) باب القراءة في الظهر والعصر

(۳۴) ظہر اور عصر میں قرات کا بیان

٢٦٠- حديث أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، يُطَوِّلُ فِي الأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ،

۲۶۰۔ حضرت ابو قتادہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعات میں سورہ فاتحہ اور ہر رکعت میں ایک سورت پڑھتے تھے۔ ان میں لمبی قرات کرتے تھے۔ لیکن آخری دو رکعات ہلکی پڑھاتے۔ کبھی کبھی کوئی آیت ہم کو بھی سنا دیا کرتے تھے۔ عصر میں آپ سورہ فاتحہ اور دیگر سورتیں

وَيُسْمِعُ الآيَةَ أَحْيَاناً ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الأُولَى، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ.

پڑھتے تھے۔ اس کی بھی پہلی دو رکعات لمبی پڑھتے اسی طرح صبح کی نماز کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری ہلکی۔

أخرجه البخاري في : ١٩ - كتاب الأذان : ٩٦- باب القراءة في الظهر.

٢٦١- حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْداً إِلَى عُمَرَ رضي الله عنه ، فَعَزَلَهُ ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّاراً . فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لاَ يُحْسِنُ يُصَلِّي ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَا إِسْحَقَ! إِنَّ هَؤُلاَءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لاَ تُحْسِنُ تُصَلِّي. قَالَ أَبُو إِسْحَقَ : أَمَّا أَنَا وَاللهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مَا أَخْرِمُ عَنْهَا ، أُصَلِّي صَلاَةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الأُولَيَيْنِ ، وَأُخِفُّ فِي الأُخْرَيَيْنِ. قَالَ : ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَقَ. فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلاً ، أَوْ رِجَالاً ، إِلَى الْكُوفَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ ، وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِداً إِلاَّ سَأَلَ عَنْهُ ، وَيُثْنُونَ مَعْرُوفاً ، حَتَّى دَخَلَ مَسْجِداً لِبَنِي عَبْسٍ ؛ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ ، يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ ؛ فَقَالَ : أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْداً

۲۶۱۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شکایت کی۔ اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر کے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا حاکم بنایا' تو کوفہ والوں نے سعد کے متعلق یہاں تک کہہ دیا کہ وہ تو اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھا سکتے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا بھیجا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ اے ابو اسحاق! ان کوفہ والوں کا خیال ہے کہ تم اچھی طرح نماز نہیں پڑھا سکتے۔ اس پر آپ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں تو انہیں نبی کریم ﷺ ہی کی طرح نماز پڑھاتا تھا۔ اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا تھا۔ عشاء کی نماز پڑھاتا تو اس کی پہلی دو رکعات میں (قرات) لمبی کرتا اور دوسری دو رکعات ہلکی پڑھاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو اسحاق! مجھ کو تم سے امید بھی یہی تھی۔ پھر آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا۔ قاصد نے ہر ہر مسجد میں جا کر ان کے متعلق پوچھا۔ سب نے آپ کی تعریف کی لیکن جب مسجد بنی عبس میں گئے۔ تو ایک شخص جس کا نام اسامہ بن قتادہ اور کنیت ابو سعدہ تھی' کھڑا ہوا۔ اس نے کہا کہ جب آپ نے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا ہے تو (سنئے کہ) سعد نہ فوج کے ساتھ خود جہاد کرتے تھے' نہ مال غنیمت کی تقسیم صحیح کرتے تھے اور نہ فیصلے میں عدل و انصاف کرتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ خدا کی قسم میں (تمہاری اس بات پر) تین دعائیں کرتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیرا

كَانَ لاَ يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ ، وَلاَ يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ ، وَلاَ يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ سَعْدٌ : أَمَا وَاللهِ لأَدْعُوَنَّ بِثَلاَثٍ : اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمْرَهُ ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ فَكَانَ بَعْدُ ، إِذَا سُئِلَ يَقُولُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ.

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ (أَحَدُ رُوَاةِ هذَا الْحَدِيثِ) فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ ، قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ.

یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف ریا و نمود کے لئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر اور اسے خوب محتاج بنا اور اسے فتنوں میں مبتلا کر۔ اس کے بعد (وہ شخص اس درجہ بد حال ہوا کہ) جب اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ ایک بوڑھا اور پریشان حال ہوں۔ مجھے سعدؓ کی بد دعا لگ گئی۔ عبدالملک (راویان حدیث میں سے ایک) نے بیان کیا کہ میں نے اسے دیکھا اس کی بھویں بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں پر آ گئی تھیں۔ لیکن اب بھی راستوں میں وہ لڑکیوں کو چھیڑتا۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٩٥- باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها.

(٣٥) باب القراءة في الصبح والمغرب

(۳۵) فجر اور مغرب کی نماز میں قرات کا بیان

٢٦٢- حديث أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ، وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ

۲۶۲- حضرت ابوبرزہ (فضلہ بن عبید ؓ) نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب ہم اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کو پہچان لیتے تھے۔ صبح کی نماز میں آنحضور ﷺ ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے۔ اور آپ ظہر اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا۔ اور عصر کی نماز اس وقت کہ ہم مدینہ منورہ کی آخری حد تک (نماز پڑھنے کے بعد)

☆ حضرت فضلہ بن عبید ؓ اپنی کنیت ابوبرزہ اسلمی سے مشہور و معروف ہیں۔ آغاز میں ہی اسلام قبول کیا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر عبدالعزی ابن خطل کو جو کعبہ کے پردہ کے نیچے تھا' انہوں نے قتل کیا تھا۔ تمام غزوات میں شریک ہے۔ پہلے بصرہ میں رہے پھر خراسان جا کر مرو میں رہے' پھر بصرہ واپس آ گئے تھے۔ یتیموں' بیواؤں اور مساکین پر بکثرت صدقہ کیا کرتے تھے رات کا قیام کثرت سے کرتے تھے حتیٰ کہ بیوی کو بھی بیدار کر دیا کرتے تھے۔ ۶۴ ہجری کو وفات پائی۔

ثُمَّ يَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ. وَلاَ يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ.

جاتے لیکن سورج اب بھی تیز رہتا تھا۔ اور عشاء کی نماز کو تہائی رات تک دیر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٩ - كتاب مواقيت الصلاة : ١١ - باب وقت الظهر عند الزوال.

٢٦٣- حديث أُمِّ الْفَضْلِ . عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ - ﴿وَالْمُرْسَلاَتِ عُرْفًا﴾ - فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ! وَاللهِ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ ، إِنَّهَا لآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

۲۶۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ام فضل (ان کی ماں) نے انہیں والمرسلات عرفا ☆ پڑھتے ہوئے سنا۔ پھر کہا کہ اے بیٹے! تم نے اس سورت کی تلاوت کر کے مجھے یاد دلایا۔ آخر عمر میں آنحضرت ﷺ کو مغرب میں یہی صورت پڑھتے ہوئے سنتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٩٨- باب القراءة في المغرب.

٢٦٤- حديث جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ. قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بالطور.

۲۶۴۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٩٩ - باب الجهر في المغرب.

(٣٦) باب القراءة في العشاء

(۳۶) عشاء کی نماز میں قرات کا بیان

٢٦٥- حديث الْبَرَاءِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.

۲۶۵۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ سفر میں تھے کہ عشاء کی دو پہلی رکعات میں سے کسی ایک رکعت میں آپ نے والتین والزیتون پڑھی۔

☆ حضرت ام الفضل کا نام لبابہ بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا ہے' آپ نے حضرت خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس کی زوجہ اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ نبی اکرم ﷺ آپ کے پاس تشریف لاتے تھے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔ یہی وہ خاتون ہیں جنہوں نے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی جو آخری نماز پڑھائی اس میں سورہ والمرسلات پڑھی تھی۔ ۳۰ احادیث روایت کی ہیں۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٠٠- باب الجهر في العشاء.

٢٦٦- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدُ اللهِ ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضي الله عنه كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلاَةَ ، فَقرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ. قَالَ : فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلاَةً خَفِيفَةً ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا ، فَقَالَ : إِنَّهُ مُنَافِقٌ. فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ ، فَأَتَي النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا ، وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا. وَأَنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ، فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ، فَتَجَوَّزْتُ، فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «يَا مُعَاذُ! أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟» ثَلاَثًا «اقْرَأْ - ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ - و - ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ - وَنَحْوَهَا».

۲۶۶- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے' پھر اپنی قوم میں آتے اور انہیں نماز پڑھاتے۔ انہوں نے (ایک مرتبہ) نماز میں سورہ بقرہ پڑھی۔ اس پر ایک صاحب جماعت سے الگ ہو گئے اور ہلکی نماز پڑھی۔ جب اس کے متعلق حضرت معاذ کو معلوم ہوا تو کہا وہ منافق ہے۔ ان کی یہ بات جب ان صاحب کو معلوم ہوئی تو وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ محنت کا کام کرتے ہیں اور اپنی اونٹنیوں کو خود پانی پلاتے ہیں۔ معاذ نے کل رات ہمیں نماز پڑھائی اور سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی' اس لئے میں نماز توڑ کر الگ ہو گیا۔ اس پر وہ کہتے ہیں کہ میں منافق ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے معاذ! تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہو؟ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا۔ (جب امام ہو تو) سورہ اقراء' والشمس وضحاھا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٧٤ - باب من لم ير إكفار من قَالَ ذلك متأولا أو جاهلا.

(٣٧) باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام

(۳۷) امام کے لیے نماز کو مکمل لیکن ہلکا پڑھنے کا حکم

٢٦٧- حديث أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي وَاللهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلاَنٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا. قَالَ : فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ

۲۶۷- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم صبح کی جماعت میں فلاں (معاذ بن جبل یا ابی بن کعب) کی وجہ سے شرکت نہیں کر پاتا۔ کیونکہ وہ ہمارے ساتھ اس نماز کو بہت لمبی کر دیتے ہیں۔ ابو مسعود نے کہا کہ

أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: «يَأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ؛ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوجِزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ».

میں نے آنحضرت ﷺ کو وعظ و نصیحت کے وقت اس سے زیادہ غضب ناک ہوتا کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ آپ اس دن تھے۔ پھر آپ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے بعض نمازیوں کو نفرت دلانے والے ہیں' پس تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے اسے اختصار کرنا چاہئے۔ کیونکہ جماعت میں بوڑھے' بچے اور ضرورت مند سب ہی ہوتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: ٩٣- كتاب الأحكام: ١٣- باب هل يقضي الحاكم أو يفتي وهو غضبان.

٢٦٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ؛ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ».

۲۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے۔ کیونکہ جماعت میں ضعیف اور بیمار اور بوڑھے (سب ہی) ہوتے ہیں۔ لیکن اکیلا پڑھے تو جس قدر جی چاہے طول دے سکتا ہے۔

أخرجه البخاري في: ١٠- كتاب الأذان: ٦٢- باب إذا صلى لنفسه فليطول ما شاء.

٢٦٩- حديث أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوجِزُ الصَّلاَةَ وَيُكْمِلُهَا.

۲۶۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کو مختصر اور پوری پڑھتے تھے۔

أخرجه البخاري في: ١٠- كتاب الأذان: ٦٤- باب الإيجاز في الصلاة وإكمالها.

٢٧٠- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلاَةً وَلاَ أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؛ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ.

۲۷۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ ہلکی لیکن کامل نماز میں نے کسی امام کے پیچھے کبھی نہیں پڑھی۔ آپ کا یہ حال تھا کہ اگر آپ بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو اس خیال سے کہ اس کی ماں کہیں پریشانی میں نہ مبتلا ہو جائے نماز مختصر کر دیتے۔

أخرجه البخاري في: ١٠- كتاب الأذان: ٦٥- باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي.

٢٧١- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «إِنِّي لأَدْخُلُ فِي الصَّلاَةِ وَأَنَا

۲۷۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میں نماز شروع کر دیتا ہوں۔ ارادہ یہ ہوتا ہے کہ

أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ».

نماز طویل کروں۔ لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے ماں کے دل پر بچے کے رونے سے کیسی چوٹ پڑتی ہے۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٦٥- باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي.

(٣٨) باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام

(۳۸) نماز میں تمام ارکان اعتدال سے پورے کرنے اور نماز کو ہلکا پڑھنے کا بیان

٢٧٢- حديث الْبَرَاءِ ، قَالَ : كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، مَا خَلاَ الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

۲۷۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا رکوع' سجدہ' دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے' تقریباً سب برابر تھے۔ سوائے قیام اور تشہد کے قعود کے۔

أخرجه البخاري في:١٠-كتاب الأذان : ١٢١- باب حد إتمام الركوع والاعتدال فيه والطمأنينة.

٢٧٣- حديث أَنَسٍ ﷺ قَالَ: إِنِّي لاَ آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي بِنَا . قَالَ ثَابِتٌ (راوي هذا الْحَدِيثِ) كَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُونَهُ ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ؛ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ، حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ.

۲۷۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جس طرح نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا بالکل اسی طرح تم لوگوں کو نماز پڑھانے میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں چھوڑتا ہوں۔ ثابت (حدیث کے راوی) نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک ایسا عمل کرتے تھے جسے میں تمہیں کرتے نہیں دیکھتا۔ جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں اور اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں۔

أخرجه البخاري في :١٠ - كتاب الأذان : ١٤٠- باب المكث بين السجدتين.

۲۷۳۔ حضرت امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں صد افسوس کہ لوگوں نے اس سنت کو جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے' چھوڑ رکھا ہے حتیٰ کہ ان کے محدث' فقیہ' مجتہد اور مقلد سب ہی اس سنت کے تارک نظر آتے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کے لیے ان لوگوں نے کون سا بہانہ تلاش کیا ہے۔(راز)

(۳۹) باب متابعة الإمام والعمل بعده

(۳۹) امام کی پیروی کرنے اور ہر کام امام کے بعد کرنے کا بیان

٢٧٤- حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَإِذَا قَالَ : «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الأَرْضِ.

۲۷۴- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے (یعنی رکوع سے سر اٹھاتے) تو ہم میں سے کوئی اس وقت تک اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک آپ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ دیتے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٣٣- باب السجود على سبعة أعظم.

(٤٢) باب ما يقال في الركوع والسجود

(۴۲) رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھنا چاہئے

٢٧٥- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ : «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي» يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

۲۷۵- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ اور رکوع میں اکثر یہ پڑھا کرتے تھے۔ **سبحانک اللھم ربنا و بحمدک اللھم اغفرلی** (اس دعا کو پڑھ کر) آپ قرآن کے حکم پر عمل کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٣٩ - باب التسبيح والدعاء في السجود.

(٤٤) باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والثوب وعقص الرأس في الصلاة

(۴۴) سجدوں کے اعضاء کا بیان اور نماز میں بالوں اور کپڑے کو نہ روکا جائے اور سر کے بالوں کا جوڑا نہ بنایا جائے

٢٧٦- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ ، وَلاَ يَكُفَّ شَعَراً وَلاَ ثَوْباً : الْجَبْهَةِ ،

۲۷۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا تھا۔ اس طرح کہ نہ بالوں کو آپ سمیٹتے نہ کپڑے کو (وہ سات اعضاء یہ ہیں)

۲۷۵- سورہ نصر کے حکم (اپنے رب کی پاکی بیان کر اور اس سے بخشش مانگ) کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ سجدہ اور رکوع میں مذکورہ دعا پڑھا کرتے تھے جس کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں' اے اللہ تو مجھ کو بخشش دے۔" اس دعا میں تسبیح' تحمید اور استغفار تینوں موجود ہیں۔ اس لیے رکوع اور سجدے میں اس کا پڑھنا افضل ہے۔(راز)

وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ.

پیشانی (مع ناک) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٣٣ - باب السجود على سبعة أعظم.

(٤٦) باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به ويختم به

(۴۶) نماز کی صفت کی جامعیت اور جس سے نماز شروع اور ختم کی جاتی ہے اس کا بیان

٢٧٧ - حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

۲۷۷۔ حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے بازوؤں کے درمیان اس قدر کشادگی کر دیتے کہ دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٢٧ - باب يبدى ضَبْعيه ويجافي في السجود.

(٤٧) باب سترة المصلي

(۴۷) نمازی کے سترے کا بیان

٢٧٨ - حديث ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا ، وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ، فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الأُمَرَاءُ.

۲۷۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن (مدینہ سے) باہر تشریف لے جاتے تو چھوٹے نیزہ (برچھا) کو گاڑنے کا حکم دیتے وہ جب آپ کے آگے گاڑ دیا جاتا تو آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے۔ اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے۔ یہی آپ سفر میں بھی کیا کرتے تھے۔ (مسلمانوں کے) خلفاء نے اسی وجہ سے برچھا ساتھ رکھنے کی عادت بنالی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٩٠ - باب سترة الإمام سترة من خلفه.

٢٧٩ - حديث ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

۲۷۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری کو سامنے عرض میں کر لیتے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

أخرجه البخاري في:٨ -كتاب الصلاة : ٩٨ - باب الصلاة إلى الراحلة والبعير والشجر والرحل.

٢٨٠ - حديث أَبِي جُحَيْفَةَ ، أَنَّهُ رَأَى

۲۸۰۔ حضرت ابی جحیفہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے

☆ حضرت عبداللہ بن مالک بن قشب ـــ بحینہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ہے۔ ابتدائی دور کے مسلمان ہیں۔ بڑے عبادت گزار، فاضل اور صائم الدھر تھے۔ مدینہ منورہ سے تیس میل کے فاصلے پر ریم جگہ پر قیام فرماتے۔ مدینہ پر مروان کی اخیر امارت میں ۵۶ ہجری میں وفات پائی۔

بِلالاً يُؤَذِّنُ ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالأَذان.

ہوئے دیکھا۔ وہ کہتے ہیں میں بھی ان کے منہ کے ساتھ ادھر ادھر منہ پھیرنے لگا۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٩- باب هل يتبع المؤذن فاه ههنا وههنا.

٢٨١- حديث أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ ، وَرَأَيْتُ بِلالاً أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلالاً أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّراً ، صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ.

۲۸۱۔ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ چمڑے کے خیمہ میں دیکھا۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کو وضو کرا رہے ہیں۔ اور ہر شخص آپ کے وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اگر کسی کو تھوڑا سا بھی پانی مل جاتا تو وہ اسے اپنے اوپر مل لیتا۔ اور اگر کوئی پانی نہ پا سکتا تو اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری ہی حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ پھر میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ایک برچھی اٹھائی جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا تھا۔ اور اسے انہوں نے (بطور سترہ) گاڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ (ڈیرے میں سے) ایک سرخ پوشاک پہنے ہوئے تہ بند (پنڈلیوں تک) اٹھائے ہوئے باہر تشریف لائے' اور برچھی کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی' میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور برچھی کے پرے سے گذر رہے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ١٧ - باب الصلاة في الثوب الأحمر.

٢٨٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الاِحْتِلامَ ، وَرَسُولُ اللهِ

۲۸۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) گدھی پر سوار ہو کر چلا' اس زمانے میں' میں بلوغ کے قریب تھا۔ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں

۲۸۱۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ آپ کا یہ جوڑا مکمل طور پر سرخ نہ تھا بلکہ اس میں سرخ اور کالی دھاریاں تھیں۔ سرخ رنگ کے متعلق حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ کافروں یا عورتوں کی مشابہت کی نیت سے مرد کو سرخ رنگ والے کپڑے پہننے درست نہیں۔(راز)

☆ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا اصل نام وہب بن عبداللہ العامری تھا۔ آپ وہب الخیر کے نام سے معروف ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے زندگی کے آخری ایام میں تشریف لائے۔ صغار صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ میں محکمہ پولیس کا سربراہ بنا دیا تھا۔ کوفہ میں ۷۴ ہجری کو وفات پائی۔

ﷺ يُصَلِّي بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ، وَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ تَرْتَعُ ، فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ ، فَلَمْ يُنْكَرْ ذَلِكَ عَلَيَّ.

نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ کے سامنے دیوار (کی آڑ) نہ تھی۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گذرا' اور گدھی کو چھوڑ دیا۔ وہ چرنے لگی' اور میں (نماز کے لیے) صف میں داخل ہو گیا (مگر) کسی نے مجھے اس بات پر ٹوکا نہیں۔

أخرجه البخاري في : ٣ - كتاب العلم : ١٨ - باب متى يصح سماع الصغير.

(٤٨) باب منع المار بين يدي المصلي

(۴۸) نمازی کے آگے سے گذرنے کی ممانعت کا بیان

٢٨٣- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. قَالَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ : رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمْعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ ، فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغاً إِلاَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الأُولَى. فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ ، فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ، وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ ، فَقَالَ : مَالَكَ وَلاِبْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ ! قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ

۲۸۳۔ ابو صالح سمان رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کسی چیز کی طرف منہ کئے ہوئے لوگوں کے لئے اسے آڑ بنائے ہوئے تھے۔ ابو معیط کے بیٹوں میں سے ایک جوان نے چاہا کہ آپ کے سامنے سے ہو کر گذر جائے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ پر دھکا دے کر باز رکھنا چاہا۔ جوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن کوئی راستہ سوائے سامنے سے گذرنے کے نہ ملا۔ اس لئے وہ پھر اسی طرف سے نکلنے کے لئے لوٹا۔ اب ابو سعید نے پہلے بھی زیادہ زور سے دھکا دیا۔ اسے ابو سعید سے شکایت ہوئی اور وہ اپنی یہ شکایت مروان کے پاس لے گیا۔ اس کے بعد ابو سعید بھی تشریف لے گئے۔ مروان نے کہا اے ابو سعید رضی اللہ عنہ آپ میں اور آپ کے بھتیجے میں کیا معاملہ پیش آیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ "جب کوئی شخص نماز کسی چیز کی طرف منہ کر کے پڑھے اور اس چیز کو آڑ بنا رہا ہو پھر بھی اگر کوئی سامنے سے گذرے تو اسے روک دینا چاہئے۔ اگر اب بھی اسے اصرار ہو تو اس سے لڑنا چاہئے۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔"

شَيْطَانٌ». أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ١٠٠- باب يرد المصلّي مَن مرَّ بين يديه.

٢٨٤- حديث أَبِي جُهَيْمٍ . عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنِ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَا ذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي ، فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ».

۲۸۴۔ بسر بن سعید نے کہا کہ زید بن خالد نے انہیں حضرت ابو جہیم عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان سے یہ بات پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گذرنے والے کے متعلق نبی کریم ﷺ سے کیا سنا ہے۔ ابو جہیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس کا کتنا بڑا گناہ ہے تو اس کے سامنے سے گذرنے پر چالیس تک وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دیتا۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ١٠١- باب إثم المار بين يدي المصلي.

(٤٩) باب دنو المصلي من السترة

(۴۹) نمازی کے سترہ کے قریب کھڑے ہونے کا بیان

٢٨٥- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ . قَالَ : كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ.

۲۸۵۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے سجدہ کرنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزر سکنے کا فاصلہ رہتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٩١- باب قدر كم ينبغي أن يكون بين المصلي والسترة.

٢٨٦- حديث سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوزُهَا.

۲۸۶۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ☆ نے بیان کیا کہ مسجد کی دیوار اور منبر کے درمیان بکری کے گذر سکنے کے فاصلہ کے برابر جگہ تھی۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٩١ - باب قدر كم ينبغي أن يكون بين المصلي والسترة.

☆ حضرت سلمہ بن عمرو بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عامر اسلمی ہے پہلے پہل حدیبیہ میں شامل ہوئے۔ بڑے بہادر تھے اور تیز دوڑتے تھے حتیٰ کہ گھوڑے سے بھی سبقت لے جاتے تھے۔ مدینے میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ ۷۴ھ میں ۸۰ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

۲۸۷- حديث سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ : كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ ، فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ! أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلاَةَ عِنْدَ هذِهِ الأُسْطُوَانَةِ. قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلاَةَ عِنْدَهَا.

۲۸۷- حضرت یزید بن ابی عبید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مسجد نبوی) میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ حضرت سلمہؓ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے جہاں قرآن شریف رکھا رہتا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو مسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ خاص طور سے اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة: ٩٥- باب الصلاة إلى الأسطوانة.

(٥١) باب الاعتراض بين يدي المصلي

(۵۱) نمازی کے سامنے لیٹے رہنے کا بیان

۲۸۸- حديث عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ.

۲۸۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے بچھونے پر نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لیٹی ہوتی جیسے (نماز کے لئے) جنازہ رکھا جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٢٢ - باب الصلاة على الفراش.

۲۸۹- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ.

۲۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے رہتے۔ اور میں (آپؐ کے سامنے) بچھونے پر آڑی سوئی ہوئی پڑی ہوتی۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ١٠٣- باب الصلاة خلف النائم.

۲۹۰- حديث عَائِشَةَ . عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَهَا (عَائِشَةَ) مَا يَقْطَعُ

۲۹۰- مسروق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ان چیزوں کو ذکر ہوا جو نماز کو توڑ دیتی ہیں

۲۸۷- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسجد نبوی میں ایک ستون کے پاس قرآن شریف صندوق میں رکھا رہتا تھا۔ اس کو ستون مصحف کہا کرتے تھے' یہاں اس کا ذکر ہے۔ (راز)

الصَّلَاةَ، الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. فَقَالَتْ: شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ! وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، مُضْطَجِعَةً، فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ.

یعنی کتا گدھا اور عورت۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ہمیں گدھوں اور کتوں کے برابر کر دیا۔ حالانکہ اللہ کی قسم! خود نبی کریم ﷺ اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ میں چارپائی پر آپؐ کے اور قبلہ کے بیچ میں لیٹی رہتی تھی۔ مجھے کوئی ضرورت پیش آتی اور چونکہ یہ بات مجھے پسند نہ تھی کہ آپؐ کے سامنے (جب کہ آپ نماز پڑھ رہے ہوں) بیٹھوں اور اس طرح آپ کو تکلیف ہو۔ اس لئے میں آپ کے پاؤں کی طرف سے خاموشی کے ساتھ نکل جاتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ١٠٥ - باب من قال لا يقطع الصلاة شيء.

٢٩١- حديث عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ، فَيُصَلِّي، فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي.

۲۹۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ تم لوگوں نے ہم عورتوں کو کتوں اور گدھوں کے برابر بنا دیا۔ حالانکہ میں چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی اور نبی کریم ﷺ تشریف لاتے اور چارپائی کے بیچ میں آجاتے (یا چارپائی کو اپنے اور قبلہ کے بیچ میں کر لیتے) پھر نماز پڑھتے۔ مجھے آپ کے سامنے پڑے رہنا برا معلوم ہوتا' اس لئے میں پائینتی کی طرف سے کھسک کر لحاف سے باہر نکل جاتی۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٩٩ - باب الصلاة إلى السرير.

٢٩٢- حديث عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

۲۹۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے سامنے سو جایا کرتی تھی۔ میرے پاؤں آپ کے سامنے (پھیلے ہوئے) ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو پاؤں کو ہلکے سے دبا دیتے اور میں انہیں سکیڑ لیتی پھر جب قیام فرماتے تو میں انہیں پھیلا لیتی تھی۔ اس زمانہ میں گھروں کے اندر چراغ نہیں ہوتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ١٠٤ - باب التطوع خلف المرأة.

٢٩٣- حديث مَيْمُونَةَ. قَالَتْ: كَانَ

۲۹۳۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم

رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ ، وَأَنَا حَائِضٌ ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ.

ﷺ نماز پڑھتے اور میں حائضہ ہونے کے باوجود آپ کے سامنے ہوتی' اکثر جب آپؐ سجدہ کرتے تو آپؐ کا کپڑا مجھے چھو جاتا۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ١٩ - باب إذا أصاب المصلي امرأته إذا سجد.

(٥٢) باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه

(۵۲) ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان اور اس کے پہننے کا طریقہ

٢٩٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلاَةِ فِي ثَوبٍ وَاحِدٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ!».

۲۹۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک پوچھنے والے نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا (کچھ برا نہیں) بھلا کیا تم میں ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٤ - باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفاً به.

٢٩٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ».

۲۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "کسی شخص کو بھی ایک کپڑے میں نماز اس طرح نہ پڑھنی چاہئے کہ اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔"

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٥ - باب إذا صلى في الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه.

٢٩٦- حديث عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلاً بِهِ ، فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، وَاضِعاً طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

۲۹۶- حضرت عمر بن ابی سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ اسے لپیٹے ہوئے تھے' اور اس کے دونوں کناروں کو دونوں کاندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

☆ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو حفص القرشی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی گود میں پرورش پائی یعنی ربیبہ بیٹے ہیں۔ ہجرت سے چند سال پہلے پیدا ہوئے۔ ان کے والد حضرت ابو سلمہؓ تین ہجری کو وفات پا گئے۔ انہوں نے ہی اپنی والدہ ام المومنین ام سلمہؓ کا نبی اکرم ﷺ سے نکاح کروایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ ان کے رضائی چچا ہیں۔ عبدالملک بن مروان کی خلافت میں ۸۳ ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٤ - باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفاً به.

٢٩٧- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ : رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ.

۲۹۷- محمد بن منکدر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اور انہوں نے بتلایا کہ میں نے نبی ﷺ کو بھی ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٣ - باب عقد الإزار على القفا في الصلاة.

۲۹۷- رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اکثر لوگوں کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا تھا۔ اس میں وہ ستر پوشی کر کے نماز پڑھتے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کپڑے موجود ہونے کے باوجود اسی لیے ایک کپڑے میں نماز ادا کی تاکہ لوگوں کو اس کا بھی جواز معلوم ہو جائے۔ اور اس طرح نماز جائز اور درست ہو گی۔ جمہور امت کا یہی فتویٰ ہے۔ (راز)

٥ - كتاب المساجد ومواضع الصلاة

۵- مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان

٢٩٨- حديث أَبِي ذَرٍّ ﷺ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ : «الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ» قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : «الْمَسْجِدُ الأَقْصى» قُلْتُ : كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ : «أَرْبَعُونَ سَنَةً : ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلاةُ بَعْدُ ، فَصَلِّ ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ».

۲۹۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلے روئے زمین پر کون سی مسجد بنی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد حرام۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے عرض کیا اور اس کے بعد؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے عرض کیا' ان دونوں کی تعمیر کے درمیان میں کتنا فاصلہ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ چالیس سال۔ پھر فرمایا اب جہاں بھی تجھ کو نماز کا وقت ہو جائے وہاں نماز پڑھ لے۔ بڑی فضیلت نماز پڑھنا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ١٠ - باب حدثنا موسى بن إسماعيل.

٢٩٩- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أُعْطِيتُ خَمْساً لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي : نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ مَسْجِداً وَطَهُوراً ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلاةُ فَلْيُصَلِّ ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ».

۲۹۹- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کو نہیں دی گئی تھیں۔ پہلی یہ کہ ایک مہینے کی راہ سے میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی' دوسری یہ کہ میرے لئے تمام زمین میں نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ اس لئے میری امت کے جس آدمی کی نماز کا وقت (جہاں بھی) آجائے اسے (وہیں) نماز پڑھ لینی چاہئے' تیسری یہ کہ میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا۔ چوتھی یہ کہ پہلے انبیاء خاص اپنی قوموں کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے تھے۔ لیکن مجھے دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ پانچویں یہ کہ مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٥٦- باب قول النبي ﷺ «جعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً».

٣٠٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي».

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا.

۳۰۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھے جامع کلام (جس کی عبارت مختصر اور فصیح و بلیغ ہو' اور معنی بہت وسیع ہوں) دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے۔ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تو (اپنے رب کے پاس) جا چکے اور (جن خزانوں کی وہ کنجیاں تھیں) انہیں اب تم نکال رہے ہو۔

أخرجه البخاري في: ٥٦ - كتاب الجهاد: ١٢٢ - باب قول النبي ﷺ «نصرت بالرعب مسيرة شهر».

(١) باب ابتناء مسجد النبي - ﷺ -

(۱) مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر

٣٠١- حديث أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ عَلَى رَاحِلَته، وَأَبُوبَكْرٍ رِدْفُهُ، وَمَلأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ، وَيُصَلِّي فِي

۳۰۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہاں کے بلند حصہ میں بنی عمرو بن عوف کے یہاں آپ اترے۔ اور یہاں چودہ رات قیام فرمایا۔ پھر آپؐ نے بنو نجار کو بلا بھیجا' تو وہ لوگ تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ حضرت انسؓ نے کہا' گویا میری نظروں کے سامنے نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر تشریف فرما ہیں' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور بنو نجار کے لوگ آپؐ کے چاروں طرف ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے اترے۔ اور آپؐ یہ پسند کرتے تھے کہ جہاں بھی نماز کا وقت آجائے فوراً نماز ادا کرلیں۔ آپؐ بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے' پھر آپؐ نے

۳۰۰۔ اس خواب میں آنحضرت ﷺ کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ آپ کی امت کے ہاتھوں دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں فتح ہوں گی۔ اور ان کے خزانوں کے وہ مالک ہوں گے۔ چنانچہ بعد میں اس خواب کی مکمل تعبیر مسلمانوں نے دیکھی کہ دنیا کی دو سب سے بڑی سلطنتیں روم و ایران مسلمانوں نے فتح کیں۔ حضرت ابو ہریرہ کا بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ (راز)

مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ ، فَقَالَ : «يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا» قَالُوا : لاَ وَاللهِ! لاَ نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلاَّ إِلَى اللهِ. قَالَ أَنَسٌ : فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ ، قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ ، وَفِيهِ خَرِبٌ ، وَفِيهِ نَخْلٌ؛ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ. فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ ، وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ ، وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ :

«اللّٰهُمَّ لاَ خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُ الآخِرَهْ

فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ»

یہاں مسجد بنانے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ بنو نجار کے لوگوں کو آپ نے بلوا کر فرمایا "اے بنو نجار تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو۔" انہوں نے جواب دیا نہیں یا رسول اللہ اس کی قیمت ہم صرف خداوند تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جیسا کہ تمہیں بتا رہا تھا یہاں مشرکین کی قبریں تھیں' اس باغ میں ایک ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت۔ نبی کریم ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو اکھڑوا دیا' ویرانہ کو صاف اور برابر کرایا۔ اور درختوں کو کٹوا کر ان کی لکڑیوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب بچھا دیا۔ اور پتھروں کے ذریعہ انہیں مضبوط بنا دیا۔ صحابہ پتھر اٹھاتے ہوئے رجز پڑھتے تھے۔ اور نبی کریم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ اور یہ کہہ رہے تھے "اے اللہ! آخرت کے فائدہ کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں۔ پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرمائیو۔"

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٤٨ - باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد؟!

(٢) باب تحويل القبلة من القدس إلى الكعبة

(۲) بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف قبلہ کا تبدیل ہونا

٣٠٢- حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۳۰۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے سولہ یا سترہ سال تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ دل سے چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ہم آپ کا آسمان کی طرف بار بار چہرہ

يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَأَنْزَلَ اللهُ - ﴿ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ﴾- فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ. وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ ، وَهُمُ الْيَهُودُ - مَا وَلاَّهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا؟ قُلْ للهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ- فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى ، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ فِي صَلاَةِ الْعَصْرِ يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ؛ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتَّى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

اٹھانا دیکھتے ہیں۔" (البقرہ : ۱۴۴) پھر آپ نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا۔ اور احمقوں نے جو یہودی تھے کہنا شروع کیا کہ "انہیں اگلے قبلہ سے کس چیز نے پھیر دیا۔ آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کی ملکیت ہے مشرق بھی اور مغرب بھی۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت کر دیتا ہے۔" (البقرہ : ۱۴۲) (جب قبلہ بدلا تو) ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی' پھر نماز کے بعد وہ چلے اور انصار کی ایک جماعت پر ان کا گزر ہوا جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ وہ نماز پڑھی ہے جس میں آپ نے موجودہ قبلہ (کعبہ) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پھر وہ جماعت (نماز کے دوران ہی) مڑ گئی اور کعبہ کی طرف منہ کر لیا۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٣١- باب التوجه نحو القبلة حيث كان.

٣٠٣- حديث الْبَرَاءِ رضي الله عنه ، قَالَ : صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْراً ، ثُمَّ صُرِفُوا نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

۳۰۳۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير: ٢ - سورة البقرة : ١٨ - باب ولكل وجهة هو موليها.

٣٠٤- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ

۳۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگ قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک آنے

آتٍ ؛ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَد أُنزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ ، فَاسْتَقْبِلُوهَا. وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

والا آیا۔ اس نے بتایا کہ رسول اللہ (ﷺ) پر کل وحی نازل ہوئی ہے اور انہیں کعبہ کی طرف (نماز میں) منہ کرنے کا حکم ہو گیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے بھی کعبہ کی جانب اپنے منہ کر لئے۔ اس وقت وہ شام کی جانب منہ کئے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ سب کعبہ کی جانب گھوم گئے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٣٢ - باب ما جاء في القبلة.

(٣) باب النهي عن بناء المساجد على القبور

(۳) قبروں پر مسجد بنانے کی ممانعت کا بیان

٣٠٥- حديث عَائِشَةَ ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ ، فِيهَا تَصَاوِيرُ ، فَذَكَرَتَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ : «إِنَّ أُولئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِداً ، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ ، فَأُولئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۰۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ دونوں نے ایک کلیسا کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس میں مورتیں تھیں۔ انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے بھی کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا "ان کا یہ قاعدہ تھا کہ اگر ان میں کوئی نیکو کار شخص مر جاتا تو وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں یہی مورتیں بنا دیتے' یہ لوگ خدا کی درگاہ میں قیامت کے دن تمام مخلوق میں برے ہوں گے۔"

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٤٨ - باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد؟!.

٣٠٦- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ : «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ».
قَالَتْ : وَلَوْ لاَ ذَلِكَ لأَبْرَزُوا قَبْرَهُ ،

۳۰۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر ایسا ڈر نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلی رہتی (اور حجرے میں نہ ہوتی) کیونکہ مجھے ڈر اس کا ہے کہ کہیں آپ کی قبر بھی مسجد نہ بنا لی جائے۔

غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِداً.

أخرجه البخاري في : ٢٣ - كتاب الجنائز : ٦٢ - باب ما يكره من اتخاذ المساجد عَلَى القبور.

٣٠٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِد».

۳۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یہودیوں پر خدا کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔"

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٥٥ - باب حدثنا أبو اليمان.

٣٠٨- حديث عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالاَ : لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ ، طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ ، فَقَالَ ، وَهُوَ كَذَلِكَ : «لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ» يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا.

۳۰۸۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مرض الوفات میں اپنی چادر کو بار بار چہرے پر ڈالتے۔ جب کچھ افاقہ ہوتا تو چادر ہٹا دیتے۔ آپؐ نے اسی اضطراب و پریشانی کی حالت میں فرمایا' "یہود و نصاریٰ پر خدا کی پھٹکار ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔" آپ یہ فرما کر امت کو ایسے کاموں سے ڈراتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٥٥ - باب حدثنا أبو اليمان.

(٤) باب فضل بناء المساجد والحث عليها

(۴) مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا

٣٠٩- حديث عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلاَنِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ ، عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ ، حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ ، وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ بَنَى مَسْجِداً يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ

۳۰۹۔ عبیداللہ خولانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے متعلق لوگوں کی باتوں کو سن کر فرمایا کہ تم لوگوں نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں۔ حالانکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ "جس نے مسجد بنائی اس سے مقصود اللہ پاک کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک مکان جنت میں اس کے لئے بنائے گا۔"

فِي الْجَنَّةِ».

أخرجه البخاري في : ٨ – كتاب الصلاة : ٦٥ – باب من بني مسجداً.

(٥) باب الندب إلى وضع الأيدي على الركب في الركوع ونسخ التطبيق

(۵) رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا

٣١٠– حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. قَالَ مِصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ، ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ ، فَنَهَانِي أَبِي ، وَقَالَ : كُنَّا نَفْعَلُهُ ؛ فَنُهِينَا عَنْهُ ، وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ.

أخرجه البخاري في : ١٠ – كتاب الأذان : ١١٨– باب وضع الأكف عَلَى الركب في الركوع.

۳۱۰– حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے مصعب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی' اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لیا۔ اس پر میرے باپ نے مجھے ٹوکا اور فرمایا کہ ہم بھی پہلے اسی طرح کرتے تھے۔ لیکن بعد میں اس سے روک دیئے گئے اور یہ حکم ہوا کہ ہم اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

(٧) باب تحريم الكلام في الصلاة ونسخ ما كان من إباحته

(۷) نماز میں باتیں کرنا حرام ہے اور اجازت منسوخ ہونے کا بیان

٣١١– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه ، قَالَ : كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا ، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، وَقَالَ : «إِنَّ فِي الصَّلاَةِ شُغْلاً».

أخرجه البخاري في : ٢١– كتاب العمل في الصلاة : ٢ – باب ما ينهى من الكلام في الصلاة.

۳۱۱– حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (پہلے) نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے ہوتے اور ہم سلام کرتے تو آپ ؐ اس کا جواب دیتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے یہاں سے واپس ہوئے تو ہم نے (پہلے کی طرح نماز ہی میں) سلام کیا۔ لیکن اس وقت آپ ؐ نے جواب نہیں دیا۔ بلکہ (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا کہ نماز میں آدمی کو فرصت کہاں۔

۳۱۰– حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر دونوں رانوں کے بیچ میں رکھنا منقول ہے۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب لا کر اشارہ فرمایا کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے۔(راز)

٣١٢- حديث زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : (كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلاَةِ ، يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ ، حَتَّى نَزَلَتْ هذِهِ الآيَةُ - ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا للهِ قَانِتِينَ﴾ - فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ.

٣١٢- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پہلے ہم نماز پڑھتے ہوئے بات بھی کر لیا کرتے تھے' کوئی بھی شخص اپنے دوسرے بھائی سے اپنی کسی ضرورت کے لئے بات کر لیتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "سب ہی نمازوں کی پابندی رکھو اور خاص طور پر بیچ والی نماز کی' اور اللہ کے سامنے فرماں برداروں کی طرح کھڑے ہوا کرو" (البقرہ: ٢٣٨) اس آیت کے ذریعہ ہمیں نماز میں چپ رہنے کا حکم دیا گیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٢ - سورة البقرة : ٤٣ - باب وقوموا لله قانتين أي مطيعين.

٣١٣- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُ ، فَانْطَلَقْتُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللهُ أَعْلَمُ بِهِ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الأُولَى ؛ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ ، وَقَالَ «إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي». وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهاً إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

٣١٣- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اپنی ایک ضرورت کے لئے (غزوہ بنی مصطلق میں) بھیجا۔ میں جا کر واپس آیا۔ میں نے کام پورا کر دیا تھا۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کیا۔ لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میرے دل میں اللہ جانے کیا بات آئی' اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مجھ پر اس لئے خفا ہیں کہ میں دیر سے آیا ہوں۔ میں نے پھر دوبارہ سلام کیا اور جب اس مرتبہ بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا تو اب میرے دل میں پہلے سے بھی زیادہ خیال آیا۔ پھر میں نے (تیسری مرتبہ) سلام کیا۔ اور اب آپ نے جواب دیا' اور فرمایا کہ پہلے دوبار جو میں نے جواب نہ دیا تو اس وجہ سے تھا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اور آپ اس وقت اپنی اونٹنی پر تھے۔ اور اس کا رخ قبلہ کی طرف نہ تھا بلکہ دوسری طرف تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢١- كتاب العمل في الصلاة : ١٥ - باب لا يرد السلام في الصلاة.

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عمر یا ابو عامر تھی۔ احد کے موقعہ پر چھوٹے تھے۔ اس لیے خندق میں پہلی مرتبہ میدان میں آئے۔ سترہ غزوات میں حصہ لیا۔ آنکھیں دکھتی تھیں جس کی وجہ سے نظر نہیں آتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے آنکھیں درست کر دی تھیں۔ ٦٦ یا ٦٨ ہجری کو کوفہ میں وفات پائی۔

(٨) باب جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة

(۸) نماز کے اندر شیطان پر لعنت کرنا درست ہے

٣١٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَى الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلاَةَ ، فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ- ﴿رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي﴾- فَرَدَّهُ خَاسِئًا».

۳۱۴- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "گزشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا۔ وہ میری نماز میں خلل ڈالنا چاہتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا۔ اور میں نے سوچا کہ مسجد کے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب بھی اسے دیکھو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آگئی "اے میرے رب مجھے ایسا ملک عطا فرما دے جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو۔" (ص:۳۵) پھر آنحضرت ﷺ نے اس شیطان کو ذلیل کر کے دھتکار دیا

أخرجه البخاري في :٨ - كتاب الصلاة : ٧٥ - باب الأسير أو الغريم يربط في المسجد.

(٩) باب جواز حمل الصبيان في الصلاة

(۹) دوران نماز میں بچوں کو اٹھا لینا درست ہے

٣١٥- حديث أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وِلأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا ، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

۳۱۵- حضرت ابو قتادہ انصاری ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت امامہؓ بنت زینبؓ بنت رسول اللہ ؐ کو نماز پڑھتے وقت اٹھائے رہتے تھے۔ ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی حدیث میں ہے کہ جب سجدہ میں جاتے تو اتار دیتے اور جب قیام فرماتے تو اٹھا لیتے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ١٠٦ - باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة.

(١٠) باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة

(۱۰) نماز میں ضرورت سے دو ایک قدم چلنا درست ہے

٣١٦- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ أَبُو حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ : إِنَّ رِجَالاً أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ ، وَقَدِ امْتَرَوْا فِي

۳۱۶- ابو حازم بن دینار ؒ نے بیان کیا کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ کے پاس آئے۔ ان کا آپس میں اس

الْمِنْبَرِ ، مِمَّ عُودُهُ ، فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ : وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ ، وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى فُلَانَةَ (امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ) : «مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ» فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا. ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَيْهَا ، وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى ، فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ، ثُمَّ عَادَ ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : «أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي».

(بات) پر اختلاف تھا کہ منبر نبوی (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کی لکڑی کس درخت کی تھی۔ اس لئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا' خدا گواہ ہے میں جانتا ہوں کہ منبر نبوی کس لکڑی کا تھا۔ پہلے دن جب وہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جب اس پر رسول اللہ ﷺ بیٹھے تو میں اس کو بھی جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی فلاں عورت کے پاس ـــــــ جن کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نام بھی بتایا تھا ـــــــ ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے میرے لئے لکڑیاں جوڑ دینے کے لئے کہیں۔ تاکہ مجھے لوگوں سے کچھ کہنا ہو تو اس پر بیٹھا کروں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے غلام سے کہا اور وہ غابہ کے جھاؤ کی لکڑی سے اسے بنا کر لایا۔ انصاری خاتون نے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آں حضور ﷺ نے اسے یہاں رکھوایا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی پر (کھڑے ہو کر) نماز پڑھائی۔ اسی پر کھڑے کھڑے تکبیر کہی۔ اسی پر رکوع کیا۔ پھر الٹے پاؤں لوٹے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا اور پھر دوبارہ اسی طرح کیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو خطاب فرمایا۔ لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنی سیکھ لو۔

أخرجه البخاري في : ١١- كتاب الجمعة : ٢٦- باب الخطبة على المنبر.

(١١) باب كراهة الاختصار في الصلاة

(۱۱) نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

٣١٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ : نُهِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِراً.

۳۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٢١- كتاب العمل في الصلاة : ١٧- باب الخصر في الصلاة.

(١٢) باب كراهة مسح الحصى وتسوية التراب في الصلاة

(۱۲) نماز میں کنکریاں ہٹانے اور مٹی صاف کرنے کی ممانعت

٣١٨- حديث مُعَيْقيبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ ، قَالَ : «إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً».

۳۱۸۔ حضرت معیقیب بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے جو ہر مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے کنکریاں برابر کرتا تھا فرمایا کہ اگر ایسا کرنا ہے تو صرف ایک ہی بار کر۔ (کیونکہ بار بار ایسا کرنا نماز میں خشوع و خضوع کے خلاف ہے)

أخرجه البخاري في :٢١ - كتاب العمل في الصلاة : ٨ - باب مسح الحصا في الصلاة.

(١٣) باب النهي عن البصاق في المسجد ، في الصلاة وغيرها

(۱۳) دوران نماز یا نماز کے علاوہ مسجد میں تھوکنے کی ممانعت نماز میں ہو یا نماز کے سوا

٣١٩- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلاَ يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ ، فَإِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى».

۳۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھا' آپ نے اسے کھرچ ڈالا اور لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز میں ہو تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ نماز میں منہ کے سامنے اللہ عزوجل ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٣٣ - باب حك البزاق باليد من المسجد.

٣٢٠- حديث أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ، ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ، أَوْ عَنْ يَمِينِهِ ، وَلكِنْ عَنْ يَسَارِهِ ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى.

۳۲۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ نے اسے کنکری سے کھرچ ڈالا۔ پھر فرمایا "کوئی شخص سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکے' البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لینا چاہیے۔"

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٣٦- باب ليبزق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى.

☆ حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ الدوسی رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے ہیں۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ کی مہر مبارک کے امین رہے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور میں بیت المال کے نگران مقرر تھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مہر کے محافظ رہے۔ آپ کو جذام کی مرض لاحق تھی۔ چالیس ہجری کو وفات پائی۔

٣٢١- حديث أَبي هُرَيْرَةَ وأَبي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، فَقَالَ: «إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى».

٣٢١- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک کنکری لی اور اسے صاف کر دیا۔ پھر فرمایا "جب کوئی شخص تھوکے تو اسے سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکنا چاہیے۔ البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔"

أخرجه البخاري في: ٨ - كتاب الصلاة: ٣٤ - باب حك المخاط بالحصى من المسجد.

٣٢٢- حديث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطاً، أَوْ بُصَاقًا، أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ.

٣٢٢- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی دیوار پر رینٹ (ناک کا مواد) یا تھوک یا بلغم دیکھا تو اسے آپؐ نے کھرچ ڈالا۔

أخرجه البخاري في: ٨ - كتاب الصلاة: ٢٣- باب حك البزاق باليد من المسجد.

٣٢٣- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قال النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلاَةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلاَ يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ».

٣٢٣- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکے۔ ہاں بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔"

أخرجه البخاري في: ٨ - كتاب الصلاة: ٣٦ - باب ليبزق عن يساره أو تحت قدمه.

٣٢٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا».

٣٢٤- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اور اس کا کفارہ اسے (زمین میں) چھپا دینا ہے۔"

أخرجه البخاري في: ٨ - كتاب الصلاة: ٣٧ - باب كفارة البزاق في المسجد.

٣٢١- اس حدیث میں نماز کی قید نہیں۔ مگر حضرت انسؓ والی حدیث (نمبر ٣٢٣) میں نماز کی قید ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت مطلق ہے۔ یعنی نماز میں ہو یا غیر نماز میں 'مسجد میں ہو یا غیر مسجد میں' قبلہ رخ تھوکنا منع ہے۔ (راز)

(١٤) باب جواز الصلاة في النعلين

(۱۴) جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کا بیان

٣٢٥- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ الأَزْدِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۳۲۵- سعید بن یزید ازدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ اپنی جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا' ہاں!

أخرجه البخاري في: ٨ - كتاب الصلاة: ٢٤ - باب الصلاة في النعال.

(١٥) باب كراهة الصلاة في ثوب له أعلام

(۱۵) پھول دار کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

٣٢٦- حديث عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلاَمٌ، فَقَالَ: «شَغَلَتْنِي أَعْلاَمُ هذِهِ اذهبوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ».

۳۲۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دھاری دار چادر میں نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ اس کے نقش و نگار نے مجھے غافل کر دیا۔ اسے لے جا کر ابو جہم کو واپس کر دو۔ اور ان سے (بجائے اس کے) سادی چادر مانگ لاؤ۔ (یہ چادر ابو جہم نے آپ کو تحفہ میں دی تھی۔ مگر اس کے نقش و نگار آپ کو پسند نہیں آئے کیونکہ ان کی وجہ سے نماز کے خشوع و خضوع میں فرق آ رہا تھا۔ اس لئے آپ نے اسے واپس کرا دیا۔ (معلوم ہوا کہ نماز میں غافل کرنے والی کوئی چیز نہ ہونی چاہیے)

أخرجه البخاري في: ١٠ - كتاب الأذان: ٩٣ - باب الالتفات في الصلاة.

(١٦) باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام

(۱۶) کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

٣٢٧- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ».

۳۲۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہو گئی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ۔

۳۲۵- سنن ابوداؤد اور مستدرک حاکم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہودیوں کے خلاف کرو۔ وہ جوتیوں میں نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز میں جوتے اتارنا مکروہ جانتے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نعل عربوں کا ایک خاص جوتا ہے۔ ان عام جوتوں میں نماز جائز نہیں۔ خواہ وہ پاک صاف بھی ہوں۔ دلائل کی رو سے ایسا کہنا صحیح نہیں ہے۔ جوتوں میں نماز بلا کراہت جائز اور درست ہے بشرطیکہ وہ پاک اور صاف ستھرے ہوں۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ۷۰ - كتاب الأطعمة : ۵۸ - باب إذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشائه.

۳۲۸- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلاَةَ الْمَغْرِبِ ، وَلاَ تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ».

۳۲۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب شام کا کھانا حاضر کیا گیا تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لو۔ اور کھانے میں بے مزہ بھی نہ ہونا چاہیے۔ اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز میں جلدی مت کرو۔

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۴۲ - باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة.

۳۲۹- حديث عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : «إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ».

۳۲۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اگر شام کا کھانا سامنے رکھا جائے اور ادھر نماز کے لئے تکبیر بھی ہونے لگے تو پہلے کھانا کھالو۔"

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۴۲ - باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة.

۳۳۰- حديث ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ ، وَلاَ يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ».

۳۳۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا شام کا کھانا تیار ہو چکا ہو' اور تکبیر بھی کہی جا چکی ہو تو پہلے کھانا کھا لو اور نماز کے لئے جلدی نہ کرو' کھانے سے فراغت کر لو۔

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۴۲- باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة.

(۱۷) باب نهي من أكل ثوماً أو بصلاً أو كراثاً أو نحوها

(۱۷) لہسن' پیاز' گندنا یا اسی طرح کی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے

۳۳۱- حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

۳۳۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم

۳۳۰- ان احادیث کا مقصد اتنا ہی ہے کہ بھوک کے وقت اگر کھانا تیار ہو' تو پہلے اس سے فارغ ہونا چاہئے تاکہ نماز پورے سکون کے ساتھ ادا کی جائے اور دل کھانے میں نہ لگا رہے۔ اور یہ اس کے لیے ہے جسے پہلے ہی سے بھوک ستا رہی ہو۔ (راز)

۳۳۱- کچا لہسن یا کچا پیاز کھانا مراد ہے کہ اس کے کھانے سے منہ میں بو پیدا ہو جاتی ہے۔ سگریٹ نوشوں کے لیے بھی لازم ہے کہ منہ صاف کر کے بدبو دور کر کے مسواک سے منہ کو رگڑ رگڑ کر مسجد میں آئیں۔ ان بدبودار چیزوں کا ایک ہی حکم ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ لہسن اور پیاز کو پکا کر قابل استعمال بنایا جا سکتا ہے۔ (راز)

عنهما ، أنَ النبيَّ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هذِهِ الشَّجَرَةِ» يَعْنِي الثُّومَ «فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا».

ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر کہا تھا کہ جو شخص اس درخت یعنی لہسن کو کھائے ہوئے ہو اسے ہماری مسجد میں نہ آنا چاہئے۔

أخرجه البخاري في: ١٠ - كتاب الأذان : ١٦٠ - باب ما جاء في الثوم النِّيِّ والبصل والكراث.

٣٣٢ - حديث أَنَسٍ. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا ، مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَنْ أَكَلَ مِنْ هذِهِ الشَّجَرَةِ فَلاَ يَقْرَبْنَا» أَوْ «لاَ يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا».

۳۳۲۔ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے لہسن کے بارے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا کہ "جو شخص اس درخت کو کھائے وہ ہمارے قریب نہ آئے" یا فرمایا ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٦٠ - باب ما جاء في الثوم النِّيِّ والبصل والكراث.

٣٣٣ - حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ أَكَلَ ثُوماً أَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا» أَوْ قَالَ «فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ».

وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحاً ، فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ ، فَقَالَ : «قَرِّبُوهَا» إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ. فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا ، قَالَ : «كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لاَ تُنَاجِي».

۳۳۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے ہوئے ہو تو وہ ہم سے دور رہے یا (یہ کہا کہ اسے) ہماری مسجد سے دور رہنا چاہیے یا اسے اپنے گھر ہی میں بیٹھنا چاہیے۔

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ہانڈی لائی گئی جس میں کئی قسم کی ہری ترکاریاں تھیں۔ (پیاز یا گندنا بھی) آپؐ نے اس میں بو محسوس کی اور اس کے متعلق دریافت کیا۔ اس سالن میں جتنی ترکاریاں ڈالی گئی تھیں وہ آپ کو بتا دی گئیں۔ وہاں ایک صحابی موجود تھے آپؐ نے فرمایا کہ اس کی طرف یہ سالن بڑھا دو۔ آپ نے اسے کھانا پسند نہیں فرمایا اور فرمایا کہ تم لوگ کھالو۔ میری جن سے سرگوشی رہتی ہے تمہاری نہیں رہتی۔

أخرجه البخاري في: ١٠ - كتاب الأذان : ١٦٠ - باب ما جاء في الثوم النِّيِّ والبصل والكراث.

(١٩) باب السهو في الصلاة والسجود له

(۱۹) نماز میں بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان

٣٣٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا نُودِيَ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لاَ يَسْمَعَ الأَذَانَ، فَإِذَا قُضِيَ الأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِن يَدْرِي كَمْ صَلَّى. فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى، ثَلاَثًا أَوْ أَرْبَعًا، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ».

۳۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جب نماز کے لئے اذان ہوتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے۔ تاکہ اذان نہ سنے' جب اذان پوری ہو جاتی ہے' تو پھر آجاتا ہے۔ پھر جب اقامت ہوتی ہے تو پھر بھاگ پڑتا ہے۔ لیکن اقامت ختم ہوتے ہی پھر آجاتا ہے اور نمازی کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے' اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات یاد کر۔ اس طرح اسے وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو اس کے ذہن میں نہیں تھیں۔ لیکن دوسری طرف نمازی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعات اس نے پڑھی ہیں۔ اس لئے اگر کسی کو یہ یاد نہ رہے کہ تین رکعت پڑھیں یا چار تو بیٹھے ہی بیٹھے سہو کے دو سجدے کر لے۔"

أخرجه البخاري في: ٢٢ - كتاب السهو: ٦ - باب إذا لم يدركم صلى ثلاثًا أو اربعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وهو جالس.

٣٣٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رضي الله عنه، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهْوَ جَالِسٌ، ثُمَّ سَلَّمَ.

۳۳۵۔ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کسی نماز کی دو رکعت پڑھانے کے بعد کھڑے ہو گئے۔ پہلا قعدہ نہیں کیا۔ اس لئے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نماز پوری کر چکے تو ہم سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن آپ نے سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے اللہ اکبر کہا اور سلام ہی سے پہلے دو سجدے بیٹھے بیٹھے کئے' پھر سلام پھیرا۔

أخرجه البخاري في: ٢٢ - كتاب السهو: ١ - باب ما جاء في السهو إذا قام من ركعتي الفريضة.

٣٣٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ، (قَالَ إِبْرَاهِيمُ، أَحَدُ الرُّوَاة، لاَ أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ)؛

۳۳۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی (ابراہیم راوی نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ نماز میں زیادتی ہوئی یا کمی) پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ

فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَحَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ؟ قَالَ : «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا : صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا. فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ. فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ، قَالَ : «إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ ، وَلكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسى كَمَا تَنْسَوْنَ ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي ، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ».

سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا آخر بات کیا ہے؟ لوگوں نے کہا آپ نے اتنی اتنی رکعات پڑھی ہیں۔ یہ سن کر آپ نے اپنے دونوں پاؤں پھیرے اور قبلہ کی طرف منہ کر لیا اور (سہو کے) دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ "اگر نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں تمہیں پہلے ہی ضرور کہہ دیتا لیکن میں تو تمہارے جیسا آدمی ہوں۔ جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ اس لئے جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلایا کرو اور اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو اس وقت ٹھیک بات سوچے' پھر اسی کے مطابق نماز پوری کرے' پھر سلام پھیر کر دو سجدے (سہو کے) کرے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٣١- باب التوجه نحو القبلة حيث كان.

٣٣٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا ؛ وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ ، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ ، فَقَالُوا : قَصُرَتِ الصَّلاَةُ ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ ، فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللهِ! أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ ، فَقَالَ : «لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ» ، قَالُوا : بَلْ نَسِيتَ يَا

۳۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد آپ مسجد کے آگے کے حصہ یعنی دالان میں ایک لکڑی پر سہارا لے کر کھڑے ہو گئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔ حاضرین میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے مگر بات کرنے سے ڈرے اور جلد باز لوگ مسجد سے باہر نکل گئے۔ صحابہ نے آپس میں کہا کہ شاید نماز میں کمی ہو گئی ہے۔ (اسی لیے آنحضرت ﷺ نے ظہر کی نماز چار کے بجائے صرف دو ہی رکعت پڑھائی ہیں) حاضرین میں ایک صحابی تھے جنہیں آپ "ذوالیدین" (لمبے ہاتھوں والا) کہہ کر مخاطب فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی نماز کی رکعات کم ہو گئیں ہیں یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضرت ﷺ

۳۳۶۔ بخاری شریف کی ہی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے چار کے بجائے پانچ رکعت نماز پڑھ لی تھی۔ اور یہ ظہر کی نماز تھی۔ ٹھیک بات سوچنے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً تین یا چار میں شک ہو تو تین کو اختیار کرے۔ دو اور تین میں شک ہو تو دو کو اختیار کرے۔ (راز)

رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ» ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ، ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ.

نے فرمایا' نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعات کم ہوئی ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ' آپؐ بھول گئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے یاد کر کے فرمایا کہ ذوالیدین نے صحیح کہا ہے۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور دو رکعات اور پڑھائیں۔ پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدہ (سہو) میں گئے' نماز کے سجدہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ میں گئے۔ پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے بھی لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٤٥ - باب ما يجوز من ذكر الناس.

(٢٠) باب سجود التلاوة

(۲۰) سجدہ تلاوت کا بیان

٣٣٨- حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عنهما ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ ، فِيهَا السَّجْدَةُ ، فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ.

۳۳۸۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہماری موجودگی میں آیت سجدہ پڑھتے اور سجدہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ (ہجوم کی وجہ سے) اس طرح سجدہ کرتے کہ پیشانی رکھنے کی جگہ بھی نہ ملتی جس پر سجدہ کرتے۔

أخرجه البخاري في : ١٧ - كتاب سجود القرآن : ٨ - باب من سجد لسجود القارىء.

٣٣٩- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه ، قَالَ : قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ. غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ ، وَقَالَ : يَكْفِينِي هذَا ؛ فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذلِكَ قُتِلَ كَافِراً.

۳۳۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مکہ میں نبی کریم ﷺ نے سورہ النجم کی تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ آپ کے پاس جتنے آدمی تھے (مسلمان اور کافر) ان سب نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ البتہ ایک بوڑھا شخص (امیہ بن خلف) اپنے ہاتھ میں کنکری یا مٹی اٹھا کر اپنی پیشانی تک لے گیا اور کہا میرے لئے یہی کافی ہے میں نے دیکھا کہ بعد میں وہ بوڑھا کافر ہی رہ کر مارا گیا۔

أخرجه البخاري في : ١٧ - كتاب سجود القرآن : ١ - باب ما جاء في سجود القرآن وسنتها.

۳۳۹۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے سورہ نجم کی تلاوت کی تو مشرکین اس درجہ مسحور و مغلوب ہو گئے کہ آپؐ نے آیت سجدہ پر جب سجدہ کیا تو مسلمانوں کے ساتھ وہ بھی سجدہ میں چلے گئے۔ اس باب میں یہ تاویل سب سے زیادہ مناسب اور واضح ہے۔ (راز)

٣٤٠- حديث زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضي الله عنه ، فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا.

۳۴۰- عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ نے یقین کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے سورہ النجم کی تلاوت کی تھی۔ اور آنحضور ﷺ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

أخرجه البخاري في : ١٧ - كتاب سجود القرآن : ٦ - باب من قرأ السجدة و لم يسجد.

٣٤١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ. عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ- ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ - فَسَجَدَ، فَقُلْتُ ، مَا هٰذِهِ؟ قَالَ : سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ، فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ.

۳۴۱- حضرت ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء پڑھی آپ نے **اذا السماء انشقت** پڑھی اور سجدہ کیا۔ اس پر میں نے کہا کہ یہ سجدہ کیسا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ اس سورۃ میں میں نے ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا تھا۔ اس لئے میں بھی ہمیشہ اس میں سجدہ کروں گا' یہاں تک کہ آپؐ سے مل جاؤں۔

أخرجه البخاري في :١٠ - كتاب الأذان : ١٠١ - باب القراءة في العشاء بالسجدة.

(٢٣) باب الذكر بعد الصلاة

(۲۳) نماز کے بعد ذکر کرنا کیسا ہے

٣٤٢- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلاَةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ.

۳۴۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی نماز ختم ہونے کو تکبیر کی وجہ سے سمجھ جاتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٥٥ - باب الذكر بعد الصلاة.

(٢٤) باب استحباب التعوذ من عذاب القبر

(۲۴) قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا مستحب ہے

٣٤٣- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ ، فَقَالَتَا لِي ، إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ ، فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا؛ فَخَرَجَتَا. وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ

۳۴۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں۔ اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبریں عذاب ہو گا۔ لیکن میں نے انہیں جھٹلایا' اور ان کی تصدیق نہیں کر سکی۔ پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دو بوڑھی عورتیں

ﷺ فَقُلْتُ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ عَجُوزَيْنِ ، وَذَكَرْتُ لَهُ ؛ فَقَالَ : «صَدَقَتَا ، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا». فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلاةٍ إِلاَّ تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

------' پھر میں نے آپ سے واقعہ کا ذکر کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح کہا' قبر والوں کو عذاب ہو گا۔ اور ان کے عذاب کو تمام چوپائے سنیں گے۔ پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگنے لگے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۸۰ - كتاب الدعوات : ۳۷ - باب التعوذ من عذاب القبر.

(۲٥) باب ما يستعاذ منه في الصلاة

(۲۵) نماز میں جس سے پناہ مانگنا چاہیے اس کا بیان

۳٤٤- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ فِي صَلاَتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

۳۴۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے سنا۔

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱٤۹ - باب الدعاء قبل السلام.

۳٤٥- حديث عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلاَةِ «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، وَأَعُوذ بكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ». فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ! فَقَالَ : «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ

۳۴۵- نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے ترجمہ "اے اللہ قبر کے عذاب سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ زندگی کے اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ! تیری پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے۔" کسی (یعنی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے آنحضور ﷺ سے عرض کی کہ آپ تو قرض سے بہت ہی زیادہ پناہ مانگتے ہیں! اس پر آپ نے فرمایا کہ جب کوئی مقروض ہو جائے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلاف ہو جاتا ہے۔

۳۴۵- زندگی کے فتنے سے مراد پوری زندگی میں انسان کو جو فتنے اور آزمائشیں پیش آتی ہیں۔ مثلاً دنیاوی آزمائشیں' شہوات اور لاعلمی کے سبب غلطیاں سرزد ہونا' اور موت کے فتنے سے مراد خاتمے کے وقت جو فتنے اور امتحان آتے ہیں۔ جن کے ذریعے انسان گناہ گار ہوتا ہے۔ ایسے قرض سے پناہ مانگی ہے جو آدمی ناجائز طور پر لے یعنی غیر ضروری ہو اور پھر ادائیگی سے عاجز آ جائے۔ باقی ضرورت کے تحت قرض لینا جس کی ادائیگی پر قادر ہو اس سے پناہ مانگنا مراد نہیں ہے۔ دعا کا پہلا جز اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور دوسرا بندوں کا۔ (مرتب)

فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ».

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٤٩ - باب الدعاء قبل السلام.

٣٤٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ».

۳۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کرتے تھے "اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور کانے دجال کی بلا سے تیری پناہ چاہتا ہوں"

أخرجه البخاري في : ٢٣ - كتاب الجنائز : ٨٨ - باب التعوذ من عذاب القبر.

(٢٦) باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته

(۲۶) نماز کے بعد کونسا ذکر مستحب ہے اور اسکا طریقہ

٣٤٧- حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ. عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ : «لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

۳۴۷۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط میں لکھوایا کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے "اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اس کی ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو دے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں۔ اور کسی مال دار کو اس کی دولت و مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں گے۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٥٥ - باب الذكر بعد الصلاة.

٣٤٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا : ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلاَ

۳۴۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نادار لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ امیر رئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت حاصل کر چکے حالانکہ

وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ ، وَلَهُم فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ. قَالَ : «أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْه ، إِلاَّ مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ؟ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ » ، فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلاثاً وَثَلاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلاثاً وَثَلاثِينَ وَنكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ : «تَقُولُ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَاللهُ أَكْبَرُ ، حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلُّهِنَّ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ».

جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن مال و دولت کی وجہ سے انہیں ہم پر فوقیت حاصل ہے کہ اس کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں' عمرہ کرتے ہیں' جہاد کرتے ہیں اور صدقے دیتے ہیں۔ (اور ہم محتاجی کی وجہ سے ان کاموں کو نہیں کرپاتے) اس پر آپ نے فرمایا کہ لو میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ اگر تم اس کی پابندی کرو گے تو جو لوگ تم سے آگے بڑھ چکے ہیں انہیں تم پالو گے اور تمہارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤ گے سوائے ان کے جو یہی عمل شروع کردیں۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) تحمید (الحمدللہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) کہا کرو۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) پھر ہم میں اختلاف ہو گیا کسی نے کہا کہ ہم تسبیح تینتیس مرتبہ۔ تحمید تینتیس مرتبہ اور تکبیر چونتیس مرتبہ کہیں گے۔ میں نے اس پر آپؐ سے دوبارہ معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمدللہ اور اللہ اکبر کہو۔ تا آنکہ ہر ایک ان میں سے تینتیس مرتبہ ہو جائے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٥٥ - باب الذكر بعد الصلاة.

(٢٧) باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة

(۲۷) تکبیر تحریمہ اور قرات کے درمیان کی دعاؤں کا بیان

٣٤٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً هُنَيَّةً ، فَقُلْتُ : بِأَبِي وَأُمِّي يَارَسُولَ اللهِ! إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ : أَقُولُ : «اللَّهُمَّ

۳۴۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرآت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے۔ تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ آپ اس تکبیر اور قرآت کے درمیان کی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں "اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر

بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؛ اللَّهُمَّ نقِّني مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ».

جتنی مشرق اور مغرب میں ہے۔ اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی' برف اور اولے سے دھوڈال۔''

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٨٩ - باب ما يقول بعد التكبير.

(٢٨) باب استحباب إتيان الصلاة بوقار وسكينة والنهي عن إتيانها سعياً

(۲۸) نماز کے لیے وقار و سکون سے آنا مستحب اور دوڑ کر آنا ممنوع ہے

٣٥٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ ، عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا».

۳۵۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ''جب نماز کے لئے تکبیر کہی جائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ (اپنی معمولی رفتار سے) آؤ پورے اطمینان کے ساتھ' پھر نماز کا جو حصہ (امام کے ساتھ) پالو اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کرو۔

أخرجه البخاري في : ١١- كتاب الجمعة : ١٨ - باب المشي إلى الجمعة وقول الله جل ذكره ﴿فاسعوا إلى ذكر الله﴾.

٣٥١- حديث أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ : «مَا شَأْنُكُمْ؟» قَالُوا : اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلاَةِ ، قَالَ : «فَلاَ تَفْعَلُوا ، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلاَةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا ، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا».

۳۵۱- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز میں تھے۔ آپ نے کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سنی۔ نماز کے بعد آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا قصہ ہے لوگوں نے کہا کہ ہم نماز کے لئے جلدی کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ بلکہ جب تم نماز کے لئے آؤ تو وقار اور سکون کو ملحوظ رکھو' نماز کا جو حصہ پاؤ اسے پڑھو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں) پورا کرلو۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٢٠ - باب قول الرجل فاتتنا الصلاة.

(۲۹) باب متى يقوم الناس للصلاة

۳۵۲– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَعُدِلَتِ الصُّفُوفُ قِيَاماً ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلاَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ ؛ فَقَالَ لَنَا : «مَكَانَكُمْ» ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَكَبَّرَ ، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ.

(۲۹) نماز کے لیے نمازی کب کھڑے ہوں

۳۵۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی تکبیر ہوئی اور صفیں برابر ہو گئیں۔ لوگ کھڑے تھے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے حجرے سے ہماری طرف تشریف لائے۔ جب آپ مصلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ آپ جنبی ہیں۔ پس آپ نے ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو۔ اور آپ واپس چلے گئے۔ پھر آپ نے غسل کیا اور واپس ہماری طرف تشریف لائے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے نماز کے لئے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔

أخرجه البخاري في : ٥ – كتاب الغسل : ١٧ – باب إذا ذكر في المسجد أنه جنب يخرج كما هو ولا يتيمم.

(۳۰) باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك تلك الصلاة

۳۵۳– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلاَةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاَةَ».

(۳۰) جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی

۳۵۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ایک رکعت نماز (باجماعت) پالی اس نے نماز (باجماعت کا ثواب) پالیا۔"

أخرجه البخاري في : ٩ – كتاب مواقيت الصلاة :٢٩ – باب من أدرك من الصلاة ركعة.

(۳۱) باب أوقات الصلوات الخمس

۳٥٤– حديث أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ» يَحْسِبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

(۳۱) پانچوں نمازوں کے اوقات

۳۵۴۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرمارہے تھے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے' اور انہوں نے مجھے نماز پڑھائی۔ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر (دوسرے وقت کی) ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی' پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ اپنی انگلیوں پر آپ نے پانچوں نمازوں کو گن کر بتایا۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ٦ - باب ذكر الملائكة.

٣٥٥- حديث أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ.

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلاَةَ يَوْمًا ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلاَةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ ؛ فَقَالَ : مَا هذَا يَا مُغِيرَةُ ؛ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ ﷺ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ : «بِهذَا أُمِرْتُ».

فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ : اعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهِ، أَوْ إِنَّ جِبْرِيلَ هُو أَقَامَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَقْتَ الصَّلاَةِ؟

قَالَ عُرْوَةُ : كَذلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

۳۵۵۔ ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک دن (عصر کی) نماز میں دیر کی' پس عروہ بن زبیرؒ ان کے پاس تشریف لے گئے' اور انہیں بتایا کہ (اسی طرح) مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن (عراق میں) نماز میں دیر کی تھی جب وہ عراق میں (حاکم) تھے۔ پس ابو مسعود انصاری ان کی خدمت میں گئے۔ اور فرمایا' مغیرہؓ! آخر یہ کیا بات ہے' کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب جبریلؑ تشریف لائے تو انہوں نے نماز پڑھی اور رسول کریم ﷺ نے بھی نماز پڑھی' پھر جبریلؑ نے نماز پڑھی تو نبی کریم ﷺ نے بھی نماز پڑھی' پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے بھی نماز پڑھی۔ پھر جبریلؑ نے نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے بھی نماز پڑھی' پھر جبریلؑ نے نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے بھی نماز پڑھی' پھر جبریلؑ نے کہا کہ میں اسی طرح حکم کیا گیا ہوں۔ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عروہ سے کہا' معلوم بھی ہے آپ کیا بیان کر رہے ہیں؟ کیا جبریلؑ نے نبی ﷺ کو نماز کے اوقات (عمل کر کے) بتلائے تھے۔ عروہ نے کہا ہاں اسی طرح بشیر بن ابی مسعود اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ١ - باب مواقيت الصلاة وفضلها.

٣٥٦- حديث عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ والشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

۳۵۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھ لیتے تھے جب ابھی دھوپ ان کے حجرہ میں موجود ہوتی تھی اس سے بھی پہلے کہ وہ دیوار پر چڑھے۔

أخرجه البخاري في : ٩ - كتاب مواقيت الصلاة : ١ - باب مواقيت الصلاة وفضلها.

(٣٢) باب استحباب الابرار بالظهر في شدة الحر لمن يمضي إلى جماعة ويناله الحر في طريقه

(۳۲) گرمی میں جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھنا مستحب ہے اور راستے میں شدید گرمی محسوس ہوتی ہو۔

٣٥٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

۳۵۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو' کیونکہ گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ٩ - باب الإبراد بالظهر في شدة الحر.

٣٥٨- حديث أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ ، فَقَالَ : «أَبْرِدْ أَبْرِدْ» أَوْ قَالَ : «انْتَظِرْ انْتَظِرْ» ، وَقَالَ : «شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلاَةِ» حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ.

۳۵۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے موذن (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) نے ظہر کی اذان دی تو آپؐ نے فرمایا کہ ٹھنڈا کر' ٹھنڈا کر' یا یہ فرمایا کہ انتظار کر۔ انتظار کر' اور فرمایا کہ گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی بھاپ سے ہے۔ اس لئے جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو (پھر ظہر کی اذان اس وقت کہی گئی) جب ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ٩ - باب الإبراد بالظهر في شدة الحر.

٣٥٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَبِّ! أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا ؛ فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ ، فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ

۳۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو' کیونکہ گرمی کی تیزی دوزخ کی آگ کی بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے دوزخ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ اے میرے رب (آگ کی شدت کی وجہ سے) میرے بعض حصہ نے بعض حصہ کو کھا لیا اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس

۳۵۹- قرطبی کہتے ہیں کہ اس امر کو حقیقت پر محمول کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اور جب صادق و مصدوق ﷺ نے ایک امر جائز کی خبر دی ہے تو اس کی تاویل کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں ہے کہ "ہم قیامت کے دن دوزخ سے پوچھیں گے کیا تیرا پیٹ بھر گیا ہے؟ وہ جواب دے گی ابھی تو بہت گنجائش باقی ہے"۔ (راز)

الْحَرِّ ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ».

لینے کی اجازت دی' ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ اب انتہائی سخت گرمی اور سخت سردی جو تم لوگ محسوس کرتے ہو وہ اسی سے پیدا ہوتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ٩ - باب الإبراد بالظهر في شدة الحر.

(٣٣) باب استحباب تقديم الظهر في أول الوقت في غير شدة الحر

(۳۳) جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنی چاہیے

٣٦٠- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

۳۶۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سخت گرمیوں میں جب نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور چہرے کو زمین پر پوری طرح رکھنا مشکل ہو جاتا' تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٢١- كتاب العمل في الصلاة : ٩ - باب بسط الثوب في الصلاة للسجود.

(٣٤) باب استحباب التبكير بالعصر

(۳۴) عصر اول وقت پڑھنے کا بیان

٣٦١- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ؛ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ ، أَوْ نَحْوِهِ.

۳۶۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تو سورج بلند اور تیز روشن ہوتا تھا۔ پھر ایک شخص مدینہ کے بالائی علاقہ کی طرف جاتا وہاں پہنچنے کے بعد بھی سورج بلند رہتا تھا۔ (راوی نے کہا کہ) مدینہ کے بالائی علاقہ کے بعض مقامات تقریباً چار میل پر یا کچھ ایسے ہی واقع ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ١٣- باب وقت العصر.

٣٦٢- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ ،

۳۶۲۔ حضرت ابو امامہ (حضرت سعد بن سہل رضی اللہ عنہ) کہتے تھے کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر ہم نکل کر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا آپ نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ اے مکرم چچا! یہ کون سی نماز آپ نے پڑھی ہے؟ فرمایا کہ عصر

فَقُلْتُ : يَا عَمِّ! مَا هٰذِهِ الصَّلاَةُ الَّتِي صَلَّيْتَ؟ قَالَ : الْعَصْرُ ، وَهٰذِهِ صَلاَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

کی اور اسی وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی یہ نماز پڑھتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٩ - كتاب مواقيت الصلاة : ١٣ - باب وقت العصر.

٣٦٣- حديث رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضي الله عنه ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ ، فَنَنْحَرُ جَزُورًا فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ، فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۳۶۳- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر اونٹ ذبح کرتے' اس کو دس حصوں میں تقسیم کرتے۔ اور پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی ہم اس کا پکا ہوا گوشت بھی کھالیتے۔

أخرجه البخاري في : ٤٧- كتاب الشركة : ١ - باب الشركة في الطعام.

(٣٥) باب التغليظ في تفويت صلاة العصر

(۳۵) نماز عصر فوت ہونے کے نقصان کا بیان

٣٦٤- حديث ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «الَّذِي تَفُوتُهُ صَلاَةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ».

۳۶۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کا گھر اور مال لٹ گیا۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ١٤ - باب إثم من فاتته العصر.

(٣٦) باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر

(۳۶) نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے

٣٦٥- حديث عَلِيٍّ رضي الله عنه ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَلأَ

۳۶۵- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احزاب (خندق) کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے (مشرکین کو) یہ بددعا دی کہ

☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ بدر میں چھوٹے ہونے کی وجہ سے پیچھے رکھے گئے۔ احد اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ احد کے دن انہیں ایک تیر لگا جسے کھینچا تو پھل گوشت میں رہ گیا اور موت تک اندر رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا میں قیامت کے دن تمہاری گواہی دوں گا۔ ۷۴ ہجری کو ۸۶ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں عبدالملک بن مروان کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۳۶۴- جس شخص کی عصر کی نماز رہ جائے تو گویا اس سے اس کا اہل اور مال سلب کر لیا گیا ہے۔ اور وہ تنہا رہ گیا ہے تو جس طرح وہ اہل و عیال اور مال کے چھن جانے سے ڈرتا ہے اسی طرح اسے عصر کی نماز کے فوت ہونے سے بچنا چاہیے۔ (مرتبؒ)

اللهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبورَهُمْ نَاراً ، شَغَلُونَا عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ».

اے اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ انہوں نے ہم کو صلوۃ وسطیٰ (عصر کی نماز) نہیں پڑھنے دی حتیٰ کہ سورج بھی غروب ہو گیا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ٩٨- باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة.

٣٦٦- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا» فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ ، فَتَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ ، وَتَوَضَّأْنَا لَهَا ، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

۳۶۶- حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے موقعہ پر (ایک مرتبہ) سورج غروب ہونے کے بعد آئے اور وہ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! سورج غروب ہو گیا' اور نماز عصر پڑھنا میرے لئے ممکن نہ ہو سکا۔ اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں نے بھی نہیں پڑھی ہے۔ پھر ہم وادی بطحان میں گئے۔ اور آپؐ نے وہاں نماز کے لئے وضو کیا۔ ہم نے بھی وضو بنایا۔ اس وقت سورج ڈوب چکا تھا۔ پہلے آپؐ نے عصر پڑھائی اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة :٣٦- باب من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت.

(٣٧) باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما

(۳۷) صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی محافظت کا بیان

٣٦٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ ، مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ وَصَلاَةِ الْعَصْرِ ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ ، كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ

۳۶۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات اور دن میں فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں۔ اور فجر اور عصر کی نمازوں میں (ڈیوٹی پر آنے والوں اور رخصت پانے والوں کا) اجتماع ہوتا ہے۔ پھر تمہارے پاس رہنے والے فرشتے جب اوپر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہت زیادہ اپنے بندوں کے متعلق جانتا ہے' کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ جواب

تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ».

دیتے ہیں کہ ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ١٦- باب فضل صلاة العصر.

٣٦٨- حديث جَرِيرٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً ، يَعْنِي الْبَدْرَ، فَقَالَ : «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هذَا الْقَمَرَ ، لاَ تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا» ثُمَّ قَرَأَ : - ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾-.

۳۶۸- حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے۔ آپؐ نے چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو اب دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی زحمت بھی نہیں ہو گی' پس تم ایسا کر سکتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز (فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز (عصر) سے تمہیں کوئی چیز روک نہ سکے تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ "پس اپنے مالک کی حمد کی تسبیح کر سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے۔" (ق:۳۹)

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ١٦- باب فضل صلاة العصر.

٣٦٩- حديث أَبِي مُوسى ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ».

۳۶۹- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں (وقت پر) پڑھیں (فجر اور عصر) تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ٢٦ - باب فضل صلاة الفجر.

(٣٨) باب بيان أن أول وقت المغرب عند غروب الشمس

(۳۸) مغرب کا اول وقت غروب شمس سے ہے

٣٧٠- حديث سَلَمَةَ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ

۳۷۰- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نماز مغرب نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس وقت پڑھتے تھے جب

۳۶۹- یعنی نماز فجر اور نماز عصر۔ کیونکہ یہ دونوں دن کے ٹھنڈے اوقات میں ہیں۔ اور اس کے کنارے ہیں یعنی ابتداء و انتہا ہیں۔ ان اوقات میں تازہ اور پاکیزہ ہوا چلتی ہے اور گرمی کا اثر ختم ہو جاتا ہے' اسی طرح اپنے شرف اور فضیلت کے سبب فجر اور عصر ممتاز ہو جاتی ہیں۔ ایسے ہی فرشتوں کی حاضری کا ذکر کر کے ان کی حفاظت پر رغبت دلائی گئی ہے۔ (مرتبؒ)

بِالْحِجَابِ.

سورج پردے میں چھپ جاتا۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ١٨- باب وقت المغرب.

٣٧١- حديث رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ.

۳۷۱- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم مغرب کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھ کر جب واپس ہوتے (اور تیر اندازی کرتے تو اتنا اجالا باقی رہتا تھا کہ) ایک شخص اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ١٨- باب وقت المغرب.

(٣٩) باب وقت العشاء وتأخيرها

(۳۹) عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان

٣٧٢- حديث عَائِشَةَ. قَالَتْ : أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الإِسْلاَمُ ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ : نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ ؛ فَخَرَجَ ، فَقَالَ لأَهْلِ الْمَسْجِدِ : «مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ غَيْرُكُمْ».

۳۷۲- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات رسول کریم ﷺ نے عشاء کی نماز دیر سے پڑھی۔ یہ اسلام کے پھیلنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپؐ اس وقت تک باہر تشریف نہیں لائے جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نہ فرمایا کہ "عورتیں اور بچے سو گئے۔" پس آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے علاوہ دنیا میں کوئی بھی انسان اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب المواقيت : ٢٢ - باب فضل العشاء.

٣٧٣- حديث عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ - ﷺ- شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً ، فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ، ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ ، ثُمَّ قَالَ : «لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ

۳۷۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات کسی کام میں مشغول ہو گئے اور بہت دیر کی۔ ہم (نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے) مسجد ہی میں سو گئے' پھر ہم بیدار ہوئے' پھر ہم سو گئے' پھر ہم بیدار ہوئے' پھر نبی کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ دنیا کا کوئی شخص بھی تمہارے سوا اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

۳۷۱- اس کی وضاحت وہ حدیث کرتی ہے جو علی بن بلال کے طریق سے مسند احمد میں حسن سند سے مروی ہے۔ وہ انصار کے لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے پھر واپس آتے تو تیر اندازی کرتے حتیٰ کہ گھر واپس آ جاتے۔ جبکہ تیروں کے گرنے کے مقامات ہم سے مخفی نہیں رہتے تھے۔ اس حدیث میں نماز مغرب جلدی پڑھنے اور اسے لمبا نہ کرنے پر دلیل ہے۔ (مرتبؒ)

غَيْرُكُمْ».

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ٢٤- باب النوم قَبْلَ العشاء لمن غلب.

٣٧٤- حديث أنسٍ. قَالَ حُمَيْدٌ : سُئِلَ أَنسٌ ، هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خاتَمًا؟ قَالَ : أَخَّرَ لَيْلَةً صَلاَةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ. قَالَ : «إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا».

۳۷۴- حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا نبی کریم ﷺ نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز آدھی رات میں پڑھائی۔ پھر چہرہ مبارک ہماری طرف کیا۔ جیسے اب بھی میں آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا کہ بہت سے لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہوں گے لیکن تم اس وقت بھی نماز میں ہو جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔

أخرجه البخاري في :٧٧- كتاب اللباس : ٤٨- باب فص الخاتم.

٣٧٥- حديث أَبِي مُوسى. قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِيْنَ قَدِمُوا مَعِي في السَّفِينَةِ نُزُولاً فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ، فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ صَلاَةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ ، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَا وَأَصْحَابِي ، وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ. فَأَعْتَمَ بِالصَّلاَةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ : «عَلَى رِسْلِكُمْ ، أَبْشِرُوا ، إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ» ، أَوْ قَالَ: «مَا صَلَّى هذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ»

۳۷۵- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ان ساتھیوں کے ساتھ جو کشتی میں میرے ساتھ (حبشہ) آئے تھے "بقیع بطحان" میں قیام کیا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ہم میں سے کوئی نہ کوئی عشاء کی نماز میں روزانہ باری مقرر کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اتفاق سے میں اور میرے ایک ساتھی ایک مرتبہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ اپنے کسی کام میں مشغول تھے (کسی ملی معاملہ میں آپ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گفتگو کر رہے تھے) جس کی وجہ سے نماز میں دیر ہو گئی اور تقریباً آدھی رات گزر گئی۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز پوری کر چکے تو حاضرین سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر وقار کے ساتھ بیٹھے رہو اور ایک خوشخبری سنو۔ تمہارے سوا دنیا میں کوئی بھی آدمی ایسا نہیں جو اس وقت نماز پڑھتا ہو' یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ تمہارے سوا اس وقت کسی (امت) نے بھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا پس ہم نبی کریم ﷺ سے یہ سن کر بہت ہی خوش ہو کر لوٹے۔

قَالَ أَبُو مُوسى ، فَفَرِحْنَـا بِمَـا سَمِعْنَا مِـنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة :٢٢- باب فضل العشاء.

٣٧٦- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَعْتَـمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَـةً بِالْعِشَـاءِ حَتَّـى رَقَـدَ النَّـاسُ وَاسْتَيْقَظُوا ، وَرَقَـدُوا وَاسْتَيْقَظُوا ؛ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَقَـالَ : الصَّـلاَةَ! فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الآنَ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً ، وَاضِعاً يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ. فَقَالَ : «لَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هكَذَا» «قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الرَّاوِيُّ عَنْ عَطَاءٍ ، الـرَّاوِي عَـنْ ابْـنِ عَبَّـاسٍ» فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ، فَبَـدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْـنَ أَصَابِعِهِ شَيْئاً مِنْ تَبْدِيـدٍ ، ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الـرَّأْسِ ثُـمَّ ضَمَّهَا ، يُمِرُّهَا كَذلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّـى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْـهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ ، لاَ يُقَصِّرُ وَلاَ يَبْطُشُ إِلاَّ كَذلِكَ ، وَقَالَ : «لَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ أَنْ يصَلُّوهَا هكَذَا».

۳۷۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں دیر کی جس کے نتیجہ میں لوگ (مسجد ہی میں) سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے' پھر بیدار ہوئے۔ آخر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اٹھے اور پکارا "نماز" اس کے بعد اللہ کے نبی ﷺ گھر سے تشریف لائے۔ وہ منظر میری نگاہوں کے سامنے ہے جب کہ آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لئے مشکل نہ ہو جاتی' تو میں انہیں حکم دیتا کہ عشاء کی نماز کو اسی وقت پڑھیں (ابن جریج یہ حدیث حضرت ابن عباس سے عطاء کے واسطے سے بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ) میں نے عطاء سے مزید تحقیق چاہی کہ نبی کریم ﷺ کے سر پر ہاتھ رکھنے کی کیفیت کیا تھی۔ ابن عباس نے انہیں اس سلسلے میں کس طرح خبر دی تھی۔ اس پر حضرت عطاء نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں تھوڑی سی کھول دیں اور انہیں سر کے ایک کنارے پر رکھا پھر انہیں ملا کر یوں سر پر پھیرنے لگے کہ ان کا انگوٹھا کان کے اس کنارے سے جو چہرے سے قریب ہے اور ڈاڑھی سے جا لگا۔ نہ سستی کی اور نہ جلدی' بلکہ اسی طرح کیا۔ اور کہا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت پر مشکل نہ گذرتی تو میں حکم دیتا کہ اس نماز کو اسی وقت پڑھا کریں۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ٢٤ - باب النوم قبل العشاء لمن غلب.

(٤٠) باب استحباب التبكير بالصبح في أول وقتها وهو التغليس وبيان قدر القراءة فيها.

(۴۰) صبح کی نماز کے لیے سویرے جانے اور اس کی قرات کا بیان

٣٧٧- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلاَةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلاَةَ لاَ يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ.

۳۷۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مسلمان عورتیں رسول اللہ کے ساتھ نماز فجر پڑھنے چادروں میں لپٹ کر آتی تھیں۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر جب اپنے گھروں کو واپس ہوتیں تو کوئی انہیں اندھیرے کی وجہ سے پہچان نہیں سکتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ٢٧- باب وقت الفجر.

٣٧٨- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا : إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ ، وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَوْا أَخَّرَ ؛ وَالصُّبْحَ كَانُوا ، أَوْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ.

۳۷۸- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز ٹھیک دوپہر میں پڑھایا کرتے تھے۔ ابھی سورج صاف اور روشن ہوتا تھا تو نماز عصر پڑھاتے۔ نماز مغرب وقت آتے ہی پڑھاتے اور نماز عشاء کو کبھی جلدی پڑھاتے اور کبھی دیر سے۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھا دیتے۔ اور اگر لوگ جلدی جمع نہ ہوتے تو نماز میں دیر کرتے۔ (اور لوگوں کا انتظار کرتے) اور صبح کی نماز صحابہ یا (یہ کہا کہ) نبی ﷺ اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

أخرجه البخاري في :٩ - كتاب مواقيت الصلاة : ٢٧ - باب وقت الفجر.

٣٧٩- حديث أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ ، وَقَدْ سُئِلَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ ، وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ (قَالَ الرَّاوِي عَنْ أَبِي بَرْزَةَ : وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي

۳۷۹- حضرت ابو برزہ اسلمی ؓ سے اوقات نماز کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھتے تھے۔ عصر جب پڑھتے تو مدینہ کے انتہائی کنارہ تک ایک شخص چلا جاتا۔ لیکن سورج اب بھی باقی رہتا۔ مغرب کے متعلق جو کچھ آپ نے کہا وہ مجھے یاد نہیں رہا۔ اور عشاء کے لئے تہائی رات تک دیر کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ اور آپ اس سے پہلے سونے

الْمَغْرِبِ) وَلاَ يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ، وَلاَ يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلاَ الْحَدِيثَ بَعْدَهَا ، وَيُصَلِّي الصُّبْحَ ، فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ ؛ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو ہر شخص اپنے قریب بیٹھے ہوئے کو پہچان سکتا تھا۔ آپ دونوں رکعات میں یا ایک میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیتیں پڑھتے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٠٤- باب القراءة في الفجر.

(٤٢) باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها

(۴۲) نماز باجماعت کی فضیلت اور تارکین جماعت کے لیے وعید

٣٨٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «تَفْضُلُ صَلاَةُ الْجَمِيعِ صَلاَةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا ، وَتَجْتَمِعُ مَلاَئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ».

ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ : فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ -﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾-.

۳۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ باجماعت نماز اکیلے پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔ اور رات دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم پڑھنا چاہو تو یہ آیت پڑھو یعنی "فجر میں قرآن پاک کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں" (بنی اسرائیل:۷۸)

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٣١- باب فضل صلاة الفجر في جماعة.

٣٨١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً».

۳۸۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٣٠- باب فضل صلاة الجماعة.

٣٨٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ

۳۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے

هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ ، ثُمَّ آمُرُ بِالصَّلاَةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا ، ثُمَّ آمُرُ رَجُلاً فَيَؤُمُّ النَّاسَ ، ثُمَّ أُخَالِفُ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيناً ، أَوْ مِرْ مَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.

میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لئے کہوں' اس کے لئے اذان دی جائے پھر کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے۔ اور میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو نماز با جماعت میں حاضر نہیں ہوتے) پھر انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ جماعت میں نہ شریک ہونے والے لوگ اتنی بات جان لیں کہ انہیں مسجد میں ایک اچھی قسم کی گوشت والی ہڈی مل جائے گی یا دو عمدہ کھری مل جائیں گے تو یہ عشاء کی جماعت کے لئے مسجد میں ضرور حاضر ہو جائیں۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٢٩- باب وجوب صلاة الجماعة.

٣٨٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ صَلاَةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً يَؤُمُّ النَّاسَ ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلاً مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لاَ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلاَةِ بَعْدُ».

۳۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز بھاری نہیں اور اگر انہیں معلوم ہو تا کہ ان کا ثواب کتنا زیادہ ہے (اور وہ چل نہ سکتے) تو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آتے۔ اور میرا تو ارادہ ہو گیا تھا کہ موذن سے کہوں کہ وہ تکبیر کہے۔ پھر میں کسی کو نماز پڑھانے کے لئے کہوں اور خود آگ کی چنگاریاں لے کر ان سب کے گھروں کو جلا دوں جو ابھی تک نماز کے لئے نہیں نکلے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٣٤- باب فضل العشاء في الجماعة.

(٤٧) باب الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر

(۴۷) کسی عذر کی وجہ سے جماعت کا معاف ہونا

٣٨٤- حديث عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ ، وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْراً مِنَ الأَنْصَارِ ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ أَنْكَرْتُ

۳۸۴- حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی اور انصار کی طرف سے غزوہ بدر میں شریک تھے۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! میری بینائی میں کچھ فرق آ گیا ہے اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا ہوں' لیکن جب برسات کا موسم

بَصَرِي ، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي ، فَإِذَا كَانَتِ الأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ ، فَأُصَلِّيَ بِهِمْ، وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى. قَالَ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ». قَالَ عِتْبَانُ : فَغَدَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَذِنْتُ لَهُ ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ، ثُمَّ قَالَ : «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» قَالَ : فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَبَّرَ ، فَقُمْنَا فصففنا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ؛ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ ، قَالَ ، فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُوْ عَدَدٍ ، فَاجْتَمَعُوا ؛ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ : أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : ذَلِكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لاَ تَقُلْ ذَلِكَ ، أَلاَ تَرَاهُ قَدْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ

آتا ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان جو وادی ہے وہ بھر جاتی ہے اور بہنے لگ جاتی ہے' اور میں انہیں نماز پڑھانے کے لئے مسجد تک نہیں جا سکتا۔ یا رسول اللہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور (کسی جگہ) نماز پڑھ دیں' تاکہ میں اسے نماز پڑھنے کی جگہ بنالوں۔ راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عتبان سے فرمایا' انشاء اللہ تعالیٰ میں تمہاری اس خواہش کو پورا کروں گا۔ عتبان نے کہا کہ (دوسرے دن) جب دن چڑھا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں تشریف لے آئے' اور رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے اجازت دے دی۔ جب آپؐ گھر میں تشریف لائے تو بیٹھے بھی نہیں اور پوچھا کہ تم اپنے گھر کے کس حصہ میں مجھ سے نماز پڑھنے کی خواہش رکھتے ہو؟ حضرت عتبان نے کہا کہ میں نے گھر میں ایک کونے کی طرف اشارہ کیا' تو رسول اللہ ﷺ (اس جگہ) کھڑے ہوئے' اور تکبیر کہی۔ ہم بھی آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور صف باندھی۔ آپؐ نے دو رکعت (نفل) نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا۔ عتبان نے کہا کہ ہم نے آپؐ کو تھوڑی دیر کے لئے روکا' اور آپ کی خدمت میں حلیم پیش کیا جو آپ ہی کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ عتبان نے کہا کہ محلّہ والوں کا ایک مجمع گھر میں لگ گیا۔ مجمع میں سے ایک شخص بولا کہ مالک بن دخیشن یا (یہ کہا) ابن دخشن دکھائی نہیں دیتا۔ اس پر کسی دوسرے نے کہہ دیا کہ وہ تو منافق ہے جسے اللہ اور رسول سے کوئی محبت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا "ایسامت کہو' کیا تم دیکھتے نہیں کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اور اس سے مقصود خالص خدا کی رضا مندی حاصل کرنا ہے۔" تب منافقت کا الزام لگانے والا بولا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔

☆ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ خزرج قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ بدری صحابی ہیں۔ مواخات میں ان کا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھائی چارہ ہوا تھا۔ آپ نظر کے کمزور تھے حتی کہ آخری عمر میں نابینے ہو گئے تھے۔ دس احادیث کے راوی ہیں۔ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ میں وفات پائی۔

اللهُ ، يُرِيدُ بِذلِكَ وَجْهَ اللهِ!» قَالَ : اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ، يَبْتَغِي بِذلِكَ وَجْهَ اللهِ».

ہم تو بظاہر اس کی توجہات اور دوستی منافقوں ہی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ کہنے والے پر' اگر اس کا مقصد صرف اور صرف خدا کی رضا حاصل کرنا ہو' دوزخ کی آگ حرام کردی ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة : ٤٦- باب المساجد في البيوت.

٣٨٥- حديث مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ. زَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عِتْبَانَ حَدِيثَهُ السَّابِقَ.

۳۸۵- حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ پوری طرح یاد ہیں اور آپ کا میرے گھر کے ڈول سے کلی کرنا بھی یاد ہے (جو آپ نے میرے منہ میں ڈالی تھی) پھر انہوں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث روایت کی۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٥٤- باب من لم ير ردّ السلام على الإمام واكتفى بتسليم الصلاة.

(٤٨) باب جواز الجماعةِ في النافلة والصلاةِ على حصيرٍ وخمرةٍ وثوب وغيرها من الطاهرات

(۴۸) باجماعت نفلی نماز اور بوریئے وغیرہ پر نماز پڑھنے کا بیان

٣٨٦- حديث مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ ، وَأَنَا حَائِضٌ ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ. قَالَتْ : وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ.

۳۸۶- حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے اور حائضہ ہونے کے باوجود میں آپ کے سامنے ہوتی' اکثر جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھے چھو جاتا۔ اور آپ (کھجور کے پتوں سے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے) مصلے پر نماز پڑھتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ١٩ - باب إذا أصاب ثوب المصلّى امرأته إذا سجد.

☆ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد یا ابو نعیم تھی جب کہ پہلے قول کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مدینہ میں رہائش پذیر رہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمارے گھر کے کنوئیں سے میرے چہرے میں جو کلی کی تھی وہ مجھے کبھی نہیں بھولی (بخاری و مسلم) نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت پانچ سال کے تھے۔ اور ۹۳ سال کی عمر پا کر ۹۹ ہجری میں وفات پائی۔ آپ کی اکثر روایات صحابہ سے مروی ہیں۔

(٤٩) باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة

٣٨٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «صَلاَةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلاَتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ ، وَأَتَى الْمَسْجِدَ لاَ يُرِيدُ إِلاَّ الصَّلاَةَ ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلاَّ رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلاَةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ ، وَتُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ».

(۴۹) جماعت کی نماز کی فضیلت اور جماعت کے لیے انتظار کا بیان

۳۸۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں ' گھر کے اندر یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے اور اس کے تمام آداب کا لحاظ رکھے پھر مسجد میں صرف نماز کی غرض سے آئے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ اس سے معاف کرتا ہے۔ اس طرح وہ مسجد کے اندر آئے گا۔ مسجد میں آنے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا۔ اسے نماز ہی کی حالت میں شمار کیا جائے گا۔ اور جب تک اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت خداوندی کی دعائیں کرتے ہیں کہ اے اللہ اس کو بخش دے ' اے اللہ اس پر رحم کر۔ جب تک کہ ریاح خارج کرکے (وہ فرشتوں کو) تکلیف نہ دے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٨٧- باب الصلاة في مسجد السوق.

(٥٠) باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد

٣٨٨- حديث أَبِي مُوسى ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلاَةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى ، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ».

(۵۰) مسجد کی طرف زیادہ چلنے کی فضیلت

۳۸۸۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر وہ شخص ہوتا ہے ' جو (مسجد میں نماز کے لئے) زیادہ سے زیادہ دور سے آئے۔ اور جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور پھر امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس شخص سے اجر میں بڑھ کر ہے جو (پہلے ہی) پڑھ کر سو جائے۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٣١- باب صلاة الفجر في جماعة.

(٥١) باب المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا

(۵۱) نماز کے لیے چل کر جانے سے خطائیں

وترفع به الدرجات

معاف ہوتی ہیں اور درجے بلند ہوتے ہیں

۳۸۹– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْراً بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟» قَالُوا: لاَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ: «فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللهُ بِهِ الْخَطَايَا».

۳۸۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو' اور وہ روزانہ اس میں پانچ پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا گمان ہے' کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ ہرگز نہیں۔ آپؐ نے فرمایا "یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ پاک ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

أخرجه البخاري في: ۹- كتاب مواقيت الصلاة: ٦ - باب الصلوات الخمس كفارة.

۳۹۰– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ».

۳۹۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص مسجد میں صبح شام بار بار حاضری دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی مہمانی کا سامان کرے گا۔ وہ صبح شام جب بھی مسجد میں جائے۔"

أخرجه البخاري في: ۱۰ - كتاب الأذان: ۳۷- باب فضل من غدا إلى المسجد ومن راح.

(۵۳) باب من أحق بالإمامة

(۵۳) امامت کا مستحق کون ہے

۳۹۱– حديث مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَحِيماً رَفِيقًا، فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا، قَالَ: «ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ، وَصَلُّوا؛ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ».

۳۹۱۔ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے قوم (بنی لیث) کے چند آدمیوں کے ساتھ حاضر ہوا۔ اور میں نے آپ کی خدمت شریف میں بیس راتوں تک قیام کیا۔ آپؐ بڑے رحم دل اور ملنسار تھے۔ جب آپؐ نے ہمارے اپنے گھر پہنچنے کا شوق محسوس کر لیا تو فرمایا کہ اب تم جا سکتے ہو۔ وہاں جا کر اپنی قوم کو دین سکھاؤ۔ اور (سفر میں) نماز پڑھتے رہنا۔ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

أخرجه البخاري في: ۱۰ - كتاب الأذان: ۱۷ - باب من قال ليؤذن في السفر مؤذنٌ واحدٌ.

☆ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو لیث سے ہے۔ آپ بصرہ میں رہائش پذیر رہے۔ آپ کی روایات صحیحین اور سنن کی کتب میں ایوب عن ابی قلابہ عن مالک بن الحویرث کے طریق سے مروی ہیں۔ ۷۴ ہجری کو بصرہ میں وفات پائی۔

(٥٤) باب استحباب القنوت في جميع الصلاة إذا نزلت بالمسلمين نازلة

(۵۴) جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو بلند آواز سے قنوت پڑھنا مستحب ہے

٣٩٢- حديث أَبي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا! وَلَكَ الْحَمْدُ» يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ؛ فَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ؛ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ.

۳۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سر مبارک (رکوع سے) اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ' ربنا ولک الحمد کہہ کر چند لوگوں کے لئے دعائیں کرتے اور نام لے لے کر فرماتے۔ یا اللہ! ولید بن ولید' سلمہ بن ہشام' عیاش بن ابی ربیعہ اور تمام کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کے لوگوں کو سختی کے ساتھ کچل دے۔ اور ان پر ایسا قحط مسلط کر جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں آیا تھا۔ ان دنوں مشرق والے قبیلہ مضر کے لوگ مخالفین میں تھے۔

أخرجه البخاري في: ١٠ - كتاب الأذان: ١٢٨- باب يهوى بالتكبير حين يسجد.

٣٩٣- حديث أنسٍ، قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْراً يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ.

۳۹۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ تک دعائے قنوت پڑھی اور اس میں قبائل رعل وذکوان پر بددعا کی تھی۔

أخرجه البخاري في: ١٤ - كتاب الوتر: ٧- باب القنوت قبل الركوع وبعده.

٣٩٤- حديث أَنسٍ. عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنساً ﷺ، عَنِ الْقُنُوتِ، قَالَ: قَبْلَ الرُّكُوعِ، فَقُلْتُ: إِنَّ فُلاَناً يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ. فَقَالَ: كَذَبَ؛ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَنَتَ شَهْراً بَعْدَ

۳۹۴۔ عاصم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے ہونی چاہئے۔ میں نے عرض کیا کہ فلاں صاحب (محمد بن سیرین) تو کہتے ہیں کہ آپ نے کہا تھا کہ رکوع کے بعد ہوتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ انہوں نے غلط کہا ہے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے یہ حدیث

۳۹۲۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں دعا یا بددعا کسی مستحق حقیقی کا نام لے کر بھی کی جا سکتی ہے۔ (راز)

الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ. قَالَ : بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ (يَشُكُّ فِيهِ) مِنَ الْقُرَّاءِ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَعَرَضَ لَهُمْ هؤُلاَءِ ، فَقَتَلُوهُمْ؛ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَهْدٌ، فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلَى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ».

بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعائے قنوت کی تھی۔ اور آپ نے اس میں قبیلہ بنو سلیم کے قبیلوں کے حق میں بد دعا کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چالیس یا ستر قرآن کے عالم صحابہ کی ایک جماعت (راوی کو شک تھا) مشرکین کے پاس بھیجی تھی۔ لیکن یہ بنی سلیم کے لوگ (جن کا سردار عامر بن طفیل تھا) ان کے آڑے آئے اور ان کو مار ڈالا۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ سے ان کا معاہدہ تھا (لیکن انہوں نے دغا دی) میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی معاملہ پر اتنا رنجیدہ اور غمگین نہیں دیکھا' جتنا ان صحابہ کی شہادت پر آپ رنجیدہ تھے۔

أخرجه البخاري في : ٥٨ - كتاب الجزية : ٨ - باب دعاء الإمام على من نكث عهدا.

٣٩٥ - حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ ، فَأُصِيبُوا، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ ، فَقَنَتَ شَهْراً فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ، وَيَقُولُ : «إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ».

۳۹۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہم بھیجی' جس میں شریک لوگوں کو قراء (یعنی قرآن مجید کے قاری) کہا جاتا تھا۔ ان سب کو شہید کر دیا گیا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کو کبھی کسی چیز کا اتنا غم ہوا ہو جتنا آپ کو ان کی شہادت کا غم ہوا تھا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ایک مہینے تک فجر کی نماز میں ان کے لئے بد دعا کی۔ آپ کہتے کہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

أخرجه البخاري في : ٨٠ - كتاب الدعوات : ٥٨- باب الدعاء على المشركين.

(٥٥) باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها

(۵۵) قضاء نماز جلدی قضا کرنے کا بیان

٣٩٦ - حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ ، فَأَدْلَجُوا

۳۹۶۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے' رات بھر سب

۳۹۴۔ یعنی اتنا پریشان کسی پر نہیں ہوئے جتنا ان قراء پر پریشان اور غمگین ہوئے کیونکہ یہ دوسروں کی نسبت قرآن زیادہ اور کثرت سے پڑھتے تھے۔ ان کی تعداد ستر تھی آپ نے انہیں نجد والوں کی طرف بھیجا تاکہ انہیں اسلام کی دعوت دیں۔ جب یہ بیئر معونہ کے مقام پر پہنچے تو عامر بن طفیل نے ان پر لشکر کشی کر کے انہیں شہید کر دیا۔ بنو سلیم کے قبیلوں رعل اور ذکوان نے یہ دھوکہ دہی کی تھی۔

لَيْلَتَهُمْ ، حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُوبَكْرٍ ، وَكَانَ لاَ يُوقَظُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ ، فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ. فَقَعَدَ أَبُوبَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ ؛ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : «يَا فُلاَنُ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟» قَالَ : أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ ، ثُمَّ صَلَّى. وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا. فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ ؛ فَقُلْنَا لَهَا : أَيْنَ الْمَاءُ؟ فَقَالَتْ : إِنَّهُ لاَ مَاءَ. فَقُلْنَا : كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ قَالَتْ : يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ. فَقُلْنَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ : وَمَا رَسُولُ اللهِ ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ ﷺ. فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا ، غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ. فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا ، فَمَسَحَ فِي الْعَزْ

لوگ چلتے رہے جب صبح کا وقت قریب ہوا تو پڑاؤ کیا (چونکہ ہم تھکے ہوئے تھے) اس لئے سب لوگ اتنی گہری نیند سو گئے کہ سورج پوری طرح نکل آیا۔ سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جاگے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کو، جب آپ سوتے ہوتے تو جگاتے نہیں تھے۔ تاآنکہ آپ خود ہی جاگتے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی جاگ گئے۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے سر مبارک کے قریب بیٹھ گئے اور بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے۔ اس سے آنحضرت ﷺ بھی جاگ گئے اور وہاں سے کوچ کا حکم دے دیا۔ (پھر کچھ فاصلے پر تشریف لائے) اور یہاں آپ اترے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، ایک شخص ہم سے دور کونے میں بیٹھا رہا۔ اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے اس سے فرمایا اے فلاں! ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ اس نے عرض کیا کہ مجھے غسل کی حاجت ہو گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اسے حکم دیا کہ پاک مٹی سے تیمم کر لے (پھر اس نے بھی تیمم کے بعد) نماز پڑھی۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آنحضور ﷺ نے مجھے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔ (تاکہ پانی تلاش کریں کیونکہ) ہمیں سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ اب ہم اسی حالت میں چل رہے تھے کہ ہمیں ایک عورت ملی جو دو مشکوں کے درمیان (سواری پر) اپنے پاؤں لٹکائے ہوئے جا رہی تھی۔ ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ملتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہاں پانی نہیں ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تمہارے گھر سے پانی کتنے فاصلے پر ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ایک دن ایک رات کا فاصلہ ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اچھا تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلو۔ وہ بولی رسول اللہ کے کیا معنی ہیں؟ عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آخر ہم اسے آنحضور ﷺ کی خدمت میں لائے۔ اس نے آپ سے بھی وہی کہا جو ہم سے کہہ چکی تھی۔ ہاں اتنا اور کہا کہ وہ یتیم بچوں

لأَوَيْنِ ، فَشَرِبْنَا عِطَاشًا ، أَرْبَعِينَ رَجُلاً ، حَتَّى رَوِيْنَا. فَمَلأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيراً ، وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ. ثُمَّ قَالَ : «هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ» فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ.

حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا. فَقَالَتْ : لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا. فَهَدَى اللهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا.

کی ماں ہے (اس لئے واجب الرحم ہے) آنحضرت ﷺ کے حکم سے اس کے دونوں مشکیزوں کو اتار اگیا اور آپ نے ان کے دہانوں پر دست مبارک پھیرا۔ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے اس میں سے خوب سیراب ہو کر پیا اور اپنے تمام مشکیزے پالٹیاں بھی بھر لیں۔ ہم نے صرف اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ اس کے باوجود اس کی مشکیں پانی سے اتنی بھری ہوئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا ابھی بہہ پڑیں گی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ (کھانے کی چیزوں میں سے) تمہارے پاس ہے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اس عورت کے سامنے ٹکڑے اور کھجوریں لا کر جمع کر دی گئیں۔ پھر جب وہ اپنے قبیلے میں آئی تو اپنے آدمیوں سے اس نے کہا کہ آج میں سب سے بڑے جادو گر سے مل کر آئی ہوں یا پھر جیسا کہ (اس کے ماننے والے) لوگ کہتے ہیں' وہ واقعی نبی ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس کے قبیلے کو اسی عورت کی وجہ سے ہدایت دی۔ وہ خود بھی اسلام لائی اور تمام قبیلے والوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام.

٣٩٧- حديث أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَسِيَ صَلاَةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا ، لاَ كَفَّارَةَ لَهَا إِلاَّ ذلِكَ ، - ﴿وَأَقِمِ الصَّلاَةَ لِذِكْرِي﴾-».

۳۹۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آ جائے اس کو پڑھ لے۔ اس قضا کے سوا اور کوئی کفارہ اس کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ اور (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ) "نماز میرے یاد آنے پر قائم کر۔" (طہ:۱۴)

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة :٣٧- باب من نسى صلاة فليصل إذا ذكرها ولا يعيد إلا تلك الصلاة.

٦ - كتاب صلاة المسافرين وقصرها

۶۔ مسافر کی نماز کا بیان

(١) باب صلاة المسافرين وقصرها

٣٩٨- حديث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَتْ: فَرَضَ اللهُ الصَّلاَةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلاَةُ السَّفَرِ، وَزِيدَ فِي صَلاَةِ الْحَضَرِ.

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ١-كيف فرضت الصلوات في الإسراء.

٣٩٩- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما، فَقَالَ : صَحِبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ. وَقَالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ - ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾-.

أخرجه البخاري في : ١٨- كتاب تقصير الصلاة : ١١ - باب من لم يتطوع في السفر دبر الصلاة وقبلها.

٤٠٠- حديث أَنَسٍ ﷺ، قَالَ : صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

أخرجه البخاري في : ١٨ - كتاب تقصير الصلاة : ٥ - باب يقصر إذا خرج من موضعه.

(۱) مسافروں کی نماز اور اس کے قصر کا بیان

۳۹۸۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں نماز میں دو دو رکعت فرض کی تھی۔ سفر میں بھی اور اقامت کی حالت میں بھی۔ پھر سفر کی نماز تو اپنی اصلی حالت پر باقی رکھی گئی۔ اور حالت اقامت کی نمازوں میں زیادتی کر دی گئی۔

۳۹۹۔ حفص بن عاصم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے ہم سے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں' میں نے آپ کو سفر میں کبھی سنتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد ہے کہ "تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔" (الاحزاب:۲۱)

۴۰۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے مدینہ میں چار رکعات نماز (ظہر) اور ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز (عصر) پڑھی۔

٤٠١- حديث أَنَسٍ ، قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

سَأَلَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحقَ قَالَ : أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا.

۴۰۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مکہ کے ارادہ سے مدینہ سے نکلے تو نبی کریم ﷺ برابر دو دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آئے۔ یحییٰ بن ابی اسحاق کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ آپ کا مکہ میں کچھ دن قیام بھی رہا تھا؟ تو اس کا جواب حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ دیا کہ دس دن تک ہم وہاں ٹھیرے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٨- كتاب تقصير الصلاة : ١ - باب ما جاء في التقصير وكم يقيم حتى يقصر.

(٢) باب قصر الصلاة بمنى.

(۲) منیٰ میں نماز قصر کا بیان

٤٠٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ، ثُمَّ أَتَمَّهَا.

۴۰۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت (یعنی چار رکعت والی نمازوں میں قصر) پڑھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کے دور خلافت کے شروع میں دو ہی رکعت پڑھی تھیں لیکن بعد میں آپ نے پوری پڑھی تھیں۔

أخرجه البخاري في : ١٨ - كتاب تقصير الصلاة : ٢ - باب الصلاة بمنى.

٤٠٣- حديث حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ ﷺ ، قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ ، وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنُهُ، بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ.

۴۰۳- حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں ہمیں دو رکعات پڑھائیں ہمارا شمار اس وقت سب وقتوں سے زیادہ تھا اور ہم اتنے بے خوف کسی وقت میں نہ تھے (اس کے باوجود ہم کو نماز قصر پڑھائی)

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج : ٨٤ - باب الصلاة بمنى.

(٣) باب الصلاة في الرحال في المطر

(۳) بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا بیان

٤٠٤- حديث ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ أَذَّنَ

۴۰۴- حضرت نافع رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی

☆ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ آپ کی ماں ام کلثوم جرول تھیں۔ آپ عبیداللہ بن عمر کے اخیافی بھائی ہیں۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ ان میں چار احادیث متفق علیہ ہیں۔

بِالصَّلاَةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ ، ثُمَّ قَالَ: أَلاَ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ. ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ ، إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ ، يَقُولُ : «أَلاَ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ».

اللہ عنہما نے ایک ٹھنڈی اور برسات کی رات میں اذان دی' پھر یوں پکار کر کہہ دیا کہ لوگو! اپنی قیام گاہوں پر ہی نماز پڑھ لو۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سردی و بارش کی راتوں میں موذن کو حکم دیتے تھے کہ وہ اعلان کردے کہ لوگو اپنی قیام گاہوں پر ہی نماز پڑھ لو۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٤٠ - باب الرخصة في المطر والعلة ، أن يصلي في رحله.

٤٠٥ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ : إِذَا قُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولَ اللهِ فَلاَ تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ. فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا، قَالَ : فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ.

۴۰۵۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اپنے موذن سے ایک دفعہ بارش کے دن کہا کہ اشہد ان محمد رسول اللہ کے بعد حی علی الصلوۃ (نماز کی طرف آؤ) نہ کہنا بلکہ یہ کہنا کہ صلوافی بیوتکم (اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو) لوگوں نے اس بات پر تعجب کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح مجھ سے بہتر انسان (رسول اللہ ﷺ) نے کیا تھا۔ بے شک جمعہ فرض ہے اور میں مکروہ جانتا ہوں کہ تمہیں گھروں سے نکال کر مٹی اور کیچڑ پھسلوان میں چلاؤں۔

أخرجه البخاري في : ١١ - كتاب الجمعة : ١٤ - باب الرخصة لمن لم يحضر الجمعة في المطر.

(٤) باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت

(۴) سواری پر نفل نماز پڑھنا چاہے اس کا رخ کدھر بھی ہو

٤٠٦ - حديث ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ

۴۰۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

۴۰۴۔ حدیث میں مذکور برد سے سخت سردی مراد ہے' مشقت کے یکساں موجود ہونے کی وجہ سے سخت گرمی بھی سردی کے حکم میں ہے۔ پھر بارش خواہ دن کو ہو یا رات کو حکم برابر ہے۔ لیکن آندھی تیز ہونے اور رات کے وقت چلنے کی شرط لگائی گئی ہے کیونکہ دن کی نسبت رات میں آندھی سے مشقت بڑھ جاتی ہے۔ ابن عمر نے مشقت کو عموم پر محمول کرتے ہوئے آندھی کو بارش پر قیاس کیا ہے۔ گھروں میں نماز کی رخصت عام ہے خواہ اکیلے ادا ہو یا با جماعت اگرچہ اکیلے کا امکان زیادہ ہے کیونکہ با جماعت نماز کا تعلق تو مسجد سے ہے۔

۴۰۵۔ حضرت ابن عباسؓ کا مطلب یہ تھا کہ بے شک جمعہ فرض ہے مگر حالت بارش میں یہ عزیمت رخصت سے بدل جاتی ہے۔ لہٰذا کیوں نہ اس رخصت سے تم کو فائدہ پہنچاؤں کہ تم کیچڑ میں پھسلنے اور بارش میں بھیگنے سے بچ جاؤ۔ (راز)

النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ، يُومِئُ إِيمَاءً ، صَلاَةَ اللَّيْلِ إِلاَّ الْفَرَائِضَ ، وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

نبی کریم ﷺ سفر میں اپنی سواری ہی پر رات کی نماز اشاروں سے پڑھ لیتے تھے' خواہ سواری کارخ کسی طرف ہو جاتا۔ آپ اشاروں سے پڑھتے رہتے مگر فرائض اس طرح نہیں پڑھتے تھے اور وتر اپنی اونٹنی پر پڑھ لیتے۔

أخرجه البخاري في : ١٤ - كتاب الوتر : ٦ - باب الوتر في السفر.

٤٠٧ - حديث عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ به.

۴۰۷۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خود دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ (رات میں) سفر میں نفل نمازیں سواری پر پڑھتے تھے' وہ جدھر آپ کو لے جاتی ادھر ہی سہی۔

أخرجه البخاري في : ١٨ - كتاب تقصير الصلاة : ١٢ - باب تطوع في السفر في غير دبر الصلاة وقبلها.

٤٠٨ - حديث أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ : اسْتَقْبَلْنَا أَنَسًا حِينَ قَدِمَ مِنَ الشَّأْمِ فَلَقِينَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ ، فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ ، وَوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ ، يَعْنِي عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ ، فَقُلْتُ : رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ، فَقَالَ : لَوْ لاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ.

۴۰۸۔ انس بن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ شام سے جب (حجاج کی خلیفہ سے شکایت کر کے) واپس ہوئے تو ہم ان سے عین التمر میں ملے۔ دیکھا کہ آپ گدھے پر سوار ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ کا منہ قبلہ سے بائیں طرف تھا۔ اس پر میں نے کہا کہ میں نے آپ کو قبلہ کے سوا دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا۔

أخرجه البخاري في : ١٨ - كتاب تقصير الصلاة : ١٠ - باب صلاة التطوع على الحمار.

(٥) باب جواز الجمع بين الصلاتين في السَّفَرِ

(۵) سفر میں نمازوں کا جمع کرنا

٤٠٩ - حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى

۴۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو آپؐ مغرب کی نماز دیر سے پڑھتے یہاں تک کہ مغرب اور

☆ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سابقون اولون میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنی بیوی لیلیٰ بنت ابی خیثمہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ خطاب نے انہیں متبنی بنالیا تھا۔ جنگ جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے چند دن بعد ۳۵ ہجری کو وفات پائی۔

يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ.

عشاء ایک ساتھ ملا کر پڑھتے۔

أخرجه البخاري في : ١٨- كتاب تقصير الصلاة : ٦ - يصلي المغرب ثلاثا في السفر.

٤١٠ - حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ، فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ.

۴۱۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر، عصر کا وقت آنے تک نہ پڑھتے۔ پھر کہیں (راستے میں) ٹھہرتے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھتے۔ لیکن اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو پہلے ظہر پڑھتے پھر سوار ہوتے۔

أخرجه البخاري في : ١٨- كتاب تقصير الصلاة : ١٦- باب إذا ارتحل بعدما زاغت الشمس صلى الظهر ثم ركب.

(٦) باب الجمع بين الصلاتين في الحضر

(۶) مقیم کے لیے نمازوں کا جمع کرنا

٤١١ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما. قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعاً ، وَسَبْعًا جَمِيعاً.

۴۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ آٹھ رکعت ایک ساتھ (ظہر اور عصر) اور سات رکعت ایک ساتھ (مغرب اور عشاء) ملا کر پڑھیں۔

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ٣٠ - باب من لم يتطوع بعد المكتوبة.

(٧) باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين و الشمال

(۷) نماز پڑھ کے دائیں بائیں دونوں طرف مڑنے کا بیان

٤١٢ - حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ لاَ يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئاً مِنْ صَلاَتِهِ ، يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَنْصَرِفَ إِلاَّ عَنْ يَمِينِهِ. لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَثِيرًا

۴۱۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھی شیطان کا حصہ نہ لگائے اس طرح کہ (سلام پھیرنے کے بعد) داہنی طرف ہی لوٹنا اپنے لئے ضروری قرار دے لے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو اکثر بائیں طرف سے لوٹتے دیکھا۔

۴۱۱۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ سنتوں کا ترک کرنا جائز ہے۔ اور سنت بھی یہی ہے کہ (نمازیں) جمع کرے تو سنتیں نہ پڑھے۔ (مولانا وحید الزماں)

۴۱۲۔ جب مباح کام لازم قرار دینے سے شیطان کا حصہ سمجھا جائے تو جو کام مکروہ یا بدعت ہے اس کو کوئی لازم قرار دے لے اور اس کے نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ستائے تو اس پر شیطان کا کیا تسلط ہے، سمجھ لینا چاہیے۔ (راز)

يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ.

أخرجه البخاري في: ١٠- كتاب الأذان : ١٩٥- باب الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال.

(٩) باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن

(۹) فرض شروع ہونے کے بعد نفل مکروہ ہونے کا بیان

٤١٣- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَي رَجُلاً ، وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلاةُ ، يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاَثَ بِهِ النَّاسُ ، وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «الصُّبْحَ أَرْبَعاً الصُّبْحَ أَرْبَعاً؟».

۴۱۳۔ حضرت مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی نظر ایک ایسے نمازی پر پڑی جو تکبیر کے بعد دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا۔ آنحضور ﷺ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگ اس شخص کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا صبح کی چار رکعات پڑھتا ہے؟ کیا صبح کی چار رکعات ہو گئیں؟

أخرجه البخاري في : ١٠- كتاب الأذان : ٣٨- باب إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة.

(١١) باب استحباب تحية المسجد بركعتين وكراهة الجلوس قبل صلاتهما وأنها مشروعة في جميع الأوقات

(۱۱) مسافر کے لیے مسجد میں دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے اور تحیۃ المسجد تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے

٤١٤- حديث أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ».

۴۱۴۔ حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔"

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٦٠- باب إذا دخل المجلس فليركع ركعتين.

(١٢) باب استحباب الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أول قدومه

(۱۲) مسافر کو مسجد میں آ کر پہلے دو رکعت پڑھنا مستحب ہے

۴۱۳۔ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تکبیر سن لینے کے بعد نمازی کے لیے فجر کی سنتیں پڑھنا یا کسی اور نفل نماز کا ادا کرنا حلال نہیں ہے۔ چاہے وہ مسجد میں ہو یا باہر۔ اگر ایسا کیا تو (اللہ اور اس کے رسول کا) نافرمان ہوا۔ اہل ظاہر کا یہی فتویٰ ہے اور امام ابن حزمؒ نے امام شافعیؒ اور جمہور سلف سے اسی مسئلہ کو نقل کیا ہے۔ (راز)

٤١٥ – حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا ، فَأَتَى عَلَيَّ النَّبيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «جَابِرٌ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ : «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا. وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، قَالَ : «الآنَ قَدِمْتَ؟» قُلْتُ : نَعَمْ! قَالَ : «فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ» فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ.

۴۱۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ (ذات الرقاع یا تبوک) میں تھا۔ میرا اونٹ تھک کر سست ہو گیا۔ اتنے میں میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ اور فرمایا' جابر! میں نے عرض کیا' حضور میں حاضر ہوں۔ فرمایا کیا بات ہوئی؟ میں نے کہا کہ میرا اونٹ تھک کر سست ہو گیا ہے۔ چلتا ہی نہیں اس لئے میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ میں دوسرے دن صبح کو پہنچا۔ پھر ہم مسجد آئے تو آں حضور ﷺ مسجد کے دروازے پر ملے۔ آپ نے دریافت فرمایا' کیا ابھی آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں فرمایا' پھر اپنا اونٹ چھوڑ دے اور مسجد میں جا کے دو رکعت نماز پڑھ۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی۔

أخرجه البخاري في : ٣٤ – كتاب البيوع : ٣٤ – باب شراء الدواب والحمير.

(١٣) باب استحباب صلاة الضحى وأن أقلها ركعتان

(۱۳) نماز چاشت کا بیان اور یہ کم از کم دو رکعت ہے

٤١٦ – حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ ، وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ ، وَإِنِّي لأُسَبِّحُهَا.

۴۱۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک کام کو چھوڑ دیتے اور آپؐ کو اس کا کرنا پسند ہوتا۔ اس خیال سے ترک کر دیتے (ایسا نہ ہو) کہ دوسرے صحابہ بھی اس پر (آپؐ کو دیکھ کر) عمل شروع کر دیں اور اس طرح وہ کام ان پر فرض ہو جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی لیکن میں پڑھتی ہوں۔

أخرجه البخاري في : ١٩ – كتاب التهجد : ٥ – باب تحريض النبي ﷺ على صلاة الليل والنوافل من غير إيجاب.

٤١٧ – حديث أُمِّ هَانِيءٍ عَنْ ابْنِ أَبِي

۴۱۷۔ حضرت ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ ہمیں کسی نے یہ

۴۱۶۔ حضرت عائشہؓ کو شاید وہ قصہ معلوم نہ ہو گا جس کو ام ہانی نے نقل کیا کہ آپ نے فتح مکہ کے دن چاشت کی نماز پڑھی۔ البتہ آپ نے ہمیشگی کے ساتھ کبھی نہیں پڑھی۔ (راز)

لَيْلَى ، قَالَ : مَا أَنْبَأَنَا أَحَدٌ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الضُّحى غَيْرُ أُمِّ هَانِيءٍ. ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا، فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ، فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

خبر نہیں دی کہ رسول اللہ ﷺ کو انھوں نے چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا۔ ہاں ام ہانیؓ کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر غسل کیا تھا اور اس کے بعد آپؐ نے آٹھ رکعات پڑھی تھیں' میں نے آپ کو کبھی اتنی ہلکی پھلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا' البتہ آپؐ رکوع اور سجدہ پوری طرح کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٨ - كتاب تقصير الصلاة : ١٢- باب من تطوع في السفر في غير دبر الصلوات وقبلها.

٤١٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلاَثٍ ، لاَ أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ : صَوْمِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ، وَصَلاَةِ الضُّحى ، وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ.

۴۱۸۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے میرے محبوب دوست (ﷺ) نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت سے پہلے ان کو نہ چھوڑوں۔ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے۔ چاشت کی نماز' اور وتر پڑھ کر سونا۔

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ٣٣ - باب صلاة الضحى في الحضر.

(١٤) باب استحباب ركعتي سنة الفجر والحث عليهما

(۱۴) فجر کی سنت کی فضیلت و رغبت کا بیان

٤١٩- حديث حَفْصَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ ، إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ ، وَبَدَا الصُّبْحُ ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلاَةُ.

۴۱۹۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب موذن صبح کی اذان صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد دے چکا ہوتا تو آپ اذان اور تکبیر کے بیچ نماز قائم ہونے سے پہلے دو ہلکی سی رکعات پڑھتے (یہ فجر کی سنتیں ہوتی تھیں آپ سفر اور حضر ہر جگہ لازماً ان کو ادا فرماتے تھے)

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٢ - باب الأذان بعد الفجر.

٤٢٠- حديث عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

۴۲۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی سی

بَيْنَ النِّدَاءِ وَالإِقَامَةِ مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ.

رکعات پڑھتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٢ - باب الأذان بعد الفجر.

٤٢١ - حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ ، حَتَّى إِنِّي لأَقُولُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ!

۴۲۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ صبح کی (فرض) نماز سے پہلے کی دو (سنت) رکعات کو بہت مختصر رکھتے تھے۔ آپؐ نے ان میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی۔

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ٢٨- باب ما يقرأ في ركعتي الفجر.

٤٢٢ - حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

۴۲۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کسی نفل نماز کی' فجر کی دو رکعات سے زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ٢٧- باب تعاهد ركعتي الفجر ومن سماها تطوعا.

(١٥) باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن

(۱۵) فرائض سے پہلے اور بعد سنتوں کی فضیلت اور تعداد

٤٢٣ - حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما. قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ؛ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ.

۴۲۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعت سنت' ظہر کے بعد دو رکعت سنت' مغرب کے بعد دو رکعت سنت' عشاء کے بعد دو رکعت سنت اور جمعہ کے بعد دو رکعت سنت پڑھی ہیں۔ اور مغرب اور عشاء کی سنتیں آپ گھر میں پڑھتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٩ - كتاب التهجد : ٢٩ - باب التطوع بعد المكتوبة.

۴۲۱۔ یہ مبالغہ ہے۔ یعنی بہت ہلکی پھلکی پڑھا کرتے تھے۔ ابن ماجہ میں ہے کہ آپ ان میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ (راز)

۴۲۲۔ آنحضرت ﷺ نے ان سنتوں پر مداومت فرمائی ہے۔ اس لیے سفر و حضر کہیں بھی ان کا ترک کرنا اچھا نہیں ہے۔ (راز)

(١٦) باب جواز النافلة قائما وقاعدا وفعل بعض الركعة قائما وبعضها قاعدا

(۱۶) نفل کھڑے بیٹھے یا ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے پڑھنا جائز ہے

٤٢٤– حديث عَائِشَـةَ رضي الله عنهـا قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ جَالِسًا ، حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَـرَأَ جَالِسًا ، فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلاَثُـونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً ، قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ.

۴۲۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو رات کی کسی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ بوڑھے ہوگئے تو بیٹھ کر قرآن پڑھتے تھے لیکن جب تیس چالیس آیتیں رہ جاتیں' تو کھڑے ہو جاتے' پھر ان کو پڑھ کر رکوع کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٩– كتاب التهجد : ١٦ – باب قيام النبي ﷺ بالليل في رمضان وغيره.

٤٢٥– حديث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضـي الله عنها ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِساً ، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَإِذَا بَقِيَ مِـنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِنْ ثَلاَثِـينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَـةً قَـامَ فَقَرَأَهَا ، وَهُوَ قَائِمٌ ، ثُمَّ رَكَعَ ثُـمَّ سَـجَدَ ، يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَـةِ الثَّانِيَـةِ مِثْـلَ ذَلِـكَ، فَـإِذَا قَضَـى صَلاَتَـهُ نَظَـرَ ، فَـإِنْ كُنْـتُ يَقْظَـى تَحَدَّثَ مَعِي ، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ.

۴۲۵۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز بیٹھ کر پڑھنا چاہتے تو قرات بیٹھ کر کرتے جب تقریباً تیس چالیس آیتیں پڑھنی باقی رہ جاتیں تو انہیں کھڑے ہو کر پڑھتے' پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ نماز سے فارغ ہونے پر دیکھتے کہ میں جاگ رہی ہوں تو مجھ سے باتیں کرتے لیکن اگر میں سوتی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے۔

أخرجه البخاري في : ١٨– كتاب تقصير الصلاة : ٢٠ – باب : إذا صلى قاعدا ثم صح أو وجد خفة تـمّم ما بَقِي.

(١٧) باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل وأن الوتر ركعة ، وأن الركعة صلاة صحيحة

(۱۷) نماز شب اور ایک وتر کا بیان اور ایک رکعت صحیح نماز ہے

٤٢٦– حديث عَائِشَةَ رضي الله عنهـا.

۴۲۶۔ حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ میں

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها ، كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُصَلِّي أَرْبَعاً فَلاَ تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعاً فَلاَ تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا. قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ : «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِي».

نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ رمضان میں (رات کو) کتنی رکعات پڑھتے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ (رات میں) گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ خواہ رمضان کا مہینہ ہوتا یا کوئی اور۔ پہلے آپؐ چار رکعت پڑھتے۔ ان کی خوبی اور لمبائی کا کیا پوچھنا۔ پھر آ چار رکعت اور پڑھتے' ان کی خوبی اور لمبائی کا کیا پوچھنا۔ پھر تین رکعات پڑھتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ١٦ - باب قيام النبي ﷺ بالليل في رمضان وغيره.

٤٢٧ – حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ؛ مِنْهَا الْوَتْرُ ، وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ.

۴۲۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔ وتر اور فجر کی دو سنت رکعات اسی میں ہوتیں۔

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ١٠- باب كيف كان صلاة النبي ﷺ وكم كان النبي يصلي من الليل.

٤٢٨ – حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها

۴۲۸۔ اسود رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۴۲۶۔ ان ہی گیارہ رکعات کو تراویح قرار دیا گیا۔ اور آنحضرت ﷺ سے رمضان اور غیر رمضان میں بروایات صحیحہ یہی گیارہ رکعات ثابت ہیں۔ رمضان شریف میں یہ نماز تراویح کے نام سے موسوم ہوئی اور غیر رمضان میں تہجد کے نام سے پکاری گئی۔ (راز)

۴۲۷۔ وتر سمیت یعنی دس رکعت تہجد کی دو دو کر کے پڑھتے۔ پھر ایک رکعت پڑھ کر سب کو طاق کر لیتے۔ یہ گیارہ رکعت تہجد اور وتر کی تھیں۔ پھر دو فجر کی سنتیں ملا کر تیرہ رکعت ہوئیں۔ (راز)

عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها ، كَيْفَ كَانَ صَلاَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ قَالَتْ : كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ ، وَيَقُومُ آخِرَهُ ، فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ. فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ ، وَإِلاَّ تَوَضَّأَ وَخَرَجَ.

سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ رات میں نماز کس طرح پڑھتے تھے؟ آپ نے بتلایا کہ شروع رات میں سو رہتے' آخر رات میں بیدار ہو کر تہجد کی نماز پڑھتے۔ اس کے بعد بستر پر آ جاتے اور جب موذن اذان دیتا تو جلدی سے اٹھ بیٹھتے۔ اگر غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے باہر تشریف لے جاتے۔

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ١٥- باب من نام أول الليل وأحيا آخره.

٤٢٩- حديث عَائِشَةَ. عَنْ مَسْرُوق ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها ، أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ : الدَّائِمُ ، قُلْتُ : مَتَى كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ : كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ.

۴۲۹۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کو کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ آپ نے جواب دیا کہ جس پر ہمیشگی کی جائے (خواہ وہ کوئی بھی نیک کام ہو) میں نے دریافت کیا کہ آپ (رات میں نماز کے لئے) کب کھڑے ہوتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سنتے۔

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ٧- باب من نام عند السحر.

٤٣٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها. قَالَتْ : مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلاَّ نَائِمًا. تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۴۳۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے یہاں سحر کے وقت رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ لیٹے ہوئے پایا۔

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ٧- باب من نام عند السحر.

٤٣١- حديث عَائِشَةَ قَالَتْ : كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَانْتَهى وِتْرُهُ إِلَى

۴۳۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھا ہے اور اخیر میں آپ

۴۳۰۔ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک یہ تھی کہ تہجد سے فارغ ہو کر آپ قبل فجر سحر کے وقت تھوڑی دیر آرام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ یہی بیان فرما رہی ہیں۔ (راز)

۴۳۱۔ اس کی مزید تفسیر وہ حدیث کرتی ہے جو ابوداؤد میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے ابتدائی حصہ میں بھی وتر پڑھے اور درمیان میں بھی اور آخر میں بھی۔ لیکن موت کے قریب سحری کے وقت پڑھتے تھے۔ یہاں یہ احتمال بھی موجود ہے کہ آپ کا ابتدائی اور درمیانی وقت کا عمل جواز کے بیان کے لئے ہو اور آخر وقت کا عمل فضیلت بتانے کے لیے ہو۔ (مرتبؒ)

السَّحَرِ.

کا وتر صبح کے قریب پہنچا۔

أخرجه البخاري في : ١٤ - كتاب الوتر : ٢ - باب ساعات الوتر.

(٢٠) باب صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل

(۲۰) رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے

٤٣٢ - حديث ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مثنى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ ، صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى».

۴۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق معلوم کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے پھر جب کوئی صبح ہو جانے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے وہ اس کی ساری نماز کو طاق بنا دے گی۔

أخرجه البخاري في : ١٤ - كتاب الوتر ١ - باب ما جاء في الوتر.

٤٣٣ - حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «اجْعَلُوا آخِرَ صَلاَتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا».

۴۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھا کرو۔

أخرجه البخاري في : ١٤ - كتاب الوتر : ٤ - باب ليجعل آخر صلاته وترا.

(٢٤) باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والإجابة فيه

(۲۴) دعا رات کے آخری حصہ میں قبول ہوتی ہے اور آخری پہر ذکر کی ترغیب

٤٣٤ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرِ، يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ!».

۴۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار بلند و برکت والا ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں؟ کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ١٤- باب الدعاء والصلاة في آخر الليل.

(۲۵) باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح

(۲۵) تراویح کا بیان

٤٣٥– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

۴۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "جو کوئی رمضان میں (راتوں کو) ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لئے قیام (نماز تراویح) کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

أخرجه البخاري في: ٢٧– كتاب الإيمان: ٢٧– باب تطوع قيام رمضان من الإيمان.

٤٣٦– حديث عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلاَتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّوْا بِصَلاَتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلاَةِ الصُّبْحِ؛ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ؛ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، لكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا»..

۴۳۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت اٹھ کر مسجد میں نماز پڑھی اور چند صحابہ بھی آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ صبح کو ان صحابہ نے دوسرے لوگوں سے اس کا ذکر کیا چنانچہ (دوسرے دن) اس سے بھی زیادہ جمع ہو گئے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ دوسری صبح کو اس کا چرچہ اور زیادہ ہوا۔ پھر کیا تھا' تیسری رات بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ اٹھے تو ان صحابہ نے آپ کے پیچھے نماز شروع کردی۔ چوتھی رات جو آئی تو مسجد میں نمازیوں کی کثرت سے تل رکھنے کی بھی جگہ نہیں تھی۔ لیکن آج رات نبی کریم ﷺ نے یہ نماز نہیں پڑھائی اور فجر کی نماز کے بعد لوگوں سے خطاب کیا۔ پہلے آپ نے کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمایا امابعد مجھے تمہاری اس حاضری سے کوئی ڈر نہیں لیکن میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کردی جائے پھر تم سے یہ ادا نہ ہو سکے۔

أخرجه البخاري في: ١١– كتاب الجمعة: ٢٩ – باب من قال في الخطبة بعد الثناء أما بعد.

(۲٦) باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه

(۲۶) رات کی نماز

٤٣٧– حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله

۴۳۷۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان

عنهما ، قَالَ : بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَى حَاجَتَهُ ، غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ، ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ ، فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ ، وَقَدْ أَبْلَغَ ، فَصَلَّى ، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَرْقُبُهُ ، فَتَوَضَّأْتُ ، فَقَامَ يُصَلِّي ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ ، فَتَتَامَّتْ صَلاَتُهُ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ، فَآذَنَهُ بِلاَلٌ بِالصَّلاَةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ؛ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : «اللهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوراً ، وَفِي بَصَرِي نُوراً ، وَفِي سَمْعِي نُوراً ، وَعَنْ يَمِينِي نُوراً ، وَعَنْ يَسَارِي نُوراً ، وَفَوْقِي نُوراً ، وَتَحْتِي نُوراً ، وَأَمَامِي نُوراً ، وَاجْعَلْ لِي نُوراً ».

قَالَ كُرَيْبٌ «الرَّاوِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ» وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ ، فَلَقِيتُ رَجُلاً مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ . فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي ، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

کیا کہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ایک رات سویا تو نبی کریم ﷺ اٹھے اور آپ نے اپنی حوائج ضروریہ پوری کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا' پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے۔ اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے' اور مشکیزہ کے پاس گئے اور آپ نے اس کا منہ کھولا پھر درمیانہ وضو کیا (نہ مبالغہ کے ساتھ نہ معمولی اور ہلکے قسم کا' تین تین مرتبہ سے) کم دھویا۔ البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی۔ میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہی رہا۔ کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ آنحضرت ﷺ یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے بھی وضو کر لیا تھا۔ آنحضور ﷺ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ میں نے آنحضرت ﷺ (کی اقتداء میں) تیرہ رکعت نماز مکمل کی۔ اس کے بعد آپ سو گئے اور آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگی۔ آنحضرت ﷺ جب سوتے تھے تو آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کئے بغیر نماز پڑھی۔ آنحضرت ﷺ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے "اے اللہ' میرے دل میں نور پیدا کر۔ میری نظر میں نور پیدا کر' میرے کان میں نور پیدا کر۔ میرے دائیں طرف نور پیدا کر میرے بائیں طرف نور پیدا کر۔ میرے اوپر نور پیدا کر۔ میرے نیچے نور پیدا کر۔ میرے آگے نور پیدا کر' میرے پیچھے نور پیدا کر اور مجھے نور عطا فرما۔

کریب (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ میرے پاس مزید سات لفظ محفوظ ہیں۔ پھر میں نے حضرت عباسؓ کے ایک صاحب زادے سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق بیان کیا کہ "میرے پٹھے' میرا گوشت' میرا خون' میرے

۴۳۷۔ راجح قول کے مطابق یہ سات چیزیں کریب کے پاس لکھی موجود تھیں جو اسے اس وقت یاد نہیں تھیں۔ یعنی ہڈیاں اور مغز اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شائد چربی اور ہڈیاں مراد ہیں۔ (مرتبؒ)

بال اور میرا چمڑا ان سب میں نور بھر دے) اور دو چیزوں کا اور بھی ذکر کیا۔

أخرجه البخاري في : ۸۰- كتاب الدعوات : ۱۰ - باب الدعاء إذ انتبه من الليل.

٤٣٨- حديث عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاس ، أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ ، فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا ، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا ؛ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ ؛ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

۴۳۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے ایک رات رسول اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ اور اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گزاری۔ میں تکیہ کے عرض (یعنی گوشہ) کی طرف لیٹ گیا' اور رسول کریم ﷺ اور آپ کی اہلیہ نے (معمول کے مطابق) تکیہ کی لمبائی پر (سر رکھ کر) آرام فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ سوتے رہے۔ اور جب آدھی رات ہو گئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد آپ بیدار ہوئے۔ اور اپنی نیند کو دور کرنے کے لئے اپنے ہاتھوں سے آنکھیں ملنے لگے۔ پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں' پھر ایک مشک کے پاس جو (چھت میں) لٹکا ہوا تھا آپ کھڑے ہو گئے' اور اس سے وضو کیا' خوب اچھی طرح' پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے بھی کھڑے ہو کر اس طرح کیا' جس طرح آپ ﷺ نے وضو کیا تھا۔ پھر جا کر میں بھی آپ کے پہلوئے مبارک میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا۔ اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعت پڑھیں۔ اس کے بعد پھر دو رکعت پڑھیں' پھر دو رکعت پڑھیں' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت پڑھ کر اس کے بعد آپ نے ایک رکعت وتر پڑھے اور لیٹ گئے۔ پھر جب موذن آپ کے پاس آیا' تو آپ نے اٹھ کر دو رکعت معمولی (طور پر) پڑھیں۔ پھر باہر تشریف لا کر صبح کی نماز پڑھی۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٣٦ - باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره.

٤٣٩ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانَتْ صَلاَةُ النَّبِيِّ ﷺ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يَعْنِي بِاللَّيْلِ.

۴۳۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ١٠ - باب كيف كانت صلاة النبي ﷺ وكم كان النبي ﷺ يصلي من الليل.

٤٤٠ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ : «اللهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّموَاتِ وَالأَرْضِ ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّموَاتِ وَالأَرْضِ ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّموَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. أَنْتَ الْحَقُّ ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ ؛ اللهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ ، وَبِكَ آمَنْتُ ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ ، وَبِكَ خَاصَمْتُ ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ ، فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ».

۴۴۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں تہجد پڑھنے اٹھتے تو کہتے۔ "اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے ہے کہ تو آسمان و زمین کا نور ہے۔ حمد تیرے ہی لئے ہے کہ تو آسمان و زمین کا تھامنے والا ہے۔ حمد تیرے ہی لئے ہے کہ تو آسمان و زمین کا اور جو کچھ اس میں ہے سب کا رب ہے' تو سچ ہے' تیرا وعدہ سچا ہے' اور تیرا قول سچا ہے۔ تیری ملاقات سچی ہے' جنت سچ ہے اور دوزخ سچ ہے۔ سارے انبیاء سچے ہیں اور قیامت سچ ہے۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے ہی جھکا' تجھ پر ہی ایمان لایا' تجھ پر بھروسہ کیا' تیری ہی طرف رجوع کیا۔ تیرے ہی سامنے اپنا جھگڑا پیش کرتا اور تجھ سے اپنا فیصلہ چاہتا ہوں۔ پس تو میری مغفرت کر دے' اگلے پچھلے تمام گناہوں کی جو میں نے چھپا کر کئے اور جو ظاہر کئے۔ تو ہی میرا معبود ہے' تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔"

أخرجه البخاري في : ٩٧- كتاب التوحيد : ٣٥ - باب قول الله تعالى ﴿يريدون أن يبدلوا كلام الله﴾.

(٢٧) باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل

(۲۷) تہجد میں لمبی قراءت کا مستحب ہونا

٤٤١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ ؛ قِيلَ لَهُ : وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ : هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ ﷺ.

۴۴۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ رات میں نماز پڑھی۔ آپؐ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ میرے دل میں ایک غلط خیال پیدا ہو گیا۔ ہم نے پوچھا کہ وہ غلط خیال کیا تھا' تو آپ نے بتلایا میں نے سوچا کہ بیٹھ جاؤں اور نبی کریم ﷺ کا ساتھ چھوڑ دوں۔

أخرجه البخاري في : ١٩ - كتاب التهجد : ٩-باب طول القيام في صلاة الليل.

(٢٨) باب ما روي فيمن نام الليل أجمع حتّى أصبح

(۲۸) اس آدمی کا بیان جو پوری رات صبح تک سوتا ہے

٤٤٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ ، قَالَ : «ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ» أَوْ قَالَ : «فِي أُذُنِهِ».

۴۴۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حاضر خدمت تھا تو نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر آیا جو رات بھر دن چڑھے تک پڑا سوتا رہا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا شخص ہے جس کے دونوں کانوں (یا کہا) کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ١١- باب صفة إبليس وجنوده.

٤٤٣- حديث عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَيْلَةً ، فَقَالَ : «أَلاَ تُصَلِّيَانِ؟» فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللهِ ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا. فَانْصَرَفَ حِينَ قُلْنَا ذٰلِكَ ، وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا. ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً﴾.

۴۴۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے اور حضرت فاطمہؓ کے پاس آئے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم لوگ (تہجد کی) نماز نہیں پڑھو گے؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہماری روحیں خدا کے قبضے میں ہیں' جب چاہے گا ہمیں اٹھا دے گا۔ ہماری اس عرض پر آپ واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن واپس جاتے ہوئے میں نے سنا کہ آپ ران پر ہاتھ مار کر (سورہ کہف کی یہ آیت) پڑھ رہے تھے "آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔" (کہف:۵۴)

أخرجه البخاري في:١٩- كتاب التهجد : ٥ - باب تحريض النبي ﷺ على صلاة الليل والنوافل.

٤٤٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلاَثَ عُقَدٍ؛ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ، عَلَيْكَ لَيْلاً طَوِيلاً فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلاَّ أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ».

۴۴۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں بھی پھونک دیتا ہے کہ سو جا' ابھی رات بہت باقی ہے۔ پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کی یاد کرنے لگا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر (نماز فرض یا نفل) پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق و چوبند' خوش مزاج رہتا ہے' ورنہ سست اور بد باطن رہتا ہے۔"

أخرجه البخاري في: ١٩ - كتاب التهجد: ١٢ - باب عقد الشيطان على قافية الرأس إذا لم يصل بالليل.

(٢٩) باب استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد

(۲۹) نفل نماز مسجد میں پڑھنا بھی جائز ہے لیکن گھر میں پڑھنا مستحب ہے

٤٤٥- حديث ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ وَلاَ تَتَّخِذُوهَا قُبُوراً».

۴۴۵- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور انہیں بالکل مقبرہ نہ بنالو۔

أخرجه البخاري في: ٨ - كتاب الصلاة: ٥٢- باب كراهية الصلاة في المقابر.

٤٤٦- حديث أَبِي مُوسَى رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لاَ يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ».

۴۴۶- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔"

أخرجه البخاري في: ٨٠ - كتاب الدعوات: ٦٦ - باب فضل ذكر الله عزوجل.

٤٤٧- حديث زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً، مِنْ حَصِيرٍ، فِي

۴۴۷- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں بوریئے کا ایک حجرہ بنا لیا یا اوٹ (پردہ)

رَمَضَانَ ، فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ ، فَصَلَّى بِصَلاَتِهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : «قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلاَةِ صَلاَةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ».

آپ نے کئی رات اس میں نماز پڑھی۔ صحابہ میں سے بعض حضرات نے ان راتوں میں آپؐ کی اقتداء کی۔ جب آپؐ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے بیٹھے رہنا شروع کیا (نماز موقوف رکھی) پھر برآمد ہوئے اور فرمایا تم نے جو کیا وہ مجھ کو معلوم ہے۔ لیکن لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہو۔ کیونکہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو اس کے گھر میں ہو۔ مگر فرض نماز (مسجد میں پڑھنا ضروری ہے)

أخرجه البخاري في : ١٠- كتاب الأذان : ٨١- باب صلاة الليل.

(٣١) باب أمر من نعس في صلاته أو استعجم عليه القرآن أو الذكر بأن يرقد أو يقعد حتى يذهب عنه ذلك

(۳۱) اونگھ کے وقت نماز پوری کر کے سو جانے کی اجازت

٤٤٨- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ ؛ فَقَالَ : «مَا هذَا الْحَبْلُ؟» قَالُوا : هذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ، فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ ، حُلُّوهُ ، لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ».

۴۴۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے۔ آپ کی نظر ایک رسی پر پڑی جو دو ستونوں کے درمیان تنی ہوئی تھی۔ دریافت فرمایا یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے باندھی ہے جب وہ (نماز میں کھڑی کھڑی) تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک رہتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں یہ رسی نہیں ہونی چاہئے۔ اسے کھول ڈالو۔ تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ جب تک دل لگے نماز پڑھے' تھک جائے تو بیٹھ جائے۔

أخرجه البخاري في : ١٩ - كتاب التهجد : ١٨ - باب ما يكره من التشديد في العبادة.

☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوسعید اور ابوحارثہ تھی۔ بہت بڑے امام اور علم فرائض میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ مدینے کے مفتی تھے۔ کاتب وحی تھے۔ حضرت عمرؓ حج پر جاتے تو انہیں مدینہ میں اپنا جانشین بنا کر جاتے تھے۔ ہجرت کے موقعہ پر گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے سترہ سورتوں کی تلاوت فرمائی تو انہوں نے ان سورتوں کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے پڑھ دیا۔ آپ نے اس قوت حافظہ پر تعجب کیا۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کے حکم سے پندرہ دنوں میں سریانی زبان لکھنا اور پڑھنا سیکھی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان نے جمع قرآن کے موقعہ پر جو کمیٹی قائم کی تھی آپ اس کے سربراہ تھے۔ آپ نے ۵۶ برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں ۴۵ھ کو وفات پائی۔

٤٤٩- حديث عَائِشَةَ ، أن النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ ، قَالَ : «مَنْ هذِهِ؟» قَالَتْ : فُلاَنَةُ ، تَذْكُرُ مِنْ صَلاَتِهَا، قَالَ : «مَهْ! عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَ اللهِ! لاَ يَمَلُّ اللهُ حَتَّى تَمَلُّوا».

وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

۴۴۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دن) میرے پاس آئے' اس وقت ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی' آپ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا' فلاں عورت' اور اس کی نماز (کے اشتیاق اور پابندی) کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیر جاؤ (سن لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر طاقت ہے۔ خدا کی قسم (ثواب دینے سے) اللہ نہیں اکتاتا' مگر تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے' اور اللہ کو دین (کا) وہی (عمل) زیادہ پسند ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جا سکے (اور انسان بغیر اکتائے اسے انجام دے)

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان : ٣٢ - باب أحب الدين إلى الله أدومه.

٤٥٠- حديث عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لاَ يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ».

۴۵۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جب نماز پڑھتے وقت تم میں سے کسی کو اونگھ آ جائے' تو چاہئے کہ وہ سو رہے یہاں تک کہ نیند (کا اثر) اس سے ختم ہو جائے۔ اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور وہ اونگھ رہا ہو تو وہ کچھ نہیں جانے گا کہ وہ (خدا سے) مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے نفس کو بد دعا دے رہا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٤- كتاب الوضوء : ٥٣- باب الوضوء من النوم.

(٣٣) باب الأمر بتعهد القرآن وكراهة قول نسيت آية كذا وجواز قول أنسيتها

(۳۳) قرآن کی نگہبانی کرنے کا حکم

٤٥١- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : «يَرْحَمُهُ اللهُ! لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا ، آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا».

۴۵۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ایک قاری کو رات کے وقت مسجد میں قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا۔ تو فرمایا کہ اللہ اس آدمی پر رحم کرے۔ اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جنہیں میں نے فلاں فلاں سورتوں میں سے چھوڑ رکھا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ٢٧ باب من لم ير بأسا أن يقول سورة البقرة وسورة كذا وكذا.

٤٥٢- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ».

۴۵۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے' اگر وہ اس کی نگرانی رکھے گا تو وہ اسے روک سکے گا ورنہ وہ رسی توڑ کر بھاگ جائے گا۔"

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ٢٣ باب استذكار القرآن وتعاهده.

٤٥٣- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ. قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بِئْسَ مَا لأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ ، بَلْ نُسِّيَ ؛ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ ، فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ».

۴۵۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بہت برا ہے کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں (کہنا چاہیے) کہ مجھے بھلا دیا گیا۔ اور قرآن مجید کا پڑھنا جاری رکھو' کیونکہ انسانوں کے دلوں سے دور ہو جانے میں وہ اونٹ کے بھاگنے سے بھی بڑھ کر ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ٢٣ باب استذكار القرآن وتعاهده.

٤٥٤- حديث أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ ، فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الإِبِلِ فِي عُقُلِهَا».

۴۵۴- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "قرآن مجید کا پڑھتے رہنا لازم پکڑ لو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی تڑا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ٢٣ باب استذكار القرآن وتعاهده.

(٣٤) باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن

(۳۴) خوش الحانی سے قرآن پڑھنے کا بیان

٤٥٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَمْ يَأْذَنِ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ»

۴۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اس نے اپنے نبی کریم ﷺ کو بہترین آواز کے ساتھ قرآن پڑھتے ہوئے سنا ہے۔"

يُرِيدُ يَجْهَرُ بِهِ.

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ١٩ باب من لم يتغن بالقرآن.

٤٥٦ – حديث أَبِي مُوسى ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَهُ : «يَا أَبَا مُوسى! لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَاراً مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ».

۴۵۶۔ حضرت ابو موسیٰ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابو موسیٰ! مجھے حضرت داؤد علیہ السلام جیسی بہترین آواز عطا کی گئی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ٣١ باب حسن الصوت بالقراءة.

(٣٥) باب ذكر قراءة النبي ﷺ سورة الفتح يوم فتح مكة

(۳۵) فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کا سورہ فتح پڑھنا

٤٥٧ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ ، يُرَجِّعُ، قَالَ : لَوْ لاَ أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ.

۴۵۷۔ حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقعہ پر اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور خوش الحانی کے ساتھ سورہ فتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مغفل نے کہا کہ اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لیں تو میں بھی اسی طرح تلاوت کر کے دکھاتا جیسے رسول اللہ نے پڑھ کر سنایا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ كتاب المغازي : ٤٨ باب أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح.

(٣٦) باب نزول السكينة لقراءة القرآن

(۳۶) قرات قرآن کی برکت سے تسکین کا اترنا

٤٥٨ – حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنهما ، قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ ، وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ ، فَسَلَّمَ ، فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ ؛ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ

۴۵۸۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک صحابی (حضرت اسید بن حضیر ؓ) نے (نماز میں) سورہ کہف کی تلاوت کی، اسی گھر میں گھوڑا بندھا ہوا تھا، گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ (حضرت اسید نے ادھر خیال نہ کیا اس کو خدا کے سپرد کیا) اس کے بعد جب انہوں نے سلام

☆ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ؓ بیعت رضوان والے صحابہ میں سے ہیں۔ خود فرماتے ہیں کہ میں اس دن ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے درخت کی ٹہنیاں دور کی تھیں۔ پہلے مدینے میں رہے پھر حضرت عمر نے انہیں بصرہ میں بھیج دیا تھا تاکہ وہاں لوگوں کو علم و فقہ سکھائیں۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ ۵۹ ہجری کو بصرہ میں وفات پائی اور حضرت ابو برزہ اسلمی ؓ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

ﷺ، فَقَالَ «اقْرَأْ فُلَانُ! فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ» أَوْ «تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ».

پھیرا تو دیکھا کہ بادل کے ایک ٹکڑے نے ان کے سارے گھر پر سایہ کر رکھا ہے۔ اس واقعہ کا ذکر انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھتا ہی رہ کیوں کہ یہ سکینت ہے جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی۔ (یا یہ کہا) نازل ہو رہی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦١ كتاب المناقب : ٢٥ باب علامات النبوة في الإسلام.

٤٥٩- حديث أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ ، قَالَ ، قَالَ : بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ ، إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ ، فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ ، فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ ، فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ ، فَانْصَرَفَ. وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيباً مِنْهَا ، فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ ، فَلَمَّا اجْتَرَّهُ ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ! اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْ تَطَأَ يَحْيَى ، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيباً ، فَرَفَعْتُ

۴۵۹۔ حضرت اسید بن حضیرؓ نے بیان کیا کہ رات کے وقت میں سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا' اور میرا گھوڑا میرے پاس ہی بندھا ہوا تھا اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو میں نے تلاوت بند کر دی گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر میں نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب میں نے تلاوت بند کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ میں نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ میرے بیٹے یحیٰی چونکہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لیے اس ڈر سے کہ کہیں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے' میں نے تلاوت بند کر دی اور بچے کو وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر اوپر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے تلاوت بند نہ کرتے (تو بہتر تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا میرے بچے یحیٰی کو نہ کچل ڈالے' وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں نے سر اوپر اٹھایا اور پھر یحیٰی کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری سی نظر آئی جس میں روشن چراغ

۴۵۸۔ سکینہ کا مختار معنی یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء میں سے ایک چیز ہے جس میں اطمینان اور رحمت پائی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ فرشتے بھی اترتے ہیں۔ (مرتبؒ)

☆ حضرت اسید بن حضیر انصاری ﷛ کی کنیت ابو یحیٰی تھی۔ جاہلیت اور اسلام ہر دو ادوار میں شریف اور بزرگ شمار ہوتے تھے۔ اوس قبیلہ کے رؤسا میں سے تھے۔ عرب میں عقل مند اور صاحب رائے مشہور تھے۔ آپ کے اور زید بن ثابت کے درمیان بھائی چارہ ہوا تھا۔ قرآن کے پڑھنے میں بڑے خوش الحان تھے۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے۔ احد میں شریک ہوئے' بڑے زخم کھائے' جب تمام لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تو یہ ثابت قدم رہے۔ ۱۸ احادیث کے راوی ہیں۔ مدینہ میں ۲۰ ہجری کو وفات پائی اور بقیع غرقد میں دفن ہوئے۔

رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ، فَخَرَجَتْ حَتَّى لاَ أَرَاهَا قَالَ : «وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟» قَالَ : لاَ ؛ قَالَ : «تِلْكَ الْمَلاَئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ ، وَلَوْ قَرَأْتَ لأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا ، لاَ تَتَوَارَى مِنْهُمْ».

تھے۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو میں نے اسے نہیں دیکھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم بھی ہے' وہ کیا چیز تھی؟ حضرت اسیدؓ نے عرض کیا کہ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تمہاری آواز سننے کے لیے قریب ہو رہے تھے اگر تم رات بھر پڑھتے رہتے تو صبح تک اور لوگ بھی انہیں دیکھتے وہ لوگوں سے چھپتے نہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ١٥ باب نزول السكينة والملائكة عند قراءة القرآن.

(٣٧) باب فضيلة حافظ القرآن

(۳۷) حافظ قرآن کی فضیلت

٤٦٠ – حديث أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُجَّةِ ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ ؛ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ ؛ لاَ رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ ؛ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ ، طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ؛ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ».

۴۶۰۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سنگترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے اور اس کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور مزہ میٹھا ہوتا ہے اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو۔ ریحانہ (پھول) جیسی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٠ كتاب الأطعمة : ٣٠ باب ذكر الطعام.

(٣٨) باب فضل الماهر بالقرآن والذي يتتعتع فيه

(۳۸) قرآن پڑھنے میں ماہر کا بیان اور اس کا بیان جو اٹک اٹک کر قرآن پڑھے

٤٦١– حديث عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ ، فَلَهُ أَجْرَانِ».

۴۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے مکرم اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے' اور جو شخص قرآن مجید بار بار پڑھتا ہے۔ پھر بھی وہ اس کے لئے دشوار ہے۔ تو اسے دوگنا ثواب ملے گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٥ كتاب التفسير : ٨٠ سورة عبس.

(٣٩) باب استحباب قراءة القرآن على أهل الفضل والحذاق فيه وإن كان القارئ أفضل من المقروء عليه

(۳۹) مرتبہ میں افضل و برتر قاری کا اپنے سے کم رتبہ کے سامنے تلاوت قرآن کرنا

٤٦٢– حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لأُبَيٍّ : «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ – ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾–». قَالَ : وَسَمَّانِي؟ قَالَ : «نَعَمْ»! فَبَكَى.

۴۶۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو سورہ **لم یکن الذین کفروا** سناؤں۔ حضرت ابی بن کعب بولے کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں' اس پر حضرت ابی بن کعب فرط مسرت سے رونے لگے۔

أخرجه البخاري في:٦٣ كتاب المناقب الأنصار:١٦ باب مناقب أبي بن كعب رضي الله عنه.

(٤٠) باب فضل استماع القرآن وطلب القراءة من حافظه للاستماع والبكاء عند القراءة والتدبر

(۴۰) قرآن سننے' حافظ سے اس کی فرمائش کرنے اور بوقت قرات رونے اور غور کرنے کا بیان

٤٦٣– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اقْرَأْ عَلَيَّ» قَالَ : قُلْتُ اقْرَأُ عَلَيْكَ ، وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟

۴۶۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کیا آپ کے سامنے میں کیا تلاوت کروں' آپ

۴۶۱۔ بعض لوگوں کی زبان پر قرآن پاک کے الفاظ جلدی نہیں چڑھتے اور ان کو بار بار مشق کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان ہی کے لیے دوگنا ثواب ہے۔ کیونکہ وہ کافی مشقت کے بعد قراءت قرآن میں کامیاب ہوتے ہیں۔ (راز)

قَالَ: «إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» قَالَ : فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ ، حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ - ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هؤلاَءِ شَهِيدًا﴾- قَالَ لِي : «كُفَّ» أَوْ «أَمْسِكْ». فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ.

پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے سنوں۔ بیان کیا کہ میں نے سورہ نساء پڑھی اور جب میں آیت "**فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد و جئنا بک علی هؤلاء شهيد**" پر پہنچا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ یا رک جاؤ (راوی کو شک ہے) میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ (آیت میں محشر میں رسول اللہ ﷺ کے اس وقت کا ذکر ہے جب آپ اپنی امت پر گواہی کے لیے پیش ہوں گے)

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ٣٥ باب البكاء عند قراءة القرآن.

٤٦٤- حديث ابْنِ مَسْعُودٍ. عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : كُنَّا بِحِمْصَ ، فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : مَا هكَذَا أُنْزِلَتْ ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ : «أَحْسَنْتَ». وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ، فَقَالَ : أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ؟ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ.

۴۶۴- علقمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم حمص میں تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ یوسف پڑھی تو ایک شخص بولا کہ اس طرح نہیں نازل ہوئی تھیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس سورت کی تلاوت کی تھی اور آپ نے میری قرات کی تحسین فرمائی۔ انہوں نے محسوس کیا کہ اس معترض کے منہ سے شراب کی بدبو آ رہی ہے تو فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے متعلق جھوٹا بیان اور شراب پینا جیسے گناہ ایک ساتھ کرتا ہے۔ پھر انہوں نے اس پر حد جاری کروائی۔

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ٨ باب القرّاء من أصحاب النبي ﷺ.

(٤٣) باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة والحث على قراءة الآيتين من آخر البقرة

(۴۳) سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

٤٦٥- حديث أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «الآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، مَنْ قَرَأَهُمَا

۴۶۵- حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں ایسی ہیں کہ جو شخص رات میں انہیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جاتی

۴۶۳- آیت مبارکہ میں میدان محشر میں رسول اللہ ﷺ کے اس وقت کا ذکر ہے جب آپ اپنی امت پر گواہی کے لیے پیش ہوں گے۔ آیت کا ترجمہ اس طرح ہے کہ "پس کیا حال ہو گا جس وقت کہ ہر امت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور تجھے (یعنی نبی اکرم ﷺ) ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔"(راز)

فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ». ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ كتاب المغازى : ١٢ باب حدثني خليفة.

(٤٧) باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه ، وفضل من تعلم حكمة من فقه أو غيره فعمل بها وعلمها

(۴۷) قرآن پر عمل کرنے اور اس کے سکھانے والے کی فضیلت

٤٦٦ – حديث ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لاَ حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ».

۴۶۶۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت دن رات کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے دن رات خرچ کرتا رہا۔"

أخرجه البخاري في : ٩٧ كتاب التوحيد : ٤٥ باب قول النبي ﷺ رجل آتاه الله القرآن فهو يقوم به.

٤٦٧ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا».

۴۶۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حسد (رشک) صرف دو باتوں میں جائز ہے۔ ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے دولت دی ہو' اور وہ اس دولت کو راہ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو' اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو۔ وہ اس کے ذریعہ فیصلے کرتا ہو' اور (لوگوں کو) اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو۔

أخرجه البخاري في : ٣ كتاب العلم : ١٥ باب الاغتباط في العلم والحكمة.

(٤٨) باب بيان أن القرآن على سبعة أحرف وبيان معناه

(۴۸) قرآن کا سات لہجوں میں اترنا اور اس کا مفہوم

۴۶۷۔ شارحین حدیث لکھتے ہیں کہ حدیث میں حسد کے لفظ سے غبطہ یعنی رشک کرنا مراد ہے۔ کیونکہ حسد بہرحال مذموم ہے جس کی شرع نے کافی مذمت کی ہے۔ (راز)

٤٦٨- حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه ، قَالَ : سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَأَنِيهَا ، وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ. فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هذَا يَقْرَأُ عَلَى غَيْرِ مَا اقْرَأْتَنِيهَا ؛ فَقَالَ لِي : «أَرْسِلْهُ» ثُمَّ قَالَ لَهُ : «اقْرَأْ» فَقَرَأَ ، قَالَ : «هكَذَا أُنْزِلَتْ» ثُمَّ قَالَ لِي : «اقْرَأْ» فَقَرَأْتُ ، فَقَالَ : «هكَذَا أُنْزِلَتْ، إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ».

۴۶۸۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورہ فرقان ایک دفعہ اس قرات سے پڑھتے سنی جو اس کے خلاف تھی جو میں پڑھتا تھا۔ حالانکہ یہ قرات خود رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں انہیں پکڑ لیتا' لیکن میں نے انہیں مہلت دی کہ وہ (نماز سے) فارغ ہو لیں۔ اس کے بعد میں نے ان کے گلے میں چادر ڈال کر ان کو پکڑا اور رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا۔ میں نے آپ سے کہا کہ میں نے انہیں اس قرات کے خلاف پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے سکھائی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ پہلے انہیں چھوڑ دے۔ پھر ان سے فرمایا کہ اچھا اب تم قرات سناؤ۔ انہوں نے اپنی وہی قرات سنائی۔ آپ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ اس کے بعد مجھ سے آپ نے فرمایا کہ اب تم بھی پڑھو میں نے بھی پڑھ کر سنایا۔ آپ نے اس پر بھی فرمایا اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ قرآن سات قراتوں میں نازل ہوا ہے' تم کو جس میں آسانی ہو اسی طرح سے پڑھ لیا کرو۔

أخرجه البخاري في : ٤٤ كتاب الخصومات : ٤ باب كلام الخصوم بعضهم في بعض.

٤٦٩- حديث ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «أَقْرَأَنِي

۴۶۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جبریل علیہ السلام نے قرآن مجید مجھے (عرب

☆ امیر المومنین خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو حفص تھی۔ عام الفیل سے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ بڑے دلیر اور حق و عدل کے پیکر مجسم تھے۔ آپ کے قبول اسلام سے مسلمان اعلانیہ بیت اللہ میں نماز پڑھنے لگے۔ آپ دعا رسول تھے۔ آپ کے زمانہ خلافت میں اسلامی سلطنت کو جو عروج حاصل ہوا' اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ نے ایران کے آتش پرستوں کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ باطل کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار تھے۔ ۲۳ ہجری کو صبح کی نماز میں ابو لولوہ المجوسی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

۴۶۸۔ سات قراتوں سے مراد حرکات کا اختلاف ہے کہ (۱) معنی اور صورت میں تبدیلی نہ ہو۔ (۲) صرف معنی میں تبدیلی ہو۔ یا حروف کا اختلاف (۳) معنی میں تبدیلی ہو صورت میں نہیں (۴) یا صورت میں تبدیلی ہو معنی میں نہیں۔ (۵) یا دونوں میں تبدیلی ہو۔ یا (۶) تقدیم و تاخیر میں اختلاف ہو (۷) یا زیادتی اور نقصان میں اختلاف واقع ہو۔ اس بارے میں مکمل بحث فتح الباری (کتاب فضائل القرآن۔ ۵۔ باب انزل القرآن علی سبعة احرف) میں دیکھیں کیونکہ شارح نے اس بارے میں بڑی وضاحت اور تفصیل بیان کی ہے جو شائد مجموعی طور پر کسی اور کتاب میں موجود نہیں ہے۔ (مرتب)

جبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ اسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ».

کے) ایک ہی محاورے کے مطابق پڑھ کر سکھایا تھا' لیکن میں اس میں برابر اضافہ کی خواہش کا اظہار کرتا رہا' تاآنکہ عرب کے سات محاوروں پر اس کا نزول ہوا۔

أخرجه البخاري في : ٥٩ كتاب بدء الخلق : ٦ باب ذكر الملائكة.

(٤٩) باب ترتيل القراءة واجتناب الهذّ وهو الإفراط في السرعة وإباحة سورتين فأكثر في ركعة

(۴۹) قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور ایک رکعت میں دو سے زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان

٤٧٠ – حديث ابْنِ مَسْعُودٍ. عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ ، فَقَالَ : هذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ. فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ، سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ.

۴۷۰۔ ابو وائل رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا کہ میں نے رات ایک رکعت میں مفصل کی سورۃ پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اس طرح (جلدی جلدی) پڑھی جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں۔ میں ان ہم معنی سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم ﷺ ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے۔ آپ نے مفصل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا۔ ہر رکعت کے لئے دو دو سورتیں۔

أخرجه البخاري في : ١٠ كتاب الأذان : ١٠٦ باب الجمع بين السورتين في الركعة.

(٥٠) باب ما يتعلق بالقراءات

(۵۰) قرآت کا بیان

٤٧١ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ – فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ –.

۴۷۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ "فھل من مدکر" پڑھا کرتے تھے۔

۴۷۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مفصل سے محکم مراد ہیں یعنی سورۂ فتح سے آخر قرآن تک کی سورتیں مراد ہیں۔ انہیں مفصل کا نام اس لیے دیا گیا کیونکہ ان میں بسم اللہ وغیرہ کے ذریعے کثیر فاصلے موجود ہیں۔ نظائر سے مراد وہ سورتیں ہیں جن میں پند و نصائح اور حکم و قصص جیسے معانی بیان ہیں۔ ان میں آیات کی تعداد میں موافقت ہے۔ ان میں الرحمٰن اور النجم۔ اقتربت اور الحاقہ۔ الذاریات اور الطور۔ الواقعہ اور ن ۔ سئال سائل اور النازعات۔ ویل للمطففین اور عبس۔ مدثر اور مزمل۔ ھل اتی اور لا اقسم۔ عم یتساءلون اور المرسلات۔ اذا الشمس کورت اور الدخان شامل ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٥ كتاب التفسير : ٥٤ سورة اقتربت الساعة : ٢ باب تجري بأعيننا.

٤٧٢ – حديث أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ ، فَقَالَ : أَيُّكُمْ يَقْرَأُ قِرَاءَةَ عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ : كُلُّنَا ؛ قَالَ : فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ؟ فَأَشَارُوا إِلَى عَلْقَمَةَ ؛ قَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ – وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى –؟ قَالَ عَلْقَمَةُ : – وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى – ؛ قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ هكَذَا، وَهؤُلاَءِ يُرِيدُونِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ – ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالأُنْثَى﴾ – ، وَاللهِ! لاَ أُتَابِعُهُمْ.

۴۷۲- ابراہیم **نخعی** رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کچھ شاگرد حضرت ابودرداءؓ کے یہاں (شام) آئے۔ حضرت ابودرداء نے انہیں تلاش کیا اور پالیا۔ پھر ان سے پوچھا کہ تم میں کون حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرات کے مطابق قرات کر سکتا ہے؟ شاگردوں نے کہا کہ ہم سب کر سکتے ہیں۔ پھر پوچھا کسے ان کی قرات زیادہ محفوظ ہے؟ سب نے حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ انہیں سورہ **"واللیل اذا یغشی"** کی قرات کرتے کس طرح سنا ہے؟ علقمہ نے کہا کہ **"والذکر والانثی"** (بغیر ماخلق کے) کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول کریم ﷺ کو اسی طرح قرات کرتے ہوئے سنا ہے۔ لیکن یہ لوگ (یعنی شام والے) چاہتے ہیں کہ میں **"وماخلق الذکر والانثی"** پڑھوں اللہ کی قسم میں ان کی پیروی نہیں کروں گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٥ كتاب التفسير : ٩٢ سورة والليل : ٧ باب وما خلق الذكر والأنثى.

(٥١) باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها

(۵۱) نماز کے ممنوعہ اوقات

٤٧٣ – حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ ، أَنَّ النَّبِيَّ

۴۷۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میرے سامنے چند معتبر حضرات نے گواہی دی' جن میں سب سے زیادہ معتبر میرے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے' کہ نبی ﷺ

☆ حضرت عویمر بن عامر رضی اللہ عنہ اپنی کنیت ابودرداء کے ساتھ مشہور و معروف ہیں۔ بدر والے دن مسلمان ہوئے اور غزوہ احد میں شامل ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ جو پہاڑ پر موجود ہیں انہیں پیچھے بھاگا دو تو انہوں نے اکیلے ہٹا دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات تک صرف چار اشخاص نے قرآن جمع کیا تھا جو ابودرداء' معاذ' زید بن ثابت اور ابوزید تھے۔ آپ ۱۸۹ احادیث کے راوی ہیں۔ ابن سعد نے بیان کیا ہے کہ آپؓ نے بتیس ہجری کو دمشق میں وفات پائی۔

۴۷۲- علماء نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر جہاں اور کئی باتیں مخفی رہ گئیں ان میں یہ قراءت بھی تھی۔ ان کو دوسری قراءت کی خبر نہیں ہوئی یعنی **وماخلق الذکر والانثی** کی جو اخیر قراءت اور متواتر تھی۔ اور اسی لیے مصحف عثمانی میں قائم کی گئی۔ (وحیدی)

۴۷۳- دن اور رات میں کچھ وقت ایسے ہیں جن میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ سورج نکلتے وقت ٹھیک دوپہر میں (جب سورج سر پر ہو) اور عصر کی نماز

ﷺ نَهى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّى تَغْرُبَ.

نے فجر کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٩ كتاب مواقيت الصلاة : ٣٠ باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس.

٤٧٤ – حديث أَبي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّى تَغِيبَ الشَّمْسُ».

۴۷۴۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ "فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز سورج بلند ہونے تک نہ پڑھی جائے۔ اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔"

أخرجه البخاري في :٩ كتاب مواقيت الصلاة : ٣١ باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس.

٤٧٥ – حديث ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لاَ تَحَرَّوْا بِصَلاَتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا».

۴۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "نماز پڑھنے کے لئے سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے انتظار میں نہ بیٹھے رہو۔"

أخرجه البخاري في : ٩ كتاب مواقيت الصلاة : ٣٠ باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس.

٤٧٦ – حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلاَةَ حَتّى تَبْرُزَ ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلاَةَ حَتّى تَغِيبَ».

۴۷۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آئے تو نماز نہ پڑھو جب تک وہ پوری طرح ظاہر نہ ہو جائے۔ اور جب غروب ہونے لگے تب بھی اس وقت تک کے لئے نماز چھوڑ دو جب تک بالکل غروب نہ ہو جائے۔

أخرجه البخاري في : ٥٩ كتاب بدء الخلق : ١١ باب صفة إبليس وجنوده.

(٥٤) باب معرفة الركعتين اللتين كان

(۵۴) نبی اکرم ﷺ کی نماز عصر کے بعد کی دو

گذشتہ سے پیوستہ

کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک۔ ہاں اگر کوئی فرض نماز قضا ہو گئی ہو تو اس کا پڑھ لینا جائز ہے۔ اور فجر کی سنتیں بھی اگر نماز سے پہلے نہ پڑھی جا سکی ہوں تو ان کو بھی فجر کے فرضوں کے بعد پڑھا جا سکتا ہے۔ (راز)

يصليهما النبي ﷺ بعد العصر

٤٧٧- حديث أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها.

عَنْ كُرَيْبٍ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمنِ بْنَ أَزْهَرَ رضي الله عنهم أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها ، فَقَالُوا : إِقْرأْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ مِنَّا جَمِيعاً ، وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلاَةِ الْعَصْرِ، وَقُلْ لَهَا : إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا ، وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهى عَنْهُمَا ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهُمَا.

قَالَ كُرَيْبٌ : فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها ، فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي ؛ فَقَالَتْ : سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ. فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا ، فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَ أُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ، فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ ، قُولِي لَهُ ، تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ الله! سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ

رکعت کا بیان

۴۷۷- حضرت کریب رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس، مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہم نے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ اور کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہم سب کا سلام کہنا' اور اس کے بعد عصر کے بعد کی دو رکعات کے بارے میں دریافت کرنا۔ انہیں یہ بھی بتا دینا کہ ہمیں خبر ہوئی ہے کہ آپ یہ دو رکعات پڑھتی ہیں۔ حالانکہ ہمیں آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان دو رکعات سے منع کیا ہے۔ اور ابن عباسؓ نے کہا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان رکعات کے پڑھنے پر لوگوں کو مارا بھی تھا۔

کریب نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پیغام پہنچایا۔ اس کا جواب آپ نے یہ دیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کر۔ چنانچہ میں ان حضرات کی خدمت میں واپس ہوا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو نقل کر دی' انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں بھیجا انہی پیغامات کے ساتھ جن کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے یہاں بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ جواب دیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔ لیکن ایک دن میں نے دیکھا کہ عصر کے بعد آپؐ خود یہ دو رکعات پڑھ رہے ہیں۔ (عصر) کے بعد آپؐ میرے گھر تشریف لائے۔ (اور دو رکعت ادا کرنے لگے) میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس لئے میں نے ایک باندی کو آپؐ کی خدمت میں بھیجا میں نے اس سے کہہ دیا کہ وہ آپ کے ایک طرف ہو کر یہ پوچھے کہ ام سلمہ کہتی ہے کہ یا رسول اللہ! آپ تو ان دو رکعات سے منع کرتے تھے۔ حالانکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ

هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا؟ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ. فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ. فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ: «يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ! سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ ، فَهُمَا هَاتَانِ».

آپ خود انہیں پڑھتے ہیں۔ اگر آنحضور ﷺ ہاتھ سے اشارہ کریں تو تم پیچھے ہٹ جانا۔ باندی نے پھر اسی طرح کیا۔ اور آپؑ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو (آپؑ نے ام سلمہؓ سے) فرمایا' کہ اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد کی دو رکعات کے متعلق پوچھا' بات یہ ہے کہ میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ آ گئے تھے اور ان کے ساتھ بات کرنے کی وجہ سے ظہر کے بعد دو رکعات نہیں پڑھ سکا تھا' سو یہ وہی دو رکعت ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٢ كتاب السهو : ٨ باب إذا كُلِّم وهو يصلي فأشار بيده واستمع.

٤٧٨ – حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلاَ عَلاَنِيَةً ؛ رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۴۷۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دو رکعات کو رسول اللہ ﷺ نے کبھی ترک نہیں فرمایا۔ پوشیدہ ہو یا عام لوگوں کے سامنے' صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات اور عصر کی نماز کے بعد دو رکعات۔

أخرجه البخاري في : ٩ كتاب مواقيت الصلاة : ٣٣ باب ما يصلي بعد العصر من الفوائت ونحوها.

(٥٥) باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب

(۵۵) نماز مغرب سے پہلے دو رکعت کے پڑھنے کا بیان

٤٧٩ – حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : قَالَ : كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ ، قَامَ نَاسٌ مِنْ

۴۷۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (عہد رسالت میں) جب موذن اذان دیتا تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ ستونوں کی

۴۷۷۔ نمازی سے کوئی بات کرے اور وہ سن کر اشارے سے کچھ جواب دے دے تو نماز فاسد نہ ہو گی جیسا کہ خود نبی کریم ﷺ کا جوابی اشارہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ (راز)

۴۷۸۔ عصر کے بعد دو رکعات آپ ﷺ کے ساتھ خاص تھیں۔ امت کے لیے آپ نے عصر کے بعد نفل نمازوں سے منع فرمایا ہے۔ (راز)

۴۷۸۔ نبی اکرم ﷺ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے لیکن وفد عبدالقیس کی وجہ سے آپ کی ظہر کی بعد والی دو سنتیں رہ گئی تھیں تو آپ نے انہیں عصر کے بعد پڑھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد کا وقت درحقیقت نہی کا وقت ہے اور اس میں کوئی نماز پڑھنا منع ہے لیکن اگر کوئی سببی نماز ہو تو وہ پڑھی جا سکتی ہے جیسے کوئی قضا نماز' نماز جنازہ' تحیۃ المسجد وغیرہ۔ باقی ان دو رکعات پر ہمیشگی یہ آپؑ کا خاصہ ہے جو حضرت عائشہ کی روایت میں موجود ہے کہ آپؑ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب ایک کام ایک دفعہ کر لیتے تو پھر اس پر ہمیشگی فرماتے۔

أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ شَيْءٌ.

طرف لپکتے۔ جب نبی کریم ﷺ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لاتے تو لوگ اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے ملتے۔ یہ جماعت مغرب سے پہلے کی دو رکعات تھیں۔ اور (مغرب میں) اذان اور تکبیر میں کوئی زیادہ فاصلہ نہیں تھا۔

أخرجه البخاري في : ١٠ كتاب الأذان : ١٤ باب كم بين الأذان والإقامة.

(٥٦) باب بين كل أذانين صلاة

(۵۶) ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے

٤٨٠ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ» ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ : «لِمَنْ شَاءَ».

۴۸۰۔ حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ہر دو اذانوں (اذان و تکبیر) کے بیچ میں نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی پڑھنا چاہے۔"

أخرجه البخاري في : ١٠ كتاب الأذان : ١٦ باب بين كل أذانين صلاة لمن شاء.

(٥٧) باب صلاة الخوف

(۵۷) نماز خوف کا بیان

٤٨١ – حديث ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ ، وَالطَّائِفَةُ الأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ، ثُمَّ انْصَرَفُوا ، فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ ، فَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ قَامَ هٰؤُلاَءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ ، وَقَامَ هٰؤُلاَءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ.

۴۸۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جماعت کے ساتھ نماز (خوف) پڑھی اور دوسری جماعت اس عرصہ میں دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ پھر یہ جماعت اپنے دوسرے ساتھیوں کی جگہ (نماز پڑھ کر) چلی گئی تو دوسری جماعت آئی اور حضور ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپؐ نے اس جماعت کے ساتھ سلام پھیرا۔ آخر اس جماعت نے کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت پوری کی اور پہلی جماعت نے بھی کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت پوری کی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ كتاب المغازي : ٣١ باب غزوة ذات الرقاع.

٤٨٢ – حديث سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، قَالَ: يَقُومُ الإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، وَطَائِفَةٌ

۴۸۲۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ ؓ نے بیان کیا کہ (نماز خوف میں) امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو گا اور مسلمانوں کی ایک

۴۸۰۔ اذان اور تکبیر میں کچھ نہ کچھ وقفہ ضرور ہونا چاہیے۔ کم از کم اتنا ضرور کہ کوئی شخص دو رکعت سنت پڑھ سکے۔ (راز)

مِنْهُمْ مَعَهُ ، وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ ، وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ ، فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ، وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، ثُمَّ يذهب هؤلاء إلى مقام اولئك فيركع بهم ركعة ، فله ثنتان ، ثُمَّ يركعون وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

جماعت اس کے ساتھ نماز میں شریک ہوگی۔ اس عرصہ میں مسلمانوں کی دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی ہوگی۔ انہیں کی طرف منہ کئے ہوئے۔ امام اپنے ساتھ والی جماعت کو پہلے ایک رکعت نماز پڑھائے گا (ایک رکعت پڑھنے کے بعد پھر) یہ جماعت کھڑی ہو جائے گی اور خود (امام کے بغیر) اسی جگہ ایک رکوع اور دو سجدے کر کے دشمن کے مقابلہ پر جا کر کھڑی ہو جائے گی جہاں دوسری جماعت پہلے سے موجود تھی۔ اس کے بعد امام دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائے گا۔ اس طرح امام کی دو رکعت پوری ہو جائیں گی اور یہ دوسری جماعت ایک رکوع اور دو سجدے خود کرے گی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ كتاب المغازي : ٣١ باب غزوة ذات الرقاع.

٤٨٣- حديث خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ. عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلاَةَ الْخَوْفِ ؛ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ ، وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ ، فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا ، وَأَتَمُّوا لأَنْفُسِهِمْ ، ثُمَّ انْصَرَفُوا

۴۸۳- صالح بن خوات رحمہ اللہ نے 'ایک ایسے صحابی سے بیان کیا' جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں شریک تھے' کہ نبی کریم ﷺ نے نماز خوف پڑھی۔ اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ اس وقت دوسری جماعت (مسلمانوں کی) دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ حضور ﷺ نے اس جماعت کو جو آپؐ کے پیچھے صف میں کھڑی تھی' ایک رکعت نماز خوف پڑھائی اور اس کے بعد آپ کھڑے رہے۔ اس جماعت نے اس

☆ حضرت سھل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ خزرج قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ابو محمد آپ کی کنیت تھی۔ انصاری صحابی ہیں۔ ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ نافع بن جبیر اور عروہ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ مدینہ میں مصعب بن زبیر کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔

☆ حضرت خوات بن جبیر انصاری رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو صالح اوسی ہے۔ بدر میں شامل ہوئے۔ پتھر کی نوک لگنے کی وجہ سے شدید زخمی ہوئے تو مدینہ واپس بھیجے گئے تھے۔ ثواب اور مال غنیمت حاصل ہوا تھا۔ پھر احد اور خندق میں شامل ہوئے' ۷۴ سال کی عمر میں چالیس ہجری کو مدینہ میں وفات پائی۔ عبداللہ بن جبیر کے بھائی ہیں۔

۴۸۳- ذات الرقاع۔ پہاڑ کا نام ہے جس میں سرخ' سفید اور سیاہ طبقے اور ٹکڑے ہیں۔ اسی وجہ سے غزوہ ذات الرقاع معروف ہے۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ اس غزوہ کو ذات الرقاع اس لیے نام دیا گیا کہ (رقاع رقعہ کی جمع اور رقعہ بہ معنی کپڑے کے ٹکڑے اور ٹاکیاں) اس موقعہ پر صحابہ کرام نے قدموں کے زخمی ہونے کے سبب ان پر کپڑے کے ٹکڑے باندھ لیے تھے۔ ابن ہشام وغیرہ کا خیال ہے کہ انہوں نے اس موقعہ پر اپنے جھنڈوں اور علموں پر پیوند لگائے تھے۔ اس لیے اسے غزوہ ذات الرقاع کا نام دیا گیا۔

فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمِ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلاَتِهِ ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا ، وَأَتَمُّوا لأَنْفُسِهِم، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

عرصہ میں اپنی نماز پوری کرلی اور واپس آکر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد دوسری جماعت آئی تو حضور ﷺ نے انہیں نماز کی دوسری رکعت پڑھائی جو باقی رہ گئی تھی اور (رکوع و سجدہ کے بعد) آپ قعدہ میں بیٹھے رہے۔ پھر ان لوگوں نے جب اپنی نماز (جو باقی رہ گئی تھی) پوری کرلی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ كتاب المغازي : ٣١ باب غزوة ذات الرقاع.

٤٨٤- حديث جابر ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذَاتِ الرِّقَاعِ ، فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ ﷺ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ ، فَاخْتَرَطَهُ ، فَقَالَ : تَخَافُنِي؟ قَالَ : «لاَ» قَالَ : فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ : «اللهُ» فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا ، وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ ؛ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعٌ ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ.

۴۸۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ذات الرقاع میں تھے۔ پھر ہم ایک ایسی جگہ آئے جہاں بہت گھنے سایہ کا درخت تھا۔ وہ درخت ہم نے آنحضرت ﷺ کے لئے مخصوص کر دیا کہ آپ وہاں آرام فرمائیں۔ بعد میں مشرکین میں سے ایک شخص آیا' حضور ﷺ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی۔ اس نے وہ تلوار حضور ﷺ پر کھینچ لی اور پوچھا' تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر اس نے پوچھا آج میرے ہاتھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ! پھر صحابہ نے اسے ڈانٹا دھمکایا۔ اور نماز کی تکبیر کہی گئی تو حضور ﷺ نے پہلے ایک جماعت کو دو رکعت نماز خوف پڑھائی۔ جب وہ جماعت (آنحضرت ﷺ کے پیچھے سے) ہٹ گئی تو آپ نے دوسری جماعت کو بھی دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس طرح نبی کریم ﷺ کی چار رکعت نماز ہوئی' لیکن مقتدیوں کی صرف دو دو رکعت۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ كتاب المغازي : ٣١ باب غزوة ذات الرقاع.

٧ - كتاب الجمعة

۷- جمعہ کا بیان

٤٨٥ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ».

أخرجه البخاري في : ١١ كتاب الجمعة : ٢ باب فضل الغسل يوم الجمعة.

۴۸۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے جب کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے تو اسے غسل کر لینا چاہیئے۔"

٤٨٦ – حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَادَاهُ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هذِهِ؟ قَالَ : إِنِّي شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ، فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ. فَقَالَ : وَالْوُضُوءُ أَيْضاً؟ وَقَدْ عَلِمتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.

أخرجه البخاري في : ١١ كتاب الجمعة : ٢ باب فضل الغسل يوم الجمعة.

۴۸۶- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ کے ابتدائی اصحاب مہاجرین میں سے ایک بزرگ تشریف لائے۔ (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا بھلا یہ کون سا وقت ہے! انہوں نے فرمایا کہ میں مشغول ہو گیا تھا اور گھر واپس آتے ہی اذان کی آواز سنی۔ اس لئے میں وضو سے زیادہ اور کچھ (غسل) نہ کر سکا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا (صرف) وضو ہی؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل کے لئے حکم فرماتے تھے۔

(١) باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال وبيان ما أمروا به

(ا) جمعہ کے دن کا غسل ہر مرد پر فرض ہے

٤٨٧ – حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ».

۴۸۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ کے لیے غسل ضروری ہے۔

۴۸۶- من المهاجرين الاولين یعنی جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے یا بیعت رضوان میں شامل تھے یا جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ اور رجل سے مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مرتبؒ)

أخرجه البخاري في : ١٠ كتاب الأذان : ١٦١ باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل.

٤٨٨– حديث عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ : كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي ، فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ ، يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ. فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هذَا؟».

۴۸۸۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے اپنے گھروں سے اور اطراف مدینہ گاؤں سے (مسجد نبوی میں) باری باری آیا کرتے تھے۔ لوگ گرد و غبار میں چلے آتے' گرد میں اٹے ہوئے اور پسینہ میں شرابور۔ اس قدر پسینہ ہوتا کہ تھمتا نہ تھا۔ اسی حالت میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور آپ اس وقت میرے ہاں تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ اس دن (جمعہ میں) غسل کر لیا کرتے تو بہتر ہوتا۔

أخرجه البخاري في : ١١ كتاب الجمعة : ١٥ باب من أين تؤتى الجمعة.

٤٨٩– حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ ، وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ ، فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ!

۴۸۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ لوگ اپنے کاموں میں مشغول رہتے اور جمعہ کے لئے اسی حالت (میل کچیل) میں چلے آتے اس لئے ان سے کہا گیا کہ کاش تم لوگ (کبھی) غسل کر لیا کرتے۔

أخرجه البخاري في : ١٠ كتاب الجمعة : ١٦ باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس.

(٢) باب الطيب والسواك يوم الجمعة

(۲) جمعہ کے دن خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کا بیان

٤٩٠– حديث أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ : «الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ، وَأَنْ يَسْتَنَّ ، وَأَنْ يَمَسَّ طيباً ، إِنْ وَجَدَ».

۴۹۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہ ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر جوان پر غسل' مسواک اور خوشبو لگانا' اگر میسر ہو' ضروری ہے۔"

أخرجه البخاري في : ١١ كتاب الجمعة : ٣ باب الطيب للجمعة.

٤٩١– حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما. عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي

۴۹۱۔ حضرت طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں نبی

الله عنهما ، أنَّهُ ذَكَرَ قَولَ النَّبيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ : أَيَمَسُّ طيبًا أَو دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ؟ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُهُ.

کریم ﷺ کی حدیث کا ذکر کیا تو میں نے ان سے کہا کہ کیا تیل اور خوشبو کا استعمال بھی ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

أخرجه البخاري في : ١١ كتاب الجمعة : ٦ باب الدهن للجمعة.

٤٩٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ».

۴۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر (اللہ تعالیٰ کا) حق ہے' ہر سات دن میں ایک دن جمعہ میں غسل کرے جس میں اپنے سر اور بدن کو دھوئے۔

أخرجه البخاري في : ١١ كتاب الجمعة : ١٢ باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم.

٤٩٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً ، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلاَئِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ».

۴۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کرکے نماز پڑھنے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی (اگر اول وقت مسجد میں پہنچا) اور اگر بعد میں گیا تو گویا ایک گائے کی قربانی دی اور جو تیسرے نمبر پر گیا اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھے نمبر پر گیا اس نے ایک مرغی کی قربانی دی اور جو پانچویں نمبر پر گیا اس نے ایک انڈے کی قربانی دی۔ لیکن جب امام خطبے کے لیے باہر آجاتا ہے تو ملائکہ خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ١١ كتاب الجمعة : ٤ باب فضل الجمعة.

۴۹۳۔ جمعہ میں حاضری کا وقت صبح ہی سے شروع ہو جاتا ہے اور سب سے پہلے ثواب اس کو ملے گا جو اول وقت جمعہ کے لیے مسجد میں آجائے۔ سلف امت کا اس پر عمل تھا کہ وہ جمعہ کے دن صبح سویرے مسجد میں چلے جاتے۔ (راز)

(٣) باب في الإنصات يوم الجمعة في الخطبة

(۳) جمعہ کے خطبہ میں خاموش رہنا ضروری ہے

٤٩٤ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ، وَالإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ».

أخرجه البخاري في: ١١ كتاب الجمعة: ٣٦ باب الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب.

۴۹۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور تم نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا "چپ رہ" تو تم نے خود ایک لغو حرکت کی۔"

(٤) باب في الساعة التي في يوم الجمعة

(۴) جمعہ کے دن کی قیمتی گھڑی کا بیان

٤٩٥ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: «فِيهِ سَاعَةٌ لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى شَيْئاً إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

أخرجه البخاري في: ١١ كتاب الجمعة: ٣٧ باب الساعة التي في يوم الجمعة.

۴۹۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے ذکر میں ایک دفعہ فرمایا "اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز اللہ پاک سے مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور دیتا ہے۔" ہاتھ کے اشارے سے آپ نے بتلایا کہ وہ ساعت بہت تھوڑی سی ہے۔

(٦) باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة

(٦) جمعہ کا دن امت محمد ﷺ کے حصہ میں آنے کا بیان

٤٩٦ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ كُلُّ أُمَّةٍ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ؛ فَهذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ؛ فَغَداً لِلْيَهُودِ، وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى».

أخرجه البخاري في: ٦٠ كتاب الأنبياء: ٥٤ باب حدثنا أبو اليمان.

۴۹۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' ہم (دنیا میں) تمام امتوں کے آخر میں آئے لیکن (قیامت کے دن) تمام امتوں سے آگے ہوں گے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ انہیں کتاب پہلے دی گئی اور ہمیں بعد میں ملی اور یہی وہ (جمعہ کا) دن ہے جس کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا۔ یہودیوں نے تو اسے اس کے دوسرے دن کر لیا اور نصاریٰ نے تیسرے دن (اتوار کو)

(٩) باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس

(۹) نماز جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد ہے

٤٩٧- حديث سَهْلٍ، قَالَ : مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلاَ نَتَغَدَّى إِلاَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

أخرجه البخاري في : ١١ كتاب الجمعة : ٤٠ باب قول الله تعالى : ﴿فإذا قضيت الصلاة فانتشروا في الأرض﴾.

۴۹۷- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم دوپہر کا سونا اور دوپہر کا کھانا جمعہ کی نماز کے بعد رکھتے تھے۔

٤٩٨- حديث سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ. قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ.

أخرجه البخاري في : ٦٤ كتاب المغازي : ٣٥ باب غزوة الحديبيه.

۴۹۸- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو دیواروں کا سایہ ابھی اتنا نہیں ہوتا تھا کہ ہم اس میں آرام کر سکیں۔

(١٠) باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيهما من الجلسة

(۱۰) نماز سے پہلے دونوں خطبوں اور ان کے درمیان بیٹھنے کا ذکر

٤٩٩- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما. قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِماً ، ثُمَّ يَقْعُدُ ، ثُمَّ يَقُومُ ، كَمَا تَفْعَلُونَ الآنَ.

أخرجه البخاري في : ١١ كتاب الجمعة : ٢٧ باب الخطبة قائما.

۴۹۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے جیسے تم لوگ بھی آج کل کرتے ہو۔

(١١) باب في قوله تعالى : ﴿وإذا رأوا تجارة أو لهوا انفضوا إليها وتركوك قائما﴾

(۱۱) ارشاد باری تعالیٰ واذا راوا تجارۃ الخ کا بیان

٥٠٠- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَاماً ، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا ، حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلاَّ اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً ، فَنَزَلَتْ هذِهِ الآيَةُ- ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

۵۰۰- حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں غلہ لادے ہوئے ایک تجارتی قافلہ ادھر سے گزرا۔ لوگ خطبہ چھوڑ کر ادھر چل دیئے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کل بارہ آدمی رہ گئے۔ اس وقت سورہ جمعہ کی یہ آیت اتری' "اور جب یہ لوگ تجارت اور کھیل دیکھتے ہیں تو اس طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔" (الجمعہ:۱۱)

أخرجه البخاري في : ١١ كتاب الجمعة : ٣٨ باب إذا نفر الناس عن الإمام في صلاة الجمعة فصلاة الإمام ومن بقي جائزة.

(١٣) باب تخفيف الصلاة والخطبة

(۱۳) نماز اور خطبہ کو مختصر ہلکا کرنے کا بیان

٥٠١- حديث يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رضي الله عنه ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ - ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ﴾-.

۵۰۱- حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ منبر پر (اس آیت کی) تلاوت فرما رہے تھے۔ "اور وہ دوزخی پکاریں گے اے مالک اپنے رب سے کہو کہ وہ ہم کو موت دے دے۔" (زخرف:۷۷)

أخرجه البخاري في : ٥٩ كتاب بدء الخلق : ٧ باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

(١٤) باب التحية والإمام يخطب

(۱۴) خطبہ کے وقت تحیۃ المسجد پڑھنے کا بیان

٥٠٢- حديث جَابِرٍ. قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ : «أَصَلَّيْتَ؟» قَالَ : لاَ ، قَالَ : «فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ».

۵۰۲- حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا۔ نبی کریم ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے' آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے (تحیۃ المسجد کی) نماز پڑھ لی ہے؟ آنے والے نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اٹھو اور دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لو۔

أخرجه البخاري في:١١ كتاب الجمعة : ٣٣ باب من جاء والإمام يخطب صلى ركعتين خفيفتين.

٥٠٣- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَهُوَ يَخْطُبُ : «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ» أَوْ «قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ».

۵۰۳- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص بھی (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ کے لئے نکل چکا ہو تو وہ دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد کی) پڑھ لے۔

أخرجه البخاري في : ١٩ كتاب التهجد : ٢٥ باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى.

☆ حضرت یعلی بن امیہ مکی قریش کے حلیف تھے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور طائف اور حنین کے غزوات میں شامل ہوئے۔ مکہ میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں یمن کے والی رہے۔ بڑے سخی اور مالدار صحابی تھے۔ سب سے پہلے انہوں نے تاریخ کا آغاز کیا جب کہ یہ یمن میں تھے۔ تقریباً بیس احادیث کے راوی ہیں۔ امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ساٹھ ہجری کے قریب تک زندہ رہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت معاویہ سے پہلے وفات پائی یا بعد میں۔

۵۰۲- حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی نمازی ایسے حال میں مسجد میں داخل ہو کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعت ہلکی خفیف پڑھ لے تاکہ سنت راتبہ اور ادب خطبہ ہر دو کی رعایت ہو سکے۔ اور اس مسئلہ کے بارے میں تمہارے شہر کے لوگ جو شور کرتے ہیں (روکتے ہیں) ان کے دھوکے میں نہ آنا کیونکہ اس مسئلہ کے حق میں حدیث صحیح وارد ہے جس کی اتباع واجب ہے (حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۰۱)

(١٧) باب ما يقرأ في يوم الجمعة

٥٠٤– حديث أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ، فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ، آلَم تَنْزِيلُ ، السَّجْدَةَ ، وَ – هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ –.

(۱۷) جمعہ کے دن قرات قرآن

۵۰۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم تنزیل السجدہ' اور ھل اتی علی الانسان پڑھا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١١ كتاب الجمعة : ١٠ باب ما يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة.

٨ - كتاب صلاة العيدين

٥٠٥- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما. قَالَ : شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضي الله عَنْهُمْ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ.

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ بِيَدِهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ ، حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ ، مَعَهُ بِلاَلٌ. فَقَالَ : «- ﴿يَأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ - الآية» ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا : «أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكَ؟» فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ ، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا : نَعَمْ! قَالَ : «فَتَصَدَّقْنَ». فَبَسَطَ بِلاَلٌ ثَوْبَهُ ، ثُمَّ قَالَ : هَلُمَّ! لَكُنَّ فِدَاءٌ أَبِي وَأُمِّي. فَيُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ.

۸- نماز عیدین کا بیان

۵۰۵- حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ اور ابوبکرؓ عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھی ہے۔ یہ سب حضرات خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے اور بعد میں خطبہ دیتے تھے۔

نبی کریم ﷺ (منبر سے) اٹھے' میری نظروں کے سامنے وہ منظر ہے' جب آپؐ لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے بٹھا رہے تھے۔ پھر آپؐ صفوں سے گذرتے ہوئے عورتوں کی طرف آئے' آپؐ کے ساتھ بلال ؓ تھے۔ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اے نبی جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کے لئے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی' چوری نہ کریں گی' زناکاری نہ کریں گی' اپنی اولادوں کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی امر شرعی میں تیری نافرمانی نہ کریں گی تو تو ان سے بیعت کر لیا کر اور ان کے لئے خدا سے بخشش طلب کر۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشش اور معافی کرنے والا ہے۔" (الممتحنہ : ۱۲) پھر جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا تم ان باتوں پر قائم ہو؟ ایک عورت نے جواب دیا کہ ہاں۔ ان کے علاوہ کوئی عورت نہ بولی۔ آپؐ نے خیرات کے لئے حکم فرمایا اور بلال ؓ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا کہ لاؤ تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ چنانچہ عورتیں چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال ؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

أخرجه البخاري في : ١٣- كتاب العيدين : ١٩ - باب موعظة الإمام النساء يوم العيد.

٥٠٦- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى ، فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ ، ثُمَّ خَطَبَ ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ

۵۰۶- حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عید الفطر کی نماز پڑھی۔ پہلے آپ نے نماز پڑھی بعد میں خطبہ دیا۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو گئے تو اترے اور عورتوں کی طرف آئے پھر انہیں نصیحت فرمائی۔ آپؐ اس وقت بلال ؓ کے ہاتھ کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ حضرت بلال ؓ نے اپنا کپڑا

بِلَالٍ ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ ، يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ.

پھیلا رکھا تھا' جس میں عورتیں صدقہ ڈال رہی تھیں۔

أخرجه البخاري في : ۱۳- كتاب العيدين : ۱۹ - باب موعظة الإمام النساء يوم العيد.

۵۰۷- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. قَالاَ : لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلاَ يَوْمَ الأَضْحَى.

۵۰۷- حضرت ابن عباسؓ اور حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ عیدالفطر یا عیدالضحیٰ کی نماز کے لئے (نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین کے عہد میں) اذان نہیں دی جاتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ۱۳- كتاب العيدين : ۷- باب المشي والركوب إلى العيد ، والصلاة قبل الخطبة بغير أذان ولا إقامة.

۵۰۸- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُويِعَ لَهُ ، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلاَةِ يَوْمَ الْفِطْرِ ، وَإِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلاَةِ.

۵۰۸- حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص کو اس زمانہ میں بھیجا جب (شروع شروع ان کی خلافت کا زمانہ تھا) (آپ نے کہلایا) عیدالفطر کی نماز کے لئے اذان نہیں دی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ۱۳- كتاب العيدين : ۷ - باب المشي والركوب إلى العيد ، والصلاة قبل الخطبة بغير أذان ولا إقامة.

۵۰۹- حديث ابْنِ عُمَرَ : قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما ، يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

۵۰۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۱۳- كتاب العيدين : ۸ - باب الخطبة بعد العيد.

۵۱۰- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى ، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلاَةُ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ، فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ ،

۵۱۰- حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کے دن (مدینہ کے باہر) عیدگاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے آپؐ نماز پڑھاتے۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؐ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے آپ ﷺ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے' اچھی باتوں کا حکم دیتے۔ اگر جہاد کے لئے کہیں لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو اس کو الگ کرتے' کسی اور بات

فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا ، قَطَعَهُ ؛ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ، أَمَرَ بِهِ ؛ ثُمَّ يَنْصَرِفُ.

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ ، فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلّٰى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ ، فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ ، فَجَبَذَنِي ، فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ ؛ فَقُلْتُ لَهُ : غَيَّرْتُمْ وَاللهِ! فَقَالَ : أَبَا سَعِيدٍ! قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ ؛ فَقُلْتُ : مَا أَعْلَمُ ، وَاللهِ! خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ، فَقَالَ : إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ.

کا حکم دینا ہوتا تو وہ حکم دیتے۔ اس کے بعد شہر کو واپس تشریف لاتے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ برابر اسی سنت پر قائم رہے لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مروان جو مدینہ کا حاکم تھا' میں اس کے ساتھ عید الفطر یا عید الضحیٰ کی نماز کے لئے نکلا۔ ہم جب عید گاہ پہنچے تو وہاں میں نے کثیر بن صلت کا بنا ہوا ایک منبر دیکھا۔ جاتے ہی مروان نے چاہا کہ اس پر نماز سے پہلے (خطبہ دینے کے لئے) چڑھے۔ اس لئے میں نے اس کا دامن پکڑ کر کھینچا لیکن وہ جھٹک کر اوپر چڑھ گیا۔ اور نماز سے پہلے خطبہ دیا میں نے اس سے کہا کہ واللہ تم نے (نبی کریم ﷺ کی سنت کو) بدل دیا۔ مروان نے کہا کہ اے ابو سعید! اب وہ زمانہ گذر گیا جس کو تم جانتے ہو۔ ابو سعید نے کہا کہ بخدا میں جس زمانہ کو جانتا ہوں اس زمانہ سے بہتر ہے' جو میں نہیں جانتا۔ مروان نے کہا کہ ہمارے دور میں لوگ نماز کے بعد نہیں بیٹھتے اس لئے میں نے نماز سے پہلے خطبہ کر دیا۔

أخرجه البخاري في : ١٣- كتاب العيدين : ٦ - باب الخروج إلى المصلى بغير منبر.

(١) باب ذكر إباحة خروج النساء في العيدين إلى المصلى وشهود الخطبة مفارقات للرجال

(۱) نماز عید کے لیے خواتین کا عید گاہ جانا اور مردوں سے علیحدہ بیٹھ کر امام کا خطبہ سننا

٥١١- حديث أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ ، يَوْمَ الْعِيدَيْنِ ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ ، فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ.

۵۱۱۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے دن حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو بھی باہر لے جائیں۔ تاکہ وہ مسلمان کے اجتماع اور ان کی دعاؤں میں شریک ہو سکیں۔ البتہ حائضہ عورتوں کو نماز پڑھنے کی جگہ سے دور رکھیں۔ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ

قَالَتِ امْرَأَةٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ! إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ ، قَالَ : «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا».

ہم میں بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے پاس (پردہ کرنے کے لئے) چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی ساتھی عورت اپنی چادر کا ایک حصہ اسے اڑھادے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٢- باب وجوب الصلاة في الثياب.

(٤) باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد

(۴) عید کے دن میں مباح کھیل کھیلنا جائز ہے

٥١٢- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها. قَالَتْ : دَخَلَ أَبُوبَكْرٍ ، وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الأَنْصَارِ ، تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ. قَالَتْ : وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ.

فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ وَذلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَابَكْرٍ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيداً وَهذَا عِيدُنَا».

۵۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی جنگ کے موقع پر کہے تھے۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ یہ گانے والیاں نہیں تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی باجے؟ اور یہ عید کا دن تھا۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے۔

أخرجه البخاري في : ١٣- كتاب العيدين : ٣ - باب سنة العيدين لأهل الإسلام.

۵۱۲- آنحضرت ﷺ نے ایسے گانے کی رخصت دی۔ لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے کہ گانے والی جوان عورت نہ ہو اور راگ کا مضمون شرع شریف کے خلاف نہ ہو۔ اور صوفیوں نے جو اس باب میں خرافات اور بدعات نکال لی ہیں ان کی حرمت میں بھی کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور نفوس شہوانیہ بہت سے صوفیوں پر غالب آگئے۔ یہاں تک کہ بہت سے صوفی دیوانوں اور بچوں کی طرح ناچتے ہیں اور اس کو تقرب الی اللہ کا وسیلہ جانتے ہیں اور نیک کام سمجھتے ہیں۔ (تسہیل القاری)

۵۱۲- بعاث ایک قلعہ کا نام ہے جس کے پاس اوس اور خزرج کے درمیان ایک طویل جنگ لڑی گئی تھی۔ اس میں شدید قتل و غارت ہوئی تھی۔ آخر اوس خزرج پر غالب آگئے۔ یہ لڑائی ایک سو بیس سال تک جاری رہی۔ حتی کہ اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان الفت اور محبت ڈال دی۔ عید کے دن خوشی کا اظہار دین کے شعائر میں سے ہے۔ اس حدیث سے لڑکی کے گانے کی آواز کے سننے کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے۔ اگرچہ وہ آزاد لڑکی ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر پر اس کے سننے کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ حضرت ابوبکر کے انکار کا انکار کیا ہے اور یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ اس وقت ہے جب کسی قسم کے فتنے کا ڈر نہ ہو۔

٥١٣- حديث عَائِشَةَ. قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ ، وَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ ، فَانْتَهَرَنِي، وَقَالَ : مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ : «دَعْهُمَا» فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا.

وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ فِيهِ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ ، فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَإِمَّا قَالَ : «تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ؟» فَقُلْتُ : نَعَمْ! فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَهُوَ يَقُولُ : «دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ» حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ : «حَسْبُكِ؟» قُلْتُ : نَعَمْ! قَالَ : «فَاذْهَبِي».

٥١٣- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے گھر تشریف لائے اس وقت میرے پاس (انصار کی) دو لڑکیاں جنگ بعاث کے قصوں کی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر ؓ آئے اور مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ یہ شیطانی باجا نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں؟ آخر نبی کریم ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جانے دو خاموش رہو۔ پھر جب حضرت ابوبکر دوسرے کام میں لگ گئے تو میں نے انہیں اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں اور یہ عید کا دن تھا۔ حبشہ کے کچھ لوگ ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ اب یا خود میں نے کہا یا آپؐ نے فرمایا کہ کیا کھیل دیکھو گی؟ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرما رہے تھے کھیلو کھیلو اے بنی ارفدہ (یہ حبشہ کے لوگوں کا لقب تھا) پھر جب میں تھک گئی تو آپؐ نے فرمایا "بس!" میں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ۔

أخرجه البخاري في : ١٣- كتاب العيدين : ٢ - باب الحراب والدرق يوم العيد.

٥١٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه. قَالَ : بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِحِرَابِهِمْ ، دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا ، فَقَالَ : «دَعْهُمْ يَا عُمَرُ!».

٥١٤- حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ حبشہ کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے سامنے حراب (چھوٹے نیزے) کا کھیل دکھلا رہے تھے کہ حضرت عمر ؓ آگئے اور کنکریاں اٹھا کر انہیں ان سے مارا۔ لیکن آپؐ نے فرمایا عمر! انہیں کھیل دکھانے دو۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٧٩- باب اللهو بالحراب ونحوها.

٩ - كتاب صلاة الاستسقاء

۹۔ نماز استسقاء کا بیان

٥١٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ.

أخرجه البخاري في : ١٥- كتاب الاستسقاء : ٤- باب تحويل الرداء في الاستسقاء.

۵۱۵۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے دعا استسقاء کی تو اپنی چادر کو بھی الٹا۔

(١) باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء

(۱) دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

٥١٦- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلاَّ فِي الاسْتِسْقَاءِ ، وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

أخرجه البخاري في : ١٥- كتاب الاستسقاء :٢٢ - باب رفع الإمام يده في الاستسقاء.

۵۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ دعا استسقاء کے سوا اور کسی دعا کے لئے ہاتھ (زیادہ) نہیں اٹھاتے تھے اور استسقاء میں ہاتھ اتنا اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی۔

(٢) باب الدعاء في الاستسقاء

(۲) بارش کے لیے دعا کرنا

٥١٧- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه. قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ، قَامَ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ : يَارَسُولَ اللهِ ! هَلَكَ الْمَالُ ، وَجَاعَ الْعِيَالُ ، فَادْعُ اللهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً ، فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ. ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ

۵۱۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں قحط پڑا۔ آپؐ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ! جانور مر گئے اور اہل و عیال دانوں کو ترس گئے۔ آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے دونوں ہاتھ اٹھائے' اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی آپؐ نے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح گھٹا اُمڈ آئی اور آپ ابھی منبر سے اترے بھی نہیں تھے' میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ کے ریش مبارک سے ٹپک رہا تھا۔ اس دن' اس کے بعد اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی (دوسرے جمعہ کو) یہی

۵۱۶۔ ابوداؤد کی مرسل روایتوں میں یہی حدیث اس طرح ہے کہ "استسقاء کے سوا پوری طرح آپ کسی دعا میں بھی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بخاری کی اس روایت میں ہاتھ اٹھانے کے انکار سے مراد یہ ہے کہ بمبالغہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ اس روایت سے یہ کسی بھی طرح ثابت نہیں ہو سکتا کہ آپ دعاؤں میں ہاتھ ہی نہیں اٹھاتے تھے۔ (راز)

ﷺ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ، وَبَعْدَ الْغَدِ ، وَالَّذِي يَلِيهِ ، حَتَّى الْجُمُعَةِ الأُخْرَى. فَقَامَ ذٰلِكَ الأَعْرَابِيُّ ، أَوْ قَالَ غَيْرُهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ! تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ ، فَادْعُ اللهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ : «اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا» فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلاَّ انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ ، وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْراً ، وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلاَّ حَدَّثَ بِالْجَوْدِ.

دیہاتی پھر کھڑا ہوا یا کہا کہ کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! عمارتیں منہدم ہو گئیں اور جانور ڈوب گئے' آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا کیجئے۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ اب دوسری طرف بارش برسا اور ہم سے روک دے۔ آپؐ ہاتھ سے بادل کے لئے جس طرف بھی اشارہ کرتے ادھر مطلع صاف ہو جاتا۔ سارا مدینہ تالاب کی طرح بن گیا تھا اور قناۃ کا نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور ارد گرد سے آنے والے بھی اپنے یہاں بھرپور بارش کی خبر دیتے رہے۔

أخرجه البخاري في : ١١- كتاب الجمعة : ٣٥- باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة.

(٣) باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم ، والفرح بالمطر

(۳) بادل اور آندھی دیکھ کر پناہ مانگنے اور بارش کے وقت خوش ہونے کا بیان

٥١٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، إِذَا رَأَي مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ ، وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ. فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ ، فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَدْرِي ، لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ- ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ﴾- الآية».

۵۱۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ ابر کا کوئی ایسا ٹکڑا دیکھتے جس سے بارش کی امید ہوتی تو آپ کبھی آگے آتے' کبھی پیچھے جاتے' کبھی گھر کے اندر تشریف لاتے' کبھی باہر آ جاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ لیکن جب بارش ہونے لگتی تو پھر یہ کیفیت باقی نہ رہتی۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق آپؐ سے پوچھا۔ تو آپؐ نے فرمایا میں نہیں جانتا ممکن ہے یہ بادل بھی ویسا ہی ہو جس کے بارے میں قوم عاد نے کہا تھا "جب انہوں نے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے یہ ابر ہم پر برسنے والا ہے (نہیں) بلکہ دراصل یہ ابر وہ چیز ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے' ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ (الاحقاف:۲۴)

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ٥- باب ما جاء في قوله ﴿وهو الذي أرسل الرياح بُشْرًا بين يدي رحمته﴾.

(٤) باب في ريح الصبا بالدبور

(۴) دبور کے ساتھ صبا کی آندھی کا بیان

٥١٩- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ : «نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ».

۵۱۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "پروا ہوا کے ذریعہ مجھے مدد پہنچائی گئی اور قوم عاد پچھوا کے ذریعہ ہلاک کردی گئی تھی۔"

أخرجه البخاري في : ١٥- كتاب الاستسقاء : ٢٦- باب قول النبي ﷺ نصرت بالصبا.

۵۱۹- مشرق سے آنے والی ہوا کو صبا (پروا) کہتے ہیں۔ صبا سے غزوۂ احزاب کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی مدد کی گئی تھی۔ جب تقریباً بارہ ہزار کے لشکر نے مدینہ کا محاصرہ کر رکھا تھا تو اللہ تعالیٰ نے سردیوں کی یخ بستہ رات میں صبا بھیج دی جس نے مشرکین کے چہروں کو غبار آلود کر دیا۔ ان کی آگ بجھ گئی اور ان کے خیمے اکھڑ گئے اور وہ لڑائی کے بغیر ہی شکست کھا گئے۔ پچھوا ہوا (مغرب کی ہوا) سخت تیز آندھی ہے۔ اسے عقیم اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس نے حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کر دیا اور ان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور ان کی نسل تباہ کر دی۔ (مرتب")

۱۰- کتاب صلاة الكسوف

(۱) باب صلاة الكسوف

٥٢٠- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ ، فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الأُولَى ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ ، لاَ يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذلِكَ فَادْعُوا اللهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا» ثُمَّ قَالَ : «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيراً».

۱۰- کسوف کی نماز کا بیان

(۱) نماز کسوف کا بیان

۵۲۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پہلے آپ کھڑے ہوئے تو بڑی دیر تک کھڑے رہے' قیام کے بعد رکوع کیا اور رکوع میں بہت دیر تک رہے۔ پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد دیر تک دوبارہ کھڑے رہے لیکن آپ کے پہلے قیام سے کچھ کم۔ پھر رکوع کیا تو بڑی دیر تک رکوع میں رہے' لیکن پہلے سے مختصر۔ پھر سجدہ میں گئے اور دیر تک سجدہ کی حالت میں رہے۔ دوسری رکعت میں بھی آپؐ نے اسی طرح کیا۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو گرہن کھل چکا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و حیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن لگا ہوا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ پھر آپ نے فرمایا اے محمد (ﷺ) کی امت کے لوگو! دیکھو اس بات پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت اور کسی کو نہیں آتی کہ اس کا کوئی بندہ یا بندی زنا کرے' اے امت محمد (ﷺ) واللہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

أخرجه البخاري في : ١٦- كتاب الكسوف : ٢- باب الصدقة في الكسوف.

٥٢١- حديث عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ،

۵۲۱- رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ

قَالَتْ : خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ ، فَكَبَّرَ ، فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ، ثُمَّ كَبَّرَ ، فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً ، ثُمَّ قَالَ : «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ، وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ، هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الأُولَى ، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعاً طَوِيلاً ، وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ ؛ ثُمَّ قَالَ : «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ؛ ثُمَّ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ، ثُمَّ قَالَ : «هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ».

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں سورج گرہن لگا۔ اسی وقت آپ مسجد میں تشریف لے گئے۔ لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کے پیچھے صف باندھی۔ آپ نے تکبیر کہی اور بہت دیر قرآن مجید پڑھتے رہے' پھر تکبیر کہی اور بہت دیر لمبا رکوع کیا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا (رکوع سے اٹھنے کے بعد) پھر بہت دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے لیکن پہلی قرات سے کم' پھر تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے گئے اور دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے لیکن پہلی قرات سے کم۔ پھر تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے گئے اور دیر تک رکوع میں رہے' یہ رکوع بھی پہلے سے کم تھا۔ اب سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہا' پھر سجدہ میں گئے۔ آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح (ان دونوں رکعات میں) پورے چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی سورج صاف ہو چکا تھا۔ نماز کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا اور پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی۔ پھر فرمایا کہ "سورج اور چاند اللہ کی دو نشانیاں ہیں' ان میں گرہن کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں لگتا لیکن جب تم گرہن دیکھا کرو تو فوراً نماز کی طرف لپکو۔"

أخرجه البخاري في : ١٦- كتاب الكسوف : ٤-باب خطبة الإمام في الكسوف.

٥٢٢- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَسَفَتِ الشَّمْسُ ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرَى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى

۵۲۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب سورج گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے۔ اور ایک لمبی سورۃ پڑھی۔ پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اس کے بعد دوسری سورۃ شروع کر دی پھر رکوع کیا اور رکوع پورا کر کے اس رکعت کو ختم کیا اور

قَضَاهَا وَسَجَدَ ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ. لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ ، حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ ، حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ ، وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ ، وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ».

سجدے میں گئے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی آپؐ نے اسی طرح کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اس لئے جب ان میں گرہن دیکھو تو نماز شروع کر دو جب تک کہ یہ صاف ہو جائے۔ اور دیکھو میں نے اپنی اسی جگہ سے ان تمام چیزوں کو دیکھ لیا ہے جن کا مجھ سے وعدہ ہے۔ یہاں تک کہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں جنت کا ایک خوشہ لینا چاہتا ہوں۔ ابھی تم لوگوں نے دیکھا ہو گا کہ میں آگے بڑھنے لگا تھا۔ اور میں نے دوزخ بھی دیکھی (اس حالت میں کہ) بعض آگ بعض آگ کو کھائے جا رہی تھی۔ تم لوگوں نے دیکھا ہو گا کہ جہنم کے اس ہولناک منظر کو دیکھ کر میں پیچھے ہٹ گیا تھا۔ میں نے جہنم کے اندر عمرو بن لحی کو دیکھا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے سانڈ کی رسم عرب میں جاری کی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٢١- كتاب العمل في الصلاة : ١١- باب إذا تفلتت الدابة في الصلاة.

(٢) باب ذكر عذاب القبر في صلاة الخسوف

(۲) نماز خسوف میں قبر کے عذاب کا بیان

٥٢٣- حديث عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا ، فَقَالَتْ لَهَا : أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها ، رَسُولَ اللهِ ﷺ، أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ».

ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ذَاتَ غَدَاةٍ

۵۲۳- ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس مانگنے کے لئے آئی اور اس نے دعا دی کہ اللہ آپ کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبر میں عذاب بھی ہو گا؟ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس سے پناہ مانگتا ہوں۔
پھر ایک مرتبہ صبح کو (کہیں جانے کے لئے) آپؐ سوار ہوئے' اس کے بعد سورج گرہن لگا۔ آپؐ دن چڑھے واپس

۵۲۳- بعض روایتوں میں ہے کہ جب یہودیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عذاب قبر کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا چلو! قبر کا عذاب یہودیوں کو ہو گا' مسلمانوں کا اس سے کیا تعلق۔ لیکن اس یہودیہ کے ذکر پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور آپ نے اس کا حق ہونا بتایا۔ (راز)

مَرْكَباً ، فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ ، فَرَجَعَ ضُحًى، فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بَيْنَ ظَهْرَانِي الْحُجَرِ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي ، وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً ، ثُمَّ رَكَعَ رُكوعًا طَوِيلاً ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامَ الأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكوعًا طَوِيلاً، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ، ثُمَّ قَامَ ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامَ الأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكوعًا طَوِيلاً، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلاً ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكوعًا طَوِيلاً ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ ، فَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ہوئے اور اپنی بیویوں کے حجروں سے گزرتے ہوئے (مسجد میں) نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ صحابہؓ نے بھی آپ کی اقتدا میں نیت باندھ لی۔ آپؐ نے بہت ہی لمبا قیام کیا' پھر رکوع بھی بہت طویل کیا۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے اور اب کی دفعہ قیام پھر لمبا کیا لیکن پہلے سے کچھ کم' پھر رکوع کیا اور اس دفعہ بھی دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سجدہ میں گئے۔ اب آپ پھر دوبارہ کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم' پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قیام میں اب کی دفعہ بھی بہت دیر تک رہے لیکن پہلے سے کم وقت تک (چوتھی مرتبہ) پھر رکوع کیا اور بہت دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے سے مختصر' رکوع سے سر اٹھایا تو سجدہ میں چلے گئے۔ آخر آپؐ نے اس طرح نماز پوری کر لی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو چاہا آپ نے فرمایا۔ اسی خطبہ میں آپ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔

أخرجه البخاري في : ١٦- كتاب الكسوف : ٧- باب التعوذ من عذاب القبر في الكسوف.

(٣) باب ما عرض على النبي ﷺ في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار

(۳) نماز کسوف میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے جنت اور دوزخ کا پیش کیا جانا

٥٢٤- حديث أَسْمَاءَ. قَالَتْ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي ، فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ ، فَقَالَتْ ، سُبْحَانَ اللهِ! قُلْتُ : آيَةٌ؟

۵۲۴- حضرت اسماء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی' وہ نماز پڑھ رہی تھیں' میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی سورج کو گہن لگا ہے) اتنے میں لوگ (نماز کے لئے) کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا' اللہ

فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ! فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلاَّنِي الْغَشْيُ ، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ ، فَحَمِدَ اللهَ ، عَزَّوَجَلَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : «مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلاَّ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي ، حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ ، فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ أَوْ قَرِيبَ (قَالَ الرَّاوِي : لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ) مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟. فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ (لاَ أَدْرِي بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ) فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى ، فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا ، هُوَ مُحَمَّدٌ (ثَلاَثًا) ؛ فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا ، قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ ؛ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ (لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ) فَيَقُولُ : لاَ أَدْرِي ، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ».

پاک ہے۔ میں نے کہا (کیا یہ گہن) کوئی (خاص) نشانی ہے؟ انہوں نے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں! پھر میں (بھی نماز کے لئے) کھڑی ہو گئی۔ حتی کہ (طوالت کی وجہ سے) مجھے غش آنے لگا' تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ پھر (نماز کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان فرمائی' پھر فرمایا' جو چیز مجھے پہلے دکھلائی نہیں گئی تھی آج وہ سب اس جگہ میں نے دیکھ لی' یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا۔ اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں فتنہ دجال کی طرح یا اس جیسے کسی اور فتنہ سے آزمائے جاؤ گے' (مثل یا قرب کا کون سا لفظ حضرت اسماء نے فرمایا' راوی کا کہنا ہے کہ میں نہیں جانتی) کہا جائے گا (قبر کے اندر کہ) تم اس آدمی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ تو جو صاحب ایمان یا صاحب یقین ہو گا' (کون سا لفظ فرمایا حضرت اسما نے' مجھے یاد نہیں) وہ کہے گا وہ محمد اللہ کے رسول ہیں' جو ہمارے پاس اللہ کی ہدایت اور دلیلیں لے کر آئے تو ہم نے ان کو قبول کر لیا' اور ان کی پیروی کی وہ محمدؐ ہیں۔ تین بار (اسی طرح کہے گا) پھر (اس سے) کہہ دیا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ بے شک ہم نے جان لیا کہ تو محمد ﷺ پر یقین رکھتا تھا۔ اور بہرحال منافق یا شکی آدمی' (میں نہیں جانتی کہ ان میں سے کون سا لفظ حضرت اسماء نے کہا) تو وہ (منافق یا شکی آدمی) کہے گا کہ جو لوگوں کو میں نے کہتے سنا میں نے (بھی) وہی کہہ دیا۔ (باقی میں کچھ نہیں جانتا)

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٢٤- باب من أجاب الفتيا بإشارة اليد والرأس.

٥٢٥- حديث عَبْدِ اللهِ بن عَبَّاسٍ. قَالَ : انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً نَحْواً مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ؛ ثُمَّ

۵۲۵۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو آپؐ نے نماز پڑھی تھی۔ آپ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ اتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جا سکتی ہے' پھر آپ نے رکوع بھی لمبا کیا جو پہلے رکوع سے کچھ

رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ. ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلاً ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكوعًا طَوِيلاً ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ ، ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ ، لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ». قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئاً فِي مَقَامِكَ ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ ؛ فَقَالَ ﷺ : «إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا، وَلَوْ أَصَبْتُهُ لأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا ، وَأُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ» قَالُوا : بِمَ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «بِكُفْرِهِنَّ» قِيلَ : يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ :

کم تھا پھر آپ سجدہ میں گئے' سجدہ سے اٹھ کر پھر لمبا قیام کیا لیکن پہلے قیام کے مقابلے میں کم لمبا تھا' پھر ایک لمبا رکوع کیا یہ رکوع بھی پہلے رکوع کے مقابلہ میں کم تھا۔ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پھر آپ بہت دیر تک کھڑے رہے اور یہ قیام بھی پہلے سے مختصر تھا۔ پھر (چوتھا) رکوع کیا' یہ بھی بہت لمبا تھا لیکن پہلے سے کچھ کم۔ پھر آپؐ نے سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا اس لئے جب تم کو معلوم ہو کہ گرہن لگ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا کہ آپ (نماز میں) اپنی جگہ سے کچھ آگے بڑھے اور پھر اس کے بعد پیچھے ہٹ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی اور اس کا ایک خوشہ توڑنا چاہا تھا اگر میں اسے توڑ سکتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے اور مجھے جہنم بھی دکھائی گئی۔ میں نے اس سے زیادہ بھیانک منظر کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے کفر (انکار) کی وجہ سے۔ پوچھا گیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا کفر (انکار) کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ شوہر کا اور احسان کا انکار کرتی ہیں۔ زندگی بھر تم کسی عورت کے ساتھ حسن سلوک کرو لیکن کبھی اگر کوئی خلاف مزاج بات آ گئی تو فوراً یہی کہے گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

۵۲۵۔ بعض نے کہا کہ آپ نے اصل جنت اور دوزخ کو دیکھا کہ پردہ درمیان سے اٹھ گیا یا یہ مراد ہے کہ دوزخ اور جنت کا ایک ایک ٹکڑا بطور نمونہ آپ کو دکھلایا گیا۔ بہرحال یہ عالم برزخ کی چیز ہے۔ جس طرح حدیث میں آ گیا ہمارا ایمان ہے۔ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ (راز)

«يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا ، قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ».

أخرجه البخاري في : ١٦- كتاب الكسوف : ٩- باب صلاة الكسوف في جماعة.

(٥) باب ذكر النداء بصلاة الكسوف ، الصلاة جامعة

(۵) کسوف کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے لیے بلانے کا بیان

٥٢٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. قَالَ : لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، نُودِيَ : إِنَّ الصَّلاَةَ جَامِعَةٌ ، فَرَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ، ثُمَّ جَلَسَ ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ. قَالَ : وَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها : مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا.

۵۲۶- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو اعلان ہوا کہ نماز ہونے والی ہے (اس نماز میں) نبی کریم ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع کئے اور پھر دوسری رکعت میں بھی دو رکوع کئے اس کے بعد آپ بیٹھے رہے (قعدہ میں) یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اس سے زیادہ لمبا سجدہ اور کبھی نہیں کیا۔

أخرجه البخاري في : ١٦- كتاب الكسوف : ٨- باب طول السجود في الكسوف.

٥٢٧- حديث أَبِي مَسْعُودٍ. قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا

۵۲۷- حضرت ابو مسعود انصاری روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "سورج اور چاند میں گرہن کسی شخص کی موت سے نہیں لگتا۔ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں اس لئے اسے دیکھتے ہی کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔"

۵۲۶- سجدہ میں بندہ اللہ تعالیٰ کے بہت ہی زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس میں جس قدر خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ کو یاد کر لیا جائے اور جو کچھ بھی اس سے مانگا جائے کم ہے۔ سجدہ میں اس کیفیت کا حصول خوش بختی کی دلیل ہے۔ (راز)

فَقُومُوا فَصَلُّوا».

أخرجه البخاري في : ١٦- كتاب الكسوف : ١- باب الصلاة في كسوف الشمس.

٥٢٨- حديث أَبِي مُوسَى. قَالَ : خَسَفَتِ الشَّمْسُ ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا ، يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ ؛ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ ، وَقَالَ : «هذِهِ الآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ ، لاَ تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ ، وَلكِنْ يُخَوِّفُ اللهُ بِهِ عِبَادَهُ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ».

۵۲۸۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ سورج گرہن ہوا تو آپؐ بہت گھبرا کر اٹھے۔ اس ڈر سے کہ کہیں قیامت نہ قائم ہو جائے۔ آپؐ نے مسجد میں آکر بہت ہی لمبے قیام' لمبے رکوع اور لمبے سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے کبھی آپؐ کو اس طرح کرتے نہیں دیکھا تھا۔ آپؐ نے نماز کے بعد فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں آتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اس لئے جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعا و استغفار کی طرف لپکو۔

أخرجه البخاري في : ١٦- كتاب الكسوف : ١٤- باب الذكر في الكسوف.

٥٢٩- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي اللهُ عنهما ، أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ ، وَلكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا. فَصَلُّوا».

۵۲۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "سورج اور چاند میں گرہن کسی کی موت و زندگی سے نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اس لئے جب تم یہ دیکھو تو نماز پڑھو۔"

أخرجه البخاري في : ١٦- كتاب الكسوف : ١- باب الصلاة في كسوف الشمس.

٥٣٠- حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ؛ فَقَالَ النَّاسُ : كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ

۵۳۰۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن اس دن لگا جس دن آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ بعض لوگ کہنے لگے کہ گرہن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ».

اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "گرہن کسی کی موت و حیات سے نہیں لگتا۔ البتہ تم جب اسے دیکھو تو نماز پڑھا کرو اور دعا کیا کرو۔"

أخرجه البخاري في : ١٦- كتاب صلاة الكسوف : ١- باب الصلاة في كسوف الشمس.

۱۱ - كتاب الجنائز

۱۱- جنازے کے مسائل

(٦) باب البكاء على الميت

(٦) میت پر رونے کا بیان

٥٣١- حديث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ، إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا ، فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ : «إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى ، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى ، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ ، تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا ؛ فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَرِجَالٌ ؛ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا شَنٌّ ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ سَعْدٌ : يَا رَسُولَ اللهِ! مَا هٰذَا؟ فَقَالَ : «هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ».

۵۳۱- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے آپؐ کو اطلاع کرائی کہ میرا ایک لڑکا مرنے کے قریب ہے' اس لئے آپ تشریف لائیں۔ آپؐ نے انہیں سلام کہلوایا۔ اور کہلوایا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا سارا مال ہے۔ جو لے لیا وہ اسی کا تھا۔ اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا تھا۔ اور ہر چیز اس کی بارگاہ سے وقت مقررہ پر ہی واقع ہوتی ہے۔ اس لئے صبر کرو اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھو۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے قسم دے کر اپنے یہاں بلوا بھیجا۔ اب رسول اللہ ﷺ جانے کے لئے اٹھے۔ آپؐ کے ساتھ سعد بن عبادہ ؓ' معاذ بن جبل ؓ' ابی بن کعب ؓ' زید بن ثابت ؓ اور بہت سے دوسرے صحابہؓ بھی تھے۔ بچے کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا گیا۔ جس کی جانکنی کا عالم تھا۔ جیسے پرانا مشکیزہ ہوتا ہے (اور پانی کے ٹکرانے کی اندر سے آواز آتی ہے۔ اسی طرح جانکنی کے وقت بچہ کے حلق سے آواز آ رہی تھی) یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ سعد ؓ بول اٹھے کہ یا رسول اللہ یہ رونا کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو اللہ کی رحمت ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے (نیک) بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے ان رحمدل بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٣٣- باب قول النبي ﷺ يعذب الميت ببعض بُكاء أهله عليه.

٥٣٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عَنْهما ، قَالَ : اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

۵۳۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ کسی مرض میں مبتلا ہوئے۔ نبی کریم

شَكْوَى لَهُ ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ ، يَعُودُهُ ، مَعَ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنهم ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ ، فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ ، فَقَالَ : «قَدْ قَضَى؟» قَالُوا : لاَ يَا رَسُولَ اللهِ ! فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ ؛ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا ، فَقَالَ : «أَلاَ تَسْمَعُونَ ، إِنَّ اللهَ لاَ يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلاَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ ، وَلكِنْ يُعَذِّبُ بِهذَا» وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ «أَوْ يَرْحَمُ ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ».

ﷺ عیادت کے لئے عبدالرحمٰن بن عوف' سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کے یہاں تشریف لے گئے۔ جب آپؐ اندر گئے تو تیمار داروں کے ہجوم میں انہیں پایا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا وفات ہو گئی؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ نبی کریم ﷺ (ان کے مرض کی شدت کو دیکھ کر) رو پڑے۔ لوگوں نے جو حضور اکرم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ سب بھی رونے لگے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ سنو! اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو نکلنے پر بھی عذاب نہیں کرے گا اور نہ دل کے غم پر۔ ہاں اس کا عذاب اس کی وجہ سے ہوتا ہے' آپؐ نے زبان کی طرف اشارہ کیا (اور اگر اس زبان سے اچھی بات نکلے تو) یہ اس کی رحمت کا بھی باعث بنتی ہے۔ اور میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ و ماتم کی وجہ سے بھی عذاب ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٥٤- باب البكاء عند المريض.

(٨) باب في الصبر على المصيبة عند أول الصدمة

(۸) ابتدائے صدمہ میں مصیبت پر صبر کرنے کا بیان

٥٣٣- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ . فَقَالَ : «اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي» قَالَتْ : إِلَيْكَ عَنِّي ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ ، فَقِيلَ لَهَا : إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ ؛ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ ؛ فَقَالَتْ : لَمْ أَعْرِفْكَ ، فَقَالَ : «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى».

۵۳۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ایک عورت پر ہوا' جو قبر پر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی' آپؐ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ وہ بولی' جاؤ جی پرے ہٹو۔ یہ مصیبت تم پر پڑی ہوتی تو پتہ چلتا۔ وہ آپؐ کو پہچان نہ سکی تھی۔ پھر جب لوگوں نے اسے بتایا کہ یہ نبی کریم ﷺ تھے' تو اب وہ (گھبرا کر) آنحضرت ﷺ کے دروازہ پر پہنچی۔ وہاں اسے کوئی دربان نہ ملا۔ پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو پہچان نہ سکی تھی (معاف فرمایئے) تو آپؐ نے فرمایا کہ صبر تو جب صدمہ شروع ہوا اس وقت کرنا چاہئے۔

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۳۲- باب زيارة القبور.

(۹) باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه

(۹) میت کو گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جانے کا بیان

٥٣٤- حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ».

۵۳۴- حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میت کو اس پر نوحہ کئے جانے کی وجہ سے بھی قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ٣٤- باب ما يكره من النياحة على الميت.

٥٣٥- حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ. عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رضي الله عنه، جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ : وَا أَخَاهُ! فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ : «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ».

۵۳۵- حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر ؓ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب ؓ یہ کہتے ہوئے (آئے) ہائے میرے بھائی! اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا۔ کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مردے کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے؟

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۳۲- باب قول النبي ﷺ يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه.

٥٣٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، وَعُمَرَ، وَعَائِشَةَ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ رضي الله عنه بِمَكَّةَ ، وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا ، وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله

۵۳۶- حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کہ حضرت عثمان ؓ کی ایک صاحبزادی (ام ابان) کا مکہ میں انتقال ہو گیا تھا۔ ہم بھی ان کے جنازے میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ بھی تشریف لائے۔ میں ان دونوں حضرات کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا۔ یا یہ کہا کہ میں ایک بزرگ کے قریب بیٹھ گیا اور دوسرے

۵۳۳- مطلب یہ ہے کہ معذرت کی ضرورت نہیں کیونکہ میری عادت یہ ہے کہ صرف اللہ کے لیے غصے ہوتا ہوں باقی تو اس طرف غور کر کہ تو نے رونے کی وجہ سے بہت بڑا ثواب ضائع کر دیا ہے' اور اچانک مصیبت آنے پر صبر نہیں کیا۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے مصیبت کی حالت میں اس کے سینے سے نکلنے والی آگ اور غلطی کو معاف کر دیا' کیونکہ اسے علم ہی نہیں تھا۔ اور اس کے لیے واضح کیا کہ اصل صبر وہ ہے جو مصیبت میں ابتداء میں ہی کیا جائے' جس سے ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (مرتبؒ)

عنهم ، وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا (أَوْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي) فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما ، لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ : أَلاَ تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ! فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما : قَدْ كَانَ عُمَرُ رضي الله عنه يَقُولُ بَعْضَ ذلِكَ.

ثُمَّ حَدَّثَ ، قَالَ : صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رضي الله عنه مِنْ مَكَّةَ ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ ، فَقَالَ : إِذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هؤلاءِ الرَّكْبُ؛ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ ، فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ: ادْعُهُ لِي ، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ ، فَقُلْتُ : ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ : وَا أَخَاهُ! وَا صَاحِبَاهُ! فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه : يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ!» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما : فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رضي الله عنه ذَكَرْتُ ذلِكَ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها ،

بزرگ بعد میں آئے اور میرے بازو میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمان سے کہا (جو ام ابان کے بھائی تھے) رونے سے کیوں نہیں روکتے۔ نبی کریم ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ میت پر گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے بھی تائید کی کہ حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی فرمایا تھا۔ پھر آپ بیان کرنے لگے کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ سے چلا۔ جب ہم بیداء تک پہنچے تو سامنے ایک ببول کے درخت کے نیچے چند سوار نظر پڑے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ جا کر دیکھو تو سہی یہ کون لوگ ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا تو حضرت صہیبؓ تھے۔ پھر جب اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ انہیں بلا لاؤ۔ میں حضرت صہیبؓ کے پاس دوبارہ آیا اور کہا کہ چلئے امیرالمومنین بلاتے ہیں۔ چنانچہ وہ خدمت میں حاضر ہوئے۔ (خیر یہ قصہ تو ہو چکا) پھر جب حضرت عمرؓ زخمی کئے گئے تو صہیبؓ روتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ وہ کہہ رہے تھے ' ہائے میرے بھائی! ہائے میرے صاحب! اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ صہیب! تم مجھ پر روتے ہو۔ تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب حضرت عمرؓ کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی رحمت عمرؓ پر ہو۔ بخدا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ مومن پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب کرے گا۔ بلکہ آنحضرت ﷺ نے یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اور زیادہ کر دیتا ہے۔ اس کے بعد کہنے لگیں کہ قرآن کی یہ آیت تم کو بس کرتی ہے کہ ''کوئی کسی کے گناہ کا ذمہ دار اور اس کا بوجھ اٹھانے والا نہیں'' (الانعام : ۱۶۴) اس پر حضرت ابن عباسؓ

فَقَالَتْ : رَحِمَ اللهُ عُمَرَ! وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» ؛ وَلكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ اللهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» وَقَالَتْ : حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرى﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، عِنْدَ ذلِكَ : وَاللهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : وَاللهِ! مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما شَيْئًا.

نے اس وقت (یعنی ام ابان کے جنازے میں) سورہ نجم کی یہ آیت پڑھی۔ ”اور اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے“ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ خدا کی قسم! حضرت ابن عباسؓ کی یہ تقریر سن کر حضرت ابن عمرؓ نے کچھ جواب نہیں دیا۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٣٣- باب قول النبي ﷺ يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه.

٥٣٧- حديث عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ. عَنْ عُرْوَةَ. قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله

٥٣٧- عروہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کسی نے اس کا ذکر کیا کہ حضرت ابن عمرؓ نبی

٥٣٦- الزین بن المنیر فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا سکوت ان کے اقرار پر دلالت نہیں کرتا۔ شائد انہوں نے اس بارے میں مجادلہ اور مباحثہ ناپسند کیا ہو۔ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ ان کا سکوت شک کی وجہ سے نہیں کہ جو انہیں صریح مرفوع حدیث کے بعد ہوا ہو بلکہ یہاں احتمال ہے کہ ان کے خیال میں حدیث قابل تاویل ہو اور اس وقت کوئی معین مفہوم نہ ہو جس پر وہ اس حدیث کو محمول کرتے۔ یا یہ مجلس بحث مباحثہ کی متحمل نہ ہو۔ اور خاص ضرورت نہ ہو۔ امام خطابی فرماتے ہیں جب روایت ثابت ہو جائے تو ظن کی وجہ سے اسے رد کرنا درست نہیں اور اس حدیث کو حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ دونوں نے روایت کیا ہے باقی جو حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ہے اس میں اس حدیث کو رد کرنے کی دلیل نہیں ہے کیونکہ دونوں خبریں ہی صحیح ہیں اور ان میں کوئی تعارض نہیں۔ (وجہ جمع یہ ہے) میت کو رونے کی وجہ سے عذاب اور سزا اس وقت ہوتی ہے جب وہ زندگی میں وصیت کر گئی ہو اور یہی بات عرب کے مذاہب اور اشعار سے مشہور اور موجود منقول ہے۔ جیسے طرفہ بن عبد کا قول ہے۔

اذا مت فانعيني بما انا اهله وشقى على الجيب يا ابنة معبد

”اے معبد کی بیٹی جب میں مرجاؤں تو میرے حسب حال مجھ پر نوحہ کرنا اور گریبان پھاڑنا“ اور اسی پر جمہور علماء نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کو محمول کیا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب کیا جاتا ہے۔

عنها أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ» فَقَالَتْ: وَهَلَ ابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ! إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الآنَ». قَالَتْ : وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ : «إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ» إِنَّمَا قَالَ : «إِنَّهُمُ الآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ». ثُمَّ قَرَأَتْ- ﴿إِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ الْمَوْتَى﴾- وَ ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ﴾ يَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ.

کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں اس کے گھروالوں کے اس پر رونے سے بھی عذاب ہوتا ہے۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے کہا حضور ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ میت پر عذاب اس کی بد عملیوں اور گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے گھر والے ہیں کہ اب بھی اس کی جدائی میں روتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے بدر کے اس کنویں پر کھڑے ہو کر جس میں مشرکین کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں' ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں' یہ اسے سن رہے ہیں۔ تو آپ کے فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ اب انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان سے میں جو کچھ کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔ پھر انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی کہ "آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ (النمل : ۸۰) اور جو لوگ قبروں میں دفن ہو چکے ہیں انہیں آپ اپنی بات نہیں سنا سکتے۔" (الفاطر: ۲۲) (عروہ کہتے ہیں) حضرت عائشہ کا مطلب یہ تھا کہ (آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے) جو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا چکے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازى : ٨ - باب قتل أبي جهل.

٥٣٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا ، فَقَالَ : «إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا ، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ

۵۳۸- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ایک یہودی عورت پر ہوا جس کے مرنے پر اس کے گھر والے رو رہے تھے۔ اس وقت آپؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ رو رہے ہیں حالانکہ اس کو قبر میں عذاب کیا جا رہا ہے۔

۵۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے حقیقت پر محمول کیا ہے اسی وجہ سے انہیں نبی اکرم ﷺ کے فرمان ما انتم باسمع لما اقول منهم کی تاویل کی ضرورت پڑی۔ مفسرین وغیرہ کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ یہ مجاز ہے اور مردوں اور قبروالوں سے مراد کافر ہیں۔ انہیں مردوں سے تشبیہ دی ہے حالانکہ وہ زندہ ہیں کیونکہ وہ اپنے کانوں اور قوت سمع سے فائدہ حاصل نہیں کرتے۔ جس طرح کہ مردے قبروں میں چلے جانے اور مرنے کے بعد فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ کافر ھدایت اور دعوت اسلام سے مستفید نہیں ہوتے۔ اس طرح ان آیات میں حضرت عائشہ کی نفی کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ (مرتبؒ)

فِي قَبْرِهَا».

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٣٣- باب قول النبي ﷺ يُعَذَّبُ الميت ببعض بكاء أهله عليه.

٥٣٩- حديث الْمُغِيرَةِ رضي الله عنه، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ».

۵۳۹۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا "آپ فرماتے تھے کسی میت پر اگر نوحہ و ماتم کیا جائے تو اس نوحہ کی وجہ سے بھی اس پر عذاب ہوتا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٣٤- باب ما يكره من النياحة على الميت.

(١٠) باب التشديد في النياحة

(۱۰) شدت سے نوحہ کرنے کا بیان

٥٤٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ ، جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ ، وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ ، شَقِّ الْبَابِ ؛ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ ، فَذَهَبَ ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ ، لَمْ يُطِعْنَهُ ، فَقَالَ: «أَنْهَهُنَّ» فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، قَالَ : وَاللهِ! غَلَبْنَنَا يَارَسُولَ اللهِ ! فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ : «فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ» فَقُلْتُ : أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ.

۵۴۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ کو زید بن حارثہ، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت (غزوہ موتہ میں) کی خبر ملی، تو آپ اس وقت اس طرح تشریف فرما تھے کہ غم کے آثار آپ کے چہرے پر ظاہر تھے۔ میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتوں کے رونے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں رونے سے منع کر دو۔ وہ گئے لیکن واپس آ کر کہا کہ وہ تو نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر فرمایا کہ انہیں منع کر دو، اب وہ تیسری مرتبہ واپس ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قسم اللہ کی، وہ تو ہم پر غالب آ گئی ہیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو) یقین ہوا کہ (ان کے اس کہنے پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دے، اس پر میں نے کہا کہ تیرا برا ہو۔ رسول کریم ﷺ اب جس کام کا حکم دے رہے ہیں وہ تو کرو گے نہیں لیکن آپ کو تکلیف میں ڈال دیا۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٤١- باب من جلس عند المصيبة يعرف فيه الحزن.

٥٤١- حديث أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها،

۵۴۱۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول

قَالَتْ : أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لاَ نَنُوحَ ، فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرُ خَمْسِ نِسْوَةٍ : أُمُّ سُلَيْمٍ ، وَأُمُّ الْعَلاَءِ ، وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ ، وَامْرَأَتَيْنِ ؛ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ ، وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ ، وَامْرَأَةٌ أُخْرَى.

اللہ ﷺ نے بیعت لیتے وقت ہم سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ ہم (میت پر) نوحہ نہیں کریں گی۔ لیکن اس اقرار کو پانچ عورتوں کے سوا اور کسی نے پورا نہیں کیا۔ یہ عورتیں ام سلیمؓ' ام علاء' ابو سبرہ' کی صاحبزادی جو معاذ کے گھر میں تھیں۔ اور اس کے علاوہ دو عورتیں یا (یہ کہا کہ) ابوسبرہ کی صاحبزادی' معاذ کی بیوی اور ایک دوسری خاتون (رضی اللہ عنہم)

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٤٦- باب ما ينهى عن النوح والبكاء والزجر عن ذلك.

٥٤٢- حديث أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَقَرَأَ عَلَيْنَا- ﴿أَنْ لاَ يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا﴾- وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ ، فَقَبَضَتْ امْرَأَةٌ يَدَهَا ، فَقَالَتْ : أَسْعَدَتْنِي فُلاَنَةُ أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا ، فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا ، فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا.

۵۴۲۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے اس آیت کی تلاوت کی "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی" (الممتحنہ : ۱۲) اور ہمیں نوحہ (یعنی میت پر زور زور سے رونا پیٹنا' واویلا کرنا) سے منع فرمایا۔ آنحضرت ﷺ کی اس ممانعت پر ایک عورت (خود ام عطیہؓ) نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کیا کہ فلاں عورت نے نوحہ میں میری مدد کی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا آؤں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ وہ گئیں اور پھر دوبارہ آ کر آنحضرت ﷺ سے بیعت کی۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٦٠- سورة الممتحنة : ٣- باب إذا جاءك المؤمنات يبايعنك.

(١١) باب نهي النساء عن اتباع الجنائز

(۱۱) عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا منع ہے

٥٤٣- حديث أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

۵۴۳۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ چلنے سے منع کیا گیا' مگر تاکید سے منع نہیں ہوا۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٣٠ - باب اتباع النساء الجنائز.

☆ حضرت ام عطیہ انصاریہ کا اصل نام نسیبہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مردوں کو غسل دیا کرتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ کی بیٹی حضرت زینب کو بھی انہوں نے غسل دیا تھا یہی وہ صحابیہ ہیں جو اس فرمان کی راویہ ہیں کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن عزم اور وجوب کے ساتھ نہیں۔ ۷۰ ہجری تک زندہ رہیں۔

(١٢) باب في غسل الميت

٥٤٤- حديث أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها. قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ : «اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذلِكَ ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي». فَلَمَّا آذَنَّاهُ ، فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ : «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاه» تَعْنِي إِزَارَهُ.

(۱۲) میت کو غسل دینے کا بیان

۵۴۴- حضرت ام عطیہ انصاریہؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (زینب یا ام کلثوم رضی اللہ عنہما) کی وفات ہوئی' آپ وہاں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ دے سکتی ہو۔ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ملا لو۔ اور آخر میں کافور یا (یہ کہا کہ) کچھ کافور کا استعمال کر لینا اور غسل سے فارغ ہونے پر مجھ خبر دینا۔ چنانچہ ہم نے جب غسل دے لیا تو آپؐ کو خبر دے دی۔ آپؐ نے ہمیں اپنا ازار (تہمند) دیا اور فرمایا کہ اسے ان کی قمیص بنا دو۔ آپ کی مراد اپنے ازار سے تھی۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٨- باب غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر.

٥٤٥- حديث أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها. قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ : «اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي». فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ : «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاه».

فَقَالَ أَيُّوبُ (أحد الرواة) : وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ ، وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ «أَغْسِلْنَهَا وِتْرًا» كَانَ فِيهِ «ثَلاَثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا» وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ : «ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ

۵۴۵- حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں کہ آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔ یا اس سے بھی زیادہ۔ پانی اور بیری کے پتوں سے۔ اور آخر میں کافور بھی استعمال کرنا۔ پھر فارغ ہو کر مجھے خبر دے دینا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر کر دی۔ آپ نے اپنا ازار عنایت فرمایا اور فرمایا کہ یہ اندر اس کے بدن پر لپیٹ دو۔

ایوب (راوی) نے کہا کہ مجھ سے حفصہ نے بھی محمد بن سیرین کی حدیث کی طرح بیان کیا تھا۔ حفصہ کی حدیث میں تھا کہ طاق مرتبہ غسل دینا۔ اور اس میں یہ تفصیل تھی کہ تین یا پانچ یا سات مرتبہ (غسل دینا) اور اس میں یہ بھی بیان تھا کہ میت کے دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے غسل شروع کیا جائے۔ یہ بھی اسی حدیث میں تھا کہ ام عطیہؓ نے کہا ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔

مِنْهَا» وَكَـان فِيـهِ ، أَنَّ أُمَّ عَطِيَّـةَ قَـالَتْ :

وَمَشَطْنَاهَا ثَلاَثَةَ قُرُونٍ.

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : - باب ما يستحب أن يغسل وترا.

٥٤٦- حديث أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها. قَالَتْ : لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ ، قَـالَ لَنَـا ، وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا : «ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَـا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا»

۵۴۶- حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو ہم غسل دے رہی تھیں۔ جب ہم نے غسل شروع کر دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ غسل دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے شروع کرو۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ١١- باب مواضع الوضوء من الميت.

(١٣) باب في كفن الميت

(۱۳) میت کے کفن کا بیان

٥٤٧- حديث خَبَّابٍ رضي الله عنه ، قَالَ : هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِـيِّ ﷺ نَلْتَمِـسُ وَجْـهَ اللهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ ، فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئاً ، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ؛ وَمِنَّا مَـنْ أَيْنَعَـتْ لَـهُ ثَمَرَتُـهُ ، فَهْـوَ يَهْدِبُهَا. قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِـدْ مَـا نُكَفِّنُـهُ إِلاَّ بُـرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَـا بِهَـا رَأْسَـهُ خَرَجَـتْ رِجْلاَهُ ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَـرَجَ رَأْسُهُ ، فَأَمَرَنَـا النَّبِـيُّ ﷺ أَنْ نُغَطِّـيَ رَأْسَـهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ.

۵۴۷- حضرت خباب بن ارت ؓ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف اللہ کے لئے ہجرت کی۔ اب ہمیں اللہ تعالیٰ سے اجر ملنا ہی تھا۔ ہمارے بعض ساتھی تو انتقال کر گئے۔ اور (اس دنیا میں) انہوں نے اپنے کئے کا کوئی پھل نہیں دیکھا۔ مصعب بن عمیر ؓ بھی انہیں لوگوں میں سے تھے۔ اور ہمارے بعض ساتھیوں کا میوہ پک گیا۔ اور وہ چن چن کر کھاتا ہے۔ (حضرت مصعب بن عمیرؓ) احد کی لڑائی میں شہید ہوئے، ہم کو ان کے کفن میں ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز نہ ملی۔ اور وہ بھی ایسی کہ اگر اس سے سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ آخر یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم سر کو چھپا دیں اور پاؤں پر سبز گھاس (اذخر نامی) ڈال دیں۔

☆ حضرت خباب بن الارت ؓ کی کنیت ابو عبداللہ تمیمی تھی۔ بدر اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ کمزوروں میں سے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہت زیادہ تکلیفیں دی گئیں لیکن یہ صبر و استقامت کا پہاڑ بنے رہے۔ مکررات کو ملا کر ان کی روایات بتیس بنتی ہیں جن میں سے تین متفق علیہ ہیں۔ ۷۳ سال کی عمر میں کوفہ میں ۳۷ ہجری کو وفات پائی اور حضرت علی ؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٢٨- باب إذا لم نجد كفنا إلا ما يوري رأسه أو قدميه غطى رأسه.

٥٤٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنهـا ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلاَثَـةِ أَثْـوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِـنْ كُرْسُـفٍ ، لَيْـسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ.

۵۴۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو یمن کے تین سفید سوتی دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا' ان میں نہ قمیص تھی نہ عمامہ۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ١٩- باب الثياب البيض للكفن.

(١٤) باب في تسجية الميت

(۱۴) میت کو چادر اوڑھانے کا بیان

٥٤٩- حديث عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ.

۵۴۹- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک پر ایک سبز یمنی چادر ڈال دی گئی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ١٨- باب البرود والحبرة والشملة.

(١٦) باب الإسراع بالجنازة

(۱۶) جنازہ جلدی لے جانے کا حکم

٥٥٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ ، فَإِنْ تَـكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا ، وَإِنْ يَـكُ سِـوَى ذَلِكَ ، فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ».

۵۵۰- حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ لے کر جلد چلا کرو۔ کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی طرف نزدیک کر رہے ہو۔ اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتارتے ہو۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنازة : ٥٢- باب السرعة بالجنازة.

(١٧) باب فضل الصلاة على الجنازة واتباعها

(۱۷) جنازہ کے ساتھ جانے اور جنازہ کی نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

٥٥١- حديث أَبِي هُرَيْـرَةَ ؓ ، قَـالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَـنْ شَـهِدَ الْجَنَـازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ ، وَمَـنْ شَـهِدَ

۵۵۱- حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جنازہ میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوں

حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ» ، قِيلَ : وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ : «مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعظيمَيْنِ».

گے؟ فرمایا کہ دو عظیم پہاڑوں کے برابر (یعنی دنیا کا قیراط مت سمجھو جو درہم کا بارہواں حصہ ہوتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آخرت کے قیراط احد پہاڑ کے برابر ہیں)

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٥٩- باب من انتظر حتى تدفن.

٥٥٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ ، أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ : مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ ، فَقَالَ : أَكْثَرَ أَبُوهُرَيْرَةَ عَلَيْنَا ، فَصَدَّقَتْ ، يَعْنِي عَائِشَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ ؛ وَقَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ ؛ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما : لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

۵۵۲- حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو دفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اسے ایک قیراط کا ثواب ملے گا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوہریرہؓ احادیث بہت زیادہ بیان کرتے ہیں۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضرت عائشہؓ نے بھی تصدیق کی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد خود سنا ہے۔ اس پر حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ پھر تو ہم نے بہت سے قیراطوں کا نقصان اٹھایا۔

أخرجه البخاري في : ١٣- كتاب الجنائز : ٥٨- باب فضل اتباع الجنائز.

(٢٠) باب فيمن يثنى عليه خير أو شر من الموتى

(۲۰) میت کی اچھائی اور برائی بیان کرنا

٥٥٣- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «وَجَبَتْ» ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا ، فَقَالَ : «وَجَبَتْ». فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه ، مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ : «هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ».

۵۵۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ کا گذر ایک جنازے پر ہوا۔ لوگ اس کی تعریف کرنے لگے (کہ کیا اچھا آدمی تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرے جنازہ کا گذر ہوا۔ تو لوگ اس کی برائی کرنے لگے' آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس میت کی تم لوگوں نے تعریف کی ہے اس کے لئے تو جنت واجب ہو گئی۔ اور جس کی تم نے برائی کی ہے اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

۵۵۳- وجوب سے مراد ثبوت ہے۔ یعنی وہ صحت وقوع میں وجوب کی طرح ہے حقیقت میں اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں۔ بلکہ ثواب عطا کرنا اس کا فضل ہے اور سزا اور عذاب دینا اس کا عدل۔ وہ جو بھی کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جائے گا۔ (مرتبؒ)

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٨٦- باب ثناء الناس على الميت.

(٢١) باب ما جاء في مستريح ومستراح منه

٥٥٤- حديث أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبْعِيٍّ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ : «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ! مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ : «الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلاَدُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ».

(۲۱) مستریح اور مستراح کے بارے جو وارد ہوا اس کا بیان

۵۵۴- حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے قریب سے لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسے آرام مل گیا' یا اس سے آرام مل گیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ "مستریح اور مستراح منہ" کا کیا مطلب ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن بندہ دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے' وہ مستریح ہے اور مستراح منہ وہ ہے کہ فاجر بندے سے اللہ کے بندے' شہر' درخت اور چوپائے سب آرام پا جاتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٤٢- باب سكرات الموت.

(٢٢) باب في التكبير على الجنازة

٥٥٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّي فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۲۲) نماز جنازہ میں تکبیروں کا بیان

۵۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نجاشی کی وفات کی اسی دن خبر دے دی تھی جس دن اس کا انتقال ہوا تھا۔ آپ نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لے گئے پھر صف بندی کر کے چار تکبیریں کہیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٤- باب الرجل ينعى إلى أهل الميت بنفسه.

٥٥٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : نَعَى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ ، يَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، فَقَالَ : «اسْتَغْفِرُوا لأَخِيكُمْ».

۵۵۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حبشہ کے نجاشی کی وفات کی خبر دی۔ اسی دن جس دن اس کا انتقال ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے لئے خدا سے مغفرت چاہو۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٦١- باب الصلاة على الجنائز بالمصلى والمسجد.

٥٥٧- حديث جَابِرٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ أَرْبَعاً.

۵۵۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٦٥- باب التكبير على الجنازة أربعاً.

٥٥٨- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ ، فَهَلُمَّ! فَصَلُّوا عَلَيْهِ». قَالَ : فَصَفَفْنَا ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ ، وَنَحْنُ صُفُوفٌ.

۵۵۸- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آج حبش کے ایک مرد صالح (نجاشی حبش کا بادشاہ) کا انتقال ہو گیا ہے۔ آؤ اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ پھر ہم نے صف بندی کر لی اور نبی کریم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ہم صف باندھے کھڑے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٢٣-كتاب الجنائز: ٥٥- باب الصفوف على الجنازة.

(٢٣) باب الصلاة على القبر

(۲۳) قبر پر نماز پڑھنے کا بیان

٥٥٩- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ. عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ. قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو! مَنْ حَدَّثَكَ؟ فَقَالَ : ابْنُ عَبَّاسٍ.

۵۵۹- سلیمان شیبانی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں حضرت شعبی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جو (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک اکیلی الگ تھلگ ٹوٹی ہوئی قبر پر سے گذر رہے تھے۔ وہاں آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی اور لوگ آپؐ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے۔ سلیمان نے کہا کہ میں نے شعبی سے پوچھا کہ ابو عمرو! آپ سے یہ کس نے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ نے۔

أخرجه البخاري في : ١٠- كتاب الأذان : ١٦١- باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور وحضورهم الجماعة.

٥٦٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ أَسْوَدَ، رَجُلاً أَوِ امْرَأَةً، كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ،

۵۶۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کالے رنگ کا ایک مرد یا کالی عورت مسجد کی خدمت کیا کرتی تھی' اس کی وفات ہو

۵۵۸- ان احادیث سے میت غائب پر نماز جنازہ غائبانہ پڑھنا ثابت ہوا۔ امام شافعی رحمہ اللہ امام احمد رحمہ اللہ اور اکثر سلف کا یہی قول ہے۔ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کسی صحابی سے اس کی ممانعت ثابت نہیں۔ (راز)

فَمَاتَ ، وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ ﷺ بِمَوْتِهِ ، فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَقَالَ : «مَا فَعَلَ ذَلِكَ الإِنْسَانُ؟» قَالُوا : مَاتَ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَفَلاَ آذَنْتُمُونِي؟» فَقَالُوا : إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، قِصَّتُهُ ؛ قَالَ : فَحَقَرُوا شَأْنَهُ. قَالَ : «فَدُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ» فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

گئی۔ لیکن نبی کریم ﷺ کو اس کی وفات کی خبر کسی نے نہ دی۔ ایک دن آپ نے خود یاد فرمایا کہ وہ شخص دکھائی نہیں دیتا۔ صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کا تو انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تم نے مجھے خبر کیوں نہیں دی؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یہ یہ وجہ تھی۔ (اس لئے آپ کو تکلیف نہیں دی گئی) گویا لوگوں نے اس کو حقیر جان کر قابل توجہ نہیں سمجھا۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ چلو مجھے اس کی قبر بتادو۔ چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٦٧- باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن.

(٢٤) باب القيام للجنازة

(۲۴) جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

٥٦١- حديث عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُم».

۵۶۱۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے رہو یہاں تک کہ جنازہ تم سے آگے نکل جائے۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٤٧- باب القيام للجنازة.

٥٦٢- حديث عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْتُخَلِّفَهُ؟ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ».

۵۶۲۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ نہیں چل رہا تو کھڑا ہی ہو جائے تا آنکہ جنازہ آگے نکل جائے یا آگے جانے کی بجائے خود جنازہ رکھ دیا جائے۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز :٤٨- باب متى يقعد إذا قام للجنازة.

٥٦٣- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا ، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلاَ يَقْعُدُ حَتَّى تُوضَعَ».

۵۶۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ چل رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ نہ رکھ دیا جائے۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٤٩- باب من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال ، فإن قعد أمر بالقيام.

٥٦٤- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ، وَقُمْنَا بِهِ ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ ، قَالَ : «إِذَا رَأَيْتُم الْجَنَازَةَ فَقُومُوا».

۵۶۴- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گذرا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٥٠- باب من قام لجنازة يهودي.

٥٦٥- حديث سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ ، فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا ، فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ ، أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ؛ فَقَالاَ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ ، فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ ، فَقَالَ : «أَلَيْسَتْ نَفْسًا!».

۵۶۵- عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں کچھ لوگ ادھر سے ایک جنازہ لے کر گذرے۔ تو یہ دونوں بزرگ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا کہ جنازہ تو ذمیوں کا ہے (جو کافر ہیں) اس پر انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے اسی طرح سے ایک جنازہ گذرا تھا۔ آپؐ اس کے لئے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپؐ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا کیا یہودی کی جان نہیں ہے؟

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٥٠ - باب من قام لجنازة يهودي.

(٢٧) باب أين يقوم الإمام من الميت للصلاة عليه

(۲۷) امام نماز جنازہ پڑھاتے وقت کہاں کھڑا ہو؟

٥٦٦- حديث سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ﷺ ، قَالَ : صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ

۵۶۶- حضرت سمرہ بن جندب ؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں ایک عورت (ام کعب) کی نماز

☆ حضرت سہل بن حنیف ؓ انصاری اوسی ہیں۔ غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں شامل رہے۔ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت علی ؓ کے ساتھ رہے۔ مدینہ میں حضرت علیؓ کے نائب کی حیثیت سے کام کیا۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ ۳۸ھ میں کوفہ میں انتقال کیا۔

مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا ، فَقَامَ عَلَيْهَا ، وَسَطَهَا.

جنازہ پڑھی تھی جس کا نفاس میں انتقال ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی کمر کے مقابل کھڑے ہوئے۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٦٣- باب الصلاة على النفساء إذا ماتت في نفاسها.

۱۲ - كتاب الزكاة

۱۲- زکوٰۃ کا بیان

٥٦٧- حديث أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ».

۵۶۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (غلہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٤- باب ما أدى زكاته فليس بكنز.

(٢) باب لا زكاة على المسلم في عبده وفرسه

(۲) مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں

٥٦٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ».

۵۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ واجب نہیں۔"

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٤٥- باب ليس على المسلم في فرسه صدقة.

(٣) باب في تقديم الزكاة ومنعها

(۳) زکوٰۃ دینے اور نہ دینے کا بیان

٥٦٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ، فَقِيلَ : مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا

۵۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ سے کہا گیا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابن جمیل یہ شکر نہیں کرتا کہ کل تک تو وہ فقیر تھا۔ پھر اللہ نے اپنے رسول کی دعا کی برکت سے اسے مالدار بنا دیا۔ باقی

۵۶۷- وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع چار مد کا ہوتا ہے اور مد بغدادی رطل کے مطابق ۱۳۳ء۱ رطل کا ہوتا ہے تو وسق ایک ہزار چھ سو رطل بغدادی ہوئے۔ اور بغدادی رطل ۷/۴-۱۲۸ درہم کا ہے۔ (مرتب)

۵۶۸- فرس سے جنس مراد ہے ورنہ ایک گھوڑے میں عدم زکوٰۃ پر تو کوئی اختلاف نہیں۔ ہاں جب گھوڑے تجارت کے لیے ہوں تو ان میں بالاجماع زکوٰۃ واجب ہے۔ (مرتب)

فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ ، فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِداً ، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ ؛ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَعَمُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا».

رہے خالد' تو ان پر تم لوگ ظلم کرتے ہو۔ انہوں نے تو اپنی زرہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر رکھی ہیں۔ اور عباس بن عبدالمطلب' تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور ان کی زکوٰۃ انہی پر صدقہ ہے۔ اور اتنا ہی اور انہیں میری طرف سے دینا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٤٩- باب قول الله تعالى- وفي الرقاب.

(٤) باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير

(۴) مسلمانوں پر کھجور اور جو سے صدقہ فطر دینے کا بیان

٥٧٠- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى ، مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۵۷۰- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فطر کی زکوٰۃ آزاد یا غلام' مرد یا عورت تمام مسلمانوں پر ایک صاع کھجور یا جو فرض کی تھی۔

أخرجه البخاري في:٢٤- كتاب الزكاة : ٧١- باب صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين.

٥٧١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ؛ قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ . قَالَ عَبْدُ اللهِ رضي الله عنه : فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ.

۵۷۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کی زکوٰۃ فطر دینے کا حکم فرمایا تھا۔ حضرت عبداللہ ؓ نے بیان کیا کہ پھر لوگوں نے اسی کے برابر دو مد (آدھا صاع) گیہوں کر لیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٧٤- باب صدقة الفطر صَاعًا من تمر.

۵۶۹- صحیح مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت عباسؓ کی زکوٰۃ بلکہ اس کا دوگنا روپیہ میں دوں گا۔ حضرت عباس دو برس کی زکوٰۃ پیشگی آنحضرت ﷺ کو دے چکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تحصیل کرنے والوں کو زکوٰۃ نہ دی۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ بالفعل ان کو مہلت دو۔ سال آئندہ ان سے دوہری یعنی دو برس کی زکوٰۃ وصول کرنا۔ (مختصر از وحیدی)

٥٧٢– حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ. أخرجه البخاري في : ٢٤– كتاب الزكاة : ٧٣– باب صدقة الفطر صَاعًا من طعامٍ.

۵۷۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم فطر کی زکوٰۃ ایک صاع اناج یا گیہوں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع زبیب (خشک انگور یا انجیر) نکالا کرتے تھے۔

٥٧٣– حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، قَالَ : كُنَّا نُعْطِيهَا ، فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ، صَاعًا مِنْ طَعَامٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ . فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ، قَالَ : أَرَى مُدًّا مِنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ. أخرجه البخاري في : ٢٤– كتاب الزكاة : ٧٥– باب صاع من زبيب.

۵۷۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں صدقہ فطر ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع زبیب (خشک انگور یا خشک انجیر) نکالتے تھے۔ پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے اور گیہوں کی آمدنی ہوئی تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں اس کا ایک مد دوسرے اناج کے دو مد کے برابر ہے۔

(٦) باب إثم مانع الزكاة

(۶) زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

٥٧٤– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «الْخَيْلُ لِثَلاَثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ. فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ

۵۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑے کے مالک تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں بعض لوگوں کے لئے وہ باعث اجر و ثواب ہیں بعض کے لئے وہ صرف پردہ ہیں اور بعض کے لئے وبال جان ہیں جس کے لئے گھوڑا اجر و ثواب کا باعث ہے یہ وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کی نیت سے اسے پالتا ہے پھر جہاں خوب چری ہوتی ہے یا (یہ فرمایا کہ) کسی شاداب جگہ اس کی رسی کو خوب لمبی کر کے باندھتا ہے (تاکہ چاروں طرف سے چر سکے) تو گھوڑا اس کی چری کی جگہ سے یا اس شاداب جگہ سے اپنی رسی کے ساتھ بندھا ہوا جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے مالک کو اس کی وجہ سے نیکیاں ملتی ہیں اور اگر وہ گھوڑا اپنی رسی تڑا کر ایک

كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ ؛ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِئَاءً وَنِوَاءً لأَهْلِ الإِسْلاَمِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلَى ذلِكَ».

وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ ، فَقَالَ : «مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلاَّ هذِهِ الآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾». أخرجه البخاري في :٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٤٨- باب الخيل لثلاثة.

زغن یا دو زغن لگائے تو اس کی لید اور اس کے قدموں کے نشانوں میں بھی مالک کے لئے نیکیاں ہیں اور اگر وہ گھوڑا نہر سے گذرے اور اس میں سے پانی پی لے تو اگرچہ مالک نے پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو پھر بھی اس سے اسے نیکیاں ملتی ہیں' دوسرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر' دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں باندھتا ہے تو یہ اس کے لئے وبال جان ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھ پر اس جامع اور منفرد آیت کے سوا ان کے متعلق اور کچھ نازل نہیں ہوا کہ "جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور جو کوئی ذرہ برابر بھی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔"

(٨) باب تغليظ عقوبة من لا يؤدي الزكاة

(۸) زکوٰۃ نہ دینے والوں کو سخت سزا دیئے جانے کا بیان

٥٧٥- حديث أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ ، فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ : «هُمُ الأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ، هُمُ الأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ» قُلْتُ : مَا شَأْنِي؟ أَيُرَى فِيَّ شَيْءٌ؟ مَا شَأْنِي؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ، فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ ، وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللهُ ، فَقُلْتُ : مَنْ هُمْ؟ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «الأَكْثَرُونَ أَمْوَالاً! إِلاَّ مَنْ قَالَ هكَذَا وَهكَذَا وَهكَذَا».

۵۷۵- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ تک پہنچا تو آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔ میں نے کہا کہ حضور' میری حالت کیسی ہے' کیا مجھ میں (بھی) کوئی ایسی بات نظر آئی ہے؟ میری حالت کیسی ہے؟ پھر میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھ گیا۔ اور آنحضرت ﷺ فرماتے جا رہے تھے' میں آپ کو خاموش نہیں کرا سکتا تھا۔ اور اللہ کی مشیت کے مطابق مجھ پر عجیب بے قراری طاری ہو گئی۔ میں نے پھر عرض کی' میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں' یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے۔ لیکن اس سے وہ مستثنیٰ ہیں جنہوں نے اس میں سے اس اس طرح (یعنی دائیں

اور بائیں بے دریغ مستحقین پر) راہ خدا میں خرچ کیا ہو گا۔

أخرجه البخاري في : ٨٣- كتاب الإيمان والنذور : ٨- باب كيف كانت يمين النبي ﷺ.

٥٧٦- حديث أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ» أَوْ «وَالَّذِي لاَ إِلهَ غَيْرُهُ» أَوْ كَمَا حَلَفَ «مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْبَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لاَ يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلاَّ أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولاَهَا، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ».

۵۷۶- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے قریب پہنچ گیا تھا اور آپ فرما رہے تھے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا (آپؐ نے قسم اس طرح کھائی) اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یا جن الفاظ کے ساتھ بھی آپؐ نے قسم کھائی ہو (اس تاکید کے بعد فرمایا) کوئی بھی ایسا شخص جس کے پاس اونٹ' گائے' یا بکری ہو اور وہ اس کا حق نہ ادا کرتا ہو تو قیامت کے دن اس (جانور) کو لایا جائے گا' دنیا سے زیادہ بڑی اور موٹی تازی کر کے۔ پھر وہ اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندے گی اور سینگ سے مارے گی۔ جب آخری جانور اس پر سے گذر جائے گا تو پہلا جانور پھر لوٹ کر آئے گا۔ (اور اسے اپنے سینگ سے مارے گا اور کھروں سے روندے گا) اس وقت تک (یہ سلسلہ برابر قائم رہے گا) جب تک لوگوں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٤٣- باب زكاة البقر.

(٩) باب الترغيب في الصدقة

(۹) صدقہ دینے کی رغبت دلانے کا بیان

٥٧٧- حديث أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً، اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ؛ فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا، يَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلاَثٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلاَّ أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلاَّ أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هكَذَا وهكَذَا وهكَذَا» وَأَرَانَا بِيَدِهِ. ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ

۵۷۷- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کی کالی پتھروں والی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑ دکھائی دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوذر' مجھے پسند نہیں کہ اگر احد پہاڑ کے برابر بھی میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات بھی اس طرح گذر جائے یا تین رات کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی بچے۔ سوائے اس کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے محفوظ رکھ لوں میں اس سارے سونے کو اللہ کی مخلوق میں اس اس طرح تقسیم کر دوں گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کی کیفیت ہمیں اپنے ہاتھ سے لپ بھر کر دکھائی پھر آنحضرت

اللهِ ! قَالَ : «الأَكْثَرُونَ هُمُ الأَقَلُّونَ إِلاَّ مَنْ قَالَ هكَذَا وَهكَذَا» ، ثُمَّ قَالَ لِي : «مَكَانَكَ، لاَ تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ» فَانْطَلَقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا ، فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَرَضَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لاَ تَبْرَحْ ، فَمَكَثْتُ. قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ! سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَرَضَ لَكَ ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ ، فَقُمْتُ ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «ذَاكَ جِبْرِيلُ ، أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ» قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ! وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ».

ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوذر! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! آنحضرت ﷺ نے فرمایا زیادہ جمع کرنے والے ہی (ثواب کی حیثیت سے) کم حاصل کرنے والے ہوں گے۔ سوائے اس کے جو اللہ کے بندوں پر مال اس اس طرح یعنی کثرت کے ساتھ خرچ کرے پھر فرمایا۔ یہیں ٹھہرے رہو ابوذر۔ یہاں سے اس وقت تک نہ ہٹنا جب تک میں واپس نہ آجاؤں۔ پھر آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی اور مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں حضور اکرم ﷺ کو کوئی پریشانی نہ پیش گئی ہو۔ اس لئے میں نے (آنحضرت ﷺ کو دیکھنے کے لئے) جانا چاہا۔ لیکن فوراً ہی آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد یاد آیا کہ یہاں سے نہ ہٹنا۔ چنانچہ میں وہیں رک گیا (جب آپ تشریف لائے تو) میں نے عرض کی۔ میں نے آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ پیش آ جائے۔ پھر مجھے آپ کا ارشاد یاد آیا اس لئے میں یہیں ٹھہر گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے۔ میرے پاس آئے تھے اور مجھے خبر دی ہے کہ میری امت کا جو شخص بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگر اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو۔

أخرجه البخاري في : ٧٩-كتاب الاستئذان : ٣- باب من أجاب بلبيك وسعديك.

٥٧٨- حديث أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ ، قَالَ : خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي وَحْدَهُ ، وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ ؛ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ ، قَالَ : فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ

۵۷۸- حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک روز میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تنہا چل رہے تھے' اور آپ کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ اس سے میں سمجھا کہ آنحضرت ﷺ اسے پسند نہیں فرمائیں گے کہ آپ کے ساتھ اس وقت کوئی رہے۔ اس لئے میں چاند کے سائے میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ اس کے

الْقَمَرِ ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِي ، فَقَالَ : «مَنْ هذَا؟» قُلْتُ : أَبُو ذَرٍّ ، جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ ، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! تَعَالَه» قَالَ : فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ : «إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، إِلاَّ مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا». قَالَ : فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً ؛ فَقَالَ لِي : «اجْلِسْ ههُنَا» قَالَ: «فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ ، فَقَالَ لِي : «اجْلِسْ ههُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ». قَالَ : فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لاَ أَرَاهُ ، فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ ، وَهُوَ يَقُولُ : «وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى» قَالَ : فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ مَنْ تَكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا؟ قَالَ : «ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، قَالَ : بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ : يَا جِبْرِيلُ! وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى. قَالَ : نَعَمْ! قَالَ : قُلْتُ : وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ : نَعَمْ! وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ».

بعد آپ مڑے تو مجھے دیکھا اور دریافت فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابوذر! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ آپؐ نے فرمایا' ابوذر! یہاں آؤ' بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و دولت جمع کئے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہی خسارے میں ہوں گے۔ سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انہوں نے اسے دائیں بائیں' آگے پیچھے خرچ کیا ہو اور اسے بھلے کاموں میں لگایا ہو۔ (حضرت ابوذرؓ نے) بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک میں آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ آنحضرت ﷺ نے مجھے ایک ہموار زمین پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے' اور فرمایا کہ یہاں اس وقت تک بیٹھے رہو جب تک میں تمہارے پاس لوٹ کے آؤں۔ پھر آپ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے۔ پھر میں نے آپ سے سنا۔ آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے "چاہے چوری کی ہو' چاہے زنا کیا ہو"۔

حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا اور میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی' اللہ آپ پر مجھے قربان کرے۔ اس پتھریلی زمین کے کنارے آپ کس سے باتیں کر رہے تھے۔ میں نے تو کسی دوسرے کو آپ سے بات کرتے نہیں دیکھا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "یہ جبریل علیہ السلام تھے۔ پتھریلی زمین (حرہ) کے کنارے وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوش خبری سنا دو کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا۔ اے جبریل! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پھر عرض کیا' خواہ اس نے چوری کی ہو' زنا کیا ہو؟ حضرت جبریلؑ نے کہا ہاں' خواہ اس نے شراب ہی پی ہو۔"

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ١٣- باب المكثرون هم المقلون.

(١٠) باب في الكنازين للأموال والتغليظ عليهم

٥٧٩- حديث أَبِي ذَرٍّ. عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى مَلإٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعَرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ، حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُوضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ ، وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ. ثُمَّ وَلَّى فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ ، وَأَنَا لاَ أَدْرِي مَنْ هُوَ ؛ فَقُلْتُ لَهُ : لاَ أُرَى الْقَوْمَ إِلاَّ قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ : قَالَ : إِنَّهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالَ لِي خَلِيلِي. قَالَ : قُلْتُ مَنْ خَلِيلُكَ؟ قَالَ : النَّبِيُّ ﷺ «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَتُبْصِرُ أُحُدًا؟» قَالَ : فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ ، وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ. قُلْتُ : نَعَمْ! قَالَ : «مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلاَّ ثَلاَثَةَ دَنَانِيرَ». وَإِنَّ هؤُلاَءِ لاَ يَعْقِلُونَ ، إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا ، لاَ وَاللهِ! لاَ أَسْأَلُهُمْ

(۱۰) مال جمع کرنے والوں پر سختی کا بیان

۵۷۹- حضرت احنف بن قیس نے بیان کیا کہ میں قریش کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں سخت بال' موٹے کپڑے اور موٹی جھوٹی حالت میں ایک شخص آیا اور کھڑے ہو کر سلام کیا۔ اور کہا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو اس پتھر کی بشارت ہو جو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ اور ان کی چھاتی کی بھٹنی پر رکھ دیا جائے گا۔ جو کندھے کی طرف سے پار ہو جائے گا اور کندھے کی پتلی ہڈی پر رکھا جائے گا تو سینے کی طرف پار ہو جائے گا۔ اس طرح وہ پتھر برابر ڈھلکتا رہے گا۔ یہ کہہ کر وہ صاحب چلے گئے۔ اور ایک ستون کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ چلا اور ان کے قریب بیٹھ گیا۔ اب تک مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ صاحب کون ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کی بات قوم نے پسند نہیں کی۔ انہوں نے کہا یہ سب تو بے وقوف ہیں' مجھ سے میرے خلیل نے کہا تھا --- (میں نے پوچھا کہ آپ کے خلیل کون ہیں؟ جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ) --- اے ابوذر! کیا احد پہاڑ تو دیکھتا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان تھا کہ اس وقت میں نے سورج کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ کتنا دن ابھی باقی ہے۔ کیونکہ مجھے (آپ کی بات سے) یہ خیال گذرا کہ آپ اپنے کسی کام کے لئے مجھے بھیجیں گے۔ میں نے جواب دیا کہ جی ہاں (احد پہاڑ میں نے دیکھا ہے) آپ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میں اس کے سوا پسند نہیں کرتا کہ صرف تین دینار بچا کر باقی تمام کا تمام (اللہ کے راستے میں) دے ڈالوں (ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ) ان لوگوں کو کچھ معلوم نہیں۔ یہ دنیا جمع کرنے کی فکر کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں! خدا کی قسم نہ میں ان کی دنیا ان سے مانگتا ہوں اور نہ دین کا کوئی مسئلہ ان سے پوچھتا ہوں تا آنکہ میں

دُنْيَا ، وَلاَ أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى أَلْقَى اللهَ.

اللہ تعالیٰ سے جاملوں۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٤- باب ما أدى زكاته فليس بكنز.

(١١) باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف

(۱۱) سخاوت کی فضیلت کا بیان

٥٨٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ» وَقَالَ : «يَدُ اللهِ مَلأَى ، لاَ تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ ، سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ» وَقَالَ : (أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضَ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ، وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ».

۵۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے میرے بندو) (میری راہ میں) خرچ کرو تو میں بھی تم پر خرچ کروں گا۔ اور فرمایا' اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کے مسلسل خرچ سے بھی اس میں کمی نہیں ہوتی اور فرمایا تم نے دیکھا نہیں جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے' مسلسل خرچ کیے جارہا ہے لیکن اس کے ہاتھ میں کوئی کمی نہیں ہوئی' اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں میزان عدل ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا رہتا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ١١- سورة هود : ٢- باب قوله - وَكَانَ عرشه على الماء-.

(١٣) باب الابتداء في النفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة

(۱۳) پہلے اپنے اوپر پھر گھر والوں پر پھر اقرباء پر خرچ کرنے کا بیان

٥٨١- حديث جَابِرٍ ، قَالَ : بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلاَماً عَنْ دُبُرٍ ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ ، فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ.

۵۸۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک نے اپنے ایک غلام کو مدبر بنا دیا ہے (کہ ان کی موت کے بعد وہ آزاد ہو جائے گا) چونکہ ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا اس لئے آنحضرت ﷺ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں بیچ دیا اور اس کی قیمت انہیں بھیج دی۔

أخرجه البخاري في : ٩٣- كتاب الأحكام : ٣٢- باب بيع الإمام على الناس أموالهم وضياعهم.

۵۸۱- مدبر سے مراد یہ ہے کہ غلام کی آزادی اپنی موت سے مشروط کر لیتا ہے۔ چونکہ غلام کے علاوہ اس کا مال نہیں تھا اس لیے اسے بیچ دیا اور پھر دیکھا کہ اس نے تمام مال خرچ کر دیا ہے جس کے سبب ہلاکت میں واقع ہو رہا تھا اس لیے اس کے قول کو باطل قرار دیا اور اسے توڑ دیا۔ (مرتب)

(١٤) باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين

٥٨٢ – **حديث** أنس رضي الله عنه ، قال : كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالاً مِنْ نَخْلٍ ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ ؛ قَالَ أَنَسٌ : فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هذِهِ الآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ ؛ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ! حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ. قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «بَخْ! ذلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، ذلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ». فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ ! فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة على الأقارب.

(۱۴) والدین اور دیگر اقرباء پر خرچ کرنے کی فضیلت اگرچہ وہ مشرک ہوں

۵۸۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ اپنے کھجور کے باغات کی وجہ سے۔ اور اپنے باغات میں سب سے زیادہ پسند انہیں بیرحاء کا باغ تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جایا کرتے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی لن تنالوا البر الخ یعنی "تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو۔" (آل عمران: ۹۲) یہ سن کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ اور مجھے بیرحاء کا باغ سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اس لئے میں اسے اللہ تعالیٰ کے لئے خیرات کرتا ہوں۔ اس کی نیکی اور اس کے ذخیرۂ آخرت ہونے کا امیدوار ہوں۔ اللہ کے حکم سے جہاں آپ مناسب سمجھیں اسے استعمال کیجئے۔ راوی نے بیان کیا کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خوب! یہ تو بڑا ہی آمدنی کا مال ہے۔ یہ تو بہت ہی نفع بخش ہے۔ اور جو بات تم نے کہی میں نے وہ سن لی۔ اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو دے ڈالو۔ ابو طلحہؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا کے لڑکوں کو دے دیا۔

٥٨٣- **حديث** مَيْمُونَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا فَقَالَ لَهَا: «وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لأَجْرِكِ». أخرجه البخاري في: ٥١- كتاب الهبة: ١٦- باب بمن يبدأ بالهدية.

۵۸۳- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی آزاد کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر وہ تمہارے ننھیال والوں کو دی جاتی تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔

٥٨٤- **حديث** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما. قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ» وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللهِ، وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا، فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ، سَلْ رَسُولَ اللهِ ﷺ، أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامِي فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ؛ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ، حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي؛ فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلاَلٌ، فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ، أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي؟ وَقُلْنَا: لاَ تُخْبِرْ بِنَا. فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ، «مَنْ هُمَا؟» قَالَ: زَيْنَبُ. قَالَ: «أَيُّ الزَّيَانِبِ؟» قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ،

۵۸۴- حضرت عبداللہ بن مسعود کی بیوی حضرت زینب (رضی اللہ عنہما) نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا۔ آپ یہ فرما رہے تھے' صدقہ کرو خواہ اپنے زیور ہی میں سے دو۔ اور حضرت زینبؓ اپنا صدقہ اپنے شوہر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور چند یتیموں پر بھی جو ان کی پرورش میں تھے' خرچ کیا کرتی تھیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے خاوند سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھئے کہ کیا وہ صدقہ بھی مجھ سے کفایت کرے گا جو میں آپ پر اور ان چند یتیموں پر خرچ کروں جو میری سپردگی میں ہیں؟ لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم خود جا کر رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لو۔ آخر میں خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت میں نے آپؐ کے دروازے پر ایک انصاری خاتون کو پایا۔ جو میری ہی جیسی ضرورت لے کر موجود تھیں۔ (جو ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی بیوی زینبؓ تھیں) پھر ہمارے سامنے سے بلال رضی اللہ عنہ گذرے۔ تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیجئے کہ کیا وہ صدقہ مجھ سے کفایت کرے گا جسے میں اپنے شوہر اور اپنے زیر تحویل چند یتیم بچوں پر خرچ کر دوں؟ ہم نے بلال سے یہ بھی کہا کہ ہمارا نام نہ لینا۔ وہ اندر گئے اور آپ سے عرض کیا کہ دو عورتیں مسئلہ دریافت کرتی ہیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں کون ہیں؟ بلال رضی اللہ عنہ نے

☆ حضرت زینب بنت معاویہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ اور اپنے خاوند اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے۔ متعدد احادیث کی راویہ ہیں۔

نَعَمْ! لَهَا أَجْرَانِ ، أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ».

کہہ دیا کہ زینب نام کی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کون سی زینب؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ بے شک درست ہے۔ اور انہیں دو گنا ثواب ملے گا۔ ایک قرابت داری کا اور دوسرا خیرات کرنیکا۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٤٨- باب الزكاة على الزوج والأيتام في الحجر.

٥٨٥- حديث أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ ، وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هكَذَا وَهكَذَا ، إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ؟ قَالَ : «نَعَمْ! لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ».

۵۸۵- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ابو سلمہؓ (ان کے پہلے شوہر) کے لڑکوں کے بارے میں ثواب ملے گا اگر میں ان پر خرچ کروں؟ میں انہیں اس محتاجی میں دیکھ نہیں سکتی' وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں' تمہیں ہر اس چیز کا ثواب ملے گا جو تم ان پر خرچ کرو گی۔

أخرجه البخاري في : ٦٩- كتاب النفقات : ١٤- باب وعلى الوارث مثل ذلك :

٥٨٦- حديث أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ، وَهْوَ يَحْتَسِبُهَا ، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً».

۵۸۶- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جب مسلمان اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں پر اللہ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو اس میں بھی اس کو صدقے کا ثواب ملتا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٦٩- كتاب النفقات : ١- باب في فضل النفقة على الأهل.

٥٨٧- حديث أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما ، قَالَتْ : قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قُلْتُ : وَهِيَ رَاغِبَةٌ : أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ : «نَعَمْ! صِلِي أُمَّكِ».

۵۸۷- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میری والدہ (قتیلہ بنت عبدالعزیٰ) جو مشرکہ تھیں' میرے یہاں آئیں۔ میں نے (ان کے متعلق) رسول اللہ ﷺ سے پوچھا' میں نے یہ بھی کہا کہ وہ (مجھ سے ملاقات کی) بہت خواہش مند ہیں' تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الأذان : ٢٩- باب الهدية للمشركين.

(١٥) باب وصول ثواب الصدقة عن الميت إليه

(۱۵) میت کے ایصال ثواب کا بیان

٥٨٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا ، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ : «نَعَمْ!».

۵۸۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کردوں تو کیا انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں ملے گا۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٩٥- باب موت الفجأة البغتة.

(١٦) باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف

(۱۶) ہر نیکی صدقہ ہے

٥٨٩- حديث أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ» قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ : «فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ» قَالُوا : فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ : «فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ» قَالُوا : فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ : «فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ» أَوْ قَالَ : «بِالْمَعْرُوفِ» قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ : «فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ».

۵۸۹- حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اگر کوئی چیز کسی کو (صدقہ کے لیے) میسر نہ ہو۔ آپ نے فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اس سے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کی اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو یا کہا کہ نہ کر سکے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر کسی حاجت مند پریشان حال کی مدد کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے۔ فرمایا کہ پھر بھلائی کی طرف لوگوں کو رغبت دلائے یا کہا "بالمعروف" کا کرنا۔ عرض کیا اور اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر برائی سے رکا رہے کہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٣٣- باب كل معروف صدقة.

٥٩٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «كُلُّ سُلامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ ؛ يَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى

۵۹۰- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "انسان کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے۔ ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر اگر وہ انسانوں کے درمیان انصاف کرے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔ اور کسی کو

دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلاَةِ صَدَقَةٌ ، وَيُمِيطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ».

سواری کے معاملے میں اگر مدد پہنچائے' اس طرح کہ اسے اس پر سوار کرائے۔ یا اس کا سامان اٹھا کر رکھ دے' تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔ اور اچھی بات منہ سے نکالنا بھی ایک صدقہ ہے۔ اور ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔ اور اگر کوئی راستے سے کسی تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٢٨- باب من أخذ بالركاب ونحوه.

(١٧) باب في المنفق والممسك

(۱۷) خرچ کرنیوالے اور نہ کرنیوالے کا بیان

٥٩١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلاَّ مَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا : اللَّهُمَّ! أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا ؛ وَيَقُولُ الآخَرُ : اللَّهُمَّ! أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا».

۵۹۱- حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں۔ ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے۔ اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! بخیل کے مال کو تلف کر دے۔"

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٢٧- باب قول الله تعالى ﴿فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى﴾.

(١٨) باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها

(۱۸) صدقہ کرنے کی ترغیب دلانا قبل اس کے کہ کوئی صدقہ لینے والا باقی نہ رہے

٥٩٢- حديث حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا ، يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ

۵۹۲- حضرت حارثہ بن وہب ﷺ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے میں نے سنا تھا کہ صدقہ کرو۔ ایک ایسا زمانہ بھی تم پر آنے والا ہے جب ایک شخص اپنے مال کا صدقہ لے کر نکلے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں پائے گا۔ (جس کے پاس صدقہ لے کر جائے گا) وہ یہ جواب دے گا کہ اگر تم کل اسے

۵۹۰- مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان پر ہر جوڑ کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صدقہ کرنا واجب ہے اس کا شکر کرنے کے لیے کہ اس نے اس کی ہڈیوں کے جوڑ بنائے جن سے وہ کچھ پکڑ اور کچھ لے' دے سکتا ہے۔ جوڑوں کے ذکر کو خاص کیا ہے کیونکہ تصرف اور حرکات و سکنات میں جوڑوں کا خاص دخل اور عمدہ کارکردگی ہے۔ (مرتب)

جِئْتَ بِهَا بِالأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلاَ حَاجَةَ لِي بِهَا».

لائے ہوتے تو میں قبول کر لیتا۔ آج تو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٩ - باب الصدقة قبل الرد.

٥٩٣- حديث أَبِي مُوسَى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لاَ يَجِدُ أَحَداً يَأْخُذُهَا مِنْهُ ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ».

۵۹۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کہ لوگوں پر ضرور ایک زمانہ ایسا آجائے گا کہ ایک شخص سونے کا صدقہ لے کر نکلے گا لیکن کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا اور یہ بھی ہو گا کہ ایک مرد کی پناہ میں چالیس چالیس عورتیں ہو جائیں گی کیونکہ مردوں کی کمی ہو جائے گی اور عورتوں کی زیادتی ہو گی۔ (قیامت کے قریب یا تو عورتوں کی پیدائش بڑھ جائے گی' مرد کم پیدا ہوں گے۔ یا لڑائیوں کی کثرت سے مردوں کی قلت ہو جائیگی اور ایسا کئی دفعہ ہو چکا ہے)

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٩- باب الصدقة قبل الرد.

٥٩٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ ، فَيَفِيضَ حَتَّى يَهُمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ ، لاَ أَرَبَ لِي».

۵۹۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت آنے سے پہلے مال و دولت کی اس قدر کثرت ہو جائے گی اور لوگ اس قدر مالدار ہو جائیں گے کہ اس وقت صاحب مال کو اس کی فکر ہو گی کہ اس کی زکوٰۃ کون قبول کرے۔ اور اگر کسی کو دینا بھی چاہے گا تو اس کو یہ جواب ملے گا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ (قیامت کے قریب جب زمین اپنے خزانے اگل دے گی تب یہ حالت پیش آئے گی)

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٩ - باب الصدقة قبل الرد.

(١٩) باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها

(۱۹) حلال کمائی سے صدقہ قبول ہونے کا بیان

٥٩٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ ، وَلاَ يَصْعَدُ إِلَى اللهِ إِلاَّ الطَّيِّبُ ، فَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ، ثُمَّ

۵۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے ایک کھجور برابر بھی خیرات کی ---- اور اللہ تک حلال کمائی ہی کی خیرات پہنچتی ہے ---- تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کر لیتا ہے۔ اور خیرات کرنے والے کے لئے اسے اس طرح بڑھاتا رہتا ہے

يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ.

جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کی پرورش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پہاڑ برابر ہو جاتی ہے۔

أخرجه البخاري في: ۹۷- كتاب التوحيد: ۲۳- باب قول الله تعالى ﴿تعرج الملائكة والروح إليه﴾.

(۲۰) باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة أو كلمة طيبة وأنها حجاب من النّار

(۲۰) ایک کھجور یا ایک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ ہے

۵۹۶- حديث عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشَقِّ تَمْرَةٍ».

۵۹۶- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی سہی (مگر ضرور صدقہ کر کے دوزخ کی آگ سے بچنے کی کوشش کرو)

أخرجه البخاري في: ۲٤- كتاب الزكاة: ۱۰- باب اتقوا النّار ولو بشق تمرة.

۵۹۷- حديث عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ وَسَيُكَلِّمُهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَيْسَ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فَلاَ يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ!». وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

۵۹۷- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں ہر ہر فرد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہو گی۔ پس تم میں سے جو شخص بھی چاہے کہ وہ آگ سے بچے تو وہ راہ خدا میں خیر خیرات کرتا رہے۔ خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ سے ہی ممکن ہو۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا'

☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو وھب اور ابو طریف تھی۔ آپ کے والد حاتم کی سخاوت آج بھی ضرب المثل ہے۔ ساتویں سال کے وسط میں وفد کی شکل میں تشریف لائے تھے۔ بڑے نصرانی تھے نبی اکرم ﷺ نے آپ کا احترام اور عزت کی۔ جب لوگ مرتد ہوئے تو یہ اسلام پر ثابت قدم رہے تھے۔ اور اپنی قوم کی زکوٰۃ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنچائی۔ عراق کی فتح میں شامل تھے پھر کوفہ میں رہے اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ۶۶ ہجری میں ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۵۹۶- یعنی جب تم نے معلوم کر لیا ہے (صدقہ کی فضیلت کو) تو آگ سے بچو اور کسی پر ظلم نہ کرو۔ اگرچہ آدھی کھجور کے برابر ہو' یہ بھی امکان ہے کہ یہ معنی مراد ہے' یعنی جب تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ قیامت کے دن برے اعمال سے کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا اور تمہارے سامنے آگ موجود ہے تو اب صدقے کو اپنے اور آگ کے درمیان ڈھال بنالو اگرچہ وہ نصف کھجور ہو۔ (مرتبؒ)

«اتَّقُوا النَّارَ» ، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ؛ ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ » ، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، ثَلاَثًا . حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا. ثُمَّ قَالَ : «اتَّقُوا النَّارَ وَلَو بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

جہنم سے بچو۔ پھر آپ نے چہرہ پھیر لیا' پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو اور پھر اس کے بعد چہرہ مبارک پھیر لیا' پھر فرمایا جہنم سے بچو۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ ہم نے اس سے یہ خیال کیا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے۔ اور جسے یہ بھی نہ ملے تو اسے (لوگوں میں) کسی اچھی بات کہنے کے ذریعہ سے ہی (جہنم سے) بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٤٩- باب من نوقش الحساب عذّب.

(٢١) باب الحمل أجرة يتصدق بها والنهي الشديد عن تنقيص المتصدق بقليل

(۲۱) حمال مزدور کو بھی صدقہ کرنا چاہیے

٥٩٨- حديث أَبِي مَسْعُودٍ . قَالَ : لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ ؛ فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ ، وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرَ مِنْهُ ؛ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ : إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هذَا ، وَمَا فَعَلَ هذَا الآخَرُ إِلاَّ رِئَاءً. فَنَزَلَتْ ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ إِلاَّ جُهْدَهُمْ﴾ الآيَةَ.

۵۹۸- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں خیرات کرنے کا حکم ہوا تو ہم مزدوری پر بوجھ اٹھاتے (اور اس کی مزدوری صدقہ میں دے دیتے) چنانچہ ابو عقیل رضی اللہ عنہ اسی مزدوری سے آدھا صاع خیرات لے کر آئے اور ایک دوسرے صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اس سے زیادہ لائے۔ اس پر منافقوں نے کہا کہ اللہ کو اس (یعنی ابو عقیلؓ) کے صدقہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور اس دوسرے (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے تو محض دکھاوے کے لئے اتنا بہت سا صدقہ دیا ہے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی کہ "یہ ایسے لوگ ہیں جو صدقات کے بارے میں نفلی صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں۔ اور خصوصاً ان لوگوں پر جنہیں بجز ان کی محنت مزدوری کے کچھ نہیں ملتا۔ یہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں' اللہ بھی ان سے تمسخر کرتا ہے' انہی کے لئے دکھ کی مار ہے۔" (التوبہ:۷۹)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٩- سورة التوبة : ١١- باب قوله ﴿الذين يلمزون المطوعين﴾.

(٢٢) باب فضل المنيحة

(۲۲) دودھ والا جانور مفت دینے کی فضیلت

٥٩٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ، تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ».

۵۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کیا ہی عمدہ ہے ہدیہ اس دودھ دینے والی اونٹنی کا جس نے ابھی حال ہی میں بچہ جنا ہو۔ اور دودھ دینے والی بکری کا جو صبح و شام اپنے دودھ سے برتن بھر دیتی ہے۔

أخرجه البخاري في: ٥١- كتاب الهبة: ٣٥- باب فضل المنيحة.

(٢٣) باب مثل المنفق والبخيل

(۲۳) سخی اور بخیل کی مثال

٦٠٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا؛ فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ، وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ؛ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا.

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هكَذَا فِي جَيْبِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلاَ تَتَوَسَّعُ!

۶۰۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ دو آدمیوں جیسی ہے جو لوہے کے جبے ہاتھ' سینہ اور حلق تک پہنے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کرتا ہے تو اس کے جبہ میں کشادگی ہو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیوں تک بڑھ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو ڈھک لیتا ہے اور بخیل جب بھی کبھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبہ اسے اور چمٹ جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن وسعت پیدا نہیں ہو گی۔

أخرجه البخاري في: ٧٧- كتاب اللباس: ٩- باب جيب القميص من عند الصدر وغيره.

(٢٤) باب ثُبُوتِ أجرِ الْمَتَصَدِّقِ وإن وقعت الصدقة في يد غير أهلها

(۲۴) صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ فاجر وغیرہ کو پہنچے

۵۹۹- منیحہ عربوں کی اصطلاح میں دودھ دینے والی اونٹنی یا کسی بھی ایسے جانور کو کہتے تھے جو کسی دوسرے کو کوئی تحفہ کے طور پر دودھ پینے کے واسطے دے دے۔(راز)

٦٠١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ؛ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ، تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ؛ فَقَالَ: اللَّهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ؛ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ، تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ؛ فَقَالَ: اللَّهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ؛ لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ؛ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ؛ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ، تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ. فَقَالَ: اللَّهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ، وَعَلَى زَانِيَةٍ، وَعَلَى غَنِيٍّ؟ فَأُتِيَ، فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ».

۶۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ایک شخص نے (بنی اسرائیل میں سے) کہا کہ مجھے ضرور صدقہ (آج رات) دینا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا۔ اور (ناواقفی سے) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ (آج رات) میں پھر ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ دوبارہ صدقہ لے کر نکلا۔ اور اس مرتبہ ایک فاحشہ کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو پھر لوگوں میں چرچا ہوا کہ آج رات کسی نے فاحشہ عورت کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا۔ اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ میں زانیہ کو اپنا صدقہ دے آیا۔ اچھا آج رات پھر ضرور صدقہ نکالوں گا۔ چنانچہ اپنا صدقہ لئے ہوئے وہ پھر نکلا۔ اور اس مرتبہ ایک مالدار کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر ذکر تھا کہ ایک مالدار کو کسی نے صدقہ دے دیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے ہے۔ میں اپنا صدقہ لاعلمی سے چور' فاحشہ اور مالدار کو دے آیا۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بتایا گیا کہ جہاں تک چور کے ہاتھ میں صدقہ چلے جانے کا سوال ہے۔ تو اس میں اس کا امکان ہے کہ وہ چوری سے رک جائے۔ اسی طرح فاحشہ کو صدقہ کا مال مل جانے پر اس کا امکان ہے کہ وہ زنا سے رک جائے۔ اور مالدار کے ہاتھ میں پڑ جانے کا یہ فائدہ ہے کہ اسے عبرت ہو۔ اور پھر جو اللہ عزوجل نے اسے دیا ہے وہ خرچ کرے۔

أخرجه البخاري في: ٢٤- كتاب الزكاة: ١٤- باب إذا تصدق على غني وهو لا يعلم.

(٢٥) باب أجر الخازن الأمين والمرأة إذا تصدقت من بيت زوجها غير مفسدة بإذنه الصريح أو العرفي

(۲۵) خازن' امانت دار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کے مطابق اجازت ہو صدقہ دے

٦٠٢– حديث أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ» ، وَرُبَّمَا قَالَ : «يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلاً مُوَفَّراً ، طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ – أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنِ».

۶۰۲۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ خازن مسلمان امانت دار جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے اور بعض دفعہ فرمایا وہ چیز پوری طرح دیتا ہے جس کا اسے سرمایہ کے مالک کی طرف سے حکم دیا گیا اور اس کا دل بھی اس سے خوش ہے۔ اور اسی کو دیتا ہے جسے دینے کے لئے مالک نے کہا تھا۔ تو وہ دینے والا بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٤– كتاب الزكاة : ٢٥– باب أجر الخادم إذا تصدق بِأمْرِ صَاحِبِهِ غير مفسد.

٦٠٣– حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذلِكَ ، لاَ يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئاً».

۶۰۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کے مال سے کچھ خرچ کرے اور اس کی نیت شوہر کی پونجی برباد کرنے کی نہ ہو تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا۔ اور شوہر کو بھی اس کا ثواب ملے گا کہ اسی نے کمایا ہے۔ اور خزانچی کا بھی یہی حکم ہے۔ ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

أخرجه البخاري في : ٢٤– كتاب الزكاة : ١٧– باب من أَمَرَ خَادِمَهُ بالصدقة ولم يناول بنفسه.

٦٠٤– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : «لاَ تَصُومُ الْمَرْأَةُ ، وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ ، إلاَّ بِإِذْنِهِ».

۶۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اگر شوہر گھر پر موجود ہے تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧– كتاب النكاح : ٨٤– باب صوم المرأة بإذن زوجها تطوعاً.

٦٠٥– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا أَنْفَقَتِ

۶۰۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے' اس کے حکم

۶۰۴۔ نفلی روزہ نفل عبادت ہے اور خاوند کی اطاعت عورت کے لیے فرض ہے۔ اس لیے نفلی عبادت سے پہلے فرض کی ادائیگی ضروری ہے۔ شوہر دن میں اگر اپنی بیوی سے ملاپ چاہے تو عورت کو نفلی روزہ ختم کرنا ہوگا۔ (راز)

الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ».

کے بغیر(دستور کے مطابق) اللہ کے راستہ میں خرچ کردے تو اسے بھی آدھاثواب ملتاہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٩- كتاب النفقات : ٥- باب نفقة المرأة إذا غاب عنها زوجها ونفقة الولد.

(٢٧) باب من جمع الصدقة وأعمال البر

(۲۷) صدقہ کے ساتھ ساتھ دیگر نیک اعمال کرنا

٦٠٦- **حديث** أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللهِ! هذَا خَيْرٌ ؛ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجهاد دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ».

فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رضي الله عنه : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، يَا رَسُولَ اللهِ ! مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ : «نَعَمْ! وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ».

۶۰۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے راستے میں دو چیزیں خرچ کرے گا اسے فرشتے جنت کے دروازوں سے بلائیں گے کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے۔ پھر جو شخص نمازی ہو گا اسے نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا' جو مجاہد ہو گا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا' جو روزہ دار ہو گا اسے "باب ریان" سے بلایا جائے گا اور جو زکوٰۃ ادا کرنے والا ہو گا اسے زکوٰۃ کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! جو لوگ ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازہ) سے بلائے جائیں گے مجھے ان سے بحث نہیں۔ آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہو گا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہیں میں سے ہوں گے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم : ٤- باب الريان للصائمين.

٦٠٧- **حديث** أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ أَنْفَقَ

۶۰۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک جوڑا

زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ، أَيْ فُلْ هَلُمَّ!» قَالَ أَبُوبَكْرٍ: يَارَسُولَ اللهِ! ذَاكَ الَّذِي لاَ تَوَى عَلَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ».

(کسی چیز کا) خرچ کیا تو اسے جنت کے داروغہ بلائیں گے جنت کے ہر دروازے کا داروغہ (اپنی طرف) بلائے گا کہ اے فلاں اس دروازے سے آ۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ پھر اس شخص کو کوئی خوف نہیں رہے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہو گے۔

أخرجه البخاري في: ٥٦- كتاب الجهاد والسير: ٣٧- باب فضل النفقة في سبيل الله.

(٢٨) باب الحث على الإنفاق وكراهة الإحصاء

(۲۸) خرچ کرنیکی فضیلت اور شمار کرنیکی کراہت

٦٠٨- حديث أَسْمَاءَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «أَنْفِقِي وَلاَ تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ، وَلاَ تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ».

۶۰۸- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' خرچ کیا کر' گنا نہ کر' تاکہ تمہیں بھی گن کے نہ ملے۔ اور جوڑ کے نہ رکھو' تاکہ تم سے بھی اللہ تعالیٰ (اپنی نعمتوں کو) نہ چھپا لے۔

أخرجه البخاري في: ٥١- كتاب الهبة: ١٥- باب هبة المرأة لغير زوجها.

(٢٩) باب الحث على الصدقة ولو بالقليل، ولا تمنع من القليل لا حتقاره

(۲۹) تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اس کو حقیر نہ جاننے کا بیان

٦٠٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ».

۶۰۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اے مسلمان عورتو! ہرگز کوئی پڑوسن اپنی دوسری پڑوسن کے لئے (معمولی ہدیہ کو بھی) حقیر نہ سمجھے' خواہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔"

أخرجه البخاري في: ٥١- كتاب الهبة: ١-باب الهبة وفضلها والتحريض عليها.

(٣٠) باب فضل إخفاء الصدقة

(۳۰) صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت

٦١٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ

۶۱۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سات طرح کے آدمی ہوں گے۔ جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے

۶۰۹- یعنی کوئی پڑوسن اپنے پاس موجود ہدیہ اور تحفہ بھیجنے سے اسے کم جان کر پس و پیش نہ کرے اور نہ رکے بلکہ اس تھوڑی سی چیز کی سخاوت کردے کیونکہ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔ اور جب لگاتار اور مسلسل قلیل ملتا رہے گا تو وہ کثیر بن جائے گا۔ (مرتب)

لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ : الإِمَامُ الْعَادِلُ ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ ، وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللهِ ، اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ ، فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ».

سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اول انصاف کرنے والا بادشاہ۔
دوسرا وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں جوانی کی امنگ سے مصروف رہا۔
تیسرا ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔
چوتھے دو ایسے شخص جو اللہ کے لئے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی للہی محبت ہے۔
پانچواں وہ شخص جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے (برے ارادہ سے) بلایا لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔
چھٹا وہ شخص جس نے صدقہ کیا، مگر اتنے پوشیدہ طور پر کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوئی کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔
ساتواں وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (بے ساختہ) آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

أخرجه البخاري في : ١٠- كتاب الزكاة : ٣٦- باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد.

(٣١) باب بيان أن أفضل الصدقة الصحيح الشحيح

(۳۱) خوش حالی اور تندرستی میں صدقہ کرنے کی فضیلت

٦١١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: «أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى ، وَلاَ تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ، قُلْتَ لِفُلاَنٍ كَذَا، وَلِفُلاَنٍ كَذَا، وَقَد كَانَ لِفُلاَنٍ».

۶۱۱۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! کس طرح کے صدقے میں سب سے زیادہ ثواب ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس صدقے میں جسے تم صحت کے وقت بخل کے باوجود کرو۔ تمہیں ایک طرف تو فقیری کا ڈر ہو اور دوسری طرف مالدار بننے کی تمنا اور امید۔ اور (اس صدقہ خیرات میں) ڈھیل نہ ہونی چاہئے کہ جب جان حلق تک آ جائے تو اس وقت تو کہنے لگے کہ فلاں کے لئے اتنا اور فلاں کے لئے اتنا۔ حالانکہ وہ تو اب فلاں کا ہو چکا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ١١- باب أي الصدقة أفضل.

(٣٢) باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى وأن اليد العليا هي المنفقة وأن السفلى هي الآخذة

(۳۲) اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے' اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

٦١٢- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْئَلَةَ : «الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ، فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ ، وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ».

۶۱۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب کہ آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے صدقہ اور کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانے کا اور دوسروں سے مانگنے کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والے کا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والے کا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ١٨- لا صدقة إلا عن ظهر غني.

٦١٣- حديث حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ».

۶۱۳- حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور پہلے انہیں دو جو تمہارے بال بچے اور عزیز ہیں۔ اور بہترین صدقہ وہ ہے جسے دے کر آدمی مالدار رہے۔ اور جو کوئی سوال سے بچنا چاہے گا اسے اللہ بھی محفوظ رکھتا ہے اور جو دوسروں (کے مال) سے بے نیاز رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہی بنا دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ١٨- باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى.

٦١٤- حديث حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضي الله عنه ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ؛ ثُمَّ قَالَ : «يَا حَكِيمُ! إِنَّ هَذَا

۶۱۴- حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا۔ آپ ﷺ نے عطا فرمایا۔ میں نے پھر مانگا اور آپ نے پھر عطا فرمایا۔ میں نے پھر مانگا آپ نے پھر بھی عطا فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے حکیم! یہ دولت بڑی سر سبز اور بہت ہی شیریں ہے۔ لیکن جو

الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ ، كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ ، الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى».

قَالَ حَكِيمٌ : فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ أَرْزَأُ أَحَداً بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا. فَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رضي الله عنه ، يَدْعُو حَكِيماً إِلَى الْعَطَاءِ، فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رضي الله عنه دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئاً. فَقَالَ عُمَرُ : إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ ، أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ.

فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتَّى تُوُفِّيَ.

شخص اس سے اپنے دل کو سخی رکھ لے تو اس کی دولت میں برکت ہوتی ہے۔ اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے۔ تو اس کی دولت میں کچھ بھی برکت نہیں ہو گی۔ اس کا حال اس شخص جیسا ہو گا جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا۔ (یاد رکھو) اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کی اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اب اس کے بعد میں کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا۔ تاآنکہ اس دنیا ہی سے میں جدا ہو جاؤں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حکیمؓ کو ان کا معمول دینے کو بلاتے تو وہ لینے سے انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں ان کا حصہ دینا چاہا تو انہوں نے اس کے لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مسلمانو! میں تمہیں حکیم بن حزام کے معاملہ میں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کا حق انہیں دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ غرض حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اسی طرح کسی سے بھی کوئی چیز لینے سے ہمیشہ انکار ہی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ وفات پا گئے۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٥٠- باب الاستعفاف عن المسألة.

(٣٣) باب النهي عن المسألة

(۳۳) سوال کرنے کی ممانعت

٦١٥- حديث معاوية ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا

۶۱۵- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ

☆ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی۔ اموی خانوادے سے تعلق تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کا ساتھ اختیار کیا۔ کاتب وحی رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے گورنر رہے۔ پھر حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں بھی برقرار رہے۔ پھر حضرت عثمانؓ کے قصاص کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی اور شام کو مستقل اپنی ریاست قرار دیا پھر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے وحدت امت کے لیے ان سے صلح کر لی۔ آپ سے ۱۶۳ احادیث مروی ہیں۔ جن میں سے چار متفق علیہ ہیں۔ صحیح قول کے مطابق ۶۰ ہجری میں وفات پائی۔

يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَا للهُ يُعْطِي ، وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ ا للهِ، لا يَضُرُّهُمْ مَن خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ ا للهِ».

تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عنایت فرمادیتا ہے' اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں' دینے والا تو اللہ ہی ہے۔ اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔ اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا' انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا' یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے (اور یہ عالم فنا ہو جائے)

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ١٣- باب من يرد ا لله به خيراً يفقهه في الدين.

(٣٤) باب المسكين الذي لا يجد غنى ولا يفطن له فيتصدق عليه

(۳۴) اس مسکین کا بیان جو اپنی حاجت پوری نہیں کرسکتا اور نہ لوگ اسے مستحق سمجھتے ہیں

٦١٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ ا للهِ ﷺ، قَالَ : «لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ ، تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ ، وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ لاَ يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ ، وَلاَ يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ ، وَلاَ يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ».

۶۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کا چکر کاٹتا پھرتا ہے تاکہ اسے دو ایک لقمہ یا دو ایک کھجور مل جائیں۔ بلکہ اصلی مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہیں کہ وہ اس کے ذریعہ سے بے پرواہ ہو جائے۔ اس کا حال بھی کسی کو معلوم نہیں کہ کوئی اسے صدقہ ہی دے دے اور نہ وہ خود ہاتھ پھیلانے کے لئے اٹھتا ہے۔

أخرجه البخاري في: ٢٤- كتاب الزكاة : ٣٥- باب قول ا لله تعالى ﴿لا يسألون الناس إلحافاً﴾.

(٣٥) باب كراهة المسألة للناس

(۳۵) لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا مکروہ ہے

٦١٧- حديث عَبْدِ ا للهِ بْنِ عُمَرَ رضي ا لله عنهما ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ».

۶۱۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدمی ہمیشہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر ذرا بھی گوشت نہ ہو گا۔"

۶۱۵- اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر ایک کو اپنے ارادے کے مطابق فہم عطا کرتا ہے۔ تو فہم کا تفاوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بسا اوقات بعض صحابہ حدیث سنتے لیکن سوائے ظاہر کے کچھ نہ سمجھ پاتے۔ جب کہ کوئی اور اس زمانے کا یا بعد والے زمانے کا اس حدیث کو سنتا ہے تو اس سے بہت سے مسائل کا استنباط کرلیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ (مرتبؒ)

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٥٢- باب من سأل الناس تكثرًا.

٦١٨- حديث أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ».

۶۱۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جو لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اس سے بہتر ہے جو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے چاہے وہ اسے کچھ دیدے یا نہ دے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ١٥- باب كسب الرجل وعمله بيده.

(٣٧) باب إباحة الأخذ لمن أعطي من غير مسألة ولا إشراف

(۳۷) بغیر خواہش اور سوال کے لینا جائز ہے

٦١٩- حديث عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ : أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي ، فَقَالَ : «خُذْهُ ، إِذَا جَاءَكَ مِنْ هذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلاَ سَائِلٍ فَخُذْهُ ، وَمَا لاَ ، فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ».

۶۱۹- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی چیز عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ آپ مجھ سے زیادہ محتاج کو دے دیجئے۔ لیکن آنحضرت ﷺ فرماتے کہ "لے لو' اگر تمہیں کوئی ایسا مال ملے جس پر تمہارا خیال نہ لگا ہوا ہو اور نہ تم نے اسے مانگا ہو تو اسے قبول کر لیا کرو۔ اور جو نہ ملے تو اس کی پرواہ نہ کرو اور اس کے پیچھے نہ پڑو۔"

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٥١- باب من أعطاه الله شيئًا من غير مسألة ولا إشراف نفس.

(٣٨) باب كراهة الحرص على الدنيا

(۳۸) حرص دنیا کی مذمت

٦٢٠- حديث أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ : «لاَ يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ : فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الأَمَلِ».

۶۲۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے' دنیا کی محبت اور زندگی کی لمبی امید۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥- باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر.

٦٢١- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ : حُبُّ الْمَالِ وَطُولُ الْعُمُرِ».

۶۲۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں۔ مال کی محبت اور عمر کی درازی۔"

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥- باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر.

(٣٩) باب لو أن لابن آدم واديين لابتغى ثالثًا

(۳۹) اگر ابن آدم کے دو جنگل بھی سونے کے ہوں تب بھی تیسرے کی آرزو کرے

٦٢٢- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لَوْ أَنَّ لاِبْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ ، وَلَنْ يَمْلأَ فَاهُ إِلاَّ التُّرَابُ ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

۶۲۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں اور اس کا منہ قبر کی مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ١٠- باب ما يتقي من فتنة المال.

٦٢٣- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «لَوْ أَنَّ لاِبْنِ آدَمَ مِلْءَ وَادٍ مَالاً لأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلَهُ ، وَلاَ يَمْلأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلاَّ التُّرَابُ ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

۶۲۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ اگر انسان کے پاس مال (بھیڑ بکری) کی پوری وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ویسی ہی ایک اور مل جائے اور انسان کی آنکھ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور جو اللہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ١٠- باب ما يتقي من فتنة المال.

(٤٠) باب ليس الغنى عن كَثْرَةِ الْعَرَضِ

(۴۰) امارت مال و متاع زیادہ ہونے سے نہیں

٦٢٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ،

۶۲۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

۶۲۲- مال کی محبت اور اس کی طلب میں کوشش، بنی آدم کی جبلت میں رکھ دی گئی ہے اور اس سے وہی سیر ہو سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بچا لے۔ اور اس جبلت کو اپنے نفس سے زائل کرنے کی توفیق دے دے۔ (مرتبؒ)

قَالَ : «لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ».

فرمایا "تونگری یہ نہیں ہے کہ سامان زیادہ ہو۔ بلکہ امیری یہ ہے کہ دل غنی ہو۔"

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ١٥- باب الغنى غنى النفس.

(٤١) باب تخوف ما يخرج من زهرة الدنيا

(۴۱) دنیا کی پر فریب زینت سے ڈرانے کا بیان

٦٢٥- حديث أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الأَرْضِ» قِيلَ : وَمَا بَرَكَاتُ الأَرْضِ؟ قَالَ : «زَهْرَةُ الدُّنْيَا!» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ ﷺ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ ، قَالَ : «أَيْنَ السَّائِلُ؟» قَالَ : أَنَا! قَالَ أَبُوسَعِيدٍ : لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ ذلِكَ ، قَالَ : «لاَ يَأْتِي الْخَيْرُ إِلاَّ بِالْخَيْرِ ، إِنَّ هذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ ، إِلاَّ آكِلَةَ

۶۲۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہارے متعلق سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ زمین کی برکتیں تمہارے لئے نکال دے گا۔ پوچھا گیا۔ زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دنیا کی چمک دمک۔ اس پر ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کیا بھلائی سے برائی پیدا ہو سکتی ہے؟ آنحضرت ﷺ اس پر خاموش ہو گئے۔ اور ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ اپنی پیشانی کو صاف کرنے لگے اور دریافت فرمایا' پوچھنے والے کہاں ہیں؟ پوچھنے والے نے کہا کہ حاضر ہوں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اس سوال کا حل ہمارے سامنے آ گیا تو ہم نے ان صاحب کی تعریف کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بھلائی سے تو صرف بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ مال سرسبز اور خوشگوار (گھاس کی طرح) ہے اور جو چیزیں بھی ربیع کے موسم میں اگتی ہیں وہ حرص کے ساتھ کھانے والوں کو ہلاک کر دیتی ہیں یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہیں۔ سوائے

۶۲۴- حقیقی غنی مال کی کثرت سے نہیں ہوتا۔ کیونکہ کتنے ایسے ہیں جن کے پاس مال کی کثرت اور کشادگی ہے مگر قناعت نہیں ملی تو وہ زیادتی مال میں کوشاں رہتے ہیں یہ نہیں کہ مال کہاں سے آ رہا ہے (حلال یا حرام) گویا ایسے لوگ شدت حرص کی وجہ سے فقیر ہیں۔ جبکہ حقیقی غنی جس کی تعریف کی گئی ہے وہ ہے کہ اسے جو ملے وہ قناعت کرنے والا ہو اور اس کا نفس اس پر غنی اور بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اسی پر خوش ہو جاتا ہے اور زیادہ کی حرص نہیں رکھتا۔ (مرتبؒ)

۶۲۵- امام نووی مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جو تم دنیا کا مال و دولت اور اس کی رونق حاصل کرتے ہو یہ خیر اور بھلائی نہیں بلکہ فتنہ ہے۔ اصل یوں ہے کہ بھلائی کا تعلق خیر سے ہے لیکن دنیا کا مال اور اس کی رونق خیر نہیں ہے کیونکہ یہ انسان کو فتنے میں ڈالتی ہے اور آخرت سے غافل اور بے رغبت بنا کر دنیا سے محبت کرنا سکھاتی ہے۔ پھر بطور مثال مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔ بقیہ اگلے صفحے پر

الْخَضِرَةِ ، أَكَلَتْ ، حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ ؛ وَإِنَّ هذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ ، وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ ؛ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ». أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٧- باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها.

ہریالی چرنے والے اس جانور کے جو پیٹ بھر کے کھائے کہ جب اس نے کھالیا اور اسکی دونوں کوکھ بھر گئیں تو اس نے سورج کیطرف منہ کر کے جگالی کرلی اور پھر پاخانہ پیشاب کر دیا اور اسکے بعد پھر لوٹ کے کھالیا۔ اور یہ مال بھی بہت شیریں ہے۔ جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق میں خرچ کیا تو وہ بہترین ذریعہ ہے۔ اور جس نے اسے ناجائز طریقہ سے حاصل کیا تو وہ اس شخص جیسا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا۔

٦٢٦- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ ، فَقَالَ : «إِنِّي مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا». فَقَالَ رَجُلٌ : يَارَسُولَ اللهِ ! أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقِيلَ لَهُ : مَا شَأْنُكَ؟ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ وَلاَ يُكَلِّمُكَ! فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ. قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ ، فَقَالَ : «أَيْنَ السَّائِلُ؟» وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ ؛ فَقَالَ : «إِنَّهُ لاَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ،

۶۲۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی خوشحالی اور اس کی زیبائش و آرائش کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اچھائی برائی پیدا کرے گی؟ اس پر نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس لئے اس شخص سے کہا جانے لگا کہ کیا بات تھی۔ تم نے نبی کریم ﷺ سے ایک بات پوچھی لیکن آنحضور ﷺ تم سے بات نہیں کرتے۔ پھر ہم نے محسوس کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے پسینہ صاف کیا (جو وحی نازل ہوتے وقت آپ کو آنے لگتا تھا) پھر پوچھا کہ سوال کرنے والے صاحب کہاں ہیں۔ ہم نے محسوس کیا کہ آپ نے اس کے (سوال کی) تعریف کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اچھائی برائی نہیں پیدا کرتی

(۶۲۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ ربیع کی فصلیں اور ان کا سبزہ اور چارا' زیادہ کھانے کی وجہ سے' بد ہضمی کے سبب قتل کر دیتا ہے یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے۔ مگر جب ضرورت کے تحت تھوڑی سی مقدار پر اکتفا کیا جائے' تو یہ نقصان نہیں دیتا۔ اسی طرح نفس انسانی ایسے مال کے طلب کرنے کو اچھا اور مستحسن جانتے ہیں اور اسی کی طرف مائل ہوتے ہیں تو بعض لوگ اس کو زیادہ حاصل کرتے ہیں لیکن وہ اسے اس کے مصارف میں خرچ نہ کرتے ہوئے اس میں مستغرق رہتے ہیں تو انہیں یہ مال ہلاک کر دیتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے۔ مگر بعض لوگ دنیا کا مال تھوڑا سا حاصل کرتے ہیں۔ اور اگر زیادہ لے لیتے ہیں تو اسے اس کے مصارف میں خرچ کر دیتے ہیں تو یہ مال انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ (مرتبؒ)

وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ ، إِلاَّ آكِلَةَ الْخَضْرَاءِ ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ ، وَإِنَّ هذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ». أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ ، وَيَكُونُ شَهِيداً عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

(مگر بے موقع استعمال سے برائی پیدا ہوتی ہے) کیونکہ موسم بہار میں بعض ایسی گھاس بھی اگتی ہے جو جان لیوا یا تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ البتہ ہریالی چرنے والا وہ جانور بچ جاتا ہے کہ خوب چرتا ہے۔ اور جب اس کی دونوں کھوکھیں بھر جاتی ہیں تو سورج کی طرف رخ کر کے پاخانہ پیشاب کر دیتا ہے اور پھر چرتا ہے۔ اسی طرح یہ مال و دولت بھی ایک خوشگوار سبزہ زار ہے اور مسلمان کا وہ مال کتنا عمدہ ہے جو مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جائے۔ یا جس طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اگر کوئی شخص زکوٰۃ حقدار ہونے کے بغیر لیتا ہے تو اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور قیامت کے دن یہ مال اس کے خلاف گواہ ہوگا۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٤٧- باب الصدقة على اليتامى.

(٤٢) باب فضل التعفف والصبر

(۴۲) صبر کرنے اور سوال نہ کرنے کا بیان

٦٢٧- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، أَنَّ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ، سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَعْطَاهُمْ ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ ، فَقَالَ : «مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُم ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ».

۶۲۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے انہیں دیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا اور آپؐ نے پھر دیا۔ یہاں تک کہ جو مال آپ کے پاس تھا اب وہ ختم ہو گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس کوئی مال و دولت ہو تو میں اسے بچا کر نہیں رکھوں گا۔ مگر جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے سوال کرنے سے محفوظ ہی رکھتا ہے۔ اور جو شخص بے نیازی برتتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے بے نیاز بنا دیتا ہے اور جو شخص اپنے اوپر زور ڈال کر بھی صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے صبر و استقلال دے دیتا ہے۔ اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں خیر نہیں ملی۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٥٠- باب الاستعفاف عن المسألة.

(٤٣) باب في الكفافِ والقناعةِ

(۴۳) تھوڑے رزق پر قناعت کرنے کا بیان

٦٢٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ :

۶۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا».

نے دعا کی ''اے اللہ آل محمد کو اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں''

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ١٧- باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه وتخليهم من الدنيا.

(٤٤) باب إعطاء من سأل بفحش وغلظة

(۴۴) سخت لہجہ سے مانگنے والے کو بھی دینے کا بیان

٦٢٩- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ ، فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ : مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ؛ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ ، فَضَحِكَ ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

۶۲۹- حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی نے آپ کو گھیر لیا' اور زور سے کھینچا۔ میں نے آپ کے شانے کو دیکھا' اس پر زور سے کھینچنے کی وجہ سے چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا۔ پھر کہنے لگا' اللہ کا مال جو آپ کے پاس ہے۔ اس میں سے کچھ مجھ کو دلایئے۔ آپؐ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس دیئے۔ پھر آپؐ نے اسے دینے کا حکم فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ١٩- باب ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه.

٦٣٠- حديث الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ﷺ، قَالَ : قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْبِيَةً ، وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا ، فَقَالَ مَخْرَمَةُ : يَا بُنَيَّ! انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، فَقَالَ : ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي ،

۶۳۰- حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند قبائیں تقسیم کیں۔ اور مخرمہ ﷺ کو اس میں سے ایک بھی نہیں دی۔ انہوں نے (مجھ سے) کہا' بیٹے چلو' رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلیں۔ میں ان کے ساتھ چلا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اندر جاؤ اور حضور ﷺ سے عرض کرو کہ میں آپ کا منتظر ہوں۔ چنانچہ میں اندر گیا اور حضور اکرم ﷺ کو بلا لایا۔ آپ اس وقت انہیں قباؤں میں

☆ حضرت مسور بن مخرمہ ﷺ کی کنیت ابو عبدالرحمن تھی۔ صغار صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ہجرت کے دو سال بعد پیدا ہوئے۔ آٹھ ہجری کو فتح مکہ کے بعد ذوالحجہ کے مہینہ میں مدینہ تشریف لائے تھے۔ اس وقت چھ سال کے تھے۔ حضرت عثمان ﷺ کی شہادت تک مدینہ میں رہے۔ بعد میں مکہ چلے گئے۔ ۶۴ ہجری کو وفات پائی۔

قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ. فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاء مِنْهَا، فَقَالَ : «خَبَأْنَا هذَا لَكَ» قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : «رَضِيَ مَخْرَمَةُ».

سے ایک قبا پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، کہ میں نے تمہارے لئے چھپا رکھی تھی، لو اب یہ تمہاری ہے۔ مسور نے بیان کیا کہ (میرے والد) مخرمہ رضی اللہ عنہ نے قبا کی طرف دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مخرمہ! خوش ہوا یا نہیں؟

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ١٩- باب كيف يقبض العبد والمتاع.

(٤٥) باب إعطاء من يخاف على إيمانه

(۴۵) کمزور ایمان والے کو دینے کا بیان

٦٣١- حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ ، قَالَ : فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلاً لَمْ يُعْطِهِ ، وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ ، فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَارَرْتُهُ ، فَقُلْتُ : مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ! وَاللهِ إِنِّي لأُرَاهُ مُؤْمِنًا. قَالَ : «أَوْ مُسْلِماً». قَالَ : فَسَكَتُّ قَلِيلاً ؛ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ. فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ! مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ! وَاللهِ إِنِّي لأُرَاهُ مُؤْمِنًا. قَالَ : «أَوْ مُسْلِماً». قَالَ : فَسَكَتُّ قَلِيلاً ؛ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ. فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ! وَاللهِ إِنِّي لأُرَاهُ مُؤْمِنًا. قَالَ : «أَوْ مُسْلِماً». فَقَالَ : «إِنِّي لأُعْطِي الرَّجُلَ ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ ، خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ».

۶۳۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اشخاص کو کچھ مال دیا۔ اسی جگہ میں بھی بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے ایک شخص کو چھوڑ دیا اور اسے کچھ نہیں دیا۔ حالانکہ ان لوگوں میں وہی مجھے زیادہ پسند تھا۔ آخر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا کر چپکے سے عرض کی، فلاں شخص کو آپ نے کچھ بھی نہیں دیا؟ واللہ میں اسے مومن خیال کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (مومن) یا مسلمان؟ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میں تھوڑی دیر تک خاموش رہا۔ لیکن میں ان کے متعلق جو کچھ جانتا تھا اس نے مجھے مجبور کیا، اور میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ فلاں شخص سے کیوں خفا ہیں، واللہ! میں اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، (مومن) یا مسلمان؟ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کو دیتا ہوں (اور دوسرے کو نظر انداز کر جاتا ہوں) مجھے ڈر اس بات کا رہتا ہے کہ کہیں اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال نہ دیا جائے۔

أخرجه البخاري في: ٢٤- كتاب الزكاة : ٥٣- باب قول الله تعالى ﴿لا يسألون النّاس إلحافا﴾.

(٤٦) باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام وتصبر من قوى إيمانه

٦٣٢– حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالاً مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الإِبِلِ ؛ فَقَالُوا : يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ! يُعْطِي قُرَيْشاً وَيَدَعُنَا ، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ؟ قَالَ أَنَسٌ : فَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ ، فَأَرْسَلَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ ، وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَداً غَيْرَهُمْ ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ : «مَا كَانَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ : أَمَّا ذَوُو آرَائِنَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئاً ، وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ ، فَقَالُوا : يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ! يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُ الأَنْصَارَ ، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنِّي لأُعْطِي رِجَالاً حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ

(۴۶) تالیف قلب کے لیے دینے اور قوی الایمان والوں کے صبر کرنے کا بیان

۶۳۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو قبیلہ ہوازن کے اموال میں سے غنیمت دی اور آپ قریش کے بعض آدمیوں کو (تالیف قلب کی غرض سے) سو سو اونٹ دینے لگے۔ تو بعض انصاری لوگوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی بخشش کرے' آپ قریش کو تو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیا۔ حالانکہ ان کا خون ابھی تک ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے انصار کو بلایا' اور انہیں چمڑے کے ایک ڈیرے میں جمع کیا' ان کے سوا کسی دوسرے صحابی کو آپ نے نہیں بلایا۔ جب سب انصاری لوگ جمع ہو گئے تو آنحضرت ﷺ بھی تشریف لائے اور دریافت فرمایا' کہ آپ لوگوں کے بارے میں جو بات مجھے معلوم ہوئی وہ کہاں تک صحیح ہے؟ انصار کے سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! ہم میں جو عقل والے ہیں' وہ تو کوئی ایسی بات زبان پر نہیں لائے ہیں' ہاں چند نو عمر لڑکے ہیں انہوں نے ہی یہ کہا ہے کہ اللہ رسول اللہ ﷺ کی بخشش کرے' آپ قریش کو تو دے رہے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے' حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کے خون ٹپک رہے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا' کہ میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کا کفر کا زمانہ ابھی گذرا ہی ہے۔ (اور ان کو دے کر ان کا دل ملاتا ہوں) کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جب دوسرے لوگ مال و دولت لے کر واپس جا رہے ہوں گے' تو تم لوگ اپنے گھروں کو' اللہ کے رسول ﷺ کو لے کر واپس جا رہے ہو گے۔ اللہ کی قسم' تمہارے ساتھ جو کچھ واپس جا رہا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو دوسرے لوگ اپنے

النَّاسُ بِالأَمْوَالِ ، وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَوَاللهِ! مَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ ، خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ». قَالُوا : بَلَى يَارَسُولَ اللهِ ! قَدْ رَضِينَا. فَقَالَ لَهُمْ : «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً شَدِيدَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ عَلَى الْحَوْضِ». قَالَ أَنَسٌ : فَلَمْ نَصْبِرْ.

ساتھ واپس لے جائیں گے۔ سب انصاریوں نے کہا۔ بے شک یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی اور خوش ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا' میرے بعد تم یہ دیکھو گے کہ تم پر دوسرے لوگوں کو مقدم کیا جائے گا' اس وقت تم صبر کرنا' (دنگا فساد نہ کرنا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملو' اور اس کے رسول سے حوض کوثر پر۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' پھر ہم سے صبر نہ ہو سکا۔

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ١٩- باب ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه.

٦٣٣- حديث أَنَسٍ ﷺ، قَالَ : دَعَا النَّبِيُّ ﷺ الأَنْصَارَ ، فَقَالَ : «هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟» قَالُوا : لاَ ، إِلاَّ ابْنُ أُخْتٍ لَنَا ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ».

۶۳۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو خاص طور سے ایک مرتبہ بلایا' پھر ان سے پوچھا کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص بھی رہتا ہے جس کا تعلق تمہارے قبیلے سے نہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ صرف ہمارا ایک بھانجہ ایسا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بھانجہ بھی اسی قوم میں داخل ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ١٤- ابن أخت القوم ومولى القوم منهم.

٦٣٤- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، وَأَعْطَى قُرَيْشًا : وَاللهِ! إِنَّ هذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ! فَبَلَغَ ذلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَدَعَا الأَنْصَارَ. قَالَ ، فَقَالَ : «مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» وَكَانُوا لاَ يَكْذِبُونَ. فَقَالُوا:

۶۳۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ نے قریش کو غزوہ حنین کی غنیمت کا سارا مال دے دیا تو بعض نوجوان انصاریوں نے کہا (اللہ کی قسم) یہ تو عجیب بات ہے ابھی ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا ہے اور ہمارا حاصل کیا ہوا مال غنیمت صرف انہیں دیا جا رہا ہے۔ اس کی خبر جب نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپؐ نے انصار کو بلایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو خبر مجھے ملی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انصار لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے انہوں نے عرض کر دیا کہ آپؐ کو صحیح اطلاع ملی ہے۔ اس

هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ. قَالَ : «أَوَ لاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَتِ الأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ».

پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم اس سے خوش اور راضی نہیں ہو کہ جب سب لوگ غنیمت کا مال لے کر اپنے گھروں کو واپس ہوں گے تو تم لوگ رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لئے اپنے گھروں کو جاؤ گے؟ انصار جس نالے یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی اسی نالے یا گھاٹی میں چلوں گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ١- باب مناقب الأنصار.

٦٣٥- حديث أَنسٍ ﷺ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ الْتَقَى هَوَازِنُ ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَشَرَةُ آلاَفٍ وَالطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوا. قَالَ : «يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ!» قَالُوا : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ! لَبَّيْكَ ، نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ! فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ». فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ ، فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْئًا. فَقَالُوا ؛ فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ ، فَقَالَ : «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الأَنْصَارُ شِعْبًا لاَخْتَرْتُ شِعْبَ الأَنْصَارِ».

۶۳۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین میں جب قبیلہ ہوازن سے جنگ شروع ہوئی تو نبی کریم ﷺ کے ساتھ دس ہزار فوج تھی۔ قریش کے وہ لوگ بھی ساتھ تھے جنہیں فتح مکہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے چھوڑ دیا تھا۔ پھر سب نے پیٹھ پھیر لی حضور ﷺ نے پکارا' اے انصاریو! انہوں نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں' یا رسول اللہ! آپ کے ہر حکم کی تعمیل کے لئے ہم حاضر ہیں ہم آپ کے سامنے ہیں! پھر حضور ﷺ اپنی سواری سے اتر گئے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکین کو شکست ہو گئی۔ جن لوگوں کو حضور ﷺ نے فتح مکہ کے بعد چھوڑ دیا تھا اور مہاجرین کو آنحضرت ﷺ نے دیا لیکن انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس پر انصار نے اپنے غم کا اظہار کیا تو آپؐ نے بلایا اور ایک خیمہ میں جمع کیا پھر فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ بکری اور اونٹ اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلنا پسند کروں گا۔

أخرجه البخاري في :٦٤- كتاب المغازي : ٥٦- باب غزوة الطائف.

٦٣٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : لَمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ

۶۳۶- حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جو غنیمت

ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْئاً! فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا ، إِذَا لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ ، فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ : «يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ! أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالاً فَهَدَاكُمُ اللهُ بِي ، وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللهُ بِي ، وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللهُ بِي؟» كُلَّمَا قَالَ شَيْئاً ، قَالُوا : اللهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ؛ قَالَ : «مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟» قَالَ : كُلَّمَا قَالَ شَيْئاً ، قَالُوا : اللهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ؛ قَالَ : «لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ : جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا ، أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِياً وَشِعْباً لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا ، الأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

دی تھی آپؐ نے اس کی تقسیم کمزور ایمان کے لوگوں میں (جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے) کر دی اور انصار کو اس میں سے کچھ نہیں دیا۔ اس کا انہیں کچھ ملال ہوا کہ وہ مال جو آنحضرت ﷺ نے دوسروں کو دیا ہمیں کیوں نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے اس کے بعد انہیں خطاب کیا اور فرمایا اے انصاریو کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا پھر تم کو میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب کی اور تم میں آپس میں دشمنی اور نا اتفاقی تھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تم میں باہم الفت پیدا کی اور تم محتاج تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ غنی کیا۔ آپؐ کے ایک ایک جملے پر انصار کہتے جاتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری باتوں کا جواب دینے سے تمہیں کون سی چیز مانع رہی؟ بیان کیا کہ حضور ﷺ کے ہر ارشاد پر انصار عرض کرتے جاتے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو مجھ سے اس اس طرح بھی کہہ سکتے تھے (کہ آپؐ آئے تو لوگ آپؐ کو جھٹلا رہے تھے' لیکن ہم نے آپؐ کی تصدیق کی وغیرہ) کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جب لوگ اونٹ اور بکریاں لے جا رہے ہوں گے تو تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لئے جا رہے ہو گے؟ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی بن جاتا۔ لوگ خواہ کسی گھاٹی یا وادی میں چلیں' میں تو انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار اس کپڑے کی طرح ہیں یعنی استر جو ہمیشہ جسم سے لگا رہتا ہے اور دوسرے لوگ اوپر کے کپڑے کی طرح ہیں یعنی تم لوگ (انصار) دیکھو گے کہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی۔ تم ایسے وقت میں صبر کرنا' یہاں تک کہ مجھے حوض پر آملو۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٥٦- باب غزوة الطائف.

٦٣٧- حديث عَبْـدِ اللهِ بْـنِ مَسْـعُودٍ رضي الله عنه ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الأَقْـرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الإِبِـلِ ، وَأَعْطَـى عُيَيْنَـةَ مِثْـلَ ذلِـكَ ، وَأَعْطَـى أُنَاسًـا مِـنْ أَشْـرَافِ الْعَرَبِ ، فَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْـمَةِ ؛ قَـالَ رَجُـلٌ : وَاللهِ إِنَّ هـذِهِ الْقِسْـمَةَ مَـا عُـدِلَ فِيهَـا، وَمَـا أُرِيـدَ بِهَـا وَجْـهُ اللهِ. فَقُلْـتُ : وَاللهِ! لأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُـهُ، فَقَـالَ : «فَمَنْ يَعْـدِلُ إِذَا لَـمْ يَعْـدِلِ اللهُ وَرَسُـولُهُ؟ رَحِـمَ اللهُ مُوسَى ، قَـدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هذَا فَصَبَرَ».

۶۳۷- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حنین کی لڑائی کے بعد نبی کریم ﷺ نے (غنیمت کی) تقسیم میں بعض لوگوں کو زیادہ دیا۔ جیسے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ دیئے' اتنے ہی اونٹ عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ کو دیئے۔ اور کئی عرب کے اشراف لوگوں کو اسی طرح تقسیم میں زیادہ دیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا' کہ خدا کی قسم! اس تقسیم میں نہ تو عدل کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا خیال ہوا۔ میں نے کہا واللہ! اس کی خبر میں رسول اللہ ﷺ کو ضرور دوں گا۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ کو اس کی خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا ''اگر اللہ اور اس کا رسول بھی عدل نہ کرے تو پھر کون عدل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ ان کو لوگوں کے ہاتھوں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی لیکن انہوں نے صبر کیا۔''

أخرجه البخاري في : ٥٧ - كتاب فرض الخمس : ١٩- باب ما كـان النبي ﷺ يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه.

(٤٧) باب ذكر الخوارج وصفاتهم

(۴۷) خوارج اور ان کے اوصاف کا بیان

٦٣٨- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْـدِ اللهِ رضـي الله عنهما ، قَالَ : بَيْنَمَـا رَسُـولُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ ، إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ : إِعْدِلْ. فَقَالَ لَهُ : «شَقِيتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ».

۶۳۸- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مقام جعرانہ میں غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ ایک شخص (ذوالخویصرہ) نے آپ سے کہا' انصاف سے کام لیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' کہ اگر میں بھی انصاف سے کام نہ لوں تو تو بد بخت ہوا۔

أخرجـه البخـاري في : ٥٧- كتـاب فـرض الخمـس : ١٥- بـاب ومـن الدليـل علـى أن الخمس لنوائب المسلمين.

٦٣٩- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، قَالَ : بَعَثَ عَلِيٌّ رضي الله عنـه

۶۳۹- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (یمن سے) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الأَرْبَعَةِ، الأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ ، وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلاَثَةَ الْعَامِرِيِّ ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلاَبٍ ؛ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالأَنْصَارُ. قَالُوا: يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا؟ قَالَ : «إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ». فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ ، نَاتِىءُ الْجَبِينَ ، كَثُّ اللِّحْيَةِ ، مَحْلُوقٌ ، فَقَالَ ، اتَّقِ اللهَ يَا مُحَمَّدُ! فَقَالَ : «مَنْ يُطِعِ اللهَ إِذَا عَصَيْتُ؟ أَيَأْمَنُنِي اللهُ عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ وَلاَ تَأْمَنُونَنِي!» فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ ، أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، فَمَنَعَهُ. فَلَمَّا وَلَّى ، قَالَ: «إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِي هٰذَا» أَوْ «فِي عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الإِسْلاَمِ ، وَيَدَعُونَ أَهْلَ الأَوْثَانِ ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ».

بھیجا تو آپؐ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا' اقرع بن حابس حنظلی ثم المجاشعی' عیینۃ بن بدر فزاری' زید طائی بنو نبہان والے اور علقمہ بن علاثہ عامری بنو کلاب والے۔ اس پر قریش اور انصار کے لوگوں کو غصہ آیا اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کے بڑوں کو تو دیا لیکن ہمیں نظرانداز کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں صرف ان کے دل ملانے کے لئے انہیں دیتا ہوں (کیوں کہ ابھی حال ہی میں یہ لوگ مسلمان ہوئے ہیں) پھر ایک شخص سامنے آیا' اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں کلے پھلے ہوئے تھے' پیشانی بھی اٹھی ہوئی تھی' داڑھی بہت گھنی تھی اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر اس کی فرمانبرداری کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے روئے زمین پر دیانتدار بنا کر بھیجا ہے۔ کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ اس شخص کی اس گستاخی پر ایک صحابی نے اس کے قتل کی اجازت چاہی' میرا خیال ہے کہ یہ حضرت خالد بن ولید تھے' لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس سے روک دیا' پھر وہ شخص وہاں سے چلنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی نسل سے یا (آپ نے فرمایا کہ) اس شخص کے بعد اس کی قوم سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہوں گے' جو قرآن کی تلاوت تو کریں گے' لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا' دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے' یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہے تو میں ان کو اس طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد کا (عذاب الٰہی سے) قتل ہوا تھا کہ ایک بھی باقی نہ بچا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٦- باب قول الله تعالى ﴿وإلى عاد أخاهم هودا﴾.

۶۳۹۔ جس بد بخت گروہ کا یہاں ذکر ہوا ہے یہ خارجی تھے جنہوں نے حضرت علیؓ کے خلاف خروج کیا۔ ان پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ خود اتباع قرآن کا دعویٰ کیا۔ آخر حضرت علیؓ سے مقابلہ میں یہ لوگ مارے گئے۔ (راز)

٦٤٠- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه ، إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ ؛ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا ، قَالَ : فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ : بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ ، وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ ، وَزَيْدِ الْخَيْلِ ، وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ. قَالَ : فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ : «أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحاً وَمَسَاءً؟» قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ ، مُشَمَّرُ الإِزَارِ ؛ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ! اتَّقِ اللهَ. قَالَ : «وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ؟» قَالَ : ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ.

قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ : يَارَسُولَ اللهِ ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ : «لَا ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي». فَقَالَ خَالِدٌ : وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ

۶۴۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یمن سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بیری کے پتوں سے دباغت دیئے ہوئے چمڑے کے ایک تھیلے میں سونے کے چند ڈلے بھیجے ان سے (کان کی) مٹی بھی ابھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا' عیینۃ بن بدر' اقرع بن حابس' زید بن خیل اور چوتھے علقمہ تھے یا عامر بن طفیل۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے اس پر کہا کہ ان لوگوں سے زیادہ ہم اس سونے کے مستحق تھے۔ راوی نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے فرمایا تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے حالانکہ اس اللہ نے مجھ پر اعتبار کیا ہے جو آسمان پر ہے اور اس کی' جو آسمان پر ہے' وحی میرے پاس صبح و شام آتی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں' دونوں رخسار پھولے ہوئے تھے' پیشانی بھی ابھری ہوئی تھی' گھنی داڑھی اور سر منڈا ہوا' تہبند اٹھائے ہوئے تھا' کھڑا ہوا اور کہنے لگا' یا رسول اللہ! اللہ سے ڈریئے۔ آپؐ نے فرمایا' افسوس! تجھ پر' کیا میں اس روئے زمین پر اللہ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ مستحق نہیں ہوں؟ راوی نے بیان کیا پھر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کیوں نہ اس شخص کی گردن مار دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ اس پر حضرت خالدؓ نے عرض کیا کہ بہت سے نماز پڑھنے والے ایسے ہیں جو زبان سے اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کے دل میں وہ نہیں ہوتا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں ہوا ہے کہ لوگوں کے دلوں کی کھوج لگاؤں اور نہ اس کا حکم ہوا ہے کہ ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی نے کہا پھر آنحضرت ﷺ نے اس (منافق) کی طرف دیکھا تو وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کی نسل

قُلُوبَ النَّاسِ ، وَلاَ أَشُقَّ بُطُونَهُمْ». قَالَ : ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ ، وَهُوَ مُقَفٍّ ، فَقَالَ : «إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا ، لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ» وَأَظُنُّهُ قَالَ : «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ».

سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو کتاب اللہ کی تلاوت بڑی خوش الحانی کے ساتھ کرے گی لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ لوگ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے۔ (حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ) اور میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا' اگر میں ان کے دور میں ہوا تو ثمود کی قوم کی طرح ان کو بالکل قتل کر ڈالوں گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٦١- باب بعث علي بن أبي طالب عليه السلام وخالد بن الوليد رضي الله عنه إلى اليمن قبل حجة الوداع.

٦٤١- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ ، وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا ، وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا ، وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ».

٦٤١- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں ایک قوم ایسی پیدا ہوگی کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے۔ ان کے روزوں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے روزے اور ان کے عمل کے مقابلہ میں تمہیں اپنا عمل حقیر نظر آئے گا اور وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے۔ لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے۔ (اور وہ بھی اتنی صفائی کے ساتھ کہ تیر چلانے والا) تیر کے پھل میں دیکھتا ہے تو اس میں بھی (شکار کے خون وغیرہ کا) کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ اس سے اوپر دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ تیر کے پر کو دیکھتا ہے اور وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ البتہ سوفار میں کچھ شبہ گذرتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٦- كتاب فضائل القرآن : ٣٦- باب من رايا بقراءة أو تأكل به أو فخر به.

٦٤١- سوفار تیر کا وہ مقام ہے جو چلہ سے لگایا جاتا ہے۔ ان سے مراد خوارج ہیں۔ جنہوں نے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا۔ بظاہر بڑا دین داری کا دم بھرتے تھے لیکن دل میں ذرا بھی نور ایمان نہ تھا۔ (راز)

٦٤٢- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا ، أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ. فَقَالَ : يَارَسُولَ اللهِ ! اعْدِلْ فَقَالَ «وَيْلَكَ! وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ» فَقَالَ عُمَرُ : يَارَسُولَ اللهِ ! ائْذَنْ لِي فِيهِ ، فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ. فَقَالَ : «دَعْهُ ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ ، لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ ، فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ ، فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ ، وَهُوَ قِدْحُهُ ، فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ؛ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ ، فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ؛ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ ؛ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ ».

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ

۶۴۲- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے اور آپ (جنگ حنین کا مال غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ انصاف سے کام لیجئے۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا افسوس! اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں پھر کون انصاف کرے گا۔ اگر میں ظالم ہو جاؤں تب تو میری بھی تباہی اور بربادی ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور! اس کے بارے میں مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے جوڑ کے کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں (بظاہر) حقیر سمجھو گے اور تم اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابل ناچیز سمجھو گے۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے زور دار تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے۔ اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے گا تو اس میں کوئی چیز (خون وغیرہ) نظر نہ آئے گی پھر اس کے پٹھے کو اگر دیکھا جائے تو جڑ میں اس کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر جو لگایا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا' اس کے نضی۔ (نضی تیر میں لگائی جانے والی لکڑی کو کہتے ہیں) کو دیکھا جائے گا تو وہاں بھی کچھ نشان نہیں ملے گا۔ اسی طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا۔ حالانکہ گندگی اور خون سے وہ تیر گزرا ہے۔ ان کی علامت ایک کالا شخص ہو گا۔ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہو گا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہو گا اور حرکت کر رہا ہو گا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے بہترین گروہ سے بغاوت کریں گے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ ، وَأَنَا مَعَهُ ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ ، فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي نَعَتَهُ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی (یعنی خوارج سے) اس وقت میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ اور انہوں نے اس شخص کو تلاش کرایا (جسے آنحضرت ﷺ نے اس گروہ کی علامت کی طور پر بتلایا تھا) آخر وہ لایا گیا۔ میں نے اسے دیکھا تو اس کا سارا حلیہ آنحضرت ﷺ کے بیان کئے ہوئے اوصاف کے عین مطابق تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

(٤٨) باب التحريض على قتل الخوارج

(۴۸) خوارج کے قتل کی رغبت دلانا

٦٤٣- حديث عَلِيٍّ رضي الله عنه ، قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ ، حُدَثَاءُ الأَسْنَانِ ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۶۴۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جب تم سے کوئی بات رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے بیان کروں تو یہ سمجھو کہ میرے لئے آسمان سے گر جانا اس سے بہتر ہے کہ میں آنحضرت ﷺ پر کوئی جھوٹ باندھوں۔ البتہ جب میں اپنی طرف سے کوئی بات تم سے کہوں تو لڑائی تو تدبیر اور فریب ہی کا نام ہے۔ (اس میں کوئی بات بنا کر کہوں تو ممکن ہے) دیکھو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو چھوٹے چھوٹے دانتوں والے' کم عقل اور بے وقوف ہوں گے۔ بات وہ کہیں گے جو دنیا کی بہترین بات ہو گی' لیکن اسلام سے اس طرح صاف نکل چکے ہوں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو۔ کیونکہ ان کے قتل سے قاتل کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

(٤٩) باب الخوارج شر الخلق والخليقة

(۴۹) خوارج کے بدترین مخلوق ہونے کا بیان

٦٤٤- حديث سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ. عَنْ

۶۴۴- یسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن

يُسَيْرِ بنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ : هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الْخَوارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ ، وَأَهْوَى بِيَدِهِ قِبَلَ الْعِرَاقِ : «يَخرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ ، لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

حنیف (بدری صحابی) رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو خوارج کے سلسلے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے اور آپ نے عراق کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا تھا کہ ادھر سے ایک جماعت نکلے گی' یہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے باہر نکل جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨٨-كتاب استتابة المرتدين : ٧- باب من ترك قتال الخوارج للتألف ، وأن لا ينفر الناس عنه.

(٥٠) باب تحريم الزكاة على رسول الله ﷺ وعلى آله وهم بنو هاشم وبنو المطلب دون غيرهم

(۵۰) رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اولاد بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب پر زکوٰۃ حرام ہے

٦٤٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ ؛ فَيَجِيءُ هذَا بِتَمْرِهِ ، وَهذَا مِنْ تَمْرِهِ ، حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ. فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رضي الله عنهما يَلْعَبَانِ بِذلِكَ التَّمْرِ ؛ فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ ، فَقَالَ : «أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لاَ يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ؟».

۶۴۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس توڑنے کے وقت زکوٰۃ کی کھجور لائی جاتی' ہر شخص اپنی زکوٰۃ لاتا اور نوبت یہاں تک پہنچتی کہ کھجور کا ایک ڈھیر لگ جاتا۔ (ایک مرتبہ) حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) ایسی ہی کھجوروں سے کھیل رہے تھے کہ ایک نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ ﷺ نے جونہی دیکھا تو ان کے منہ سے وہ کھجور نکال لی۔ اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ محمد ﷺ کی اولاد زکوٰۃ کا مال نہیں کھا سکتی۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٥٧- باب أخذ صدقة التمر عند صرام النخل.

٦٤٦- حديث أَبي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنِّي لأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا». أخرجه البخاري في: ٤٥- كتاب اللقطة: ٤٥- باب إذا وجد تمرة في الطريق.

۶۴۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں اپنے گھر جاتا ہوں' وہاں مجھے میرے بستر پر کھجور پڑی ہوئی ملتی ہے' میں اسے کھانے کے لئے اٹھالیتا ہوں۔ لیکن پھر یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں یہ صدقہ کی کھجور نہ ہو تو میں اسے پھینک دیتا ہوں۔

٦٤٧- حديث أَنسٍ رضي الله عنه، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ، فَقَالَ: «لَوْ لاَ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لأَكَلْتُهَا».

أخرجه البخاري في: ٣٤- كتاب البيوع: ٤- باب ما يتنزه من الشبهات.

۶۴۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک گری ہوئی کھجور پر گزرے تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کے صدقہ ہونے کا شبہ نہ ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔

(٥٢) باب إباحة الهدية للنبي ﷺ ولبني هاشم وبني المطلب، وإن كان المهدي ملكها بطريق الصدقة. وبيان أن الصدقة إذا قبضها المتصدق عليه زال عنها وصف الصدقة وحلت لكل أحد ممن كانت الصدقة محرمة عليه

(۵۲) نبی اکرم ﷺ اور آپکی اولاد پر ہدیہ حلال ہے خواہ ہدیہ دینے والے نے بطریق صدقہ حاصل کیا ہو اسیطرح جب صدقے کا مستحق اسے اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے تو وہ سب کیلئے حلال ہو جاتا ہے اور اسی مال سے صدقے کا وصف زائل ہو جاتا ہے۔

٦٤٨- حديث أَنَسٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ».

أخرجه البخاري في: ٢٤- كتاب الزكاة: ٦٢- باب إذا تحولت الصدقة.

۶۴۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وہ گوشت پیش کیا گیا جو بریرہؓ کو صدقہ کے طور پر ملا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ گوشت اس پر صدقہ تھا لیکن ہمارے لئے یہ ہدیہ ہے۔

٦٤٩- حديث أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَقَالَ: «هَلْ

۶۴۹- حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟

عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقَالَتْ : لَا! إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ : «إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا».

حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ نہیں کوئی چیز نہیں۔ ہاں نسیبہؓ کا بھیجا ہوا اس بکری کا گوشت ہے جو انہیں صدقہ کے طور پر ملی ہے۔ تو آپ نے فرمایا لاؤ خیرات تو اپنے ٹھکانے پہنچ گئی۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٦٢- باب إذا تحولت الصدقة.

(٥٣) باب قبول النبي ﷺ الهدية ورده الصدقة

(۵۳) نبی اکرم ﷺ کا ہدیہ کو قبول کرنا اور زکوٰۃ واپس کرنا

٦٥٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ ، «أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟» فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ : «كُلُوا» ، وَلَمْ يَأْكُلْ. وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ، ضَرَبَ بِيَدِهِ ، ﷺ ، فَأَكَلَ مَعَهُمْ.

۶۵۰- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو آپ دریافت فرماتے' یہ تحفہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھاؤ' آپ خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ تحفہ ہے تو آپ ﷺ خود بھی ہاتھ بڑھاتے اور صحابہ کے ساتھ اسے کھاتے۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ٧- باب قبول الهدية.

(٥٤) باب الدعاء لمن أتى بصدقة

(۵۴) صدقہ لے کر آنے والے کے لیے دعا کا بیان

٦٥١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ : «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ». فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ ، فَقَالَ : «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى».

۶۵۱- حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے بیان کیا کہ جب کوئی قوم اپنی زکوٰۃ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ ان کے لئے دعا فرماتے۔ اے اللہ آل فلاں کو خیر و برکت عطا فرما۔ میرے والد بھی اپنی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ آل ابی اوفی کو خیر و برکت عطا فرما۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٦٤- باب صلاة الإمام ودعائه لصاحب الصدقة.

☆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو معاویہ تھی۔ بعض نے ابو محمد اور بعض نے ابو ابراہیم بیان کی ہے۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ ان کے والد علقمہ بن قیس اسلمی بھی صحابی تھے۔ حدیبیہ' خیبر اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ حنین میں ہاتھ زخمی ہوا تھا جس کا نشان آخر تک رہا۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات تک مدینہ میں مقیم رہے۔ بعد میں کوفہ چلے گئے۔ وہیں ۸۶ ہجری کو وفات پائی۔

١٣ – كتاب الصيام

۱۳- روزہ کے مسائل

(١) باب فضل شهرِ رمضانَ

(ا) ماہ رمضان کی فضیلت

٦٥٢ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ».

۶۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٥- باب هَلْ يُقال رمضان أو شهر رمضان.

(٢) باب وُجُوبِ صَوْمِ رمضانَ لِرُؤْيَة الهلال ، والفطر لرؤية الهلال ، وأنه إذا غم في أوله أو آخره أكملت عدة الشهر ثلاثِينَ يومًا

(۲) اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں اور اگر بادل ہوں تو تیس تاریخ پوری کریں

٦٥٣– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، ذَكَرَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ : «لاَ تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلاَلَ ، وَلاَ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ».

۶۵۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا "جب تک چاند نہ دیکھو روزہ شروع نہ کرو اسی طرح جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ موقوف نہ کرو اور اگر ابر چھا جائے تو تیس دن پورے کر لو۔"

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ١١- باب قول النبي ﷺ إذا رأيتم الهلال فَصُومُوا.

٦٥٤– حديث ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ لِلنَّبِيُّ ﷺ: «الشَّهْرُ هكَذَا وَهكَذَا وَهكَذَا» يَعْنِي ثَلاَثِينَ. ثُمَّ قَالَ : «وَهكَذَا وَهكَذَا وَهكَذَا» يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ ، يَقُولُ ، مَرَّةً ثَلاَثِينَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ.

۶۵۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مہینہ اتنے، اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے۔ آپ کی مراد تیس دن سے تھی۔ پھر فرمایا، اور اتنے، اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے، آپ کا اشارہ انتیس دنوں کی طرف تھا۔ ایک مرتبہ آپ نے تیس کی طرف اشارہ کیا، اور دوسری مرتبہ انتیس کی طرف۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ٢٥- باب اللعان وقول الله تعالى ﴿والذين يرمون أزواجهم﴾.

٦٥٥– حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ،

۶۵۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ ، لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ ، الشَّهْرُ هكَذَا وَهكَذَا» يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ ، وَمَرَّةً ثَلاَثِينَ.

ﷺ نے فرمایا "ہم ایک بے پڑھی لکھی قوم ہیں' نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا۔ مہینہ یوں ہے اور یوں ہے۔" آپ کی مراد ایک مرتبہ انتیس (دنوں سے) تھی اور ایک مرتبہ تیس سے (آپ نے دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا)

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ١٣- باب قول النبي ﷺ لا نكتب ولا نحسب.

٦٥٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، أَوْ قَالَ : قَالَ أَبو الْقَاسِمِ ﷺ «صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلاَثِينَ».

٦٥٦- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یا یوں کہا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا "چاند ہی دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند ہی دیکھ کر روزہ موقوف کرو اور اگر ابر آ جائے تو تیس دن پورے کرلو۔"

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ١١- باب قول النبي ﷺ إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا.

(٣) باب لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين

(۳) رمضان شروع ہونے سے پہلے ایک دو دن کا روزہ رکھنا منع ہے

٦٥٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذلِكَ الْيَوْمَ».

٦٥٧- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں) ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے۔"

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ١٤- باب لا يتقدمن رمضان بصوم يوم أو يومين.

(٤) باب الشهر يكون تسعا وعشرين

(۴) مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے

٦٥٨- حديث أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ لاَ يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا ؛ فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ ؛ فَقِيلَ

٦٥٨- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک واقعہ کی وجہ سے) قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے پھر جب انتیس دن گذر گئے تو آنحضرت ﷺ ان کے پاس صبح کے

٦٥٧- مثلاً کوئی ہر ماہ میں پیر یا جمعرات کا یا ہر ہفتہ کسی اور دن کا روزہ رکھتا رہتا ہے اور اتفاق سے وہ دن شعبان کی آخری تاریخوں میں آ گیا تو وہ یہ روزہ رکھ لے۔(راز)

لَهُ : يَا نَبِيَّ اللهِ! حَلَفْتَ أَنْ لاَ تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا. قَالَ : «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا».

وقت گئے یا شام کے وقت۔ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح: ٩٢- باب هجرة النبي ﷺ نساءه في غير بيوتهن.

(٧) باب بيان معنى قوله ﷺ شَهْرَا عيد لا ينقصان

(۷) دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے

٦٥٩- حديث أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «شَهْرَانِ لاَ يَنْقُصَانِ ، شَهْرَا عِيدٍ ، رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ».

۶۵۹- حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "دونوں مہینے ناقص نہیں رہتے مراد عید (کے مہینے) رمضان اور ذی الحجہ کے دونوں مہینے ہیں۔"

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ١٢- باب شهرا عيد لا ينقصان.

(٨) باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر ، وأن له الأكل وغيره حتى يطلع الفجر. وبيان صفة الفجر الذي تتعلق به الأحكام من الدخول في الصوم ، ودخول وقت صلاة الصبح وغير ذلك

(۸) روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے اس سے پہلے آدمی کھا پی سکتا ہے اور اس فجر کا بیان جس سے روزہ کے احکام متعلق ہیں اور صبح کی نماز کے وقت کا آغاز وغیرہ

٦٦٠- حديث عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ ، وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلاَ يَسْتَبِينُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذلِكَ ، فَقَالَ: «إِنَّمَا ذلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ».

۶۶۰- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "تاآنکہ کھل جائے تمہارے لئے سفید دھاری سیاہ دھاری سے" (البقرہ: ۱۸۷) تو میں نے ایک سیاہ دھاگہ لیا اور ایک سفید اور دونوں کو تکیہ کے نیچے رکھ لیا اور رات میں دیکھتا رہا' مجھ پر ان کے رنگ نہ کھلے جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے تو رات کی تاریکی (صبح کاذب) اور دن کی سفیدی (صبح صادق) مراد ہے۔

أخرجه البخاري في: ٣٠- كتاب الصوم: ١٦- باب قول الله تعالى ﴿وكُلُوا واشربوا حتى يتبين لكم﴾.

٦٦١- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : أُنْزِلَتْ ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾ وَلَمْ يَنْزِلْ - مِنَ الْفَجْرِ - فَكَانَ رِجَالٌ ، إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ ، رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الأَسْوَدَ ، وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا ، فَأَنْزَلَ اللهُ بَعْدُ ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

۶۶۱- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت نازل ہوئی "کھاؤ پیو' یہاں تک کہ تمہارے لئے سفید دھاری' سیاہ دھاری سے کھل جائے" (البقرہ:۱۸۷) لیکن "من الفجر" (صبح کی) کے الفاظ نازل نہیں ہوئے تھے۔ اس پر کچھ لوگوں نے یہ کیا کہ جب روزے کا ارادہ ہوتا تو سیاہ اور سفید دھاگا لے کر پاؤں میں باندھ لیتے اور جب تک دونوں دھاگے پوری طرح دکھائی نہ دینے لگتے' کھانا پینا بند نہ کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے من الفجر کے الفاظ نازل فرمائے۔ پھر لوگوں کو معلوم ہوا کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

أخرجه البخاري في: ٣٠- كتاب الصوم: ١٦- باب قول الله تعالى ﴿وكلوا واشربوا حتى يتبين﴾.

٦٦٢- حديث ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ بِلاَلاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ».

۶۶۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلال رضی اللہ عنہ تو رات رہے اذان دیتے ہیں' اس لئے تم لوگ کھاتے پیتے رہو۔ یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں۔"

أخرجه البخاري في: ١٠- كتاب الأذان: ١١- باب أذان الأعمى إذا كان له من يخبره.

٦٦٣- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، أَنَّ بِلاَلاً كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ، فَإِنَّهُ لاَ يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ».

۶۶۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ کچھ رات رہے سے اذان دے دیا کرتے تھے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دیں تم کھاتے پیتے رہو کیونکہ وہ صبح صادق کے طلوع سے پہلے اذان نہیں دیتے۔"

أخرجه البخاري في: ٣٠- كتاب الصوم: ١٧- باب قول النبي ﷺ لا يمنعكم من سحوركم أذان بلال.

٦٦٤- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ» أَوْ «أَحَدًا

۶۶۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے

۶۶۲- عہد رسالت ہی سے یہ دستور تھا کہ سحری کی اذان حضرت بلال دیا کرتے تھے اور نماز فجر کی اذان حضرت عبداللہ بن ام مکتوم۔ عہد خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا اور مدینہ منورہ میں آج تک یہی دستور چلا آ رہا ہے۔ جو لوگ اذان سحری کی مخالفت کرتے ہیں ان کا خیال صحیح نہیں ہے۔ اس اذان سے نہ صرف سحری کے لیے بلکہ نماز تہجد کے لیے بھی جگانا مقصود ہے۔ (راز)

مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ» أَوْ «يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ». وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقِ وَطَأْطَأَ إِلَى أَسْفَلِ «حَتَّى يَقُولَ هكَذَا».

نہ روک دے کیونکہ وہ رات رہے سے اذان دیتے ہیں یا (یہ کہا کہ) پکارتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ عبادت کے لئے جاگے ہیں وہ آرام کرنے کے لئے لوٹ جائیں اور جو ابھی سوئے ہوئے ہیں وہ ہوشیار ہو جائیں۔ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ فجر یا صبح صادق ہو گئی۔ اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کے اشارے سے (طلوع صبح کی کیفیت) بتائی۔ انگلیوں کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر آہستہ سے انہیں نیچے لائے۔ اور پھر فرمایا کہ اس طرح (فجر ہوتی ہے)

أخرجه البخاري في : ١٠- كتاب الأذان: ١٣- باب الأذان قبل الفجر.

(٩) باب فضل السحور وتأكيد استحبابه ، واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر

(۹) سحری دیر سے کھانے اور روزہ جلدی افطار کرنے کی فضیلت

٦٦٥- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً». أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ١٠- باب بركة السحور من غير إيجاب.

۶۶۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔

٦٦٦- حديث زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ ، قُلْتُ : كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ ، يَعْنِي آيَةً.

۶۶۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا' کہ ان لوگوں نے (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی' پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کے درمیان کس قدر فاصلہ رہا ہو گا؟ فرمایا کہ جتنا پچاس یا ساٹھ آیت پڑھنے میں صرف ہوتا ہے' اتنا فاصلہ تھا۔

أخرجه البخاري في : ٩ - كتاب مواقيت الصلاة : ٢٧- باب وقت الفجر.

٦٦٧- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ».

۶۶۷- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک لوگ افطار جلدی کریں گے اس وقت تک خیر و بھلائی پر رہیں گے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٤٥- باب تعجيل الإفطار.

۶۶۷- حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں شیعہ کا رد ہے جو روزہ کھولنے کے لیے ستاروں کے ظاہر ہونے کا انتظار کرتے رہتے ہیں جو یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ (راز)

(١٠) باب بيان وقت انقضاء الصوم وخروج النهار

٦٦٨– حديث عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ ههُنَا ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ ههُنَا ، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

(۱۰) روزہ کا وقت تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا بیان

۶۶۸- حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رات اس طرف (مشرق) سے آئے اور دن ادھر مغرب میں چلا جائے کہ سورج ڈوب جائے تو روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٤٣- باب متى يحل فطر الصائم.

٦٦٩– حديث ابْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ : «انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي» قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! الشَّمْسُ ، قَالَ : «انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي» قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! الشَّمْسُ ، قَالَ : «انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي» فَنَزَلَ فَجَدَعَ لَهُ. فَشَرِبَ ؛ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ ههُنَا ، ثُمَّ قَالَ : «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ ههُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

۶۶۹- حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے (روزہ کی حالت میں) آں حضور ﷺ نے ایک صاحب (حضرت بلالؓ) سے فرمایا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ابھی تو سورج باقی ہے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ اتر کر ستو گھول لے۔ اب کی مرتبہ بھی انہوں نے وہی عرض کی یا رسول اللہ! ابھی سورج باقی ہے لیکن آپ کا حکم اب بھی یہی تھا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لے۔ چنانچہ وہ اترے اور ستو گھول دیا۔ پھر آپؐ نے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا جب تم دیکھو کہ رات یہاں سے شروع ہو چکی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٣٣- باب الصوم في السفر والإفطار.

(١١) باب النهي عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

٦٧٠– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما : قَالَ :نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ: قَالُوا : إِنَّكَ تُوَاصِلُ ، قَالَ : «إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى».

(۱۱) پے در پے روزہ رکھنے کی ممانعت

۶۷۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٤٨- باب الوصال ومن قال ليس في اللَّيْلِ صِيَامٌ.

٦٧١– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ : إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ : «وَأَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ». فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ ، وَاصَلَ بِهِمْ يَوْماً ، ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلاَلَ. فَقَالَ : «لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ» كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا.

۶۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلسل (کئی دن تک سحری و افطاری کے بغیر) روزہ رکھنے سے منع فرمایا تھا۔ اس پر ایک آدمی نے مسلمانوں میں سے عرض کی' یا رسول اللہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' میری طرح تم میں سے کون ہے؟ مجھے تو رات میں میرا رب کھلاتا ہے اور وہی مجھے سیراب کرتا ہے۔ لوگ اس پر بھی جب صوم وصال رکھنے سے نہ رکے تو آپ نے ان کے ساتھ دو دن تک وصال کیا۔ پھر عید کا چاند نکل آیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور کئی دن وصال کرتا۔ گویا جب صوم وصال سے وہ لوگ نہ رکے تو آپ نے ان کو سزا دینے کے لئے یہ کہا۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٤٩- باب التنكيل لمن أكثر الوصال.

٦٧٢– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ» مَرَّتَيْنِ. قِيلَ : إِنَّكَ تُوَاصِلُ. قَالَ : «إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ، فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ».

۶۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دو بار فرمایا' تم لوگ وصال سے بچو! تم لوگ وصال سے بچو! عرض کیا گیا کہ آپ تو وصال کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ رات مجھے میرا رب کھلاتا اور وہی مجھے سیراب کرتا ہے۔ پس تم اتنی ہی مشقت اٹھاؤ جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٤٩- باب التنكيل لمن أكثر الوصال.

٦٧٣– حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ ، وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : «لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالاً يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ؛ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ».

۶۷۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے آخری دنوں میں صوم وصال رکھا (یعنی افطار و سحر کے وقت بھی نہیں کھایا اور روزے کو مسلسل جاری رکھا) تو بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھا۔ آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر اس مہینے کے دن اور بڑھ جاتے تو میں اتنے دن متواتر وصال کرتا کہ ہوس کرنے والے اپنی ہوس چھوڑ دیتے۔ میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں۔ میں اس طرح دن گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٩٤- كتاب التمنى: ٩- باب ما يجوز من اللو.

٦٧٤- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ ، رَحْمَةً لَهُمْ ، فَقَالُوا : إِنَّكَ تُوَاصِلُ. قَالَ : «إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ».

۶۷۴- حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پے در پے روزے رکھنے سے منع کیا تھا' امت پر رحمت و شفقت کے خیال سے۔ صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٤٨- باب الوصال ومن قال ليس في الليل صيام.

(١٢) باب بيان أن القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته

(۱۲) روزے کی حالت میں بوسہ لینا جائز ہے بشرطیکہ شہوت نہ ہو

٦٧٥- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ؛ ثُمَّ ضَحِكَتْ.

۶۷۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بعض ازواج کا روزہ دار ہونے کے باوجود بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ پھر آپ ہنسیں۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٢٤- باب القبلة للصائم.

٦٧٦- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ؛ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لإِرْبِهِ.

۶۷۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ روزہ سے ہوتے لیکن (اپنی ازواج کے ساتھ) تقبیل (بوسہ لینا) و مباشرت (اپنے جسم سے لگالینا) بھی کر لیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٢٣- باب المباشرة للصائم.

(١٣) باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب

(۱۳) روزے میں جنبی کو اگر صبح ہو جائے تو روزہ صحیح ہے

٦٧٧- حديث عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ. عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدَ الرَّحْمنِ بْنِ الْحرثِ بْنِ هِشَامٍ ، أَنَّ أَبَاهُ عَبْدِ الرَّحْمنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ

۶۷۷- ابوبکر ابن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ انہیں ان کے والد عبدالرحمٰن نے خبر دی اور انہیں مروان نے خبر دی اور انہیں حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے۔ پھر آپ

الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ.

فَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ الْحرثِ : أُقْسِمُ بِاللهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ ؛ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : فَكَرِهَ ذلِكَ عَبْدُ الرَّحْمنِ. ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ، وَكَانَ لأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لأَبِي هُرَيْرَةِ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا ، وَلَولاَ مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ ؛ فَقَالَ : كَذلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ ، وَهُوَ أَعْلَمُ.

غسل کرتے اور آپ روزہ سے ہوتے تھے اور مروان بن حکم نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو تم یہ حدیث صاف صاف سنا دو (کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ اس کے خلاف تھا) ان دنوں مروان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔ ابوبکر نے کہا کہ عبدالرحمٰن نے اس بات کو پسند نہیں کیا۔ اتفاق سے ہم سب ایک مرتبہ ذوالحلیفہ میں جمع ہو گئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہاں کوئی زمین تھی۔ عبدالرحمان نے ان سے کہا کہ آپ سے ایک بات کہوں گا اور اگر مروان نے اس کی مجھے قسم نہ دی ہوتی تو میں کبھی آپ کے سامنے اسے نہ چھیڑتا۔ پھر انہوں نے حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ کی حدیث ذکر کی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (میں کیا کروں) کہا کہ فضل بن عباسؓ نے یہ حدیث بیان کی تھی اور وہ زیادہ جانتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٢٢- باب الصائم يصبح جنبا.

(١٤) باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم ، ووجوب الكفارة الكبرى فيه ، وأنها تجب على الموسر والمعسر ، وتثبت في ذمة المعسر حتى يستطيع

(۱۴) روزہ دار پر رمضان میں دن کو جماع کرنا سخت حرام ہے اور اس میں بڑا کفارہ واجب ہوتا ہے اور یہ کفارہ خوشحال اور تنگدست دونوں پر واجب ہوتا ہے البتہ معسر استطاعت ملنے پر ادا کریگا۔

٦٧٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ : إِنَّ الأَخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ ، فَقَالَ : «أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً؟» قَالَ : لاَ، قَالَ : «فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ : لاَ. قَالَ : «أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ : لاَ.

۶۷۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ بد نصیب رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس اتنی طاقت نہیں ہے کہ ایک غلام آزاد کر سکو؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا کیا تم پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپؐ نے پھر دریافت فرمایا کیا تمہارے اندر اتنی قوت ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکو؟ اب بھی اس

قَالَ : فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ ، وَهُوَ الزَّبِيْلُ ، قَالَ : «أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ» قَالَ : عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا. قَالَ : «فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ».

کا جواب نفی میں تھا۔ راوی نے بیان کیا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک تھیلا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں ("عرق زنبیل کو کہتے ہیں") آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے جا اور اپنی طرف سے (محتاجوں کو) کھلا دے۔ اس شخص نے کہا میں اپنے سے بھی زیادہ محتاج کو (کھلاؤں) حالانکہ دو میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر جا اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٣١- باب المجامع في رمضان هل يطعم أهله من الكفارة إذا كانوا محاويج.

٦٧٩- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : احْتَرَقْتُ. قَالَ: «مِمَّ ذَاكَ؟» قَالَ : وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ. قَالَ لَهُ : «تَصَدَّقْ» قَالَ : مَا عِنْدِي شَيْءٌ.

فَجَلَسَ. وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا ، وَمَعَهُ طَعَامٌ (قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، أَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيثِ : مَا أَدْرِي مَا هُوَ) إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ؛ فَقَالَ : «أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ؟» فَقَالَ : هَا أَنَا ذَا، قَالَ : «خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ» قَالَ : عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي؟ مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ. قَالَ : «فَكُلُوهُ».

۶۷۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے پاس مسجد میں آئے اور عرض کیا میں تو دوزخ کا مستحق ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں جماع کر لیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے کہا کہ پھر صدقہ کر۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ پھر وہ بیٹھ گئے اور اس کے بعد ایک صاحب گدھا ہانکتے لائے جس پر کھانے کی چیز رکھی تھی۔ (عبدالرحمٰن جو کہ حدیث کے راویوں میں سے ہیں، نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی) اسے آنحضرت ﷺ کے پاس لایا جا رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ آگ میں جلنے والے صاحب کہاں ہیں؟ وہ صاحب بولے کہ میں حاضر ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے اور صدقہ کر دے۔ انہوں نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں؟ میرے گھر والوں کے لئے تو خود کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم ہی کھا لو۔

أخرجه البخاري في : ٨٦- كتاب الحدود : ٢٦- باب من أصاب ذنبا دون الحد فأخبر الإمام.

(١٥) باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية إذا كان سفره مرحلتين فاكثر

(۱۵) رمضان میں مسافر کو افطار کی رخصت ہے بشرطیکہ اسکا سفر دو یا دو سے زیادہ مرحلوں پر مشتمل ہوا

٦٨٠- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ.

۶۸۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ کی طرف رمضان میں چلے تو آپ روزہ سے تھے لیکن جب کدید پہنچے تو روزہ رکھنا چھوڑ دیا اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی آپ کو دیکھ کر روزہ چھوڑ دیا۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٣٤- باب إذا صام أياما من رمضان ثم سافر.

٦٨١- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ ؛ فَقَالَ : «مَا هٰذَا؟» فَقَالُوا : صَائِمٌ. فَقَالَ : «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ».

۶۸۱- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر (غزوہ فتح) میں تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص پر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھا کام نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٣٦- باب قول النبي ﷺ لمن ظلل عليه واشتد الحر ليس من البر الصوم في السفر.

٦٨٢- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۶۸۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (رمضان میں) سفر کیا کرتے تھے (سفر میں بہت سے روزے سے ہوتے اور بہت سے بے روزہ ہوتے) لیکن روزہ دار بے روزہ دار پر اور بے روزہ دار روزے دار پر کسی قسم کی عیب جوئی نہیں کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٣٧- باب لم يعب أصحاب النبي ﷺ بعضاً في الصوم والإفطار.

(١٦) باب أجر المفطر في السفر إذا تولى العمل

(۱۶) سفر میں روزہ افطار کرنے کا اجر

٦٨٣- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، أَكْثَرُنَا ظِلاًّ الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ ؛ وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا ، وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا

۶۸۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے کچھ صحابہؓ روزے سے تھے اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ موسم گرمی کا تھا' ہم میں زیادہ بہتر سایہ جو کوئی کرتا اپنا کمبل تان لیتا۔ خیر جو لوگ روزے سے تھے وہ کوئی کام نہ کر سکے تھے اور جن حضرات نے روزہ نہیں رکھا تھا تو انہوں نے ہی اونٹوں کو اٹھایا (پانی پلایا) اور روزہ

وَعَالَجُوا ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالأَجْرِ».

داروں کی خوب خوب خدمت بھی کی۔ اور (دوسرے تمام) کام کیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آج اجر و ثواب کو روزہ نہ رکھنے والے لوٹ کر لے گئے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ١٨- باب فضل الخدمة في الغزو.

(١٧) باب التخيير في الصوم والفطر في السفر

(۱۷) سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار ہے

٦٨٤- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ ، فَقَالَ : «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ».

۶۸۴- نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی میں سفر میں روزہ رکھوں؟ وہ روزے بکثرت رکھا کرتے تھے۔ آں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے تو افطار کر۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٣٣- باب الصوم في السفر والإفطار.

٦٨٥- حديث أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ ، فِي يَوْمٍ حَارٍّ ، حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ ، وَمَا فِينَا صَائِمٌ ، إِلاَّ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ رَوَاحَةَ.

۶۸۵- حضرت ابودرداء ؓ نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے دن انتہائی گرم تھا گرمی کا یہ عالم کہ گرمی کی سختی سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ پکڑ لیتے تھے' نبی کریم ﷺ اور ابن رواحہؓ کے سوا اور کوئی شخص روزہ سے نہیں تھا۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٣٥- باب حدثنا عبد الله بن يوسف.

(١٨) باب استحباب الفطر للحاج بعرفات يوم عرفة

(۱۸) عرفہ کے دن حاجی کے لیے روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

٦٨٦- حديث أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ ، أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا ، يَوْمَ عَرَفَةَ ، فِي صَوْمِ النَّبِيِّ

۶۸۶- ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ان کے یہاں لوگوں کا عرفات کے دن رسول اللہ ﷺ کے

۶۸۳- معلوم ہوا کہ جہاد میں مجاہدین کی خدمت کرنا روزے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ روزہ ایک انفرادی نیکی ہے۔ مگر مجاہدین کی خدمت پوری ملت کی خدمت ہے' اس لیے اس کو بہرحال فوقیت حاصل ہے۔ (راز)

ﷺ ؛ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : هُوَ صَائِمٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ. فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ ، فَشَرِبَهُ.

روزے سے متعلق کچھ اختلاف ہو گیا بعض نے کہا کہ آپ (عرفہ کے دن) روزے سے ہیں اور بعض کہتے کہ نہیں۔ اس لئے انہوں نے (ام فضلؓ نے) آپ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ بھیجا آنحضور ﷺ اس وقت اونٹ پر سوار ہو کر عرفات میں وقوف فرما رہے تھے۔ آپ نے وہ دودھ پی لیا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٨٨- باب الوقوف على الدابة بعرفة.

٦٨٧- حديث مَيْمُونَةَ رضي الله عنها ، أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلاَبٍ ، وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ مِنْهُ ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

٦٨٧- حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عرفہ کے دن کچھ لوگوں کو آنحضرت ﷺ کے روزے کے متعلق شک ہوا۔ اس لئے انہوں نے (حضرت میمونہؓ) آپؐ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ آپؐ اس وقت عرفات میں وقوف فرما تھے۔ آپؐ نے وہ دودھ پی لیا۔ اور سب لوگ دیکھ رہے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٦٥- باب صوم عرفة.

(١٩) باب صوم يوم عاشوراء

(۱۹) عاشورہ کے روزے کا بیان

٦٨٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ».

٦٨٨- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا قریش زمانہ جاہلیت میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اس دن روزہ کا حکم دیا یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے یوم عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ١- باب وجوب صوم رمضان.

٦٨٩- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانَ عَاشُورَاءُ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ ، قَالَ : «مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ».

٦٨٩- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جاہلیت میں عاشوراء کے دن ہم روزہ رکھتے تھے۔ لیکن جب رمضان کے روزے نازل ہو گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير: ٢- سورة البقرة : ٢٤- باب ﴿يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام﴾.

٦٩٠– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ. دَخَلَ عَلَيْهِ الأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ ، فَقَالَ : الْيَوْمُ عَاشُورَاءَ ، فَقَالَ : كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ ، فَادْنُ فَكُلْ.

۶۹۰– حضرت اشعث رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے یہاں آئے' وہ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ اشعث نے کہا کہ آج تو عاشوراء کا دن ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان دنوں میں عاشوراء کا روزہ' رمضان کے روزوں کے نازل ہونے سے پہلے رکھا جاتا تھا' لیکن جب رمضان کے روزے کا حکم نازل ہوا تو یہ روزہ چھوڑ دیا گیا۔ آؤ تم بھی کھانے میں شریک ہو جاؤ۔

أخرجه البخاري في : ٦٥– كتاب التفسير : ٢– سورة البقرة : ٢٤– باب ﴿يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام﴾.

٦٩١– حديث مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما. عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، عَامَ حَجَّ ، عَلَى الْمِنْبَرِ ، يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ : «هذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ ، وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ ، وَأَنَا صَائِمٌ ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ».

۶۹۱– حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے حج کے موقعہ پر عاشوراء کے دن منبر پر سنا۔ انہوں نے کہا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علما کدھر گئے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ "یہ عاشورہ کا دن ہے اسکا روزہ تم پر فرض نہیں ہے لیکن میں روزے سے ہوں اور اب جس کا جی چاہے روزے سے رہے (اور میری سنت پر عمل کرے) اور جس کا جی چاہے نہ رہے۔"

أخرجه البخاري في : ٣٠– كتاب الصوم: ٦٩– باب صيام يوم عاشوراء.

٦٩٢– حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ ، فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، فَقَالَ : «مَا هذَا؟» قَالُوا : هذَا يَوْمٌ صَالِحٌ ، هذَا يَوْمٌ نَجَّى اللهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسى ، قَالَ : «فَأَنَا أَحَقُّ

۶۹۲– حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے۔ (دوسرے سال) آپ نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے۔ آپ نے ان سے اس کا سبب معلوم فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اچھا دن ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی۔ اس لئے موسیٰ علیہ

۶۹۱– شاید حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی ہو کہ مدینہ والے عاشوراء کا روزہ مکروہ جانتے ہیں یا اس کا اہتمام نہیں کرتے یا اس کو فرض سمجھتے ہیں تو آپ نے منبر پر یہ تقریر کی۔(راز)

بِمُوسى مِنْكُمْ» فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام کے (شریک مسرت ہونے میں) ہم تم سے زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی اس کا حکم دیا۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٦٩- باب صيام يوم عاشورا.

٦٩٣- حديث أَبِي مُوسى رضي الله عنه ، قَالَ : كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُودُ عِيداً. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «فَصُومُوهُ أَنْتُمْ».

۶۹۳۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن کو یہودی عید کا دن سمجھتے تھے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٦٩- باب صيام يوم عاشوراء.

٦٩٤- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلاَّ هذَا الْيَوْمَ ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ ؛ وَهذَا الشَّهْرَ ، يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ.

۶۹۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سوائے عاشوراء کے دن کے اور اس رمضان کے مہینے کے اور کسی دن کو دوسرے دنوں سے افضل جان کر خاص طور پر قصد کر کے روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٦٩- باب صيام يوم عاشوراء.

(٢١) باب من أكل في عاشوراءَ فليكف بقية يومه

(۲۱) جس نے عاشورہ کے دن کھانا کھالیا وہ باقی دن کھانے سے پرہیز کرے

٦٩٥- حديث سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رضي الله عنه ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلاً يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ : «أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلاَ يَأْكُلْ».

۶۹۵۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عاشوراء کے دن ایک شخص کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ "جس نے کھانا کھالیا ہے وہ اب (دن ڈوبنے تک روزہ کی حالت میں) پورا کرے یا (یہ فرمایا کہ) روزہ رکھے اور جس نے نہ کھایا ہو (تو وہ روزہ رکھے) کھانا نہ کھائے۔"

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٢١- باب إذا نوى بالنهار صوما.

٦٩٦- حديث الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ ، قَالَتْ : أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى

۶۹۶۔ حضرت ربیع بنت معوذؓ نے کہا کہ عاشوراء کی صبح کو آنحضرت ﷺ نے انصار کے محلوں میں کہلا بھیجا کہ صبح جس

الأَنْصَارِ «مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ». قَالَتْ : فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ، وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا. وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الإِفْطَارِ.

نے کھا پی لیا ہو وہ دن کا باقی حصہ (روزہ دار کی طرح) پورا کرے اور جس نے کچھ نہ کھایا پیا ہو وہ روزے سے رہے۔ ربیع نے کہا پھر بعد میں بھی (رمضان کے روزے کی فرضیت کے بعد) ہم اس دن روزہ رکھتے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے۔ انہیں ہم اون کا ایک کھلونا دے کر بہلائے رکھتے۔ جب کوئی کھانے کے لئے روتا تو وہی دے دیتے' یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٤٧- باب صوم الصبيان.

(٢٢) باب النهي عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى

(۲۲) یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ رکھنا حرام ہے

٦٩٧- حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه ، قَالَ : هذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا : يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ ، وَالْيَوْمُ الآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ.

۶۹۷- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ دو دن ایسے ہیں جن کے روزوں کی آنحضرت ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے۔ (رمضان کے) روزوں کے بعد افطار کا دن (عید الفطر) اور دوسرا وہ دن جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو (یعنی عید الاضحیٰ کا دن)

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٦٦- باب صوم يوم الفطر.

٦٩٨- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ،عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «... وَلاَ صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ : الْفِطْرِ وَالأَضْحَى...».

۶۹۸- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "--- عید الفطر اور عید الضحیٰ دونوں دن روزے نہ رکھے جائیں"

أخرجه البخاري في : ٢٠- كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة : ٦- باب مسجد بيت المقدس.

٦٩٩- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما. عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ

۶۹۹- زیاد بن جبیر رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ

☆ حضرت الربیع بنت معوذ بن عفراء انصاریہ ہیں۔ بنو نجار قبیلہ سے تعلق تھا۔ بڑی قدر و منزلت والی خاتون ہیں۔ بیعت رضوان میں انہوں نے بھی درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ فرماتی ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ کرتی تھیں اور زخمیوں کی مرہم کرتی تھیں اور زخمیوں اور شہداء کو مدینہ کی طرف پہنچاتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ اکثر ان کے گھر جایا کرتے تھے۔ وضوء کرتے نماز پڑھتے اور کھانا کھاتے تھے۔ ان کے والد معوذ بدری صحابہ میں سے بڑے مرتبے والے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابو جہل کو قتل کیا تھا۔ حضرت الربیع نے ستر ہجری کے بعد عبد الملک بن مروان کی خلافت میں وفات پائی۔

عُمَرَ رضي الله عنهما فَقَالَ : رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْماً ، قَالَ : أَظُنُّهُ ، قَالَ : الاِثْنَيْنِ ، فَوَافَقَ يَوْمَ عِيدٍ ؛ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَمَرَ الله بِوَفَاءِ النَّذْرِ ، وَنَهى النَّبِيُّ ﷺ مِنْ صَوْمِ هذَا الْيَوْمِ.

ایک شخص نے ایک دن کے روزے کی نذر مانی۔ پھر کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ پیر کا دن ہے اور اتفاق سے وہی عید کا دن پڑ گیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ تو نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے سے (اللہ کے حکم سے) منع فرمایا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٦٧- باب الصوم يوم النحر.

(٢٤) باب كراة صيام الجمعة منفردًا

(۲۴) اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت

٧٠٠- حديث جابرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِراً رضي الله عنه : نَهى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ : نَعَمْ.

۷۰۰- محمد بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ؓ سے پوچھا' کیا نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں!

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٦٣- باب صوم يوم الجمعة.

٧٠١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لاَ يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلاَّ يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ».

۷۰۱- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص جمعہ کے دن اس وقت تک روزہ نہ رکھے جب تک اس سے ایک دن پہلے یا اس کے ایک دن بعد روزہ نہ رکھتا ہو۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٦٣- باب صوم يوم الجمعة.

(٢٥) باب بيان نسخ قوله تعالى ﴿ وعلى الذين يطيقونه فدية ﴾ بقول ﴿ فمن شهد منكم الشهر فليصمه ﴾

(۲۵) آیت وعلی الذین یطیقونه کے منسوخ ہونے کا بیان جس کا ناسخ آیت فمن شهد منكم الشهر فليصمه ہے

٧٠٢- حديث سَلَمَةَ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ ، حَتَّى نَزَلَتِ الآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

۷۰۲- حضرت سلمہ بن اکوع ؓ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں" (البقرہ: ۱۸۴) تو جس کا جی چاہتا تھا روزہ چھوڑ دیتا تھا اور اس کے بدلے میں فدیہ دے دیتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت (تم میں سے جو شخص اس مہینے میں مقیم ہو' اسے روزہ رکھنا چاہئے) نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کردیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٢- سورة البقرة : ٢٦- باب ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾.

(٢٦) باب قضاء رمضان في شعبان

(۲۶) شعبان میں رمضان کے روزے پورے کرنے کا بیان

٧٠٣- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: كَانَ يَكُون عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلاَّ فِي شَعْبَانَ.

۷۰۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان کا روزہ مجھ سے چھوٹ جاتا تو شعبان سے پہلے اس کی قضا کی توفیق نہ ہوتی۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٤٠ - باب متى يقضى قضاء رمضان.

(٢٧) باب قضاء الصيام عن الميت

(۲۷) میت کی طرف سے روزے رکھنے کا بیان

٧٠٤- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ».

۷۰۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھ دے۔"

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٤٢- باب من مات وعليه صوم.

٧٠٥- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ قَالَ : «نَعَمْ!» قَالَ : «فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى».

۷۰۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے اور ان کے ذمے ایک مہینے کے روزے باقی رہ گئے ہیں' کیا میں ان کی طرف سے قضا رکھ سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں! اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسے ادا کردیا جائے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٤٢- باب من مات وعليه صوم.

(٢٩) باب حفظ اللسان للصائم

(۲۹) روزے دار کو زبان کی حفاظت کرنے کا بیان

٧٠٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «الصِّيَامُ جُنَّةٌ ، فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَجْهَلْ ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ

۷۰۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دوزخ سے بچنے کے لئے ایک ڈھال ہے۔ اس لئے (روزہ دار) نہ فحش باتیں کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اس

فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ ، مَرَّتَيْنِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي ، الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا».

کا جواب صرف یہ ہونا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں (یہ الفاظ) دو مرتبہ (کہہ دے) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا (اور دوسری) نیکیوں کا ثواب بھی اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ۲- باب فضل الصوم.

(۳۰) باب فضل الصيام

(۳۰) روزے کی فضیلت

۷۰۷- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ : كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلاَّ الصِّيَامَ ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا : إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ».

۷۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کا ہر ہر نیک عمل خود اسی کے لئے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ گناہوں کی ایک ڈھال ہے۔ اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہ کرنی چاہئے اور نہ شور مچائے۔ اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب پاکر خوش ہوگا۔"

أخرجه البخاري في : ٦٩- كتاب النفقات : ١٤- باب هل يقول إني صائم إذا شتم.

۷۰۸- حديث سَهْلٍ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ : الرَّيَّانُ ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ ، يُقَالُ : أَيْنَ الصَّائِمُونَ،

۷۰۸- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہوگا۔ پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ

فَيَقُومُونَ ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ.

کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر داخل ہو جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائیگا' پھر اس سے کوئی اندر نہ جا سکے گا۔"

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ٤- باب الريان للصائمين.

(۳۱) باب فضل الصيام في سبيل الله لمن يطيقه بلا ضرر ولا تفويت حق

(۳۱) مجاہد کے روزے کی فضیلت

۷۰۹- حديث أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ : «مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا». أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٣٦- باب فضل الصوم في سبيل الله.

۷۰۹- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن بھی روزہ رکھا' اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت کی دوری تک دور کر دے گا

(۳۳) باب أكل الناسي وشربه وجماعه لا يفطر

(۳۳) بھول کر کھانے پینے اور جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۷۱۰- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ».

۷۱۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب کوئی بھول کر کچھ کھا پی لے تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے کیونکہ اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ٢٦- باب الصائم إذا أكل أو شرب ناسيا.

(٣٤) باب صيام النبي ﷺ في غير رمضان واستحباب أن لا يخلي شهرا عن صوم.

(۳۴) نبیؐ کے رمضان کے علاوہ روزوں کا بیان اور یہ کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ چھوڑنا چاہیے

۷۱۱- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لاَ يُفْطِرُ ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لاَ يَصُومُ ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلاَّ

۷۱۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ نفل روزہ رکھنے لگتے تو ہم (آپس میں) کہتے کہ اب آپ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں۔ اور جب روزہ چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کو کبھی پورے مہینہ کا نفلی

رَمَضَانَ ، وَمَا رَأَيْتُه أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے روزے آپؐ شعبان میں رکھتے میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٥٢- باب صوم شعبان.

٧١٢- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْراً أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ، وَكَانَ يَقُولُ : «خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لاَ يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا» وَأَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلاَةً دَاوَمَ عَلَيْهَا.

۷۱۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے۔ شعبان کے پورے دنوں میں آپ روزہ سے رہتے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ عمل وہی اختیار کرو جس کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا' تم خود ہی اکتا جاؤ گے۔ نبی کریم ﷺ اس نماز کو سب سے زیادہ پسند فرماتے جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ آں حضرت ﷺ جب کوئی نماز شروع کرتے تو اسے ہمیشہ پڑھتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٥٢- باب صوم شعبان.

٧١٣- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : مَا صَامَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا كَامِلاً قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ ، وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ ، لاَ وَاللهِ! لاَ يُفْطِرُ ؛ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ ، لاَ وَاللهِ! لاَ يَصُومُ.

۷۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رمضان کے سوا نبی کریم ﷺ نے کبھی پورے مہینے کا روزہ نہیں رکھا۔ آپؐ نفل روزہ رکھنے لگتے تو دیکھنے والا کہہ اٹھتا کہ بخدا' اب آپ بے روزہ نہیں رہیں گے۔ اور اسی طرح جب نفل روزہ چھوڑ دیتے تو کہنے والا کہتا قسم اللہ کی! اب آپؐ روزہ نہیں رکھیں گے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٥٣- باب ما يذكر في صوم النبي ﷺ وإفطاره.

(٣٥) باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، أو فوت به حقا أو لم يفطر العيدين والتشريق، وبيان تفضيل صوم يوم وإفطار يوم

(۳۵) صوم دھر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت (جسے تکلیف ہو یا حقوق کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو یا جو عیدین اور ایام تشریق میں افطار نہ کرے اس کے لئے صوم دھر ممنوع ہیں)

٧١٤- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي أَقُولُ ، وَاللهِ!

۷۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تک میری یہ بات پہنچائی گئی کہ "خدا کی قسم!

لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ؛ فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي. قَالَ: «فَإِنَّكَ لاَ تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ» قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: «فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ» قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: «فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ». قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لاَ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ».

زندگی بھر میں دن میں تو روزے رکھوں گا۔ اور ساری رات عبادت کروں گا'' میں نے (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کی' میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں' ہاں میں نے یہ کہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا لیکن تیرے اندر اس کی طاقت نہیں' اس لئے روزہ بھی رکھ اور بے روزہ بھی رہ۔ عبادت بھی کر اور سوؤ بھی۔ اور مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کر۔ نیکیوں کا بدلہ دس گنا ہے۔ اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کر اور دو دن کے لئے روزے چھوڑ دیا کر۔ میں نے پھر کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن بے روزہ کے رہ کہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ایسا ہی تھا۔ اور روزہ کا یہ سب سے افضل طریقہ ہے۔ میں نے اب بھی وہی کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے لیکن اس مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: ٣٠- كتاب الصوم: ٥٦- باب صوم الدهر.

٧١٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ! أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» فَقُلْتُ: بَلَى يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَلاَ تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ

۷۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' عبداللہ! کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم دن میں تو روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی صحیح ہے یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا' ایسا نہ کر' روزہ بھی رکھ اور بے روزہ کے بھی رہ۔ نماز بھی پڑھ اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بس یہی کافی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو' کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا اور اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا لیکن میں نے اپنے پر سختی چاہی تو مجھ پر سختی کر

ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ» فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً. قَالَ : «فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، وَلاَ تَزِدْ عَلَيْهِ». قُلْتُ : وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ! قَالَ : «نِصْفُ الدَّهْرِ».

فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ بَعْدَمَا كَبِرَ : يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ ﷺ.

دی گئی۔ میں نے عرض کی' یا رسول اللہ! میں اپنے میں قوت پاتا ہوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی داوٗد علیہ السلام کا روزہ رکھ اور اس سے آگے نہ بڑھ۔ میں نے پوچھا' اللہ کے نبی داوٗد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپؐ نے فرمایا' ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن بے روزہ کے رہا کرتے تھے۔ بعد میں جب ضعیف ہو گئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے' کاش! میں رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت مان لیتا۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٥٥- باب حق الجسم في الصوم.

٧١٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اِقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ» قُلْتُ : إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً. حَتَّى قَالَ : «فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلاَ تَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ».

۷۱۶- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا "ہر مہینے میں قرآن کا ایک ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھ کو تو زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا سات راتوں میں ختم کیا کر' اس سے زیادہ مت پڑھ۔"

أخرجه البخاري في : ٦٦- كتاب فضائل القرآن : ٣٤- باب في كم يقرأ القُرآنُ.

٧١٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يَاعَبْدَ اللهِ! لاَ تَكُنْ مِثْلَ فُلاَنٍ ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ».

۷۱۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا' اے عبداللہ! فلاں کی طرح نہ ہو جانا' وہ رات میں عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ١٩- باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه.

٧١٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما ، قَالَ : بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ ، فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ. وَإِمَّا لَقِيتُهُ ، فَقَالَ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلاَ تُفْطِرُ وَتُصَلِّي؛

۷۱۸- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں اور ساری رات عبادت کرتا ہوں۔ اب یا آنحضور ﷺ نے کسی کو میرے پاس بھیجا یا خود میں نے آپ سے ملاقات کی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تو متواتر روزے

فَصُمْ وَأَفْطِرْ ، وَقُمْ وَنَمْ ، فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَظًّا». قَالَ : إِنِّي لأَقْوَى لِذلِكَ. قَالَ : «فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ» قَالَ : وَكَيْفَ؟ قَالَ :«كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوماً ، وَلاَ يَفِرُّ إِذَا لاَقَى». قَالَ : مَنْ لِي بِهَذِهِ ، يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ عَطَاءٌ (أَحَدُ الرُّوَاةِ) : لاَ أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الأَبَدِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لاَ صَامَ مَنْ صَامَ الأَبَدَ» مَرَّتَيْنِ.

رکھتا ہے اور ایک بھی نہیں چھوڑتا اور (رات بھر) نماز پڑھتا رہتا ہے؟ روزہ بھی رکھ اور بے روزہ کے بھی رہ' عبادت بھی کر اور سو بھی۔ کیونکہ تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے' تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھا کر۔ انہوں نے کہا اور وہ کس طرح؟ فرمایا کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔ جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں پھیرتے تھے۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی' اے اللہ کے نبی! میرے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ میں پیٹھ پھیر جاؤں۔ حضرت عطا (راوی حدیث) نے کہا کہ مجھے یاد نہیں (اس حدیث میں) صوم دہر کا کس طرح ذکر ہوا۔ (البتہ انہیں اتنا یاد تھا کہ) آنحضور ﷺ نے فرمایا' جو صوم دہر رکھتا ہے اس کا روزہ ہی نہیں' دو مرتبہ (آپؐ نے یہی فرمایا)

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٥٧- باب حق الأهل في الصوم.

٧١٩- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» فَقُلْتُ : نَعَمْ! قَالَ : «إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذلِكَ، هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ ، وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ ، لاَ صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ، صَوْمُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ». قُلْتُ : فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذلِكَ. قَالَ : «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوماً ، وَلاَ يَفِرُّ إِذَا لاَقَى».

۷۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کیا تو متواتر روزے رکھتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا' اگر تو یونہی کرتا رہا تو آنکھیں دھنس جائیں گی اور تو بے حد کمزور ہو جائے گا۔ یہ کوئی روزہ نہیں کہ کوئی زندگی بھر (بلاناغہ ہر روز) روزہ رکھے۔ تین دن کا (ہر مہینہ میں) روزہ پوری زندگی کے روزے کے برابر ہے۔ میں نے اس پر کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کر۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو پیٹھ نہیں دکھلایا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٥٩- باب صوم داود عليه السلام.

٧٢٠– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ لَهُ: «أَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى اللهِ صَلاَةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْماً ، وَيُفْطِرُ يَوْماً».

۷۲۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ان سے فرمایا "سب نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور روزوں میں بھی داؤد علیہ السلام ہی کا روزہ" آپ آدھی رات تک سوتے اس کے بعد تہائی رات نماز پڑھنے میں گزارتے۔ پھر رات کے چھٹے حصے میں بھی سو جاتے۔ اسی طرح آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٩– كتاب التهجد : ٧– باب من نام عند السحر.

٧٢١– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، حَدَّثَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي ، فَدَخَلَ عَلَيَّ ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ ، حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الأَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ ؛ فَقَالَ : «أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ؟» قَالَ ، قُلْتُ : يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ : «خَمْسًا» قُلْتُ : يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ : «سَبْعًا» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ : «تِسْعًا» قُلْتُ : يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ : «إِحْدَى عَشْرَةَ». ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، شَطْرَ الدَّهْرِ ، صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا».

۷۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو میرے روزے کے متعلق خبر ہو گئی (کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں) آپؐ میرے یہاں تشریف لائے اور میں نے ایک گدہ آپ کے لئے بچھا دیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی لیکن آنحضرت ﷺ زمین پر بیٹھ گئے۔ اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین دن کے روزے کافی نہیں ہیں؟ میں نے عرض کی' یا رسول اللہ! (کچھ اور بڑھا دیجئے) آپؐ نے فرمایا' اچھا پانچ دن کے روزے (رکھ لے) میں نے عرض' کی یا رسول اللہ! کچھ اور۔ آپ نے فرمایا چلو چھ دن' میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (کچھ اور بڑھائیے' مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے) آپؐ نے فرمایا! اچھا نو دن' میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کچھ اور' فرمایا اچھا گیارہ دن۔ آخر آپؐ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزے کے طریقے کے سوا اور کوئی طریقہ (شریعت میں) جائز نہیں۔ یعنی زندگی کے آدھے دنوں میں ایک دن کا روزہ رکھے اور ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا کرے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠– كتاب الصوم: ٥٩– باب صوم داود عليه السلام.

(٣٧) باب صوم سرر شعبان

(۳۷) شعبان کے روزوں کا بیان

٧٢٢- حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ سَأَلَهُ ، أَوْ سَأَلَ رَجُلاً وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ ، فَقَالَ : «يَا أَبَا فُلاَنٍ! أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هذَا الشَّهْرِ؟» قَالَ : أَظُنُّهُ قَالَ: يَعْنِي رَمَضَانَ. قَالَ الرَّجُلُ : لاَ يَارَسُولَ اللهِ!، قَالَ : «فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ».

۷۲۲۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ نے سوال کیا یا سوال تو کسی اور سے کیا تھا لیکن وہ سن رہے تھے۔ آں حضرت ﷺ نے فرمایا' اے ابو فلاں! کیا تم نے اس مہینے کے آخر کے روزے نہیں رکھے؟ (راوی کہتا ہے) میرا خیال ہے کہ حضرت عمران نے کہا کہ آپؐ کی مراد رمضان سے تھی۔ اس شخص نے کہا نہیں' یا رسول اللہ۔ تو آپؐ نے کہا جب تم افطار کر لو (یعنی رمضان کے بعد) تو دو روزے رکھ لینا۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم: ٦٢- باب الصوم آخر الشهر.

(٤٠) باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها

(۴۰) شب قدر کی فضیلت اور اس کو تلاش کرنا اور اس کے تعین کا ذکر

٧٢٣- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ ، فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ».

۷۲۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں (رمضان کی) سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سب کے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں۔ اس لئے جسے اس کی تلاش ہو وہ اسی ہفتہ کی آخری (طاق) راتوں میں تلاش کرے (آخری عشرہ کی طاق راتیں ۲۱' ۲۳' ۲۵' ۲۷ اور ۲۹ مراد ہیں)

أخرجه البخاري في : ٣٢- كتاب فضل ليلة القدر : ٢- باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر.

٧٢٤- حديث أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ ، فَخَطَبَ ، وَقَالَ : «إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا». أَوْ «نُسِّيتُهَا ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ ، وَأَنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ

۷۲۴۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے۔ پھر بیس تاریخ کی صبح کو آنحضرت ﷺ اعتکاف سے نکلے اور ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لیلتہ القدر دکھائی گئی' لیکن بھلا دی گئی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں خود بھول گیا۔ اس لئے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے یہ بھی دیکھا ہے (خواب میں) کہ گویا میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اس لئے جس نے میرے ساتھ

رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلْيَرْجِعْ» فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً ؛ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ ، وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.

اعتکاف کیا ہو وہ پھر لوٹ آئے اور اعتکاف میں بیٹھے۔ خیر ہم نے پھر اعتکاف کیا۔ اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے بادل آیا اور بارش اتنی ہوئی کہ مسجد کی چھت سے پانی ٹپکنے لگا جو کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر نماز کی تکبیر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے' یہاں تک کہ کیچڑ کا نشان میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا۔

أخرجه البخاري في : ٣٢- كتاب فضل ليلة القدر : ٢- باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر.

٧٢٥- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ ، فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمْسِي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي ، وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ ، رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ؛ وَأَنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةِ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا ، فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللهُ ، ثُمَّ قَالَ : «كُنْتُ أُجَاوِرُ هذِهِ الْعَشْرَ ، ثُمَّ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هذِهِ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ ، وَقَدْ أُرِيتُ هذِهِ اللَّيْلَةَ ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا ، فَابْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ ، وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ». فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ

۷۲۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے اس عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے جو مہینے کے بیچ میں پڑتا ہے۔ بیس راتوں کے گذر جانے کے بعد جب اکیسویں تاریخ کی رات آتی تو شام کو آپ گھر واپس آ جاتے۔ جو لوگ آپ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے وہ بھی اپنے گھروں کو واپس آ جاتے۔ ایک رمضان میں آپ جب اعتکاف کئے ہوئے تھے تو اس رات میں بھی (مسجد ہی میں) مقیم رہے جس میں آپ کی علوت گھر آ جانے کی تھی' پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور جو کچھ اللہ پاک نے چاہا' آپ نے لوگوں کو اس کا حکم دیا۔ پھر فرمایا کہ میں اس (دوسرے) عشرہ میں اعتکاف کیا کرتا تھا۔ لیکن اب مجھ پر یہ ظاہر ہوا ہے کہ اب اس آخری عشرہ میں مجھے اعتکاف کرنا چاہئے۔ اس لئے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنے معتکف ہی میں ٹھہرا رہے۔ اور مجھے یہ رات (شب قدر) دکھائی گئی لیکن پھر بھلوا دی گئی۔ اس لئے تم لوگ اسے آخری عشرہ (کی طاق راتوں) میں تلاش کرو۔ میں نے (خواب میں) اپنے کو دیکھا کہ اس رات کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھر اسی رات آسمان پر ابر ہوا اور بارش بر سی' نبی اکرم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ پر (چھت سے) پانی ٹپکنے لگا۔ یہ اکیسویں کی رات کا ذکر ہے۔ میں نے خود اپنی

إِحْدَى وَعِشْرِينَ ، فَبَصُرَتْ عَيْنِي ، نَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِيءٌ طِينًا وَمَاءً.

آنکھوں سے دیکھا کہ آپؐ صبح کی نماز کے بعد واپس ہو رہے تھے اور آپ کے چہرہ مبارک پر کیچڑ لگی ہوئی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٣٢- كتاب فضل ليلة القدر :٣- باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر.

٧٢٦- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، ويَقُولُ : «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ».

۷۲۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے اور فرماتے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرو۔

أخرجه البخاري في :٣٢ - كتاب فضل ليلة القدر :٣- باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر.

١٤- كتاب الاعتكاف

۱۴- اعتکاف کا بیان

(١) باب اعتكاف العشر الأواخر من رمضان

(۱) رمضان کے آخری عشرہ کے اعتکاف کا بیان

٧٢٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

۷۲۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٣٣- كتاب الاعتكاف : ١- باب الاعتكاف في العشر الأواخر.

٧٢٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

۷۲۸- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے۔ اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

أخرجه البخاري في : ٣٣- كتاب الاعتكاف : ١- باب الاعتكاف في العشر الأواخر.

(٢) باب متى يدخل من أراد الاعتكاف في معتكفه

(۲) اعتکاف کا ارادہ کرنے والے کو اعتکاف کی جگہ کب داخل ہونا چاہیے

٧٢٩- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً ، فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ، ثُمَّ يَدْخُلُهُ ؛ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً ، فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً ؛ فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ ؛ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ رَأَي الأَخْبِيَةَ، فَقَالَ : «مَا هذَا؟» فَأُخْبِرَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ». فَتَرَكَ الاِعْتِكَافَ ذلِكَ الشَّهْرَ ، ثُمَّ

۷۲۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ میں آپ کے لئے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی۔ اور آپ صبح کی نماز پڑھ کے اس میں چلے جاتے تھے۔ پھر حضرت حفصہؓ نے خیمہ کھڑا کرنے کی (اپنے اعتکاف کے لئے) اجازت چاہی۔ حضرت عائشہؓ نے اجازت دے دی اور انہوں نے ایک خیمہ کھڑا کر لیا۔ جب حضرت زینبؓ بنت جحش نے دیکھا تو انہوں نے بھی (اپنے لئے) ایک خیمہ کھڑا کر لیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے کئی خیمے دیکھے تو فرمایا' یہ کیا ہے؟ آپ کو ان کی حقیقت کی خبر دی گئی۔ آپ نے فرمایا' کیا تم سمجھتے ہو یہ خیمے ثواب کی نیت سے کھڑے کئے گئے ہیں؟ پس آپ نے

اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ.

اس مہینہ (رمضان کا) اعتکاف چھوڑ دیا اور شوال کے عشرہ کا اعتکاف کیا۔

أخرجه البخاري في : ٣٣- كتاب الاعتكاف : ٦- باب اعتكاف النساء.

(٣) باب الاجتهاد في العشر الأواخر من شهر رمضان

(۳) رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ عبادت کرنی چاہیے

٧٣٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.

۷۳۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھتے (یعنی اپنی کمر پوری طرح کس لیتے) اور ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٣٢- كتاب فضل ليلة القدر : ٥- باب العمل في العشر الأواخر من رمضان.

۷۳۰- کمر کس لینے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس عشرہ میں عبادت الٰہی کے لیے خاص محنت کرتے۔ خود جاگتے' گھر والوں کو جگاتے اور رات بھر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔(راز)

١٥- كتاب الحج

(١) باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة ، وما لا يباح وبيان تحريم الطيب عليه

٧٣١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَارَسُولَ اللهِ! مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «لاَ يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَلاَ الْخِفَافَ ، إِلاَّ أَحَدٌ لاَ يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، وَلاَ تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ أَوْ وَرْسٌ».

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٢١- باب ما لا يلبس المحرم من الثياب.

۱۵- حج کے مسائل

(۱) محرم کو حالت احرام میں کونسا لباس پہننا چاہیے اور خوشبو کی حرمت کا بیان

۷۳۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! محرم کو کس طرح کا کپڑا پہننا چاہیے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا' نہ کرتہ پہنے' نہ عمامہ باندھے نہ پاجامہ پہنے نہ باران کوٹ نہ موزے۔ لیکن اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے اس وقت پہن سکتا ہے جب ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ لیا ہو (اور احرام میں) کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔

٧٣٢- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ «مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ لِلْمُحْرِمِ».

أخرجه البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ١٥- باب لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد النعلين.

۷۳۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے سنا تھا کہ جس کے پاس احرام میں جوتی نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے۔

٧٣٣- حديث يَعْلَى. قَالَ لِعُمَرَ ﷺ : أَرِنِي النَّبِيَّ ﷺ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ ؛ قَالَ : فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، جَاءَهُ رَجُلٌ. فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ؟

۷۳۳- حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کبھی آپ مجھے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں دکھائیے جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہوں۔ (یعلی نے) بیان کیا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ جعرانہ میں اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ ٹھیرے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے آکر پوچھا یا رسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جس نے عمرہ کا احرام اس طرح باندھا کہ اس کے کپڑے خوشبو

فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً ، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ ، فَأَشَارَ عُمَرُ رضي الله عنه إِلَى يَعْلَى ، فَجَاءَ يَعْلَى ، وَعَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ ، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ ، وَهُوَ يَغِطُّ ؛ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ ، فَقَالَ : «أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ؟» فَأُتِيَ بِرَجُلٍ ، فَقَالَ : «اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ».

میں بسے ہوئے ہوں؟ نبی کریم ﷺ اس پر تھوڑی دیر کے لیے چپ ہو گئے۔ پھر آپؐ پر وحی نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے یعلیٰ ؓ کو اشارہ کیا۔ یعلیٰ آئے تو رسول اللہ ﷺ پر ایک کپڑا تھا جس کے اندر آپ تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے کپڑے کے اندر اپنا سر کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ روئے مبارک سرخ ہے اور آپ خراٹے لے رہے ہیں۔ پھر یہ حالت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے متعلق پوچھا تھا۔ شخص مذکور حاضر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو خوشبو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو لے اور اپنا جبہ اتار دے۔ عمرہ میں بھی اسی طرح کر جس طرح حج میں کرتے ہو۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٧- باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثياب.

(٢) باب مواقيت الحج والعمرة

(۲) حج اور عمرہ کے میقات

٧٣٤- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَلأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ، فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ. وَكَذَاكَ ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا.

۷۳۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا۔ شام والوں کے لئے **جحفہ**، نجد والوں کے لئے قرن منازل، اور یمن والوں کے لئے **یلملم**۔ یہ میقات ان ملک والوں کے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے بھی جو ان ملکوں سے گذر کر حرم میں داخل ہوں اور حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں ان کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر ہیں۔ یہاں تک کہ مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں۔ (جو حضرات عمرہ کے لئے **تنعیم** جانا ضروری گردانتے ہیں یہ حدیث ان پر حجت ہے بشرطیکہ بنظر تحقیق مطالعہ فرمائیں)

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٩- باب مهل أهل الشام.

٧٣٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «يُهِلُّ أَهْلُ

۷۳۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام

الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، وَأَهْلُ الشَّأْمِ مِنَ الْجُحْفَةِ ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ». قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمْ».

باندھیں' شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن منازل سے ---- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ---- اور یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھیں۔"

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٨- باب ميقات أهل المدينة. ولا يهلوا قبل ذي الحليفة.

(٣) باب التلبية وصفتها ووقتها

(۳) لبیک کا بیان

٧٣٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ : «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ».

۷۳۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا "حاضر ہوں' اے اللہ! حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں' حاضر ہوں۔ تمام حمد تیرے ہی لئے ہے۔ اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں۔ ملک تیرا ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں"

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٢٦- باب التلبية.

(٤) باب أمر أهل المدينة بالإحرام من عند مسجد ذي الحليفة

(۴) اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں

٧٣٧- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلاَّ مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ ، يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

۷۳۷- حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ کے قریب ہی پہنچ کر احرام باندھا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٢٠- باب الإهلال عند مسجد ذي الحليفة.

(٥) باب الإهلال من حيث تنبعث الراحلة

(۵) جہاں سے سواری اٹھے وہیں سے لبیک پکارنے کا بیان

٧٣٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمنِ! رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا ، لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ

۷۳۸- عبید بن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا' اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جنہیں آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ کہنے

أَصْحَابَكَ يَصْنَعُهَا! قَالَ : وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ : رَأَيْتُكَ لاَ تَمَسُّ مِنَ الأَرْكَانِ إِلاَّ الْيَمَانِيَيْنِ ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ ، وَرَأَيْتُكَ - إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ - أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلاَلَ ، وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ.

قَالَ عَبْدُ اللهِ : أَمَّا الأَرْكَانُ ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمَسُّ إِلاَّ الْيَمَانِيَيْنِ ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ النَّعْلَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ ، وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا ، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْبَغُ بِهَا ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبَغَ بِهَا. وَأَمَّا الإِهْلاَلُ ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

لگے' اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ ابن جریج نے کہا میں نے طواف کے وقت آپ کو دیکھا کہ آپ دو یمانی رکنوں کے سوا کسی اور رکن کو نہیں چھوتے ہیں۔ (دوسرے) میں نے آپ کو سبتی جوتے پہنے ہوئے دیکھا ہے' اور (تیسرے) میں نے دیکھا ہے کہ آپ زرد رنگ استعمال کرتے ہیں' اور (چوتھی بات) میں نے یہ دیکھی کہ جب آپ مکہ میں تھے' لوگ (ذی الحجہ کا) چاند دیکھ کر لبیک پکارنے لگتے ہیں (اور) حج کا احرام باندھ لیتے ہیں۔ اور آپ آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا کہ (دوسرے) ارکان کو تو میں یوں نہیں چھوتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یمانی رکنوں کے علاوہ کسی اور رکن کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور رہے سبتی جوتے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا کہ جن کے چمڑے پر بال نہیں تھے۔ اور آپ انہی کو پہنے پہنے وضو فرمایا کرتے تھے' تو میں بھی انہی کو پہننا پسند کرتا ہوں۔ اور زرد رنگ کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد رنگ رنگتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو میں بھی اسی رنگ سے رنگنا پسند کرتا ہوں۔ اور احرام باندھنے کا معاملہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر نہ چل پڑتی۔

أخرجه البخاري في : ٤- كتاب الوضوء: ٣٠- باب غسل الرجلين في النعلين ، ولا يمسح على النعلين.

(٧) باب الطيب للمحرم عند الإحرام

(۷) محرم کے لیے احرام سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے

٧٣٩- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ

۷۳۹- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ احرام باندھتے تو میں آپ کے احرام کے لئے اور اسی طرح بیت اللہ کے طواف زیارت سے پہلے حلال ہونے کے لئے' خوشبو لگایا کرتی تھی۔

يَطُوفَ بِالْبَيْتِ. أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٨- باب الطيب عند الإحرام.

٧٤٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۷۴۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ''گویا میں رسول اکرم ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے ہیں۔''

أخرجه البخاري في : ٥- كتاب الغسل: ١٤- باب من تطيب ثم اغتسل وبقي أثر الطيب.

٧٤١- حديث عَائِشَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ : مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ : أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا.

۷۴۱۔ محمد بن منتشر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اور ان سے ابن عمرؓ کے اس قول کا ذکر کیا کہ میں اسے گوارا نہیں کر سکتا کہ احرام باندھوں اور خوشبو میرے جسم سے مہک رہی ہو۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا' میں نے خود نبی کریم ﷺ کو خوشبو لگائی' پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس گئے۔ اور اس کے بعد احرام باندھا۔

أخرجه البخاري في : ٥- كتاب الغسل: ١٤- باب من تطيب ثم اغتسل وبقي أثر الطيب.

(٨) باب تحريم الصيد للمحرم

(۸) محرم کے لیے جنگلی شکار کی حرمت

٧٤٢- حديث الصَّعْبِ بْنِ جُثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ ، أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، حِمَارًا وَحْشِيًّا ، وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ ، أَوْ بِوَدَّانَ ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ ، قَالَ : «إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ إِلاَّ أَنَّا حُرُمٌ».

۷۴۲۔ حضرت صعب بن جثامہ لیثی ؓ جب ابواء یا ودان میں تھے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک گور خر کا تحفہ دیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا تھا پھر جب آپ نے ان کے چہرے پر ناراضگی کا رنگ دیکھا تو آپؐ نے فرمایا کہ واپسی کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ٦- باب إذا أهدى للمحرم حمارا وحشيًا حيًّا لم يقبل.

٧٤٣- حديث أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْقَاحَةِ ، وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ ، فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ ، يَعْنِي ؛ فَوَقَعَ

۷۴۳۔ حضرت ابو قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام قاحہ میں تھے بعض تو ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم۔ میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کچھ دکھا رہے ہیں میں نے جو نظر اٹھائی تو ایک گور خر (جنگلی گدھا) سامنے تھا ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا کوڑا گر گیا' (اور

☆ حضرت صعب بن جثامہ اللیثی ؓ ابواء مقام کی بستی ودان کے رہائشی تھے۔ اصطخر کی فتح میں شریک تھے۔ مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ ایک قول کے مطابق خلافت عثمان ؓ میں وفات پائی۔

سَوْطَهُ ، فَقَالُوا لاَ نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ إِنَّا مُحْرِمُونَ ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَخَذْتُهُ ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ ، فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : كُلُوا. وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لاَ تَأْكُلُوا. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَهُوَ أَمَامَنَا. فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : «كُلُوهُ ، حَلاَلٌ».

اپنے ساتھیوں سے اسے اٹھانے کے لئے انہوں نے کہا) لیکن ساتھیوں نے کہا کہ ہم تمہاری کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے کیوں کہ ہم محرم ہیں۔ اس لئے میں نے وہ خود اٹھالیا اس کے بعد میں اس گور خر کے نزدیک ایک ٹیلے کے پیچھے سے آیا اور اسے شکار کیا پھر میں اسے اپنے ساتھیوں کے پاس لایا۔ بعض نے تو یہ کہا کہ وہ (ہمیں بھی) کھالینا چاہئے لیکن بعض نے کہا کہ نہ کھانا چاہئے۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا' آپ ہم سے آگے تھے۔ میں نے آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے بتایا کہ کھالو' یہ حلال ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ٤- باب لا يعين المحرم الحلال في قتل الصيد.

٧٤٤- حديث أَبِي قَتَادَةَ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : انْطَلَقَ أَبِي ، عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ. وَحُدِّثَ النَّبِيُّ ﷺ ، أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ؛ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ ، تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ. فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ ، وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ ، فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي. فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ ، وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ ، فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ

۷۴۴۔ عبداللہ ؓ نے بیان کیا کہ میرے والد (حضرت ابو قتادہ ؓ) صلح حدیبیہ کے موقعہ پر (دشمنوں کا پتہ لگانے) نکلے پھر ان کے ساتھیوں نے تو احرام باندھ لیا لیکن (خود انہوں نے ابھی) نہیں باندھا تھا (اصل میں) نبی کریم ﷺ کو کسی نے یہ اطلاع دی تھی کہ (مقام غیقہ میں) دشمن آپ کی تاک میں ہے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے (ابو قتادہ اور چند صحابہ کو ان کی تلاش میں) روانہ کیا میرے والد (ابو قتادہ ؓ) اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر ہنسنے لگے۔ (میرے والد نے بیان کیا کہ) میں نے جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ ایک جنگلی گدھا سامنے ہے۔ میں اس پر جھپٹا اور نیزے سے اسے ٹھنڈا کر دیا میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد

۷۴۳۔ بظاہر اس حدیث میں محسوس ہوتا ہے کہ کچھ عبارت نا تمام ہے لیکن یہاں لفظ اسی طرح ہیں۔ اس حدیث کو ابو عوانہ نے ابوداؤد الحرانی سے اور انہوں نے علی بن المدینی سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ "اچانک ایک جنگلی گدھا (زیبرا) دیکھا تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ اور کوڑا اٹھالیا۔ کوڑا مجھ سے گر پڑا تو میں نے کہا مجھے پکڑاؤ" جبکہ صحیح بخاری میں ایک دوسرے مقام (کتاب الهبه باب من استوهب من اصحابه شیئا) پر یوں ہے کہ "میں کوڑا اور نیزہ بھول گیا میں نے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے کوڑا اور نیزہ پکڑاؤ" اور صحیح مسلم میں اس مقام پر لفظ یوں ہیں "میں نے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی اور اپنا نیزہ پکڑا پھر سوار ہوا تو میرا کوڑا مجھ سے گر گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا جو کہ احرام میں تھے مجھے کوڑا پکڑاؤ" تمام روایات کو ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحابی پہلے جب گھوڑے پر سوار ہوئے تو اپنا کوڑا اور نیزہ جلدی کی وجہ سے بھول گئے پھر جب دوبارہ یہ اشیاء اٹھا کر سوار ہوئے تو کوڑا گر گیا تھا۔

شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلاً مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ؛ قُلْتُ : أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ : تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ ، وَهُوَ قَايِلٌ السُّقْيَا. فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللهِ ، إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ. قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: «كُلُوا» وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

چاہی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا' پھر ہم نے گوشت کھایا۔ اب ہمیں یہ ڈر ہوا کہ کہیں (رسول اللہ ﷺ سے) دور نہ رہ جائیں چنانچہ میں نے آپ کو تلاش کرنا شروع کر دیا' کبھی اپنے گھوڑے کو تیز کر دیتا اور کبھی آہستہ۔ آخر رات گئے بنو غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ اس نے بتایا کہ جب میں آپؐ سے جدا ہوا تو آپ مقام تعهن میں تھے اور آپ کا ارادہ تھا کہ مقام سقیا میں پہنچ کر دوپہر کا آرام کریں گے۔ (غرض میں آں حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا) اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت بھیجتے ہیں۔ انہیں یہ ڈر ہے کہ کہیں وہ بہت پیچھے نہ رہ جائیں اس لئے آپ ٹھہر کر ان کا انتظار کریں پھر میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک جنگلی گدھا شکار کیا تھا اور اس کا کچھ بچا ہوا گوشت اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ آپؐ نے لوگوں سے کھانے کے لئے فرمایا حالانکہ وہ سب محرم تھے۔

أخرجه البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ٢- باب إذا صاد الحلال فأهدى للمحرم الصيد أكله.

٧٤٥- حديث أَبِي قَتَادَةَ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حَاجًّا ، فَخَرَجُوا مَعَهُ ، فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ ؛ فَقَالَ : «خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ» فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ ، إِلاَّ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَاهُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا ، فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا ، وَقَالُوا : أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الأَتَانِ ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا

۷۴۵۔ حضرت ابو قتادہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (حج کا) ارادہ کر کے نکلے' صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے صحابہ کی ایک جماعت کو ---- جس میں ابو قتادہ ؓ بھی تھے ---- یہ ہدایت دے کر راستے سے واپس بھیجا کہ تم لوگ دریا کے کنارے کنارے ہو کر جاؤ (اور دشمن کا پتہ لگاؤ) پھر ہم سے آملو۔ چنانچہ یہ جماعت دریا کے کنارے کنارے چلی۔ واپسی میں سب نے احرام باندھ لیا تھا۔ لیکن ابو قتادہ ؓ نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا۔ یہ قافلہ چل رہا تھا کہ کئی گور خر دکھائی دیئے۔ ابو قتادہ ؓ نے ان پر حملہ کیا اور ایک مادہ کا شکار کر لیا' پھر ایک جگہ ٹھہر کر سب نے اس کا گوشت کھایا اور ساتھ ہی یہ خیال بھی آیا کہ کیا ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ چنانچہ جو کچھ گوشت بچا وہ ہم ساتھ لائے اور جب رسول اللہ ﷺ کی

كُنَّا أَحْرَمْنَا ، وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ ، فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ ، فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا ، فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ، ثُمَّ قُلْنَا : أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا ، قَالَ : «مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟» قَالُوا : لاَ. قَالَ : «فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا».

خدمت میں پہنچے تو عرض کی یا رسول اللہ! ہم سب لوگ تو محرم تھے لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہم نے گور خر دیکھے اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر کے ایک مادہ کا شکار کر لیا۔ اس کے بعد ایک جگہ ہم نے قیام کیا اور اس کا گوشت کھایا۔ پھر خیال آیا کہ کیا ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ اس لئے جو کچھ گوشت باقی بچا ہے وہ ہم ساتھ لائے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے ابو قتادہ کو شکار کرنے کے لئے کہا تھا؟ یا کسی نے اس شکار کی طرف اشارہ کیا تھا؟ سب نے کہا کہ نہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ پھر بچا ہوا گوشت بھی کھالو۔

أخرجه البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ٥- باب لا يشير المحرم إلى الصيد لكي يصطاده الحلال.

(٩) باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم

(۹) حل و حرم میں محرم کون سے جانور مار سکتا ہے

٧٤٦- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ ، كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ ، يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ : الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

۷۴۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موذی ہیں اور انہیں حرم میں بھی مارا جا سکتا ہے۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

أخرجه البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ٧- باب ما يقتل المحرم من الدواب.

٧٤٧- حديث حَفْصَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لاَ حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ : الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

۷۴۷۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مارنے میں کوئی گناہ نہیں کوا، چیل، چوہا، بچھو، اور کاٹ کھانے والا کتا۔

أخرجه البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ٧- باب ما يقتل المحرم من الدواب.

☆ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں، پہلے خنیس بن حذافہ اسہمی کے نکاح میں تھیں۔ ان کے بعد تین ہجری کو نبی اکرم ﷺ سے نکاح ہوا۔ مسند بقی بن مخلد میں ان کی روایات کی تعداد سات بتائی گئی ہے جن میں سے چار متفق علیہ ہیں۔ آپ نے ۴۱ ہجری کو وفات پائی۔ بعض نے آپ کا سن وفات ۴۵ ہجری بیان کیا ہے۔

٧٤٨– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ».

۷۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مارنے میں محرم کے لئے کوئی حرج نہیں۔

أخرجه البخاري في: ٢٨– كتاب جزاء الصيد: ٧– باب ما يقتل المحرم من الدواب.

(١٠) باب جواز حلق الرأس للمحرم إذا كان به أذى ووجوب الفدية لحلقة وبيان قدرها

(۱۰) عذر کی وجہ سے محرم سر منڈا سکتا ہے

٧٤٩– حديث كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «لَعَلَّكَ آذاكَ هَوَامُّكَ؟» قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «احْلِقْ رَأْسَكَ، وَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ».

۷۴۹۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا غالباً جوؤں سے تم کو تکلیف ہے؟ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھر سر منڈا لے اور تین دن کے روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا ایک بکری ذبح کر۔

أخرجه البخاري في: ٢٧– كتاب المحصر: ٥– باب قول الله تعالى: ﴿فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه﴾.

٧٥٠– حديث كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هذَا الْمَسْجِدِ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ﴿فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ﴾ فَقَالَ: حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: «مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هذَا، أَمَا تَجِدُ شَاةً؟» قُلْتُ: لاَ، قَالَ: «صُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، لِكُلِّ

۷۵۰۔ عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس مسجد میں حاضر ہوا ان کی مراد کوفہ کی مسجد سے تھی۔ اور ان سے روزے کے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ لوگ مجھے احرام میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور جوئیں (سر سے) میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرا خیال یہ نہیں تھا کہ تم اس حد تک تکلیف میں مبتلا ہو گئے ہو۔ تم کوئی بکری نہیں مہیا کر سکتے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا' پھر تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ ہر مسکین کو آدھا صاع کھانا کھلانا' اور اپنا سر منڈوا لو۔ کعب نے کہا تو یہ

مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ ، وَاحْلِقْ رَأْسَكَ» فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً ، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً.

آیت خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی' اور اس کا حکم تم سب کے لئے عام ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٢- سورة البقرة : ٣٢- باب قوله ﴿فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه﴾.

(١١) باب جواز الحجامة للمحرم

(۱۱) محرم کے لیے پچھنے لگانے کا جواز

٧٥١- حديث ابْنِ بُحَيْنَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ، وَهُوَ مُحْرِمٌ ، بِلَحْيِ جَمَلٍ ، فِي وَسَطِ رَأْسِهِ.

۷۵۱۔ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مقام لحی جمل میں' جب کہ آپ محرم تھے' اپنے سر کے بیچ میں پچھنا لگوایا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ١١- باب الحجامة للمحرم.

(١٣) باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه

(۱۳) محرم کے لیے بدن اور سر دھونا جائز ہے

٧٥٢- حديث أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، قَالَ : إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْعَبَّاسِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالأَبْوَاءِ ؛ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ : يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ؛ وَقَالَ الْمِسْوَرُ : لاَ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ ؛ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ. فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ ، وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَنْ هذَا؟ فَقُلْتُ : أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ ، فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي

۷۵۲۔ عبداللہ بن حنین بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت مسور بن مخرمہؓ کا مقام ابواء میں (ایک مسئلہ پر) اختلاف ہوا۔ عبداللہ بن عباسؓ تو یہ کہتے تھے کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن مسور کا کہنا تھا کہ محرم سر نہ دھوئے۔ پھر عبداللہ بن عباسؓ نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں (مسئلہ پوچھنے کے لئے) بھیجا میں جب ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں غسل کر رہے تھے۔ ایک کپڑے سے انہوں نے پردہ کر رکھا تھا۔ میں نے پہنچ کر سلام کیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کون ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں۔ آپ کی خدمت میں مجھے عبداللہ بن عباسؓ نے بھیجا ہے۔ دریافت کرنے کے لئے کہ احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ سر مبارک کس طرح دھوتے تھے؟ یہ سن کر انہوں نے کپڑے پر (جس سے پردہ تھا) ہاتھ رکھ کر اسے نیچے کیا اب آپ کا سر دکھائی دے رہا تھا جو شخص ان کے بدن پر پانی ڈال رہا تھا اس سے انہوں نے پانی ڈالنے کے لئے کہا اس نے ان کے سر پر

رَأْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ لإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ : اصْبُبْ ؛ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ؛ وَقَالَ : هكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ.

پانی ڈالا پھر انہوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ہلایا اور دونوں ہاتھ آگے لے گئے اور پھر پیچھے لائے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (احرام کی حالت) میں اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

أخرجهَ البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ١٤- باب الاغتسال للمحرم.

(١٤) باب ما يفعل المحرم إذا مات

(۱۴) محرم مرجائے تو کیا کریں

٧٥٣- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ، أَوْ قَالَ ، فَأَوْقَصَتْهُ ؛ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلاَ تُحَنِّطُوهُ ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

۷۵۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص میدان عرفہ میں (احرام باندھے ہوئے) کھڑا ہوا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے انہیں کچل دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے فرمایا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں انہیں کفن دو۔ اور یہ بھی ہدایت فرمائی کہ انہیں خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ان کا سر چھپاؤ۔ کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز: ٢٠- باب الكفن في ثوبين.

(١٥) باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض ونحوه

(۱۵) محرم کی شروط (محرم مرض یا کسی اور عذر کی وجہ سے احرام کھولنے کی شرط لگا سکتا ہے)

٧٥٤- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ لَهَا : «لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ؟» قَالَتْ : وَاللهِ! لاَ أَجِدُنِي إِلاَّ وَجِعَةً. فَقَالَ لَهَا : «حُجِّي وَاشْتَرِطِي ، قُولِي ، اللَّهُمَّ! مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي». وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ ابْنِ الأَسْوَدِ.

۷۵۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیرؓ کے پاس گئے (یہ زبیر عبدالمطلب کے بیٹے اور آنحضرت ﷺ کے چچا تھے) اور ان سے فرمایا۔ شاید تمہارا ارادہ حج کا ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ اللہ کی قسم میں تو اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پھر بھی حج کا احرام باندھ لے البتہ شرط لگا لینا اور یہ کہہ لینا کہ اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب تو مجھے (مرض کی وجہ سے) روک لے گا۔ اور (ضباعہؓ) مقداد بن اسود ؓ کے نکاح میں تھیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح: ١٥- باب الأكفاء في الدين.

(١٧) باب بيان وجوه الإحرام وإنه يجوز

(۱۷) احرام کی قسموں کا بیان حج مفرد۔ تمتع اور

إفراد الحج والتمتع والقران وجواز إدخال الحج على العمرة، ومتى يحل القارن من نسكه

٧٥٥- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ، ثُمَّ لاَ يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا». فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «انْقُضِي رَأْسَكِ ، وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ» فَفَعَلْتُ. فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ ، فَاعْتَمَرْتُ. فَقَالَ : «هذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ». قَالَتْ : فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، ثُمَّ حَلُّوا ، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا.

قران عمرے کے ساتھ حج کو شامل کیا جا سکتا ہے اور قارن کے حلال ہونے کا وقت

۷۵۵- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ پہلے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی ہو تو اسے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لینا چاہیے۔ ایسا شخص درمیان میں حلال نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حج اور عمرہ دونوں سے ایک ساتھ حلال ہو گا۔ میں بھی مکہ آئی تھی۔ اس وقت میں حائضہ ہو گئی۔ اس لئے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی اور نہ صفا اور مروہ کی سعی۔ میں نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے شکوہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنا سر کھول ڈال' کنگھا کر اور عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھ لے۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے ساتھ تنعیم بھیجا۔ میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا (اور عمرہ ادا کیا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کے بدلے میں ہے۔ (جسے تم نے چھوڑ دیا تھا) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جن لوگوں نے (حجتہ الوداع میں) صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ وہ بیت اللہ کا طواف صفا اور مروہ کی سعی کر کے حلال ہو گئے۔ پھر منیٰ سے واپس ہونے پر دوسرا طواف (یعنی طواف الزیارۃ) کیا' لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا۔ انہوں نے صرف ایک ہی طواف کیا۔ یعنی طواف الزیارۃ۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٣١- باب كيف تهل الحائض والنفساء.

٧٥٦- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ ،

۷۵۶- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجتہ الوداع کے سفر میں نکلے' ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا' اور بعض نے حج کا' پھر

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ». قَالَتْ : فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ ، وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ ، فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي ؛ فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ ، مَكَانَ عُمْرَتِي، مِنَ التَّنْعِيمِ.

ہم مکہ آئے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ نہ لایا ہو تو وہ حلال ہو جائے' اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی بھی ساتھ لایا ہو تو وہ ہدی کی قربانی سے پہلے حلال نہ ہو گا۔ اور جس نے حج کا احرام باندھا ہو تو اسے حج پورا کرنا چاہیے" حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں حائضہ ہو گئی اور عرفہ کا دن آگیا۔ میں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا' مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ میں اپنا سر کھول لوں' کنگھا کر لوں اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ چھوڑ دوں' میں نے ایسا ہی کیا اور اپنا حج پورا کر لیا۔ پھر میرے ساتھ آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بھیجا۔ اور مجھ سے فرمایا کہ میں اپنے چھوٹے ہوئے عمرہ کے عوض تنعیم سے دوسرا عمرہ کروں۔

أخرجه البخاري في : ٦- كتاب الحيض: ١٨- باب كيف تهل الحائض بالحج والعمرة.

٧٥٧- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي ، قَالَ : «مَالَكِ ، أَنُفِسْتِ؟» قُلْتُ : نَعَمْ ! قَالَ : «إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ». قَالَتْ : وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

۷۵۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم حج کے ارادہ سے نکلے۔ جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی اور اس رنج میں رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لائے' آپ نے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا حائضہ ہو گئی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ اس لیے تم بھی حج کے افعال پورے کر لو۔ البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

أخرجه البخاري في : ٦- كتاب الحيض: ١- باب كيف كان بدء الحيض.

٧٥٨- حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ ، فَنَزَلْنَا سَرِفَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

۷۵۸۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حج کے مہینوں اور آداب میں ہم حج کا احرام باندھ کر مدینہ سے چلے اور مقام سرف میں پڑاؤ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے

لأَصْحَابِهِ : «مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلاَ» وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ الْهَدْيُ ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةً ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي ، فَقَالَ : «مَا يُبْكِيكِ؟» قُلْتُ : سَمِعْتُكَ تَقُولُ لأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ ، قَالَ : «وَمَا شَأْنُكِ؟» قُلْتُ : لاَ أُصَلِّي. قَالَ : «فَلاَ يَضُرُّكِ ، أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ ، عَسَى اللهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا».

قَالَتْ : فَكُنْتُ ، حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مِنًى ، فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمنِ ، فَقَالَ : «اخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ ، فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا أَنْتَظِرْ كُمَا هٰهُنَا». فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ، فَقَالَ : «فَرَغْتُمَا؟» قُلْتُ : نَعَمْ ! فَنَادَى بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِاللَّيْلِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ ، ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ.

فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی نہ ہو اور وہ چاہے کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے لیکن جس کے ساتھ قربانی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے بعض مقدور (استطاعت) والوں کے ساتھ قربانی تھی۔ اس لئے ان کا (احرام صرف) عمرہ کا نہیں رہا۔ پھر نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ رو کیوں رہی ہو؟ میں نے کہا آپ نے اپنے اصحاب سے جو کچھ فرمایا وہ میں سن رہی تھی۔ اب تو میرا عمرہ ہو گیا آپؐ نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ میں نے کہا کہ نماز نہیں پڑھ سکتی (حیض کی وجہ) رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ کوئی حرج نہیں تو بھی آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہے اور جو ان سب کے مقدر میں لکھا ہے وہی تمہارا بھی مقدر ہے۔ اب حج کا احرام باندھ لے شاید اللہ تعالیٰ تمہیں عمرہ بھی نصیب کرے۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے حج کا احرام باندھ لیا پھر جب ہم (حج سے فارغ ہو کر اور) منیٰ سے نکل کر محصب میں اترے تو آں حضور ﷺ نے عبدالرحمٰن کو بلایا اور ان سے کہا کہ اپنی بہن کو حد حرم سے باہر لے جا (تنعیم) تاکہ وہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ لیں پھر طواف و سعی کرو، ہم تمہارا انتظار یہیں کریں گے۔ ہم آدھی رات کو آپؐ کی خدمت میں پہنچے تو آپؐ نے پوچھا کیا فارغ ہو گئے؟ میں نے کہا ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد اپنے اصحاب میں کوچ کا اعلان کر دیا بیت اللہ کا طواف وداع کرنے والے لوگ صبح کی نماز سے پہلے ہی روانہ ہو گئے اور مدینہ کو چل دیئے۔

أخرجه البخاري في : ٢٦- كتاب العمرة: ٩- باب المعتمر إذا طاف طواف العمرة ثم خرج هل يجزئه من طواف الوداع.

٧٥٩- حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلاَ نُرَى إِلاَّ أَنَّهُ الْحَجُّ ،

۷۵۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہماری نیت حج کے سوا اور کچھ نہ تھی۔ جب ہم مکہ پہنچے تو (اور لوگوں نے) بیت

فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ، فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ. قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها ، فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ ، قَالَتْ : يَارَسُولَ اللهِ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ؟ قَالَ : «وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ؟» قُلْتُ : لاَ. قَالَ : «فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا». قَالَتْ صَفِيَّةُ : مَا أُرَانِي إِلاَّ حَابِسَتَهُمْ قَالَ : «عَقْرَى حَلْقَى! أَوَ مَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ : قُلْتُ : بَلَى! قَالَ : «لاَ بَأْسَ، انْفِرِي». قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا ، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا.

اللہ کا طواف کیا۔ آنحضور ﷺ کا حکم تھا کہ جو قربانی اپنے ساتھ نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے۔ چنانچہ جن کے پاس ہدی نہ تھی وہ حلال ہو گئے۔ (افعال عمرہ کے بعد) آنحضور ﷺ کی ازواج مطہرات ہدی نہیں لے گئی تھیں۔ اس لئے انہوں نے بھی احرام کھول ڈالے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں حائضہ ہو گئی تھی اس لئے میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی (یعنی عمرہ چھوٹ گیا اور حج کرتی چلی گئی) جب محصب کی رات آئی میں نے کہا یا رسول اللہ! اور لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں۔ لیکن میں صرف حج کر سکی ہوں۔ اس پر آپؐ نے پوچھا' کیا جب ہم مکہ آئے تھے' تو تم طواف نہ کر سکی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم تک چلی جا۔ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ (پھر عمرہ ادا کر) ہم لوگ تمہارا فلاں جگہ انتظار کریں گے۔ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہے میں بھی آپ لوگوں کو روکنے کا سبب بن جاؤں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' نگوڑی' سرمنڈی! کیا تو نے یوم نحر کا طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا' کیوں نہیں' میں تو طواف کر چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا' پھر کوئی حرج نہیں' چل کوچ کر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر میری ملاقات نبی کریم ﷺ سے ہوئی تو آپؐ مکہ سے جاتے ہوئے اوپر کے حصہ پر چڑھ رہے تھے اور میں نشیب میں اتر رہی تھی۔ یا یہ کہا کہ میں اوپر چڑھ رہی تھی اور آنحضور ﷺ اس چڑھاؤ کے بعد اتر رہے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٣٤- باب التمتع والإقران والإفراد بالحج وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدي.

٧٦٠- حديث عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ

۷۶۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ حضرت عائشہ رضی

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو محمد تھی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سگے بھائی تھے۔ جاہلیت میں ان کا نام عبدا لکعبہ تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے بدل دیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ صلح حدیبیہ کے سال اسلام قبول کیا۔ آٹھ احادیث کے راوی ہیں جن میں سے تین متفق علیہ ہیں۔ ۵۸ ہجری کو وفات پائی۔

عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

اللہ عنہا کو اپنے ساتھ سواری پر لے جائیں اور تنعیم سے انہیں عمرہ کرالائیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٦- كتاب العمرة: ٦- باب عمرة التنعيم.

٧٦١- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. عَنْ عَطَاءٍ؛ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، فِي أُنَاسٍ مَعَهُ ، قَالَ: أَهْلَلْنَا ، أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ. قَالَ عَطَاءٌ ، قَالَ جَابِرٌ : فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَحِلَّ، وَقَالَ : «أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ» قَالَ عَطَاءٌ ، قَالَ جَابِرٌ. وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ ؛ فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ : لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلاَّ خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا ، فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَذْيَ! قَالَ : وَيَقُولُ جَابِرٌ ، بِيَدِهِ هكَذَا ، وَحَرَّكَهَا ؛ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ : «قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ للهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ ، وَلَوْ لاَ هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ ، فَحِلُّوا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ». فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

۷۶۱- حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اس وقت اور لوگ بھی ان کے ساتھ تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ خالص حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرہ کا نہیں باندھا۔ عطاء نے بیان کیا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر آنحضرت ﷺ ۴ ذی الحجہ کی صبح کو آئے اور جب ہم بھی حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ حلال ہو جاؤ اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ' عطاء نے بیان کیا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپؐ نے ان پر یہ ضروری نہیں قرار دیا بلکہ صرف حلال کیا۔ پھر آنحضرتؐ کو معلوم ہوا کہ "ہم میں یہ بات ہو رہی ہے کہ عرفہ پہنچنے میں صرف پانچ دن رہ گئے ہیں۔ اور پھر بھی آپؐ نے ہمیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کا حکم دیا ہے۔ کیا ہم عرفات اس حالت میں جائیں کہ مذی یا منی ہمارے ذکر سے ٹپک رہی ہو"---- عطاء نے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کو ہلاتے ہوئے اشارہ کیا کہ اس طرح مذی ٹپک رہی ہو---- پھر آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا "تمہیں معلوم ہے کہ میں تم میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں' تم میں سب سے زیادہ سچا ہوں اور سب سے زیادہ نیک ہوں۔ اگر میرے پاس ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہوتا تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ پس تم بھی حلال ہو جاؤ۔ اگر مجھے وہ بات پہلے سے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔" چنانچہ ہم حلال ہو گئے اور ہم نے آنحضرت ﷺ کی بات سنی اور آپ کی اطاعت کی۔

أخرجه البخاري في : ٩٦- كتاب الاعتصام : ١٧- باب نهي النبي ﷺ على التحريم ، إلا ما

تعرف إباحته.

٧٦٢– حديث جابر ، قال : أمر النبي ﷺ عليًا أن يقيم على إحرامه. قال جابر : فقدم علي بن أبي طالب رضي الله عنه بسعايته ، قال له النبي ﷺ : «بم أهللت يا علي؟» قال : بما أهل به النبي ﷺ، قال : «فأهد وامكث حرامًا كما أنت». قال ، وأهدى له علي هديًا.

۷۶۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (جب وہ یمن سے مکہ آئے) فرمایا تھا کہ وہ اپنے احرام پر باقی رہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ولایت (یمن) سے آئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا' علی! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے؟ عرض کیا جس طرح احرام آپ نے باندھا ہو! فرمایا پھر قربانی کا جانور بھیج دو اور جس طرح احرام باندھا ہے اسی کے مطابق عمل کرو۔ (حضرت جابرؓ نے) کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے لئے قربانی کے جانور لائے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٦١- باب بعث علي بن أبي طالب عليه السلام وخالد بن الوليد رضي الله عنه إلى اليمن قبل حجة الوداع.

٧٦٣– حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنهما ، أن النبي ﷺ أهل وأصحابه بالحج ، وليس مع أحد منهم هدي ، غير النبي ﷺ وطلحة وكان علي قدم من اليمن ومعه الهدي، فقال : أهللت بما أهل به رسول الله ﷺ ؛ وأن النبي ﷺ أذن لأصحابه أن يجعلوها عمرة، يطوفوا بالبيت ، ثم يقصروا ويحلوا ، إلا من معه الهدي ، فقالوا ننطلق إلى منى وذكر أحدنا يقطر! فبلغ النبي ﷺ ، فقال : «لو استقبلت من أمري ما استدبرت ما أهديت، ولو لا أن معي الهدي لأحللت». وأن عائشة حاضت ، فنسكت المناسك كلها ، غير أنها لم تطف بالبيت ؛ قال : فلما طهرت وطافت،

۷۶۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا تھا اور آنحضرت ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے ساتھ قربانی نہیں تھی۔ ان ہی دنوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تو ان کے ساتھ بھی قربانی تھی انہوں نے کہا کہ جس چیز کا احرام رسول اللہ ﷺ نے باندھا ہے میرا بھی احرام وہی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو (مکہ میں پہنچ کر) اس کی اجازت دی تھی کہ اپنے حج کو عمرہ میں تبدیل کریں۔ اور بیت اللہ کا طواف (اور صفا مروہ کی سعی) کرکے بال ترشوالیں اور احرام کھول دیں لیکن وہ لوگ ایسا نہ کریں جن کے ساتھ قربانی ہو۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ ہم منیٰ سے حج کے لئے اس طرح سے جائیں گے کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا جو بات اب ہوئی اگر پہلے سے معلوم ہوتی تو میں اپنے ساتھ ہدیٰ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو (افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد) میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہؓ (اس حج میں) **حائضہ** ہو گئی تھیں اس لئے انہوں نے اگرچہ تمام مناسک ادا کئے

قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَنْطَلِقُونَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ؟ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحَجَّةِ.

وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا، فَقَالَ : أَلَكُمْ هٰذِهِ خَاصَّةً يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ : «لاَ ، بَلْ لِلأَبَدِ».

لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا پھر جب وہ پاک ہو گئیں اور طواف کر لیا تو عرض کی یا رسول اللہ! سب لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی ہوں آپ نے اس پر عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے کہا کہ انہیں ہمراہ لے کر تنعیم جائیں اور عمرہ کرا لائیں۔ یہ عمرہ حج کے بعد ذی الحجہ کے ہی مہینہ میں ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ جب جمرہ عقبہ کی رمی کر رہے تھے تو مالک بن جعشم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ (عمرہ اور حج کے درمیان احرام کھول دینا) صرف آپ ہی کے لئے ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٦- كتاب العمرة: ٦- باب عمرة التنعيم.

(٢١) باب في الوقوف وقوله تعالى ﴿ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس﴾

(۲۱) وقوف عرفہ کا بیان

٧٦٤- حديث عَائِشَةَ. قَالَ عُرْوَةُ : كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلاَّ الْحُمْسَ ، وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ ، وَكَانَ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ : يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوفُ فِيهَا ، وَتُعْطِي الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ الثِّيَابَ تَطُوفُ فِيهَا، فَمَنْ لَمْ يُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَاناً ؛ وَكَانَ يُفِيضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ ، وَيُفِيضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ، وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ هٰذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ قَالَ : كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوا

۷۶۴۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حمس کے سوا بقیہ سب لوگ جاہلیت میں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے۔ حمس قریش اور اس کی آل اولاد کو کہتے تھے اور لوگوں کو (خدا واسطے) کپڑے دیا کرتے تھے۔ (قریش) کے مرد دوسرے مردوں کو تاکہ وہ انہیں پہن کر طواف کر سکیں اور (قریش) کی عورتیں دوسری عورتوں کو تاکہ وہ انہیں پہن کر طواف کر سکیں اور جن کو قریش کپڑا نہ دیتے وہ بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے دوسرے سب لوگ تو عرفات سے واپس ہوتے لیکن قریش مزدلفہ ہی سے (جو حرم میں تھا) واپس ہو جاتے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ آیت قریش کے بارے میں نازل ہوئی کہ "پھر تم بھی (قریش) وہیں سے واپس آؤ جہاں سے اور لوگ واپس آتے ہیں، یعنی عرفات سے" (سورہ بقرہ : ۱۹۹) انہوں نے بیان کیا کہ قریش مزدلفہ ہی سے لوٹ آتے تھے اس لئے انہیں بھی عرفات سے لوٹنے کا حکم ہوا۔

إِلَى عَرَفَاتٍ. أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٩١- باب الوقوف بعرفة.

٧٦٥- حديث جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي ، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ ، فَقُلْتُ : هَذَا وَاللهِ مِنَ الْحُمْسِ ، فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا؟

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٩١- باب الوقوف بعرفة.

۷۶۵۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا ایک اونٹ کھو گیا تو میں عرفات میں اس کو تلاش کرنے گیا۔ یہ دن عرفات کا تھا۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ عرفات کے میدان میں کھڑے ہیں۔ میری زبان سے نکلا قسم اللہ کی! یہ تو قریش ہیں' پھر یہ یہاں کیوں ہیں۔

(٢٢) باب في نسخ التحلل من الإحرام والأمر بالتمام

٧٦٦- حديث أَبِي مُوسَى رضي الله عنه ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ ؛ فَقَالَ : «أَحَجَجْتَ؟» قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : «بِمَا أَهْلَلْتَ؟» قُلْتُ : لَبَّيْكَ بِإِهْلاَلٍ كَإِهْلاَلِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «أَحْسَنْتَ ، انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ». ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ؛ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى خِلاَفَةِ عُمَرَ رضي الله عنه، فَذَكَرْتُهُ لَهُ ، فَقَالَ: إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ ، وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ.

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٢٥- باب الذبح قبل الحلق.

(۲۲) احرام باندھتے وقت جو تلبیہ کیا جائے اس کے پورا کرنے کا بیان

۷۶۶۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے (جو مکہ کے قریب ایک جگہ ہے) آپ نے پوچھا کیا تو نے حج کی نیت کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تو نے احرام کس چیز کا باندھا ہے؟ میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے احرام کی طرح احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے اچھا کیا' اب جا۔ چنانچہ (مکہ پہنچ کر) میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی' پھر میں بنو قیس کی ایک خاتون کے پاس آیا اور انہوں نے میرے سر کی جوئیں نکالیں' اس کے بعد میں نے حج کی لبیک پکاری۔ اس کے بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک اسی کا فتویٰ دیتا رہا پھر جب میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں کتاب اللہ پر بھی عمل کرنا چاہئے اور اس میں پورا کرنے کا حکم ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت پر بھی عمل کرنا چاہئے' آنحضرت ﷺ قربانی سے پہلے حلال نہیں ہوئے تھے۔

(٢٣) باب جواز التمتع

٧٦٧- حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله

(۲۳) تمتع کے جائز ہونے کا بیان

۷۶۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان کیا

عنهما ، قَالَ : أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللهِ، فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتَّى مَاتَ. قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

کہ (حج میں) تمتع کا حکم قرآن میں نازل ہوا اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کے ساتھ (حج) کیا' پھر اس کے بعد قرآن نے اس سے نہیں روکا اور نہ اس سے حضور ﷺ نے روکا' یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی (لہٰذا تمتع اب بھی جائز ہے) یہ تو ایک صاحب نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٢- سورة البقرة : ٣٣- باب ﴿فمن تمتع بالعمرة إلى الحج﴾.

(٢٤) باب وجوب الدم على المتمتع وإنه إذا عدمه لزمه صوم ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجع إلى أهله

(۲۴) متمتع پر قربانی واجب ہے نہ ملنے پر روزے رکھے

٧٦٨- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى ، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ، ثُمَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى ، فَسَاقَ الْهَدْيَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ : «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لاَ يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلاَثَةَ

۷۶۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے پھر حج کیا اور قربانی کی اور آپ ذی الحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی لے گئے رسول اللہ ﷺ نے پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا پھر حج کے لئے لبیک پکارا لوگوں نے بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے حج کیا لیکن بہت سے لوگ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے گئے تھے اور بہت سے نہیں لے گئے تھے جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو لوگوں سے کہا کہ جو شخص قربانی ساتھ لایا ہو اس کے لئے حج پورا ہونے تک کوئی بھی ایسی چیز حلال نہیں ہو سکتی جسے اس نے اپنے اوپر (احرام کی وجہ سے) حرام کر لیا ہے لیکن جن کے ساتھ قربانی نہیں ہے تو وہ بیت اللہ کا طواف کر لیں اور صفا اور مروہ کی سعی کر کے بال ترشوالیں اور حلال ہو جائیں پھر حج کے لئے (از سر نو آٹھویں ذی الحجہ کو احرام باندھیں) ایسا شخص اگر قربانی نہ پائے تو تین دن کے روزے حج ہی کے دنوں میں اور سات دن کے روزے گھر واپس آ کر رکھے۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ پہنچے تو

۷۶۷۔ ایک صاحب سے مراد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جن کی رائے تمتع کے خلاف تھی۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس خیال کو ان کی رائے قرار دیا اور قرآن و حدیث کے خلاف اسے تسلیم نہیں کیا۔ (راز)

أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ».

فَطَافَ ، حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ ، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا، فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ ، فانصرف فأتى الصفا ، فطاف بالصفا والمروة سبعة أطواف ، ثُمَّ لَمْ يحلل مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ. وَفَعَلَ، مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

سب سے پہلے آپ نے طواف کیا' پھر حجر اسود کو بوسہ دیا۔ تین چکروں میں آپ نے رمل کیا۔ اور باقی چار میں معمولی رفتار سے چلے۔ پھر بیت اللہ کا طواف پورا کر کے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی' سلام پھیر کر آپ صفا پہاڑی کی طرف آئے اور صفا اور مروہ کی سعی بھی سات چکروں میں پوری کی۔ جن چیزوں کو (احرام کی وجہ سے) حرام کر لیا تھا ان سے اس وقت تک آپ حلال نہیں ہوئے جب تک حج بھی پورا نہ کر لیا اور یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں قربانی کا جانور بھی ذبح نہ کر لیا پھر آپ (مکہ واپس آئے) اور بیت اللہ کا جب طواف افاضہ کر لیا تو ہر وہ چیز آپ کے لئے حلال ہو گئی جو احرام کی وجہ سے حرام تھی۔ جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لے کر گئے تھے انہوں نے بھی اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٠٤ - باب من ساق البدن معه.

٧٦٩- حديث عَائِشَةَ. عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها ، أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقِ (رقم ٧٦٨).

۷۶۹۔ عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کیا اور لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ حج تمتع کیا۔ یہ حدیث حضرت ابن عمرؓ والی گذشتہ حدیث (نمبر ۷۶۸) کی طرح ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٠٤- باب من ساق البدن معه.

(٢٥) باب بيان أن القارن لا يتحلل إلا في وقت تحلل الحاج المفرد

(۲۵) قارن مفرد کے احرام کے وقت اپنا احرام کھولے

٧٧٠- حديث حَفْصَةَ رضي الله عنها ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ : «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ

۷۷۰۔ آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! کیا بات ہے اور لوگ تو عمرہ کر کے حلال ہو گئے' لیکن آپ حلال نہیں ہوئے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی تلبید (بالوں کو جمانے کے لئے ایک لیس دار چیز کا استعمال کرنا)

هَدْيِي فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ».

کی ہے اور اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لایا ہوں اس لئے میں قربانی کرنے سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٣٤- باب التمتع الإقران والإفراد بالحج.

(٢٦) باب جواز التحلل بالإحصار وجواز القران

(۲۶) حاجی بوقت احصار احرام کھول سکتا ہے

٧٧١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ؛ قَالَ : حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ : إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ. ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ : مَا أَمْرُهُمَا إِلاَّ وَاحِدٌ. فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ : مَا أَمْرُهُمَا إِلاَّ وَاحِدٌ ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ. ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا ، وَرَأَى أَنَّ ذلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَأَهْدَى.

۷۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ کے ارادے سے چلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کام کروں گا جو (حدیبیہ کے سال) میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا۔ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ رسول کریم ﷺ نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ ہی کا احرام باندھا تھا پھر آپ نے کچھ غور کر کے فرمایا کہ عمرہ اور حج تو ایک ہی ہے اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے بھی یہی فرمایا کہ یہ دونوں تو ایک ہی ہیں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ کے ساتھ اب حج بھی اپنے لئے میں نے واجب قرار دے لیا ہے پھر (مکہ پہنچ کر) آپ نے دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا۔ آپ کا خیال تھا کہ یہ کافی ہے اور آپ قربانی کا جانور بھی ساتھ لے گئے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٢٧- كتاب المحصر: ٤- باب من قال ليس على المحصر بدل.

٧٧٢- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما. أَنَّهُ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ ، فَقَالَ : ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً.

۷۷۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اس سال حج کا ارادہ کیا جس سال حجاج حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلے میں لڑنے آیا تھا' تو آپ سے کہا گیا کہ مسلمانوں میں باہم جنگ ہونے والی ہے اور یہ بھی خطرہ ہے کہ آپ کو حج سے روک دیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔(احزاب:۲۱) ایسے وقت میں بھی وہی کام کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب

ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ ، قَالَ : مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلاَّ وَاحِدٌ ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي. وأَهْدَى هَدْياً اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذلِكَ، فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ ، وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الأَوَّلِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما : كَذلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

کرلیا ہے۔ پھر آپ چلے اور جب بیداء کے میدان میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی طرح کے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کرلیا ہے۔ آپ نے ایک قربانی بھی ساتھ لے لی جو مقام قدید سے خریدی تھی۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔ دسویں تاریخ سے پہلے نہ آپ نے قربانی کی' نہ کسی ایسی چیز کو اپنے لئے جائز کیا جس سے (احرام کی وجہ سے) آپ رک گئے تھے۔ نہ سر منڈوایا نہ بال ترشوائے۔ دسویں تاریخ میں آپ نے قربانی کی اور بال منڈوائے۔ آپ کا یہی خیال تھا کہ آپ نے ایک طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ادا کرلیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٧٧- باب طواف القارن.

(٢٧) باب في الإفراد والقران بالحج والعمرة

(۲۷) حج افراد اور قران کا بیان

٧٧٣- حديث ابْنِ عُمَرَ وَأَنسٍ. عَنْ بَكْرٍ ، أَنَّهُ ذَكَرَ لابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ، فَقَالَ (ابْنُ عُمَرَ) : أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، قَالَ : «مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً». وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ هَدْيٌ ، فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجاً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بِمَ أَهْلَلْتَ؟ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ؟» قَالَ : أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ : «فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْياً».

۷۷۳- بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھا تھا (تو حضرت ابن عمرؓ نے کہا) نبی ﷺ نے حج کا احرام باندھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ حج ہی کا احرام باندھا تھا۔ پھر ہم جب مکہ آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کا کر لے (اور طواف اور سعی کر کے احرام کھول دے) اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا۔ پھر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یمن سے لوٹ کر حج کا احرام باندھ کر آئے۔ آپؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کس طرح احرام باندھا ہے؟ ہمارے ساتھ تمہاری زوجہ (حضرت فاطمہؓ) بھی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا میں نے اس طرح کا احرام باندھا ہے جس طرح آپؐ نے باندھا ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھر اپنے احرام پر قائم رہو' کیونکہ ہمارے ساتھ قربانی کا جانور ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٦١- باب بعث علي بن أبي طالب عليه السلام وخالد بن الوليد رضي الله عنه إلى اليمن قبل حجة الوداع.

(٢٨) باب ما يلزم من أحرم بالحج ثم قدم مكة من الطواف والسعي

(۲۸) جو حج کا احرام باندھ کر مکہ آئے اس پر کیا لازم آتا ہے؟

٧٧٤- حديث ابْنِ عُمَرَ. عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ : سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ ، وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعاً ، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ﴿وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

۷۷۴- عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے بیت اللہ کا طواف عمرہ کے لئے کیا' لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کی۔ کیا ایسا شخص (بیت اللہ کے طواف کے بعد) اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا۔ اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صفا اور مروہ کی سعی کی' اور تمہارے لئے نبی کریم ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلوة: ٣٠- باب قول الله تعالى : ﴿واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى﴾.

(٢٩) باب ما يلزم من طاف بالبيت وسعى من البقاء على الإحرام وترك التحلل

(۲۹) حاجی کو طواف قدوم سے پہلے احرام نہیں کھولنا چاہیے

٧٧٥- حديث عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ رضي الله عنهما ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بنْ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ ، أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ ، فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رضي الله عنها أَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ حَجَّ أَبُوبَكْرٍ رضي الله عنه ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ

۷۷۵- محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی رحمہ اللہ نے' حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے حج کیا تھا اور مجھے حضرت عائشہؓ نے اس کے متعلق خبر دی کہ جب آپ مکہ مکرمہ آئے تو سب سے پہلا کام یہ کیا کہ آپ نے وضو کیا' پھر کعبہ کا طواف کیا' یہ آپ کا عمرہ نہیں تھا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور آپ نے بھی سب سے پہلے کعبہ کا طواف کیا۔ جب کہ یہ آپ کا بھی عمرہ نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا میں نے دیکھا کہ سب سے پہلے آپ نے بھی

۷۷۴- گویا حضرت ابن عمرؓ نے یہ اشارہ کیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی واجب ہے۔ اور یہ بھی بتلایا کہ صفا اور مروہ میں دوڑنا واجب ہے۔ اور جب تک یہ کام نہ کرے عمرے کا احرام نہیں کھل سکتا۔ (راز)

الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ عُمَرُ رضي الله عنه، مِثْلُ ذٰلِكَ. ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ رضي الله عنه، فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ. ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي، الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ، ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً. وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلاَ يَسْأَلُونَهُ وَلاَ أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى! مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَضَعُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لاَ يَحِلُّونَ. وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لاَ تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لاَ تَحِلاَّنِ. وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا.

کعبہ کا طواف کیا۔ آپ کا بھی یہ عمرہ نہیں تھا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا زمانہ آیا۔ (اور انہوں نے بھی ایسا ہی کیا) پھر میں نے اپنے والد زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی حج کیا۔ انہوں نے بھی پہلے جو کام کیا وہ یہی بیت اللہ کا طواف تھا جب کہ یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ اس کے بعد مہاجرین و انصار کو بھی میں نے دیکھا کہ وہ بھی اسی طرح کرتے رہے۔ اور ان کا بھی یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ آخری ذات جسے میں نے اس طرح کرتے دیکھا' وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی تھی۔ انہوں نے بھی عمرہ نہیں کیا تھا۔ ابن عمرؓ ابھی موجود ہیں لیکن ان سے لوگ اس کے متعلق پوچھتے نہیں۔ اسی طرح جو حضرات گذر گئے۔ ان کا بھی مکہ میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا قدم طواف کے لئے اٹھتا تھا۔ پھر یہ بھی احرام نہیں کھولتے تھے۔ میں نے اپنی والدہ (اسماء بنت ابی بکرؓ) اور خالہ (عائشہؓ) کو بھی دیکھا کہ جب وہ آتیں تو سب سے پہلے طواف کرتیں۔ اور یہ اس کے بعد احرام نہیں کھولتی تھیں۔ اور مجھے میری والدہ نے خبر دی کہ انہوں نے اپنی بہن (حضرت عائشہؓ) اور زبیر اور فلاں فلاں کے ساتھ عمرہ کیا ہے' یہ سب لوگ حجر اسود کا بوسہ لیتے تو عمرہ کا احرام کھول دیتے۔

أخرجه البخاري في: ٢٥- كتاب الحج: ٧٨- باب الطواف على وضوء.

٧٧٦- حديث أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ. عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، إِنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ، كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ: صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ، لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ

۷۷۶۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے غلام عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جب بھی حجون پہاڑ سے ہو کر گذرتیں تو یہ کہتیں "رحمتیں نازل ہوں اللہ کی محمد ﷺ پر' ہم نے آپؐ کے ساتھ یہیں قیام کیا تھا۔ ان دنوں ہمارے پاس (سامان) بہت ہلکے پھلکے تھے' سواریاں بھی

يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ ، قَلِيلٌ ظَهْرُنَا ، قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا ، فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ.

کم تھیں اور زاد راہ کی بھی کمی تھی۔ میں نے' میری بہن عائشہؓ نے' زبیر اور فلاں فلاں (رضی اللہ عنہم) نے عمرہ کیا اور جب بیت اللہ کا طواف کر چکے تو (صفا اور مروہ کی سعی کے بعد) ہم حلال ہو گئے۔ حج کا احرام ہم نے شام کو باندھا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٦- كتاب العمرة: ١١- باب متى يحل المعتمر.

(٣١) باب جواز العمرة في أشهر الحج

(۳۱) حج کے مہینوں میں عمرہ کے جائز ہونے کا بیان

٧٧٧- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً ، إِلاَّ مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ.

۷۷۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کو ساتھ لے کر تلبیہ کہتے ہوئے ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو (مکہ میں) تشریف لائے پھر آپؐ نے فرمایا کہ جن کے پاس ہدی نہیں ہے وہ بجائے حج کے عمرہ کی نیت کر لیں (اور عمرہ سے فارغ ہو کر حلال ہو جائیں' پھر حج کا احرام باندھیں)

أخرجه البخاري في : ١٨- كتاب تقصير الصلاة : ٣ - باب كم أقام النبي ﷺ في حَجَّتِهِ.

٧٧٨- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ نَصْرِ بْنِ عِمْرَانَ الضُّبَعِيِّ ، قَالَ : تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فَأَمَرَنِي ، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلاً يَقُولُ لِي : حَجٌّ مَبْرُورٌ ، وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : سُنَّةَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ لِي : أَقِمْ عِنْدِي فَأَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي- قَالَ شُعْبَةُ (الرَّاوِيُّ عنه) فَقُلْتُ : لِمَ؟ فَقَالَ : لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ.

۷۷۸- ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو کچھ لوگوں نے مجھے منع کیا۔ اس لئے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے تمتع کرنے کے لئے کہا۔ پھر میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہا ہے "حج بھی مبرور ہوا' اور عمرہ بھی مقبول ہوا" میں نے یہ خواب حضرت ابن عباسؓ کو سنایا' تو آپ نے فرمایا کہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ پھر فرمایا کہ میرے یہاں قیام کر' میں اپنے پاس سے تمہارے لئے کچھ مقرر کر کے دیا کروں گا۔ شعبہ (راوی) نے بیان کیا کیا کہ میں نے (ابو جمرہ سے) پوچھا' کہ ابن عباسؓ نے یہ کیوں کیا تھا؟ (یعنی مال کس بات پر دینے کے لئے کہا) انہوں نے بیان کیا کہ اسی خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا۔

۷۷۸- خواب کوئی شرعی حجت نہیں ہے مگر نیک لوگوں کے خواب جب شرعی امور کی تائید میں ہوں تو ان کے صحیح ہونے کا ظن غالب ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے حج تمتع کو رسول اللہ ﷺ کی سنت بتلایا۔ سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت بھی خلاف سنت بڑی سے بڑی عبادت سے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٣٤ - باب التمتع والإقران والإفراد بالحج.

(٣٢) باب تقليد الهديِ وإشعارِه عند الإحرام

(۳۲) قربانی کے جانور کی کوہان چیرنے اور اس کے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان

٧٧٩- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما : إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ ، فَقُلْتُ : مِنْ أَيْنَ قَالَ هذَا ابْنُ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللهِ تعالى ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ ، وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ. قُلْتُ : إِنَّمَا كَانَ ذلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ. قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ.

۷۷۹۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھے عطاء رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے کہا "عمرہ کرنے والا صرف بیت اللہ کے طواف سے حلال ہو سکتا ہے" (ابن جریج کہتے ہیں کہ) میں نے عطاء سے پوچھا کہ ابن عباسؓ نے یہ مسئلہ کہاں سے نکالا؟ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد **ثم محلها الى البيت العتيق** (پھر ان کا حلال ہونا پرانے گھر یعنی خانہ کعبہ کے پاس ہے۔ الحج:۳۳) سے اور نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی وجہ سے جو آپؐ نے اپنے اصحاب کو حجۃ الوداع میں احرام کھول دینے کے لئے دیا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ حکم تو عرفات میں ٹھہرنے کے بعد کے لئے ہے۔ حضرت عطاء نے کہا لیکن ابن عباسؓ کا یہ مذہب تھا کہ عرفات میں ٹھہرنے سے پہلے اور بعد ہر حال میں جب طواف کرے تو احرام کھول ڈالنا درست ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٧٧- باب حجة الوداع.

(٣٣) باب التقصير في العمرة

(۳۳) عمرہ کرنے والے کے لیے بال کتروانے کا بیان

٧٨٠- حديث مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ.

۷۸۰۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بال قینچی سے کترے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٢٧- باب الحلق والتقصير عند الإحلال.

(٣٤) باب إهلال النبي ﷺ وهديه

(۳۴) نبی اکرم ﷺ کا تلبیہ کہنا اور قربانی کے جانور کا بیان

٧٨١- حديث أَنسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه،

۷۸۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی

قَالَ : قَدِمَ عَلِيٌّ رضي الله عنه ، عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، مِنَ الْيَمَنِ ، فَقَالَ : «بِمَا أَهْلَلْتَ؟» قَالَ : بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ : «لَوْ لاَ أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لأَحْلَلْتُ».

رضی اللہ عنہ یمن سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے پوچھا کہ کس طرح کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جس طرح کا آنحضور ﷺ نے باندھا ہو۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٣٢- باب من أَهَلَّ في زمن النبي ﷺ كإهلال النبي ﷺ.

(٣٥) باب بيان عدد عمر النبي ﷺ وزمانهن

(۳۵) نبی اکرم ﷺ کے عمرے اور ان کے اوقات

٧٨٢- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ ، إِلاَّ الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ : عُمْرَتَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ ، وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ ، وَمِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

۷۸۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاروں عمرے ذی قعدہ میں کئے سوائے اس عمرہ کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا۔ آپ نے ایک حدیبیہ کا عمرہ کیا اور دوسرا آئندہ سال اس کی قضا کا عمرہ کیا تھا۔ اور (تیسرا) جعرانہ کا عمرہ جب آپ نے جنگ حنین کی غنیمت تقسیم کی تھی۔ پھر ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٦- كتاب العمرة: ٣- باب كم اعتمر النبي ﷺ.

٧٨٣- حديث زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ . قِيلَ لَهُ : كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ : تِسْعَ عَشْرَةَ. قِيلَ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ : سَبْعَ عَشْرَةَ. قِيلَ : فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ؟ قَالَ : الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرُ. أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ١- باب غزوة العشير أو العسيرة.

۷۸۳۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے غزوے کئے؟ انہوں نے کہا کہ انیس۔ پوچھا گیا' آپ حضور ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ تو انہوں نے کہا کہ سترہ میں۔ پھر پوچھا گیا آپ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ کہا کہ عسیرہ یا عشیرہ۔

٧٨٤- حديث زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ . أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً؟ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَمَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً، لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا ، حَجَّةَ الْوَدَاعِ.

۷۸۴۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انیس غزوے کیے اور آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج حجۃ الوداع کیا اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٧٧- باب حجة الوداع.

٧٨٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رضي الله عنهم . عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما ، جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ، وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلاَةَ الضُّحى. قَالَ : فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلاَتِهِمْ ؛ فَقَالَ : بِدْعَةٌ . ثُمَّ قَالَ لَهُ : كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ : أَرْبَعًا إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ. فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ. قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ ، فَقَالَ عُرْوَةُ : يَا أُمَّاهْ ، يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَلاَ تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبو عَبْدِ الرَّحْمنِ؟ قَالَتْ : مَا يَقُولُ؟ قَالَ : يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمُرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، قَالَتْ : يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمنِ ، مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلاَّ وَهُوَ شَاهِدُهُ ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

أخرجه البخاري في : ٢٦- كتاب العمرة: ٣- باب كم اعتمر النبي ﷺ.

۷۸۵۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد نبوی میں داخل ہوئے وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ لوگ مسجد نبوی میں اشراق کی نماز پڑھ رہے تھے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ان لوگوں کی اس نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بدعت ہے۔ پھر ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کئے تھے؟ انہوں نے کہا کہ چار' ایک ان میں سے رجب میں کیا تھا۔ لیکن ہم نے پسند نہیں کیا کہ ان کی اس بات کی تردید کریں۔ مجاہد نے بیان کیا کہ ہم نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے ان کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ نے پوچھا اے میری ماں' اے ام المومنین! ابو عبدالرحمٰن کی بات آپ سن رہی ہیں؟ حضرت عائشہؓ نے پوچھا وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ عروہ نے کہا وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے چار عمرے کئے تھے جن میں سے ایک رجب میں کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ ابو عبدالرحمٰن پر رحم کرے! آنحضرت ﷺ نے تو کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جس میں وہ (ابن عمرؓ) خود موجود نہ رہے ہوں۔ آپؐ نے رجب میں تو کبھی عمرہ ہی نہیں کیا۔

(٣٦) باب فضل العمرة في رمضان

(۳۶) رمضان المبارک میں عمرے کی فضیلت

٧٨٦- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، لِامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ:

۷۸۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری خاتون (ام سنان) سے پوچھا

۷۸۵۔ چاشت کی نماز صحیح احادیث سے ثابت ہے اور پڑھنا مسنون ہے۔ رہا حضرت عائشہؓ کا نفی کرنا تو وہ ان کے اپنے علم کی حد تک ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے نماز چاشت ہمیشہ اور باقاعدہ پڑھنے کی نفی ہے۔ اور جو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اسے بدعت کہا ہے تو ان کے اس قول سے مراد یہ ہے کہ جب مسجد میں اہتمام کے ساتھ نماز چاشت پڑھی جائے۔ جیسا کہ اس روایت میں لوگوں کا فعل ذکر ہے دوسرا نبی اکرم ﷺ کے حق میں ہمیشگی اور مواظبت کا اعتقاد رکھنے کی صورت پر محمول ہوگا۔

«مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّينَ مَعَنَا؟» قَالَتْ : كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ أَبُو فُلاَنٍ وَابْنُهُ (لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا) وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ، قَالَ : «فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيهِ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ» أَوْ نَحْواً مِمَّا قَالَ .

کہ تو ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کرتی تو وہ کہنے لگی کہ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ابو فلاں (یعنی اس کا خاوند) اور اس کا بیٹا سوار ہو کر (حج کے لئے) چل دیئے اور ایک اونٹ انہوں نے چھوڑا ہے جس سے پانی لایا جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان کا عمرہ ایک حج کے برابر ہوتا ہے یا اسی جیسی کوئی بات آپ نے فرمائی۔

أخرجه البخاري في : ٢٦- كتاب العمرة: ٤- باب عمرة في رمضان.

(٣٧) باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا ، والخروج منها من الثنية السفلى ودخول بلده من طريق غير التي خرج منها

(۳۷) مکہ میں دخول بلند راستے سے اور خروج نشیب سے مستحب ہے

٧٨٧- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ.

۷۸۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ شجرہ کے راستے سے گذرتے ہوئے ''معرس'' کے راستے سے مدینہ آتے۔ نبی کریم ﷺ جب مکہ جاتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے۔ لیکن واپسی میں ذوالحلیفہ کے نشیب میں نماز پڑھتے۔ آپ رات وہیں گذارتے تا آنکہ صبح ہو جاتی۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٥- باب خروج النبي ﷺ على طريق الشجرة.

٧٨٨- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى.

۷۸۸- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں بلند گھاٹی (یعنی جنت المعلی) کی طرف سے داخل ہوتے۔ اور ثنیۃ سفلی یعنی نیچے کی گھاٹی کی طرف سے باہر نکلتے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٤٠- باب من أين يدخل مكة.

٧٨٩- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، لَمَّا جَاءَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلاَهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

۷۸۹- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو اوپر کی بلند جانب سے شہر کے اندر داخل ہوئے اور (مکہ سے) جب واپس گئے تو نیچے کی طرف سے نکل گئے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٤١- باب من أين يخرج من مكة.

٧٩٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كُدًا مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ.

۷۹۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر شہر میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدی کی طرف سے نکلے جو مکہ کے بلند جانب ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٤١- باب من أين يخرج من مكة.

(٣٨) باب استحباب المبيت بذي طوى عند إرادة دخول مكة والاغتسال لدخولها ، ودخولها نهارا

(۳۸) ذی طویٰ میں رات کو رہنا اور نہا کر دن کو مکہ میں جانا مستحب ہے

٧٩١- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : بَاتَ النَّبِيُّ ﷺ ، بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما ، يَفْعَلُهُ.

۷۹۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ذی طوی میں رات گذاری۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ مکہ میں داخل ہوئے۔ اور حضرت ابن عمرؓ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٣٩- باب دخول مكة نهارا أو ليلا.

٧٩٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى، وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ ، يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ ، وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ ، وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ.

۷۹۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مکہ جاتے ہوئے مقام ذی طوی میں قیام فرماتے اور رات یہیں گذارا کرتے تھے۔ اور صبح ہوتی تو نماز فجر یہیں پڑھتے۔ یہاں نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک بڑے سے ٹیلے پر تھی۔ اس مسجد میں نہیں جو اب وہاں بنی ہوئی ہے بلکہ اس سے نیچے ایک بڑا ٹیلا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة: ٨٩- باب المساجد التي على طرق المدينة والمواضع التي صلى فيها النبي ﷺ.

٧٩٣- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ ،

۷۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس پہاڑ کے دونوں کونوں کا رُخ کیا جو اس کے اور جبل طویل کے درمیان کعبہ کی سمت ہیں۔ آپ اس مسجد کو جو اب وہاں تعمیر ہوئی ہے اپنی بائیں طرف کر لیتے ٹیلے

الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الأَكَمَةِ ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ ، تَدَعُ مِنَ الأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ، ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ.

کے کنارے۔ اور نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر تھی ٹیلے سے تقریباً دس ہاتھ چھوڑ کر پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة: ٨٩- باب المساجد التي على طرق المدينة والمواضع التي صلى فيها النبي ﷺ.

(٣٩) باب استحباب الرمل في الطواف والعمرة ، وفي الطواف الأول في الحج

(۳۹) طواف عمرہ اور حج کے طواف اول میں رمل مستحب ہے

٧٩٤- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الأَوَّلَ يَخُبُّ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ ، وَيَمْشِي أَرْبَعَةً ، وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

۷۹۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب بیت اللہ کا پہلا طواف (یعنی طواف قدوم) کرتے' تو اس کے تین چکروں میں آپ دوڑ کر چلتے اور چار میں معمول کے موافق چلتے۔ پھر جب صفا اور مروہ کی سعی کرتے تو بطن مسیل (وادی) میں دوڑ کر چلتے۔

أخرجه البخاري في :٢٥- كتاب الحج : ٦٣- باب من طاف بالبيت إذا قدم مكة قبل أن يرجع إلى بيته.

٧٩٥- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ، أَنْ يَرْمُلُوا الأَشْوَاطَ الثَّلاَثَةَ ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلاَّ الإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ.

۷۹۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (عمرہ القضاء ۷ھ میں) جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے' تو مشرکوں نے کہا کہ محمد آئے ہیں' ان کے ساتھ ایسے لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب (مدینہ منورہ) کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل (تیز چلنا جس سے اظہار قوت ہو) کریں۔ اور دونوں یمانی رکنوں کے درمیان حسب معمول چلیں۔ اور آپ نے یہ حکم نہیں دیا کہ سب پھیروں میں رمل کریں اس لئے کہ ان پر آسانی ہو۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٥٥- باب كيف كان بدء الرمل.

٧٩٦– حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللهِ ﷺ ، بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ.

۷۹۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی اس طرح کی کہ مشرکین کو آپ اپنی قوت دکھلا سکیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٥– كتاب الحج: ٨٠– باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة.

(٤٠) باب إستحبابِ استلام الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين

(۴۰) طواف میں دونوں ارکان یمانی کا چھونا مستحب ہے

٧٩٧– حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : مَا تَرَكْتُ اسْتِلاَمَ هذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلاَ رَخاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا.

۷۹۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دونوں رکن یمانی کو چومتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے بھی اس کے چومنے کو خواہ سخت حالات ہوں یا نرم، نہیں چھوڑا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥– كتاب الحج: ٥٧– باب الرمل في الحج والعمرة.

٧٩٨– حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما. عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، إِنَّهُ قَالَ : وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ. وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الأَرْكَانَ ، فَقَالَ لَهُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، إِنَّهُ لاَ يُسْتَلَمُ هذَانِ الرُّكْنَانِ.

۷۹۸۔ ابو الشعثاء رحمہ اللہ نے کہا، بیت اللہ کے کسی بھی حصہ سے بھلا کون پرہیز کر سکتا ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ چاروں رکنوں کا استلام کرتے تھے۔ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے ان سے کہا کہ ہم ان دو ارکان (شامی اور عراقی) کا استلام نہیں کرتے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥– كتاب الحج: ٥٩– باب من لَمْ يستلم إلا الركنين اليمانيين.

(٤١) باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف

(۴۱) طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے

٧٩٩– حديث عُمَرَ رضي الله عنه ، أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ ، فَقَالَ : إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لاَ تَضُرُّ وَلاَ تَنْفَعُ ، وَلَوْ لاَ أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

۷۹۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور فرمایا "میں خوب جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے۔ نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔ اگر رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے میں نہ دیکھتا، تو میں بھی کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔"

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج : ٥٠- باب ما ذكر في الحجر الأسود.

(٤٢) باب جواز الطواف على بعير وغيره ، واستلام الحجر بمحجن ونحوه للراكب

(۴۲) سواری پر طواف کرنا جائز ہے اور حجر اسود کو چھڑی سے چھوا جا سکتا ہے

٨٠٠- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما : قال : طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ.

۸۰۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنی اونٹنی پر طواف کیا تھا اور آپ حجر اسود کا استلام ایک چھڑی کے ذریعہ کر رہے تھے اور اس چھڑی کو چومتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٥٨- باب استلام الركن بالمحجن.

٨٠١- حديث أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، إِنِّي أَشْتَكِي ؛ قَالَ : «طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ». فَطُفْتُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ ، يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ ، يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ.

۸۰۱۔ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (حجۃ الوداع میں) اپنی بیماری کا شکوہ کیا (میں نے کہا کہ میں پیدل طواف نہیں کر سکتی) تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے رہ اور سوار ہو کر طواف کر۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ اس وقت بیت اللہ کے قریب نماز میں آیت **والطور وکتاب مسطور** کی تلاوت کر رہے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة: ٧٨- باب إدخال البعير في المسجد للعلة.

(٤٣) باب بيان أن السعي بين الصفا والمروة ركن لا يصح الحج إلا به

(۴۳) صفا مروہ کی سعی حج کا رکن ہے

٨٠٢- حديث عَائِشَةَ رضى الله عنها. عَنْ عُرْوَةَ ، إِنَّهُ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ :

۸۰۲۔ عروہ رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا--- ابھی میں نو عمر تھا--- کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "صفا اور مروہ دونوں اللہ

۷۹۹۔ اس روایت سے یہ واضح ہے کہ قبروں کی چوکھٹ چومنا یا قبروں کی زمین چومنا یا خود قبر کو چومنا یہ سب ناجائز کام ہیں۔ اور جاہلوں نے نکالے ہیں اور شرک ہیں۔ کیونکہ جن کی قبروں کو چومتے ہیں ان کو اپنے نفع نقصان کا مالک گردانتے ہیں اور ان کی دہائی دیتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ لہٰذا شرک ہونے میں کیا کلام ہے؟ اگر کوئی خالص محبت سے چومے تو یہ بھی غلط اور بدعت ہو گا۔ (راز)

۸۰۰۔ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ حجر اسود کو منہ لگا کر چومنا چاہیے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چوم لے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو لکڑی لگا کر اس کو چوم لے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو جب حجر اسود کے سامنے سے گزرے تو اپنے ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے اس کو چوم لے۔ (راز)

أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ فَلاَ أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ : كَلاَّ ، لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ - فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا - إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ فِي الأَنْصَارِ. كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ ، وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾.

تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اس لئے جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں" اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ان کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہو گا۔ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہرگز نہیں اگر مطلب یہ ہوتا جیسا کہ تم بتا رہے ہو پھر تو ان کی سعی نہ کرنے میں واقعی کوئی حرج نہیں تھا لیکن یہ آیت تو انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو منات بت کے نام کا احرام باندھتے تھے جو قدید کے مقابل میں رکھا ہوا تھا۔ وہ صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا اور اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اس لئے جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔"

أخرجه البخاري في : ٢٦-كتاب العمرة: ١٠-باب يفعل في العمرة ما يفعل في الحج.

٨٠٣- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها . عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها ، فَقُلْتُ لَهَا ، أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ فَوَاللهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لاَ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ . قَالَتْ : بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي ، إِنَّ هٰذِهِ الآيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ - لاَ جُنَاحَ

۸۰۳۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے "صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس لئے جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کا طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں" (البقرہ: ۱۵۸) قسم اللہ کی پھر تو کوئی حرج نہ ہونا چاہئے اگر کوئی صفا اور مروہ کی سعی نہ کرنا چاہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا بھتیجے! تم نے یہ بری بات کہی۔ اللہ کا مطلب یہ ہوتا تو قرآن میں یوں اترتا "ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں" بات یہ ہے کہ یہ آیت تو انصار کے لئے اتری تھی۔ جو اسلام سے پہلے منات بت کے نام پر جو مشلل میں رکھا ہوا تھا اور جس کی یہ پوجا کیا کرتے تھے،

عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَتطَوَّفَ بِهِمَا - وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الأَنْصَارِ ؛ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ ، فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ ذٰلِكَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ الآيَةَ.

قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها ، وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ، فَلَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا.

(قَالَ الزُّهْرِيُّ ، رَاوِي الْحَدِيثِ) ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَابَكْرِبْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، فَقَالَ : إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ أَنَّ النَّاسَ ، إِلاَّ مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ ، مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ ، كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ ، بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَإِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا ، فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا

احرام باندھتے تھے۔ یہ لوگ جب (زمانہ جاہلیت میں) احرام باندھتے تو صفا مروہ کی سعی کو اچھا نہیں خیال کرتے تھے۔ اب جب اسلام لائے تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا۔ اور کہا' کہ یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کی سعی اچھی نہیں سمجھتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں ـــــ'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو پہاڑوں کے درمیان سعی کی سنت جاری کی ہے۔ اس لئے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اسے ترک کردے۔ (زہری' راوی حدیث) نے کہا کہ پھر میں نے اس کا ذکر ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو یہ علمی بات اب تک نہیں سنی تھی۔ بلکہ میں نے بہت سے اصحاب علم سے تو یہ سنا ہے کہ وہ یوں کہتے تھے کہ عرب کے لوگ (ان لوگوں کے سوا جن کا حضرت عائشہؓ نے ذکر کیا جو مناۃ کے لئے احرام باندھتے تھے) سب صفا و مروہ کا پھیرا کیا کرتے تھے۔ جب اللہ پاک نے قرآن شریف میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر فرمایا اور صفا و مروہ کا ذکر نہیں کیا تو وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم تو جاہلیت کے زمانہ میں صفا اور مروہ کا پھیرا کیا کرتے تھے۔ اور اب اللہ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر تو فرمایا' لیکن صفا مروہ کا ذکر نہیں کیا۔ تو کیا صفا و مروہ کی سعی کرنے میں ہم پر کچھ گناہ ہو گا؟ تب اللہ نے یہ آیت اتاری ''صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں ـــــ'' ابوبکر نے کہا میں سنتا ہوں کہ یہ آیت دونوں فرقوں کے باب میں اتری ہے۔ یعنی اس فرقے کے باب میں جو جاہلیت کے زمانے میں صفا و مروہ کا طواف برا جانتا تھا اور اس کے باب میں جو جاہلیت کے زمانہ میں صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے۔ پھر مسلمان ہونے کے بعد اس کا کرنا' اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا و

وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ﴾ الآيَةَ".

قَالَ أَبُوبَكْرٍ: فَأَسْمَعُ هٰذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا : فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الإِسْلَامِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتَّى ذَكَرَ لَكَ بَعْدَمَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ.

مروہ کا نہیں کیا' برا سمجھے۔ یہاں تک کہ اللہ نے بیت اللہ کے طواف کے بعد ان کا بھی ذکر فرمادیا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٧٩- باب وجوب الصفا والمروة وجعل من شعائر الله.

٨٠٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ قَالَ : نَعَمْ! لأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ .

۸۰۴۔ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا' کیا آپ لوگ صفا اور مروہ کی سعی کو برا سمجھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا' ہاں! کیونکہ یہ عہد جاہلیت کا شعار تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی "صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان کی سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے" (البقرہ: ۱۵۸)

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٨- باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة.

(٤٥) باب استحباب إدامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمى جمرة العقبة يوم النحر

(۴۵) حاجی جمرہ عقبہ کی رمی شروع کرنے تک لبیک پکارتا جائے

٨٠٥- حديث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَالْفَضْلُ . عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما ، إِنَّهُ قَالَ : رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ

۸۰۵۔ حضرت ابن عباسؓ کے غلام کریبؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ میں عرفاتؓ سے رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ مزدلفہ

مِنْ عَرَفَاتٍ ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشِّعْبَ الأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ ، فَبَالَ ، ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا . فَقُلْتُ الصَّلاَةَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «الصَّلاَةُ أَمَامَكَ» . فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ ، فَصَلَّى ، ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ. قَالَ كُرَيْبٌ : فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، عَنِ الْفَضْلِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ.

کے قریب بائیں طرف جو گھاٹی پڑتی ہے، جب رسول اللہ ﷺ وہاں پہنچے تو آپ نے اونٹ کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور تشریف لائے تو میں نے آپ پر وضو کا پانی ڈالا، آپ نے ہلکا سا وضو کیا میں نے کہا یا رسول اللہ اور نماز! آپ نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ میں پڑھی جائے گی) پھر آپ سوار ہو گئے جب مزدلفہ میں آئے تو (مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر) پڑھی پھر مزدلفہ کی صبح (یعنی دسویں تاریخ) کو رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے فضل بن عباسؓ سوار ہوئے۔ کریب نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن عباسؓ نے فضلؓ کے ذریعہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ برابر لبیک کہتے رہے تا آنکہ جمرہ عقبہ پر پہنچ گئے (اور وہاں آپ نے کنکریاں ماریں)۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٩٣- باب النزول بين عرفة وجمع.

(٤٦) باب التلبية والتكبير في الذهاب من منى إلى عرفات في يوم عرفة

(۴۶) لبیک اور تکبیر کہنا جب منیٰ سے عرفات کو عرفہ کے دن جائے

٨٠٦- حديث أَنَسٍ ﷺ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا ، وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ ، عَنِ التَّلْبِيَةِ ، كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ : كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي، لاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ ؛ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ ، فَلاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

۸۰۶- محمد بن ابی بکر ثقفی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے تلبیہ کے متعلق دریافت کیا کہ آپ لوگ حضرت نبی کریم ﷺ کے عہد میں اسے کس طرح کہتے تھے؟ اس وقت ہم منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تلبیہ کہنے والے تلبیہ کہتے اور اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور تکبیر کہنے والے تکبیر۔ اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کرتا۔

أخرجه البخاري في : ١٣- كتاب العيدين : ١٢- باب التكبير أيام منى وإذا غدا إلى عرفة.

(٤٧) باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة ، واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جمعا

(۴۷) عرفات سے مزدلفہ لوٹنا اور اسی رات مغرب و عشاء جمع کرنا

بالمزدلفة في هذه الليلة

٨٠٧– حديث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه ، قَالَ : دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ، فَقُلْتُ الصَّلاَةَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ : «الصَّلاَةُ أَمَامَكَ» فَرَكِبَ ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ، نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضوءَ ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاَة، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِه ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا.

۸۰۷۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میدان عرفات سے واپس ہوئے۔ جب گھاٹی میں پہنچے تو آپ اتر گئے۔ آپؐ نے (پہلے) پیشاب کیا' پھر وضو کیا' اور خوب اچھی طرح نہیں کیا۔ تب میں نے کہا' یا رسول اللہ نماز کا وقت (آگیا) آپ نے فرمایا' نماز تمہارے آگے ہے۔ (یعنی مزدلفہ چل کر پڑھیں گے) جب مزدلفہ میں پہنچے تو آپ نے خوب اچھی طرح وضو کیا' پھر جماعت کھڑی کی گئی۔ آپ نے مغرب کی نماز پڑھی' پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اس کی جگہ بٹھایا' پھر عشاء کی جماعت کھڑی کی گئی اور آپؐ نے نماز پڑھی۔ اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

أخرجه البخاري في : ٤-كتاب الوضوء: ٦- باب إسباغ الوضوء.

٨٠٨– حديث أُسَامَةَ. عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : سُئِلَ أُسَامَةَ وَأَنَا جَالِسٌ ، كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

۸۰۸۔ عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا اور میں بھی وہیں موجود تھا' کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفات سے رسول اللہ ﷺ کے واپس ہونے کی چال کیا تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ پاؤں اٹھا کر چلتے تھے ذرا تیز' لیکن جب جگہ پاتے (ہجوم نہ ہوتا) تو (زیادہ) تیز چلتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٩٢- باب السير إذا دفع من عرفة.

٨٠٩– حديث أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

۸۰۹۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں آکر مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ ملا کر پڑھا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٩٦- باب من جمع بينهما و لم يتطوع.

٨١٠– حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ

۸۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو اگر سفر میں جلد چلنا منظور ہوتا تو مغرب اور

وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ.

عشاء ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ١٨- كتاب تقصير الصلاة : ١٣- باب الجمع في السفر بين المغرب والعشاء.

(٤٨) باب استحباب زيادة التغليس بصلاة الصبح يوم النحر بالمزدلفة والمبالغة فيه بعد تحقق طلوع الفجر

(۴۸) مزدلفہ میں عید کی صبح کو بہت سویرے صبح کی نماز پڑھنے کا بیان

٨١١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنهما، قَالَ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، صَلَّى صَلاَةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا ، إِلاَّ صَلاَتَيْنِ : جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا.

۸۱۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ دو نمازوں کے سوا میں نے نبی کریم ﷺ کو اور کوئی نماز بغیر وقت نہیں پڑھتے دیکھا آپؐ نے مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں اور فجر کی نماز بھی اس دن (مزدلفہ میں) معمولی' وقت سے پہلے ادا کی۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٩٩- باب متى يصلي الفجر بجمع.

(٤٩) باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن من مزدلفة إلى منىً في أواخر الليل قبل زحمة الناس واستحباب المكث لغيرهم حتى يصلوا الصبح بمزدلفة

(۴۹) ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے

٨١٢- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ ، فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ ، وَكَانَتْ امْرَأَةً بَطِيئَةً ، فَأَذِنَ لَهَا ؛ فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ ، وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ، ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ ؛ فَلأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا

۸۱۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے مزدلفہ میں قیام کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کو لوگوں کے اژدہام سے پہلے روانہ ہونے کی اجازت دے دی تھی۔ وہ بھاری بھرکم بدن کی خاتون تھیں' اس لئے آپؐ نے اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ اژدہام سے پہلے روانہ ہو گئیں۔ لیکن ہم لوگ وہیں ٹھیرے رہے اور صبح کو آپ کے ساتھ گئے۔ اگر میں بھی حضرت سودہؓ کی طرح آپ سے اجازت لیتی تو مجھ کو تمام خوشی کی چیزوں میں یہ بہت ہی پسند

۸۱۰۔ سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کا جمع کرنا اہلحدیث' امام احمد' امام شافعی' ثوری اور اسحاق سب کے نزدیک جائز ہے۔ خواہ جمع تقدیم کرے یعنی ظہر کے وقت عصر اور مغرب کے وقت عشاء پڑھ لے خواہ جمع تاخیر کرے یعنی عصر کے وقت ظہر اور عشاء کے وقت مغرب پڑھ لے۔ (راز)

اِسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.

ہوتا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٩٨- باب من قَدَّمَ ضعفة أهله بليل.

٨١٣- حديث أَسْمَاءَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ ، عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ ، فَقَامَتْ تُصَلِّي ، فَصَلَّتْ سَاعَةً . ثُمَّ قَالَتْ : يَا بُنَيَّ! هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ : لاَ ؛ فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ : هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَتْ : فَارْتَحِلُوا ؛ فَارْتَحَلْنَا ، وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا . فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ! مَا أُرَانَا إِلاَّ قَدْ غَلَّسْنَا. قَالَتْ : يَا بُنَيَّ! إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

۸۱۳۔ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کے غلام عبداللہ' حضرت اسماء سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رات کی رات میں ہی مزدلفہ پہنچ گئیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں۔ کچھ دیر تک نماز پڑھنے کے بعد پوچھا بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا کہ نہیں' اس لئے وہ دوبارہ نماز پڑھنے لگیں۔ کچھ دیر بعد پھر پوچھا کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا کہ اب آگے چلو (منیٰ کو) چنانچہ ہم ان کے ساتھ آگے چلے وہ (منیٰ میں) رمی جمرہ کرنے کے بعد پھر واپس آ گئیں اور صبح کی نماز اپنے ڈیرے پر پڑھی۔ میں نے کہا جناب! یہ کیا بات ہوئی کہ ہم نے اندھیرے ہی میں نماز صبح پڑھ لی؟ انہوں نے کہا بیٹے! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اس کی اجازت دی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٩٨- باب من قَدَّمَ ضعفة أهله بليل.

٨١٤- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

۸۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر کے کمزور لوگوں کو مزدلفہ کی رات ہی میں منیٰ بھیج دیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٩٨- باب مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ.

٨١٥- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ ، فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ ، فَيَذْكُرُونَ اللهَ مَا بَدَا لَهُمْ ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلاَةِ الْفَجْرِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا

۸۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے کمزوروں کو پہلے ہی بھیج دیا کرتے تھے اور وہ رات ہی میں مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس آ کر ٹھہرتے اور اپنی طاقت کے مطابق اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ پھر امام کے ٹھہرنے اور لوٹنے سے پہلے ہی (منیٰ) آ جاتے تھے بعض تو منیٰ فجر کی نماز کے وقت پہنچتے اور بعض اس کے بعد جب منیٰ پہنچتے تو کنکریاں مارتے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ

الْجَمْرَةَ . وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما ، يَقُولُ : أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

ﷺ نے ان سب لوگوں کے لئے یہ اجازت دی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٩٨- باب من قَدَّمَ ضعفه أهله بليل.

(٥٠) باب رمي جمرة العقبة من بطن الوادي وتكون مكة عن يساره ويكبر مع كل حصاةٍ

(۵۰) جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کا بیان

٨١٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنهما ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : رَمَى عَبْدُ اللهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمنِ! إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا. فَقَالَ: وَالَّذِي لاَ إِلهَ غَيْرُهُ ، هذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ.

۸۱۶۔ عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وادی کے نشیب (بطن وادی) میں کھڑے ہو کر کنکری ماری تو میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! کچھ لوگ تو وادی کے بالائی علاقہ سے کنکری مارتے ہیں۔ اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں' یہی (بطن وادی) ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے (رمی کرتے وقت) جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی ﷺ۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٣٥- باب رمى الجمار من بطن الوادي.

٨١٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُود رضي الله عنهما ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ : السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ ذلِكَ لإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه ، حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ ، حَتَّى حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا ، فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. ثُمَّ قَالَ : مِنْ

۸۱۷۔ سلیمان اعمش رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حجاج سے سنا وہ منبر پر سورتوں کا یوں نام لے رہا تھا وہ سورہ جس میں بقرہ (گائے) کا ذکر آیا ہے' وہ سورہ جس میں آل عمران کا ذکر آیا ہے' وہ سورہ جس میں نساء (عورتوں) کا ذکر آیا ہے' اعمش نے کہا میں نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن یزید نے بیان کیا کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو وہ ان کے ساتھ تھے۔ اس وقت وہ وادی کے نشیب میں اتر گئے اور جب درخت کے (جو اس وقت وہاں پر تھا) برابر پہنچے اور اس کے سامنے ہو کر سات کنکریوں سے رمی کی' ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے جاتے تھے۔ پھر فرمایا قسم ہے اس کی کہ جس ذات کے سوا کوئی معبود نہیں' یہیں وہ ذات بھی کھڑی

۸۱۷۔ تکبیر کی کیفیت جسے ماوردی نے امام شافعی سے نقل کیا ہے اس طرح کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد (مرتبؒ)

هَهُنَا ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، قَامَ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ.

ہوئی تھی جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ﷺ۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٣٨- باب يكبر مع كل حصاة.

(٥٥) باب تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير

(۵۵) سر مونڈنا افضل ہے کترانا جائز ہے

٨١٨- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما . كَانَ يَقُولُ : حَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ.

۸۱۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنا سر منڈوایا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٢٧- باب الحلق والتقصير عند الإحلال.

٨١٩- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ «اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ». قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «وَالْمُقَصِّرِينَ».

۸۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کی اور کتروانے والوں پر بھی یا رسول اللہ؟ آنحضرت ﷺ نے پھر دعا کی اے اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہؓ نے پھر عرض کی اور کتروانے والوں پر بھی یا رسول اللہ؟ اب آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور کتروانے والوں پر بھی۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٢٧- باب الحلق والتقصير عند الإحلال.

٨٢٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا : وَلِلْمُقَصِّرِينَ. قَالَ : «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ! قَالَهَا ثَلاَثًا. قَالَ : «وَلِلْمُقَصِّرِينَ».

۸۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ نے عرض کیا اور کتروانے والوں کے لئے بھی (یہی دعا فرمایئے) لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر۔ صحابہ نے پھر عرض کیا اور کتروانے والوں کی بھی! تیسری مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور کتروانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٢٧- باب الحلق والتقصير عند الإحلال.

(٥٦) باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي

(۵۶) نحر کے دن پہلے رمی کرے پھر قربانی کرے

ثم ينحر ثم يحلق ، والابتداء في الحق بالجانب الأيمن من رأس المحلوق

پھر سر منڈائے اور ابتداء دائیں جانب سے کرے

۸۲۱- حديث أَنَسٍ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ ، كَانَ أَبو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخذَ مِنْ شَعَرِهِ.

۸۲۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجتہ الوداع میں) جب سر کے بال منڈوائے تو سب سے پہلے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے بال لئے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٤- كتاب الوضوء: ٣٣- باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان.

(٥٧) باب من حلق قبل النحر أو نحر قبل الرمي

(۵۷) قربانی سے پہلے سر منڈوانے اور رمی سے پہلے قربانی کر لینے کا بیان

۸۲۲- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ ، فَقَالَ : «اذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ» فَجَاءَ آخَرُ ، فَقَالَ : لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ : «ارْمِ وَلاَ حَرَجَ» فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلاَ أُخِّرَ إِلاَّ قَالَ : «افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ».

۸۲۲- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجتہ الوداع میں رسول اللہ ﷺ لوگوں کے مسائل دریافت کرنے کی وجہ سے منیٰ میں ٹھیر گئے' تو ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا کہ میں نے بے خبری میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ آپؐ نے فرمایا (اب) ذبح کر لے' اور کچھ حرج نہیں۔ پھر دوسرا آدمی آیا' اس نے کہا کہ میں نے بے خبری میں رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا (اب) رمی کر لے۔ (اور پہلے کر دینے سے) کچھ حرج نہیں۔ (ابن عمرو کہتے ہیں اس دن) آپؐ سے جس چیز کا بھی سوال ہوا' جو کسی نے آگے اور پیچھے کر لی تھی۔ تو آپؐ نے یہی فرمایا کہ (اب) کر لے اور کچھ حرج نہیں۔

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٢٣- باب الفتيا وهو واقف على الدابة وغيرها.

۸۲۳- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ ، فَقَالَ : «لاَ حَرَجَ».

۸۲۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے قربانی کرنے' سر منڈانے' رمی جمار کرنے اور ان میں آگے پیچھے کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٣٠- باب إذا رمي بعدما أمسى أو حلق قبل أن يذبح ناسيا أو جاهلا.

(٥٨) باب استحباب طواف الإفاضة يوم النحر

٨٢٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ . عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه ، قُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ : بِمِنًى . قُلْتُ : فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ : بِالأَبْطَحِ. ثُمَّ قَالَ : افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ.

(۵۸) طواف افاضہ نحر کے دن بجالانا مستحب ہے

۸۲۴۔ عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز آٹھویں ذی الحجہ میں کہاں پڑھی تھی؟ اگر آپ کو آنحضرت ﷺ سے یاد ہے تو مجھے بتایئے۔ انہوں نے جواب دیا کہ منیٰ میں۔ میں نے پوچھا کہ بارہویں تاریخ کو عصر کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا کہ محصب میں' پھر انہوں نے فرمایا کہ جس طرح تمہارے حکام کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرو۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٨٣- باب أين يصلى الظهر يوم التروية.

(٥٩) باب استحباب النزول بالمحصب يوم النفر والصلاة به

(۵۹) کوچ کے دن محصب میں اترنا مستحب ہے

٨٢٥- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ ، تَعْنِي بِالأَبْطَحِ.

۸۲۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ منیٰ سے کوچ کر کے یہاں محصب میں اس لئے اترے تھے تاکہ آسانی کے ساتھ وہاں سے مدینہ کو نکل سکیں آپ کی مراد ابطح میں اترنے سے تھی۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٤٧- باب المحصب.

٨٢٦- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

۸۲۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ محصب میں اترنا کوئی عبادت نہیں ہے' یہ تو صرف رسول اللہ ﷺ کے قیام کی جگہ تھی۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٤٧- باب المحصب.

٨٢٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى : «نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ» يَعْنِي ذَلِكَ

۸۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گیارہویں (ذی الحج) کی صبح کو جب آنحضرت ﷺ منیٰ میں تھے تو یہ فرمایا تھا کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں قریش نے کفر کی حمایت کی قسم کھائی تھی۔ آپ کی مراد محصب سے تھی' کیونکہ یہیں قریش اور کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب یا

الْمُحَصَّبَ . وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشاً وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ ، أَنْ لاَ يُنَاكِحُوهُمْ وَلاَ يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ ﷺ.

(راوی نے) بنو المطلب (کہا) کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ جب تک وہ نبی کریم ﷺ کو ان کے حوالہ نہ کردیں' ان کے ہاں بیاہ شادی نہ کریں گے اور نہ ان سے خرید و فروخت کریں گے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٤٥- باب نزول النبي ﷺ مكة.

(٦٠) باب وجوب المبيت بمنى ليالي أيام التشريق والترخيص في تركه لأهل السقاية

(۶۰) ایام تشریق میں منیٰ میں رات گذارنا واجب لیکن حاجیوں کو پانی پلانے والوں کیلئے رخصت ہے

٨٢٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ ، فَأَذِنَ لَهُ.

۸۲۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ سے (حاجیوں کو زمزم کا) پانی پلانے کے لئے منیٰ کے دنوں میں مکہ ٹھہرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٧٥- باب سقاية الحاج.

(٦١) باب في الصدقة بلحوم الهدي وجلودها وجلالها

(۶۱) قربانی کا گوشت کھال وغیرہ سب صدقہ کر دو

٨٢٩- حديث عَلِيٍّ رضي الله عنه ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ ، وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلاَلَهَا وَلاَ يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا.

۸۲۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ ﷺ کی قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور یہ کہ آپ کے قربانی کے جانوروں کی ہر چیز گوشت' چمڑے اور جھول خیرات کر دوں اور قصائی کی مزدوری اس میں سے نہ دوں۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٢١- باب يُتَصَدَّق بجلود الهدي.

(٦٣) باب نحر البدن قياما مقيدةً

(۶۳) اونٹ کو کھڑا کر کے باندھ کر نحر کرنا مستحب ہے

٨٣٠- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما

۸۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے

۸۲۸۔ منیٰ کی راتوں سے مراد گیارہ بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں۔ (مرتب)

(أَنَّهُ) أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ: إِبْعَثْهَا قِيَاماً مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

پاس آئے جو اپنا اونٹ بٹھا کر نحر کر رہا تھا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے کھڑا کر اور باندھ دے پھر نحر کر' یہی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

أخرجه البخاري في :٢٥- كتاب الحج : ١١٨- باب نحر الإبل مقيدة.

(٦٤) باب استحباب بعث الهدي إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه، واستحباب تقليده وفتل القلائد ، وأن باعثه لا يصير محرما ولا يحرم عليه شيء بذلك

(۶۴) قربانی کو حرم میں بھیجنا مستحب ہے جب کہ خود نہ جا رہا ہو اور قربانی کو ہار پہنانا بھی مستحب ہے اور بھیجنے والا محرم کے حکم میں نہیں ہو گا کہ اس پر کوئی چیز حرام ہو۔

٨٣١- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلاَئِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ ، بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا ؛ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ.

۸۳۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے ہار میں نے اپنے ہاتھ سے خود بٹے تھے۔ پھر آپؐ نے انہیں ہار پہنایا' اشعار کیا' ان کو مکہ کی طرف روانہ کیا۔ پھر بھی آپؐ کے لئے جو چیزیں حلال تھیں وہ (احرام سے پہلے صرف ہدی سے) حرام نہیں ہوئیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٠٦- باب من أشعر وقلد بذي الحليفةِ ثم أحرم.

٨٣٢- حديث عَائِشَةَ. أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها ، إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : مَنْ أَهْدَى هَدْياً حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها : لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؛ أَنَا فَتَلْتُ قَلاَئِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدَيْهِ ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي ، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ.

۸۳۲۔ زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہؓ کو لکھا کہ عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جس نے ہدی بھیج دی اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ایک حاجی پر حرام ہوتی ہیں۔ تا آنکہ اس کی ہدی کی قربانی کر دی جائے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ابن عباس نے جو کچھ کہا مسئلہ اس طرح نہیں ہے میں نے خود نبی کریم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے قلادے اپنے ہاتھوں سے خود بٹے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے ان جانوروں کو قلادہ پہنایا اور میرے والد محترم کے ساتھ انہیں بھیج دیا۔

اور رسول اللہ ﷺ پر قربانی ذبح ہونے تک جسے اللہ تعالیٰ نے حلال کیا تھا کچھ بھی حرام نہیں ہوا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٠٩- باب من قلد القلائد بيده.

(٦٥) باب جواز ركوب البدنة المهداة لمن احتاج إليها

(۶۵) قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا جائز ہے

٨٣٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا» فَقَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ . فَقَالَ : «ارْكَبْهَا» قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ : «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ» فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ.

۸۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قربانی کا جانور لے جاتے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے تو آپؐ نے پھر فرمایا افسوس! سوار بھی ہو جاؤ۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٠٣- باب ركوب البدن.

٨٣٤- حديث أنس رضي الله عنه ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ : «ارْكَبْهَا» قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ : «ارْكَبْهَا»، قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ : «ارْكَبْهَا» ثَلاثاً.

۸۳۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا جانور لئے جا رہا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سوار ہو جا۔ اس نے پھر عرض کیا یہ تو قربانی کا جانور ہے لیکن آپؐ نے تیسری مرتبہ پھر فرمایا کہ سوار ہو جا۔ (ویلک آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا)

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٠٣- باب ركوب البدن.

(٦٧) باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض

(۶۷) طواف وداع کے واجب ہونے کا بیان

٨٣٥- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلاَّ أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ.

۸۳۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگوں کو اس کا حکم تھا کہ ان کا آخری وقت بیت اللہ کے ساتھ ہو۔ (یعنی طواف وداع کریں) البتہ حائضہ سے یہ معاف ہو گیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٤٤- باب طواف الوداع.

٨٣٦- حديث عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ

۸۳۶۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ! صفیہ

۸۳۵۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف وداع سوائے حائضہ کے ہر حاجی پر واجب ہے جب کہ حائضہ سے ساقط ہے اور اس کے ترک پر فدیہ (دم) بھی لازم نہیں آئے گا۔ (مرتبؒ)

صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا ، أَلَم تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ؟» فَقَالُوا : بَلَى ؛ قَالَ : «فَاخْرِجِي».

بنت حیی کو (حج میں) حیض آگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' شاید کہ وہ ہمیں روکیں گی۔ کیا انہوں نے تمہارے ساتھ طواف (زیارت) نہیں کیا؟ عورتوں نے جواب دیا کہ کر لیا ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر نکلو۔

أخرجه البخاري في : ٦- كتاب الحيض: ٢٧- باب المرأة تحيض بعد الإفاضة.

٨٣٧- حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عنها ، قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ، فَقَالَتْ : مَا أُرَانِي إِلاَّ حَابِسَتَكُمْ ؛ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «عَقْرَى حَلْقَى! أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قِيلَ : نَعَمْ! قَالَ : «فَانْفِرِي».

۸۳۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مکہ سے روانگی کی رات حضرت صفیہؓ حائضہ تھیں انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے میں ان لوگوں کے رکنے کا باعث بن جاؤں گی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کہا عقری حلقی کیا تو نے قربانی کے دن طواف الزیارۃ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر چلو۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١٥١-باب الإدلاج من الْمُحَصَّبِ.

(٦٨) باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره والصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها

(۶۸) کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے

٨٣٨- حديث بلال ﷺ ، عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلاَلٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ ، فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ، وَمَكَثَ فِيهَا. فَسَأَلْتُ بِلاَلاً حِينَ خَرَجَ : مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : جَعَلَ عَمُوداً عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُوداً عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلاَثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ

۸۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور اسامہ بن زید' بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی بھی آپ کے ساتھ تھے۔ پھر عثمان نے کعبہ کا دروازہ بند کر دیا۔ اور آپ اس میں ٹھہرے رہے۔ جب آپ باہر نکلے تو میں نے بلال سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے اندر کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک ستون کو تو بائیں طرف چھوڑ اور ایک کو دائیں طرف اور تین کو پیچھے۔ اور اس زمانہ میں خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے۔ پھر

۸۳۷۔ عقریٰ کالفظی ترجمہ بانجھ اور حلقی کا سرمنڈی ہے۔ آپ نے از راہ محبت یہ لفظ استعمال فرمائے۔ یہ بول چال کا عام محاورہ ہے۔ (راز)

☆ موذن رسول حضرت بلال بن رباح ؓ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی دعوت پر ابتداء میں ہی مسلمان ہوئے تو آپؓ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے مکہ میں اپنا اسلام ظاہر کیا۔ مکہ والوں سے اسلام کے قبول کرنے پر بڑی اذیتیں اٹھائیں۔ بدر اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ لاولد رہے۔ آخری عمر میں شام میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ ۲۰ ہجری میں تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ۴۴ احادیث کے راوی ہیں جن میں سے چار متفق علیہ ہیں۔

عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ، ثُمَّ صَلَّى.

آپ نے نماز پڑھی۔

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة: ٩٦- باب الصلاة بين السواري في غير جماعة.

٨٣٩- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : لَما دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ؛ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ ، وَقَالَ : هَذِهِ الْقِبْلَةُ».

۸۳۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو اس کے چاروں کونوں میں آپؐ نے دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔ پھر جب باہر تشریف لائے تو دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة: ٣٠- باب قول الله تعالى ﴿واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى﴾.

٨٤٠- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ : لاَ.

۸۴۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو آپ نے کعبہ کا طواف کر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات پڑھیں۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ تھے جو آپ کے اور لوگوں کے درمیان آڑ بنے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک صاحب نے ابن ابی اوفی سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ نہیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٥٣- باب من لم يدخل الكعبة.

(٦٩) باب نقض الكعبة وبنائها

(۶۹) کعبہ توڑ کر بنانے کا بیان

٨٤١- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ : «لَوْ لاَ حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلَتْ لَهُ خَلْفًا».

۸۴۱۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا' اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے ابھی تازہ نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بناتا کیونکہ قریش نے اس میں کمی کر دی ہے۔ اس میں ایک دروازہ اور اس دروازے کے مقابل رکھتا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٤٢- باب فضل مكة وبنيانها.

٨٤٢- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا : «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ

۸۴۲۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تجھے معلوم ہے جب تیری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی تو بنیاد ابراہیم کو

قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟» فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَلاَ تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ! قَالَ : «لَوْ لاَ حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ».

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ رضي الله عنه (هُوَ ابْنُ عُمَرَ) : لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها سَمِعَتْ هذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أُرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلاَمَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلاَّ أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

چھوڑ دیا تھا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! پھر آپ بنیاد ابراہیم پر اس کو کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے بالکل نزدیک نہ ہوتا۔ تو میں بے شک ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ اگر حضرت عائشہؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔(اور یقیناً حضرت عائشہؓ سچی ہیں) تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی جو رسول اللہ ﷺ حطیم سے متصل جو دیواروں کے کونے ہیں، ان کو نہیں چومتے تھے۔ کیونکہ خانہ کعبہ ابراہیمی بنیادوں پر پورا نہ ہوا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٤٢- باب فضل مكة وبنيانها.

(٧٠) باب جدر الكعبة وبابها

(۷۰) کعبہ کی دیواروں اور دروازے کا بیان

٨٤٣- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ : «نَعَمْ!» قُلْتُ : فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ : «إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمِ النَّفَقَةُ». قُلْتُ : فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعاً؟ قَالَ: «فَعَلَ ذلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا ، وَلَوْلاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ ، وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالأَرْضِ».

۸۴۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا حطیم بھی بیت اللہ میں داخل ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں نے اسے کعبے میں کیوں نہیں شامل کیا؟ آپؐ نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی پڑ گئی تھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ یہ دروازہ کیوں اونچا بنایا؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم ہی نے کیا ہے تاکہ جسے چاہیں اندر آنے دیں، اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ تازہ تازہ نہ ہوتا اور مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ ان کے دل بگڑ جائیں گے تو اس حطیم کو بھی میں کعبہ میں شامل کر دیتا اور کعبہ کا دروازہ زمین کے برابر کر دیتا۔

أخرجه البخاري في :٣٠ - كتاب الحج: ٤٢- باب فضل مكة وبنيانها.

(٧١) باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهما أو للموت

(۷۱) بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان

٨٤٤- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ ؛ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخاً كَبِيرًا ، لاَ يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ : «نَعَمْ» . وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۸۴۴- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فضل بن عباس (حجتہ الوداع میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خوبصورت عورت آئی۔ فضل اس کو دیکھنے لگے وہ بھی انہیں دیکھ رہی تھی۔ لیکن رسول اللہ ﷺ فضلؓ کا چہرہ بار بار دوسری طرف موڑ دینا چاہتے تھے۔ اس عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کا فریضہ حج میرے والد کے لئے ادا کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ لیکن وہ بہت بوڑھے ہیں اونٹنی پر بیٹھ نہیں سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج (بدل) کر سکتی ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ یہ حجتہ الوداع کا واقعہ تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ١- باب وجوب الحج وفضله.

٨٤٥- حديث الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فَرِيْضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخاً كَبِيرًا لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ : «نَعَمْ».

۸۴۵- حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حجتہ الوداع کے موقعہ پر قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج کا فریضہ جو اس کے بندوں پر ہے اس نے میرے بوڑھے باپ کو بھی پالیا ہے، لیکن ان میں اتنی سکت نہیں کہ وہ سواری پر بیٹھ سکیں تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔

أخرجه البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ٢٣- باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة

(٧٣) باب فرض الحج مرة في العمر

(۷۳) حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے

٨٤٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ ، إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلاَفِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ ، فَإِذَا

۸۴۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (اور سوالات وغیرہ نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے (غیر ضروری) سوال اور انبیاء کے سامنے اختلاف کی وجہ سے تباہ

☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما غزوہ حنین میں شریک ہوئے اور ثابت قدم رہے۔ حجتہ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ کے پیچھے اونٹنی پر سوار تھے۔ نبی اکرم ﷺ کو جن صحابہ نے غسل دیا تھا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ بعد میں شام کی طرف جہاد کے لیے چلے گئے اردن میں طاعون عمواس میں ۱۸ھ کو ۲۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ ایک قول کے مطابق جنگ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔

نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ».

ہو گئیں۔ پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو بجالاؤ جس حد تک تم میں طاقت ہو۔

أخرجه البخاري في : ٩٦- كتاب الاعتصام : ٢- باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ.

(٧٤) باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره

(۷۴) عورت حج وغیرہ میں بغیر محرم کے سفر نہ کرے

٨٤٧- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلاَثًا إِلاَّ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ».

۸۴۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا کہ ”عورتیں تین دن کا سفر ذی رحم محرم کے بغیر نہ کریں“

أخرجه البخاري في : ١٨- كتاب تقصير الصلاة : ٤- باب في كم يقصر الصلاة.

٨٤٨- حديث أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي : «أَنْ لاَ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ. . . وَلاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ : مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي ، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى».

۸۴۸- حضرت ابو سعید خدری ؓ کہتے تھے کہ میں نے چار باتیں نبی کریم ﷺ سے سنی تھیں یہ باتیں مجھے انتہائی پسند ہیں۔ یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی ذو رحم محرم نہ ہو --- اور نہ تین مساجد کے سوا کسی کے لئے کجاوے باندھے جائیں مسجد حرام، میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔

أخرجه البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ٢٦- باب حج النساء.

٨٤٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ».

۸۴۹- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی خاتون کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتی ہو، جائز نہیں کہ ایک دن رات کا سفر بغیر کسی ذی رحم محرم کے کرے۔

أخرجه البخاري في : ١٨- كتاب تقصير الصلاة : ٤- باب في كم يقصر الصلاة.

۸۴۶- یعنی جب تک میں تمہیں خود کسی چیز سے نہ روکوں یا کرنے کا حکم نہ دوں تم مجھ سے سوالات نہ کرو ورنہ یہ تفصیل کا طلب کرنا اس حالت کی طرف لے جائے گا جو بنی اسرائیل پر واقع ہوئی کہ جب انہیں گائے کے ذبح کا حکم ملا تو انہوں نے اپنے اوپر سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی کر دی۔ (مرتب)

٨٥٠– حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ ، وَلاَ تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلاَّ وَمَعَهَا مَحْرَمٌ». فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا ، وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً. قَالَ: «اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ».

۸۵۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اور کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے' جب تک اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو۔ اتنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا' یا رسول اللہ! میں نے فلاں جہاد میں اپنا نام لکھوا دیا ہے اور ادھر میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا' کہ پھر تو بھی جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

أخرجه البخاري في : ٥٦– كتاب الجهاد: ١٤– باب من اكتتب في جيش فخرجت امرأته حاجة.

(٧٦) باب مايقول إذا قفل من سفر الحج وغيره

(۷٦) سفر حج وغیرہ سے واپس آکر کیا دعا پڑھے

٨٥١– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الأَرْضِ ثَلاَثَ تَكْبِيرَاتٍ ، ثُمَّ يَقُولُ : «لاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ».

۸۵۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو زمین سے ہر بلند چیز پر چڑھتے وقت تین تکبیریں کہا کرتے تھے۔ پھر دعا کرتے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں' اس کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ لوٹتے ہیں ہم توبہ کرتے ہوئے' اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے' اور حمد بیان کرتے ہوئے۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا' اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا تمام لشکر کو شکست دی۔"

أخرجه البخاري في : ٨٠–كتاب الدعوات : ٥٢– باب الدعاء إذا أراد سفرًا أو رجع.

(٧٧) باب التعريس بذى الحليفة والصلاة بها إذا صدر من الحج أو العمرة

(۷۷) ذوالحلیفہ میں اترنے وغیرہ کا بیان

۸۵۱۔ بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ کی بلندی و بڑائی کو یاد رکھ کر نعرہ تکبیر بلند کرنا شان ایمانی ہے۔ ایسے عقیدہ و عمل والوں کو اللہ دنیا میں بھی بلندی دیتا ہے۔ لشکر کو شکست دینے کا اشارہ جنگ احزاب پر ہے جہاں کفار بڑی تعداد میں جمع ہوئے تھے مگر آخر میں خائب و خاسر ہوئے۔ (راز)

٨٥٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا. وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

أخرجه البخاري في : ٢٥-كتاب الحج : ١٤- باب حدثنا عبد الله بن يوسف.

۸۵۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ذوالحلیفہ کے پتھریلے میدان میں اپنی سواری روکی اور پھر وہیں آپ نے نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

٨٥٣- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ رُئِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي ، قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

(قَالَ مُوسى بْنُ عُقْبَةَ ، أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) : وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخّى بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ ، يَتَحَرّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي ، بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ.

أخرجه البخاري في : ٢٥-كتاب الحج: ١٦- باب قول النبي ﷺ العقيق واد مبارك.

۸۵۳- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو معرس کے قریب ذوالحلیفہ کی بطن وادی (وادی عقیق) دکھایا گیا۔ (جس میں) آپ سے کہا گیا تھا کہ آپ اس وقت "بطحا مبارکہ" میں ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ (رجال سند میں سے ایک) نے کہا کہ حضرت سالم رحمہ اللہ نے ہم کو بھی وہاں ٹھیرایا۔ وہ اس مقام کو ڈھونڈ رہے تھے جہاں حضرت عبداللہ ؓ اونٹ بٹھایا کرتے تھے۔ یعنی جہاں آنحضرت ﷺ رات کو اترا کرتے تھے۔ وہ مقام اس مسجد کے نیچے کی طرف ہے جو نالے کے نشیب میں ہے۔ اترنے والوں اور راستے کے بیچوں بیچ ہے۔

(٧٨) باب لا يحج البيت مشرك ولا يطوف بالبيت عريان وبيان يوم الحج الأكبر

(۷۸) مشرک بیت اللہ کا حج نہ کرے اور برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کیا جائے اور یوم حج اکبر کا بیان

٨٥٤- حديث أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ؓ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضي

۸۵۴- حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اس حج کے موقعہ پر جس کا امیر رسول اللہ ﷺ

۸۵۴- عہد جاہلیت میں عام اہل عرب یہ کہہ کر کہ ہم نے ان کپڑوں میں گناہ کئے ہیں' ان کو اتار دیتے اور پھریا تو قریش سے کپڑے مانگ کر طواف کرتے یا پھر ننگے ہی طواف کرتے۔ اس پر رسول اکرم ﷺ نے یہ اعلان کرایا۔ (راز)

الله عنه ، بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ ، فِي رَهْطٍ ، يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ : أَلاَ لاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

نے انہیں بنایا تھا' انہیں دسویں تاریخ کو ایک مجمع کے سامنے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج بیت اللہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی شخص ننگا رہ کر طواف کر سکتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥-كتاب الحج : ٦٧- باب لا يطوف بالبيت عريان ولا يحج مشرك.

(٧٩) باب في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة

(۷۹) حج' عمرہ اور عرفہ کے دن کی فضیلت کا بیان

٨٥٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلاَّ الْجَنَّةُ».

۸۵۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٢٦-كتاب العمرة: ١- باب وجوب العمرة وفضلها.

٨٥٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ حَجَّ هذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ».

۸۵۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا اور اس میں نہ رفث (یعنی شہوت کی بات منہ سے نکالی) اور نہ کوئی گناہ کا کام کیا تو وہ اس دن کی طرح واپس ہو گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (یعنی تمام گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا)

أخرجه البخاري في : ٢٧-كتاب المحصر: ٩- باب قول الله تعالى ﴿فلا رفث﴾.

(٨٠) باب النزول بمكة للحاج وتوريث دورها

(۸۰) مکہ میں حاجیوں کے اترنے اور مکہ کے گھروں کی وراثت کا بیان

٨٥٧- حديث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ : «وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ؟» وَكَانَ عَقِيلٌ

۸۵۷۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ مکہ میں کیا اپنے گھر میں قیام فرمائیں گے؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لئے محلہ یا مکان چھوڑا ہی کب ہے۔ (سب فروخت کر دیئے) عقیل اور طالب' ابو طالب کے وارث ہوئے تھے۔

وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلاَ عَلِيٌّ رضي الله عنهما شَيْئاً لأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو وراثت میں کچھ نہیں ملا تھا۔ کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے۔ اور عقیل (ابتداء میں) اور طالب اسلام نہیں لائے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥-كتاب الحج : ٤٤- باب توريث دور مكة وبيعها وشرائها.

(٨١) باب جواز الإقامة بمكة للمهاجر منها بعد فراغ الحج والعمرة ثلاثة أيام بلا زيادة

(۸۱) مہاجر کے مکہ میں صرف تین دن رہنے کا ذکر

٨٥٨- حديث الْعَلاَءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «ثَلاَثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ».

۸۵۸۔ حضرت علاء بن حضرمیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہاجر کو (حج میں) طواف وداع کے بعد تین دن ٹھہرنے کی اجازت ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٣-كتاب مناقب الأنصار : ٤٧- باب إقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه.

(٨٢) باب تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها إلا لمنشد على الدوام

(۸۲) مکہ کی حرمت اور مکہ میں شکار وغیرہ کی حرمت

٨٥٩- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ : «لاَ هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا، فَإِنَّ هذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّموَاتِ وَالأَرْضَ ، وَهُوَ حَرَامٌ

۸۵۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت فرض نہیں رہی لیکن (اچھی) نیت اور جہاد اب بھی باقی ہے۔ اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو تیار ہو جانا۔ اس شہر (مکہ) کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن حرمت عطا کی تھی جس دن اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اس لئے یہ اللہ کی مقرر کی

۸۵۸۔ مہاجر سے مراد وہ مسلمان ہیں جو مکہ سے مدینہ چلے گئے تھے۔ حج پر آنے کے لیے فتح مکہ سے قبل ان کے لیے یہ وقتی حکم تھا کہ وہ حج کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کر کے مدینہ واپس ہو جائیں۔ فتح مکہ کے بعد یہ سوال ختم ہو گیا۔ (راز)

☆ حضرت العلاء بن عبداللہ ؓ الحضری حضرموت کے رہنے والے تھے۔ مہاجرین میں سے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انھیں بحرین کا گورنر بنایا تھا پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی وہاں کے گورنر رہے۔ ۲۱ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے روایت کرنے والے سائب بن یزید ہیں۔

بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي ، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلاَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهُ ، وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلاَّ مَنْ عَرَّفَهَا. وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا».

قَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِلاَّ الإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ. قَالَ : قَالَ : إِلاَّ الإِذْخِرَ».

ہوئی حرمت کی وجہ سے محترم ہے یہاں کسی کے لئے بھی مجھ سے پہلے لڑائی جائز نہیں تھی اور مجھے بھی صرف ایک دن گھڑی بھر کے لئے (فتح مکہ کے دن اجازت ملی تھی) اب ہمیشہ یہ شہر اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لئے حرمت والا ہے پس نہ اس کا کانٹا کاٹا جائے نہ اس کے شکار ہانکے جائیں اور اس شخص کے سوا جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اذخر (ایک گھاس) کی اجازت تو دیجئے کیونکہ یہ یہاں کے کاریگروں اور گھروں کے لئے ضروری ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اذخر کی اجازت ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٨-كتاب جزاء الصيد : ١٠- باب لا يحل القتال بمكة.

٨٦٠- حديث أَبِي شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ : ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلاً قَامَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ ، وَوَعَاهُ قَلْبِي ، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ ؛ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ

۸۶۰- حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید (والی مدینہ) سے جب وہ مکہ میں (حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے لڑنے کے لئے) فوجیں بھیج رہے تھے کہا کہ اے امیر! مجھے آپ اجازت دیں تو میں وہ حدیث آپ سے بیان کر دوں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی' اس (حدیث) کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ یہ حدیث فرما رہے تھے تو میری آنکھیں آپ ﷺ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے (پہلے) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی' پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ

۸۵۹- فتح مکہ کے بعد چونکہ مکہ دارالسلام بن چکا ہے اس لیے اب یہاں سے مدینہ کی طرف ہجرت کا وجوب ختم ہو گیا ہے لیکن کافروں سے جہاد اور بھلائی کے کاموں میں اچھی نیت باقی ہے جن سے ہم وہ فضائل حاصل کر سکتے ہیں جو ہجرت سے حاصل ہوتے ہیں۔

امام ماوردی' امام نووی کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حرم کے خصائص میں سے ہے کہ حرم میں رہنے والوں سے جنگ اور قتال منع ہے۔ حتی کہ اگر وہ اہل عدل پر بغاوت کرتے ہیں تو بھی فقہاء نے ان سے لڑنے کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے اور کہا ہے کہ انہیں مجبور کیا جائے تاکہ وہ اطاعت کی طرف لوٹ آئیں اور اہل عدل کے قوانین کی طرف رجوع کریں۔ جمہور علماء نے کہا ہے کہ جب بغاوت سے قتال کے بغیر انہیں لوٹانا ممکن نہ ہو تو پھر ان سے لڑنا جائز ہے کیونکہ باغیوں سے لڑائی کرنا حقوق اللہ میں سے ہے اور حقوق اللہ کا ضیاع جائز نہیں ہے۔ امام نووی نے بھی اس آخری بات کو ترجیح دی ہے۔ (مرتبؒ)

يُحَرِّمْهَا النَّاسُ ، فَلاَ يَحِلُّ لاِمْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَماً ، وَلاَ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً ، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا ، فَقُولُوا إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ» فَقِيلَ لأَبِي شُرَيْحٍ : مَا قَالَ عَمْرٌو؟ قَالَ : أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ أَبَا يَا شُرَيْحُ ، لاَ يُعِيذُ عَاصِيًا وَلاَ فَارًّا بِدَمٍ وَلاَ فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

نے حرام کیا ہے' آدمیوں نے حرام نہیں کیا۔ تو (سن لو) کہ کسی شخص کے لئے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ جائز نہیں ہے کہ مکہ میں خون ریزی کرے' یا اس کا کوئی پیڑ کاٹے' پھر اگر کوئی اللہ کے رسول (کے لڑنے) کی وجہ سے اس کا جواز نکالے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کے لئے اجازت دی تھی' تمہارے لئے نہیں دی۔ اور مجھے بھی دن کے کچھ لمحوں کے لئے اجازت ملی تھی۔ آج اس کی حرمت لوٹ آئی' جیسی کل تھی۔ اور حاضر غائب کو (یہ بات) پہنچا دے۔ (یہ حدیث سننے کے بعد راوی حدیث) حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ (آپ کی یہ بات سن کر) عمرو نے کیا جواب دیا؟ فرمایا (عمرو نے کہا) اے ابو شریح حدیث کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ مگر حرم (مکہ) کسی خطاکار کو یا خون کر کے اور فتنہ پھیلا کر بھاگ آنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

أخرجه البخاري في : ٣-كتاب العلم: ٣٧- باب ليبلغ العلم الشاهد الغائب.

٨٦١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مَكَّةَ ، قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي ، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، وَإِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِي ، فَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا ، وَلاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا ، وَلاَ تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلاَّ

۸۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مکہ فتح کرا دیا' تو آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کے لشکر کو مکہ سے روک دیا تھا' لیکن اپنے رسول اور مسلمانوں کو اسے فتح کرا دیا۔ دیکھو! یہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا۔ (یعنی وہاں لڑنا) اور میرے لیے صرف دن کے تھوڑے سے حصے میں درست ہوا۔ اب میرے بعد کسی کے لیے درست نہیں ہو گا۔ پس اس کے شکار نہ چھیڑے جائیں۔ اور نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں۔ یہاں کی گری ہوئی چیز صرف اسی کے لیے حلال ہو گی جو اس کا اعلان کرے۔ جس کا کوئی آدمی قتل کیا گیا ہو اسے دو باتوں کا

۸۶۰- امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ امام شافعی اور امام مالک سے منقول ہے کہ قتل اور دیگر حدود کی اقامت میں حرم کا حکم غیر حرم کی مثل ہے اس میں حدیں قائم کی جائیں گی اور قصاص بھی پورا کیا جائے گا خواہ ظلم حرم میں کیا ہو یا باہر کیا ہو بعد میں حرم میں پناہ لی ہو کیونکہ عاصی اور نافرمان خود اپنے نفس کی حرمت کو پامال کر کے اس احسان کو باطل قرار دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے رکھی ہے۔ (مرتب)

لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ : إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقِيدَ». فَقَالَ الْعَبَّاسُ : إِلاَّ الإِذْخِرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِلاَّ الإِذْخِرَ». فَقَامَ أَبُو شَاهٍ ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ؛ فَقَالَ : اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اكْتُبُوا لأَبِي شَاهٍ».

اختیار ہے۔ یا (قاتل سے) فدیہ (مال) لے لے‘ یا جان کے بدلے جان لے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا‘ یا رسول اللہ! اذخر کاٹنے کی اجازت ہو۔ کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اچھا اذخر کاٹنے کی اجازت ہے۔ پھر ابو شاہ یمن کے ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا‘ یا رسول اللہ! میرے لیے یہ خطبہ لکھوا دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ ابو شاہ کے لیے یہ خطبہ لکھ دو۔

أخرجه البخاري في : ٤٥-كتاب اللقطة: ٧- باب كيف تعرف لقطة أهل مكة.

(٨٤) باب جواز دخول مكة بغير إحرام

(۸۴) مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے

٨٦٢- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ : «اقْتُلُوهُ».

۸۶۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا۔ جس وقت آپ نے اتارا‘ تو ایک شخص نے آ کر خبر دی کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا کہ اسے قتل کر دو۔

أخرجه البخاري في : ٢٨-كتاب جزاء الصيد : ١٨- باب دخول الحرم ومكة بغير إحرام.

(٨٥) باب فضل المدينة ودعا النبي ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها

(۸۵) مدینہ کی فضیلت اور نبی ﷺ کی دعا اور اس کے شکار کے حرام ہونے اور اس کے حرم کی حدود کا بیان

٨٦٣- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا ، فِي مُدِّهَا

۸۶۳۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا۔ اور اس کے لئے دعا فرمائی۔ میں بھی مدینہ کو اسی طرح حرام قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا۔ اور اس کے لئے‘ اس کے مد اور صاع (غلہ ناپنے کے دو

وَصَاعِهَا ، مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِمَكَّةَ».

پیمانے) کی برکت کے لئے اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٣٤-كتاب البيوع: ٥٣- باب بركة صاع النبي ﷺ ومدهم.

٨٦٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لأَبِي طَلْحَةَ «الْتَمِسْ غُلاَماً مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي» فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ» فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ ، وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ ، قَدْ حَازَهَا ، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ، ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي ، فَدَعَوْتُ رِجَالاً فَأَكَلُوا ، وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا. ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ ؛ قَالَ : «هذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ» فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ».

۸۶۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو طلحہؓ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کے بچوں میں کوئی بچہ تلاش کرلاؤ جو میرے کام کر دیا کرے۔ چنانچہ ابو طلحہؓ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر لائے۔ آنحضرت ﷺ جب بھی کہیں پڑاؤ کرتے میں آپ کی خدمت کرتا۔ میں سنا کرتا تھا کہ آنحضرت ﷺ بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "اے اللہ' میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے' رنج سے' عجز سے' سستی سے' بخل سے' بزدلی سے' قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔" (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں اس وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے اور حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں پسند فرمایا تھا۔ میں دیکھتا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے اپنی سواری پر پیچھے کپڑے سے پردہ کیا اور پھر انہیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صہبا میں پہنچے تو آپ نے دسترخوان پر حیس (کھجور۔ پنیر اور گھی وغیرہ کا ملیدہ) بنایا' پھر مجھے بھیجا اور میں لوگوں کو بلا لایا۔ پھر سب لوگوں نے اسے کھایا۔ یہی آنحضرت ﷺ کی طرف سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی دعوت ولیمہ تھی۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور جب احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا اے اللہ میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرمت والا علاقہ بناتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا شہر بنایا تھا۔ اے اللہ اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما۔ ان کے مد میں اور ان کے صاع

میں برکت فرما۔

أخرجه البخاري في : ٧٠-كتاب الأطعمة : ٢٨- باب الحيس.

٨٦٥- حديث أَنَسٍ. عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ! مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا ، لاَ يُقْطَعُ شَجَرُهَا ، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

قَالَ عَاصِمٌ : فَأَخْبَرَنِي مُوسى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ ، أَوْ آوَى مُحْدِثًا.

۸۶۵- عاصم رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرمت والا شہر قرار دیا ہے؟ فرمایا کہ ہاں فلاں جگہ (عیر) سے فلاں جگہ (ثور) تک۔ اس علاقہ کا درخت نہیں کاٹا جائے گا۔ جس نے اس حدود میں کوئی نئی بات پیدا کی اس پر اللہ کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ عاصم نے کہا کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ "یا کسی نے دین میں بدعت پیدا کرنے والے کو پناہ دی۔"

أخرجه البخاري في : ٩٦-كتاب الاعتصام : ٦- باب إثم من آوى محدثا.

٨٦٦- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ» يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ.

۸۶۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا' اے اللہ! ان کے پیمانوں میں برکت دے' اے اللہ! انہیں ان کے صاع اور مد میں برکت دے۔ آپ کی مراد اہل مدینہ تھے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤-كتاب البيوع: ٥٣- باب بركة صاع النبي ومدهم.

٨٦٧- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ».

۸۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! مکہ میں جتنی برکت عطا فرمائی ہے مدینہ میں اس سے دوگنی برکت کر۔

أخرجه البخاري في : ٢٩-كتاب فضائل المدينة : ١٠- باب المدينة تنفي الخبث.

٨٦٨- حديث عَلِيٍّ رضي الله عنه ، خَطَبَ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ ، فَقَالَ : وَاللهِ! مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلاَّ كِتَابُ اللهِ ، وَمَا فِي هَذِهِ

۸۶۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اینٹ سے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ آپ تلوار لئے ہوئے تھے جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا واللہ ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی اور کتاب نہیں جسے پڑھا جائے اور سوائے اس صحیفہ کے۔ پھر انہوں نے اسے کھولا۔ تو اس میں دیت

الصَّحِيفَةِ. فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا : أَسْنَانُ الإِبِلِ؛ وَإِذَا فِيهَا : «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لاَ يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلاً» ؛ وَإِذَا فِيهِ : «ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لاَ يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلاً» ؛ وَإِذَا فِيهَا : «مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لاَ يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلاً».

میں دیئے جانے والے اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا (کہ دیت میں اتنی اتنی عمر کے اونٹ دیئے جائیں) اور اس میں یہ بھی تھا کہ مدینہ طیبہ کی زمین عیر پہاڑی سے ثور پہاڑی تک حرم ہے۔ پس اس میں جو کوئی نئی بات (بدعت) نکالے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ اللہ اس کی کسی فرض یا نفل عبادت کو قبول نہیں کرے گا۔ اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کی ذمہ داری (عہد یا امان) ایک ہے۔ اس کا ذمہ داران میں سب سے ادنیٰ مسلمان بھی ہو سکتا ہے۔ پس جس نے کسی مسلمان کا ذمہ توڑا' اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ اللہ اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفل عبادت۔ اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے کسی سے اپنے والیوں کی اجازت کے بغیر ولاء کا رشتہ قائم کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کی فرض نماز قبول کرے گا نہ نفل۔

أخرجه البخاري في : ٩٦-كتاب الاعتصام : ٥- باب ما يكره من التعمق والتنازع في العلم والغلوّ في الدين والبدع.

٨٦٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا حَرَامٌ».

۸۶۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اگر میں مدینہ میں ہرن چرتے ہوئے دیکھوں تو انہیں کبھی نہ چھیڑوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مدینہ کی زمین --- دونوں پتھریلے میدانوں کے بیچ میں --- حرم ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٩-كتاب فضائل المدينة : ٤- باب لابتي المدينة.

(٨٦) باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها

(۸۶) مدینہ کی سکونت کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر صبر کرنے کا ثواب

٨٧٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا

۸۷۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اے اللہ ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی

الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ ، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا».

محبت پیدا کردے جیسی تو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے' بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کردے' اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔"

أخرجه البخاري في : ٨٠-كتاب الدعوات : ٤٣- باب الدعاء برفع الوباء والوجع.

(٨٧) باب صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال إليها

(۸۷) طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا

٨٧١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : « عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلاَئِكَةٌ لاَ يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلاَ الدَّجَّالُ».

۸۷۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں' اس میں طاعون آ سکتا ہے نہ دجال۔

أخرجه البخاري في : ٢٩-كتاب فضائل المدينة : ٩- باب لا يدخل الدجال المدينة.

(٨٨) باب المدينة تنفي شرارها

(۸۸) مدینہ کا بری چیزوں کو اپنے سے دور کرنا

٨٧٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى ، يَقُولُونَ يَثْرِبُ ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

۸۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "مجھے ایک ایسے شہر میں ہجرت کا حکم ہوا ہے جو دوسرے شہروں کو کھالے گا (یعنی ان سب کا سردار بنے گا) منافقین اسے یثرب کہتے ہیں لیکن اس کا نام مدینہ ہے وہ (برے) لوگوں کو اس طرح باہر کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو نکال دیتی ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٢٩-كتاب فضائل المدينة : ٢- باب فضل المدينة وأنها تنفي الناس.

٨٧٣- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَأَصَابَ الأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ ، فَأَتَى الأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ : يَا

۸۷۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی پھر اسے مدینہ میں بخار آ گیا تو آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے انکار کیا پھر وہ دوبارہ آیا اور کہا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔

۸۷۳۔ حدیث کا معنی یہ ہے کہ مدینہ سے ہر وہ شخص نکل جائیگا جس کا ایمان خالص نہیں۔ اس میں صرف خالص ایمان والے رہ جائیں گے۔ (مرتب)

رَسُولَ اللهِ! أَقِلْنِي بَيْعَتِي ، فَأَبى رَسُولُ اللهِ ﷺ ؛ ثُمَّ جَاءَهُ ، فَقَالَ : أَقِلْنِي بَيْعَتِي ، فَأَبى؛ ثُمَّ جَاءَه فَقَالَ : أَقِلْنِي بَيْعَتِي ، فَأَبى؛ فَخَرَجَ الأَعْرَابِيُّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا».

آنحضرت ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کیا پھر وہ آیا اور بیعت فسخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس مرتبہ پھر انکار کیا۔ اس کے بعد وہ خود ہی (مدینہ سے) چلا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے اپنی میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور خالص مال رکھ لیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٩٣-كتاب الأحكام : ٤٧-باب من بايع ثم استقال البيعة.

٨٧٤- **حديث** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّهَا طَيِّبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ».

۸۷۴۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ مدینہ "طیبہ" ہے۔ یہ خباثت کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥-كتاب التفسير: ٤- سورة النساء : ١٥- باب فما لكم في المنافقين فئتين.

(٨٩) باب من أراد أهل المدينة بسوء أذا به الله

(۸۹) اہل مدینہ سے جو برائی کا ارادہ کرے خدا اس کو سزا دے گا

٨٧٥- **حديث** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لاَ يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلاَّ انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

۸۷۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ "اہل مدینہ کے ساتھ جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جایا کرتا ہے۔"

أخرجه البخاري في :٢٩-كتاب فضائل المدينة : ٧- باب إثم من كاد أهل المدينة.

(٩٠) باب الترغيب في المدينة عند فتح الأمصار

(۹۰) لوگوں کو مدینہ کی ترغیب دینا جب شہر فتح ہو جائیں

٨٧٦- **حديث** سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رضي الله عنه، أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ :

۸۷۶۔ حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپؐ نے فرمایا کہ

☆ حضرت سفیان بن ابی زہیر ازدی رضی اللہ عنہ کا تعلق ازد شنوۃ سے تھا۔ باپ کا نام القرد تھا۔ صحابی ہیں۔ مدینہ والوں میں شمار ہوئے ہیں۔

«تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ؛ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ».

یمن فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی بات مان جائیں گے سوار کر کے مدینہ سے (واپس یمن کو) لے جائیں گے۔ کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا اور شام فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور تمام لوگوں کو جو ان کی بات مان جائیں گے اپنے ساتھ (شام واپس) لے جائیں گے' کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا اور عراق فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مانیں گے اپنے ساتھ (عراق واپس) لے جائیں گے۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٩-كتاب فضائل المدينة : ٥- باب من رغب عن المدينة.

(٩١) باب في المدينة حين يتركها أهلها

(۹۱) مدینہ میں رہنے کی فضیلت جب لوگ مدینہ سے کوچ کر رہے ہوں

٨٧٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لاَ يَغْشَاهَا إِلاَّ الْعَوَافِ» يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ. «وَآخِرُ. مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا ، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا».

۸۷۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ مدینہ کو بہتر حالت میں چھوڑ جاؤ گے پھر وہ ایسا اجاڑ ہو جائے گا کہ وہاں وحشی جانور درندے اور پرندے بسنے لگیں گے اور آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے تاکہ اپنی بکریوں کو ہانک لے جائیں لیکن وہاں انہیں صرف وحشی جانور نظر آئیں گے۔ آخر ثنیۃ الوداع تک جب پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔

أخرجه البخاري في : ٢٩-كتاب فضائل المدينة : ٥- باب من رغب عن المدينة.

(٩٢) باب ما بين القبر والمنبر روضة من رياض الجنة

(۹۲) قبر مبارک اور منبر کے درمیان موضع کی فضیلت کا بیان

٨٧٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ».

۸۷۸- حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے اس منبر کے درمیان کا حصہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٠-كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة : ٥- باب فضل ما بين القبر والمنبر.

٨٧٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي».

۸۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر قیامت کے دن میرے حوض پر ہوگا۔

أخرجه البخاري في : ٢٠-كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة : ٥- باب فضل ما بين القبر والمنبر.

(٩٣) باب أحد جبل يحبنا ونحبه

(۹۳) احد پہاڑ کی فضیلت کا بیان

٨٨٠- حديث أَبِي حُمَيْدٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: «هٰذِهِ طَابَةٌ وَهٰذَا أُحُدٌ، جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ».

۸۸۰- حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ جب آپؐ مدینہ کے قریب پہنچے تو (مدینہ کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا کہ یہ "طابہ" ہے' اور یہ احد پہاڑ ہے۔ یہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٤-كتاب المغازى: ٨١-باب حدثنا يحي عن بكير.

(٩٤) باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة

(۹۴) مسجد مکہ اور مدینہ (مسجد نبوی) میں نماز کی فضیلت

٨٨١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

۸۸۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا تمام مسجدوں میں نماز سے ایک ہزار درجہ زیادہ افضل ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٠-كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة : ١- باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة.

(٩٥) باب لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد

٨٨٢- حديث أَبِي هُرَيْـرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، وَمَسْجِدِ الأَقْصى».

أخرجه البخاري في: ٢٠-كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة: ١- باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة.

(۹۵) سفر صرف تین مسجدوں کی طرف کرنے کا بیان

۸۸۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے سوا کسی کے لئے کجاوے نہ باندھے جائیں۔ (یعنی سفر نہ کیا جائے) ایک مسجد حرام' دوسرے رسول اللہ ﷺ کی مسجد اور تیسرے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔

(٩٧) باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاة فيه وزيارته

٨٨٣- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

أخرجه البخاري في: ٢٠-كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة: ٤- باب إتيان مسجد قباء ماشيا وراكبا.

(۹۷) مسجد قبا کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کرنے کا بیان

۸۸۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ قباء آتے' کبھی پیدل اور کبھی سواری پر۔

۸۸۲- اب جو عوام اجمیر اور پاک پتن وغیرہ وغیرہ مزارات کے لیے رخت سفر باندھتے ہیں' یہ ارشاد رسول ﷺ کی مخالفت کرنے کی وجہ سے عاصی' نافرمان اور آپ کے باغی ٹھہرتے ہیں۔ ہاں قبور مسلمین اپنے شہر یا قریہ میں ہوں وہ اپنوں کی ہوں یا بیگانوں کی' وہاں مسنون طریقہ پر زیارت کرنا مشروع ہے کہ قبرستان والوں کے لیے دعائے مغفرت کریں اور اپنی موت کو یاد کر کے دنیا سے بے رغبتی اختیار کریں اور سنت طریقہ صرف یہی ہے۔ (راز)

١٦- كتاب النكاح

۱۶- نکاح کے مسائل

٨٨٤- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ. عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمنِ! إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً ، فَخَلَيَا. فَقَالَ عُثْمَانُ : هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ؟ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هذَا ، أَشَارَ إِلَيَّ ، فَقَالَ : يَا عَلْقَمَةُ! فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ : أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ ، لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ : «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ».

۸۸۴- علقمہ بن قیس رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں ملاقات کی اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن! مجھے آپ سے ایک کام ہے پھر وہ دونوں تنہائی میں چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن کیا آپ منظور کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کر دیں جو آپ کو گذرے ہوئے ایام یاد دلا دے۔ چونکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے اس لئے انہوں نے مجھے اشارہ کیا اور کہا اے علقمہ! (ادھر آؤ) میں جب ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ کہہ رہے تھے کہ اگر آپ (حضرت عثمانؓ) کا یہ مشورہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا۔ اے نوجوانو! تم میں جو بھی شادی کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ یہ خواہش نفسانی کو توڑ دے گا۔

أخرجه البخاري في:٦٧-كتاب النكاح:٢- باب قول ﷺ: ((من استطاع منكم الباءة فليتزوج)).

٨٨٥- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، قَالَ: جَاءَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا ، فَقَالُوا : وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ ؛ قَالَ أَحَدُهُمْ : أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا ؛ قَالَ آخَرُ : أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلاَ أُفْطِرُ ؛ وَقَالَ آخَرُ : أَنَا

۸۸۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انہیں حضور اکرم ﷺ کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا آنحضرت ﷺ سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئیں ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ

أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلاَ أَتَزَوَّجُ أَبَداً.

فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؛ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لأَخْشَاكُمْ للهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ؛ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي».

روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور ان سے پوچھا' کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ کی قسم! میں اللہ رب العالمین سے تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ میں تم سب سے زیادہ پرہیز گار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا رہتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں۔ اور میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧-كتاب النكاح: ١- باب الترغيب في النكاح.

٨٨٦- حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لاَخْتَصَيْنَا.

۸۸۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو تبتل یعنی عورتوں سے الگ رہنے کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر آنحضرت ﷺ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم تو خصی ہو جاتے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧-كتاب النكاح: ٨- باب ما يكره من التبتل والخصاء.

(٢) باب نكاح المتعة وبيان أنه أبيح ثم نسخ ثم أبيح ثم نسخ واستقر تحريمه إلى يوم القيامة

(۲) متعہ حلال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر حلال ہونے کا پھر قیامت تک حرام رہنے کا بیان

٨٨٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: أَلاَ نَخْتَصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ، فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوبِ؛ ثُمَّ قَرَأَ- ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ﴾-.

۸۸۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو کر جہاد کیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہیں ہوتی تھیں۔ اس پر ہم نے عرض کیا کہ ہم خود کو خصی کیوں نہ کرلیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے ہمیں اس سے روک دیا اور اس کے بعد ہمیں اس کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے کپڑے (یا کسی بھی چیز) کے بدلے میں نکاح کرسکتے ہیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "اے ایمان والو! اپنے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لئے جائز کی ہیں" (المائدہ:۸۷)

أخرجه البخاري في : ٦٥-كتاب التفسير : ٥- سورة المائدة : ٩- باب لا تحرموا

طيبات ما أحل الله لكم.

٨٨٨- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ. قَالاَ: كُنَّا فِي جَيْشٍ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا، فَاسْتَمْتِعُوا».

۸۸۸۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اور حضرت سلمہ بن الاکوع (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے' اس لئے تم نکاح متعہ کر سکتے ہو۔

أخرجه البخاري في: ٦٧-كتاب النكاح: ٣١- باب نهي رسول الله عن نكاح المتعة آخرا.

٨٨٩- حديث عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ.

۸۸۹۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے نکاح متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

أخرجه البخاري في: ٦٤-كتاب المغازي: ٣٨- باب غزوة خيبر.

(٣) باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها في النكاح

(۳) بھتیجی اور پھوپھی اور خالہ اور بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے

٨٩٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلاَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا».

۸۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

أخرجه البخاري في: ٦٧-كتاب النكاح: ٢٧- باب لا تنكح المرأة على عمتها.

(٤) باب تحريم النكاح المحرم وكراهة خطبته

(۴) حالت احرام میں نکاح حرام ہے اور پیغام نکاح دینا مکروہ ہے

٨٩١- حديث ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ

۸۹۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو

۸۸۹۔ مقررہ مدت کے لیے نکاح ہوتا تھا اس کا نام متعہ اس لیے رکھا گیا کیونکہ اس کا مقصد ہی خاص فوائد اور اغراض کا حصول ہوتا تھا۔ اولاد وغیرہ کی طلب نہیں ہوتی تھی۔ آغاز اسلام میں مجبور کے لیے نکاح کی شکل جائز تھی پھر خیبر کے دن حرام ہوا پھر فتح مکہ میں اجازت ملی پھر حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہمیشہ کے لیے حرام قرار دیا گیا۔ (مرتبؒ)

مُحْرِمٌ.

آپ محرم تھے۔

أخرجه البخاري في : ۲۸-كتاب جزا الصيد : ۱۲- باب تزويج المحرم.

(٥) باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك

(۵) ایک بھائی کے پیغام نکاح کا جب تک فیصلہ نہ ہو جائے تب تک پیغام دینا جائز نہیں

۸۹۲- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما. كَانَ يَقُولُ : نَهى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلاَ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ.

۸۹۲- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ ہم کسی کے بھاؤ پر بھاؤ لگائیں اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجنا چاہئے۔ یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا اپنا ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے تو جائز ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧-كتاب النكاح: ٤٥- باب لا يخطب على خطبة أخيه حتى ينكح أو يدع.

(٦) باب تحريم النكاح الشغار وبطلانه

(٦) نکاح شغار حرام ہے

۸۹۳- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ الشِّغَارِ. والشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الآخَرُ ابْنَتَهُ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

۸۹۳- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے "شغار" سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی یا اپنی بہن کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ وہ دوسرا شخص اپنی بیٹی (یا بہن) اس کو بیاہ دے اور کچھ مہر نہ ٹھہرے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧-كتاب النكاح: ٢٧- باب الشغار.

(٧) باب الوفاء بالشروط في النكاح

(۷) نکاح کی شرائط پوری کرنا

۸۹٤- حديث عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ

۸۹۴- حضرت عقبہ بن عامر ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' وہ شرطیں جن کے ذریعہ تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے' پوری کی جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

☆ حضرت عقبہ بن عامر الجہنی ؓ کی کنیت ابو عبس تھی۔ آپ عالم' مقری' فصیح اللسان' فقیہ اور علم فرائض کے ماہر اور بڑی شان والے تھے۔ دمشق کی فتح کے موقعہ پر حضرت عمر ؓ کی طرف پیغام اور ڈاک یہی لاتے تھے۔ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ ۵۸ ہجری کو وفات پائی۔ قاہرہ میں مقطم پہاڑ کے دامن میں دفن ہوئے۔

الْفُرُوجَ». أخرجه البخاري في : ٥٤-كتاب الشروط : ٦- باب الشروط في المهر عند عقدة النكاح.

(٨) باب استئذان الثيب في النكاح بالنطق والبكر بالسكوت

(۸) ثیبہ (بیوہ'مطلقہ) کا نکاح کے لئے زبان سے اجازت دینا ضروری ہے اور کنواری لڑکی کی خاموشی ہی رضامندی ہے

٨٩٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: «لاَ تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلاَ تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ». قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ : «أَنْ تَسْكُتَ».

۸۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بیوہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔ صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کنواری عورت اجازت کیسے دے گی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے۔ (یہ خاموشی اس کی رضامندی سمجھی جائے گی)

أخرجه البخاري في : ٦٧-كتاب النكاح: ٤١- باب لا يُنْكِح الأب وغيره البكر والثيب إلا برضاها.

٨٩٦- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ؟ قَالَ : «نَعَمْ» قُلْتُ : فَإِنَّ الْبِكْرَ تُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحِي فَتَسْكُتُ ، قَالَ: «سُكَاتُهَا إِذْنُهَا».

۸۹۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے سلسلہ میں اجازت لی جائے گی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے عرض کیا لیکن کنواری لڑکی سے اگر اجازت لی جائے تو وہ شرم کی وجہ سے چپ سادھ لے گی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨٩-كتاب الإكراه: ٣- باب لا يجوز نكاح المكره.

(٩) باب تزويج الأب البكر الصغيرة

(۹) والد کے لیے جائز ہے کہ نابالغ کنواری لڑکی کا نکاح کر دے

٨٩٧- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ ، وَأَنَا بِنْتُ

۸۹۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال تھی پھر ہم

۸۹۴- جن میں ایجاب و قبول اور مہر کی شرائط بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ کوئی شخص مہر مقرر کرتے وقت دل میں نہ ادا کرنے کا خیال رکھتا ہو تو عند اللہ اس کا نکاح حلال نہ ہو گا۔ (راز)

سِتِّ سِنِينَ ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ، فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ، فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي ، فَوَفَى جُمَيْمَةً ، فَأَتَتْنِي أُمِّي ، أُمُّ رُومَانَ ، وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ : وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي ، فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لاَ أَدْرِي مَا تُرِيد بِي ؛ فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ ، وَإِنِّي لأَنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئاً مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ، ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ ، فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ ؛ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ ، فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلاَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضُحًى، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ.

مدینہ (ہجرت کر کے) آئے اور بنی حارث بن خزرج کے یہاں قیام کیا یہاں آ کر مجھے بخار چڑھا اور اس وجہ سے میرے بال گرنے لگے۔ پھر مونڈھوں تک خوب بال ہو گئے پھر ایک دن میری والدہ ام رومانؓ آئیں' اس وقت میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی۔ انہوں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہو گئی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا کیا ارادہ ہے آخر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازہ کے پاس کھڑا کر دیا اور میرا سانس پھولا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا تو انہوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر پھیرا۔ پھر گھر کے اندر مجھے لے گئیں۔ وہاں انصار کی چند عورتیں موجود تھیں جنہوں نے مجھے دیکھ کر دعا دی کہ خیر و برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو۔ میری ماں نے مجھے انہیں کے حوالہ کر دیا اور انہوں نے میری آرائش کی۔ اس کے بعد دن چڑھے اچانک رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور حضور ﷺ نے خود مجھے سلام کیا۔ میری عمر اس وقت نو سال تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٣-كتاب مناقب الأنصار : ٤٤- باب تزويج النبي ﷺ عائشة.

(١٢) باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد وغير ذلك من قليل وكثير واستحباب كونه خمسمائة درهم لمن لا يجحف به

(۱۲) مہر کا بیان اور قرآن کی تعلیم اور لوہے وغیرہ کا چھلا مہر ٹھہرانے کا بیان اور صاحب استطاعت کے لیے پانچ سو درہم مہر مستحب ہے

۸۹۷۔ حجاز چونکہ گرم ملک ہے۔ اس لیے وہاں قدرتی طور پر لڑکے اور لڑکیاں بہت کم عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں۔ اس لیے حضرت عائشہؓ کی رخصتی کے وقت صرف ۹ سال کی عمر تعجب خیز نہیں ہے۔ (راز)

۸۹۸- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ.

أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! جِئْتُ لأَهَبَ لَكَ نَفْسِي ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ ؛ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ؛ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا. فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» فَقَالَ : لاَ ، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ : «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ ؛ فَقَالَ ؛ لاَ، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا وَجَدْتُ شَيْئًا. قَالَ : «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ : لاَ ، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ. وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي (قَالَ سَهْلٌ مَالَهُ رِدَاءٌ) فَلَهَا نِصْفُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ» فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ. ثُمَّ قَامَ ، فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ ، فَلَمَّا جَاءَ ، قَالَ : «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟»

۸۹۸- حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے کے لیے لائی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر نیچی کرلی اور سر جھکا لیا۔ جب اس خاتون نے دیکھا کہ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صاحب اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ' اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو میرے ساتھ ان کا نکاح کر دیں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ (مہر کے لیے) بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم نہیں یا رسول اللہ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز ملے۔ وہ صاحب گئے اور واپس آ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! واللہ مجھے وہاں کوئی چیز نہیں ملی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ پھر دیکھ لو۔ ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی! وہ صاحب گئے اور پھر واپس آ گئے اور عرض کیا نہیں۔ اللہ کی قسم' یا رسول اللہ' لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مجھے نہیں ملی۔ البتہ یہ ایک تہبند میرے پاس ہے۔ حضرت سہلؓ کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی چادر بھی (اوڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ ان صحابی نے کہا خاتون کو اس میں سے آدھا پھاڑ کر دے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے اس تہبند کا وہ کیا کرے گی۔ اگر تم اسے پہنتے ہو تو اس کے قابل نہیں رہتا۔ اگر وہ پہنتی ہے تو تمہارے قابل نہیں۔ پھر وہ صاحب بیٹھ گئے کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا تو بلوایا جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ فلاں فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں۔ انہوں نے ان کے نام لیے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا' کیا تم انہیں زبانی پڑھ

قَالَ : مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا ؛ عَدَّهَا ، قَالَ : «أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟» قَالَ : نَعَمْ! قَالَ : «اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ».

لیتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں' آنحضرت ﷺ نے فرمایا جاؤ تمہیں قرآن مجید کی سورتیں یاد ہیں ان کے بدلہ میں میں نے اسے تمہارے نکاح میں دے دیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٦-كتاب فضائل القرآن : ٢٢-باب القراءة عن ظهر قلب.

٨٩٩- حديث أَنَسٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ. قَالَ : «مَا هذَا؟» قَالَ : إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ : «بَارَكَ اللهُ لَكَ ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ».

۸۹۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا نشان دیکھا۔ تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ دعوت ولیمہ کرخواہ ایک بکری ہی کی ہو۔

أخرجه البخاري في : ٦٧-كتاب النكاح: ٥٦- باب كيف يدعى للمتزوج.

(١٣) باب فضيلة إعتاقه أمته ثم يتزوجها

(۱۳) اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت

٩٠٠- حديث أَنَسٍ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلاَةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ ، وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ ، وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ ، فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ ، وَأَنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ ، ثُمَّ حَسَرَ الإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ : «اللهُ أَكْبَرُ! خَرِبَتْ خَيْبَرُ ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ» قَالَهَا ثَلاَثًا.

۹۰۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ غزوہ خیبر میں تشریف لے گئے۔ ہم نے وہاں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھی۔ پھر نبی ﷺ سوار ہوئے۔ اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنی سواری کا رخ خیبر کی گلیوں کی طرف کر دیا۔ میرا گھٹنا نبی کریم ﷺ کی ران سے چھو جاتا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنی ران سے تہبند ہٹایا۔ یہاں تک کہ میں نبی کریم ﷺ کی شفاف اور سفید رانوں کی سفیدی اور چمک دیکھنے لگا۔ جب آپ خیبر کی بستی میں داخل ہوئے' تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا' جب ہم کسی قوم کے آنگن میں اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح منحوس ہو جاتی ہے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خیبر کے یہودی اپنے کاموں کے

قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ (يَعْنِي الْجَيْش). قَالَ : فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً ، فَجُمِعَ السَّبْيُ ، فَجَاءَ دِحْيَةُ ، فقَالَ : يَا نَبِيَّ اللهِ! أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ، قَالَ : «اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً» فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ؟ لاَ تَصْلُحُ إِلاَّ لَكَ. قَالَ : «ادْعُوهُ بِهَا» فَجَاءَ بِهَا ؛ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَ: «خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا». قَالَ : فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَتَزَوَّجَهَا.

فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ : يَا أَبَا حَمْزَةَ! مَا أَصْدَقَهَا ؟ قَالَ : نَفْسَهَا ، أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ ، فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ؛ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا ؛ فَقَالَ : «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ». وَبَسَطَ نِطَعًا ،

لئے باہر نکلے ہی تھے کہ وہ چلا اٹھے محمد ﷺ لشکر لے کر پہنچ گئے۔ پس ہم نے خیبر لڑ کر فتح کر لیا۔ اور قیدی جمع کئے گئے۔ پھر دحیہؓ آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ قیدیوں میں سے کوئی باندی مجھے عنایت کیجئے' آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ کوئی باندی لے لو۔ انہوں نے صفیہ بن حیی کو لے لیا۔ پھر ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ صفیہ جو قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی ہیں' انہیں آپؐ نے دحیہ کو دے دیا' وہ تو صرف آپ ہی کے لئے مناسب تھیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ دحیہ کو صفیہ کے ساتھ بلاؤ۔ وہ لائے گئے۔ جب نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ قیدیوں میں سے کوئی اور باندی لے لو۔ راوی نے کہا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے صفیہ کو آزاد کر دیا۔ اور انہیں اپنے نکاح میں لے لیا۔ ثابت بنانی نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ ابو حمزہ! ان کا مہر آنحضور ﷺ نے کیا رکھا تھا؟ حضرت انس نے فرمایا کہ خود ان کی آزادی ہی ان کا مہر تھا۔ اور اسی پر آپ نے نکاح کیا۔ پھر راستے ہی میں ام سلیم (رضی اللہ عنہا حضرت انسؓ کی والدہ) نے انہیں دلہن بنایا' اور نبی کریم ﷺ کے پاس رات کے وقت بھیجا۔ اب نبی کریم ﷺ دولہا تھے' اس لئے آپ نے فرمایا کہ جس کے پاس بھی کچھ کھانے کی چیز ہو تو یہاں لائے۔ آپؐ نے ایک چمڑے کا دستر خوان بچھایا۔ بعض صحابہ کھجور لائے' بعض گھی۔ (راوی نے کہا کہ میرا خیال ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ستو کا بھی ذکر کیا) پھر لوگوں نے ان کا حلوا بنا لیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

۹۰۰۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک ران شرم گاہ میں داخل ہے۔ اس لیے اس کا چھپانا واجب ہے۔ اور ابن ابی ذئبؒ اور امام داؤد ظاہریؒ' امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک ران شرم گاہ میں داخل نہیں ہے۔ المحلی میں امام ابن حزمؒ نے کہا کہ اگر ران شرمگاہ میں داخل ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی جو معصوم اور پاک تھے ران نہ کھولتا' نہ کوئی اس کو دیکھتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے۔ اور آپ کا فیصلہ احتیاطاً" ران ڈھانکنے کا ہے وجوباً" نہیں۔ (راز)

۹۰۰۔ جو کھجور' پنیر اور گھی یا پنیر کی بجائے آٹا ملا کر پکایا جاتا تھا۔ (مرتبؒ)

فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ (قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ) قَالَ : فَحَاسُوا حَيْسًا ، فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

أخرجه البخاري في : ٨-كتاب الصلاة : ١٢- باب ما يذكر في الفخذ.

٩٠١- حديث أَبِي مُوسَى ﷺ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ، ثُمَّ اعْتَقَهَا ، وَتَزَوَّجَهَا ، كَانَ لَهُ أَجْرَانِ».

۹۰۱- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص کے پاس کوئی لونڈی ہو اور وہ اس کی اچھی پرورش کرے اور اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرے' پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا"

أخرجه البخاري في : ٤٩-كتاب العتق : ١٤- باب فضل من أدب جاريته وعلمها.

(١٤) باب زواج النبي زينب بنت جحش ونزول الحجاب وإثبات وليمة العرس

(۱۴) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کا نکاح اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان

٩٠٢- حديث أَنَسٍ ، قَالَ : مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ، عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ.

۹۰۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا جیسا ولیمہ اپنی بیویوں میں سے کسی کا نہیں کیا۔ ان کا ولیمہ آپ نے ایک بکری کا کیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٧-كتاب النكاح: ٦٨- باب الوليمة ولو بشاة.

٩٠٣- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ : لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ ، دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ ، وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ ، فَلَمْ يَقُومُوا ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ ؛ فَلَمَّا قَامَ ، قَامَ مَنْ قَامَ ، وَقَعَدَ ثَلاثَةُ نَفَرٍ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، لِيَدْخُلَ ، فَإِذَا الْقَوْمُ

۹۰۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو قوم کو آپ نے دعوت ولیمہ دی' کھانا کھانے کے بعد لوگ (گھر کے اندر ہی) بیٹھے (دیر تک) باتیں کرتے رہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایسا کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے ہیں (تاکہ لوگ سمجھ جائیں اور اٹھ جائیں) لیکن کوئی بھی نہیں اٹھا۔ جب آپ نے دیکھا کہ کوئی نہیں اٹھا تو آپ کھڑے ہو گئے' جب آپ کھڑے ہوئے تو دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو گئے' لیکن تین آدمی اب بھی بیٹھے رہ گئے۔ آنحضرت ﷺ جب باہر سے

جُلُوسٌ ؛ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا ، فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا ؛ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ ، فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ ؛ فَأَنْزَلَ اللهُ - ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ﴾ - الآية.

اندر جانے کے لئے آئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی اٹھ گئے تو میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دی کہ وہ لوگ بھی چلے گئے ہیں تو آپ اندر تشریف لائے۔ میں نے بھی چاہا کہ اندر جاؤں' لیکن آنحضرت ﷺ نے اپنے اور میرے بیچ میں دروازے کا پردہ گرا لیا' اس کے بعد آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ "اے ایمان والو' نبی کے گھروں میں (بغیر اجازت) مت جایا کرو ـــــ" آخر آیت تک (الاحزاب:۵۳)

أخرجه البخاري في : ٦٥-كتاب التفسير: ٣٣- سورة الأحزاب : ٨- باب قوله ﴿لا تدخلوا بيوت النبي﴾ - الآية.

٩٠٤- حديث أَنَسٍ. قَالَ : أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ ؛ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ ؛ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ ، وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ ، فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ ، بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ ، حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا ، فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ ؛ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ؛ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ ، فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا ؛ فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا ، وَأُنْزِلَ

۹۰۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پردہ کے حکم کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ حضرت زینب بنت جحش سے رسول اللہ ﷺ کی شادی کا موقعہ تھا آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا۔ دن چڑھنے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کی کھانے کی دعوت کی تھی۔ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ بعض اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت تک دوسرے لوگ (کھانے سے فارغ ہو کر) جا چکے تھے۔ آخر آپؐ بھی کھڑے ہو گئے اور چلتے رہے۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے پھر آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ (بھی جو کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے رہ گئے تھے) جا چکے ہوں گے (اس لئے آپ واپس تشریف لائے) میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ پھر واپس آ گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا۔ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ پر پہنچے پھر آپ وہاں سے واپس ہوئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جا چکے تھے' اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے

الْحِجَابُ.

اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکالیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب الأطعمة : ٥٩- باب قول الله تعالى - ﴿فإذا طعمتم فانتشروا﴾-.

٩٠٥- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا. ثُمَّ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، عَرُوسًا بِزَيْنَبَ ، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ : لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ، هَدِيَّةً! فَقُلْتُ لَهَا : افْعَلِي. فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ ، فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ ؛ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ. فَقَالَ لِي : «ضَعْهَا» ثُمَّ أَمَرَنِي، فَقَالَ : «ادْعُ لِي رِجَالاً» سَمَّاهُمْ «وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ» قَالَ : فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي ، فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ ، وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ ، وَيَقُولُ لَهُمْ : «اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ» قَالَ : حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا. فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ ، وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ. قَالَ : وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ. ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ ، وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَقُلْتُ :

٩٠٥- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کا قاعدہ تھا آپ جب ام سلیمؓ کے گھر کی طرف سے گذرتے تو ان کے پاس جاتے ان کو سلام کرتے (وہ آپ کی رضاعی خالہ ہوتی تھیں) پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت ﷺ دولہا تھے آپ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا تو ام سلیم (میری ماں) مجھ سے کہنے لگی اس وقت ہم آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ تحفہ بھیجیں تو اچھا ہے۔ میں نے کہا مناسب ہے۔ انہوں نے کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر ایک ہانڈی میں حلوہ بنایا اور میرے ہاتھ میں دے کر آنحضرت ﷺ کے پاس بھجوایا۔ میں لے کر آپ کے پاس چلا جب پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ رکھ دے اور جا کر فلاں فلاں لوگوں کو بلا لا' آپ نے ان کا نام لیا اور جو کوئی بھی تجھ کو راستے میں ملے اس کو بلا لے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کے حکم کے موافق لوگوں کو دعوت دینے گیا۔ لوٹ کر جو آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سارا گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس حلوے پر رکھے اور جو اللہ کو منظور تھا وہ زبان سے کہا (برکت کی دعا فرمائی) پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کے لئے بلانا شروع کیا آپ ان سے فرماتے جاتے تھے۔ اللہ کا نام لو اور ہر ایک آدمی اپنے آگے سے کھائے (رکابی کے بیچ میں ہاتھ نہ ڈالے) یہاں تک کہ سب لوگ کھا کر گھر کے باہر چل دیئے۔ تین آدمی گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور مجھ کو ان کے نہ جانے سے رنج پیدا ہوا (اس خیال سے کہ آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہو گی) آخر آنحضرت ﷺ اپنی دوسری بیویوں کے حجروں پر گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا پھر راستے میں میں نے آپ سے کہا کہ وہ تین آدمی بھی چلے گئے ہیں۔ اس وقت

إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا ؛ فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ ، وَأَرْخَى السِّتْرَ ، وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلاَّ أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلاَ مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَا للهُ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ﴾-.

آپ لوٹے اور (حضرت زینبؓ کے حجرے میں) آئے۔ میں بھی حجرے ہی میں تھا لیکن آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا آپ سورہ احزاب کی یہ آیت پڑھ رہے تھے۔ "مسلمانو! نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب کھانے کے لئے تم کو اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ اس وقت جاؤ۔ وہ بھی ایسا ٹھیک وقت دیکھ کر کہ کھانا پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ البتہ جب بلائے جاؤ تو اندر آ جاؤ اور کھانے سے فارغ ہوتے ہی چل دو۔ باتوں میں لگ کر وہاں بیٹھے نہ رہا کرو۔ ایسا کرنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی تھی اس کو تم سے شرم آتی تھی (کہ تم سے کہے کہ چلے جاؤ) اور اللہ تعالیٰ حق بات میں نہیں شرماتا۔" (الاحزاب:۵۳)

قَالَ أَنَسٌ : إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ ا للهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ.

حضرت انس ؓ نے کہا کہ میں نے دس برس تک متواتر آنحضرت ﷺ کی خدمت کی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧-كتاب النكاح: ٦٤- باب الهدية للعروس.

(١٥) باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة

(۱۵) دعوت قبول کرنے کا بیان

٩٠٦- حديث عَبْدِ ا للهِ بْنِ عُمَرَ رضي ا لله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ ا للهِ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا».

۹۰۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کسی کو دعوت ولیمہ پر بلایا جائے تو اسے آنا چاہئے۔"

أخرجه البخاري في : ٦٧-كتاب النكاح: ٧١- باب حق إجابة الوليمة والدعوة.

٩٠٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى لَهَا الأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى ا للهَ وَرَسُولَهُ ﷺ.

۹۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ ولیمہ کا وہ کھانا بدترین کھانا ہے جس میں صرف مالداروں کو خصوصی دعوت دی جائے اور محتاجوں کو نہ کھلایا جائے۔ اور جس نے ولیمہ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

أخرجه البخاري في : ٦٧-كتاب النكاح: ٧٢- باب من ترك الدعوة فقد عصى ا لله ورسوله.

(١٦) باب لا تحل المطلقة ثلاثا لمطلقها

(۱۶) طلاق ثلاثہ کے بعد عورت دوسرے نکاح

حتى تنكح زوجا غيره ويطأها ثم يفارقها وتنقضي عدتها

کے بغیر پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہو سکتی اور دوسرا شوہر اس سے جماع کرے اور طلاق کے بعد وہ عورت عدت پوری کرے

٩٠٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي، فَأَبَتَّ طَلاَقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمنِ بْنِ الزَّبِيرِ، إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلَ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لاَ، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ». وَأَبُوبَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ. فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلاَ تَسْمَعُ إِلَى هذِهِ، مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ؟

٩٠٨- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں رفاعہ کی نکاح میں تھی۔ پھر مجھے انہوں نے طلاق دے دی۔ قطعی طلاق دے دی۔ پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے شادی کر لی۔ لیکن ان کے پاس تو (شرمگاہ) اس کپڑے کی گانٹھ کی طرح ہے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا' کیا تو رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہے۔ لیکن تو اس وقت تک اس سے شادی نہیں کر سکتی' جب تک تو عبدالرحمٰن بن زبیر کا مزانہ چکھ لے اور وہ تمہارا مزانہ چکھ لیں۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں موجود تھے۔ اور حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ دروازے پر اپنے لئے (اندر آنے کی) اجازت کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا' ابوبکر! کیا اس عورت کو نہیں دیکھتے' نبی کریم ﷺ کے سامنے کس طرح کی باتیں زور زور سے کہہ رہی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٢-كتاب الشهادات : ٣- باب شهادة المختبي.

٩٠٩- حديث عَائِشَةَ، أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا، فَتَزَوَّجَتْ، فَطَلَّقَ؛ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ، أَتَحِلُّ لِلأَوَّلِ؟ قَالَ: «لاَ، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الأَوَّلُ».

٩٠٩- حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی' ان کی بیوی نے دوسری شادی کر لی۔ پھر دوسرے شوہر نے بھی (ہم بستری سے پہلے) انہیں طلاق دے دی۔ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا پہلا شوہر اب ان کے لئے حلال ہے (کہ ان سے دوبارہ شادی کر لیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں' یہاں تک کہ وہ یعنی شوہر ثانی اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے نے مزہ چکھا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٨-كتاب الطلاق: ٤- باب من أجاز طلاق الثلاث.

(١٧) باب ما يستحب أن يقوله عند الجماع

(١٧) جماع کے وقت کی دعا

٩١٠- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللهِ ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ؛ ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذلِكَ ، أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَداً».

۹۱۰- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس ہم بستری کے لئے جب آئے تو یہ دعا پڑھے "میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں' اے اللہ شیطان کو مجھ سے دور رکھ اور شیطان کو اس چیز سے بھی دور رکھ جو (اولاد) ہمیں تو عطا کرے۔" پھر اس عرصہ میں ان کے لئے کوئی اولاد نصیب ہو تو اسے شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔"

أخرجه البخاري في :٦٧-كتاب النكاح: ٦٦- باب ما يقول الرجل إذا أتى أهله.

(١٨) باب جواز جماعه امرأته في قبلها من قدامها ومن ورائها من غير تعرض للدبر

(۱۸) دبر سے بچتے ہوئے آگے اور پیچھے سے قبل میں جماع کرنے کا جواز

٩١١- حديث جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ : إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ. فَنَزَلَتْ - ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾

۹۱۱- حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ یہودی کہتے تھے کہ اگر عورت سے ہم بستری کے لئے کوئی پیچھے سے آئے گا تو بچہ بھینگا پیدا ہو گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں' سو اپنے کھیت میں آؤ جدھر سے چاہو۔" (البقرہ:۲۲۳)

أخرجه البخاري في : ٦٥-كتاب التفسير: ٢- سورة البقرة : ٣٩- باب ﴿نساؤكم حرث لكم﴾...الآية.

(١٩) باب تحريم امتناعها من فراش زوجها

(۱۹) بیوی کے لیے جائز نہیں کہ شوہر کو جماع سے روکے

٩١٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ».

۹۱۲- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر سے ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلگ رات گذارے تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جبتک وہ اپنی اس حرکت سے باز نہ آجائے

أخرجه البخاري في :٦٧-كتاب النكاح: ٨٥-باب إذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها.

(٢١) باب حكم العزل

(۲۱) عزل کا حکم

٩١٣- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ،

۹۱۳- حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول

قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ ، وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ ، وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ ؛ وَقُلْنَا : نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ؟ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ ؛ فَقَالَ : «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا ، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ وَهِيَ كَائِنَةٌ».

اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق کے لئے نکلے۔ اس غزوہ میں ہمیں کچھ عرب کے قیدی ملے (جن میں عورتیں بھی تھیں) پھر اس سفر میں ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی۔ اور بے عورت رہنا ہم پر مشکل ہو گیا۔ دوسری طرف ہم عزل کرنا چاہتے تھے (اس خوف سے کہ بچہ نہ پیدا ہو) ہمارا ارادہ یہی تھا کہ عزل کر لیں لیکن پھر ہم نے سوچا کہ رسول اللہ ﷺ موجود ہیں۔ آپؐ سے پوچھے بغیر عزل کرنا مناسب نہ ہو گا۔ چنانچہ ہم نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ قیامت تک جو جان پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

أخرجه البخاري في:٦٤-كتاب المغازي: ٣٢- باب غزوة بني المصطلق.

٩١٤- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. قَالَ: أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ ؛ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ : «أَوَ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ!» قَالَهَا ثَلاَثًا «مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ هِيَ كَائِنَةٌ».

۹۱۴۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک غزوہ میں) ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو؟ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا (پھر فرمایا) قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ (اپنے وقت پر) پیدا ہو کر رہے گی۔ (پس تمہارا عزل کرنا ایک عبث حرکت ہے)

أخرجه البخاري في:٦٧-كتاب النكاح : ٩٦- باب العزل.

٩١٥- حديث جَابِرٍ رضي الله عنه ، قَالَ : كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ.

۹۱۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا' ہم عزل کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧-كتاب النكاح: ٩٦- باب العزل.

۹۱۵۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عزل کرنا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بعض صحابہ کا شیوہ تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا تھا۔ اور نہ قرآن مجید میں کوئی حکم اس کے بارے میں نازل ہوا۔ (راز)

١٧- كتاب الرضاع

دودھ پلانے کے مسائل

(١) باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة

(۱) نسب سے جن رشتہ داروں سے نکاح حرام ہے رضاعت سے بھی وہ حرام ہو جاتے ہیں

٩١٦- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا ، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! أُرَاهُ فُلاَنًا (لِعَمٍّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ) فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ! هذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، قَالَتْ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرَاهُ فُلاَنًا» (لِعَمٍّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلاَنٌ حَيًّا (لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ) دَخَلَ عَلَيَّ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « نَعَمْ ، إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلاَدَةِ».

۹۱۶- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ان کے یہاں تشریف فرما تھے۔ حضرت عائشہؓ نے ایک صحابی کی آواز سنی جو ام المومنین حفصہؓ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں نے کہا' یا رسول اللہ! میرا خیال ہے یہ حفصہؓ کے دودھ کے چچا ہیں۔ یا رسول اللہ! یہ صحابی آپ کے گھر میں (جس میں حفصہؓ رہتی ہیں) آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میرا خیال ہے یہ فلاں صاحب' حفصہ کے رضائی چچا ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے بھی اپنے ایک رضائی چچا کے متعلق پوچھا کہ اگر فلاں زندہ ہوتے تو کیا وہ بے حجاب میرے پاس آسکتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! دودھ سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

أخرجه البخاري في:٥٢- كتاب الشهادات ٧- باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض.

(٢) باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل

(۲) کیا رضاعت کی حرمت شوہر کی طرف بھی منتقل ہو جاتی ہے؟

٩١٧- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَمَا أُنْزِلَ

۹۱۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے ملنے

۹۱۷- کسی بچے کو ماں کے علاوہ کوئی اور عورت دودھ پلا دے تو وہ شرعاً دودھ کی ماں بن جاتی ہے اور اس کے احکام حقیقی ماں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اس کا خاوند باپ کے درجہ میں اور اس کے لڑکے بھائی کے درجہ میں آجاتے ہیں۔ رضائی چچا' رضائی پھوپھی' رضائی ماموں' رضائی خالہ سب محرم ہیں۔ (راز)

الْحِجَابُ ، فَقُلْتُ : لاَ آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي ، وَلكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ. فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِينَ؟ عَمُّكِ» قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي ، وَلكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ. فَقَالَ : «ائْذَنِي لَهُ ، فَإِنَّهُ عَمُّكِ ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ».

کی اجازت چاہی' لیکن میں نے کہلوا دیا کہ جب تک اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت حاصل نہ کر لوں' ان سے نہیں مل سکتی۔ میں نے سوچا کہ ان کے بھائی ابوقعیس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا' مجھے دودھ پلانے والی تو ابو قعیس کی بیوی تھیں۔ پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ابو قعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی' لیکن میں نے کہلوا دیا کہ جب تک آنحضرت ﷺ سے اجازت نہ لے لوں ان سے ملاقات نہیں کر سکتی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے چچا سے ملنے سے تم نے کیوں انکار کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو قعیس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا دودھ پلانے والی تو ان کی بیوی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو' وہ تمہارے چچا ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٣٣- سورة الأحزاب : ٩- باب قوله - ﴿إن تبدوا شيئا أو تخفوه﴾.

٩١٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ. فَقَالَ : أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ؟ فَقُلْتُ : وَكَيْفَ ذلِكَ؟ قَالَ : أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي. فَقَالَتْ : سَأَلْتُ عَنْ ذلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ : «صَدَقَ أَفْلَحُ، ائْذَنِي لَهُ».

۹۱۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا' کہ (پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد) افلح ﷺ نے مجھ سے (گھر میں آنے کی) اجازت چاہی تو میں نے ان کو اجازت نہیں دی۔ وہ بولے کہ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں۔ حالانکہ میں آپ کا (دودھ کا) چچا ہوں۔ میں نے کہا یہ کیسے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میرے بھائی (وائل) کی عورت نے آپ کو میرے بھائی ہی کا دودھ پلایا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا' تو آپؐ نے فرمایا کہ افلح نے سچ کہا ہے۔ انہیں (اندر آنے کی) اجازت دے دیا کرو (ان سے پردہ نہیں ہے)

أخرجه البخاري في : ٥٢- كتاب الشهادات : ٧- باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض.

(۳) باب تحريم ابنة الأخ من الرضاعة

٩١٩- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، فِي بِنْتِ حَمْزَةَ : «لاَ تَحِلُّ لِي ، يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ ، هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ».

أخرجه البخاري في : ٥٢- كتاب الشهادات : ٧- باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض.

(۳) رضاعت سے بھتیجی حرام ہونے کا بیان

۹۱۹- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ کی صاحبزادی کے مسئلہ میں فرمایا کہ یہ میرے لئے حلال نہیں ہو سکتیں' جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں وہی دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ یہ تو میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔

(٤) باب تحريم الربيبة وأخت المرأة

٩٢٠- حديث أُمِّ حَبِيبَةَ . قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ : «فَأَفْعَلُ مَاذَا؟» قُلْتُ : تَنْكِحُ؛ قَالَ : «أَتُحِبِّينَ؟» قُلْتُ : لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرَكَنِي فِيكَ أُخْتِي. قَالَ : «إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِي» قُلْتُ : بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ. قَالَ : «ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ؟» قُلْتُ : نَعَمْ. قَالَ : «لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ ، فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ».

(۴) ربیبہ اور بیوی کی حرمت کا بیان

۹۲۰- حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ابو سفیان کی صاحبزادی (غرہ یا درہ یا حمنہ) کو چاہتے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا؟ میں نے عرض کیا کہ اس سے آپ نکاح کر لیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم اسے پسند کرو گی؟ میں نے عرض کیا میں کوئی تنہا تو ہوں نہیں (بلکہ میری دوسری سوکنیں ہیں ہی) اور میں اپنی بہن کے لئے یہ پسند کرتی ہوں کہ وہ بھی میرے ساتھ آپ کے تعلق میں شریک ہو جائے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھا جا سکتا) میں نے عرض کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے (زینب بنت ابی سلمہؓ سے) نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ام سلمہ کی لڑکی کے پاس؟ میں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ واہ واہ اگر وہ میری ربیبہ (بیوی کے

☆ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام رملہ بنت ابی سفیان تھا۔ ازواج مطہرات میں سے نسب میں قریب ترین یہی ام حبیبہ تھیں' آغاز دعوت میں اسلام قبول کیا۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کی طرف ان کی منگنی کا پیغام بھیجا۔ خالد بن سعید بن عاص کی وکالت پر آپؐ سے اس کا نکاح ہوا اور ان کا مہر چار سو دینار تھا جو نجاشی نے ادا کیا تھا۔ ان کی روایات کی تعداد ۶۵ ہے دو احادیث متفق علیہ ہیں۔ ۴۲ ہجری میں وفات پائی۔

سابق شوہر سے لڑکی) نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہ ہوتی۔ مجھے اور اس کے والد ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ دیکھو تم آئندہ میرے نکاح کے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ٢٥- باب ﴿وربائبكم اللاتي في حجوركم﴾.

(٨) باب إنما الرضاعة من المجاعة

(۸) رضاعت بھوک کے وقت ہے

٩٢١- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ، وَعِنْدِي رَجُلٌ ، قَالَ : «يَا عَائِشَةُ! مَنْ هذَا؟» قُلْتُ: أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. قَالَ : «يَا عَائِشَةُ! انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ».

۹۲۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (گھر میں) تشریف لائے تو میرے یہاں ایک صاحب (حضرت عائشہؓ کے رضائی بھائی) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا' عائشہ! یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ میرا رضائی بھائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا عائشہ! ذرا دیکھ بھال کر چلو' کون تمہارا رضائی بھائی ہے۔ کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو کم سنی میں ہو۔

أخرجه البخاري في : ٥٢- كتاب الشهادات : ٧- باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض.

(١٠) باب الولد للفراش وتوقي الشبهات

(۱۰) لڑکا' عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شبہات سے بچنے کا بیان

٩٢٢- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلاَمٍ ؛ فَقَالَ سَعْدٌ : هذَا ، يَا رَسُولَ اللهِ! ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ ، أُنْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ : هذَا أَخِي ، يَا رَسُولَ اللهِ! وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ. فَنَظَرَ

۹۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچے کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ اس نے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا بیٹا ہے۔ آپ خود میرے بھائی سے اس کی مشابہت دیکھ لیں۔ لیکن عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے اور اس کی باندی کے پیٹ کا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے بچے کی صورت دیکھی تو صاف عتبہ سے ملتی تھی۔ لیکن آپؐ نے یہی فرمایا کہ اے

رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ ، فَقَالَ : «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ». فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ.

عبد! یہ بچہ تیرے ہی ساتھ رہے گا' کیونکہ بچہ فراش کے تابع ہوتا ہے۔ اور زانی کے حصہ میں صرف پتھر ہے۔ اور اے سودہ بنت زمعہ اس لڑکے سے تو پردہ کیا کر۔ چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر اسے کبھی نہیں دیکھا۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ١٠٠- باب شراء المملوك من الحربي وهبته وعتقه.

٩٢٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ».

۹۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لڑکا بستر والے کا حق ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨٥- كتاب الفرائض : ١٨- باب الولد للفراش ، حرة كانت أو أمة.

(١١) باب العمل بإلحاق القائف الولد

(۱۱) اولاد کی نسبت میں قیافہ شناس کی بات کا اعتبار کرنا

٩٢٤- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ ، فَقَالَ : «يَا عَائِشَةُ! أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا، وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوسَهُمَا ، وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا ، فَقَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ».

۹۲۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے' آپ بہت خوش تھے اور فرمایا "عائشہ تم نے دیکھا نہیں' مجزز المدلجی آیا اور اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا' دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی' جس نے دونوں کے سروں کو ڈھک لیا تھا اور ان کے صرف پاؤں کھلے ہوئے تھے۔ تو اس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔"

أخرجه البخاري في : ٨٥- كتاب الفرائض : ٣١-باب القائف.

(١٢) باب قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف

(۱۲) باکرہ اور ثیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے قیام کی مدت

٩٢٥- حديث أَنَسٍ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ ، إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ ، أَقَامَ

۹۲۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ بیوی کی موجودگی میں کسی

۹۲۴۔ یہ شخص قیافہ شناس تھا۔ اس نے ان دونوں کے پیروں سے ہی پہچان لیا کہ یہ دونوں باپ بیٹے ہیں۔ بعض لوگ اس بارے میں شک کرنے والے بھی تھے' ان کی اس سے تردید ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ کو اس سے دلی خوشی حاصل ہوئی۔ (راز)

عِنْدَهَا سَبْعًا ، وَقَسَمَ ؛ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ ، أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاثًا ، ثُمَّ قَسَمَ.

کنواری عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے اور جب کسی کنواری بیوی کی موجودگی میں پہلے سے شادی شدہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ١٠١- باب إذا تزوَّجَ الثيب على البكر.

(١٣) باب القسم بين الزوجات وبيان أن السنة أن تكون لكل واحدة ليلة مع يومها

(۱۳) بیویوں کی باری کا بیان اور سنت ہر بیوی کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے

٩٢٦- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنهـا ، قَالَتْ : كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللاتِي وَهَبْنَ أنفسهن لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ، وأقول : أتهب المرأة نفسها؟ فَلَمَّا. أنزل الله تعالَى - ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾- قُلْتُ : مَا أُرَى رَبَّكَ إِلاَّ يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ.

۹۲۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جو عورتیں اپنے نفس کو رسول کریم ﷺ کے لئے ہبہ کرنے آتی تھیں مجھے ان پر بڑی غیرت آتی تھی۔ میں کہتی کہ کیا عورت خود ہی اپنے آپ کو کسی کے لئے پیش کر سکتی ہے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں تب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے" (الاحزاب : ۵۱) تو میں نے کہا کہ میں تو سمجھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مراد بلا تاخیر پوری کر دینا چاہتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٣٣- سورة الأحزاب : ٧- باب قوله- ﴿ترجي من تشاء منهن﴾-:

(١٤) باب جواز هبتها نوبتها لضرتها

(۱۴) اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کا بیان

٩٢٧- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ. عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جِنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ ، فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلاَ تُزَعْزِعُوهَا وَلاَ تُزَلْزِلُوهَا ، وَارْفُقُوا ، فَإِنَّهُ

۹۲۷۔ عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباسؓ کے ساتھ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک تھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں، جب تم ان کا جنازہ اٹھاؤ تو زور زور سے حرکت نہ دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازہ کو لے کر چلنا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کی وفات کے وقت آپ کے

كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعٌ ، كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ ، وَلاَ يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ.

نکاح میں نو بیویاں تھیں۔ آٹھ کے لئے تو آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ٤- باب كثرة النساء.

(١٥) باب استحباب نكاح ذات الدين

(۱۵) دیندار عورت سے نکاح کرنے کا بیان

٩٢٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لأَرْبَعٍ : لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا ، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ ، تَرِبَتْ يَدَاكَ».

۹۲۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے' اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے' اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تو دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کر۔ اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی۔" (یعنی آخیر میں تجھ کو ندامت ملے گی)

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ١٥- باب الأكفاء في الدين.

(١٦) باب استحباب نكاح البكر

(۱۶) باکرہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان

٩٢٩- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : تَزَوَّجْتُ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَا تَزَوَّجْتَ؟» فَقُلْتُ : تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ : «مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا».

قَالَ مُحَارِبٌ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) : فَذَكَرْتُ ذلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، فَقَالَ عَمْرٌو : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يقول :

۹۲۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے شادی کی تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک بیوہ عورت سے۔ آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی کہ اس کے ساتھ تم کھیل کود کرتے؟ محارب (سند کے ایک راوی) نے کہا کہ پھر میں نے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا "تم نے کسی کنواری عورت سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اس کے ساتھ کھیل کود

۹۲۷۔ ایک وقت نو بیویوں کا رکھنا خصائص نبوی میں سے ہے۔ امت کو صرف چار تک کی اجازت ہے۔ یہاں جس مرحومہ کا ذکر ہے اس سے حضرت سودہؓ مراد ہیں جنھوں نے بڑھاپے کی وجہ سے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی تھی۔ (راز)

۹۲۹۔ بیوہ سے بھی نکاح جائز ہے گو کنواری سے شادی کرنا بہتر ہے۔ ہندوستان میں پہلے مسلمانوں کے یہاں بھی نکاح بیوگان کو معیوب سمجھا جاتا تھا مگر حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ نے اس رسم بد کے خلاف جہاد کیا اور اسے عملاً ختم کرایا۔ (راز)

قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلاَّ جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ؟».

کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔"

أخرجه البخاري في: ٦٧- كتاب النكاح: ١٠- باب تزويج الثيبات.

٩٣٠- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: «بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا» قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ: «فَهَلاَّ جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟» قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ، فَقَالَ: «بَارَكَ اللهُ» أَوْ «خَيْرًا».

۹۳۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے سات لڑکیاں چھوڑیں یا (راوی نے کہا کہ) نو لڑکیاں۔ چنانچہ میں نے ایک پہلے کی شادی شدہ عورت سے نکاح کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا' جابر! تم نے شادی کی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا' کنواری سے کی ہے یا بیاہی سے؟ میں نے عرض کیا کہ بیاہی سے! فرمایا تم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی؟ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی' تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے اور وہ تمہارے ساتھ ہنسی کرتی۔ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میرے والد عبداللہ ؓ شہید ہو گئے اور انہوں نے کئی لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ اس لیے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے پاس ان ہی جیسی لڑکی بیاہ لاؤں۔ اس لئے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی ہے جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی اصلاح کا خیال رکھے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا' اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا (راوی کو شک تھا) اللہ تم کو خیر عطا کرے۔

أخرجه البخاري في: ٦٩- كتاب النفقات: ١٢- باب عون المرأة زوجها في ولده.

٩٣١- حديث جَابِرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ؛ قَالَ: «مَا يُعْجِلُكَ؟» قُلْتُ: إِنِّي

۹۳۱۔ حضرت جابر ؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جہاد (تبوک) میں تھا۔ جب ہم واپس ہو رہے تھے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار میرے قریب آئے میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ آپؐ نے فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میری شادی ابھی

حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ. قَالَ : «فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا ؟» قُلْتُ : بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ : «فَهَلاَّ جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ؟».

قَالَ : فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ ، فَقَالَ: «أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلاً» أَيْ عِشَاءً «لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ».

وَفِي هذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ : «الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ» يَعْنِي الْوَلَدَ.

نئی ہوئی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا' کنواری عورت سے تم نے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا کہ بیوہ سے' آپؐ نے اس پر فرمایا' کنواری سے کیوں نہ کی' تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب ہم (مدینہ) پہنچے تو ہم نے چاہا کہ شہر میں داخل ہو جائیں' لیکن آپؐ نے فرمایا' ٹھہر جاؤ' رات ہو جائے پھر داخل ہونا' تاکہ تمہاری بیویاں جو پراگندہ بال ہیں وہ کنگھی چوٹی کرلیں اور جن کے خاوند غائب تھے وہ زیر ناف بال صاف کرلیں۔ اور اسی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ الکیس الکیس یعنی اے جابر جب تو گھر پہنچے تو خوب کیس کرنا۔ (امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کیس کا یہی مطلب ہے کہ اولاد ہونے کی خواہش کرنا)

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ١٢١- باب طلب الولد.

٩٣٢- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا ، فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «جَابِرٌ!» فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ : «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ : أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ ؛ فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ. ثُمَّ قَالَ : «ارْكَبْ» فَرَكِبْتُ. فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: «تَزَوَّجْتَ؟» قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : «بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا ؟» قُلْتُ : بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ : «أَفَلاَ جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ؟» قُلْتُ : إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً

٩٣٢۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ (ذات الرقاع یا تبوک) میں تھا۔ میرا اونٹ تھک کر سست ہو گیا۔ اتنے میں میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا' جابر! میں نے عرض کیا' حضور میں حاضر ہوں۔ فرمایا کیا بات ہوئی؟ میں نے کہا کہ میرا اونٹ تھک کر سست ہو گیا ہے۔ چلتا ہی نہیں اس لئے میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ پھر آپ اپنی سواری سے اترے اور میرے اسی اونٹ کو ایک ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے کھینچنے لگے (یعنی ہانکنے لگے) اور فرمایا کہ اب سوار ہو جا۔ چنانچہ میں سوار ہو گیا۔ اب تو یہ حال ہوا کہ مجھے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پہنچنے سے روکنا پڑ جاتا تھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا' جابر تو نے شادی بھی کرلی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ دریافت فرمایا' کسی کنواری لڑکی سے کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو ایک بیوہ سے کرلی ہے۔ فرمایا' کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی؟ (حضرت جابر بھی کنوارے تھے) میں نے عرض کیا

تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ ؛ قَالَ: «أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ ، فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ». ثُمَّ قَالَ : «أَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟» قُلْتُ : نَعَمْ. فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلِي ، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ ، فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ : «آلآنَ قَدِمْتَ؟» قُلْتُ : نَعَمْ. قَالَ : «فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ» فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ؛ فَأَمَرَ بِلاَلاً أَنْ يَزِنَ لَهُ أوقية ، فوزن لي بلال فأرجح في الميزان. فانطلقت حتّى وليت ، فقال : «ادع لي جابرًا» قُلْتُ الآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ : «خُذْ جَمَلَكَ ، وَلَكَ ثَمَنُهُ».

کہ میری کئی بہنیں ہیں۔ (اور میری ماں کا انتقال ہو چکا ہے) اس لئے میں نے پسند کیا کہ ایسی عورت سے شادی کروں' جو انہیں جمع رکھے۔ ان کے کنگھا کرے اور ان کی نگرانی کرے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' کہ اچھا اب تم گھر پہنچ کر خیرو عافیت کے ساتھ خوب مزے اڑانا۔ اس کے بعد فرمایا' کہ کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا۔ جی ہاں! چنانچہ آپ نے ایک اوقیہ چاندی میں خرید لیا۔ رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے ہی (مدینہ) پہنچ گئے تھے۔ اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا۔ پھر ہم مسجد آئے تو رسول اکرم ﷺ مسجد کے دروازے پر ملے۔ آپ نے دریافت فرمایا' کیا ابھی آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ فرمایا' پھر اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں جا کے دو رکعت نماز پڑھو۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپؐ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ میرے لیے ایک اوقیہ چاندی تول دے۔ انہوں نے ایک اوقیہ چاندی جھکتی ہوئی (یعنی تھوڑی سی زیادہ) تول دی۔ میں پیٹھ موڑ کے چلا تو آپ نے فرمایا کہ جابر کو ذرا بلاؤ۔ میں نے سوچا کہ شاید اب میرا اونٹ پھر مجھے آپؐ واپس کریں گے۔ حالانکہ اس سے زیادہ ناگوار میرے لیے اور کوئی چیز نہیں تھی۔ چنانچہ آپ نے یہی فرمایا کہ یہ اپنا اونٹ لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی تمہاری ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٣٤- باب شراء الدواب والحمير.

(١٨) باب الوصية بالنساء

(۱۸) عورتوں کے ساتھ خوش خلقی کرنے کا بیان

٩٣٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ ، إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا ، وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ)) .

۹۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت مثل پسلی کے ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ لو گے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کرو گے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ٧٩- باب المداررة مع النساء.

٩٣٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِي جَارَهُ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا».

۹۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں۔ اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی۔ اس لئے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔"

أخرجه البخاري في: ٦٧- كتاب النكاح: ٨٠- باب الوصاة بالنساء.

٩٣٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْلاَ بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلاَ حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا».

۹۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ اگر قوم بنی اسرائیل نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑا کرتا' اور اگر حوا نہ ہوتیں تو عورت اپنے شوہر سے دغا نہ کرتی۔

أخرجه البخاري في: ٦٠- كتاب الأنبياء: ١- باب خلق آدم صلوات الله عليه وذريته.

۹۳۵- قتادہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کو سلویٰ کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع کیا گیا تھا مگر انہوں نے ذخیرہ کر لیا جس کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے اسے بدبودار بنا دیا تو پھر یہ معاملہ اسی طرح برقرار ہوا اور گوشت خراب ہونا شروع ہو گیا۔ (مرتب)

١٨ - كتاب الطلاق

(١) باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها وأنه لو خالف وقع الطلاق ويؤمر برجعتها

٩٣٦ - حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أنه طلق امرأته وهي حائض على عهد رَسُولِ اللهِ ﷺ، فسأل عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضَ ، ثُمَّ تَطْهُرَ ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ ؛ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ».

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ١- باب قول الله تعالى - ﴿يأ يها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن وأحصوا العدة﴾-.

۱۸- طلاق کے مسائل

(ا) حائضہ کو اس کی رضا مندی کے بغیر طلاق دینا حرام ہے اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو طلاق ہو جائے گی لیکن اسے رجوع کا حکم دیا جائے گا

۹۳۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی (آمنہ بنت غفار) کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں (حالت حیض میں) طلاق دے دی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں کہو کہ اپنی بیوی سے رجوع کر لیں اور پھر اپنے نکاح میں باقی رکھیں۔ جب ماہواری (حیض) بند ہو جائے۔ پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو' تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں تو طلاق دے دیں (لیکن طلاق اس طہر میں) ان کے ساتھ ہم بستری سے پہلے ہونی چاہیے۔ یہی (طہر کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

٩٣٧ - حديث ابْنِ عُمَرَ. عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ؛ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهْيَ حَائِضٌ؛ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا ؛ قُلْتُ : فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ : «أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ»؟

۹۳۷- یونس بن جبیر رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے (حالت حیض میں طلاق کے بارے) پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اس وقت وہ حالت حیض میں تھیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ ابن عمرؓ اپنی بیوی سے رجوع کر لیں۔ پھر جب طلاق کا صحیح وقت آئے تو طلاق دیں (یونس نے بیان کیا کہ ابن عمر سے) میں نے پوچھا کہ کیا اس طلاق کا بھی شمار ہوا تھا؟ انہوں نے بتلایا کہ اگر کوئی طلاق دینے والا شرع کے احکام بجالانے سے عاجز ہو یا احمق بے وقوف (تو کیا طلاق نہیں پڑے گی)

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ٤٥- باب مراجعة الحائض.

(۳) باب وجوب الكفارة على من حرم امرأته ولم ينو الطلاق

(۳) جس نے اپنی عورت سے طلاق کی نیت کے بغیر کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو اس پر کفارہ واجب ہے

٩٣٨- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ ؛ وَقَالَ : ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

۹۳۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اگر کسی نے اپنے اوپر کوئی حلال چیز حرام کرلی تو اس کا کفارہ دینا ہو گا۔ اور آیت مبارکہ تلاوت کی ''بے شک تمہارے لئے تمہارے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔'' (احزاب: ۲۱)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٦٦- سورة التحريم : ١- باب ﴿يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك﴾.

٩٣٩- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلاً ، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ : إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟. فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا ، فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ ؛ فَقَالَ : «لاَ. بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ ، وَلَنْ أَعُودَ لَهُ». فَنَزَلَتْ - ﴿يَأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ. . . ﴾ إِلَى. . . ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ﴾- لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ. وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ- لِقَوْلِهِ : «بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً».

۹۳۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ام المومنین زینب بنت جحش کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں شہد پیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حفصہ نے مل کر صلاح کی کہ آنحضرت ﷺ ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے مغافیر (ایک خاص قسم کی بدبودار گوند) کی بو آتی ہے' کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آنحضرت ﷺ اس کے بعد ہم میں سے ایک کے یہاں تشریف لائے تو اس نے آنحضرت ﷺ سے یہی بات کہی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا ہے' اب دوبارہ نہیں پیوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اے نبی' آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے۔'' (سورہ تحریم: ۱-۴) یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف خطا ہے۔ **وانا سرالنبی الی بعض ازواجه حدیثا۔** میں حدیث سے آپ کا یہی فرمانا مراد ہے کہ میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ شہد پیا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق:٨- باب لم تحرم ما أحل الله لك.

٩٤٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ ، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ، فَيَدْنُوا مِنْ إِحْدَاهُنَّ ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كُنَّا يَحْتَبِسُ ، فَغِرْتُ ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذلِكَ ، فَقِيلَ لِي ، أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ ، فَسَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً. فَقُلْتُ : أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ. فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ ، فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي : أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ : «لاَ». فَقُولِي لَهُ : مَا هذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ فَأَنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ : «سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ». فَقُولِي لَهُ : جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذلِكِ ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ. قَالَتْ : تَقُولُ سَوْدَةُ فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا ، قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ : «لاَ» قَالَتْ : فَمَا هذِهِ الرِّيحُ

۹۴۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ شہد اور میٹھی چیزیں پسند کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ جب عصر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس آتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے۔ اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے۔ ایک دن آنحضرت ﷺ حفصہ بنت عمر (رضی اللہ عنہما) کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ دیر ان کے گھر ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کو ان کی قوم کی کسی خاتون نے انہیں شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت آنحضرت ﷺ کے لئے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ خدا کی قسم! میں تو ایک حیلہ کروں گی۔ پھر میں نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے کہا کہ آنحضرت ﷺ تمہارے پاس آئیں گے' اور جب آئیں تو کہنا کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے مغافیر کھا رکھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ اس کے جواب میں انکار کریں گے۔ اس وقت کہنا کہ پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں معلوم کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضرت ﷺ کہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے پلایا ہے۔ تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی مکھی نے مغافیر کے درخت کا عرق چوسا ہو گا۔ میں بھی آنحضرت ﷺ سے یہی کہوں گی اور صفیہ تم بھی یہی کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سودہ کہتی تھیں کہ اللہ کی قسم آنحضرت ﷺ جونہی دروازے پر آکر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت ﷺ سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی۔ چنانچہ جب آنحضرت ﷺ حضرت سودہؓ کے قریب تشریف لے گئے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کہا' یا رسول اللہ کیا آپؐ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں' انہوں نے کہا' پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں

الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ قَالَ : «سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ». فَقَالَتْ : جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ ، قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذٰلِكَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! أَلاَ أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ : «لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ».

قَالَتْ : تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ؛ قُلْتُ لَهَا : اسْكُتِي.

محسوس کرتی ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حفصہؓ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر سودہ بولیں اس شہد کی مکھی نے مغافیر کے درخت کا عرق چوسا ہو گا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی۔ اس کے بعد حضرت صفیہؓ کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اسی کو دہرایا۔ اس کے بعد جب پھر رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہؓ کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ شہد پھر نوش فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر سودہ بولیں واللہ! ہم آنحضرت ﷺ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے۔ میں نے ان سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق :٨- باب لم تحرم ما أحل الله لك.

(٤) باب بيان أن تخيير إمرأته لا يكون طلاقا إلا بالنية

(۴) عورت کو اختیار دینے سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو

٩٤١- حديث عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ ، بَدَأَ بِي ؛ فَقَالَ : «إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلاَ عَلَيْكِ أَنْ لاَ تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ» ، قَالَتْ : وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ. قَالَتْ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ - ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا. . . ﴾ إِلَى ﴿. . . أَجْرًا عَظِيمًا﴾ قَالَتْ : فَقُلْتُ فَفِي أَيِّ هٰذَا

۹۴۱- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ اپنی ازواج کو اختیار دیں تو آپ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک معاملہ کے متعلق کہنے آیا ہوں' ضروری نہیں کہ تم جلدی کرو' اپنے والدین سے بھی مشورہ لے سکتی ہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کو تو معلوم ہی تھا کہ میرے والدین آپ سے جدائی کا کبھی مشورہ نہیں دے سکتے۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اے نبی اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر دنیوی زندگی اور اس کی زینت کو چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلادوں اور تمہیں اچھائی کے ساتھ چھوڑ دوں۔ اور اگر تمہاری مراد اللہ اور رسول اور آخرت کا گھر ہے تو یقین مانو کہ تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے

اسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ ، فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ ؛ قَالَتْ : ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ.

بہت زبردست اجر رکھ چھوڑے ہیں۔" (الاحزاب: ۲۸'۲۹)
حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا اس میں اپنے والدین سے مشورہ کس بات کے لئے ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ میں اللہ ' اس کے رسول اور عالم آخرت کو چاہتی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر دوسری ازواج مطہراتؓ نے بھی وہی کہا جو میں کہہ چکی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٣٣- سورة الأحزاب : ٥- باب قوله - ﴿إن كنتن تردن الله ورسوله والدار الآخرة﴾-

٩٤٢- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها.

عَنْ مُعَاذَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ- ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾- فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُولِينَ؟ قَالَتْ : كُنْتُ أَقُولُ لَهُ : إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لاَ أُرِيدُ ، يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَداً.

۹۴۲۔ معاذہؒ روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی کہ "ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں تب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے" (الاحزاب: ۵۱) اگر (ازواج مطہرات) میں سے کسی کی باری میں کسی دوسری بیوی کے پاس جانا چاہتے تو جس کی باری ہوتی اس سے اجازت لیتے تھے (معاذہ نے بیان کیا) میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ ایسی صورت میں آپ آنحضرت ﷺ سے کیا کہتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو یہ عرض کر دیتی تھی کہ یا رسول اللہ! اگر یہ اجازت آپ مجھ سے لے رہے ہیں تو میں اپنی باری کا کسی دوسرے پر ایثار نہیں کر سکتی۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٣٣- سورة الأحزاب : ٧- باب قوله - ﴿ترجي من تشاء منهن﴾.

٩٤٣- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَاخْتَرْنَا

۹۴۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو ہی پسند کیا تھا۔ لیکن اس کا ہمارے حق میں کوئی شمار

۹۴۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جن عورتوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا تھا' ان میں سے کسی کو بھی آپ نے اپنے نکاح میں نہیں رکھا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اسے مباح قرار دیا تھا۔ لیکن بہرحال یہ آپ کی مرضی پر موقوف تھا۔ آپ کو یہ مخصوص اجازت تھی۔ (راز)

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ، فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا.

(طلاق) میں نہیں ہوا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ٥- باب من خير نساءه.

(٥) باب في الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن وقوله تعالى ﴿وإن تظاهرا عليه﴾

٩٤٤- حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ ؛ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ ، فَلَمَّا رَجَعْتُ ، وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ ، عَدَلَ إِلَى الأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ ، قَالَ : فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ، ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَزْوَاجِهِ؟ فَقَالَ : تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ. قَالَ : فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! إِنْ كُنْتُ لأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا اسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ. قَالَ : فَلَا تَفْعَلْ ؛ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي ، فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ. قَالَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ : وَاللّٰهِ! إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ ، وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ ؛ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ ، إِذْ قَالَتْ امْرَأَتِي :

(۵) ایلاء اور عورتوں سے الگ رہنے اور بیویوں کو اختیار دینے کا بیان اور وان تظاهرا علیه کی تفسیر

۹۴۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک آیت کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھنے کے لئے ایک سال تک تردد میں رہا۔ ان کا اتنا ڈر غالب تھا کہ میں ان سے نہ پوچھ سکا۔ آخر وہ حج کے لئے گئے تو میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ واپسی میں جب ہم راستہ میں تھے تو رفع حاجت کے لئے وہ پیلو کے درختوں میں گئے۔ بیان کیا کہ میں ان کے انتظار میں کھڑا رہا۔ جب وہ فارغ ہو کر آئے تو پھر میں ان کے ساتھ چلا۔ اس وقت میں نے عرض کیا۔ امیر المومنین امہات المومنین میں وہ کون سی دو عورتیں تھیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے لئے متفقہ منصوبہ بنایا تھا۔ انہوں نے بتلایا کہ حفصہؓ اور عائشہؓ تھیں۔ میں نے عرض کیا۔ اللہ کی قسم میں یہ سوال آپ سے کرنے کے لئے ایک سال سے ارادہ کر رہا تھا لیکن آپ کے رعب کی وجہ سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا نہ کیا کرو، جس مسئلہ کے متعلق تمہارا خیال ہو کہ میرے پاس اس سلسلے میں کوئی علم ہے تو اسے پوچھ لیا کرو۔ اگر میرے پاس اس کا کوئی علم ہو گا تو تمہیں بتا دیا کروں گا۔ بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اللہ کی قسم! جاہلیت میں ہماری نظر میں عورتوں کی کوئی عزت نہ تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وہ احکام نازل کئے جو نازل کرنے تھے اور ان کے حقوق مقرر کئے جو مقرر کرنے تھے۔

(حضرت عمرؓ نے) بتلایا کہ ایک دن میں سوچ رہا تھا کہ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ بہتر ہے اگر تم اس معاملہ کو فلاں فلاں طرح کرو۔ میں نے کہا تمہارا اس میں کیا کام۔ معاملہ مجھ

لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا! قَالَ فَقُلْتُ لَهَا : مَا لَكِ وَلِمَا هٰهُنَا ، فِيمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ؟ فَقَالَتْ لِي : عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ ، وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ؟ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ ؛ فَقَالَ لَهَا : يَا بُنَيَّةُ! إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ ﷺ ، يَا بُنَيَّةُ! لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِيَّاهَا (يُرِيدُ عَائِشَةَ).

قَالَ ، ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، لِقَرَابَتِي مِنْهَا ، فَكَلَّمْتُهَا ؛ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِي أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ! فَأَخَذَتْنِي ، وَاللهِ! أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا.

وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، إِذَا

سے متعلق ہے۔ تم اس میں دخل دینے والی کون ہوتی ہو۔ میری بیوی نے اس پر کہا۔ خطاب کے بیٹے' تمہارے اس طرز عمل پر حیرت ہے' تم اپنی باتوں کا جواب برداشت نہیں کر سکتے۔ تمہاری لڑکی (حضرت حفصہؓ) تو رسول اللہ ﷺ کو بھی جواب دے دیتی ہیں۔ ایک دن تو اس نے آنحضرت ﷺ کو ناراض بھی کر دیا تھا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر اوڑھ کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے اور فرمایا بیٹی! کیا تم رسول اللہ ﷺ کی باتوں کا جواب دے دیتی ہو یہاں تک کہ ایک دن تم نے آنحضرت ﷺ کو دن بھر ناراض بھی رکھا ہے۔ حضرت حفصہؓ نے عرض کیا ہاں اللہ کی قسم! ہم آنحضور ﷺ کو کبھی جواب دے دیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے کہا جان لو میں تمہیں اللہ کی سزا اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے ڈراتا ہوں۔ بیٹی! اس عورت کی وجہ سے دھوکہ میں نہ آ جانا جس نے حضور اکرم ﷺ کی محبت حاصل کر لی ہے۔ ان کا اشارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ کہا کہ پھر میں وہاں سے نکل کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کیوں کہ وہ بھی میری رشتہ دار تھیں۔ میں نے ان سے بھی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا ابن خطاب! تعجب ہے کہ آپ ہر معاملہ میں دخل اندازی کرتے ہیں اور اب چاہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور ان کی ازواج کے معاملات میں بھی دخل دیں۔ اللہ کی قسم انہوں نے میری ایسی گرفت کی کہ میرے غصہ کو ٹھنڈا کر کے رکھ دیا۔ میں ان کے گھر سے باہر نکل آیا۔

میرے ایک انصاری دوست تھے۔ جب میں آنحضرت ﷺ کی مجلس میں حاضر نہ ہوتا تو وہ مجلس کی تمام باتیں مجھے آ کر بتایا کرتے اور جب وہ حاضر نہ ہوتے تو میں انہیں بتایا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں ہمیں غسان کے بادشاہ کی طرف سے ڈر تھا۔ اطلاع ملی تھی کہ وہ مدینہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ چنانچہ ہم کو ہر وقت یہی خطرہ رہتا تھا۔ ایک دن اچانک

غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ ، وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ ؛ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا ، فَقَدِ امْتَلأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ ، فَإِذَا صَاحِبِي الأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ ؛ فَقَالَ : افْتَحْ افْتَحْ! فَقُلْتُ : جَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ فَقَالَ : بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ ، اعْتَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَزْوَاجَهُ ؛ فَقُلْتُ : رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ. فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يَرْقَى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ ، وَغُلامٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ ؛ فَقُلْتُ لَهُ : قُلْ هذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَأَذِنَ لِي.

قَالَ عُمَرُ : فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ هذَا الْحَدِيثَ ، فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ ، وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوبًا ، وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ ؛ فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ ، فَبَكَيْتُ ؛ فَقَالَ : «مَا يُبْكِيكَ؟» فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ كِسْرَى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا

میرے انصاری دوست نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کھولو۔ میں نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے غسانی آ گئے' انہوں نے کہا بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم معاملہ پیش آ گیا ہے۔ وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ میں نے کہا حفصہ اور عائشہ کی ناک غبار آلود ہو۔ چنانچہ میں نے اپنا کپڑا پہنا اور باہر نکل آیا۔ میں جب پہنچا تو حضور اکرم ﷺ اپنے بالا خانہ میں تشریف رکھتے تھے' جس پر سیڑھی سے چڑھا جاتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کا ایک حبشی غلام (رباح) سیڑھی کے سرے پر موجود تھا۔ میں نے کہا آنحضرت ﷺ سے عرض کرو عمر بن خطاب آیا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ پھر میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر اپنا سارا واقعہ سنایا۔ جب میں حضرت ام سلمہؓ کی گفتگو پر پہنچا تو آپ کو ہنسی آ گئی۔

اس وقت آنحضرت ﷺ کھجور کی ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ کے جسم مبارک اور اس چٹائی کے درمیان کوئی اور چیز نہیں تھی۔ آپ کے سر کے نیچے ایک چمڑے کا تکیہ تھا۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ پاؤں کی طرف کیکر کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سر کی طرف **مشکیزہ** لٹک رہا تھا۔ میں نے چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر دیکھے تو رو پڑا۔ آپؐ نے فرمایا' کس بات پر رونے لگے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیصر و کسریٰ کو دنیا کا ہر طرح کا آرام مل رہا ہے آپ اللہ کے رسول ہیں (آپ پھر ایسی تنگ زندگی گزارتے ہیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ان کے حصہ میں دنیا ہے اور ہمارے حصہ میں آخرت ہے۔

فِيهِ ، وَأَنْتَ رَسُولُ اللهِ! فَقَالَ : «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الآخِرَةُ؟».

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٦٦- سورة التحريم : ٢- باب- ﴿تبتغي مرضاة أزواجك﴾-.

٩٤٥- حديث عُمَرَ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ تَعَالَى - ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾- حَتَّى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ ، وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ ، فَتَبَرَّزَ ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ ؛ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ تَعَالَى - ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ -؟ قَالَ : وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ.

ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ ، وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا ، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ

۹۴۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بہت دنوں تک میرے دل میں خواہش رہی کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ نے یہ آیت نازل کی تھی "**ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما**" الخ (التحریم: ۴) ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی حج کیا۔ ایک جگہ جب وہ راستہ سے ہٹ کر (قضائے حاجت کے لئے گئے) تو میں بھی ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستہ سے ہٹ گیا۔ پھر انہوں نے قضائے حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر انہوں نے وضو کیا تو میں نے اس وقت ان سے پوچھا یا امیر المومنین، نبی کریم ﷺ کی بیویوں میں وہ دو کون ہیں جن کے متعلق اللہ یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "**ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما**" حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا اے ابن عباس تم پر حیرت ہے (کہ تمہیں یہ معلوم نہیں) وہ عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی۔

انہوں نے کہا کہ میں اور میرے ایک انصاری پڑوسی جو بنو امیہ بن زید سے تھے اور عوالی مدینہ میں رہتے تھے۔ ہم نے (عوالی سے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے باری مقرر کر رکھی تھی، ایک دن وہ حاضری دیتے اور ایک دن میں حاضری دیتا۔ جب میں حاضر ہوتا تو اس دن کی تمام خبریں جو وحی وغیرہ سے متعلق ہوتیں، لاتا (اور اپنے پڑوسی سے بیان کرتا) اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی

الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَكُنَّا ، مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، نَغْلِبُ النِّسَاءَ ؛ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ الْأَنْصَارِ ، فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي ؛ قَالَتْ : وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ ، فَأَفْزَعَنِي ذَلِكَ ، وَقُلْتُ لَهَا : قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ.

ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ، فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ ؛ فَقُلْتُ لَهَا : أَيْ حَفْصَةُ! أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ ﷺ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ قَالَتْ : نَعَمْ - فَقُلْتُ : قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ ، أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ فَتَهْلِكِي. لاَ تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ ﷺ ، وَلاَ تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلاَ تَهْجُرِيهِ ، وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ، وَلاَ يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ (يُرِيدُ عَائِشَةَ).

قَالَ عُمَرُ : وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا ، فَنَزَلَ صَاحِبِي

کرتے۔ اور ہم قریشی عورتوں پر حاوی تھے۔ لیکن جب ہم انصار کے پاس آئے تو یہ لوگ ایسے تھے کہ عورتوں سے مغلوب تھے۔ ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھنا شروع کر دیا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی میرا ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا کہ میرا جواب دینا تمہیں برا کیوں لگتا ہے۔ خدا کی قسم نبی کریم ﷺ کی ازواج بھی رسول اللہ ﷺ کو جواب دے دیتی ہیں۔ اور بعض تو آپؐ سے ایک دن تک الگ رہتی ہیں۔

میں اس بات پر کانپ اٹھا اور کہا ان میں سے جس نے بھی یہ معاملہ کیا یقیناً نامراد ہو گئی۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور (مدینہ کے لئے) روانہ ہوا۔ پھر میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے گھر گیا اور میں نے اس سے کہا۔ اے حفصہؓ کیا تم میں سے کوئی بھی نبی کریم ﷺ سے ایک ایک دن رات تک غصہ رہتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں کبھی (ایسا ہو جاتا ہے) میں نے اس پر کہا کہ پھر تم نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال لیا اور نامراد ہوئی۔ کیا تمہیں اس کا کوئی ڈر نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے غصہ کی وجہ سے اللہ تم پر غصہ ہو جائے اور پھر تم تنہا ہی ہو جاؤ گی۔ خبردار! حضور اکرم ﷺ سے مطالبات نہ کیا کرو۔ نہ کسی معاملہ میں آنحضرت ﷺ کو جواب دیا اور نہ چھوڑا کرو۔ تمہاری سوکن جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور حضور اکرم ﷺ کو تم سے زیادہ پیاری ہے۔ ان کی وجہ سے تم کسی غلط فہمی میں نہ مبتلا ہو جانا۔ ان کا اشارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔

حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ شاہ غسان ہم پر حملہ کے لئے فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔ میرے انصاری ساتھی اپنی باری پر مدینہ منورہ گئے ہوئے تھے۔ وہ رات گئے واپس آئے اور میرے دروازے پر بڑی زور زور

الأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ ، فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً ، فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيداً ؛ وَقَالَ : أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ ؛ فَقَالَ : قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ ، قُلْتُ : مَا هُوَ ، أَجَاءَ غَسَّانُ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ ، طَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ؛ فَقُلْتُ : خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ ، قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ. فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ، فَصَلَّيْتُ صَلاَةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَشْرُبَةً لَهُ ، فَاعْتَزَلَ فِيهَا ، وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي؛ فَقُلْتُ : مَا يُبْكِيكِ؟ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هذَا؟ أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَتْ : لاَ أَدْرِي ، هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ، فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ ، فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ ، يَبْكِي بَعْضُهُمْ ؛ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلاً، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ ، فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقُلْتُ لِغُلاَمٍ لَهُ أَسْوَدَ، اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ ؛ فَدَخَلَ الْغُلاَمُ ، فَكَلَّمَ النَّبِيَّ ﷺ، ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ : كَلَّمْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ ؛ فَانْصَرَفْتُ ، حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ. ثُمَّ

سے دستک دی اور کہا کہ کیا عمر گھر میں ہیں؟ میں گھبرا کر باہر نکلا تو انہوں نے کہا کہ آج تو بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی۔ کیا غسانی چڑھ آئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں' حادثہ اس سے بھی بڑا اور اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو خاسر و نامراد ہوئی۔ مجھے تو اس کا خطرہ لگا ہی رہتا تھا کہ اس طرح کا کوئی حادثہ جلد ہی ہو گا۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے (اور مدینہ کے لئے روانہ ہو گیا)

میں نے فجر کی نماز حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی (نماز کے بعد) حضور اکرم ﷺ اپنے ایک بالا خانہ میں چلے گئے اور وہاں تنہائی اختیار کر لی۔ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا اب روتی کیوں ہو۔ میں نے تمہیں پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ حضور اکرم ﷺ اس وقت بالا خانہ میں تنہا تشریف رکھتے ہیں۔ میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا۔ اس کے گرد کچھ صحابہ کرامؓ موجود تھے اور ان میں بعض رو رہے تھے۔ تھوڑی دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس کے بعد میرا غم مجھ پر غالب آ گیا اور میں اس بالا خانہ کے پاس آیا جہاں حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لئے اندر آنے کی اجازت لے لو۔ غلام اندر گیا اور حضور اکرم ﷺ سے گفتگو کر کے واپس آ گیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی اور ان سے آپ کا ذکر کیا۔ لیکن آپ خاموش رہے۔ چنانچہ میں واپس چلا آیا اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا غم مجھ پر غالب آیا اور دوبارہ آ کر میں نے غلام سے کہا کہ عمر کے لئے اجازت لے لو۔ اس غلام نے واپس آ کر پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا تو آپؐ خاموش رہے۔ میں پھر واپس

غَلَبَنِي مَا أَجِدُ ، فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ ؛ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ : قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ ؛ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ. ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ ، فَقُلْتُ : اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ؛ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ، إِلَيَّ فَقَالَ : قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ ؛ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا (قَالَ) إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي. فَقَالَ : قَدْ إِذِنَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ.

فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ ، مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ ، حَشْوُهَا لِيفٌ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ ، وَأَنَا قَائِمٌ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ ، فَقَالَ : «لَا» ، فَقُلْتُ : اللهُ أَكْبَرُ! ثُمَّ قُلْتُ : وَأَنَا قَائِمٌ : أَسْتَأْنِسُ ، يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ رَأَيْتَنِي ، وَكُنَّا ، مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، نَغْلِبُ النِّسَاءَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ ؛ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ. ثُمَّ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ رَأَيْتَنِي ، وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ ، فَقُلْتُ لَهَا : لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ

آگیا اور منبر کے پاس جو لوگ موجود تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ لیکن میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے پھر آ کر غلام سے کہا کہ عمر کے لئے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور واپس آ کر جواب دیا کہ میں نے آپ کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا اور وہ خاموش رہے۔ میں وہاں سے واپس آ رہا تھا کہ غلام نے مجھے پکارا اور کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس بان کی چارپائی پر جس سے چٹائی بنی جاتی ہے' لیٹے ہوئے تھے۔ اس پر کوئی بستر بھی نہیں تھا۔ بان کے نشانات آپ کے پہلو مبارک پر پڑے ہوئے تھے۔ جس تکیہ پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپؐ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا نہیں۔ میں (خوشی کی وجہ سے) کہہ اٹھا۔ اللہ اکبر۔ پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے رسول اللہ ﷺ کو خوش کرنے کے لئے کہا یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے۔ ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ آئے تو یہاں کے لوگوں پر ان کی عورتیں غالب تھیں۔ رسول اللہ ﷺ اس پر مسکرا دیئے۔ پھر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ آپ کو معلوم ہے میں حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس ایک مرتبہ گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ اپنی سوکن کی وجہ سے جو تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو عزیز ہے' دھوکہ میں مت رہنا۔ ان کا اشارہ حضرت عائشہؓ کی طرف تھا۔ اس پر حضور ﷺ دوبارہ مسکرا دیئے۔ میں نے جب آپؐ کو مسکراتے دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر نظر اٹھا کر میں نے آپؐ کے گھر کا جائزہ لیا۔ خدا کی قسم' میں نے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر رکتی۔ سوائے تین چمڑوں کے (جو وہاں موجود تھے) میں

كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ (يُرِيدُ عَائِشَةَ). فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ تَبَسُّمَةً أُخْرَى ؛ فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ ، فَوَ اللهِ! مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئاً يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلاثَةٍ. فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسًا وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ ، وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لاَ يَعْبُدُونَ اللهَ. فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَانَ مُتَّكِئًا ، فَقَالَ : «أَوْ فِي هذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ إِنَّ أُولئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا» فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! اسْتَغْفِرْلِي.

فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذلِكَ الْحَدِيثِ ، حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ ، تِسْعاً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً : وَكَانَ قَالَ : «مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا» مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ ، حِينَ عَاتَبَهُ اللهُ.

فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً ، دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لاَ تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا ، وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا

نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ آپ کی امت کو فراخی عطا فرمائے۔ فارس وروم کو فراخی اور وسعت حاصل ہے اور انہیں دنیا وی گئی ہے' حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ ابھی تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ابن خطاب! تمہاری نظر میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں! یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں جو کچھ بھلائی ملنے والی تھی' سب اسی دنیا میں وے وی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کر دیجئے (کہ میں نے دنیاوی شان و شوکت کے متعلق یہ غلط خیال دل میں رکھا) چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو اسی وجہ سے انتیس دن تک الگ رکھا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کا راز عائشہ سے کہہ دیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ ایک مہینہ تک میں اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر عتاب کیا تو رسول اللہ ﷺ کو اس کا بہت رنج ہوا اور آپ نے ازواج سے الگ رہنے کا فیصلہ کیا۔ پھر جب ۲۹ ویں رات گذر گئی تو آپؐ حضرت عائشہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور آپ سے ابتداء کی۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ۔ آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمارے یہاں ایک مہینہ تک تشریف نہیں لائیں گے۔ اور ابھی تو انتیس ہی دن گذرے ہیں۔ میں تو ایک ایک دن گن رہی تھی! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس کا ہے۔وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر (جس میں ازواج مطہرات کو آپؐ کے ساتھ رہنے یا الگ ہو جانے کا اختیار دیا گیا تھا) نازل کی اور آپؐ اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے' (اور مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر کیا) تو میں نے آپؐ کو ہی پسند کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمام دوسری ازواج کو اختیار دیا اور سب نے وہی کہا جو حضرت عائشہؓ کہہ چکی تھیں۔

عَدًّا؟ فَقَالَ : «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ».

فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً. قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخَيُّرِ ، فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ. ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ ، فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ.

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ٨٣- باب موعظة الرجل ابنته لحال زوجها.

(٦) باب المطلقة ثلاثا لا نفقة لها

(۶) مطلقہ ثلاثہ کے نفقہ نہ ہونے کا بیان

٩٤٦- حديث عَائِشَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ. عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : مَا لِفَاطِمَةَ! أَلاَ تَتَّقِي اللهَ ، يَعْنِي فِي قَوْلِهَا لاَ سُكْنَى وَلاَ نَفَقَةَ.

۹۴۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس خدا سے ڈرتی نہیں۔ حضرت عائشہؓ کا اشارہ ان کے اس قول کی طرف تھا (کہ مطلقہ بائنہ کو) نفقہ و سکنی دینا ضروری نہیں (جو کہتی ہے کہ طلاق بائن جس عورت پر پڑے اسے مسکن اور خرچہ نہیں ملے گا)

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ٤١- باب قصة فاطمة بنت قيس.

٩٤٧- حديث عَائِشَةَ ، وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ : أَلَمْ تَرَيْنَ

۹۴۷۔ عروہؓ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ آپ فلانہ (عمرہ) بنت حکم کا معاملہ نہیں دیکھتیں'

☆ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ضحاک بن قیس کی بہن ہیں۔ مہاجرات میں سے ہیں۔ بڑی ذہین و فطین اور صالحہ عورت تھیں۔ پہلے ابو عمرو بن حفص کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے طلاق دے دی۔ عدت کے بعد نبی اکرم ﷺ کے مشورہ سے اسامہ بن زید سے نکاح کر لیا۔ بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔

۹۴۶۔ مکمل قصہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔ ابوبکر بن جہم روایت کرتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت قیس سے سنا وہ فرماتی ہیں' میری طرف خاوند ابو عمرو بن حفص نے طلاق نامہ بھیجا اور اس کے ساتھ پانچ صاع کھجوریں اور پانچ صاع جو بھی بھیجے۔ میں نے پوچھا کیا میرے لیے یہی نفقہ ہے اور میں تمہارے گھر میں عدت بھی نہیں گزار سکتی؟ اس نے کہا نہیں۔ فرماتی ہیں میں نے اپنے کپڑے لیے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی۔ آپ نے پوچھا کہ کتنی طلاقیں ہوئی؟ میں نے کہا تیسری طلاق ہے۔ فرمایا پھر اس نے سچ کہا ہے' تیرے لیے کوئی نفقہ اور خرچ نہیں اور تو اپنے چچا زاد بھائی ابن ام مکتوم کے پاس جا کر عدت گزارو کیونکہ وہ نابینا ہے اور جب تم کپڑے وغیرہ اتارو گی تو تمہیں تکلیف نہیں ہو گی۔ اور جب عدت ختم ہو تو مجھے خبر کرنا۔ فرماتی ہیں مجھے کئی لوگوں نے منگنی کے پیغام بھیجے جن میں معاویہ اور ابو جہم بھی شامل تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا معاویہ کنگال آدمی ہے اس کے پاس کوئی مال نہیں۔ باقی ابو جہم عورت کو مارتا بہت زیادہ ہے تم ایسے کرو کہ اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔ (مرتبؒ)

إِلَى فُلاَنَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ ، طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ! فَقَالَتْ : بِئْسَ مَا صَنَعَتْ. قَالَ: أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ : أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هذَا الْحَدِيثِ.

ان کے شوہر نے انہیں طلاق بائنہ دے دی اور وہ وہاں سے نکل آئیں (عدت گذارے بغیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ جو کچھ اس نے کیا بہت برا کیا۔ عروہ نے کہا آپ نے فاطمہؓ (بنت قیس) کے واقعہ کے متعلق نہیں سنا؟ بتلایا کہ اس کے لئے اس حدیث کو ذکر کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ٤١- باب قصة فاطمة بنت قيس.

(٨) باب إنقضاء عدة المتوفى عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل

(۸) وضع حمل سے بیوہ اور مطلقہ کی عدت کا تمام ہونا

٩٤٨- حديث سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ : أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ ، وَهْوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا ، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، وَهِيَ حَامِلٌ ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ ؛ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ ؛ فَقَالَ لَهَا : مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ ، فَإِنَّكِ ، وَاللهِ! مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ. قَالَتْ سُبَيْعَةُ : فَلَمَّا قَالَ لِي ذلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ ، وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذلِكَ ،

۹۴۸۔ حضرت **سبیعہ** بنت حارثؓ نے بیان کیا کہ وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ان کا تعلق بنی عامر بن لوئی سے تھا۔ اور وہ بدر کی جنگ میں شرکت کرنے والوں میں تھے۔ پھر حجتہ الوداع کے موقع پر ان کی وفات ہو گئی تھی اور اس وقت وہ حمل سے تھیں۔ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے کچھ ہی دن بعد ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ نفاس کے دن جب وہ گذار چکیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لئے انہوں نے اچھے کپڑے پہنے۔ اس وقت بنو عبدالدار کے ایک صحابی ابو السنابل بن بعککؓ ان کے یہاں گئے اور ان سے کہا' میرا خیال ہے کہ تم نے نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لئے یہ زینت کی ہے۔ کیا نکاح کرنے کا خیال ہے؟ لیکن اللہ کی قسم' جب تک (حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات پر) چار مہینے اور دس دن نہ گذر جائیں' تم نکاح کے قابل نہیں ہو سکتیں۔ **سبیعہ** رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ابو السنابل نے مجھ سے یہ بات کہی تو میں نے شام ہوتے ہی کپڑے پہنے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بارے میں آپ سے مسئلہ معلوم کیا۔ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میں بچہ پیدا ہونے کے بعد عدت سے نکل چکی ہوں اور اگر میں چاہوں تو نکاح کر

☆ حضرت سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا اسلم قبیلہ سے تعلق تھا۔ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں۔ دس ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔ ایک جماعت نے ان سے روایت لی ہے۔

فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي ، وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي.

سکتی ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ١٠- باب حدثني عبد الله بن محمد الجعفي.

٩٤٩- حديث أُمِّ سَلَمَةَ. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ؛ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : آخِرُ الأَجَلَيْنِ. قُلْتُ أَنَا ﴿وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾- قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ : أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي (يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ). فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلاَمَهُ كُرَيْباً إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا. فَقَالَتْ: قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الأَسْلَمِيَّةِ ، وَهِيَ حُبْلَى ، فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، فَخُطِبَتْ، فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ خَطَبَهَا.

۹۴۹۔ ابو سلمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آنے والے نے پوچھا کہ آپ مجھے اس عورت کے متعلق مسئلہ بتایئے جس نے اپنے شوہر کی وفات کے چار مہینے بعد بچہ جنا؟ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ جس کا خاوند فوت ہو وہ عدت کی دو مدتوں میں جو مدت لمبی ہو اس کی رعایت کرے۔ میں نے عرض کیا کہ (قرآن مجید میں تو ان کی عدت کا یہ حکم ہے) ''حمل والیوں کی عدت ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے۔'' (الطلاق: ۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی اس مسئلہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہی ہوں۔ (ان کی مراد ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے تھی) آخر حضرت ابن عباسؓ نے اپنے غلام کریب کو ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں بھیجا' یہی مسئلہ پوچھنے کے لئے۔ ام المومنین نے بتایا کہ سبیعہ اسلمیہؓ کے شوہر (سعد بن خولہؓ) شہید کر دیئے گئے تھے۔ وہ اس وقت حاملہ تھیں۔ شوہر کی موت کے چالیس دن بعد ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ پھر ان کے پاس نکاح کا پیغام پہنچا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح کر دیا۔ ابو السنابلؓ بھی ان کے پاس پیغام نکاح بھیجنے والوں میں تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٦٥- سورة الطلاق : ٢- باب وأولات الأحمال.

(٩) باب وجوب الإحداد في عدة الوفاة ، وتحريمه في غير ذلك إلا ثلاثة أيام .

(۹) اس عورت پر جس کا خاوند مرجائے سوگ واجب ہے اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ حرام ہے

٩٥٠- حديث أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ،

۹۵۰۔ حضرت زینبؓ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی

وَزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ ، وَأُمِّ سَلَمَةَ ، وَزَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ : قَالَتْ زَيْنَبُ : دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا ، أَبُوسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ، ثُمَّ قَالَتْ : وَاللهِ! مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ «لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا».

قَالَتْ زَيْنَبُ : فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ ، حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا ، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ، ثُمَّ قَالَتْ : أَمَا وَاللهِ! مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ «لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا».

قَالَتْ زَيْنَبُ : وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ

زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق خوشبو کی زردی یا کسی اور چیز کی ملاوٹ تھی۔ پھر وہ خوشبو ایک لونڈی نے ان کو لگائی، اور ام المومنین نے خود اپنے رخساروں پر اسے لگایا، اس کے بعد کہا کہ واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے سوائے شوہر کے (کہ اس کا سوگ) چار مہینے دس دن کا ہے۔

حضرت زینبؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں اس وقت گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا۔ انہوں نے بھی خوشبو منگائی اور استعمال کی اور کہا کہ واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو بر سر منبر یہ فرماتے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف شوہر کے لئے چار مہینے دس دن کا سوگ ہے۔

زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے ام سلمہؓ کو بھی یہ کہتے سنا کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا سرمہ لگا سکتی ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ نہیں، دو تین مرتبہ (آپ نے یہ فرمایا) ہر مرتبہ یہ فرماتے تھے کہ نہیں! پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ (شرعی عدت) چار مہینے اور دس دن ہی کی ہے۔ جاہلیت میں تو تمہیں سال بھر تک مینگنی پھینکنی

تَقُولُ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا ، أَفَتَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لاَ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا ، كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ : «لاَ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ».

قَالَ حُمَيْدٌ (الرَّاوِي عَنْ زَيْنَبَ) فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ : وَمَا تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ : كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا ، دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا ، وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ. ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ ، حِمَارٍ ، أَوْ شَاةٍ ، أَوْ طَائِرٍ ، فَتَفْتَضُّ بِهِ ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلاَّ مَاتَ ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعَرَةً فَتَرْمِي ، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ.

سُئِلَ مَالِكٌ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) مَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ : تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا.

پڑتی تھی (جب کہیں عدت مکمل ہوتی تھی) حمید (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ میں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ "سال بھر تک مینگنی پھینکنی پڑتی تھی" انہوں نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مرجاتا تو وہ ایک نہایت تنگ و تاریک کوٹھری میں داخل ہو جاتی۔ سب سے برے کپڑے پہنتی اور خوشبو کا استعمال ترک کر دیتی۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک سال گزر جاتا پھر کسی چوپائے 'گدھے' بکری یا پرندے کو اس کے پاس لایا جاتا اور وہ عدت سے باہر آنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیردے اور وہ مرنہ جائے اس کے بعد وہ نکالی جاتی اور اسے مینگنی دی جاتی جسے وہ پھینکتی' اب وہ خوشبو وغیرہ کوئی بھی چیز استعمال کر سکتی تھی۔ امام مالک (راویان حدیث میں سے ایک) سے پوچھا گیا کہ "تفتض بہ" کا کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا وہ اس کا جسم چھوتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ٤٦- باب تحد المتوفي عنها زوجها أربعة أشهر وعشرا.

٩٥١- **حديث** أُمِّ عَطِيَّةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ : كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ ، إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلاَ نَكْتَحِلَ وَلاَ نَتَطَيَّبَ ، وَلاَ نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلاَّ ثَوْبَ عَصْبٍ ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ ، إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ.

أخرجه البخاري في : ٦- كتاب الحيض : ١٢- باب الطيب للمرأة عند غسلها من المحيض.

٩٥١- حضرت ام عطیہؓ نے فرمایا کہ ہمیں (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا جاتا تھا۔ لیکن شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن کے سوگ کا حکم تھا۔ ان دنوں میں ہم نہ سرمہ لگاتیں' نہ خوشبو' اور عصب (یمن کی بنی ہوئی ایک چادر جو رنگین بھی ہوتی تھی) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا ہم استعمال نہیں کرتی تھیں' اور ہمیں (عدت کے دنوں میں) حیض کے غسل کے بعد کست اظفار استعمال کرنے کی اجازت تھی۔

١٩ - كتاب اللعان

۹۵۲- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ، أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلاَنِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ! أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؛ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ، جَاءَ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ! مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْئَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا. قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ! لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا. فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسْطَ النَّاسِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَنْزَلَ

۱۹- لعان کا بیان

۹۵۲- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبردی کہ عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کر سکتا ہے؟ اور کیا پھر تم قصاص میں اسے (شوہر کو) بھی قتل کر دو گے یا پھر وہ کیا کرے؟ عاصم میرے لیے یہ مسئلہ آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ دیجئے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے جب حضور اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں آپؐ کے کلمات حضرت عاصم رضی اللہ عنہ پر گراں گزرے۔ اور جب وہ واپس اپنے گھر آ گئے تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے آ کر ان سے پوچھا کہ بتائیے آپ سے حضور اکرم ﷺ نے کیا فرمایا؟ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا تم نے مجھ کو آفت میں ڈالا۔ جو سوال تم نے پوچھا تھا وہ آنحضرت ﷺ کو ناگوار گزرا۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھے بغیر باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچے آنحضرت ﷺ لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پالیتا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے، یا پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے۔ اس لیے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا۔ لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لعان سے جب دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمرؓ نے عرض کیا یا

اللهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا». قَالَ سَهْلٌ : فَتَلاَعَنَا ، وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ : كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ أَمْسَكْتُهَا ؛ فَطَلَّقَهَا ثَلاَثاً ، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

رسول اللہ! اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ٤- باب من أجاز طلاق الثلاث.

٩٥٣- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ : «حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ ، لاَ سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا». قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! مَالِي! قَالَ : «لاَ مَالَ لَكَ ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ ، وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا».

۹۵۳۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ کے یہاں ہوگا' تم میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے' تمہارے (یعنی شوہر کے) لئے اسے (بیوی کو) حاصل کرنے کا اب کوئی راستہ نہیں ہے۔ شوہر نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں رہا۔ اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا تھا تو وہ اس کے بدلہ میں ہے کہ تم نے اس کی شرمگاہ اپنے لئے حلال کی تھی اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی' تب تو اور زیادہ تجھ کو کچھ نہ ملنا چاہیے۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ٥٣- باب المتعة التي لم يفرض لها.

٩٥٤- حديث ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لاَعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ ، فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ.

۹۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب اور ان کی بیوی کے درمیان لعان کرایا تھا۔ پھر ان صاحب نے اپنی بیوی کے لڑکے کا انکار کیا تو آنحضرت ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی اور لڑکا عورت کو دے دیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ٣٥- باب يلحق الولد بالمُلاَعِنَة.

۹۵۲۔ یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ تین طلاقیں اکٹھی دے دے تب بھی تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔ اہل حدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ عویمرؓ نے غلطی سے ایسا کیا۔ کیونکہ ان کو معلوم نہ تھا کہ خود لعان سے مرد اور عورت میں جدائی ہو جاتی ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے اس پر انکار اس وجہ سے نہیں کیا کہ وہ عورت اب ان کی بیوی نہ رہی تھی۔ تین طلاق تو کیا' اگر ہزار طلاق دیتے تب بھی بیکار تھا۔ (راز)

٩٥٥- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلاَعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذلِكَ قَوْلاً ثُمَّ انصَرَفَ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً ، فَقَالَ عَاصِمٌ : مَا ابْتُلِيتُ بهذَا إِلاَّ لِقَوْلِي. فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ. وَكَانَ ذلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا ، قَلِيلَ اللَّحْمِ ، سَبْطَ الشَّعَرِ ؛ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ ، أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ ، خَدْلاً ، آدَمَ ، كَثِيرَ اللَّحْمِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيِّنْ فَجَاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ - فَلاَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا.

قَالَ رَجُلٌ لابْنِ عَبَّاسٍ ، فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هذِهِ؟» فَقَالَ : لاَ ، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الإِسْلاَمِ السُّوءَ.

۹۵۵- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا' اور حضرت عاصم ؓ نے اس سلسلہ میں کوئی بات کہی (کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو وہیں قتل کر دوں) اور چلے گئے۔ پھر ان کی قوم کے ایک صحابی (عویمر ؓ) ان کے پاس آئے' یہ شکایت لے کر کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے۔ عاصم نے کہا کہ مجھے آج یہ ابتلا میری اسی بات کی وجہ سے ہوا ہے جو میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے کہی تھی۔ پھر وہ انہیں لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضرت ﷺ کو وہ واقعہ بتایا جس میں اس صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ' کم گوشت والے (پتلے دبلے) اور سیدھے بال والے تھے' اور جس کے متعلق انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ (تنہائی میں) پایا' وہ گٹھے ہوئے جسم کا' گندمی اور بھرے گوشت والا تھا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ' اس معاملہ کو صاف کر دے۔ چنانچہ اس عورت نے بچہ اسی مرد کی شکل کا جنا جس کے متعلق شوہر نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا۔ ایک شاگرد نے مجلس میں حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کیا یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگسار کر سکتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا؟ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ نہیں (یہ جملہ آنحضرت ﷺ نے) اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جس کی بدکاری اسلام کے زمانہ میں کھل گئی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ٣١- باب قول النبي ﷺ لو كنت راجما بغير بينة.

٩٥٦- حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ : لَوْ رَأَيْتُ رَجُلاً مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ

۹۵۶- حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اس کی گردن مار دوں۔ پھر یہ

ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ وَاللهِ! لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ؛ وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ؛ وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللهُ الْجَنَّةَ».

بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے؟ بلاشبہ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اور اللہ نے غیرت ہی کی وجہ سے فواحش کو حرام کیا ہے۔ چاہے وہ ظاہر میں ہوں یا چھپ کر۔ اور معذرت اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں اسی لئے اس نے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے۔ اور تعریف اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں۔ اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

أخرجه البخاري في: ٩٧- كتاب التوحيد: ٢٠- باب قول النبي ﷺ لا شخص أغير من الله.

٩٥٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وُلِدَ لِي غُلاَمٌ أَسْوَدُ، فَقَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «مَا أَلْوَانُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَأَنَّي ذَلِكَ؟» قَالَ: لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ. قَالَ: «فَلَعَلَّ ابْنَكَ هذَا نَزَعَهُ».

۹۵۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے یہاں تو کالا کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ اونٹ بھی ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا' ان کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا۔ ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ پھر یہ کہاں سے آگیا؟ انہوں نے کہا کہ اپنی نسل کے کسی بہت پہلے کے اونٹ پر یہ پڑا ہو گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے کسی دور کے رشتہ دار پر پڑا ہو گا۔

أخرجه البخاري في: ٦٨- كتاب الطلاق: ٢٦- باب إذا عرض بنفي الولد.

٢٠- كتاب العتق

۲۰- بردہ آزاد کرنے کا بیان

٩٥٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ ، قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ ، وَإِلاَّ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ».

۹۵۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام میں اپنے حصے کو آزاد کر دیا۔ اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ غلام کی پوری قیمت ادا ہو سکے تو اس کی قیمت انصاف کے ساتھ لگائی جائے گی اور باقی حصہ داروں کو ان کے حصے کی قیمت (اسی کے مال سے) دے کر غلام کو اسی کی طرف سے آزاد کر دیا جائے گا۔ ورنہ غلام کا جو حصہ آزاد ہو چکا وہ ہو چکا (باقی حصوں کی آزادی کے لئے غلام کو خود کوشش کر کے قیمت ادا کرنی ہو گی)

أخرجه البخاري في : ٤٩- كتاب العتق : ٤- باب إذا أعتق عبدا بين اثنين.

(١) باب ذكر سعاية العبد

(۱) غلام کے باقی ماندہ حصے کی قیمت مقرر کرنے کا بیان

٩٥٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلاَصُهُ فِي مَالِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ».

۹۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری آزادی دلا دے۔ لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے۔ پھر غلام سے کہا جائے کہ (اپنی آزادی کی) کوشش میں وہ باقی حصہ کی قیمت خود کما کر ادا کر لے۔ لیکن غلام پر اس کیلئے کوئی دباؤ نہ ڈالا جائے۔

أخرجه البخاري في : ٤٧- كتاب الشركة : ٥- باب تقويم الأشياء بين الشركاء بقيمة عدل.

(٢) باب إنما الولاء لمن أعتق

(۲) ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

٩٦٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا ، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا. قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ : ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي

۹۶۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس اپنے معاملہ مکاتبت میں مدد لینے آئیں۔ ابھی انہوں نے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا کہ تو اپنے مالکوں کے پاس جا، اگر وہ یہ پسند کریں کہ تیرے معاملہ مکاتبت کی پوری رقم میں ادا کر دوں اور تمہاری ولاء میرے ساتھ قائم ہو تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ حضرت بریرہؓ نے یہ صورت اپنے مالکوں کے سامنے رکھی، لیکن انہوں نے

فَعَلْتُ . فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا ، وَقَالُوا : إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا ؛ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» قَالَ ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ».

انکار کیا' اور کہا کہ اگر وہ (حضرت عائشہؓ) تمہارے ساتھ ثواب کی نیت سے یہ نیک کام کرنا چاہتی ہیں تو انہیں اختیار ہے۔ لیکن تمہاری ولاء تو ہمارے ہی ساتھ رہے گی۔ حضرت عائشہؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو خرید کر انہیں آزاد کر دے۔ ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کر دے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا' اور فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں۔ پس جو بھی کوئی ایسی شرط لگائے جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا' خواہ وہ ایسی سو شرطیں کیوں نہ لگا لے۔ اللہ تعالیٰ کی شرط ہی سب سے زیادہ معقول اور مضبوط ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٠- كتاب المكاتب : ٢- باب ما يجوز من شروط المكاتب.

٩٦١- حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ : إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ : فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ ؛ فَقَالَ : «أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ؟» قَالُوا : بَلَى ، وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ

۹۶۱- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہؓ سے دین کے تین مسئلے معلوم ہو گئے۔ اول یہ کہ انہیں آزاد کیا گیا' اور پھر ان کے شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا (کہ چاہیں ان کے نکاح میں رہیں ورنہ الگ ہو جائیں) اور رسول اللہ ﷺ نے (انہیں کے بارے میں) فرمایا کہ "ولا" اسی سے قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی میں گوشت پکایا جا رہا تھا۔ پھر کھانے کے لیے آنحضرت ﷺ کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو ہانڈی میں گوشت پکتا دیکھا ہے؟ عرض کیا گیا کہ جی ہاں' لیکن وہ گوشت بریرہؓ کو صدقہ میں ملا ہے اور آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس

۹۶۱- حضرت بریرہؓ کی آزادی کے واقعہ کے سبب تین شرعی احکام معلوم ہوئے (۱) جب خاوند اور بیوی دونوں غلام ہوں اور بیوی پہلے آزاد ہو جائے تو اسے نکاح کے فسخ کا اختیار ہو گا۔ (۲) جب صدقہ اس کے مستحق کو مل جائے تو وہ ایسے آدمی کو بھی کھلا اور عطا کر سکتا ہے جو صدقہ کا مستحق نہیں۔ (۳) آزادی کی نسبت (ولاء کی نسبت) اس کی طرف ہو گی جو رقم لگا کر آزاد کرتا ہے۔ (مرتبؒ)

الصَّدَقَةَ ؛ قَالَ : «عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ».

کیلئے صدقہ ہے اور ہمارے لیے بریرہ کیطرف سے تحفہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ١٤- باب لا يكون بيع الأمة طلاقا.

(٣) باب النهي عن بيع الولاء وهبته

(۳) ولاء کا بیچنا یا ہبہ کرنا درست نہیں

٩٦٢- حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللهُ عنهما ، قَالَ : نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلاَءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

۹۶۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کے بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٤٩- كتاب العتق : ١٠- باب بيع الولاء وهبته.

(٤) باب تحريم تولي العتيق غير مواليه

(۴) اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو "مولا" نہیں بنا سکتا

٩٦٣- حديث عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ ، خَطَبَ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ ، فَقَالَ : وَاللهِ! مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلاَّ كِتَابُ اللهِ وَمَا فِي هذِهِ الصَّحِيفَةِ ، فَنَشَرَهَا ؛ فَإِذَا فِيهَا : أَسْنَانُ الإِبِلِ ، وَإِذَا فِيهَا : «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لاَ يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلاً» ، وَإِذَا فِيهِ : «ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لاَ يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلاً» ، وَإِذَا فِيهَا : «مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ

۹۶۳- حضرت علی ؓ نے اینٹ سے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ آپ تلوار لئے ہوئے تھے جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا واللہ ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی اور کتاب نہیں جسے پڑھا جائے اور سوائے اس صحیفہ کے۔ پھر انہوں نے اسے کھولا۔ تو اس میں دیت میں دیئے جانے والے اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا (کہ دیت میں اتنی اتنی عمر کے اونٹ دیئے جائیں) اور اس میں یہ بھی تھا کہ مدینہ طیبہ کی زمین عیر پہاڑی سے ثور پہاڑی تک حرم ہے۔ پس اس میں جو کوئی نئی بات (بدعت) نکالے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ اللہ اس کی کسی فرض یا نفل عبادت کو قبول نہیں کرے گا۔ اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کی ذمہ داری (عہد یا امان) ایک ہے۔ اس کا ذمہ دار ان میں سب سے ادنیٰ مسلمان بھی ہو سکتا ہے۔ پس جس نے کسی مسلمان کا ذمہ توڑا' اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ اللہ اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفل عبادت۔ اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے کسی سے اپنے والیوں کی اجازت کے بغیر ولاء کا رشتہ قائم کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لاَ يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلاً».

لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کی فرض نماز قبول کرے گا نہ نفل۔

أخرجه البخاري في : ٩٦- كتاب الاعتصام : ٥- باب ما يكره من التعمق والتنازع في العلم.

(٥) باب فضل العتق

(۵) بردہ آزاد کرنے کی فضیلت

٩٦٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ».

۹۶۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بھی کبھی کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے جسم کے ہر عضو کی آزادی کے بدلے اس شخص کے جسم کے بھی ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔

أخرجه البخاري في : ٤٩- كتاب العتق : ١- باب ما جاء في العتق وفضله.

۹۶۳- ابن بطال فرماتے ہیں کہ تحویل نسب (نسب کے بدلنے) کے حرام ہونے پر علماء کا اجماع ہے' چونکہ ولاء کا حکم بھی نسب والا ہے اس لیے جس طرح نسب منتقل نہیں ہو سکتا اسی طرح ولاء کو منتقل کرنا بھی ناجائز ہے جب کہ جاہلیت میں لوگ ولاء کو بیع وغیرہ کے ذریعے سے پھیر دیتے تھے اس لیے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ (مرتبؒ)

۹۶۴- امام خطابی فرماتے ہیں کہ بعض علماء کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ آزاد کردہ غلام کامل اعضاء والا ہونا چاہیے۔ لنگڑا' بھینگا یا ٹنڈا منڈا نہ ہو تاکہ آزاد کرنے والے کو قیامت کے دن جہنم سے پورے جسم کے ساتھ آزادی حاصل ہو۔ (مرتبؒ)

٢١- كتاب البيوع

۲۱- خرید و فروخت کے مسائل

(١) باب إبطال بيع الملامسة والمنابذة

(۱) بیع ملامسہ اور منابذہ باطل ہے

٩٦٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ الْمُلاَمَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

۹۶۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٦٣- باب بيع المنابذة.

٩٦٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : يُنْهى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ ؛ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ، وَالْمُلاَمَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

۹۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے دو روزے اور دو قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے سے۔ اور ملامست اور منابذت کے ساتھ خرید و فروخت کرنے سے۔

أخرجه البخاري في : ٣٠- كتاب الصوم : ٦٧- باب الصوم يوم النحر.

٩٦٧- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ : نَهى عَنِ الْمُلاَمَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ ؛ وَالْمُلاَمَسَةِ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلاَ يُقَلِّبُهُ إِلاَّ بِذلِكَ ، وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الآخَرُ ثَوْبَهُ ، وَيَكُونَ ذلِكَ بَيْعَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلاَ تَرَاضٍ. وَاللِّبْسَتَيْنِ : اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ ؛ وَالصَّمَّاءُ أَنْ

۹۶۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ خرید و فروخت میں ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص (خریدار) دوسرے (بیچنے والے) کے کپڑے کو رات یا دن میں کسی بھی وقت بس چھو دیتا (اور دیکھے بغیر صرف چھونے سے بیع ہو جاتی) صرف چھونا ہی کافی تھا' کھول کر دیکھا نہیں جاتا تھا۔ منابذہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی ملکیت کا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکتا اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکتا اور بغیر دیکھے اور بغیر باہمی رضامندی کے صرف اسی سے بیع منعقد ہو جاتی۔ اور دو کپڑے (جنہیں پہننے سے آنحضور ﷺ نے منع فرمایا'

۹۶۵- یوں کہے کہ جب تو میرے کپڑے کو ہاتھ لگائے گا یا میں تیرے کپڑے کو ہاتھ لگاؤں گا تو بیع واجب ہو جائے گی۔ بعض نے اس کی تعریف یوں کی ہے کہ سامان کو کپڑے کے پیچھے سے ٹٹولے لیکن اس کی طرف دیکھے نہیں اس طرح بیع واقع ہو جائے۔
پھینکنے کو بیع کے وقوع کا سبب بنائیں اس طرح کہ ایک کہے کہ میں اپنا کپڑا تیری طرف دس درہم کے بدلے میں پھینک رہا ہوں اور دوسرا اسے پکڑ لے۔ یا یوں کہے کہ یہ چیز میں تجھے اتنے کی بیچتا ہوں اس شرط پر کہ جب تیری طرف پھینکوں گا تو بیع لازم ہو جائے گی اور اختیار ختم ہو جائے گا۔ (مرتبؒ)

يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ ، فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ ، وَاللِّبْسَةُ الأُخْرَى احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

ایک) اشتمال صماء ہے۔ صماء کی صورت یہ تھی کہ اپنا کپڑا (ایک چادر) اپنے ایک شانے پر اس طرح ڈالا جاتا کہ ایک کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جاتی اور کوئی دوسرا کپڑا وہاں نہیں ہوتا تھا۔ دوسرے پہناوے کا طریقہ یہ تھا کہ بیٹھ کر اپنے ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھ لیتے تھے اور شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہیں ہوتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ٢٠- باب اشتمال الصماء.

(٣) باب تحريم بيع حبل الحبلة

(۳) حبل الحبلہ کی بیع کی ممانعت

٩٦٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ ، وَكَانَ بَيْعاً يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ، ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا.

۹۶۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا۔ اس بیع کا طریقہ جاہلیت میں رائج تھا۔ ایک شخص ایک اونٹ یا اونٹنی خریدتا اور قیمت دینے کی میعاد یہ مقرر کرتا کہ ایک اونٹنی جنے پھر اس کے پیٹ کی اونٹنی بڑی ہو کر جنے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٦١- باب بيع الغرر وحبل الحبلة.

(٤) باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه وسومه على سومه وتحريم النجش وتحريم التصرية

(۴) اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے نہ اس کی بیع پر زائد قیمت لگائے اور دھوکہ دینا اور تھن میں دودھ روکے رکھنا حرام ہے

٩٦٩- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ».

۹۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بھائی کی خرید و فروخت میں دخل اندازی نہ کرے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٥٨- باب لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم على سوم أخيه حتى يأذن له أو يترك.

٩٧٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «لاَ تَلَقَّوُا

۹۷۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (تجارتی) قافلوں کی پیشوائی (ان کا سامان شہر پہنچنے

الرُّكْبَانَ وَلاَ يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلاَ تَنَاجَشُوا وَلاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلاَ تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا ؛ إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ».

سے پہلے ہی خرید لینے کی غرض سے) نہ کرو۔ ایک شخص کسی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور کوئی نجش نہ کرے اور کوئی شہری بدوی کا مال نہ بیچے اور بکری کے تھن میں دودھ نہ روکے۔ لیکن اگر کوئی اس (آخری) صورت میں جانور خرید لے تو اسے دوہنے کے بعد دونوں طرح کے اختیارات ہیں۔ اگر وہ اس بیع پر راضی ہے تو جانور کو روک سکتا ہے۔ اور اگر وہ راضی نہیں تو ایک صاع کھجور اس کے ساتھ دے کر اسے واپس کر دے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٦٤- باب النهي للبائع أن لا يحفل الإبل والبقر وكل محلفة.

٩٧١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضي الله عنه، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّلَقِّي ، وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلأَعْرَابِيِّ ، وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا ، وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ ؛ وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ.

۹۷۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے (تجارتی قافلوں کی) پیشوائی سے منع فرمایا تھا' اور اس سے بھی کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان تجارت بیچے' اور اس سے بھی کہ کوئی عورت اپنی (دینی یا نسبی) بہن کے طلاق کی شرط لگائے' اور اس سے کہ کوئی اپنے کسی بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ لگائے' اسی طرح آپ نے نجش اور تصریہ سے بھی منع فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٥٤- كتاب الشروط : ١١- باب الشروط في الطلاق.

(٥) باب تحريم تلقي الجلب

(۵) آگے بڑھ کر تاجروں سے ملنے کی ممانعت

٩٧٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه ، قَالَ : مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا ؛ وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُلَقَّى الْبُيُوعُ.

۹۷۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو شخص "مصراۃ" بکری خریدے اور اسے واپس کرنا چاہے تو (اصل مالک کو) اس کے ساتھ ایک صاع بھی دے۔ اور نبی کریم ﷺ نے قافلہ والوں سے (جو مال بیچنے کو لائیں) آگے بڑھ کر خریدنے سے منع فرمایا ہے۔

۹۷۲- یہ مصراہ کے معنی میں ہے یعنی وہ بکری یا گائے یا اونٹنی جس کا مالک اسے کئی دن نہ دوہے حتی کہ اس کا دودھ تھنوں میں جمع ہو جاتا ہے جب خریدنے والا دوہتا ہے تو اسے زیادہ دودھ والی خیال کرتے ہوئے قیمت زیادہ لگاتا ہے لیکن کچھ دنوں کے بعد پتا چلتا ہے کہ یہ تو دھوکا ہوا ہے چونکہ اس کا دودھ جمع کیا ہوتا ہے اس لیے اسے محفلہ کہتے ہیں۔ (مرتب)

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٦٤- باب النهي للبائع أن لا يحفل الإبل والبقر والغنم وكل محفلة.

(٦) باب تحريم بيع الحاضر للبادي

(٦) شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے

٩٧٣- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ» (قَالَ الرَّاوِيُ) فَقُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ : مَا قَوْلُهُ «لاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟» قَالَ : لاَ يَكُونَ لَهُ سِمْسَارًا.

۹۷۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (تجارتی) قافلوں سے آگے جا کر نہ ملا کرو (ان کو منڈی میں آنے دو) اور کوئی شہری' کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے۔ (راوی کہتے ہیں) کہ اس پر میں نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ کے اس ارشاد کا کہ "کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال نہ بیچے" مطلب کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ دلال نہ بنے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٦٨- باب هل بيع حاضر لباد بغير أجر وهل يعينه أو ينصحه.

٩٧٤- حديث أَنسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، قَالَ : نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

۹۷۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں اس سے روکا گیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال تجارت بیچے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٧٠- لا يبيع حاضر لباد بالسمسرة.

(٨) باب بطلان بيع المبيع قبل القبض

(٨) قبضہ سے پہلے دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے

٩٧٥- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَلاَ أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلاَّ مِثْلَهُ.

۹۷۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جس چیز سے منع فرمایا تھا' وہ اس غلہ کی بیع تھی جس پر ابھی قبضہ نہ کیا گیا ہو۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا' میں تو تمام چیزوں کو اسی کے حکم میں سمجھتا ہوں (یعنی کہ کوئی بھی چیز جب خریدی جائے تو قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچا جائے)

أخرجه البخاري في:٣٤-كتاب البيوع: ٥٥- باب بيع الطعام قبل أن يقبض وبيع ما ليس عندك.

٩٧٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ :

۹۷۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب کوئی شخص کسی قسم کا غلہ

«مَنِ ابْتَاعَ طَعَاماً فَلاَ يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ».

خریدے تو جب تک اس پر پوری طرح قبضہ نہ کر لے' اسے نہ بیچے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٥١- باب الكيل على البائع والمعطي.

٩٧٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوه.

۹۷۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگ بازار کی بلند جانب جا کر غلہ خریدتے اور وہیں بیچنے لگے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ غلہ وہاں نہ بیچیں جب تک اس کو اٹھوا کر دوسری جگہ نہ لے جائیں۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٧٢- باب منتهى التلقي.

(١٠) باب ثبوت خيار المجلس للمتبايعين

(۱۰) بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک مجلس برخواست نہ ہو

٩٧٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلاَّ بَيْعَ الْخِيَارِ».

۹۷۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو اس وقت تک اختیار ہوتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٤٤- باب البيعان بالخيار ما لم يتفرقا.

٩٧٩- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ : «إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلاَنِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، وَكَانَا جَمِيعًا ؛ أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ ، وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا وَلَمْ

۹۷۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب دو افراد نے خرید و فروخت کی تو جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں' انہیں (بیع کو توڑ دینے کا) اختیار باقی رہتا ہے۔ یہ اس صورت میں کہ دونوں ایک ہی جگہ رہیں۔ لیکن اگر ایک نے دوسرے کو پسند کرنے کے لئے کہا اور اس شرط پر بیع ہوئی' اور دونوں نے بیع کا قطعی فیصلہ کر لیا' تو بیع اسی وقت منعقد ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر دونوں فریق بیع کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور بیع سے کسی

۹۷۸۔ یعنی جب بائع بیع کے بعد مشتری کو اختیار دے اور وہ کہے میں بیع کو نافذ کرتا ہوں۔ اور وہ بیع اس سے الگ ہے جس میں اختیار کی شرط پہلے ہی سے لگا دی گئی ہو۔ (راز)

يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ».

فریق نے بھی انکار نہیں کیا' تو بھی بیع لازم ہو جاتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٤٥- باب إذا خير أحدهما صاحبه بعد البيع فقد وجب البيع.

(١١) باب الصدق في البيع والبيان

(۱۱) خرید و فروخت میں سچ بولنے کی فضیلت

٩٨٠- حديث حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتفرَّقَا» أَوْ قَالَ : «حَتَّى يَتَفرَّقَا ، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا ، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا».

۹۸۰- حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' خریدنے اور بیچنے والوں کو اس وقت اختیار (بیع ختم کردینے کا) ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا آپ نے فرمایا حتیٰ کہ دونوں جدا نہ ہو جائیں۔ (آنحضرت ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا) پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی بات چھپا کر رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ١٩- باب إذا بين البيعان و لم يكتما و نصحا.

(١٢) باب من يخدع في البيع

(۱۲) جو شخص بیع میں دھوکہ کھائے

٩٨١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَجُلاً ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ ، فَقَالَ : «إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ».

۹۸۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص (حبان بن منقذ) نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ وہ اکثر خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے ان سے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی خرید و فروخت کرو۔ تو یوں کہہ دیا کرو کہ بھائی دھوکہ اور فریب کا کام نہیں۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٤٨- باب ما يكره من الخداع في البيع.

(١٣) باب النهي عن الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع

(۱۳) میوہ جب تک اس کے پکنے کا یقین نہ ہو درخت پر بیچنا درست نہیں جب کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو

٩٨٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ نَهى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا ، نَهى الْبَائِعَ

۹۸۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے پختہ ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع کیا تھا۔ آپؐ کی ممانعت بیچنے والے اور خریدنے والے

وَالْمُبْتَاعَ.

دونوں کو تھی۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٨٥- باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها.

٩٨٣- حديث جَابِرٍ رضي الله عنه ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ ، وَلاَ يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلاَّ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلاَّ الْعَرَايَا.

۹۸۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع کیا ہے اور یہ کہ اس میں سے ذرہ برابر بھی درہم و دینار کے سوا کسی اور چیز (سوکھے پھل) کے بدلے نہ بیچی جائے۔ البتہ عریہ کی اجازت دی۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٨٣- باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة.

٩٨٤- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ. قِيلَ لَهُ : وَمَا يُوزَنُ؟ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ : حَتَّى يُحْرَزَ.

۹۸۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کو درخت پر بیچنے سے جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے' اسی طرح جب تک وہ وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائے' منع فرمایا ہے۔ پوچھا گیا کہ وزن کئے جانے کا کیا مطلب ہے؟ تو ایک صاحب نے جو ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائے کہ اندازہ کی جا سکے۔

أخرجه البخاري في : ٣٥- كتاب السلم : ٤- باب السلم في النخل.

(١٤) باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا

(۱۴) تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عریہ میں درست ہے

٩٨٥- حديث زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا.

۹۸۵۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صاحب عریہ کو اس کی اجازت دی کہ اپنا عریہ اس کے اندازے برابر میوے کے بدل بیچ ڈالے۔

۹۸۳۔ اس کی تفسیر میں اختلاف ہے بعض علماء کی رائے یہ ہے جب مزابنہ یعنی درخت پر موجود تر پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض بیچنے سے منع کیا گیا تو اس عموم سے العرایا کو مستثنیٰ کیا ہے کہ جس ضرورت مند کے پاس کھجور کے درخت نہیں ہیں کہ تر کھجوریں حاصل کر سکے اور نہ نقدی موجود ہے کہ بچوں کے لیے تر کھجوریں خرید سکے جب کہ خوراک سے زائد خشک کھجوریں موجود ہیں تو وہ باغ کے مالک کے پاس جاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ مجھے خشک کھجوروں کے اندازے کے ساتھ ایک یا دو تر کھجوروں کے درخت بیچ دو تاکہ وہ اہل و عیال کے لیے تر کھجوریں حاصل کر سکے تو اس صورت کی رخصت دی ہے بشرطیکہ وہ پانچ وسق سے کم ہو (ابن اثیر' مرتب)

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٨٢- باب بيع المزابنة وهي بيع الثمر بالتمر.

٩٨٦- حديث سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ : نَهى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَباً.

۹۸۶- حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو اتری ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا' البتہ عریہ کی آپ ﷺ نے اجازت دی کہ اندازہ کرکے یہ بیع کی جاسکتی ہے کہ عریہ والے اس کے بدل تازہ کھجور کھائیں۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٨٣- باب الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة.

٩٨٧- حديث رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، نَهى عَنِ الْمُزَابَنَةِ ، بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ ، إِلاَّ أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ.

۹۸۷- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ یعنی درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا' عریہ کرنے والوں کے علاوہ کہ انہیں آپ نے اجازت دے دی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٤٢- كتاب المساقاة : ١٧- باب الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أو في نخل.

٩٨٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ.

۹۸۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پانچ وسق یا اس سے کم میں بیع عریہ کی اجازت دی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٨٣- باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة.

٩٨٩- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، نَهى عَنِ الْمُزَابَنَةِ ، وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلاً ، وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلاً.

۹۸۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ مزابنہ یہ کہ درخت پر لگی ہوئی کھجور خشک کھجور کے بدلے ماپ کر بیچی جائے۔ اسی طرح بیل پر موجود انگور کو منقی کے بدلے بیچا جائے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٧٥- باب بيع الزبيب والطعام بالطعام.

۹۸۸- اوسق وسق کی جمع ہے وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے۔

٩٩٠- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلاً بِتَمْرٍ كَيْلاً ، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلاً ، أَوْ كَانَ زَرْعاً أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ ، وَنَهى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ.

۹۹۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ یعنی باغ کے پھلوں کو' اگر وہ کھجور ہیں تو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے ناپ کر بیچا جائے۔ اور اگر انگور ہیں تو اسے خشک انگور کے بدلے ناپ کر بیچا جائے۔ اور اگر وہ کھیتی ہے تو ناپ کر غلہ کے بدلے بیچا جائے۔ آپؐ نے ان تمام قسموں کے لین دین سے منع فرمایا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٩١- باب بيع الزرع بالطعام كيلا.

(١٥) باب من باع نخلا عليها ثمر

(۱۵) جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجور لگی ہو

٩٩١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ».

۹۹۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر کسی نے کھجور کے ایسے درخت بیچے ہوں جن کو پیوندی کیا جا چکا تھا تو اس کا پھل بیچنے والے ہی کا رہتا ہے۔ البتہ اگر خریدنے والے نے شرط لگا دی ہو" (کہ پھل سمیت سودا ہو رہا ہے تو پھل بھی خریدار کی ملکیت میں آجائیں گے)

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٩٠- باب من باع نخلاً قد أبرت أو أرضا مزروعة.

(١٦) باب النهي عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة وبيع الثمرة قبل بدو صلاحها ، وعن بيع المعاومة وهو بيع السنين

(۱۶) محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل تیاری کے اور معاومہ کا منع ہونا

٩٩٢- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ

۹۹۲- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مخابرہ' محاقلہ' اور مزابنہ سے منع فرمایا تھا۔ اسی طرح پھل کو پختہ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تھا'

۹۹۲- عقد مزارعت کو کہتے ہیں جب کہ بیج کاشتکار اور عامل کی طرف سے ہو۔ ایک رائے یہ ہے کہ ایسی مزارعت جو مقرر اور معین حصے پر ہو جیسے تہائی یا چوتھائی وغیرہ پر۔ کھڑی کھیتی کو خشک غلے کے عوض بیچنا۔ ایک رائے یہ ہے کہ گندم کے عوض زمین کا کرائے (ٹھیکہ) پر دینا ہے

حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهَا ، وَأَنْ لَا تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا.

اور یہ کہ میوہ یا غلہ جو درخت پر لگا ہو' دینار و درہم ہی کے بدلے بیچا جائے۔ البتہ عرایا کی اجازت دی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٤٢- كتاب المساقاة : ١٧- باب الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أو في نخل.

(١٧) باب كراء الأرض

(۱۷) زمین کو کرایہ پر دینا

٩٩٣- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ ، فَقَالُوا : نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ».

۹۹۳- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم میں سے بہت سے اصحاب کے پاس فالتو زمین بھی تھی' انہوں نے کہا تھا کہ تہائی یا چوتھائی یا نصف کی بٹائی پر ہم کیوں نہ اسے دے دیا کریں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود بونی چاہئے۔ یا پھر کسی اپنے بھائی کو ہدیہ کر دینی چاہئے۔ اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو پھر زمین اپنے پاس ہی رکھے رہے۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ٣٥- باب فضل المنيحة.

٩٩٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ».

۹۹۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس کے پاس زمین ہو تو وہ خود بوئے ورنہ اپنے کسی (مسلمان بھائی) کو بخش دے' اور اگر یہ نہیں کر سکتا تو اسے یوں ہی خالی چھوڑ دے۔

أخرجه البخاري في : ٤١- كتاب المزارعة : ١٨- باب ما كان من أصحاب النبي ﷺ يواسي بعضهم بعضا في الزراعة والثمرة.

٩٩٥- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، نَهى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ ؛ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ

۹۹۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا' مزابنہ درخت پر موجود کھجور اتری ہوئی کھجور کے بدلے میں خریدنے کو کہتے ہیں۔

گذشتہ سے پیوستہ

مزارع لوگ مخابرۃ کہتے ہیں۔ ایک دوسری رائے یہ ہے کہ معین اور مقرر حصے پر مزارعت کرنا جیسے تہائی یا چوتھائی حصہ پر۔ ایک تیسری رائے یہ ہے کہ بالیوں میں موجود غلے کو خشک گندم کے عوض بیچنا۔ ایک چوتھی رائے یہ ہے کہ پکنے سے پہلے کھیتی کا بیچنا۔

بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ.

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٨٢- باب بيع المزابنة وهي بيع الثمر بالتمر.

٩٩٦- حديث ابْنِ عُمَرَ وَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ . عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما، كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْراً مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ ، ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ ؛ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهُ ، فَسَأَلَهُ ؛ فَقَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَا عَلَى الأَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ.

۹۹۶- نافع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کھیتوں کو نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے عہد میں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں کرایہ پر دیتے تھے۔ پھر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ (یہ سن کر) حضرت ابن عمرؓ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ حضرت ابن عمرؓ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ اس پر ابن عمرؓ نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے نبی کریم ﷺ کے عہد میں ہم اپنے کھیتوں کو اس پیداوار کے بدل جو نالیوں پر ہو اور تھوڑی گھاس کے بدل دیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٤١- كتاب المزارعة : ١٨- باب ما كان من أصحاب النبي ﷺ يواسي بعضهم بعضًا في الزراعة والثمرة.

(١٨) باب كراء الأرض بالطعام

(۱۸) کھانے کے عوض زمین کرایہ پر دینا

٩٩٧- حديث ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ رضي الله عنه، قَالَ: لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا

۹۹۷- حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کیا تھا جس میں ہمارا

۹۹۶- حدیث کا حاصل یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رافع بن خدیج کے اس اطلاق کی نفی اور انکار کیا ہے جو وہ کہتے تھے کہ زمین کو کرائے پر دینا منع ہے۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ منع اس صورت میں تھی جس میں لوگ ایک فاسد اور باطل شرط لگاتے تھے کہ نالیوں اور کناروں پر اور نالے کے قریبی حصے کی کھیتی مالک کی ہوگی جو کہ مجہول ہوتی تھی تو کبھی اس مشروط حصے پر آفت آتی اور کبھی مزارع کے حصے پر بیماری اترتی جن سے کسی ایک فریق کو نقصان اٹھانا پڑتا تھا اس لیے منع فرمایا ورنہ غلے کے مقرر اور معین حصے پر مزارعت پر زمین دینا اور ٹھیکے پر دینا جائز ہے۔ (مرتبؒ)

رَافِقًا (قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَاوِي هَـذَا الْحَدِيثِ) قُلْتُ : مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ. قَالَ : دَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟» قُلْتُ : نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ . قَالَ : «لاَ تَفْعَلُوا ، ازْرَعُوهَا أَوْ أَزْرِعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا» . قَالَ رَافِعٌ ، قُلْتُ : سَمْعًا وَطَاعَةً.

(بظاہر ذاتی) فائدہ تھا۔(حدیث کے راوی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا) اس پر میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ بھی فرمایا وہ حق ہے۔ ظہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا اور دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کا معاملہ کس طرح کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم اپنے کھیتوں کو (بونے کے لئے) نہر کے قریب کی زمین کی شرط پر دے دیتے ہیں۔ اسی طرح کھجور اور جو کے چند وسق پر۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ یا خود اس میں کھیتی کیا کرو یا دوسروں سے کراؤ' ورنہ اسے یوں خالی ہی چھوڑ دو۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا (آپ کا یہ فرمان) میں نے سنا اور مان لیا۔

أخرجه البخاري في : ٤١-كتاب المزارعة: ١٨- باب ما كان من أصحاب النبي ﷺ يواسي بعضهم بعضاً في الزراعة والثمرة.

(٢١) باب الأرض تمنح

(۲۱) زمین کا زراعت کے لیے کسی کو دینا

٩٩٨- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- لَمْ يَنْهَ عَنْهُ (أَيِ الْمُخَابَرَةِ) وَلَكِنْ قَالَ : «أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا».

۹۹۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے (یعنی کرایہ پر دینے سے) نہیں روکا۔ بلکہ آپ نے صرف یہ فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو (اپنی زمین) مفت دے دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا محصول لے۔

أخرجه البخاري في : ٤١-كتاب المزارعة: ١٠- باب حدثنا علي بن عبد الله.

☆ حضرت ظہیر بن رافع الحارثی رضی اللہ عنہ اوس قبیلہ سے تعلق تھا۔ انصاری صحابی ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ' غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں شامل رہے۔ ان کا باپ رافع تھا جو رافع بن خدیج کے علاوہ ہے۔

اللؤلؤ والمرجان
فیما اتفق علیہ الشیخان
صحیح بخاری وصحیح مسلم کی
متفق علیہ احادیث کا مجموعہ
www.KitaboSunnat.com
مرتب
فضیلۃ الشیخ محمد فواد عبد الباقی
مکتبہ قدوسیہ

اللؤلؤ والمرجان

فیما اتفق علیہ الشیخان

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی
متفق علیہ احادیث کا مجموعہ

جلد دوم

مرتب
فضیلۃ الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ و مولانا عبدالرشید تونسوی حفظہ اللہ

فہرست عنوانات جلد دوم

۲۲۔ مساقات کے مسائل

۲۳- میراث کے احکام و مسائل

۲۴- ہبہ اور صدقہ کے مسائل

۲۵- وصیت کے مسائل

۲۶۔ نذر کے مسائل

۲۷۔ قسموں کے مسائل

۲۸۔ قسامہ کے مسائل

۲۹۔ حدود کے مسائل

۳۰۔ احکام اور فیصلوں کے مسائل

۳۱۔ گری پڑی چیز ملنے کے مسائل

۳۰۔ جہاد کے مسائل

۳۳۔ امارت کے بیان میں

۳۴۔ شکار اور ذبح کے مسائل اور ان جانوروں کا بیان جن کا گوشت حلال ہے

۳۵۔ قربانی کے احکام و مسائل

۳۶۔ پینے کی اشیاء بیان

۳۷۔ کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

۳۸۔ آداب کا بیان

۳۹۔ سلام کے مسائل

۴۰۔ الفاظ ادب وغیرہ کا بیان

۴۱۔ کتاب الشعر

۴۲۔ خوابوں کا بیان

۴۳۔ فضائل و مناقب کا بیان

۴۴۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل

۴۵- نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل

۴۶۔ تقدیر کے مسائل

۴۷۔ کتاب العلم

۴۸۔ ذکر الٰہی' دعا' توبہ اور استغفار کے مسائل

۴۹۔ توبہ کرنے کا بیان

۵۰۔ منافقوں کے اوصاف اور ان کے متعلق احکامات

۵۱۔ جنت، اور اس کی نعمتیں اور اہل جنت کے اوصاف

۵۲۔ فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

۵۴۔ قرآن حکیم کی چند آیتوں کی تفسیر

٢٢- كتاب المساقاة

(١) باب المساقاة والمعاملة بجزء من الثمر والزرع

٩٩٩- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ : ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ ، وَعِشْرُوْنَ وِسْقَ شَعِيرٍ ، فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ ، فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الأَرْضَ.

مساقات کے مسائل

(۱) کچھ پھل اور فصل پر مساقات کرنا

۹۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (خیبر کے یہودیوں سے) وہاں (کی زمین میں) پھل، کھیتی اور جو بھی پیداوار ہو اس کے آدھے حصے پر معاملہ کیا تھا۔ آپؐ اس میں سے اپنی بیویوں کو سو وسق دیتے تھے۔ جس میں اسی وسق کھجور ہوتی اور بیس وسق جو۔ پھر حضرت عمرؓ نے (اپنے عہد خلافت میں) جب خیبر کی زمین تقسیم کی تو ازواج مطہرات کو آپ نے اس کا اختیار دیا کہ (اگر وہ چاہیں تو) انہیں بھی وہاں کا پانی اور قطعہ زمین دے دیا جائے۔ یا وہی پہلی صورت باقی رکھی جائے۔ چنانچہ بعض نے زمین لینا پسند کی۔ اور بعض نے (پیداوار سے) وسق لینا پسند کیا۔ حضرت عائشہؓ نے زمین ہی لینا پسند کی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٤١- كتاب المزارعة : ٨- باب المزارعة بالشطر ونحوه.

١٠٠٠- حديث ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ ، أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ . وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا ، وَكَانَتِ الأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا للهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ ، وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا ، فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ

۱۰۰۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو سرزمین حجاز سے نکال دیا تھا۔ اور جب نبی کریم ﷺ نے خیبر پر فتح پائی تو آپ نے بھی یہودیوں کو وہاں سے نکالنا چاہا تھا۔ جب آپ کو وہاں فتح حاصل ہوئی تو اس کی زمین اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کی ہوگئی تھی۔ آپ کا ارادہ یہودیوں کو وہاں سے باہر کرنے کا تھا۔ لیکن یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیں۔ ہم (خیبر کی اراضی کا) سارا کام خود کریں گے اور اس کی پیداوار کا نصف حصہ لے لیں گے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا

نِصْفُ الثَّمرِ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا» فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلاَهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

جب تک ہم چاہیں تمہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ وہیں رہے۔ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تیماء اور اریحاء کی طرف جلا وطن کر دیا (کیونکہ وہ ہر وقت مسلمانوں کے خلاف خفیہ سازشیں کیا کرتے تھے)

أخرجه البخاري في : ٤١- كتاب المزارعة . ١٧- باب إذا قال ربّ الأرض أقرك ما أقرك الله.

(۲) باب فضل الغرس والزرع

(۲) درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی فضیلت

١٠٠١- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلاَّ كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ».

۱۰۰۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کوئی بھی مسلمان جو درخت کا پودا لگائے یا کھیت میں بیج بوئے' پھر اس میں سے پرند یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں' وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ٤١- كتاب المزارعة : ١- باب فضل الزرع والغرس إذا أُكِل منه.

(۳) باب وضع الجوائح

(۳) آفت سے جو نقصان ہو اس کو مجرا دینا

١٠٠٢- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، نَهى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ ، فَقِيلَ لَهُ : وَمَا تُزْهِي؟ قَالَ : حَتَّى تَحْمَرَّ ؛ فَقَالَ : «أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ؟».

۱۰۰۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو "زہو" سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ ان سے پوچھا گیا کہ زہو کسے کہتے ہیں تو جواب دیا کہ سرخ ہونے کو۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم ہی بتاؤ' اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھلوں پر کوئی آفت آ جائے' تو تم اپنے بھائی کا مال آخر کس چیز کے بدلے لوگے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٨٧- باب إذا باع الثّمار قبل أن يبدو صلاحها.

(٤) باب استحباب الوضع من الدين

(۴) قرض سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے اگر قرض دار کو تکلیف ہو

١٠٠٣- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا ، وَإِذَا

۱۰۰۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے دروازے پر دو جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی جو بلند ہو گئی تھی' واقعہ یہ تھا کہ ایک آدمی دوسرے سے قرض میں

أَحَدُهُمَا يَسْتَوضِعُ الآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ ، وَهُوَ يَقُولُ : وَاللهِ! لاَ أَفْعَلُ. فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ : «أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللهِ لاَ يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ؟» فَقَالَ : أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ! وَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبَّ.

کچھ کمی کرنے اور تقاضے میں کچھ نرمی برتنے کے لئے کہہ رہا تھا' اور دوسرا کہتا تھا کہ اللہ کی قسم! میں یہ نہیں کروں گا۔ آخر رسول کریم ﷺ ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ اس بات پر اللہ کی قسم کھانے والے صاحب کہاں ہیں کہ وہ ایک اچھا کام نہیں کریں گے؟ ان صحابی نے عرض کیا' میں ہی ہوں' یا رسول اللہ! اب میرا بھائی جو چاہتا ہے وہی مجھ کو بھی پسند ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٣- كتاب الصلح : ١٠-باب هل يشير الإمام بالصلح.

١٠٠٤- حديث كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، فَنَادَى «يَا كَعْبُ!» قَالَ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ! قَالَ : «ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا» وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ ، أَيِ الشَّطْرَ ، قَالَ : لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ! قَالَ : «قُمْ فَاقْضِهِ».

۱۰۰۴۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں عبداللہ ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا کیا۔ اور دونوں کی گفتگو بلند آواز سے ہونے لگی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے حجرے سے سن لیا۔ آپ پردہ ہٹا کر باہر تشریف لائے اور پکارا۔ کعب! کعب رضی اللہ عنہ بولے' اے اللہ کے رسول فرمائیے کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے قرض میں اتنا کم کر دو۔ آپؐ کا اشارہ تھا کہ آدھا کم کر دیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے (بخوشی) ایسا کر دیا۔ پھر آپؐ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اچھا اب اٹھو اور اس کا قرض ادا کر دو۔ (جو آدھا معاف کر دیا گیا ہے)

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة : ٧١- باب التقاضي والملازمة في المسجد.

(٥) باب من أدرك ما باعه عند المشتري وقد أفلس فله الرجوع فيه

(۵) اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بعینہ پائے تو واپس لے سکتا ہے

١٠٠٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ

۱۰۰۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ انصاری ہے بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ بدر میں پیچھے رہ گئے تھے جب کہ احد میں شامل ہوئے تھے۔ تبوک میں سستی کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے تھے۔ پچاس دن تک آزمائش ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی۔ ابن حبان کے قول کے مطابق آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے۔ جب کہ امام بغوی نے لکھا ہے کہ آپ حضرت معاویہ کی خلافت میں شام میں فوت ہوئے متعدد احادیث کے راوی ہیں۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ (أو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ) : «مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ».

نے فرمایا (یا یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا) جو شخص ہو بہو اپنا مال کسی شخص کے پاس پالے جب کہ وہ شخص دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہو' تو صاحب مال ہی اس کا دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ مستحق ہے۔

أخرجه البخاري في : ٤٣- كتاب الاستقراض : ١٤- باب إذا وجد ماله عند مفلس.

(٦) باب فضلِ إنظارِ المعسر

(٦) مفلس کو مہلت دینے کی فضیلت

١٠٠٦- حديث حُذَيْفَةَ ﷺ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «تَلَقَّتِ الْمَلاَئِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، قَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا ، قَالَ : كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ ، قَالَ : قَالَ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ».

۱۰۰۶- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے گزشتہ امتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس (موت کے وقت) فرشتے آئے اور پوچھا تو نے کچھ اچھے کام کئے ہیں؟ روح نے جواب دیا کہ میں اپنے نوکروں سے کہا کرتا تھا کہ وہ مالدار لوگوں کو (جو ان کے مقروض ہوں) مہلت دے دیا کریں اور ان پر سختی نہ کریں اور محتاجوں کو معاف کر دیا کریں۔ راوی نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر فرشتوں نے بھی اس سے درگذر کیا اور سختی نہیں کی۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ١٧- باب من أنظر موسرًا.

١٠٠٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَزُوا عَنْهُ ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا ، فَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ».

۱۰۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جب کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہہ دیتا کہ اسے درگذر کر جاؤ۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے (آخرت میں) درگذر فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (اس کے مرنے کے بعد) اس کو بخش دیا۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ١٨- باب من أنظر معسرًا.

(٧) باب تحريم مطل الغني وصحة الحوالة

(۷) جو شخص مالدار ہو اسکو قرض ادا کرنے میں دیر

۱۰۰۵- حدیث اپنے مضمون میں واضح ہے کہ جب کسی شخص نے کسی شخص سے کوئی چیز خریدی اور اس پر قبضہ بھی کر لیا لیکن قیمت ادا نہیں کی تھی کہ وہ دیوالیہ ہو گیا۔ پس اگر وہ اصل سامان اس کے پاس موجود ہے تو اس کا مستحق بیچنے والا ہی ہو گا اور دوسرے قرض خواہوں کا اس میں کوئی حق نہ ہو گا۔ (راز)

واستحباب قبولها إذا أحيل على مليٍّ

کرنا حرام ہے اور جب قرض مالدار کو منتقل کیا جائے تو قرض خواہ کیلئے اسکا قبول کرنا مستحب ہے

۱۰۰۸- حديث أَبِي هُرَيْـرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ، فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبِعْ».

۱۰۰۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قرض ادا کرنے میں) مالدار کی طرف سے ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اور اگر تم میں سے کسی کا قرض کسی مالدار پر حوالہ دیا جائے تو اسے قبول کرے۔

أخرجه البخاري في : ۳۸- كتاب الحوالة : ۱- باب في الحوالة وهل يرجع في الحوالة.

(۸) باب تحريم بيع فضل الماء

(۸) جو پانی زیادہ ہو اس کا بیچنا حرام ہے

۱۰۰۹- حديث أَبِي هُرَيْـرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلأُ».

۱۰۰۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچے ہوئے پانی سے کسی کو اس لئے نہ روکا جائے کہ اس طرح جو ضرورت سے زیادہ گھاس ہو وہ بھی رکی رہے۔

أخرجه البخاري في : ٤٢- كتاب المساقاة : ۲- باب من قال إن صاحب الماء أحق بالماء.

(۹) باب تحريم ثمن الكلب وحلوان الكاهن ومهر البغيّ

(۹) کتے کی قیمت، نجومی کی مٹھائی اور زنا کی اجرت حرام ہے

۱۰۱۰- حديث أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

۱۰۱۰- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا تھا۔

أخرجه البخاري في : ۳٤- كتاب البيوع : ۱۱۳- باب ثمن الكلب.

۱۰۰۹- حدیث کا معنی یہ ہے کہ جس شخص کی زمین میں صحرا کے اندر پانی جمع ہو یا چشمہ پھوٹ نکلے اور اس کے ارد گرد گھاس ہو۔ اب اس گھاس پر مویشی تب ہی چرنے کے لیے آ سکتے ہیں جب کہ پانی والا پانی پینے سے نہ روکے اس لیے پانی والے کو شریعت نے منع کیا ہے کہ وہ اپنے فاضل اور زائد پانی کے استعمال سے نہ روکے کیونکہ پانی کے روکنے سے وہ گھاس سے منع کر رہا ہے جب کہ گھاس سے روکنے میں لوگوں کو تکلیف اور نقصان دینا پایا جاتا ہے۔ (مرتبؒ)

۱۰۱۰- کاھن سے مراد وہ شخص ہے جو علم غیب کا دعویٰ کرتا ہے اور لوگوں کو مستقبل کے امور سے متعلق خبریں دیتا ہے۔ عرب میں کاھن لوگ یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ وہ بہت سے امور کو جانتے ہیں۔ کوئی تو کہتا کہ اس کے کنٹرول میں جن ہیں جو اسے خبریں دیتے ہیں کوئی یہ دعویٰ کرتا کہ وہ اپنے فہم و فراست سے معاملات کا ادراک کرتا ہے۔ کوئی کہتا کہ وہ مقدمات کو دیکھ کر امور پر استدلال کرتا ہے، جیسے چوری شدہ چیز

(١٠) باب الأمر بقتل الكِلاَبِ

(۱۰) کتے ہلاک کرنے کا حکم

١٠١١– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ.

أخرجه البخاري في : ٥٩– كتاب بدء الخلق : ١٧– باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم.

۱۰۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

١٠١٢– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنِ اقْتَنَى كَلْباً إِلاَّ كَلْبَ مَاشِيَةٍ ، أَوْ ضَارٍ ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ».

أخرجه البخاري في : ٧٢– كتاب الذبائح والصيد : ٦– باب من اقتنى كلبًا ليس بكلب صيد أو ماشية.

۱۰۱۲۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ایسا کتا پالا جو نہ مویشی کی حفاظت کے لئے ہے اور نہ شکار کرنے کے لئے تو روزانہ اس کی نیکیوں میں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

١٠١٣– حديث أَبي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ، إِلاَّ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ».

أخرجه البخاري في : ٤١– كتاب المزارعة : ٣– باب اقتناء الكلب للحرث.

۱۰۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے کوئی کتا رکھا' اس نے روزانہ اپنے عمل سے ایک قیراط کی کمی کر لی۔ البتہ کھیتی یا مویشی (کی حفاظت) کے لئے کتے اس سے الگ ہیں۔"

١٠١٤– حديث سُفْيَانَ بْنِ أَبي زُهَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لاَ يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلاَ ضَرْعاً ، نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ».

أخرجه البخاري في : ٤١– كتاب المزارعة : ٣– باب اقتناء الكلب للحرث.

۱۰۱۴۔ حضرت سفیان بن ابی زہیرؓ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' کہ جس نے کتا پالا' جو کھیتی کے لئے ہے اور نہ مویشی کے لئے' تو اس کی نیکیوں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔

گزشتہ سے پیوستہ

• بتانا وغیرہ۔ بعض لوگ ستاروں کا علم رکھنے والوں اور نجومیوں کو کاھن کہہ دیتے ہیں۔ (مرتبؒ)

۱۰۱۱۔ شکار کے لیے یا گھر بار کی رکھوالی کے لیے کتے پالنے کی اجازت دی گئی ہے۔ پاگل کتے یا جو کتے انسانوں کے دشمن ہوں اور کاٹنے کے لیے دوڑتے ہوں انہیں مارنے کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔ (راز)

(۱۱) باب حل أجرة الحجامة

(۱۱) پچھنے لگانے کی اجرت حلال ہے

۱۰۱۵- حديث أَنَسٍ ﷺ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ، فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ. وَقَالَ: «إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ».

۱۰۱۵- حضرت انس ﷺ سے پچھنا لگانے والے کی مزدوری کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنا لگوایا تھا۔ آپؐ کو ابو طیبہ (نافع یا میسرہ) نے پچھنا لگایا تھا۔ آپ نے انہیں دو صاع کھجور مزدوری میں دی تھی اور آپ نے ان کے مالکوں (بنو حارثہ) سے گفتگو کی تو انہوں نے ان سے وصول کئے جانے والے لگان میں کمی کر دی تھی اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا ہے اور عمدہ دوا عود ہندی کا استعمال کرنا ہے۔

أخرجه البخاري في: ۷٦- كتاب الطب: ۱۳- باب الحجامة من الداء.

۱۰۱٦- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. احْتَجَمَ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ.

۱۰۱٦- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا اور پچھنا لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوا ڈلوائی۔

أخرجه البخاري في: ۷٦- كتاب الطب: ۹- باب السعوط.

(۱۲) باب تحريم بيع الخمر

(۱۲) شراب بیچنا حرام ہے

۱۰۱۷- حديث عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَ الآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ.

۱۰۱۷- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ بقرہ کی سود سے متعلق آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور ان کی لوگوں کے سامنے تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ شراب کی تجارت حرام ہے۔

أخرجه البخاري في: ۸- كتاب الصلاة: ۷۳- باب تحريم تجارة الخمر في المسجد.

(۱۳) باب تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام

(۱۳) شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام ہے

۱۰۱۸- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي

۱۰۱۸- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

الله عنهما ، أنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ، عَامَ الْفَتْحِ ، وَهُوَ بِمَكَّةَ : «إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالأَصْنَامِ» فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّها يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ ، وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ! فَقَالَ : «لاَ ، هُوَ حَرَامٌ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، عِنْدَ ذلِكَ : «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ ، إِنَّ اللهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ».

میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے سال جبکہ آپ کا قیام ابھی مکہ ہی میں تھا سنا کہ ''اللہ اور اس کے رسول نے شراب' مردار' سور اور بتوں کا بیچنا حرام قرار دے دیا ہے۔'' اس پر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اسے ہم کشتیوں پر ملتے ہیں' کھالوں پر اس سے تیل کا کام لیتے ہیں اور لوگ اس سے اپنے چراغ بھی جلاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں وہ حرام ہے۔ اسی موقع پر آپ نے فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو برباد کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جب چربی ان پر حرام کی تو ان لوگوں نے پگھلا کر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ١١٢- باب بيع الميتة والأصنام.

١٠١٩- حديث عُمَرَ . عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ فُلاَنًا بَاعَ خَمْرًا. فَقَالَ : قَاتَلَ اللهُ فُلاَنًا ، أَلَمْ يَعْلَم أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا».

١٠١٩- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ فلاں شخص نے شراب فروخت کی ہے' تو آپ نے فرمایا کہ اسے اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کر دے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا' اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے کہ چربی ان پر حرام کی گئی تھی لیکن ان لوگوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ١٠٣- باب لا يذاب شحم الميتة ولا يباع ودكه.

١٠٢٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «قَاتَلَ اللهُ يَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا».

١٠٢٠- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے' ظالموں پر چربی حرام کر دی تھی' لیکن انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ١٠٣- باب لا يذاب شحم الميتة ولا يباع ودكه.

(١٤) باب الربا

(۱۴) سود کا بیان

١٠٢١ – حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ ، وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ ، وَلاَ تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ ، وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ ، وَلاَ تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِباً بِنَاجِزٍ». أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٧٨- باب بيع الفضة بالفضة.

۱۰۲۱- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' سونا سونے کے بدلے میں اس وقت تک نہ فروخت کرو جب تک دونوں طرف سے برابر برابر نہ ہو' دونوں طرف سے کسی کمی یا زیادتی کو روا نہ رکھو۔ اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں اس وقت تک نہ فروخت کرو جب تک دونوں طرف سے برابر برابر نہ ہو' دونوں طرف سے کسی کمی یا زیادتی کو روا نہ رکھو۔ اور نہ ادھار کو نقد کے بدلے میں فروخت کرو۔

(١٦) باب النهي عن بيع الورق بالذهب ديناً

(۱۶) چاندی کی بیع سونے کے ساتھ ادھار منع ہے.

١٠٢٢ – حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ. عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ ، وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ : هذَا خَيْرٌ مِنِّي ، فَكِلاَهُمَا يَقُولُ : نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا.

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٨٠- باب بيع الورق بالذهب نسيئة.

۱۰۲۲- ابوالمنہال رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بیع صرف کے متعلق پوچھا تو ان دونوں حضرات نے ایک دوسرے کے متعلق فرمایا کہ یہ مجھ سے بہتر ہیں۔ آخر دونوں حضرات نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے میں ادھار کی صورت میں بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

١٠٢٣ – حديث أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : نَهى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا ، وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا.

۱۰۲۳- حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چاندی' چاندی کے بدلے میں اور سونا سونے کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ برابر برابر ہو۔ البتہ ہم سونا چاندی کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں۔ اسی طرح چاندی سونے کے بدلے جس طرح چاہیں خریدیں۔

أخرجه البخاري في : كتاب البيوع : ۸۱- باب بيع الذهب بالورق يدًا بيد.

(۱۸) باب بيع الطعام مثلاً بمثل

(۱۸) دو جنس غلہ کی بیع جائز ہے جب وہ برابر برابر ہوں

۱۰۲٤- حديث أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ إسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلَى خَيْبَرَ ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هكَذَا؟» قَالَ : لاَ ، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ! إنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هذَا بِالصَّاعَيْنِ ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلاَثَةِ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لاَ تَفْعَلْ ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا».

۱۰۲۴۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں ایک شخص کو تحصیل دار بنایا۔ وہ صاحب ایک عمدہ قسم کی کھجور لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہوتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم تو اسی طرح ایک صاع کھجور (اس سے گھٹیا کھجوروں کے) دو صاع دے کر خریدتے ہیں۔ اور دو صاع تین صاع کے بدلہ میں لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ البتہ گھٹیا کھجور کو پہلے بیچ کر ان پیسوں سے اچھی قسم کی کھجور خرید سکتے ہو۔

أخرجه البخاري في : ۳٤- كتاب البيوع : ۸۹- باب إذا بيع تمر بتمر خير منه.

۱۰۲٥- حديث أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، قَالَ : جَاءَ بِلاَلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : «مِنْ أَيْنَ هذَا؟» قَالَ بِلاَلٌ : كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ، فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذلِكَ «أَوَّهْ! أَوَّهْ! عَيْنُ الرِّبَا! عَيْنُ الرِّبَا! لاَ تَفْعَلْ. وَلكِنْ إذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ ، فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ».

۱۰۲۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں برنی کھجور (کھجور کی ایک عمدہ قسم) لے کر آئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ کہاں سے لائے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارے پاس خراب کھجور تھی۔ اس کی دو صاع، اس کی ایک صاع کے بدلے میں دے کر ہم اسے لائے ہیں تاکہ ہم یہ آپ کو کھلائیں۔ آپ نے فرمایا توبہ! توبہ! یہ تو سود ہے، بالکل سود! ایسا نہ کیا کرو البتہ (اچھی کھجور) خریدنے کا ارادہ ہو تو (خراب) کھجور بیچ کر (اس کی قیمت سے) عمدہ خریدا کرو۔

۱۰۲۵۔ معلوم ہوا کہ ایک ہی جنس میں کمی و بیشی سے لین دین سود میں داخل ہے۔ اس کی صورت یہ بتلائی گئی کہ گھٹیا جنس کو علیحدہ طور پر نقد بیچ کر اس کے روپوں سے وہی بڑھیا جنس خرید لی جائے۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ٤٠- كتاب الوكالة : ١١- باب إذا باع الوكيل شيئًا فاسدًا فبيعه مردود.

١٠٢٦- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ : كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ ، وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ ، وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ ، وَلاَ دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ».

١٠٢٦- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں (نبی کریم ﷺ کی طرف سے) مختلف قسم کی کھجوریں ایک ساتھ ملا کرتی تھیں اور ہم دو صاع کھجور ایک صاع کے بدلہ میں بیچ دیا کرتے تھے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دو صاع ایک صاع کے بدلہ میں نہ بیچی جائے اور نہ دو درہم ایک درہم کے بدلے میں بیچے جائیں۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٢٠- باب بيع الخلط من التمر.

١٠٢٧- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ وَأُسَامَةَ . عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضي الله عنه ، يَقُولُ : الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ (قَالَ) فَقُلْتُ لَهُ : فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لاَ يَقُولُ لَهُ : فَقَالَ أَبُوسَعِيدٍ : سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ كُلُّ ذلِكَ لاَ أَقُولُ ، وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي ، وَلكِنَّنِي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «لاَ رِبَا إِلاَّ فِي النَّسِيئَةِ».

١٠٢٧- ابو صالح زیات نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ دینار، دینار کے بدلے میں اور درہم درہم کے بدلے میں (بیچا جا سکتا ہے) اس پر میں نے ان سے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ تو اس کی اجازت نہیں دیتے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے اس کے متعلق پوچھا کہ آپ نے یہ نبی کریم ﷺ سے سنا تھا یا کتاب اللہ میں آپ نے اسے پایا ہے؟ انہوں نے کہا ان میں سے کسی بات کا میں دعویدار نہیں ہوں۔ رسول اللہ ﷺ (کی احادیث) کو آپ لوگ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ البتہ مجھے اسامہؓ نے خبر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (مذکورہ صورتوں میں) سود صرف ادھار کی صورت میں ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع: ٧٩-باب بيع الدينار بالدينار نَسْأً.

(٢٠) باب أخذ الحلال وترك الشبهات

(٢٠) حلال کو حاصل کرنے اور شبہ والی اشیاء چھوڑنے کا بیان

١٠٢٨- حديث النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «الْحَلاَلُ

١٠٢٨- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ

بَيِّنٌ ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لاَ يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ؛ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ ؛ أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى ، أَلاَ إِنَّ حِمَى اللهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ ، أَلاَ وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ.

حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں شبہ کی ہیں جن کو بہت لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بھی بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا۔ اور جو کوئی ان شبہ کی چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو (محفوظ شاہی) چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے۔ وہ قریب ہے کہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے (اور شاہی مجرم قرار پائے) سن لو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ اللہ کی چراگاہ اس زمین پر حرام چیزیں ہیں۔ (پس ان سے بچو اور) سن لو! بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا سارا بدن درست ہو گا اور جہاں وہ بگڑا سارا بدن بگڑ گیا۔ سن لو وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢- كتاب الإيمان : ٣٩- باب فضل من استبرأ لدينه.

(٢١) باب بيع البعير واستثناء ركوبه

(۲۱) اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط طے کر لینا

١٠٢٩- حديث جَابِرٍ ﷺ ، أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا ، فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ فَضَرَبَهُ ، فَدَعَا لَهُ ، فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ : «بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ» قُلْتُ: لاَ . ثُمَّ قَالَ : «بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ» فَبِعْتُهُ، فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلاَنَهُ إِلَى أَهْلِي ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ ، وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَأَرْسَلَ عَلَى إِثْرِي ، قَالَ : «مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ ، فَخُذْ جَمَلَكَ ذَلِكَ فَهُوَ مَالُكَ».

۱۰۲۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ (ایک غزوہ کے موقعہ پر) اپنے اونٹ پر سوار آ رہے تھے۔ اونٹ تھک گیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گذر ہوا' تو آپ نے اونٹ کو ایک ضرب لگائی اور اس کے حق میں دعا فرمائی' چنانچہ اونٹ اتنی تیزی سے چلنے لگا کہ کبھی اسی طرح نہیں چلا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اسے ایک اوقیہ میں مجھے بیچ دو۔ (حضرت جابرؓ کہتے ہیں) میں نے آپ کے ہاتھ بیچ دیا' لیکن اپنے گھر تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کرا لیا۔ پھر جب ہم (مدینہ) پہنچ گئے تو میں نے اونٹ آپ کو پیش کر دیا' اور آپ نے اس کی قیمت بھی ادا کر دی' لیکن جب میں واپس ہونے لگا تو میرے پیچھے ایک صاحب کو مجھے بلانے کے لئے بھیجا (میں حاضر ہوا تو) آپ نے فرمایا کہ میں تمہارا اونٹ کوئی لے تھوڑا ہی رہا تھا' اپنا اونٹ لے جاؤ' یہ تمہارا ہی مال ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٤- كتاب الشروط : ٤- باب إذا اشترط البائع ظهر الدابة إلى مكان مسمى جاز.

۱۰۳۰ – حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، قَالَ : فَتَلاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا فَلاَ يَكَادُ يَسِيرُ ، فَقَالَ لِي : «مَا لِبَعِيرِكَ؟» قَالَ: قُلْتُ : عَيِيَ. قَالَ : فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ ، فَقَالَ لِي : «كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟» قَالَ قُلْتُ : بِخَيْرٍ ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ. قَالَ : «أَفَتَبِيعُنِيهِ» فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنِّي عَرُوسٌ. فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ ، فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلاَمَنِي. قَالَ : وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ : «هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» فَقُلْتُ : تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا. فَقَالَ : «هَلاَّ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ؟» قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ! تُوُفِّيَ وَالِدِي ، أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلاَ تُؤَدِّبُهُنَّ وَلاَ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ،

۱۰۳۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ (جنگ تبوک) میں شریک تھا۔ رسول اللہ ﷺ پیچھے سے آکر میرے پاس تشریف لائے۔ میں اپنے پانی لادنے والے ایک اونٹ پر سوار تھا۔ چونکہ وہ تھک چکا تھا' اس لئے دھیرے دھیرے چل رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا' کہ جابر! تمہارے اونٹ کو کیا ہوگیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ تھک گیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر آپؐ پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لئے دعا کی۔ پھر تو وہ برابر دوسرے اونٹوں کے آگے آگے چلتا رہا۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا اپنے اونٹ کے متعلق کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ اب اچھا ہے' آپ کی برکت سے ایسا ہوگیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر کیا اسے فروخت کرو گے؟ حضرت جابرؓ کہتے ہیں میں شرمندہ ہوگیا کیونکہ ہمارے پاس پانی لانے کو اس کے سوا اور کوئی اونٹ نہیں تھا۔ مگر میں نے عرض کیا' جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا پھر بیچ دے۔ چنانچہ میں نے وہ اونٹ آپ کو بیچ دیا۔ اور یہ طے پایا کہ مدینہ تک میں اسی پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ میں نے آپ سے (آگے بڑھ کر اپنے گھر جانے کی) اجازت چاہی۔ تو آپ نے اجازت عنایت فرمادی۔ اس لئے میں سب سے پہلے مدینہ پہنچ آیا۔ جب ماموں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے اونٹ کے متعلق پوچھا۔ جو معاملہ میں کر چکا تھا اس کی انہیں اطلاع دی تو انہوں نے مجھے برا بھلا کہا۔ (ایک اونٹ تھا تیرے پاس وہ بھی بیچ ڈالا اب پانی کس پر لائے گا) جب میں نے حضور اکرم ﷺ سے اجازت چاہی تھی۔ تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تھا کہ کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا تھا کہ بیوہ سے۔ اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ کنواری سے کیوں نہ کی' وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم بھی اس کے ساتھ

فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ ، غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ ، فَأَعطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ.

کھیلتے۔ (کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی ابھی کنوارے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے باپ کی وفات ہو گئی ہے' یا (یہ کہا کہ) وہ (احد میں) شہید ہو چکے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں۔ اس لئے مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا کہ انہی جیسی کسی لڑکی کو بیاہ کے لاؤں جو نہ انہیں ادب سکھا سکے نہ ان کی نگرانی کر سکے۔ اس لئے میں نے بیوہ سے شادی کی تاکہ وہ ان کی نگرانی کرے اور انہیں ادب سکھائے۔ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ پھر جب نبی کریم ﷺ مدینہ پہنچے تو صبح کے وقت میں اسی اونٹ پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے اس اونٹ کی قیمت عطا فرمائی اور پھر وہ اونٹ بھی واپس کر دیا۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١١٣-باب استئذان الرجل الإمام.

١٠٣١- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: اشْتَرَى مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ بَعِيرًا بِوَقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ ، فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ ، فَأَكَلُوا مِنْهَا ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ، وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ.

۱۰۳۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے اونٹ خریدا تھا۔ دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم میں۔ جب آپ مقام صرار پر پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور گائے ذبح کی گئی' اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ پھر جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو مجھے حکم دیا کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھوں' اس کے بعد مجھے میرے اونٹ کی قیمت وزن کر کے عنایت فرمائی۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٩٩- باب الطعام عند القدوم.

(٢٢) باب من استسلف شيئًا فقضى خيرًا منه وخيركم أحسنكم قضاء

(۲۲) جانوروں کا قرض لے کر اس سے بہتر دینا مستحب ہے

١٠٣٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «دَعُوهُ ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ

۱۰۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے (اپنے قرض کا) تقاضا کرنے آیا' اور سخت سست کہنے لگا۔ صحابہ کرام غصہ ہو کر اس کی طرف بڑھے لیکن آپ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا' اس کے

مَقَالاً» ثُمَّ قَالَ : «أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ! إِلاَّ أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ. فَقَالَ : «أَعْطُوهُ ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً».

قرض والے جانور کی عمر کا ایک جانور اس کو دے دو۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا جانور تو موجود ہے (لیکن اس عمر کا نہیں) آپ نے فرمایا کہ اسے وہی دے دو۔ کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو دوسروں کا حق پوری طرح ادا کردے۔

أخرجه البخاري في : كتاب الوكالة: ٦- باب الوكالة في قضاء الديون.

(٢٤) باب الرهن وجوازه في الحضر كالسفر

(۲۴) گروی رکھنا سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے

١٠٣٣ - حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ ، وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ.

۱۰۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ غلہ ایک مدت مقرر کر کے ادھار خریدا۔ اور اپنی لوہے کی ایک زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ١٤- باب شراء النبي ﷺ بالنسيئة.

(٢٥) باب السلم

(۲۵) بیع سلم کا بیان

١٠٣٤ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلاَثَ ، فَقَالَ : «مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ».

۱۰۳۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے' تو لوگ کھجور میں دو اور تین سال تک کے لئے بیع سلم کرتے تھے۔ آپؐ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ جسے کسی چیز کی بیع کرنی ہے' اسے مقررہ وزن اور مقررہ مدت کے لئے ٹھیرا کر کرے۔

أخرجه البخاري في : ٣٥- كتاب السلم : ٢- باب السلم في وزن معلوم.

(٢٧) باب النهي عن الحلف في البيع

(۲۷) بیع میں قسم کھانے کی ممانعت

١٠٣٥ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ».

۱۰۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ (سامان بیچتے وقت دکاندار کے) قسم کھانے سے سامان تو جلدی بک جاتا ہے لیکن وہ قسم برکت کو مٹا دینے والی ہوتی ہے۔

۱۰۳۴۔ مثلاً ۱۰۰ روپے کا اتنے وزن کا غلہ آج سے پورے تین ماہ بعد تم سے وصول کروں گا۔ یہ طے کر کے خریدار نے سو روپیہ اسی وقت ادا کر دیا۔ یہ بیع سلم ہے جو جائز ہے۔ اب مدت پوری ہونے پر وزن مقررہ کا غلہ اسے خریدار کو ادا کرنا ہوگا۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٢٦- باب يمحق الله الربا ويربى الصدقات والله لا يحب كل كفار أثيم.

(٢٨) باب الشفعة

(٢٨) شفعہ کا بیان

١٠٣٦- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ.

١٠٣٦- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حق دیا تھا جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو۔ لیکن جب حدود مقرر ہو گئیں اور راستے بدل دیے گئے تو پھر حق شفعہ باقی نہیں رہتا۔

أخرجه البخاري في : ٣٦- كتاب الشفعة : ١- باب الشفعة في ما لم يقسم فإذا وقعت الحدود فلا شفعة.

(٢٩) باب غرز الخشب في جدار الجار

(٢٩) ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

١٠٣٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ» ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ : مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللهِ! لأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

١٠٣٧- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے' یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرنے والا پاتا ہوں۔ قسم اللہ کی! میں تو اس حدیث کا تمہارے سامنے برابر اعلان کرتا ہی رہوں گا۔

أخرجه البخاري في:٤٦- كتاب المظالم : ٢٠- باب لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبه في جداره.

(٣٠) باب تحريم الظلم وغصب الأرض وغيرها

(٣٠) ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے

١٠٣٨- حديث سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ، أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى فِي حَقٍّ ، زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا ، إِلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ

١٠٣٨- حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کا اروی بنت ابی اوس سے ایک (زمین) کے بارے میں جھگڑا ہوا' جس کے متعلق اروی کہتی تھی کہ سعید نے میری زمین چھین لی

☆ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ابتداء میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں شام بھیجا تھا' البتہ مال غنیمت میں شریک ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ کے دارالارقم میں داخل ہونے سے پہلے مسلمان ہوئے۔ یرموک اور دمشق کی فتح میں شامل تھے۔ ۴۸ احادیث کے راوی ہیں۔ جن میں سے دو متفق علیہ ہیں۔ ۷۳ سال کی عمر میں عقیق مقام پر وفات پائی اور مدینہ میں دفن ہوئے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھایا تھا۔

سَعِيدٌ : أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا! أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ».

ہے۔ یہ مقدمہ مروان خلیفہ کے یہاں فیصلہ کے لئے گیا جو مدینہ کا حاکم تھا۔ سعید رضی اللہ عنہ نے کہا بھلا کیا میں ان کا حق دبالوں گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے "جس نے ظلم سے ایک بالشت زمین بھی کسی کی دبالی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔"

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ٢ - باب ما جاء في سبع أرضين.

١٠٣٩- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ ، فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها ، فَقَالَتْ : يَا أَبَا سَلَمَةَ! اجْتَنِبِ الأَرْضَ ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ».

۱۰۳۹۔ ابو سلمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ان کے اور بعض دوسرے لوگوں کے درمیان (زمین کا) جھگڑا تھا۔ اس کا ذکر انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا' تو انہوں نے بتلایا' ابو سلمہ! زمین سے پرہیز کر کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے ایک بالشت بھر زمین بھی کسی دوسرے کی ظلم سے لے لی تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ١٣- باب إثم من ظلم شيئًا من الأرض.

(٣١) باب قدر الطريق إذا اختلفوا فيه

(۳۱) جب راستہ میں اختلاف ہو تو کتنا راستہ رکھنا چاہیے

١٠٤٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ، إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ ، بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ.

۱۰۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا "جب راستے (کی زمین) کے بارے میں جھگڑا ہو تو سات ہاتھ راستہ چھوڑ دینا چاہیے۔"

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ٢٩- باب إذا اختلفوا في الطريق الميتاء.

۱۰۳۸۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اروی کے لیے اپنے حق کو چھوڑ دیا تھا اور بد دعا کی تھی کہ یا اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے آنکھوں سے نابینا کر دے اور اس کے گھر کو اس کی قبر بنا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی۔ وہ نابینا ہوئی اور اپنے گھر میں موجود کنویں کے پاس سے گذرنے لگی تو اس میں گر گئی۔ اس طرح وہ کنواں اس کی قبر بنا۔ (مترجم)

٢٣ - كتاب الفرائض

(١) باب ألحقوا الفرائض بأهلها ، فما بقي فلأولى رجل ذكر

١٠٤١ – حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا ، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ».

أخرجه البخاري في : ٨٥-كتاب الفرائض : ٥-باب ميراث الولد من أبيه وأمه.

٢٣- میراث کے احکام و مسائل

(ا) حصہ والوں کو ان کے حصے دینے کا بیان اور جو باقی رہ جائے وہ قریبی مرد رشتہ دار کے لیے ہے

١٠٤١- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میراث اس کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو کچھ باقی بچے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد عزیز کا حصہ ہے۔"

(٢) باب ميراث الكلالة

١٠٤٢ – حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَبُوبَكْرٍ ، وَهُمَا مَاشِيَانِ ، فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ ، ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ ، فَأَفَقْتُ ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ. فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.

أخرجه البخاري في : ٧٥- كتاب المرضى : ٥- باب عيادة المغميّ عليه.

(٢) کلالہ کی میراث کا بیان

١٠٤٢- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ بیمار پڑا تو نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل میری عیادت کو تشریف لائے۔ ان بزرگوں نے دیکھا کہ مجھ پر بے ہوشی غالب ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا‘ اس سے مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے مال میں کیا کروں‘ کس طرح اس کا فیصلہ کروں؟ آنحضرت ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

(٣) باب آخر آية أنزلت آية الكلالة

١٠٤٣ – حديث الْبَرَاءِ ﷺ ، قَالَ : آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ ، وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ -

(٣) آیت کلالہ کے نزول کا بیان

١٠٤٣- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سب سے آخر میں جو سورت نازل ہوئی وہ سورہ برات ہے اور (احکام میراث کے سلسلہ میں) سب سے آخر میں جو آیت

يَسْتَفْتُونَكَ-

نازل ہوئی وہ "یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکللۃ" (النساء: ۱۷۶) ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٤- سورة النساء : ٢٧- باب يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة.

(٤) باب من ترك مالاً فلورثته

١٠٤٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى ، عَلَيْهِ الدَّيْنُ ، فَيَسْأَلُ : «هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلاً؟» فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى. وَإِلاَّ ، قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ : «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ». فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ ، قَالَ : «أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ : فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ ، وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ».

(۴) میراث کے حقدار میت کے وارث ہیں

۱۰۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی ایسی میت کو لایا جاتا جس پر کسی کا قرض ہوتا تو آپ فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کے ادا کرنے کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ پھر اگر کوئی آپ کو بتا دیتا کہ ہاں اتنا مال ہے جس سے قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ اس کی نماز پڑھاتے' ورنہ آپ مسلمانوں ہی سے فرما دیتے کہ اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتح کے دروازے کھول دیئے تو آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کو خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں۔ اس لئے اب جو بھی مسلمان وفات پا جائے اور وہ مقروض رہا ہو تو اس کا قرض ادا کرنا میرے ذمے ہے۔ اور جو مسلمان مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا حق ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣٩- كتاب الكفالة : ٥- باب الدين.

٢٤- كتاب الـهبات

۲۴- ہبہ اور صدقہ کے مسائل

(١) باب كراهة شراء الإنسان ما تصدق به ممن تصدق عليه

(۱) صدقہ دے کر دوبارہ اس سے وہی چیز خریدنا مکروہ ہے

١٠٤٥- حديث عُمَرَ رضي الله عنه، قَالَ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «لاَ تَشْتَرِي، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ».

۱۰۴۵- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک شخص کو سواری کے لئے دے دیا۔ لیکن اس شخص نے گھوڑے کو خراب کر دیا۔ اس لئے میں نے چاہا کہ اسے خرید لوں۔ میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ اسے سستے داموں بیچ ڈالے گا۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا صدقہ واپس نہ لو۔ خواہ وہ تمہیں ایک درہم ہی میں کیوں نہ دے کیونکہ دیا ہوا صدقہ واپس لینے والے کی مثال قے کر کے چاٹنے والے کی سی ہے۔

أخرجه البخاري في: ٢٤- كتاب الزكاة: ٥٩- باب هل يشتري صدقته.

١٠٤٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «لاَ تَبْتَعْهُ وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ».

۱۰۴۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کے راستے میں اپنا ایک گھوڑا سواری کے لئے دے دیا تھا۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ وہی گھوڑا بک رہا ہے۔ اپنے گھوڑے کو انہوں نے خریدنا چاہا اور رسول کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو اور اس طرح اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

أخرجه البخاري في: ٥٦- كتاب الجهاد: ١١٩- باب الجعائل والحملان في السبيل.

(٢) باب تحريم الرُّجُوعِ في الصدقة والهبة بعد القبض إلا ما وهبه لولده وإن سفل

(۲) صدقہ اور ہبہ کر کے لوٹانا حرام ہے البتہ باپ دادا اگر ایسا کریں تو کوئی حرج نہیں

١٠٤٧- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ».

۱۰۴۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اپنا ہبہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر چاٹ جاتا ہے۔''

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ١٤- باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها.

(٣) باب كراهة تفضيل بعض الأولاد في الهبة

(۳) اولاد میں سے بعض لڑکوں کو کم دینا اور بعض کو زیادہ دینا مکروہ ہے

١٠٤٨- حديث النُّعْمَان بْنِ بَشِيرٍ ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ : إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلاَمًا ، فَقَالَ : «أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ؟» قَالَ : لاَ ، قَالَ : «فَارْجِعْهُ».

۱۰۴۸- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ان کے والد انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے' اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بطور ہبہ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا' کیا ایسا ہی غلام اپنے دوسرے لڑکوں کو بھی دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں' تو آپ نے فرمایا کہ پھر (ان سے بھی) واپس لے لے۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ١٢- باب الهبة للولد.

١٠٤٩- حديث النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ . عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رضي الله عنهما وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ : أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً ، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ ، لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ : إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هذَا؟» قَالَ : لاَ. قَالَ «فَاتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ» قَالَ: فَرَجَعَ ، فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ.

۱۰۴۹- عامر رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا' وہ منبر پر بیان کر رہے تھے کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا' تو عمرہ بنت رواحہؓ (نعمانؓ کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ نہ بنائیں' میں راضی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حاضر خدمت ہو کر انہوں نے عرض کیا کہ میں نے عمرہ بنت رواحہ سے اپنے بیٹے کو ایک عطیہ دیا تو اس نے کہا کہ پہلے میں آپ کو اس پر گواہ بنالوں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اسی جیسا عطیہ تم نے تمام اولاد کو دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں' اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کو قائم رکھو۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ١٣- باب الإشهاد في الهبة.

(٤) باب العمري

(۴) عمریٰ کا بیان

١٠٥٠- حديث جَابِرٍ ﷺ ، قَالَ :

۱۰۵۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْعُمْرَى ، أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ.

عمریٰ کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کا ہو جاتا ہے جسے ہبہ کیا گیا ہو۔

أخرجه البخاري في : ٥١-كتاب الهبة: ٣٢- باب ما قيل في العمرى والرقبى.

١٠٥١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «الْعُمْرَى جَائِزَةٌ».

۱۰۵۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عمریٰ جائز ہے۔

أخرجه البخاري في: ٥١-كتاب الهبة: ٣٢- باب ما قيل في العمرى والرقبى.

٢٥- كتاب الوصية

۲۵- وصیت کے مسائل

١٠٥٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «مَا حَقُّ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلاَّ وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ».

أخرجه البخاري في: ٥٥- كتاب الوصايا: ١- باب الوصايا.

۱۰۵۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جن کے پاس وصیت کے قابل کوئی بھی مال ہو درست نہیں کہ دو رات بھی وصیت کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ رکھے بغیر گذارے۔

(١) باب الوصية بالثلث

(۱) ایک تہائی وصیت کا بیان

١٠٥٣- حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي إِلاَّ ابْنَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لاَ» فَقُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ فَقَالَ: «لاَ» ثُمَّ قَالَ: «الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلاَّ أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِيِّ امْرَأَتِكَ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلاً صَالِحاً إِلاَّ ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ

۱۰۵۳- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال (۱۰ھ میں) میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں سخت بیمار تھا۔ میں نے کہا کہ میرا مرض شدت اختیار کر چکا ہے' میرے پاس مال و اسباب بہت ہے۔ اور میری صرف ایک لڑکی ہے جو وارث ہو گی۔ تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کو خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا آدھا' آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک تہائی کر دو اور یہ بھی بڑی خیرات ہے یا بہت خیرات ہے۔ اگر تو اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہو گا کہ محتاجی میں انہیں اس طرح چھوڑ کر جائے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ یہ یاد رکھو کہ جو خرچ بھی تم اللہ کی رضا کی نیت سے کرو گے تو اس پر بھی تمہیں ثواب ملے گا۔ حتی کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو۔ پھر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ساتھی تو مجھے چھوڑ کر (حجۃ الوداع کے لئے) مکہ جا رہے ہیں' اور میں ان سے پیچھے رہ رہا ہوں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہاں رہ کر بھی اگر تم کوئی نیک عمل کرو گے تو اس سے تمہارے درجے بلند ہوں گے۔ اور شاید ابھی تم زندہ رہو گے۔ اور بہت سے لوگوں کو (مسلمانوں کو) تم سے

آخَرُونَ ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلاَ تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ، لكِنَ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ ، يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ».

فائدہ پہنچے گا اور بہتوں کو (کفار و مرتدین کو) نقصان۔ (پھر آپؐ نے دعا فرمائی) اے اللہ! میرے ساتھیوں کو ہجرت پر استقلال عطا فرما۔ اور ان کے قدم پیچھے کی طرف نہ لوٹا۔ لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے مکہ میں وفات پا جانے کی وجہ سے اظہار غم کیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٣-كتاب الجنائز : ٣٧- باب رثي النبي ﷺ سعد بن خولة.

١٠٥٤- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ ؛ لأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «الثُّلُثُ ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ».

۱۰۵۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کاش لوگ (وصیت کو) چوتھائی تک کم کر دیتے تو بہتر ہوتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم تہائی (کی وصیت کر سکتے ہو) اور تہائی بھی بہت ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ یہ بڑی رقم ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٥- كتاب الوصايا : ٣- باب الوصية بالثلث.

(٢) باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت

(۲) صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے

١٠٥٥- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ : «نَعَمْ».

۱۰۵۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا۔ اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کر دوں تو کیا انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں ملے گا۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٩٥- باب موت الفجأة البغتة.

(٤) باب الوقف

(۴) وقف کے مسائل

١٠٥٦- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا

۱۰۵۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کو فتح خیبر میں ایک قطعہ زمین ملا تو آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مشورہ کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں ایک زمین کا ٹکڑا ملا ہے' اس سے بہتر مال مجھے اب تک کبھی نہیں ملا تھا۔ آپ

۱۰۵۳- اس موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے اسلام کا وہ زریں اصول بیان کیا ہے جو ہماری اجتماعی زندگی کی جان ہے۔ اور اس سے ہماری شریعت کے مزاج کا پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنی اتباع کرنے والوں سے کس طرح کی زندگی کا مطالبہ کرتی ہے۔ (راز)

بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالاً قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُ بِهِ؟ قَالَ : «إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا» قَالَ : فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ وَلاَ يُورَثُ ، وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ ، لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ ، غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ. قَالَ (الرَّاوِي) : فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ ، فَقَالَ : غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالاً.

اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو اصل زمین اپنی ملکیت میں باقی رکھ اور پیداوار صدقہ کر دے۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس شرط کے ساتھ صدقہ کر دیا کہ نہ اسے بیچا جائے گا نہ اس کا ہبہ کیا جائے گا اور نہ اس میں وراثت چلے گی۔ اسے آپ نے محتاجوں کے لئے، رشتہ داروں کے لئے، غلام آزاد کرانے کے لئے، اللہ کے دین کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے اور مہمانوں کے لئے صدقہ (وقف) کر دیا اور یہ کہ اس کا متولی اگر دستور کے مطابق اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق وصول کر لے یا کسی محتاج کو دے تو اس پر کوئی الزام نہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ جب میں نے اس حدیث کا ذکر ابن سیرین سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (متولی) اس میں سے مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

أخرجه البخاري في : ٥٤- كتاب الشروط : ١٩- باب الشروط في الوقف.

(٥) باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه

(۵) جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت نہ ہو اس کو وصیت نہ کرنا درست ہے

١٠٥٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْفَي . عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ. قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَي رضي الله عنهما هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْصَى؟ قَالَ : لاَ. فَقُلْتُ : كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ ، أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ : أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ.

۱۰۵۷- طلحہ بن مصرف نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اس پر میں نے پوچھا کہ پھر وصیت کس طرح لوگوں پر فرض ہوئی؟ یا (راوی نے اس طرح بیان کیا) کہ لوگوں کو وصیت کا حکم کیوں کر دیا گیا؟ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔ (اور کتاب اللہ میں وصیت کرنے کے لئے حکم موجود ہے)

أخرجه البخاري في : ٥٥- كتاب الوصايا : ١- باب الوصايا وقول النبي ﷺ وصية الرجل مكتوبة عنده.

١٠٥٨- حديث عَائِشَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ،

۱۰۵۸- اسود بن یزید نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کے یہاں

قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنهما كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ : مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ؟ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي ، أَوْ قَالَتْ : حَجْرِي ، فَدَعَا بِالطَّسْتِ ، فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ ، فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ؟

کچھ لوگوں نے ذکر کیا کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہما) (آنحضرت ﷺ کے) وصی تھے تو آپ نے کہا کہ کب انہیں وصی بنایا میں تو آپؐ کے وصال کے وقت سر مبارک اپنے سینے پر یا انہوں نے (بجائے سینے کے) کہا کہ اپنی گود میں رکھے ہوئے تھی پھر آپ نے (پانی کا) طشت منگوایا تھا کہ اتنے میں (سر مبارک) میری گود میں جھک گیا اور میں سمجھ نہ سکی کہ آپ کی وفات ہو چکی ہے تو آپ نے (حضرت علیؓ کو) وصی کب بنایا۔

أخرجه البخاري في : ٥٥- كتاب الوصايا : ١-باب الوصايا وقول النبي ﷺ وصية الرجل مكتوبة عنده.

١٠٥٩- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، أَنَّهُ قَالَ : يَوْمُ الْخَمِيسِ ، وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ! ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ ، فَقَالَ : اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ ، فَقَالَ : «ائْتُونِي بِكِتَابٍ ، أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا» فَتَنَازَعُوا ، وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ. فَقَالُوا : هَجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ». وَأَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلاَثٍ : «أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ» وَنَسِيتُ

۱۰۵۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' کہ جمعرات کے دن' اور معلوم ہے جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر آپ اتنا روئے کہ کنکریاں تک بھیگ گئیں۔ آخر آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری میں شدت اسی جمعرات کے دن ہوئی' تو آپؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ قلم دوات لاؤ' تاکہ میں تمہارے لئے ایک ایسی کتاب لکھوا جاؤں کہ تم (میرے بعد اس پر چلتے رہو تو) کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔ اس پر صحابہ میں اختلاف ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ کے سامنے جھگڑنا مناسب نہیں ہے۔ صحابہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ (بیماری کی شدت سے) برا رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' کہ اچھا' اب مجھے میری حالت پر چھوڑ دو' میں جس حال میں اس وقت ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم کرانا چاہتے ہو۔ آخر آپؐ نے اپنی وفات کے وقت تین وصیتیں فرمائی تھیں۔ یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر کر دینا۔ دوسرے یہ کہ وفد سے ایسا ہی سلوک کرتے رہنا جیسے میں کرتا رہا (ان کی خاطر داری' ضیافت وغیرہ)

۱۰۵۸۔ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ بیماری سے لے کر وفات تک تو آنحضرت ﷺ میرے ہی پاس رہے۔ میری ہی گود میں انتقال فرمایا۔ اگر حضرت علیؓ کو وصی بناتے یعنی اپنا خلیفہ مقرر کرتے ---- جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں ---- تو مجھ کو تو ضرور خبر ہوتی۔ پس شیعوں کا یہ دعویٰ بالکل بلا دلیل ہے۔ (راز)

الثَّالِثَةَ.

اور تیسری ہدایت میں بھول گیا۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٧٦- باب هل يستشفع إلى أهل الذمة ومعاملتهم.

١٠٦٠- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ» فَقَالَ بَعْضُهُمْ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ. فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا ؛ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُم كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذلِكَ. فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالاخْتِلاَفَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «قُومُوا».

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ (الرَّاوِي) فَكَانَ يَقُولُ ابْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذلِكَ الْكِتَابَ ، لاِخْتِلاَفِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

۱۰۶۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو گھر میں بہت سے صحابہؓ موجود تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لاؤ' میں تمہارے لئے ایک دستاویز لکھ دوں اگر تم اس پر چلتے رہے تو پھر تم گمراہ نہ ہو سکو گے۔ اس پر بعض لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر بیماری کی سختی ہو رہی ہے' تمہارے پاس قرآن موجود ہے۔ ہمارے لئے تو اللہ کی کتاب بس کافی ہے۔ پھر گھر والوں میں جھگڑا ہونے لگا' بعض نے تو یہ کہا کہ آنحضرت ﷺ کو کوئی چیز لکھنے کی دے دو کہ اس پر آپ ہدایت لکھوا دیں اور تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو' بعض لوگوں نے اس کے خلاف دوسری رائے پر اصرار کیا۔ جب شور و غل اور نزاع زیادہ ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبیداللہ (راوی) نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ کہتے تھے کہ مصیبت سب سے بڑی یہ تھی کہ لوگوں نے اختلاف اور شور کر کے آنحضرت ﷺ کو وہ ہدایت نہیں لکھنے دی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٨٣- باب مرض النبي ﷺ ووفاته.

۱۰۵۹۔ تیسری وصیت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو بھیجنا تھا۔ مسلمانوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا تو آپؓ نے انہیں سمجھایا کہ نبی اکرم ﷺ نے موت کے وقت اس کا وعدہ لیا تھا اور وصیت کی تھی۔ (مرتبؒ)

٢٦- كتاب النذر

(١) باب الأمر بقضاء النذر

١٠٦١- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضي الله عنه، اسْتَفْتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ ، فَقَالَ : «اقْضِهِ عَنْهَا».

۲۶- نذر کے مسائل

(۱) نذر پوری کرنے کا حکم

۱۰۶۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کے ذمہ ایک نذر تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان کی طرف سے نذر پوری کر دے۔

أخرجه البخاري في : ٥٥-كتاب الوصايا : ١٩- باب ما يستحب لمن يتوفى فجأة أن يتصدقوا عنه ، وقضاء النذور عن الميت.

(٢) باب النهي عن النذر وأنه لا يرد شيئًا

١٠٦٢- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : نَهى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّذْرِ ، قَالَ : «إِنَّهُ لاَ يَرُدُّ شَيْئًا ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ».

(۲) نذر نہ ماننے کا بیان اور نذر کسی چیز کو نہیں روکتی

۱۰۶۲- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نذر ماننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ نذر کسی چیز کو نہیں لوٹاتی۔ نذر صرف بخیل کے دل سے پیسہ نکالتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨٢- كتاب القدر : ٦- باب إلقاء النذر العبد إلى القَدَر.

١٠٦٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ ، وَلكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ ، فَيَسْتَخْرِجُ اللهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ، فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ».

۱۰۶۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نذر انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو۔ بلکہ نذر انسان کو اس چیز کے قریب کر دیتی ہے جو اس کے مقدر میں ہو۔ البتہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بخیل سے اس کا مال نکلواتا ہے اور اس طرح وہ چیزیں کر دیتا ہے جن کی اس سے پہلے اس سے امید نہیں کی جا سکتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٣٧- كتاب الأيمان والنذور : ٢٦- باب الوفاء بالنذر، وقوله ﴿يوفون بالنذر﴾.

(٤) باب من نذر أن يمشي إلى الكعبة

(۴) جو یہ نذر مانے کہ وہ کعبہ تک پیدل

١٠٦٤- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، قَالَ: «مَا بَالُ هذَا؟» قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ؛ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيبِ هذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ» وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

۱۰۶۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لئے چل رہا ہے۔ آپؐ نے پوچھا ان صاحب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے (کعبہ کی طرف) پیدل چلنے کی منت مانی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے کو تکلیف میں ڈالیں، پھر آپؐ نے انہیں سوار ہونیکا حکم دیا۔

أخرجه البخاري في: ٢٨- كتاب جزاء الصيد: ٢٧- باب من نذر المشي إلى الكعبة.

١٠٦٥- حديث عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ، وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ، فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، «لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ».

۱۰۶۵- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بہن نے منت مانی تھی کہ بیت اللہ تک وہ پیدل جائیں گی۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے بھی پوچھ لو۔ چنانچہ میں نے آپؐ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ پیدل چلیں اور سوار بھی ہو جائیں۔

أخرجه البخاري في: ٢٨- كتاب جزاء الصيد: ٢٧- باب من نذر المشي إلى الكعبة.

٢٧ - كتاب الأيمان

۲۷- قسموں کے مسائل

(١) باب النهي عن الحلف بغير الله تعالى

(۱) غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت

١٠٦٦ - حديث عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ». قَالَ عُمَرُ : فَوَاللهِ! مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاكِرًا وَلاَ آثِرًا.

أخرجه البخاري في : ٨٣- كتاب الأيمان : ٤- باب لا تحلفوا بآبائكم.

۱۰۶۶- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ داووں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا واللہ! پھر میں نے ان کی آنحضرت ﷺ سے ممانعت سننے کے بعد کبھی قسم نہیں کھائی۔ نہ اپنی طرف سے غیر اللہ کی قسم کھائی نہ کسی دوسرے کی زبان سے نقل کی۔

١٠٦٧ - حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ ، فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَلاَ إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ ، وَإِلاَّ فَلْيَصْمُتْ».

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٧٤- باب من لم ير إكفار من قال ذلك متأولا أو جاهلا.

۱۰۶۷- حضرت ابن عمرؓ حضرت عمر بن خطاب کے پاس پہنچے جو چند سواروں کے ساتھ تھے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے انہیں پکار کر کہا' آگاہ ہو' یقیناً اللہ تمہیں منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپ داداؤں کی قسم کھاؤ' پس اگر کسی کو قسم ہی کھانی ہے تو وہ اللہ کی قسم کھائے' ورنہ چپ رہے۔

(٢) باب من حلف باللات والعزى فليقل لا إله إلا الله

(۲) جو لات و عزیٰ کی قسم کھائے اسے لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے

١٠٦٨ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللاَّتِ وَالْعُزَّى ، فَلْيَقُلْ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ

۱۰۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور کہے کہ قسم ہے لات اور عزیٰ کی تو اسے تجدید ایمان کے لئے کہنا چاہیے (لا الہ الا اللہ)

۱۰۶۸- کلمہ توحید پڑھنے کا حکم اس شخص کے لیے دیا گیا جو نیا نیا اسلام میں داخل ہوا تھا۔ چونکہ پہلے سے یہ شرکیہ کلمات زبان پر چڑھے ہوئے تھے' اس لیے فرمایا کہ اگر غلطی سے زبان پر اس طرح کے کلمات آجائیں تو فوراً اس کی تلافی کر لینی چاہیے۔ (راز)

اللهِ ؛ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ ، تَعَالَ أُقَامِرْكَ ، فَلْيَتَصَدَّقْ».

اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہئے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٥٣- سورة والنجم : ٢- باب أفرأيتم اللات العزى.

(٣) باب ندب من حلف يمينًا فرأى غيرها خيرًا منها أن يأتي الذي هو خير ويكفّر عن يمينه

(۳) جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اسی بہتر کو کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے

١٠٦٩- حديث أَبِي مُوسى رضي الله عنه ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، أَسْأَلُهُ الْحُمْلاَنَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ ، وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ. فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ، فَقَالَ : «وَاللهِ! لاَ أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ» وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ ، وَلاَ أَشْعُرُ ، وَرَجَعْتُ حزينًا من منع النبي ﷺ ، ومن مخافة أن يكون النبي ﷺ وجد في نفسه عَلَيَّ ؛ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ . فَلَمْ أَلْبَثْ إِلاَّ سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلاَلاً يُنَادِي ، أَيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ! فَأَجَبْتُهُ ، فَقَالَ : أَجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَدْعُوكَ ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ : «خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ» لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ

۱۰۶۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپؐ سے ان کے لئے سواری کے جانوروں کی درخواست کروں۔ وہ لوگ آپؐ کے ساتھ جیش عسرت (یعنی غزوہ تبوک) میں شریک ہونا چاہتے تھے' میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ ان کے لئے سواری کے جانوروں کا انتظام کرا دیں۔ آپ نے فرمایا' خدا کی قسم میں تم کو سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ میں جب آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپؐ غصہ میں تھے اور میں اسے معلوم نہ کر سکا تھا۔ آپؐ کے انکار سے میں بہت غمگین واپس ہوا۔ یہ خوف بھی تھا کہ کہیں آپؐ سواری مانگنے کی وجہ سے خفا نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور انہیں حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی خبر دی۔ لیکن ابھی کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی' وہ پکار رہے تھے' اے عبداللہ بن قیس! میں نے جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں بلا رہے ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ دو جوڑے اور یہ دو جوڑے اونٹ کے لے جاؤ۔ آپؐ نے چھ اونٹ عنایت فرمائے' ان اونٹوں کو آپ نے اسی وقت سعد رضی اللہ عنہ سے خریدا تھا' اور فرمایا کہ انہیں

ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ «فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ ، فَقُلْ إِنَّ اللهَ» أَوْ قَالَ : «إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ» فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ. فَقُلْتُ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هٰؤُلَاءِ ، وَلٰكِنِّي ، وَاللهِ! لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ؛ فَقَالُوا لِي : إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ. فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ، ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ ، فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى.

اپنے ساتھیوں کو دے دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے' یا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہاری سواری کے لئے انہیں دیا ہے' ان پر سوار ہو جاؤ۔ میں ان اونٹوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے میں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے تمہاری سواری کے لئے یہ عنایت فرمائے ہیں لیکن خدا کی قسم اب تمہیں ان صحابہ کے پاس چلنا پڑے گا جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کا انکار کرنا سنا تھا' کہیں تم یہ خیال نہ کر بیٹھو کہ میں نے تم سے آنحضور ﷺ کے ارشاد کے متعلق غلط بات کہہ دی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کی سچائی میں ہمیں کوئی شبہ نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ کا اصرار ہے تو ہم ایسا بھی کر لیں گے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند لوگوں کو لے کر ان صحابہ کے پاس آئے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کا وہ ارشاد سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے تو (سواری کے جانور) دینے سے انکار کیا تھا' لیکن بعد میں عنایت فرمائے۔ ان صحابہؓ نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی کہ جس طرح حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٧٨- باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة.

١٠٧٠- حديث أَبِي مُوسَى. عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَأُتِيَ ذِكْرَ دَجَاجَةٍ ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ ، كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي ، فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ ؛ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُ. فَقَالَ : هَلُمَّ! فَلأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذَاكَ. إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنَ

١٠٧٠- حضرت زہدم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھے (کھانا لایا گیا اور) وہاں مرغی کا ذکر ہونے لگا۔ بنی تیم اللہ کے ایک سرخ رنگ والے آدمی وہاں موجود تھے۔ غالباً موالی میں سے تھے۔ انہیں بھی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کھانے پر بلایا' (کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا) وہ کہنے لگے کہ میں نے مرغی کو گندی چیزیں کھاتے ایک مرتبہ دیکھا تھا' تو مجھے بڑی نفرت ہوئی اور میں نے قسم کھالی کہ اب کبھی مرغی کا گوشت نہ کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قریب آ جاؤ' (تمہاری قسم پر) میں تم

الأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ ، فَقَالَ : «وَاللهِ! لا أَحْمِلُكُمْ ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ» وَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ ، فَسَأَلَ عَنَّا ، فَقَالَ : «أَيْنَ النَّفَرُ الأَشْعَرِيُّونَ»؟ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ ، غُرِّ الذُّرَى ، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا : مَا صَنَعْنَا! لاَ يُبَارَكُ لَنَا. فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ، فَقُلْنَا ، إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لاَ تَحْمِلَنَا ، أَفَنَسِيتَ؟ قَالَ : «لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ ، وَلكِنَّ اللهَ حَمَلَكُمْ ، وَإِنِّي وَاللهِ! إِنْ شَاءَ اللهُ ، لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلاَّ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ، وَتَحَلَّلْتُهَا».

سے ایک حدیث اسی سلسلے کی بیان کرتا ہوں۔ قبیلہ اشعر کے چند لوگوں کو ساتھ لے کر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (غزوہ تبوک کے لئے) حاضر ہوا۔ اور سواری کی درخواست کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں تمہارے لئے سواری کا انتظام نہیں کر سکتا' کیونکہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہاری سواری کے کام آسکے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غنیمت کے کچھ اونٹ آئے' تو آپؐ نے ہمارے متعلق دریافت فرمایا' اور فرمایا کہ قبیلہ اشعر کے لوگ کہاں ہیں؟ چنانچہ آپؐ نے پانچ اونٹ ہمیں دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا' خوب موٹے تازے اور فربہ۔ جب ہم چلنے لگے تو ہم نے آپس میں کہا کہ جو نامناسب طریقہ ہم نے اختیار کیا اس سے رسول اللہ ﷺ کے اس عطیہ میں ہمارے لئے کوئی برکت نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ہم پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم نے پہلے جب آپ سے درخواست کی تھی تو آپ نے قسم کھا کر فرمایا تھا کہ میں تمہاری سواری کا انتظام نہیں کر سکوں گا۔ شاید آپؐ کو وہ قسم یاد نہ رہی ہو' لیکن آپؐ نے فرمایا' کہ میں نے تمہاری سواری کا انتظام واقعی نہیں کیا' وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہیں یہ سواریاں دے دی ہیں۔ اللہ کی قسم! تم اس پر یقین رکھو کہ ان شاءاللہ جب بھی میں کوئی قسم کھاؤں' پھر مجھ پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ بہتر اور مناسب طرز عمل اس کے سوا میں ہے تو میں وہی کرونگا جس میں اچھائی ہوگی اور قسم کا کفارہ دے دونگا۔

أخرجه البخاري في : ٥٧-كتاب فرض الخمس : ١٥- باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين.

١٠٧١- حديث عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ سَمُرَةَ: قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «يَا عَبْدَ الرَّحْمنِ بْنَ

۱۰۷۱۔ حضرت عبدالرحمان بن سمرہ ؓ نے بیان کیا' کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اے عبدالرحمان بن سمرہ! کبھی کسی

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ ؓ کی کنیت ابو سعید ہے۔ جاہلیت میں ان کا نام عبد کلال تھا پھر آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھا۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا موتہ کے غزوہ میں شامل تھے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی اور سجستان کو فتح کیا پھر خراسان میں فتوحات کیں اور بصرہ واپس لوٹ آئے۔ وہیں ۵۱ ہجری میں وفات پائی۔ چار احادیث کے راوی ہیں۔

سَمُرَةَ! لاَ تَسْأَلِ الإِمَارَةَ ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا ، وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا ، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ».

حکومت کے عہدہ کی درخواست نہ کرنا۔ کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا تو اللہ پاک اپنی مدد تجھ سے اٹھالے گا۔ تو جان' تیرا کام جانے اور اگر وہ عہدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں اللہ کی طرف سے تمہاری اعانت کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم کھالو اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو جو بھلائی کا ہو۔

أخرجه البخاري في : ٨٣- كتاب الأيمان والنذور : ١-باب قول الله تعالى- ﴿لا يؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم﴾-

(۵) باب الاستثناء

(۵) قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان

١٠٧٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ : لأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ ، تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلاَمًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ : قُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ. فَلَمْ يَقُلْ ، وَنَسِيَ ؛ فَأَطَافَ بِهِنَّ ، وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلاَّ امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَمْ يَحْنَثْ ، وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ».

۱۰۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس ہو آؤں گا (اور اس قربت کے نتیجہ میں) ہر عورت ایک لڑکا جنے گی تو سو لڑکے ایسے پیدا ہوں گے جو اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔ فرشتے نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ کہہ لیجئے لیکن انہوں نے نہیں کہا اور بھول گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے یہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی مراد بر آتی' اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ ہوتی۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ١١٩- باب قول الرجل لأطوفن الليلة على نسائه.

١٠٧٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ، لأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً ، تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ. فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ ، إِنْ شَاءَ اللهُ ، فَلَمْ يَقُلْ ، وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلاَّ وَاحِدًا سَاقِطًا إِحْدَى

۱۰۷۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' حضرت سلیمان بن داؤدؑ نے کہا کہ آج رات میں اپنی ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی نے کہا انشاء اللہ' لیکن انہوں نے نہیں کہا۔ چنانچہ کسی بیوی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہیں ہوا' صرف ایک کے یہاں ہوا اور اس کی بھی ایک جانب بیکار تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر حضرت

شِقِّيْهِ» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ».

سلیمانؑ ان شاء اللہ کہہ لیتے (تو سب کے یہاں بچے پیدا ہوتے) اور اللہ کے راستے میں جہاد کرتے۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الطلاق : ٤٠- باب قول الله تعالى - ﴿ووهبنا لداود سليمان نعم العبد إنه أواب﴾ -.

(٦) باب النهي عن الإصرار على اليمين فيما يتاذى به أهل الحالف مما ليس بحرام

(٦) ایسی قسم پر اصرار کی ممانعت جس سے گھر والوں کا نقصان ہو بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو

١٠٧٤- **حديث** أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «وَاللهِ! لأَنْ يَلِجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ».

۱۰۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "ہم آخری امت ہیں اور قیامت کے دن جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ واللہ (بعض اوقات) اپنے گھر والوں کے معاملہ میں تمہارا اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ (قسم توڑ کر) اس کا وہ کفارہ ادا کر دیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٨٣- كتاب الأيمان والنذور : ١- باب قول الله تعالى - ﴿لا يؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم﴾ -.

(٧) باب نذر الكافر وما يفعل فيه إذا أسلم

(۷) کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر مسلمان ہو جائے تو کیا کرے؟

١٠٧٥- **حديث** ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَ بِهِ . قَالَ : وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ ، قَالَ : فَمَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ ، فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ ؛ فَقَالَ عُمَرُ : يَا عَبْدَ اللهِ! انْظُرْ

۱۰۷۵- حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ زمانہ جاہلیت (کفر) میں' میں نے ایک دن اعتکاف کی منت مانی تھی' تو رسول اللہ ﷺ نے اسے پورا کرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ حنین کے قیدیوں میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دو باندیاں ملی تھیں۔ آپ نے انہیں مکہ کے کسی گھر میں رکھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدیوں پر احسان کیا (اور سب کو مفت آزاد کر دیا) تو گلیوں میں وہ دوڑنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' عبداللہ! دیکھو تو یہ کیا معاملہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رسول کریم ﷺ نے ان پر احسان کیا ہے (اور حنین کے تمام

مَا هذا؟ فقال : مَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى السَّبْيِ ، قَالَ : اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ.

قیدی مفت آزاد کر دیئے گئے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر جا' ان دونوں لڑکیوں کو بھی آزاد کر دے۔

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ١٩- باب ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفة قلوبهم.

(٩) باب التغليظ على من قذف مملوكه بالزنا

(۹) لونڈی یا غلام پر زنا کی تہمت لگانے کی سخت سزا کا بیان

١٠٧٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ ، وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ : جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ».

۱۰۷۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی' حالانکہ غلام اس تہمت سے بری تھا تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کی بات صحیح ہو۔

أخرجه البخاري في : ٨٦- كتاب الحدود : ٤٥- باب قذف العبيد.

(١٠) باب إطعام المملوك مما يأكل وإلباسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه

(۱۰) غلام کو اپنے جیسا کھلانے' پہنانے اور زیادہ بوجھ نہ ڈالنے کا بیان

١٠٧٧- حديث أَبِي ذَرٍّ. عَنِ الْمَعْرُورِ ، قَالَ : لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلاَمِهِ حُلَّةٌ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذلِكَ ، فَقَالَ : إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلاً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ : «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ ، إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ ، فَمَنْ

۱۰۷۷- حضرت معرور رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ربذہ میں ملا' وہ ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے اور ان کا غلام بھی جوڑا پہنے ہوئے تھا۔ میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے کہ میں نے ایک شخص (یعنی غلام) کو برا بھلا کہا تھا اور اس کو ماں کی غیرت دلائی (یعنی اسے گالی دی تھی) تو رسول اللہ ﷺ نے یہ معلوم کرکے مجھ سے فرمایا اے ابوذر تو نے اسے ماں کے نام سے غیرت دلائی ہے' بے شک تجھ میں ابھی کچھ زمانہ جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ (یاد رکھو) ماتحت لوگ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے (اپنی کسی مصلحت کی بنا پر)

۱۰۷۷- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ کے سیاہ فام ہونے کا طعنہ دیا تھا۔ جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوذر ابھی تم میں جاہلیت کا فخر باقی رہ گیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوذر اپنے رخسار کے بل خاک پر لیٹ گئے اور کہنے لگے کہ جب تک بلال میرے رخسار پر اپنا قدم نہ رکھیں گے' مٹی سے نہ اٹھوں گا۔ (راز)

كانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ ، وَلاَ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ».

انہیں تمہارے قبضے میں دے رکھا ہے۔ لہٰذا جس کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو بھی وہی کھلائے جو آپ کھاتا ہے اور وہی کپڑا اسے پہنائے جو آپ پہنتا ہے۔ اور ان کو اتنے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان کے لئے مشکل ہو جائے اور اگر کوئی (حسب موقعہ) سخت کام ڈالو تو تم خود بھی ان کی مدد کرو۔

١٠٧٧

أخرجه البخاري في : ٢- كتاب الأيمان : ٢٢- باب المعاصي من أمر الجاهلية.

١٠٧٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ ، أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ ، فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلاَجَهُ».

١٠٧٨- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں کسی شخص کا خادم اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلائے کیونکہ اس نے (پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیاری کی مشقت برداشت کی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب الأطعمة : ٥٥- باب الأكل مع الخادم.

(١١) باب ثواب العبد وأجره إذا نصح لسيده وأحسن عبادة الله

(۱۱) غلام کے دہرے اجر کا بیان جب وہ خدا کی عبادت کے ساتھ اپنے آقا کی خیر خواہی کرے

١٠٧٩- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ ، كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ».

١٠٧٩- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "غلام جو اپنے آقا کا خیر خواہ بھی ہو اور اپنے رب کی عبادت بھی اچھی طرح کرتا ہو تو اسے دوگنا ثواب ملتا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٤٩- كتاب العتق : ١٦- باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده

١٠٨٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ». وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَوْ لاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي ، لأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ.

١٠٨٠- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' غلام جو کسی کی ملکیت میں ہو اور نیکو کار ہو تو اسے دو ثواب ملتے ہیں۔ (اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد' حج اور والدہ کی خدمت (کی روک) نہ ہوتی تو میں پسند کرتا کہ غلام رہ کر مروں۔

أخرجه البخاري في : ٤٩- كتاب العتق : ١٦- باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده.

١٠٨١- حديث أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «نِعْمَ مَا لأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ ، وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ».

۱۰۸۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کتنا اچھا ہے کسی کا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت تمام حسن و خوبی کے ساتھ بجالائے اور اپنے مالک کی خیر خواہی بھی کرتا رہے۔

أخرجه البخاري في : ٤٩- كتاب العتق : ١٦- باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده.

(١٢) باب من أعتق شركًا له في عبد

(۱۲) دو مالکوں کے مشترکہ غلام کو آزاد کرنے کا بیان

١٠٨٢- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ ، قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ، فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ ، وَإِلاَّ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ».

۱۰۸۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کیا اور اس کے پاس غلام کی پوری قیمت ادا کرنے کے لئے مال بھی ہے تو پورا غلام اسے آزاد کرانا لازم ہے لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس سے پورے غلام کی صحیح قیمت ادا کی جا سکے۔ تو پھر غلام کا جو حصہ آزاد ہو گیا وہی آزاد ہوا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٤٩- كتاب العتق : ٤- باب إذا أعتق عبدًا بين اثنين.

١٠٨٣- حديث أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ ، فَعَلَيْهِ خَلاَصُهُ فِي مَالِهِ ؛ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ».

۱۰۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری آزادی دلا دے۔ لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے۔ پھر غلام سے کہا جائے کہ (اپنی آزادی کی) کوشش میں وہ باقی حصہ کی قیمت خود کما کر ادا کر لے۔ لیکن غلام پر اس کے لئے کوئی دباؤ نہ ڈالا جائے۔

أخرجه البخاري في : ٤٧- كتاب الشركة : ٥- باب تقويم الأشياء بين الشركاء بقيمة عدل.

(١٣) باب جواز بيع المدبر

(۱۳) "مدبر" کی بیع درست ہے

١٠٨٤- حديث جَابِرٍ ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ

۱۰۸۴- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے اپنے غلام کو مدبر بنا لیا اور ان کے پاس اس غلام

غَيْرُهُ ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ : «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ».

کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا۔ جب اس کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو ملی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ مجھ سے اس غلام کو کون خرید تا ہے؟ نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں آنحضرت ﷺ سے اسے خرید لیا۔

أخرجه البخاري في : ٨٤- كتاب الكفارات : ٧- باب عتق المدبر.

۲۸ - کتاب القسامة

(۱) باب القسامة

۱۰۸۵ - حديث رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ. عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، مَوْلَى الأَنْصَارِ ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ ، فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ ، فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ. فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ سَهْلٍ ، وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ ، فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمنِ ، وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «كَبِّرِ الْكُبْرَ» (قَالَ يَحْيى أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ : لِيَلِيَ الْكَلاَمَ الأَكْبَرُ) فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ» أَوْ قَالَ «صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ. قَالَ : «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ. فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ.

قَالَ سَهْلٌ : فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ

۲۸۔ قسامہ کے مسائل

(۱) قسامہ کا بیان

۱۰۸۵۔ انصار کے غلام بشیر بن یسار سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خیبر سے آئے' اور کھجور کے باغ میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ عبداللہ بن سہل وہیں قتل کر دیئے گئے' پھر عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور محیصہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے مقتول ساتھی (عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے مقدمہ میں گفتگو کی۔ پہلے عبدالرحمٰن نے بولنا چاہا۔ جو سب سے چھوٹے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بڑے کی بڑائی کرو۔ (یحییٰ جو کہ سند کے راوی ہیں' نے اس کا مقصد یہ بیان کیا کہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے) پھر انہوں نے اپنے ساتھی کے مقدمہ میں گفتگو کی آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھا لیں کہ عبداللہ کو یہودیوں نے مارا ہے تو تم دیت کے مستحق ہو جاؤ گے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے خود تو اسے دیکھا نہیں تھا (پھر اس کے متعلق قسم کیسے کھا سکتے ہیں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے قسم کھلوا کر تم سے چھٹکارا پا لیں گے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ' یہ کافر لوگ ہیں (ان کی قسم کا کیا بھروسہ) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن سہل کے وارثوں کو خود اپنی طرف سے دیت ادا کر دی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان اونٹوں میں سے (جو آنحضرت ﷺ نے انہیں دیت میں دیئے تھے) ایک اونٹنی کو میں نے پکڑا۔ وہ تھان میں گھس گئی' اس نے ایک لات مجھ کو لگائی۔

الإبـلِ ، فَدَخَلَـتْ مِرْبَـدًا لَهُــمْ فَرَكَضَتْنِـي بِرِجْلِهَا. أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٧٩- باب إكرام الكبير.

(٢) باب حكم المحاربين والمرتدين

١٠٨٦- حديث أَنَسٍ ، أَنَّ نَفَـرًا مِـنْ عُكْلٍ ، ثَمَانِيَـةً ، قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَبَايَعُوهُ عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَاسْتَوْخَمُوا الأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ؛ قَالَ : «أَفَلاَ تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا؟» قَالُوا : بَلَى. فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا ، فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ ، فَأُدْرِكُوا ، فَجِيءَ بِهِمْ ، فَأَمَرَ بِهِمْ ، فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ، ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا. أخرجه البخاري في : ٨٧- كتاب الديات : ٢٢- باب القسامة.

(۲) مرتدوں اور مسلمانوں سے لڑنے والوں کا حکم

۱۰۸۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں ناموافق ہوئی اور وہ بیمار پڑ گئے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پھر کیوں نہیں تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں چلے جاتے اور اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب پیتے؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ چنانچہ وہ نکل گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت مند ہو گئے۔ پھر انہوں نے آنحضرت ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانور ہنکا لے گئے۔ اس کی اطلاع جب آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے، پھر وہ پکڑے گئے اور لائے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا اور آخر وہ مر گئے۔

(٣) باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره من المحددات والمثقلات وقتل الرجل بالمرأة

١٠٨٧- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : عَدَا يَهُودِيٌّ ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ،

(۳) پتھر، تیز دھار آلے یا بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص لازم ہو گا اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل کریں گے

۱۰۸۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، اس

عَلَى جَارِيَةٍ ، فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا ، وَرَضَخَ رَأْسَهَا ؛ فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهِيَ فِي آخِرِ رَمَقٍ ، وَقَدْ أُصْمِتَتْ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ قَتَلَكِ ، فُلاَنٌ؟» لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لاَ . قَالَ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرَ الَّذِي قَتَلَهَا. فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لاَ ، فَقَالَ: «فَفُلاَنٌ؟» لِقَاتِلِهَا. فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ ؛ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

کے چاندی کے زیورات جو وہ پہنے ہوئے تھی چھین لئے اور اس کا سر کچل دیا۔ لڑکی کے گھر والے اسے آنحضرت ﷺ کے پاس لائے تو اس کی زندگی کی بس آخری گھڑی باقی تھی' وہ بول نہیں سکتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کس نے مارا ہے' فلاں نے؟ آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ سے غیر متعلق آدمی کا نام لیا۔ اس لئے اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا (اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اقرار کر لیا) تو آنحضرت ﷺ نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ٢٤- باب الإشارة في الطلاق والأمور.

(٤) باب الصائل على نفس الإنسان أو عضوه إذا دفعه المصول عليه فأتلف نفسه أو عضوه لا ضمان عليه

(۴) جب کوئی کسی کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کا دفاع کرے اور مدافعت میں حملہ آور کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کوئی تاوان نہ ہو گا

١٠٨٨- حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَ رَجُلٍ ، فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ. فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ؟ لاَ دِيَةَ لَكَ».

۱۰۸۸۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کے ہاتھ پر دانت سے کاٹا تو اس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ میں سے کھینچ لیا جس سے اس کاٹنے والے کے آگے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پھر دونوں اپنا جھگڑا نبی کریم ﷺ کے پاس لائے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ہی بھائی کو اس طرح دانت سے کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے' تمہیں دیت نہیں ملے گی۔

أخرجه البخاري في : ٨٧-كتاب الديات : ٨- باب إذا عض رجلا فوقعت ثناياه.

١٠٨٩- حديث يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رضي الله عنه، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَكَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ، فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ، فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، وَقَالَ: «أَفَيَدَعُ إِصْبَعَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا» قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ: «كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ؟».

۱۰۸۹- حضرت یعلیٰ بن امیہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جیش عسرة (غزوہ تبوک) میں گیا تھا۔ یہ میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ قابل اعتماد نیک عمل تھا۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا۔ وہ ایک شخص سے جھگڑا اور ان میں سے ایک نے دوسرے مقابل والے کی انگلی چباڈالی۔ دوسرے نے جو اپنا ہاتھ زور سے کھینچا تو اس کے آگے کے دانت بھی ساتھ ہی کھینچ چلے آئے اور گر گئے۔ اس پر وہ شخص اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے دانت (ٹوٹنے) کا کوئی قصاص نہیں دلوایا۔ بلکہ فرمایا کہ کیا وہ اپنی انگلی تمہارے منہ میں چبانے کے لئے چھوڑ دیتا۔ راوی نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپؐ نے یوں بھی فرمایا۔ جس طرح اونٹ چبالیا کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في: ٣٧- كتاب الإجارة: ٥- باب الأجير في الغزو.

(٥) باب إثبات القصاص في الأسنان وما في معناها

(۵) دانتوں اور اس طرح کے دیگر اعضاء میں قصاص کا بیان

١٠٩٠- حديث أَنَسٍ، قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ، وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقِصَاصِ؛ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ، عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: لاَ وَاللهِ! لاَ تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ» فَرَضِيَ

۱۰۹۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ربیع نے جو حضرت انس کی پھوپھی تھیں انصار کی ایک لڑکی کے آگے کے دانت توڑ دیئے۔ لڑکی والوں نے قصاص چاہا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آنحضور ﷺ نے بھی قصاص کا حکم دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے چچا انس بن نضر نے کہا نہیں۔ اللہ کی قسم' ان کا دانت نہ توڑا جائے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا' انس! لیکن کتاب اللہ کا حکم قصاص ہی کا ہے۔ پھر لڑکی والے معافی پر راضی ہو گئے اور دیت لینا منظور کر لیا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے

۱۰۸۹- جیش العسرة سے مراد غزوہ تبوک ہے جو ۹ ہجری کو واقع ہوا اس غزوہ کے لیے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو شدید گرمی میں حکم دیا اور یہ پھلوں کے پکنے کا وقت تھا اس لیے ان پر مشکل اور دشوار گذرا۔ (مرتبؒ)

الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الأَرْشَ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لأَبَرَّهُ».

بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٥- سورة المائدة : ٦- باب قوله ﴿والجروح قصاص﴾.

(٦) باب ما يباح به دم المسلم

(۶) مسلمان کا قتل کب درست ہے

١٠٩١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلاَّ بِإِحْدَى ثَلاَثٍ : النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي ، وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ».

۱۰۹۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کا خون جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ماننے والا ہو' حلال نہیں ہے۔ البتہ تین صورتوں میں جائز ہے۔ جان کے بدلہ جان لینے والا' شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور اسلام سے نکل جانے والا (مرتد) جماعت کو چھوڑ دینے والا۔

أخرجه البخاري في : ٨٧-كتاب الديات : ٦- باب قوله تعالى - ﴿أن النفس بالنفس﴾.

(٧) باب بيان إثم من سنّ القتل

(۷) جس نے قتل کی ابتداء کی اس کا گناہ

١٠٩٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ، لأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ».

۱۰۹۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب بھی کوئی انسان ظلم سے قتل کیا جاتا ہے تو آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے بیٹے (قابیل) کے نامہ اعمال میں بھی اس قتل کا گناہ لکھا جاتا ہے۔ کیونکہ قتل ناحق کی بنا سب سے پہلے اسی نے قائم کی تھی۔"

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ١- باب خلق آدم صلوات الله عليه وذريته.

(٨) باب المجازاة بالدماء في الآخرة ، وأنها أول ما يقضى فيه بين الناس يوم القيامة

(۸) قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہو گا

١٠٩٣- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ

۱۰۹۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی

رضی اللہ عنہ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَوَّلُ مَا يُقْضى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ».

کریم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہو گا وہ ناحق خون کے بدلہ کا ہو گا۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٤٨- باب القصاص يوم القيامة.

(٩) باب تغليظ تحريم الدماء والأعراض والأموال

(۹) جان و مال اور عزت و آبرو کی حرمت کی تاکید

١٠٩٤- حديث أَبِي بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضَ ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ؛ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ، ثَلاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ ، وَرَجَبُ مُضَرَ ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ ؛ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا : اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ : «أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا : بَلَى. قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا : اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ : «أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ» قُلْنَا : بَلَى . قَالَ : «فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا» قُلْنَا : اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ : «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ» قُلْنَا : بَلَى. قَالَ : «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ» قَالَ مُحَمَّدٌ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) وَأَحْسِبُهُ قَالَ : «وَأَعْرَاضَكُمْ

۱۰۹۴۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' زمانہ اپنی اصل حالت پر گھوم کر آگیا ہے' اس دن کی طرح جب اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔ دیکھو! سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں چار ان میں سے حرمت والے مہینے ہیں' تین لگاتار ہیں' ذی قعدہ اور ذی الحجہ' اور محرم (اور چوتھا) رجب مضر۔ جو جمادی الاولیٰ اور شعبان کے درمیان میں ہے۔ (پھر آپ نے دریافت فرمایا) یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید آپ مشہور نام کے سوا اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا' کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم بولے کہ کیوں نہیں۔ پھر دریافت فرمایا۔ یہ شہر کونسا ہے؟ ہم بولے' اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ آپ پھر خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید اس کا کوئی اور نام آپ رکھیں گے جو مشہور نام کے علاوہ ہو گا۔ لیکن آپؐ نے فرمایا' کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم بولے کہ کیوں نہیں (یہ مکہ ہی ہے) پھر آپؐ نے دریافت فرمایا' اور یہ دن کونسا ہے؟ ہم بولے کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ بہتر علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا' شاید آپ اس کا اس کے مشہور نام کے سوا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم بولے کہ کیوں نہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ پس تمہارا خون اور تمہارا مال ---- (اس حدیث کے ایک راوی محمد) نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے

عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هذَا فِي بَلَدِكُمْ هذَا فِي شَهْرِكُمْ هذَا ؛ وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ ، أَلاَ فَلاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلاَّلاً يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ، أَلاَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ» فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ : صَدَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ. ثُمَّ قَالَ : «أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ؟» مَرَّتَيْنِ.

کہ آپؐ نے یہ بھی کہا ---- اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن' تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں۔ تم بہت جلد اپنے رب سے ملو گے' اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ اس لئے میرے بعد تم گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ اور ہاں جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچادیں جو موجود نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جسے وہ پہنچائیں ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو یہاں بعض سننے والوں سے زیادہ اس حدیث کو یاد رکھ سکتا ہو۔ محمد بن سیرین جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ حضرت محمد ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر آپؐ نے فرمایا' کیا میں نے (پیغام الٰہی) پہنچا دیا؟ آپؐ نے دو مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٧٧- باب حجة الوداع.

(١١) باب دية الجنين ووجوب الدية في قتل الخطأ وشبه العمد على عاقلة الجاني

(۱۱) پیٹ کے بچے کی دیت' قتل' خطا اور شبہ عمد کی دیت قاتل کے والد کے رشتہ داروں پر ہے

١٠٩٥ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى بِحَجَرٍ ، فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ ، فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا . فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ : عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ ؛ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ: كَيْفَ أَغْرَمُ ، يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ لاَ شَرِبَ وَلاَ أَكَلَ ، وَلاَ نَطَقَ وَلاَ اسْتَهَلَّ ، فَمِثْلُ ذلِكَ بَطَلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّمَا

۱۰۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ھذیل کی دو عورتوں کے بارے میں فیصلہ کیا' جنہوں نے جھگڑا کیا تھا یہاں تک کہ ان میں سے ایک عورت (ام عفیف بنت مسروح) نے دوسری کو پتھر پھینک کر مارا (جس کا نام ملیکہ بنت عویمر تھا) وہ پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی اس لیے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مر گیا۔ یہ معاملہ دونوں فریق نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ نے فیصلہ کیا کہ عورت کے پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام یا باندی آزاد کرنا ہے۔ جس عورت پر تاوان واجب ہوا تھا اس کے ولی (حمل بن مالک بن نابغہ) نے کہا یا رسول اللہ' میں ایسی چیز کی دیت کیسے دے دوں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت اس کی آواز ہی سنائی دی؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی دیت نہیں ہو سکتی۔ آپؐ نے اس پر

هذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ».

فرمایا کہ یہ شخص تو کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے (جب ہی تو کاہنوں کی طرح مسجع اور مقفی فقرے بولتا ہے)

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٤٦- باب الكهانة.

١٠٩٦- حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ. عَنْ عُمَرَ ﷺ، أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلاَصِ الْمَرْأَةِ ؛ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ : قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْغُرَّةِ : عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِهِ.

۱۰۹۶۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے حمل گرا دینے کے (خون بہا کے سلسلہ میں) مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے غلام یا کنیز کا اس سلسلے میں فیصلہ کیا تھا۔ پھر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ جب آنحضرت ﷺ نے اس کا فیصلہ کیا تھا تو وہ موجود تھے۔

أخرجه البخاري في : ٨٧- كتاب الديات : ٢٥- باب جنين المرأة.

٢٩- كتاب الحدود

٢٩- حدود کے مسائل

(١) باب حد السرقة ونصابها

(۱) چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان

١٠٩٧- حديث عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ».

أخرجه البخاري في : ٨٦- كتاب الحدود : ١٣- باب قول الله تعالى - ﴿والسارق والسارقة فاقطعوا أَيْدِيَهُمَا﴾-.

۱۰۹۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار پر کاٹ لیا جائے گا۔

١٠٩٨- حديث عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ.

أخرجه البخاري في : ٨٦- كتاب الحدود : ١٣- باب قول الله تعالى - ﴿والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما﴾-.

۱۰۹۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

١٠٩٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ؛ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ».

أخرجه البخاري في : ٨٦- كتاب الحدود : ٧-باب لعن السارق إذا لم يُسَمَّ.

۱۰۹۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چور پر لعنت بھیجی کہ ایک انڈا چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا جاتا ہے ایک رسی چراتا ہے اس کا ہاتھ کاٹ لیا جاتا ہے۔

(٢) باب قطع السارق الشريف وغيره والنهي عن الشفاعة في الحدود

(۲) چور اگر شریف ہو (بااثر ہو) اس کا ہاتھ کاٹنا اور حدود میں سفارش کرنے کی ممانعت

١١٠٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ ، فَقَالَ : وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوا : وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلاَّ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

۱۱۰۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مخزومیہ خاتون (فاطمہ بنت اسود) جس نے (غزوہ فتح کے موقعہ پر) چوری کر لی تھی' اس کے معاملہ نے قریش کو فکر میں ڈال دیا۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس معاملہ پر آنحضرت ﷺ سے گفتگو کون کرے! آخر یہ طے پایا کہ اسامہ بن زید آپؐ کو بہت عزیز ہیں' ان کے سوا اور کوئی اس کی ہمت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اس بارے

ﷺ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا، إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ؛ وَايْمُ اللهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ، لَقَطَعْتُ يَدَهَا».

میں کچھ کہا تو آپ نے فرمایا۔ اے اسامہ! کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرتا ہے؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا (جس میں) آپ نے فرمایا۔ ''پچھلی کئی ایک امتیں اس لئے ہلاک ہو گئیں کہ جب ان کا کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔''

أخرجه البخاري في: ٦٠- كتاب الأنبياء: ٥٤- باب حدثنا أبو اليمان.

(٤) باب رجم الثيب في الزنى

(۴) شادی شدہ عورت جب زنا کرے اس کو رجم کیا جائے گا

١١٠١- حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا. رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ. فَأَخْشَى، إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ، أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: وَاللهِ! مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللهِ؛ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللهُ. وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ

۱۱۰۱۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتاب نازل کی۔ کتاب اللہ کی صورت میں جو کچھ آپ پر نازل ہوا ان میں آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا تھا' سمجھا تھا اور یاد رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے خود (اپنے زمانہ میں) رجم کرایا۔ پھر آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ اگر وقت یونہی آگے بڑھتا رہا تو کہیں کوئی یہ نہ دعویٰ کر بیٹھے کہ رجم کی آیت ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور اس طرح وہ اس فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ یقیناً رجم کا حکم کتاب اللہ سے اس شخص کے لئے ثابت ہے

۱۱۰۰۔ چور کا ہاتھ کاٹ ڈالنا شریعت موسوی میں بھی تھا۔ جو کوئی اس سزا کو وحشیانہ بتائے وہ خود وحشی ہے۔ اور جو کوئی مسلمان ہو کر اس سزا کو خلاف تہذیب کہے وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ (وحیدی)

۱۱۰۱۔ اس سے مراد یہ آیت ہے **الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة** کہ جب شادی شدہ مرد اور عورت زنا کریں تو انہیں ضرور رجم کرو۔ پھر اس کے الفاظ منسوخ ہو گئے اور حکم باقی رہا۔ رجم کا حکم قرآن مجید کے اندر سے حق اور ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان **او یجعل اللہ لهن سبیلا** کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راہ نکال دے' نبی اکرم ﷺ نے واضح فرمایا کہ اس سے مراد شادی شدہ کو رجم کرنا اور کنواروں کو کوڑے مارنا ہے۔ مسند احمد میں حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل فرمائی اور جب نزول وحی کی کیفیت

اللهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى ، إِذَا أُحْصِنَ ، مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ ، أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوْ الاِعْتِرَافُ.

جس نے شادی ہونے کے بعد زنا کیا ہو۔ خواہ مرد ہو یا عورتیں۔ بشرطیکہ گواہی مکمل ہو جائے یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اقرار کرلے۔

أخرجه البخاري في : ٨٦- كتاب الحدود : ٣١- باب رجم الحبلى من الزنا إذا أحصنت.

(٥) باب من اعترف على نفسه بالزنى

(۵) زنا کا اعتراف کرنے والے پر حد لگانا

١١٠٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ وَ جَابِرٍ رضي الله عنهما . قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ : أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَنَادَاهُ . فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ. فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ؛ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ : لاَ. قَالَ : «فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟» قَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «اِذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ» قَالَ جَابِرٌ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى ؛ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ ، فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ ، فَرَجَمْنَاهُ.

۱۱۰۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (ماعز بن مالک اسلمی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت آنحضرت ﷺ مسجد میں تھے۔ انہوں نے آپ کو آواز دی اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے زنا کر لیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے یہ بات چار دفعہ دہرائی۔ جب چار دفعہ انہوں نے اس گناہ کی اپنے اوپر شہادت دی تو آنحضرت ﷺ نے انہیں بلایا اور دریافت فرمایا کیا تم دیوانے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا پھر کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم کر دو۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رجم کرنے والوں میں میں بھی تھا۔ ہم نے انہیں آبادی سے باہر عید گاہ کے پاس رجم کیا تھا۔ جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے لیکن ہم نے انہیں حرہ کے پاس پکڑا اور رجم کر دیا۔

أخرجه البخاري في : ٨٦-كتاب الحدود : ٢٢-باب لا يرجم المجنون والمجنونة.

١١٠٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ. قَالاَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ

۱۱۰۳۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت

گذشتہ سے پیوستہ
ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھ سے مسئلہ سمجھ لو اور مضبوطی سے پکڑ لو تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راہ متعین کر دی ہے' شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ اور کنوارہ کنواری کے ساتھ زنا کرے تو شادی شدہ کو سو کوڑے مارے جائیں اور پتھروں سے رجم کیا جائے گا۔ اور کنوارے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے پھر ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا جائے گا۔ (مرتبؒ)

ﷺ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكَ اللهَ إِلاَّ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ؛ فَقَامَ خَصْمُهُ ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «قُلْ» فَقَالَ : إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هذَا ، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ؛ وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هذَا الرَّجْمَ ؛ فَقَالَ : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ : الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ ؛ وَيَا أُنَيْسُ! اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هذَا فَسَلْهَا ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا» فَاعْتَرَفَتْ ، فَرَجَمَهَا.

میں آیا اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں' آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ اس پر فریق مخالف کھڑا ہوا' یہ زیادہ سمجھ دار تھا اور کہا کہ انہوں نے سچ کہا۔ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجئے۔ اے اللہ کے رسول! مجھے (گفتگو کی) اجازت دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہئے۔ انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کے یہاں مزدوری کرتا تھا۔ پھر اس نے ان کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ میں نے اس کے فدیہ میں ایک سو بکریاں اور ایک خادم دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا ملنی چاہئے اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہی کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا دی جائے گی اور اے انیس اس عورت کے پاس صبح جانا اور اس سے پوچھنا' اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے رجم کرنا۔ اس عورت نے اقرار کر لیا اور وہ رجم کر دی گئی۔

أخرجه البخاري في : ٨٦- كتاب الحدود : ٤٦- باب هل يأمر الإمام رجلاً فيضرب الحد غائبًا عنه.

(٦) باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنى

(٦) زنا میں یہودیوں کے رجم کیے جانے کا بیان

١١٠٤- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلاً مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟»

۱۱۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ یہود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ ان کے یہاں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ آپ نے ان سے فرمایا' رجم کے بارے میں تورات میں کیا حکم ہے؟ وہ بولے یہ کہ ہم انہیں رسوا کریں اور انہیں کوڑے لگائے جائیں۔ اس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ

فَقَالُوا : نَفضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ. فَقَالَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَلَامٍ : كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ. فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا ، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا ؛ فَقَالَ لَهُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ : ارْفَعْ يَدَكَ. فَرَفَعَ يَدَهُ ، فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَقَالُوا : صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَرُجِمَا.

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ : فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ : يَقِيهَا الْحِجَارَةَ.

جھوٹے ہو۔ توراۃ میں رجم کا حکم موجود ہے۔ تورات لاؤ۔ پھر یہودی تورات لائے اور اسے کھولا۔ لیکن رجم سے متعلق جو آیت تھی اسے ایک یہودی نے اپنے ہاتھ سے چھپالیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی عبارت پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھاؤ جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم موجود تھی۔ اب وہ سب کہنے لگے کہ اے محمد! عبداللہ بن سلام نے سچ کہا۔ بے شک توراۃ میں رجم کی آیت موجود ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رجم کے وقت دیکھا' یہودی مرد اس عورت پر جھکا پڑتا تھا' اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٦- باب قول الله تعالى- ﴿يعرفونه كما يعرفون أبناءهم﴾-.

١١٠٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى. عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ! قُلْتُ : قَبْلَ سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ : لَا أَدْرِي.

۱۱۰۵۔ شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی کو رجم کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا سورہ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ کہا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔

أخرجه البخاري في : ٨٦- كتاب الحدود : ٢١- باب رجم المحصن.

١١٠٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَتَبَيَّنَ

۱۱۰۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب (کسی کی) کوئی باندی زنا کرے اور اس کے زنا کا

۱۱۰۵۔ سورۂ نور کے اترنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے زانیہ عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔ یہ بات دلائل سے ثابت ہو چکی ہے کہ رجم کا وقوع سورۂ نور کے نزول کے بعد بھی ہوا ہے کیونکہ اس کا سبب نزول واقعہ افک ہے جو چار یا پانچ یا چھ ہجری کو پیش آیا جب کہ رجم بعد میں بھی کیا گیا۔ واقعہ رجم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حاضر تھے جو کہ سات ہجری کو مسلمان ہوئے اور حضرت ابن عباسؓ بھی رجم کو نقل کرتے ہیں جو کہ مدینہ میں ۹ ہجری کو اپنی والدہ کے ہمراہ تشریف لائے تھے۔ (مرتبؒ)

زِنَاهَا ، فَلْيَجْلِدْهَا وَلاَ يُثَرِّبْ ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلاَ يُثَرِّبْ ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَو بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ».

ثبوت (شرعی) مل جائے تو اسے کوڑے لگوائے' پھر اس کو لعنت ملامت نہ کرے۔ اس کے بعد اگر پھر وہ زنا کرے تو پھر کوڑے لگوائے مگر پھر لعنت ملامت نہ کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے بیچ دے چاہے بال کی ایک رسی کے بدلہ ہی میں کیوں نہ ہو۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٦٦- باب بيع العبد الزاني.

١١٠٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الأَمَةِ ، إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ، قَالَ : «إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَو بِضَفِيرٍ».

۱۱۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی غیر شادی شدہ باندی زنا کرے (تو اس کا کیا حکم ہے) آپؐ نے فرمایا کہ اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر بھی اگر زنا کرے تو اسے بیچ دو' اگرچہ ایک رسی ہی کے بدلہ میں وہ فروخت ہو۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٦٦- باب بيع العبد الزاني.

(٨) باب حد الخمر

(۸) شراب پینے والے کو کتنے کوڑے لگائے جائیں

١١٠٨- حديث أَنَسٍ ، قَالَ : جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ ، فِي الْخَمْرِ ، بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ؛ وَجَلَدَ أَبُوبَكْرٍ أَرْبَعِينَ.

۱۱۰۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتوں سے مارا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٨٦- كتاب الحدود : ٤- باب الضرب بالجريد والنعال.

١١٠٩- حديث عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، قَالَ : مَا كُنْتُ لأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ ، فَأَجِدَ فِي نَفْسِي ، إِلاَّ صَاحِبَ الْخَمْرِ ، فَإِنَّهُ لَو مَاتَ وَدَيْتُهُ ؛ وَذلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ.

۱۱۰۹۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں پسند کروں گا کہ حد میں کسی کو ایسی سزا دوں کہ وہ مر جائے اور پھر مجھے اس کا رنج ہو' سوائے شرابی کے کہ اگر یہ مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کر دوں گا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٨٦- كتاب الحدود : ٤- باب الضرب بالجريد والنعال.

(٩) باب قدر أسواط التعزير

(۹) تعزیر میں کتنے کوڑے لگانے جائز ہیں

١١١٠- حديث أَبِي بُرْدَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : «لاَ يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ ، إِلاَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ».

أخرجه البخاري في : ٨٦- كتاب الحدود : ٤٢- باب كم التعزير والأدب.

۱۱۱۰۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حدود اللہ میں کسی مقررہ حد کے سوا کسی اور سزا میں دس کوڑے سے زیادہ بطور تعزیر و سزا نہ مارے جائیں۔

(١٠) باب الحدود كفارات لأهلها

(۱۰) حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے

١١١١- حديث عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا ، وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ : «بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلاَ تَسْرِقُوا وَلاَ تَزْنُوا وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ وَلاَ تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ ، وَلاَ تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ ، وَمَنْ أَصَابَ مِن ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ ، فَهُوَ إِلَى اللهِ ، إِنْ شَاءَ اللهُ عَفَا عَنْهُ ، وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ». فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ.

۱۱۱۱۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور لیلتہ العقبہ کے (بارہ) نقیبوں میں سے تھے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی' فرمایا کہ "مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے' چوری نہ کرو گے' زنا نہ کرو گے' اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور نہ عمداً" کسی پر کوئی ناحق بہتان باندھو گے اور کسی بھی اچھی بات میں (خدا کی) نافرمانی نہ کرو گے۔ جو کوئی تم میں (اس عہد کو) پورا کرے گا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ اور جو کوئی (بری باتوں) میں سے کسی کا ارتکاب کرے اور اسے دنیا میں (اسلامی قانون کے تحت) سزا دے دی گئی تو یہ سزا اس کے (گناہوں کے) لئے بدلہ ہو جائے گی۔ اور جو کوئی ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہو گیا اور اللہ نے اس کے (گناہ) کو چھپا لیا تو پھر اس کا (معاملہ) اللہ کے حوالہ ہے۔ اگر چاہے معاف کرے اور اگر چاہے سزا دے دے۔" (عبادہ کہتے ہیں کہ) پھر ہم سب نے (ان سب باتوں) پر آپ ﷺ سے بیعت کر لی۔

أخرجه البخاري في : ٢- كتاب الإيمان : ١١- باب حدثنا أبو اليمان.

(١١) باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبارٌ

(۱۱) جانور کسی کو مارے یا کان یا کنویں میں کوئی گر پڑے تو اس کی دیت نہیں ہے

١١١٢- حديث أَبي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ».

۱۱۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جانور سے جو نقصان پہنچے اس کا کچھ بدلہ نہیں اور کنویں کا بھی یہی حال ہے اور کان کا بھی یہی حکم ہے۔ اور رکاز میں سے پانچواں حصہ لیا جائے۔

أخرجه البخاري في: ٢٤- كتاب الزكاة: ٦٦- في الزكاة الخمس.

٣٠- كتاب الأقضية

(١) باب اليمين على المدعى عليه

١١١٣- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ. أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الْحُجْرَةِ، فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أُنْفِذَ بِإِشْفًا فِي كَفِّهَا ، فَادَّعَتْ عَلَى الأُخْرَى ، فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ : «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالَهُمْ» ذَكِّرُوهَا بِاللهِ، وَاقْرَءُوا عَلَيْهَا- ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ﴾- فَذَكَّرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ».

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٣- سورة آل عمران : ٣- باب إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنًا قليلاً.

۳۰- احکام اور فیصلوں کے مسائل

(۱) مدعیٰ علیہ پر قسم ہوتی ہے

۱۱۱۳- دو عورتیں کسی گھر یا حجرہ میں بیٹھ کر موزے بنایا کرتی تھیں' ان میں سے ایک عورت باہر نکلی اس کے ہاتھ میں موزے سینے کا سوا چبھو دیا گیا تھا۔ اس نے دوسری عورت پر دعویٰ کیا۔ یہ مقدمہ حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر صرف دعویٰ کی وجہ سے لوگوں کا مطالبہ مان لیا جانے لگے تو بہت سوں کا خون اور مال برباد ہو جائے گا۔ جب گواہ نہیں ہے تو دوسری عورت کو جس پر یہ الزام ہے اللہ سے ڈراؤ۔ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو **"ان الذین یشترون بعھد اللّٰہ و ایمانھم"** (آل عمران: ۷۷) چنانچہ جب لوگوں نے اسے اللہ سے ڈرایا تو اس نے اقرار کر لیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ (اگر وہ جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال ہڑپ کرے گا۔ تو اس کو اس وعید کا مصداق قرار دیا جائے گا جو آیت میں بیان کی گئی ہے)

(٣) باب الحكم بالظاهر واللحن بالحجة

١١١٤- حديث أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَإِنَّهُ

(۳) فیصلہ ظاہری دلائل پر ہوتا ہے اور گفتگو میں مہارت کے سبب اپنے حق میں فیصلہ کرانے والے کے بارے میں حکم

۱۱۱۴- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے کے سامنے جھگڑے کی آواز سنی۔ اور جھگڑا کرنے والوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں۔ اس لئے جب میرے یہاں کوئی جھگڑا

يَأْتِينِي الْخَصْمُ ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِيَ لَهُ بِذَلِكَ ؛ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا».

لے کر آتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ (فریقین میں سے ایک فریق کی بحث دوسرے فریق سے عمدہ ہو) میں سمجھتا ہوں کہ وہ سچا ہے۔ اور اس طرح میں اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں۔ لیکن اگر اس کو (اس کے ظاہر بیان پر بھروسہ کر کے) کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا اس کو دلا رہا ہوں پس چاہے وہ لے جائے یا چھوڑ دے۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ١٦- باب إثم من خاصم في باطل وهو يعلمه.

(٤) باب قضية هند

(۴) ہند ابو سفیان کی بیوی کا فیصلہ

١١١٥- حديث عَائِشَةَ ، أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ ، وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي ، إِلاَّ مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ. فَقَالَ : «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ».

۱۱۱۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ! ابو سفیانؓ (ان کے شوہر) بخیل ہیں' اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو سکے' ہاں اگر میں ان کی لاعلمی میں ان کے مال میں سے لے لوں (تو کام چلتا ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم دستور کے موافق اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو سکے۔

أخرجه البخاري في : ٦٩- كتاب النفقات : ٩- باب إذ لم ينفق الرجل فللمرأة أن تأخذ بغير علمه ما يكفيها وولدها بالمعروف.

١١١٦- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ! مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ ، أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ، قَالَ : «وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ». قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا

۱۱۱۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا' حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (اسلام لانے کے بعد) حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ! روئے زمین پر کسی گھرانے کی ذلت آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ میرے لئے خوشی کا باعث نہیں تھی۔ لیکن اب کسی گھرانے کی عزت روئے زمین پر آپؐ کے گھرانے کی عزت سے زیادہ میرے لئے خوشی کی وجہ نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس میں ابھی اور ترقی ہو گی اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پھر ہندہ نے کہا یا رسول اللہ! ابو سفیان بہت بخیل ہیں تو کیا اس میں کچھ حرج ہے اگر میں ان کے مال

سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ : «لاَ أُرَاهُ إِلاَّ بِالْمَعْرُوفِ».

میں سے (ان کی اجازت کے بغیر) بال بچوں کو کھلا پلا دیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں (حرج ہے) لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ دستور کے مطابق ہونا چاہیے۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٢٣- باب ذكر هند بنت عتبة.

(٥) باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة والنهي عن منع وهات ، وهو الامتناع من أداء حق لزمه ، أو طلب ما لا يستحقه

(۵) بغیر ضرورت کے کثرت سے سوال کرنا‘ اپنے اوپر واجب الادا حقوق ادا نہ کرنے لیکن اوروں سے بغیر حق کے طلب کرنے کی ممانعت

١١١٧- حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ : قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ ، وَمَنْعَ وَهَاتِ ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ : وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ».

۱۱۱۷- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں (اور باپ) کی نافرمانی‘ لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا‘ (واجب حقوق کی) ادائیگی نہ کرنا‘ اور (دوسروں کا مال ناجائز طریقہ پر) دبالینا حرام قرار دیا ہے۔ اور فضول بکواس کرنے‘ اور کثرت سے سوالات کرنے اور مال ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔“

أخرجه البخاري في : ٤٣- كتاب الاستقراض : ١٩- باب ما ينهى عن إضاعة المال.

(٦) باب بيان أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ

(٦) جب حاکم کوئی اجتہاد کرتا ہے اگرچہ وہ صحیح ہو یا غلط‘ اس کے ثواب کا بیان

١١١٨- حديث عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ».

۱۱۱۸- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہو تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے۔ اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے تو اسے ایک ثواب ملتا ہے۔“

أخرجه البخاري في : ٩٦- كتاب الاعتصام : ٢١- باب أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ.

(٧) باب كراهة قضاء القاضي وهو غضبان

(۷) قاضی کو غصے کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے

١١١٩- حديث أَبِي بَكْرَةَ ، أَنَّهُ كَتَبَ

۱۱۱۹- حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے کو لکھا اور وہ اس

إِلَى ابْنِهِ ، وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ ، بِأَنْ لاَ تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لاَ يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ».

وقت بجستان میں تھے کہ دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ کرنا جب تم غصہ میں ہو' کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ کوئی ثالث دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ کرے جب وہ غصہ میں ہو۔

أخرجه البخاري في : ٩٣- كتاب الأحكام : ١٣- باب هل يقضي الحاكم أو يفتي وهو غضبان.

(٨) باب نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور

(۸) غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا بیان جو دین میں نکالی جائیں

١١٢٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ».

۱۱۲۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ہمارے دین میں از خود کوئی ایسی چیز نکالی جو اس میں نہیں تھی تو وہ رد ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٥٣- كتاب الصلح : ٥- باب إذا اصطلحوا على صلح جور فهو مردود.

(١٠) باب بيان اختلاف المجتهدين

(۱۰) مجتہدوں کے اختلاف کا بیان

١١٢١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا ، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا ، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ ، وَقَالَتِ الأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ ؛ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى ؛ فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ

۱۱۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ دو عورتیں تھیں اور دونوں کے ساتھ دونوں کے بچے تھے۔ اتنے میں ایک بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بچے کو اٹھا لے گیا۔ ان دونوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ بھیڑیا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے اور دوسری نے کہا کہ تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے۔ دونوں حضرت داؤدؑ کے یہاں اپنا مقدمہ لے گئیں۔ آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں حضرت سلیمان بن داؤد کے یہاں آئیں اور انہیں اس جھگڑے کی خبر دی۔

۱۱۲۰۔ یہ حدیث شریعت کی اصل الاصول ہے۔ اس سے ان تمام بدعات کا جو لوگوں نے دین میں نکال رکھی ہیں' مکمل رد ہوتا ہے۔ جیسے فاتحہ' سوئم' چہلم' شب برات کا حلوہ' محرم کا کھچڑا' تعزیہ' مولود' عرس' قبروں پر غلاف و پھول ڈالنا وغیرہ وغیرہ۔ ان امور کا شمار بدعات میں اس وجہ سے ہے کہ زمانہ رسالت اور زمانہ صحابہ و تابعین میں ان کا کوئی وجود نہیں ملتا۔ (راز)

بْنِ دَاوُدَ . فَقَالَ : ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا ، فَقَالَتِ الصُّغْرَى : لاَ تَفْعَلْ ، يَرْحَمُكَ اللهُ ، هُوَ ابْنُهَا. فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى».

انہوں نے فرمایا کہ اچھا چھری لاؤ۔ میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کے درمیان بانٹ دوں۔ چھوٹی عورت نے یہ سن کر کہا' اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ ایسا نہ کیجئے' میں نے مان لیا کہ یہ اسی بڑی کا لڑکا ہے۔ اس پر حضرت سلیمانؑ نے اس چھوٹی کے حق میں فیصلہ کیا۔

أخرجه البخاري في: ٦٠-كتاب الأنبياء: ٤٠- باب قول الله تعالى - ﴿ووهبنا لداود سليمان﴾

(١١) باب استحباب إصلاح الحاكم بين الخصمين

(۱۱) حاکم وقت کو دونوں فریقوں کے درمیان صلح کرا دینی بہتر ہے

١١٢٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عِقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ : خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي ، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ . وَقَالَ الَّذِي لَهُ الأَرْضُ : إِنَّمَا بِعْتُكَ الأَرْضَ وَمَا فِيهَا ؛ فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ . فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ : أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا : لِي غُلاَمٌ ، وَقَالَ الآخَرُ : لِي جَارِيَةٌ ؛ قَالَ : أَنْكِحُوا الْغُلاَمَ الْجَارِيَةَ ، وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا».

۱۱۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ایک شخص نے دوسرے شخص سے مکان خریدا۔ مکان کے خریدار کو اس مکان میں ایک گھڑا ملا جس میں سونا تھا۔ جس سے وہ مکان اس نے خریدا تھا' اس سے اس نے کہا بھائی گھڑا لے جا۔ کیونکہ میں نے تم سے گھر خریدا ہے سونا نہیں خریدا تھا۔ لیکن پہلے مالک نے کہا کہ میں نے گھر کو ان تمام چیزوں سمیت تمہیں بیچ دیا تھا جو اس کے اندر موجود ہوں۔ یہ دونوں ایک تیسرے شخص کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے۔ فیصلہ کرنے والے نے ان سے پوچھا کیا تمہارے ہاں کوئی اولاد ہے؟ اس پر ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے۔ فیصلہ کرنے والے نے ان سے کہا کہ لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور سونا انہیں پر خرچ کر دو اور خیرات بھی کر دو۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٥٤- باب حدثنا أبو اليمان.

۳۱- کتاب اللقطة

۳۱- گری پڑی چیز ملنے کے مسائل

۱۱۲۳- حديث زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضي الله عنه، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: «اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلاَّ فَشَأْنُكَ بِهَا» قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «هِيَ لَكَ أَوْ لأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ» قَالَ: فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ قَالَ: «مَالَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا».

۱۱۲۳- حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور آپ سے لقطہ (راستے میں کسی کی گم شدہ چیز جو ملی ہو) کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کی تھیلی اور اس کے بندھن کی خوب جانچ کرلو۔ پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اس عرصے میں اگر اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دو) ورنہ پھر وہ چیز تمہاری ہے۔ سائل نے پوچھا' اور گمشدہ بکری؟ آپ نے فرمایا' وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا پھر بھیڑیئے کی ہے۔ سائل نے پوچھا' اور گمشدہ اونٹ؟ آپؐ نے فرمایا' تمہیں اس سے کیا مطلب؟ اس کے ساتھ اسے سیراب رکھنے والی چیز ہے اور اس کا کھر ہے۔ پانی پر بھی وہ جا سکتا ہے اور درخت (کے پتے) بھی کھا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اسکا مالک اسکو پا جائے۔

أخرجه البخاري في: ٤٢- كتاب المساقاة: ١٢- باب شرب الناس والدواب من الأنهار.

۱۱۲٤- حديث أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه، قَالَ: وَجَدْتُ صُرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلاً» فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً، ثُمَّ أَتَيْتُ، فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلاً» فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلاً» فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ. فَقَالَ: «اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلاَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا».

۱۱۲۴- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں مجھ کو ایک تھیلی مل گئی تھی' جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتا رہ' میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا' اور پھر حاضر ہوا۔ (کہ مالک ابھی تک نہیں ملا) آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اور اعلان کر' میں نے ایک سال تک اس کا پھر اعلان کیا' اور حاضر خدمت ہوا۔ اس مرتبہ بھی آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اور اعلان کر' میں نے پھر ایک سال تک اعلان کیا اور جب چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رقم کے عدد' تھیلی کا بندھن' اور اس کی ساخت کو خیال میں رکھ' اگر اس کا مالک مل جائے تو اسے دیدے ورنہ اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر۔

أخرجه البخاري في: ٤٥- كتاب اللقطة: ١٠- باب هل يأخذ اللقطة ولا يدعها تضيع

حتى لا يأخذها من لا يستحق.

(٢) باب تحريم حلب الماشية بِغَيْرِ إِذْنِ مَالِكِهَا

١١٢٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ إِمْرِيءٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ ، فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ؟ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ ؛ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ».

(۲) مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہنا حرام ہے

۱۱۲۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کوئی شخص کسی دوسرے کے دودھ کے جانور کو مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔ کیا کوئی شخص پسند کرے گا کہ ایک غیر شخص اس کے گودام میں پہنچ کر اس کا ذخیرہ کھولے اور وہاں سے اس کا غلہ چرا لائے؟ لوگوں کے مویشی کے تھن بھی ان کے لئے کھانا یعنی (دودھ کے) گودام ہیں۔ اس لئے انہیں بھی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

أخرجه البخاري في : ٤٥- كتاب اللقطة : ٨- باب لا تحتلب ماشية أحد بغير إذن.

(٣) باب الضيافة ونحوها

١١٢٦- حديث أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ : سَمِعَتْ أُذُنَايَ ، وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ ، حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ» قَالَ : وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ

(۳) مہمان نوازی کا بیان

۱۱۲۶- حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ ﷺ گفتگو فرما رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی دستور کے موافق ہر طرح سے عزت کرے۔ پوچھا یا رسول اللہ دستور کے موافق کب تک ہے؟ فرمایا ایک دن اور ایک رات اور میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے۔

۱۱۲۵- اضطراری حالت میں اگر جنگل میں کوئی ریوڑ مل جائے اور مضطر اپنی جان سے پریشان ہو اور بھوک اور پیاس سے قریب المرگ ہو تو وہ اس حالت میں مالک کی اجازت کے بغیر بھی اس ریوڑ میں سے کسی جانور کا دودھ نکال کر اپنی جان بچا سکتا ہے۔ (راز)

خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ».

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٣١- باب من كان يؤمن با لله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره.

١١٢٧- حديث أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ ، وَالضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ ، وَلاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ».

۱۱۲۷۔ حضرت ابو شریح الکعبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہئے۔ اس کی خاطرداری بس ایک دن اور رات کی ہے۔ اور مہمانی تین دن اور راتوں کی۔ اس کے بعد جو ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنے دن ٹھہر جائے کہ اسے تنگ کر ڈالے۔"

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٨٥- باب إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه.

١١٢٨- حديث عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قُلْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لاَ يَقْرُونَا ، فَمَا تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَنَا : «إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ».

۱۱۲۸۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا' آپ ہمیں (مختلف علاقوں میں) بھیجتے ہیں۔ اور (بعض دفعہ) ہمیں ایسے لوگوں میں اترنا پڑتا ہے کہ وہ ہماری ضیافت تک نہیں کرتے' آپ کی ایسے مواقع پر کیا ہدایت ہے؟ آپ نے ہم سے فرمایا' اگر تمہارا قیام کسی قبیلے میں ہو اور تم سے ایسا برتاؤ کیا جائے جو کسی مہمان کے لئے مناسب ہے' تو تم اسے قبول کر لو۔ لیکن اگر وہ نہ کریں تو تم خود مہمانی کا حق ان سے وصول کر لو۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ١٨- باب قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه.

۳۲ - كتاب الجهاد

۳۲- جہاد کے مسائل

(۱) باب جواز الإغارة على الكفار الذين بلغتهم دعوة الإسلام من غير تقدم الإعلام بالإغارة

(۱) جن کفار کو دعوت اسلام دی جا چکی ہو ان پر بغیر اطلاع کے حملہ کیا جا سکتا ہے

۱۱۲۹- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ ، وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ ، وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ . وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ.

۱۱۲۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بنو مصطلق پر جب حملہ کیا تو وہ بالکل غافل تھے۔ اور ان کے مویشی پانی پی رہے تھے۔ ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا گیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا گیا۔ انہی قیدیوں میں جویریہ رضی اللہ عنہا (ام المومنین) بھی تھیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی اسلامی فوج کے ہمراہ تھے۔

أخرجه البخاري في : ٤٩- كتاب العتق : ١٣- باب من ملك من العرب رقيقًا.

(۳) باب في الأمر بالتيسير وترك التنفير

(۳) نرمی کے ساتھ پیش آنے اور نفرت نہ دلانے کا بیان

۱۱۳۰- حديث أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَدَّهُ أَبَا موسى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ : «يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا ، وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا ، وَتَطَاوَعَا».

۱۱۳۰- حضرت سعید بن ابی بردہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے دادا حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا' ان کو دشواریوں میں نہ ڈالنا۔ لوگوں کو خوش خبریاں دینا' دین سے نفرت نہ دلانا اور تم دونوں آپس میں موافقت رکھنا۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٦٠ باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع.

۱۱۳۱- حديث أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «يَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا ، وَبَشِّرُوا وَلاَ تُنَفِّرُوا».

۱۱۳۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' آسانی کرو اور سختی نہ کرو' اور خوش کرو اور نفرت نہ دلاؤ۔

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ١١- باب ما كان النبي ﷺ يتخولهم بالموعظة والعلم كي لا ينفروا.

(٤) باب تحريم الغدر

(۴) عہد شکنی حرام ہے

١١٣٢- حديث ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ : هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ».

۱۱۳۲۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عہد توڑنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا۔ اور پکارا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی دغابازی کانشان ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٩٩-باب ما يدعى الناس بآبائهم.

١١٣٣- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يُنْصَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ».

۱۱۳۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن ہر دغاباز کے لئے ایک جھنڈا ہو گا' وہ جھنڈا (اس کے پیچھے) گاڑ دیا جائے گا۔ اور اس کے ذریعہ اسے پہچانا جائے گا۔"

أخرجه البخاري في : ٥٨- كتاب الجزية : ٢٢-باب إثم الغادر للبر والفاجر.

(٥) باب جواز الخداع في الحرب

(۵) لڑائی میں دشمن سے مکر اور حیلہ درست ہے

١١٣٤- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الْحَرْبُ خُدْعَةٌ».

۱۱۳۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا' جنگ تو ایک چالبازی کا نام ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٥٧- باب الحرب خدعة.

١١٣٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : سَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الْحَرْبَ خُدْعَةً.

۱۱۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لڑائی کیا ہے؟ ایک چال ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٥٧- باب الحرب خدعة.

(٦) باب كراهة تمني لقاء العدوّ ، والأمر بالصبر عند اللقاء

(٦) جنگ کی آرزو کرنا مکروہ ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے

۱۱۳۵۔ مطلب یہ کہ جو فریق جنگ میں چستی و چالاکی سے کام لے گا۔ جنگ کا پانسہ اس کے ہاتھ میں ہو گا۔ پس مسلمانوں کو ایسے موقعہ پر بہت زیادہ ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ (راز)

١١٣٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا».

۱۱۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دشمن سے لڑنے بھڑنے کی تمنا نہ کرو' ہاں اگر جنگ شروع ہو ہی جائے تو پھر صبر سے کام لو۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٥٦- باب لا تمنوا لقاء العدو.

١١٣٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى . كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، حِينَ خَرَجَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ : «أَيُّهَا النَّاسُ! لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ، وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا ، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ» ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ ، وَهَازِمَ الأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ».

۱۱۳۷- حضرت عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ جب خوارج سے لڑنے کے لئے) حروریہ کی طرف روانہ ہوئے۔ تو انہیں عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا خط ملا۔ اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ رسول کریم ﷺ نے ایک لڑائی کے موقعہ پر انتظار کیا' پھر جب سورج ڈھل گیا' تو آپ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! دشمن سے لڑائی بھڑائی کی تمنا نہ کرو' بلکہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو' ہاں! جب جنگ چھڑ جائے تو پھر صبر کئے رہو اور ڈٹ کر مقابلہ کرو' اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر آپ نے یوں دعا کی' اے اللہ! کتاب (قرآن) کے نازل فرمانے والے' اے بادلوں کے چلانے والے' اے احزاب کو (یعنی کافروں کی جماعتوں کو غزوہ خندق کے موقعہ پر) شکست دینے والے' ہمارے دشمن کو شکست دے۔ اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٥٦- باب لا تمنوا لقاء العدو.

(٨) باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب

(۸) جنگ میں عورتوں اور بچوں کو مارنے کی ممانعت

١١٣٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ ، فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ ﷺ ، مَقْتُولَةً ؛ فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

۱۱۳۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ایک غزوہ (غزوہ فتح) میں ایک عورت مقتول پائی گئی۔ تو آنحضرت ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل پر انکار کا اظہار فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد:١٤٧-باب قتل الصبيان في الحرب.

(٩) باب جواز قتل النساء والصبيان في البيات من غير تعمد

(۹) رات کے حملہ میں بغیر ارادے کے عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے

١١٣٩- حديث الصَّعْبِ بنِ جَثَّامَةَ ، قَالَ : مَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ بِالأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ، وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ. قَالَ : «هُمْ مِنْهُمْ».

۱۱۳۹۔ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مقام ابواء یا ودان میں میرے پاس سے گذرے تو آپ سے پوچھا گیا کہ مشرکین کے جس قبیلے پر شب خوں مارا جائے گا کیا ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرنا درست ہو گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٤٦- باب أهل الدار يبيتون فيصاب الولدان والذراري.

(١٠) باب جواز قطع أشجار الكفار وتحريقها

(۱۰) کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا جائز ہے

١١٤٠- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : حَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ ، وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ ، فَنَزَلَتْ- ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللهِ﴾-.

۱۱۴۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے باغات جلوا دیئے تھے اور ان کے درختوں کو کٹوا دیا تھا۔ یہ باغات مقام بویرہ میں تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "جو درخت تم نے کاٹ دیئے ہیں یا جنہیں تم نے چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی جڑوں پر کھڑے رہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا ہے۔" (الحشر:۵)

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ١٤- باب حديث بني النضير.

(١١) باب تحليل الغنائم لهذه الأمة خاصة

(۱۱) امت محمدیہ کے لیے لوٹ کا مال بطور خاص حلال ہے

١١٤١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «غَزَا نَبِيٌّ مِنَ

۱۱۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، بنی اسرائیل کے پیغمبروں میں سے ایک نبی (یوشع

۱۱۳۹۔ شریعت کا مقصد صرف یہ ہے کہ قصداً" اور ارادہ کر کے عورتوں، بچوں یا لڑائی وغیرہ سے عاجز بوڑھوں کو لڑائی میں کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے اور نہ انہیں قتل کیا جائے لیکن مجبوری کی حالت ہو تو ظاہر ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں۔ (راز)

الأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ : لاَ يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا، وَلاَ أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلاَ أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلاَدَهَا. فَغَزَا ، فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلاَةَ الْعَصْرِ ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ ، اللّٰهُمَّ! احْسِبْهَا عَلَيْنَا. فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ؛ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ ، فَجَاءَتْ (يَعْنِي النَّارَ) لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا ؛ فَقَالَ : إِنَّ فِيكُمْ غُلُولاً ، فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قبيلة رَجُلٌ ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ. فَقَالَ : فِيكُمُ الْغُلُولُ. فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ. فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةٍ بِيَدِهِ. فَقَالَ : فِيكُمُ الْغُلُولُ. فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا ، فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا. ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ ، رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا».

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ٨- باب قول النبي ﷺ أحلت لكم الغنائم.

علیہ السلام) نے غزوہ کرنے کا ارادہ کیا تو اپنی قوم (بنی اسرائیل) سے کہا' کہ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص جس نے ابھی نئی شادی کی ہو اور بیوی کے ساتھ کوئی رات بھی نہ گذاری ہو اور وہ رات گذارنا چاہتا ہو اور وہ شخص جس نے گھر بنایا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ پاٹ سکا ہو اور وہ شخص جس نے (حاملہ) بکری یا حاملہ اونٹنی خریدی ہو اور اسے ان کے بچے جننے کا انتظار ہو تو (ایسے لوگوں میں سے کوئی بھی) ہمارے ساتھ جہاد میں نہ چلے۔ پھر انہوں نے جہاد کیا' اور جب اس آبادی (اریحا) سے قریب ہوئے تو عصر کا وقت ہو گیا یا اس کے قریب وقت ہوا۔ انہوں نے سورج سے فرمایا کہ تو بھی خدا کا تابع فرمان ہے اور میں بھی اس کا تابع فرمان ہوں۔ اے اللہ! ہمارے لئے اسے اپنی جگہ پر روک دے۔ چنانچہ سورج رک گیا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت فرمائی۔ پھر انہوں نے اموال غنیمت کو جمع کیا اور آگ اسے جلانے کے لئے آئی لیکن جلا نہ سکی۔ اس پر نبیؑ نے فرمایا' کہ تم میں سے کسی نے مال غنیمت میں چوری کی ہے۔ اس لئے ہر قبیلہ کا ایک آدمی آ کر میرے ہاتھ پر بیعت کرے (جب بیعت کرنے لگے تو) ایک قبیلہ کے شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چمٹ گیا۔ انہوں نے فرمایا' کہ چوری تمہارے ہی قبیلے والوں نے کی ہے۔ اب تمہارے قبیلے کے سب لوگ آئیں اور بیعت کریں۔ چنانچہ اس قبیلے کے دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ اسی طرح ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا' تو آپ نے فرمایا کہ چوری تم لوگوں نے ہی کی ہے۔ (آخر چوری مان لی گئی) اور وہ لوگ گائے کے سر کی طرح سونے کا ایک سر لائے (جو غنیمت میں سے چرا لیا گیا تھا) اور اسے مال غنیمت میں رکھ دیا' تب آگ آئی اور اسے جلا گئی۔ پھر غنیمت اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جائز قرار دے دی۔ ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھا' اس لئے ہمارے واسطے حلال قرار دے دی۔

(۱۲) باب الأنفال

۱۱٤۲- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً ، فِيهَا عَبْدُ اللهِ ، قِبَلَ نَجْدٍ ، فَغَنِمُوا إِبِلاً كَثِيرًا ، فَكَانَتْ سِهَامُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا ، وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ١٥- باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين.

(۱۲) لوٹ کا بیان

۱۱۴۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا۔ عبداللہ بن عمرؓ بھی لشکر کے ساتھ تھے۔ غنیمت کے طور پر اونٹوں کی ایک بڑی تعداد اس لشکر کو ملی۔ اس لئے اس کے ہر سپاہی کو حصے میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ ملے تھے۔ اور ایک ایک اونٹ مزید انعام میں ملا۔

۱۱٤۳- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً ، سِوَى قِسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ.

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ١٥- باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين.

۱۱۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بعض مہموں کے موقع پر اس میں شریک ہونے والوں کو غنیمت کے عام حصوں کے علاوہ (خمس وغیرہ میں سے) اپنے طور پر بھی دیا کرتے تھے۔

(۱۳) باب استحقاق القاتل سلب القتيل

(۱۳) مقتول کے مال و متاع کا حق دار اسے قتل کرنے والا ہے

۱۱٤٤- حديث أَبِي قَتَادَةَ ﷺ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ. فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ ، فَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلاَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ حَتَّى آتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ ، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ

۱۱۴۴۔ حضرت ابو قتادہ ؓ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ پھر جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا تو (ابتداء میں) اسلامی لشکر ہارنے لگا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ مشرکین کے لشکر کا ایک شخص ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا ہے۔ اس لئے میں فوراً ہی گھوم پڑا اور اس کے پیچھے سے آکر تلوار اس کی گردن پر ماری۔ اب وہ شخص مجھ پر ٹوٹ پڑا، اور مجھے اتنی زور سے اس نے بھینچا کہ میری روح جیسے قبض ہونے کو تھی۔ آخر جب اس کو موت نے آدبوچا، تب کہیں جا کر اس نے مجھے چھوڑا۔ اس کے بعد

الْمَوْتِ. ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقُلْتُ : مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ : أَمْرُ اللهِ.

ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا ، وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ، فَلَهُ سَلَبُهُ» فَقُمْتُ فَقُلْتُ : مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ : «مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ، فَلَهُ سَلَبُهُ» فَقُمْتُ فَقُلْتُ : مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ. فَقَالَ رَجُلٌ : صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَسَلَبُهُ عِنْدِي ، فَأَرْضِهِ عَنِّي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رضي الله عنه : لَاهَا اللهِ ، إِذًا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللهِ ، يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ ، يُعْطِيكَ سَلَبَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «صَدَقَ» فَأَعْطَاهُ ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرِفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الإِسْلَامِ.

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ١٨-باب من لم يخمس الأسلاب ، ومن قتل قتيلاً فله سلبه.

مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملے، تو میں نے ان سے پوچھا کہ مسلمان اب کس حالت میں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جو اللہ کا حکم تھا وہی ہوا۔ لیکن مسلمان ہارنے کے بعد پھر مقابلہ پر سنبھل گئے تو نبی کریم ﷺ بیٹھ گئے۔ اور فرمایا کہ جس نے بھی کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس پر وہ گواہ بھی پیش کر دے تو مقتول کا سارا ساز و سامان اسے ہی ملے گا۔ (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا) میں بھی کھڑا ہوا۔ اور میں نے کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ (کہ میں نے اس شخص کو قتل کیا تھا) لیکن (جب کوئی نہ اٹھا تو) میں بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (آج) جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر اس کی طرف سے کوئی گواہ بھی ہو تو مقتول کا سارا سامان اسے ملے گا۔ اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ اور پھر مجھے (گواہ نہ ملنے کی وجہ سے) بیٹھنا پڑا۔ تیسری مرتبہ پھر رسول اللہ ﷺ نے وہی ارشاد دہرایا، اور اس مرتبہ جب میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے خود ہی دریافت فرمایا، کس چیز کے متعلق کہہ رہے ہو، ابو قتادہ؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سارا واقعہ بیان کر دیا، تو ایک صاحب (اسود بن خزاعی اسلمی) نے بتایا کہ ابو قتادہ سچ کہتے ہیں، یارسول اللہ! اور اس مقتول کا سامان میرے پاس محفوظ ہے۔ اور میرے حق میں انہیں راضی کر دیجئے (کہ وہ مقتول کا سامان مجھ سے نہ لیں) لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ نہیں، اللہ کی قسم! اللہ کے ایک شیر کے ساتھ، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے لڑے، آنحضرت ﷺ ایسا نہیں کریں گے کہ ان کا سامان تمہیں دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ ابو بکر نے سچ کہا ہے۔ پھر آپ نے سامان حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر اس کی زرہ بیچ کر میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خرید لیا۔ اور یہ پہلا مال تھا جو اسلام لانے کے بعد میں نے حاصل کیا تھا۔

١١٤٥ – حديث عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي ، فَإِذَا أَنَا بِغُلاَمَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا. تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا ، فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا ، فَقَالَ : يَا عَمِّ! هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَئِنْ رَأَيْتُهُ لاَ يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الأَعْجَلُ مِنَّا. فَتَعَجَّبْتُ لِذلِكَ. فَغَمَزَنِي الآخَرُ ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا. فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ ، قُلْتُ : أَلاَ إِنَّ هذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي. فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا ، فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلاَهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَأَخْبَرَاهُ ، فَقَالَ : «أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟» قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا : أَنَا قَتَلْتُهُ ؛ فَقَالَ «هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟» قَالاَ : لاَ . فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ ، فَقَالَ : «كِلاَكُمَا قَتَلَهُ، سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ» وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ ، وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ.

۱۱۴۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں، میں صف کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ میں نے جو دائیں بائیں جانب دیکھا، تو میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نو عمر لڑکے تھے۔ میں نے آرزو کی' کاش! میں ان سے زبردست' زیادہ عمر والوں کے بیچ میں ہوتا۔ ایک نے میری طرف اشارہ کیا' اور پوچھا' چچا! آپ ابوجہل کو بھی پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! لیکن بیٹے' تم لوگوں کو اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا' مجھے معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہ ہوں گا جب تک ہم میں سے کوئی' جس کی قسمت میں پہلے مرنا ہو گا' مر نہ جائے۔ مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی۔ پھر دوسرے نے اشارہ کیا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند لمحے ہی گذرے تھے کہ مجھے ابوجہل دکھائی دیا' جو لوگوں میں (کفار کے لشکر میں) گھومتا پھر رہا تھا۔ میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق تم لوگ مجھ سے پوچھ رہے تھے' وہ سامنے (پھرتا ہوا نظر آ رہا ہے) دونوں نے اپنی تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے اور حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو خبر دی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ تم دونوں میں سے کس نے اسے مارا ہے؟ دونوں نوجوانوں نے کہا کہ میں نے قتل کیا ہے۔ اس لئے آپ نے ان سے پوچھا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں تلواروں کو دیکھا۔ اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے مارا ہے۔ اور اس کا سارا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا۔ وہ دونوں نوجوان معاذ بن عفرا اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے۔ (رضی اللہ عنہم)

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ١٨- باب من لم يخمس الأسلاب ، ومن قتل قتيلا فله سلبه.

(١٥) باب حكم الفيء

(۱۵) جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے اس کا حکم

١١٤٦- حديث عُمَرَ رضي الله عنه ، قَالَ : كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلاَ رِكَابٍ ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَاصَّةً ، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلاَحِ وَالْكُرَاعِ ، عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ.

۱۱۴۶- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو نضیر کے اموال (باغات وغیرہ) ان میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بغیر لڑے دے دیا تھا۔ مسلمانوں نے ان کے حاصل کرنے کے لئے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ تو یہ اموال خاص طور سے رسول اللہ ﷺ ہی کے تھے جن میں سے آپؐ اپنی ازواج مطہرات کو سالانہ نفقہ کے طور پر بھی دے دیتے تھے اور باقی ہتھیار اور گھوڑوں پر خرچ کرتے تھے تا کہ اللہ کے راستے میں (جہاد کے لئے) ہروقت تیاری رہے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب الجهاد والسير : ٨٠- باب المجن من يتترس بترس صاحبه.

١١٤٧- حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه ، دَعَاهُ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا، فَقَالَ : هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَأَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيلاً ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ؟ قَالَ : نَعَمْ . فَلَمَّا دَخَلاَ قَالَ عَبَّاسٌ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هذَا ، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ ؛ فَاسْتَبَّ

۱۱۴۷- مالک بن اوس بن حدثان النصری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا تھا۔ (وہ ابھی امیر المومنین کی خدمت میں موجود تھے) کہ امیر المومنین کے چوکیدار یرفا آئے اور عرض کیا کہ عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص اندر آنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ کی طرف سے انہیں اجازت ہے؟ امیر المومنین نے فرمایا کہ ہاں، انہیں اندر بلا لو۔ تھوڑی دیر بعد یرفاء پھر آئے اور عرض کیا عباس اور علی بھی اجازت چاہتے ہیں۔ کیا انہیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، جب یہ دونوں بزرگ بھی اندر تشریف لے آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ امیر المومنین! میرا اور ان (علی رضی اللہ عنہ) کا فیصلہ کر دیجئے۔ وہ دونوں اس جائیداد کے بارے میں جھگڑ رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مال بنو نضیر سے فے کے طور پر دی تھی۔ اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباسؓ نے

عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ. فَقَالَ الرَّهْطُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ. فَقَالَ عُمَرُ : اتَّئِدُوا ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ! هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لاَ نُورَثُ ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» يُرِيدُ بِذلِكَ نَفْسَهُ؟ قَالُوا : قَدْ قَالَ ذلِكَ. فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ! هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالاَ : نَعَمْ. قَالَ : فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هذَا الأَمْرِ ، إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ ، فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ- ﴿وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلاَ رِكَابٍ .﴾ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ - فَكَانَتْ هذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللهِ . ثُمَّ ، وَاللهِ! مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ ، وَلاَ اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ هذَا الْمَالُ مِنْهَا ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ.

ایک دوسرے کو سخت سست کہا اور ایک دوسرے پر تنقید کی تو حاضرین بولے' امیر المومنین! آپ ان دونوں بزرگوں کا فیصلہ کر دیں تاکہ دونوں میں کوئی جھگڑا باقی نہ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' جلدی نہ کیجئے۔ میں آپ لوگوں سے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہماری (انبیاء کی) وراثت تقسیم نہیں ہوتی' جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اور اس سے حضور ﷺ کی مراد خود اپنی ذات سے تھی؟ حاضرین بولے کہ جی ہاں' حضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا' میں آپ دونوں سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا آپ کو بھی معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی؟ ان دونوں بزرگوں نے جواب ہاں میں دیا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' پھر میں آپ لوگوں سے اس معاملے پر گفتگو کرتا ہوں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اس مال فے میں سے (جو بنو نضیر سے ملا تھا) آپ کو خاص طور پر عطا فرما دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ "ان (بنو نضیر) کے مالوں سے جو اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے تو تم نے اس کے لئے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ (یعنی جنگ نہیں کی) بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جس پر چاہے غالب کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔" (الحشر:٦)

تو یہ مال خاص رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا۔ لیکن خدا کی قسم حضور ﷺ نے تمہیں نظرانداز کر کے اپنے لئے مخصوص نہیں فرمایا تھا۔ نہ تم پر اپنی ذات کو ترجیح دی تھی۔ پہلے اس مال میں سے تمہیں دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی اور آخر اس فے میں سے یہ جائیداد بچ گئی تھی۔ پس آپ اپنی ازواج

فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيَاتَهُ. ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ . فَقَبَضَهُ أَبُوبَكْرٍ ، فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ. فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ ، وَقَالَ : تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَابَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولاَنِ، وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ. ثُمَّ تُوُفِّى اللهُ أَبَابَكْرٍ ، فَقُلْتُ : أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ ، فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ ، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ. ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلاَكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ ، وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ ، فَجِئْتَنِي (يَعْنِي عَبَّاسًا) فَقُلْتُ لَكُمَا : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لاَ نُورَثُ ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا، قُلْتُ : إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا ، عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ ، لَتَعْمَلاَنِّ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ ، وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مُذْ وَلِيتُ ، وَإِلاَّ فَلاَ تُكَلِّمَانِي. فَقُلْتُمَا : ادْفَعْهُ إِلَيْنَا بِذَلِكَ ، فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا. أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ

مطہرات کا سالانہ خرچ بھی اسی میں سے نکالتے تھے۔ اور جو کچھ اس میں سے باقی بچتا اسے آپ اللہ تعالیٰ کے مال کے مصارف میں خرچ کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں یہ جائیداد انہیں مصارف میں خرچ کی۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ بنایا گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا اور اسے انہیں مصارف میں خرچ کرتے رہے جس میں رسول اللہ ﷺ خرچ کیا کرتے تھے اور آپ لوگ یہیں موجود تھے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا' جیسا کہ آپ لوگوں کو بھی اس کا اقرار ہے۔ اور اللہ کی قسم وہ اپنے اس طرز عمل میں سچے' مخلص' صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی اٹھالیا' میں نے کہا کہ چونکہ مجھے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بنایا گیا ہے۔ اس لئے میں اس جائیداد پر اپنی خلافت کے دو سالوں سے قابض ہوں اور اسے انہی مصارف میں صرف کرتا ہوں جن میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بھی اپنے طرز عمل میں سچا' مخلص' صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے ہیں۔ آپ دونوں ایک ہی ہیں اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ پھر آپ میرے پاس آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے تھی۔ تو میں نے آپ دونوں کے سامنے یہ بات صاف کہہ دی تھی کہ رسول کریم ﷺ فرما گئے تھے کہ "ہمارا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔" پھر جب وہ جائیداد بطور انتظام میں آپ دونوں کو دے دوں تو میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں یہ

ذَلِكَ؟ فَوا للهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ! لاَ أَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا إِلَيَّ ، فَأَنَا أَكْفِيْكُمَاهُ.

جائیداد آپ کو دے سکتا ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کئے ہوئے عہد کی تمام ذمہ داریوں کو آپ پورا کریں۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور خود میں نے' جب سے میں خلیفہ بنا ہوں' اس جائیداد کے معاملہ میں کس طرز عمل کو اختیار کیا ہوا ہے۔ اگر یہ شرط آپ کو منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس کے بارے میں آپ لوگ بات نہ کریں۔ آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ ٹھیک ہے۔ آپ اسی شرط پر وہ جائیداد ہمارے حوالے کر دیں۔ چنانچہ میں نے اسے آپ لوگوں کے حوالے کر دیا۔ کیا آپ حضرات اس کے سوا کوئی اور فیصلہ اس سلسلے میں مجھ سے کروانا چاہتے ہیں؟ اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں' قیامت تک میں اس کے سوا کوئی اور فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اگر آپ لوگ (شرط کے مطابق اس کے انتظام سے) عاجز ہیں تو وہ جائیداد مجھے واپس کر دیں۔ میں خود اس کا انتظام کر لوں گا۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المغازي : ١٤- باب حديث بني النضير.

(١٦) باب قول النبي ﷺ لا نورث ما تركنا فهو صدقة

(۱۶) نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ "ہمارے ترکے کا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہے"

١١٤٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ ، حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لاَ نُورَثُ ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»؟.

۱۱۴۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی بیویوں نے چاہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث طلب کرنے کے لئے بھیجیں۔ پھر حضرت عائشہؓ نے یاد دلایا کیا آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨٥- كتاب الفرائض : ٣- باب قول النبي ﷺ : لا نورث ما تركنا صدقة.

۱۱۴۹ – حديث عَائِشَةَ ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ، بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ ، أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ. فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لاَ نُورَثُ ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي ، وَاللهِ! لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَلأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَأَبَى أَبُوبَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا . فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ ، فَهَجَرَتْهُ ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ. وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلاً ، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ ، وَصَلَّى عَلَيْهَا . وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ . فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ ، فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ ، وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الأَشْهُرَ. فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ : أَنِ ائْتِنَا ، وَلاَ يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ (كَرَاهِيَةَ

۱۱۴۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے' البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا جس حال میں وہ آں حضرت ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ میں) میں بھی وہی طرز عمل اختیار کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کا اپنی زندگی میں تھا۔ غرض حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہؓ کو کچھ بھی دینا منظور نہ کیا اس پر حضرت فاطمہؓ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خفا ہو گئیں اور ان سے ترک ملاقات کر لیا اور اس کے بعد وفات تک ان سے کوئی گفتگو نہیں کی۔ حضرت فاطمہؓ آنحضرت ﷺ کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رات میں دفن کر دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر نہیں دی اور خود ان کی نماز جنازہ پڑھ لی۔ حضرت فاطمہؓ جب تک زندہ رہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر لوگ بہت توجہ رکھتے رہے لیکن ان کی وفات کے بعد انہوں نے دیکھا کہ اب لوگوں کے منہ ان کی طرف سے پھرے ہوئے ہیں اس وقت انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح کر لینا اور ان سے بیعت کر لینا چاہا۔ اس سے پہلے چھ ماہ تک انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی تھی پھر انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور کہلا بھیجا کہ آپ صرف تنہا آئیں اور کسی کو اپنے ساتھ نہ لائیں۔ ان

لِمَحْضَرِ عُمَرَ) فَقَالَ عُمَرُ : لاَ ، وَا للهِ! لاَ تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : وَمَا عَسِيْتَهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي؟ وَا للهِ! لآتِيَنَّهُمْ. فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُوبَكْرٍ ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ ا للهُ ، وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ ا للهُ إِلَيْكَ ، وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالأَمْرِ، وَكُنَّا نَرَى، لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ ا للهِ ﷺ ، نَصِيبًا حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ. فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُوبَكْرٍ قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَرَابَةُ رَسُولِ ا للهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي ، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الأَمْوَالِ فَلَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ ، وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ ا للهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلاَّ صَنَعْتُهُ. فَقَالَ عَلِيٌّ لأَبِي بَكْرٍ : مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ. فَلَمَّا صَلَّى أَبُوبَكْرٍ الظُّهْرَ ، رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ ، وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ ، وَعَذَرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ. ثُمَّ اسْتَغْفَرَ ، وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ، فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ ، وَحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ ، نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ ا للهُ بِهِ

کو یہ منظور تھا نہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ آئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ کی قسم آپ تنہا ان کے پاس نہ جائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں وہ میرے ساتھ کیا کریں گے۔ میں تو خدا کی قسم ضرور ان کے پاس جاؤں گا۔ آخر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خدا کو گواہ کیا اس کے بعد فرمایا آپ کے فضل و کمال اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے سب کا ہمیں اقرار ہے جو خیر و امتیاز آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا ہم نے اس میں کوئی ریس بھی نہیں کی، لیکن آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی (کہ خلافت کے معاملہ میں ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی قرابت کی وجہ سے اپنا حق سمجھتے تھے (کہ آپ ہم سے مشورہ کرتے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر ان باتوں سے گریہ طاری ہو گیا اور جب بات کرنے کے قابل ہوئے تو فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے ساتھ صلہ رحمی مجھے اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے لیکن میرے اور آپ لوگوں کے درمیان ان اموال کے سلسلے میں جو اختلاف ہوا ہے تو میں اس میں حق اور خیر سے نہیں ہٹا ہوں اور اس سلسلہ میں جو راستہ میں نے حضور اکرم ﷺ کا دیکھا خود میں نے بھی اسی کو اختیار کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دوپہر کے بعد میں آپ سے بیعت کروں گا چنانچہ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر آئے اور خطبہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معاملے کا اور ان کے اب تک بیعت نہ کرنے کا ذکر کیا اور وہ عذر بھی بیان کیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیش کیا تھا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور شہادت کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حق اور ان کی بزرگی بیان کی اور فرمایا کہ جو کچھ میں نے کیا ہے اس کا باعث حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حسد نہیں تھا اور نہ ان کے اس فضل و کمال کا

وَلكِنَّا نَرَى لَنَا فِي هذَا الأَمْرِ نَصِيبًا ، فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا ، فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا . فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ ، وَقَالُوا : أَصَبْتَ . وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا، حِينَ رَاجَعَ الأَمْرَ الْمَعْرُوفَ.

انکار مقصود تھا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عنایت فرمایا۔ یہ بات ضرور تھی کہ ہم اس معاملہ خلافت میں اپنا حق سمجھتے تھے (کہ ہم سے مشورہ لیا جاتا) ہمارے ساتھ یہی زیادتی ہوئی تھی جس سے ہمیں رنج پہنچا۔ مسلمان اس واقعہ پر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ آپ نے درست فرمایا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں یہ مناسب راستہ اختیار کر لیا تو مسلمان ان سے خوش ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور زیادہ محبت کرنے لگے جب دیکھا کہ انہوں نے اچھی بات اختیار کر لی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٨- باب غزوة خيبر.

١١٥٠ - حديث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، سَأَلَتْ أَبَابَكْرٍ الصِّدِّيقَ ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهَا أَبُوبَكْرٍ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لاَ نُورَثُ ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَهَجَرَتْ أَبَابَكْرٍ ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ . قَالَتْ : وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَابَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ ، وَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِينَةِ . فَأَبَى أَبُوبَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ. وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۱۱۵۰۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے مطالبہ کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے اس ترکہ سے انہیں ان کی میراث کا حصہ دلایا جائے جو اللہ نے آپؐ کو فے کی صورت میں دیا تھا (جیسے فدک وغیرہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے (اپنی حیات میں) فرمایا تھا کہ ہمارا (گروہ انبیاء علیہم السلام کا) ورثہ تقسیم نہیں ہوتا' ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔ حضرت فاطمہؓ یہ سن کر غصہ ہو گئیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ترک ملاقات کی اور وفات تک ان سے نہ ملیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ مہینے زندہ رہی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا کہ فاطمہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقے کی وراثت کا مطالبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں چھوڑ سکتا جسے رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں کرتے رہے تھے۔ میں ہر ایسے عمل کو ضرور کروں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے حضور اکرم ﷺ کا کوئی بھی عمل چھوڑا تو میں حق سے منحرف ہو جاؤں گا۔ (حضرت عائشہؓ نے کہا کہ) پھر رسول اللہ

يَعْمَلُ بِهِ إِلاَّ عَمِلْتُ بِهِ ، فَإِنِّي أَخْشَى ، إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ ، أَنْ أَزِيغَ ، فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ. فَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ ، وَقَالَ : هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ ، وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الأَمْرَ. فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ.

ﷺ کا مدینہ کا جو صدقہ تھا وہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو (اپنے عہد خلافت میں) دے دیا۔ البتہ خیبر اور فدک کی جائیداد کو حضرت عمرؓ نے روک رکھا۔ اور فرمایا کہ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں۔ اور ان حقوق کے لئے جو وقتی طور پر پیش آتے یا وقتی حادثات کے لئے رکھی تھیں۔ یہ جائیدادیں اس شخص کے اختیار میں رہیں گی جو خلیفہ وقت ہو۔ (زہری نے کہا) چنانچہ ان دونوں جائیدادوں کا انتظام آج تک (بذریعہ حکومت) اسی طرح ہوتا چلا آتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ١- باب فرض الخمس.

١١٥١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يَقْتَسِمْ وَرَثَتِي دِينَارًا ، مَا تَرَكْتُ ، بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي ، فَهُوَ صَدَقَةٌ».

۱۱۵۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی میرے وارث ہیں وہ روپیہ اشرفی اگر میں چھوڑ جاؤں۔ تو تقسیم نہ کریں۔ وہ میری بیویوں کا خرچ اور جائیداد کا اہتمام کرنے والے کا خرچ نکالنے کے بعد صدقہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٥- كتاب الوصايا : ٣٢- باب نفقة القيم للوقف.

(١٩) باب ربط الأسير وحبسه وجواز المن عليه

(۱۹) قیدی کو باندھنا' قید کرنا اور اس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے

١١٥٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ : عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ! إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ ، وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ

۱۱۵۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے۔ وہ قبیلہ بنو حنیفہ کے (سرداروں میں سے) ایک شخص' ثمامہ بن اثال کو پکڑ کر لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا' حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے (میں تیرے ساتھ کیا کروں گا) اس نے کہا محمد! میرے پاس خیر ہے (اس کے باوجود) اگر آپؐ مجھے قتل کر دیں تو آپ ایک شخص کو قتل کریں گے جو خونی ہے۔ اس نے جنگ میں مسلمانوں کو مارا ہے اور اگر آپؐ مجھ پر احسان کریں گے تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو (احسان کرنے والے کا) شکریہ ادا کرتا ہے'

فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ. حَتّٰى كَانَ الْغَدُ . ثُمَّ قَالَ لَهُ : «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» قَالَ : مَا قُلْتُ لَكَ ، إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ. فَتَرَكَهُ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ. فَقَالَ : «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. يَا مُحَمَّدُ! وَاللهِ! مَا كَانَ عَلَى الأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ . وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ ، فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ . وَاللهِ! مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ ، فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلاَدِ إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ. فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ ، قَالَ قَائِلٌ: صَبَوْتَ قَالَ : لاَ ، وَلٰكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَلاَ ، وَاللهِ! لاَ يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ.

لیکن اگر آپؐ کو مال مطلوب ہو تو جتنا چاہیں مجھ سے مال طلب کر سکتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ وہاں سے چلے آئے‘ دوسرے دن آپؐ نے پھر پوچھا ثمامہ اب تو کیا سمجھتا ہے! اس نے کہا‘ وہی جو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اگر آپؐ نے احسان کیا تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر ادا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ پھر چلے گئے۔ تیسرے دن پھر آپؐ نے اس سے پوچھا اب تو کیا سمجھتا ہے ثمامہ؟ اس نے کہا کہ وہی جو میں آپ سے پہلے کہہ چکا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو (رسی کھول دی گئی) تو وہ مسجد نبوی سے قریب ایک باغ میں گئے اور غسل کر کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور پڑھا۔ "اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ" اور کہا اے محمد! اللہ کی قسم روئے زمین پر کوئی چہرہ آپؐ کے چہرے سے زیادہ میرے لئے برا نہیں تھا لیکن آج آپ کے چہرے سے زیادہ مجھے کوئی چہرہ محبوب نہیں ہے۔ اللہ کی قسم کوئی دین آپؐ کے دین سے زیادہ مجھے برا نہیں لگتا تھا‘ لیکن آج آپ کا دین مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے۔ اللہ کی قسم کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مجھے برا نہیں لگتا تھا لیکن آج آپؐ کا شہر میرا سب سے زیادہ محبوب شہر ہے۔ آپؐ کے سواروں نے مجھے پکڑا تو میں عمرہ کا ارادہ کر چکا تھا۔ آپؐ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے کہا کہ وہ بے دین ہو گئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں محمد ﷺ کے ساتھ ایمان لے آیا ہوں اور خدا کی قسم‘ اب تمہارے یہاں یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک نبی کریم ﷺ اجازت نہ دے دیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٧٠- باب وفد بني حنيفة وحديث ثمامة ابنِ أثال.

(۲۰) باب إجلاء اليهود من الحجاز

(۲۰) یہودیوں کو حجاز سے نکال دینے کا بیان

۱۱۵۳– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ ، إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ : «انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ». فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَادَاهُمْ : «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا» فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ : «ذٰلِكَ أُرِيدُ». ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ . فَقَالُوا : قَدْ بَلَّغْتَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ ؛ فَقَالَ : «اعْلَمُوا أَنَّ الأَرْضَ للهِ وَرَسُولِهِ ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ ، وَإِلاَّ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الأَرْضُ للهِ وَرَسُولِهِ». أخرجه البخاري في : ٨٩– كتاب الإكراه : ٢– باب في بيع المكره ونحوه في الحق وغيره.

۱۱۵۳– حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں تھے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو۔ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب ہم "بیت المدراس" کے پاس پہنچے تو آنحضرت ﷺ نے انہیں آواز دی اے قوم یہود! اسلام لاؤ تم محفوظ ہو جاؤ گے۔ یہودیوں نے کہا۔ ابوالقاسم آپ نے پہنچا دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا بھی یہی مقصد ہے پھر آپ نے دوبارہ یہی فرمایا اور یہودیوں نے کہا کہ ابوالقاسم آپ نے پہنچا دیا۔ آنحضرت ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا۔ اور پھر فرمایا تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں جلا وطن کرتا ہوں۔ پس تم میں سے جس کے پاس مال ہو اسے چاہئے کہ جلا وطن ہونے سے پہلے اسے بیچ دے ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

۱۱۵٤– حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عنهما ، قَالَ : حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ ، فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ، حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ ، وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلاَدَهُمْ وَأَمْوالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ، إِلاَّ بَعْضَهُمْ ، لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ ﷺ. فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا. وَأَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ ، بَنِي قَيْنُقَاعَ ، وَهُمْ رَهْطُ

۱۱۵۴– حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنو نضیر اور **قریظہ** نے نبی کریم ﷺ سے (معاہدہ توڑ کر) لڑائی مول لی۔ اس لئے آپؐ نے قبیلہ بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا لیکن قبیلہ بنو **قریظہ** کو جلا وطن نہیں کیا اور اس طرح ان پر احسان فرمایا۔ پھر بنو **قریظہ** نے بھی جنگ مول لی۔ اس لئے آپؐ نے ان کے مردوں کو قتل کروایا۔ اور ان کی عورتوں' بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ صرف بعض بنی **قریظہ** اس سے الگ قرار دیئے گئے تھے۔ کیونکہ وہ حضور ﷺ کی پناہ میں آ گئے تھے اس لئے آپؐ نے انہیں پناہ دی' اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا' حضور اکرم ﷺ نے مدینہ کے تمام

عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ.

یہودیوں کو جلا وطن کر دیا تھا' بنو قینقاع کو بھی جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قبیلہ تھا' یہود بنی حارثہ کو اور مدینہ کے تمام یہودیوں کو۔

أخرجه البخاري في : ٦٤-كتاب المغازي : ١٤- باب حديث بني النضير.

(۲۲) باب جواز قتال من نقض العهد، وجواز إنزال أهل الحصن على حكم حاكم عدل أهل للحكم

(۲۲) جو عہد توڑ ڈالے اس سے لڑائی درست ہے اور محصورین قلعہ کو کسی عادل شخص کی ثالثی پر قلعہ سے باہر نکالنا جائز ہے

١١٥٥- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ، هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ، فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ» فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ : «إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ» قَالَ : فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ، وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ. قَالَ : «لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ».

۱۱۵۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بنو قریظہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ثالثی کی شرط پر ہتھیار ڈال کر قلعہ سے اتر آئے' تو رسول کریم ﷺ نے انہیں (سعد رضی اللہ عنہ کو) بلایا۔ اور وہ قریب ہی ایک جگہ ٹھیرے ہوئے تھے (کیونکہ زخمی تھے) حضرت سعد رضی اللہ عنہ گدھے پر سوار ہو کر آئے' جب وہ آپؐ کے قریب پہنچے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا' اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ (اور ان کو سواری سے اتارو) آخر آپ اتر کر آنحضرت ﷺ کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔ آپؐ نے فرمایا' کہ ان لوگوں (بنو قریظہ) نے ثالثی کی شرط پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ (اس لئے ان کا فیصلہ کر دیں) انہوں نے کہا کہ پھر میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں جتنے آدمی لڑنے والے ہیں' انہیں قتل کر دیا جائے' اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا' تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٦٨- باب إذا نزل العدو على حكم رجل.

١١٥٦- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ،

۱۱۵۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تھے۔ قریش کے ایک کافر شخص' حبان بن عرقہ نے ان پر تیر چلایا تھا۔ اور

۱۱۵۵۔ حضرت سعد کا فیصلہ حالات حاضرہ کے تحت بالکل مناسب تھا۔ اور اس کے بغیر قیام امن ناممکن تھا۔ وہ بنو قریظہ کے یہودیوں کی فطرت سے واقف تھے۔ ان کا یہ فیصلہ یہودی شریعت کے مطابق تھا۔ (راز)

رَمَاهُ فِي الأَكْحَلِ ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلاَحَ وَاغْتَسَلَ ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ ، فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ! وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ ، اخْرُجْ إِلَيْهِمْ . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «فَأَيْنَ؟» فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِهِ ، فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ. قَالَ : فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ ، وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ ، وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ.

وہ ان کے بازو کی رگ میں آ کے لگا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے مسجد میں ایک ڈیرہ لگا دیا تھا' تاکہ قریب سے ان کی عیادت کرتے رہیں۔ پھر جب آپؐ غزوہ خندق سے واپس ہوئے اور ہتھیار رکھ کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے۔ اور وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے کہا آپؐ نے ہتھیار رکھ دیئے۔ خدا کی قسم ابھی میں نے ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ آپؐ کو ان پر فوج کشی کرنی ہے۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کن پر؟ تو انہوں نے بنو **قریظہ** کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ بنو **قریظہ** تک پہنچے (اور یہودیوں نے اسلامی لشکر کے پندرہ دن کے سخت محاصرہ کے بعد) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعدؓ کو فیصلہ کا اختیار دیا۔ سعدؓ نے کہا کہ میں ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ جتنے لوگ ان کے جنگ کرنے کے قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں' اور ان کی عورتیں اور بچے قید کر لئے جائیں اور ان کا مال تقسیم کر لیا جائے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٠- باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب.

١١٥٧ - حديث عَائِشَةَ، أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللَّهُمَّ ! إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَأَخْرَجُوهُ ؛ اللَّهُمَّ ! فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ، فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ ؛ وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتَتِي فِيهَا. فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ . فَلَمْ يَرُعْهُمْ ، وَفِي

۱۱۵۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی تھی "اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تیرے راستے میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا۔ اور انہیں ان کے وطن سے نکالا۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ہماری اور ان کی لڑائی ختم کر دی ہے۔ لیکن اگر قریش سے ہماری لڑائی کا کوئی بھی سلسلہ ابھی باقی ہو تو مجھے اس کے لئے زندہ رکھنا۔ یہاں تک کہ میں تیرے راستے میں ان سے جہاد کروں اور اگر لڑائی کے سلسلے کو تو نے ختم ہی کر دیا ہے تو میرے زخموں کو پھر سے ہرا کر دے اور اسی میں میری موت واقع کر دے۔"

الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ ، إِلاَّ الدَّمُ يَسِيْلُ إِلَيْهِمْ. فَقَالُوا : يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ! مَا هذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا ، فَمَاتَ مِنْهَا رضي الله عنه.

اس دعا کے بعد سینے پر ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔ مسجد میں قبیلہ بنو غفار کے کچھ صحابہؓ کا بھی ایک خیمہ تھا۔ خون ان کی طرف بہہ کر آیا تو وہ گھبرائے اور انہوں نے کہا' اے خیمہ والو! تمہاری طرف سے یہ خون ہماری طرف کیوں بہہ کر آ رہا ہے؟ دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ ان کی وفات اسی میں ہوئی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٠- باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب.

(٢٣) باب من لزمه أمر فدخل عليه أمر آخر

(۲۳) جب دو ضروری کام آ جائیں تو کس کو پہلے کرنا چاہیے

١١٥٨- **حديث** ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَنَا ، لَمَّا رَجَعَ مِنَ الأَحْزَابِ : «لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلاَّ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ» فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لاَ نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا . وَقَالَ بَعْضُهُمْ : بَلْ نُصَلِّي ، لَمْ يُرَدْ مِنَّا ذلِكَ. فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ.

۱۱۵۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوہ خندق سے فارغ ہوئے تو ہم سے آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص بنو قریظہ کے محلّہ میں پہنچنے سے پہلے نماز عصر نہ پڑھے لیکن جب عصر کا وقت آیا تو بعض صحابہؓ نے راستہ ہی میں نماز پڑھ لی اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ ہم بنو قریظہ کے محلّہ میں پہنچنے پر نماز عصر پڑھیں گے اور کچھ حضرات کا خیال یہ ہوا کہ ہمیں نماز پڑھ لینی چاہیے کیونکہ آں حضرت ﷺ کا مقصد یہ نہیں تھا کہ نماز قضا کر لیں۔ پھر جب آپ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی پر بھی ملامت نہیں فرمائی۔

أخرجه البخاري في : ١٢- كتاب صلاة الخوف : ٥- باب صلاة الطالب والمطلوب راكبًا وإيماءً.

(٢٤) باب رد المهاجرين إلى الأنصار منائحهم من الشجر والثمر حين استغنوا عنها بالفتوح

(۲۴) انصار نے مہاجرین کو جو عطیات درخت اور پھل دیئے تھے جب اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو فتوحات کے سبب غنی کر دیا تو انہوں نے واپس لوٹا دیئے

١١٥٩- **حديث** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ

۱۱۵۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کے ساتھ کوئی بھی سامان نہ

مَكَّةَ، وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ ، يَعْنِي شَيْئًا ؛ وَكَانَتِ الأَنْصَارُ أَهْلَ الأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ ، وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ ؛ وَكَانَتْ أُمُّهُ ، أُمُّ أَنَسٍ ، أُمُّ سُلَيْمٍ ، كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِذَاقًا ، فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلاَتَهُ ، أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ ، فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا ، وَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ.

تھا۔ انصار زمین اور جائیداد والے تھے۔ انصار نے مہاجرین سے یہ معاملہ کر لیا کہ وہ اپنے باغات میں سے انہیں ہر سال پھل دیا کریں گے۔ اور اس کے بدلے مہاجرین ان کے باغات میں کام کیا کریں۔ حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیمؓ جو عبداللہ بن ابی طلحہؓ کی بھی والدہ تھیں' انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کا ایک باغ ہدیہ دے دیا تھا۔ لیکن آپ نے وہ باغ اپنی لونڈی ام ایمنؓ جو حضرت اسامہ بن زیدؓ کی والدہ تھیں' کو عنایت فرما دیا۔ نبی کریم ﷺ جب خیبر کے یہودیوں کی جنگ سے فارغ ہوئے اور مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے تحائف واپس کر دیئے جو انہوں نے پھلوں کی صورت میں دے رکھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت انس ؓ کی والدہ کا باغ بھی واپس کر دیا۔ اور حضرت ام ایمنؓ کو اس کے بجائے اپنے باغ میں سے (کچھ درخت) عنایت فرما دیئے۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ٣٥- باب فضل المنيحة.

١١٦٠ - حديث أَنَسٍ ﷺ ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلاَتِ، حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ . وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ ؛ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ ؛ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي ، تَقُولُ : كَلاَّ وَالَّذِي لا

۱۱۶۰۔ حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ بطور ہدیہ صحابہ اپنے باغ میں سے نبی کریم ﷺ کے لئے چند کھجور کے درخت مقرر کر دیتے تھے یہاں تک کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے قبائل فتح ہو گئے (تو رسول اللہ ﷺ نے ان ہدایا کو واپس کر دیا) میرے گھر والوں نے بھی مجھے اس کھجور کو' تمام کی تمام یا اس کا کچھ حصہ لینے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ حضور ﷺ نے وہ کھجور ام ایمنؓ کو دے دی تھی۔ اتنے میں وہ بھی آ گئیں اور کپڑا میری گردن میں ڈال کر کہنے لگیں' قطعاً نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ

إِلَهَ إِلاَّ هُوَ! لاَ يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا. أَوْ كَمَا قَالَتْ: وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «لَكِ كَذَا» وَتَقُولُ: كَلاَّ وَاللهِ! حَتَّى أَعْطَاهَا عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ، أَوْ كَمَا قَالَ.

پھل تمہیں نہیں ملیں گے۔ یہ رسول اللہ ﷺ مجھے عنایت فرما چکے ہیں۔ یا اسی طرح کے الفاظ انہوں نے بیان کئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس کے بدلے میں اتنا لے لو۔ (اور ان کا مال انہیں واپس کر دو) لیکن وہ اب بھی یہی کہے جا رہی تھیں کہ قطعاً نہیں' خدا کی قسم۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس کا دس گنا دینے کا وعدہ فرمایا (پھر انہوں نے مجھے چھوڑا) یا اسی طرح کے الفاظ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کئے۔

أخرجه البخاري في: ٦٤- كتاب المغازي: ٣٠- باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب.

(٢٥) باب أخذ الطعام من أرض العدو

(۲۵) دشمن کی سرزمین پر کھانا پینا

١١٦١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضي الله عنه، قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ، فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ، فَنَزَوْتُ لآخُذَهُ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ، فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

۱۱۶۱۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر کے محل کا محاصرہ کئے ہوئے تھے' کسی شخص نے ایک کپی پھینکی جس میں چربی بھری ہوئی تھی۔ میں اسے لینے کے لئے لپکا' لیکن مڑ کر جو دیکھا تو پاس ہی نبی کریم ﷺ موجود تھے۔ میں شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

أخرجه البخاري في: ٥٧- كتاب فرض الخمس: ٢٠- باب ما يصب من الطعام في ارض الحرب.

(٢٦) باب كتاب النبي ﷺ إلى هرقل يدعوه إلا الإسلام

(۲۶) ہرقل کے نام رسول اللہ ﷺ کے خط کا بیان جس میں اس کو دعوت اسلام دی گئی تھی

١١٦٢- حديث أَبِي سُفْيَانَ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوسُفْيَانَ، مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ:

۱۱۶۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے براہ راست بیان کیا۔ انہوں نے بتلایا کہ جس مدت میں میرے اور رسول کریم ﷺ کے درمیان صلح (حدیبیہ) تھی' میں (سفر تجارت پر) گیا ہوا تھا اور

☆ حضرت ابوسفیان بن صخر بن حرب رضی اللہ عنہ امیر معاویہؓ کے والد ماجد ہیں۔ واقعہ فیل سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔ جاہلیت میں سرداران قریش میں شمار ہوتے تھے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور غزوہ حنین میں شریک رہے نبی اکرم ﷺ نے حنین کی غنیمتوں میں سے انہیں ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا کی۔ غزوہ طائف میں آپ کی آنکھ پھوڑ دی گئی تھی پھر اسی طرح رہے حتیٰ کہ یرموک کے دن دوسری آنکھ کو پتھر لگا تو نابینے ہو گئے تھے۔ ۳۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ. قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ، فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ. قَالَ: فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ، فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ؛ فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا. فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي. ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ، فَقَالَ قُلْ لَهُمْ: إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَايْمُ اللهِ! لَوْ لَا أَنْ يُؤْثِرُوا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قَالَ: قُلْتُ لَا. فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ لَا. قَالَ: أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ. قَالَ: يَزِيدُونَ

شام میں تھا کہ آنحضور ﷺ کا خط ہرقل کے پاس پہنچا۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ وہ خط لائے تھے۔ اور عظیم بصریٰ کے حوالے کر دیا تھا اور ہرقل کے پاس اسی سے پہنچا تھا۔ ابو سفیان نے بیان کیا کہ ہرقل نے پوچھا کیا ہمارے حدود سلطنت میں اس شخص کی قوم کے بھی کچھ لوگ ہیں جو نبی ہونے کا دعویدار ہے؟ درباریوں نے بتایا کہ جی ہاں موجود ہیں۔ ابو سفیان نے بیان کیا کہ پھر مجھے قریش کے چند دوسرے آدمیوں کے ساتھ بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے دربار میں داخل ہوئے اور اس کے سامنے ہمیں بٹھا دیا گیا' اس نے پوچھا' تم لوگوں میں اس شخص سے زیادہ قریب کون ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے کہا کہ میں زیادہ قریب ہوں۔ اب درباریوں نے مجھے بادشاہ کے بالکل قریب بٹھا دیا اور میرے دوسرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا' اس کے بعد ترجمان کو بلایا اور اس سے ہرقل نے کہا کہ انہیں بتاؤ کہ میں اس شخص کے بارے میں تم سے کچھ سوالات کروں گا۔ جو نبی ہونے کا دعویدار ہے' اگر یہ (یعنی ابو سفیان) جھوٹ بولے تو تم اس کے جھوٹ کو ظاہر کر دینا۔ ابو سفیان رضی اللہ عنہ کا بیان تھا کہ اللہ کی قسم' اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ میرے ساتھی کہیں میرے جھوٹ بولنے کو ظاہر نہ کر دیں تو میں (آنحضرت ﷺ کے بارے میں) ضرور جھوٹ بولتا۔

پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ اپنے نسب میں کیسے ہیں؟ ابو سفیان نے بتلایا کہ ان کا نسب ہم میں بہت ہی عزت والا ہے۔ اس نے پوچھا کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ بیان کیا کہ میں نے کہا' نہیں۔ اس نے پوچھا' تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی ان پر جھوٹ کی تہمت لگائی تھی؟ میں نے کہا نہیں۔ پوچھا ان کی پیروی معزز لوگ زیادہ کرتے ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کہ قوم کے کمزور لوگ زیادہ ہیں۔ اس

أَوْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ : قُلْتُ لاَ ، بَلْ يَزِيدُونَ. قَالَ : هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ؟ قَالَ : قُلْتُ لاَ. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ : قُلْتُ نَعَمْ قَالَ : فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ : قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالاً ، يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ. قَالَ : فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قَالَ : قُلْتُ لاَ ، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ لاَ نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا. قَالَ : وَاللهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ. قَالَ : فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ لاَ.

ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ : قُلْ لَهُ : إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ. فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ. وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ ، أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ؟ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ : وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟

نے پوچھا' ان کے ماننے والوں میں زیادتی ہوتی رہتی ہے یا کمی؟ میں نے کہا کہ نہیں بلکہ زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ پوچھا کبھی ایسا بھی کوئی واقعہ پیش آیا ہے کہ کوئی شخص ان کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو کر ان سے پھر گیا ہو۔ میں نے کہا ایسا بھی کبھی نہیں ہوا۔ اس نے پوچھا' تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ اس نے پوچھا تمہاری ان کے ساتھ جنگ کا کیا نتیجہ رہا؟ میں نے کہا کہ ہماری جنگ کی مثال ایک ڈول کی ہے کہ کبھی ان کے ہاتھ میں اور کبھی ہمارے ہاتھ میں۔ اس نے پوچھا' کبھی انہوں نے تمہارے ساتھ کوئی دھوکہ بھی کیا؟ میں نے کہا کہ اب تک تو نہیں کیا' لیکن آج کل بھی ہمارا ان سے ایک معاہدہ چل رہا ہے' نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں ان کا طرز عمل کیا رہے گا۔ ابو سفیانؓ نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم اس جملہ کے سوا اور کوئی بات میں اس پوری گفتگو میں اپنی طرف سے نہیں ملا سکا۔ پھر اس نے پوچھا اس سے پہلے بھی یہ دعویٰ تمہارے یہاں کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا' اس سے کہو کہ میں نے تم سے نبی کے نسب کے بارے میں پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم لوگوں میں باعزت اور اونچے نسب کے سمجھے جاتے ہیں' انبیاء کا بھی یہی حال ہے۔ ان کی بعثت ہمیشہ قوم کے صاحب حسب و نسب خاندان میں ہوتی ہے اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا کوئی ان کے باپ دادوں میں بادشاہ گذرا ہے تو تم نے اس کا انکار کیا' میں اس سے اس فیصلہ پر پہنچا کہ اگر ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو ممکن تھا کہ وہ اپنی خاندانی سلطنت کو اس طرح واپس لینا چاہتے ہوں۔ اور میں نے تم سے ان کی اتباع کرنے والوں کے متعلق پوچھا کہ آیا وہ قوم کے کمزور لوگ ہیں یا اشراف' تو تم نے بتایا کہ کمزور لوگ ان کی پیروی کرنے والوں میں (زیادہ) ہیں' یہی طبقہ ہمیشہ سے انبیاء کی اتباع کرتا

فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ. وَكَذلِكَ الإِيمَانُ إِذا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ. وَكَذلِكَ الإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالاً، يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ. وَكَذلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لاَ يَغْدِرُ. وَكَذلِكَ الرُّسُلُ لاَ تَغْدِرُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ هذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ. فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ. قَالَ: إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ. وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ. وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ. وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ

رہا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے ان پر جھوٹ کا کبھی شبہ کیا تھا تو تم نے اس کا بھی انکار کیا' میں نے اس سے یہ سمجھا کہ جس شخص نے لوگوں کے معاملہ میں کبھی جھوٹ نہ بولا ہو وہ اللہ کے معاملے میں کس طرح جھوٹ بول دے گا۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو کر کوئی شخص ان کے دین سے کبھی پھرا بھی ہے تو تم نے اس کا بھی انکار کیا' ایمان کا یہی اثر ہوتا ہے جب وہ دل کی گہرائیوں میں اتر جائے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے ماننے والوں کی تعداد بڑھتی رہتی ہے یا کم ہوتی ہے تو تم نے بتایا کہ ان میں اضافہ ہی ہوتا ہے' ایمان کا یہی معاملہ ہے' یہاں تک کہ وہ کمال کو پہنچ جائے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے' تو تم نے بتایا کہ جنگ کی ہے اور تمہارے درمیان لڑائی کا نتیجہ ایسا رہا ہے کہ کبھی تمہارے حق میں اور کبھی ان کے حق میں۔ انبیاء کا بھی یہی معاملہ ہے' انہیں آزمائشوں میں ڈالا جاتا ہے اور آخر انجام انہی کے حق میں ہوتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ اس نے تمہارے ساتھ کبھی خلاف عہد بھی معاملہ کیا ہے تو تم نے اس سے بھی انکار کیا۔ انبیاء کبھی عہد کے خلاف نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تمہارے یہاں اس طرح کا دعویٰ پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو تم نے کہا کہ پہلے کسی نے اس طرح کا دعویٰ نہیں کیا' میں اس سے اس فیصلے پر پہنچا کہ اگر کسی نے تمہارے یہاں اس سے پہلے اس طرح کا دعویٰ کیا ہوتا تو یہ کہا جا سکتا تھا کہ یہ بھی اسی کی نقل کر رہے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر ہرقل نے پوچھا وہ تمہیں کن چیزوں کا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا نماز' زکوٰۃ' صلہ رحمی اور پاکدامنی کا' آخر اس نے کہا کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یقیناً وہ نبی ہیں اس کا علم تو مجھے بھی تھا کہ ان کی نبوت کا زمانہ قریب

لأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ. وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ. وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ.

قَالَ : ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَرَأَهُ ، فَإِذَا فِيهِ : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ. سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى. أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الإِسْلاَمِ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الأَرِيسِيِّينَ. ﴿وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلاَّ اللهَ﴾ . . . إِلَى قَوْلِهِ ﴿اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾».

فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ عِنْدَهُ ، وَكَثُرَ اللَّغَطُ ، وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا.

قَالَ : فَقُلْتُ لأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا : لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ ، أَنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ. فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الإِسْلاَمَ.

ہے۔ لیکن یہ خیال نہ تھا کہ وہ تمہاری قوم میں ہوں گے۔ اگر مجھے ان تک پہنچ سکنے کا یقین ہوتا تو میں ضرور ان سے ملاقات کرتا اور اگر میں ان کی خدمت میں ہوتا تو ان کے قدموں کو دھوتا اور ان کی حکومت میرے ان دو قدموں تک پہنچ کر رہے گی۔

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اسے پڑھا اور اس میں یہ لکھا ہوا تھا' اللہ' رحمٰن' رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں' اللہ کے رسول کی طرف سے عظیم روم ہرقل کی طرف' سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے' امابعد' میں تمہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں' اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤ گے اور اسلام لاؤ تو اللہ تمہیں دہرا اجر دے گا۔ لیکن تم نے اگر منہ موڑا تو تمہاری رعایا (کے کفر کا بار بھی) تم پر ہو گا اور "اے کتاب والو' ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے وہ یہ کہ ہم سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں نہ اللہ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیرلیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔ (آل عمران: ۶۴)"

جب ہرقل خط پڑھ چکا تو دربار میں بڑا شور برپا ہو گیا' اور پھر ہمیں دربار سے باہر کر دیا گیا۔ باہر آکر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا معاملہ تو اب اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ ملک بنی الاصفر (ہرقل) بھی ان سے ڈرنے لگا' اس واقعہ کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضور ﷺ غالب آکر رہیں گے' اور آخر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی روشنی میرے دل میں بھی ڈال ہی دی۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٣- سورة آل عمران : ٤- باب قل يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء.

(۲۸) باب في غزوة حنين

۱۱۶۳- حديث الْبَرَاءِ ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ : أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ! يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لاَ ، وَاللهِ! مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلاَحٍ ، فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً ، جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ ، مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ ، فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ. وَابْنُ عَمِّهِ ، أَبُوسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ؛ ثُمَّ قَالَ : «أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ». ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ.

(۲۸) غزوۂ حنین کا بیان

۱۱۶۳۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے ایک صاحب نے پوچھا کہ اے ابو عمارہ! کیا آپ لوگوں نے حنین کی لڑائی میں فرار اختیار کیا تھا؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے (جو لشکر کے قائد تھے) پشت ہرگز نہیں پھیری تھی۔ البتہ آپ کے اصحاب میں جو نوجوان بے سرو سامان تھے، جن کے پاس نہ زرہ تھی نہ خود اور کوئی ہتھیار بھی نہیں لے گئے تھے، انہوں نے ضرور میدان چھوڑ دیا تھا کیونکہ مقابلہ میں ہوازن اور بنو نصر کے بہترین تیرانداز تھے کہ کم ہی ان کا کوئی تیر خطا جاتا۔ چنانچہ انہوں نے خوب تیر برسائے اور شاید ہی کوئی نشانہ ان کا خطا ہوا ہو (اس دوران میں مسلمان) نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔ آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور آپ کے چچیرے بھائی ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آپ نے سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگی۔ پھر فرمایا میں نبی ہوں، اس میں غلط بیانی کا کوئی شائبہ نہیں، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔ اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کی (نئے طریقے پر) صف بندی کی۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ٩٧- باب من صف أصحابه عند الهزيمة ونزل عن دابته واستنصر.

۱۱٦٤- حديث الْبَرَاءِ ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ : أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ : لَكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ. كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً ، وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ ، فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ. وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ

۱۱۶۴۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے قبیلہ قیس کے ایک آدمی نے پوچھا کہ کیا تم لوگ نبی کریم ﷺ کو غزوہ حنین میں چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے؟ حضرت براء نے کہا لیکن رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے، قبیلہ ہوازن کے لوگ تیرانداز تھے، جب ان پر ہم نے حملہ کیا تو وہ پسپا ہو گئے، پھر ہم لوگ مال غنیمت میں لگ گئے۔ آخر ہمیں ان کے تیروں کا سامنا کرنا پڑا۔ میں نے خود دیکھا تھا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے سفید خچر پر

ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِزِمَامِهَا ، وَهُوَ يَقُولُ : «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ».

سوار تھے۔ اور حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ حضور فرما رہے تھے' میں نبی ہوں' اس میں جھوٹ نہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٥٤- باب قول الله تعالى - ﴿ويوم حنين إذ أعجبتكم كثرتكم﴾-

(٢٩) باب غزوة الطائف

(۲۹) غزوۂ طائف کا بیان

١١٦٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا ، قَالَ : «إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ» فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ ، وَقَالُوا : نَذْهَبُ وَلاَ نَفْتَحُهُ! وَقَالَ مَرَّةً ، نَقْفُلُ! فَقَالَ : «اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ» فَغَدَوْا ، فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ. فَقَالَ : «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ» فَأَعْجَبَهُمْ. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ .

۱۱۶۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو دشمن کا کچھ بھی نقصان نہیں کیا' آخر آپؐ نے فرمایا کہ اب انشاء اللہ ہم واپس ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کے لئے ناکام لوٹنا بڑا شاق گذرا۔ انہوں نے کہا کہ واہ بغیر فتح کے ہم واپس چلے جائیں (راوی نے ایک مرتبہ نذھب کے بجائے نقفل کا لفظ استعمال کیا۔ یعنی ہم لوٹ جائیں اور طائف کو فتح نہ کریں) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر صبح سویرے میدان میں جنگ کے لئے آ جاؤ۔ صحابہ صبح سویرے ہی آ گئے لیکن ان کی بڑی تعداد زخمی ہو گئی۔ اب پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ ہم کل واپس چلیں گے۔ صحابہؓ نے اسے بہت پسند کیا۔ آنحضور ﷺ اس پر ہنس پڑے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٥٦- باب غزوة الطائف.

(٣٢) باب إزالة الأصنام من حول الكعبة

(۳۲) کعبہ سے بتوں کو ہٹانے کا بیان

١١٦٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه ، قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ ، وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلاَثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا ، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ ، وَجَعَلَ يَقُولُ: ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ الآيَةَ.

۱۱۶۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (فتح مکہ کے دن جب) مکہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس کو آپ ان بتوں پر مارنے لگے اور فرمانے لگے کہ "حق آ گیا اور باطل مٹ گیا"۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ٣٢- باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر.

(٣٤) باب صلح الحديبية في الحديبية

١١٦٧ – حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ ، كَتَبَ عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا ، فَكَتَبَ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ﷺ . فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ : لاَ تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، لَوْ كُنْتَ رَسُولاً لَمْ نُقَاتِلْكَ ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ : «امْحُهُ» فَقَالَ عَلِيٌّ : مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ. فَمَحَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ ، وَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، وَلاَ يَدْخُلُوهَا إِلاَّ بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ فَسَأَلُوهُ : مَا جُلُبَّانُ السِّلاَحِ؟ فَقَالَ: الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ.

أخرجه البخاري في : ٥٣- كتاب الصلح : ٦- باب كيف يكتب هذا ما صالح فلان ابن فلان.

(۳۴) صلح حدیبیہ کا بیان

۱۱۶۷۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کی صلح (قریش سے) کی تو اس کی دستاویز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھی تھی۔ انہوں نے اس میں لکھا' محمد اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے۔ مشرکین نے اس پر اعتراض کیا' کہ لفظ محمد ﷺ کے ساتھ رسول اللہ نہ لکھو' اگر آپ رسول اللہ ہوتے تو ہم آپ سے لڑتے ہی کیوں؟ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا' کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو اسے نہیں مٹا سکتا۔ تو آنحضرت ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے مٹا دیا۔ اور مشرکین کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ آپؐ اپنے اصحاب کے ساتھ (آئندہ سال) تین دن کے لئے مکہ آئیں اور ہتھیار میان میں رکھ کر داخل ہوں۔ (حضرت براء سے ان کے) شاگردوں نے پوچھا کہ جلبان السلاح (جس کا یہاں ذکر ہے) کیا چیز ہوتی ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میان اور جو چیز اس کے اندر ہوتی ہے (اس کا نام جلبان ہے)

١١٦٨ – حديث سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ. عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كُنَّا بِصِفِّينَ ، فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ ، فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالاً لَقَاتَلْنَا ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ فَقَالَ : «بَلَى» فَقَالَ : أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَهُمْ فِي

۱۱۶۸۔ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' کہ ہم مقام صفین میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ پھر حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا' اے لوگو! تم خود اپنی رائے کو غلط سمجھو۔ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اگر ہمیں لڑنا ہوتا تو اس وقت ضرور لڑتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس موقع پر آئے (یعنی حدیبیہ میں) اور عرض کیا' یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ کیوں نہیں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

النَّارِ؟ قَالَ : «بَلَى» قَالَ : فَعَلَى مَا نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا؟ أَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ : «ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللهُ أَبَدًا» فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ؛ فَقَالَ : إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللهُ أَبَدًا. فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ ، فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عُمَرَ إِلَى آخِرِهَا. فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَوَ فَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ : «نَعَمْ».

ہم اپنے دین کے معاملے میں پھر کیوں دبیں؟ کیا ہم (مدینہ) واپس چلے جائیں گے۔ اور ہمارے اور ان کے درمیان اللہ کوئی فیصلہ نہیں کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں' اور اللہ مجھے کبھی برباد نہیں کرے گا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے وہی سوالات کئے جو نبی کریم ﷺ سے ابھی کر چکے تھے۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں' اور اللہ انہیں کبھی برباد نہیں ہونے دے گا۔ پھر سورہ فتح نازل ہوئی' اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسے آخر تک پڑھ کر سنایا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہی فتح ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! بے شک یہی فتح ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٨- كتاب الجزية : ١٨- باب حدثنا عبدان.

(٣٧) باب غزوة أحدٍ

(۳۷) غزوۂ احد کا بیان

١١٦٩- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. فَقَالَ : جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ ، وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ ؛ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ ، عَلَيْهَا السَّلاَمُ ، تَغْسِلُ الدَّمَ ، وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ ؛ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لاَ يَزِيدُ إِلاَّ كَثْرَةً ، أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ، ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ ، فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

۱۱۶۹۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے احد کی لڑائی میں نبی کریم ﷺ کے زخمی ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتلایا آپؐ کے چہرہ مبارک پر زخم آئے اور آپ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے اور "خود" آپؐ کے سر مبارک پر ٹوٹ گئی تھی (جس سے سر پر زخم آئے تھے) حضرت فاطمہؓ خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی ڈال رہے تھے جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون برابر بڑھتا ہی جا رہا ہے تو انہوں نے ایک چٹائی جلائی اور اس کی راکھ کو آپؐ کے زخموں پر لگا دیا جس سے خون بہنا بند ہو گیا۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ٨٥- باب لُبس البيضة.

١١٧٠- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ.

۱۱۷۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا گویا کہ میں

قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ : «اللَّهُمَّ ! اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ».

نبی کریم ﷺ کو اس وقت دیکھ رہا ہوں آپ بنی اسرائیل کے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم نے انہیں مارا اور خون آلود کر دیا۔ لیکن وہ نبی علیہ السلام خون صاف کرتے جاتے اور یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما۔ یہ لوگ جانتے نہیں ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٠-كتاب الأنبياء : ٥٤- باب حدثنا أبو اليمان.

(٣٨) باب اشتداد غضب الله على من قتله رسول الله ﷺ

(٣٨) جس کو رسول اللہ ﷺ خود قتل کریں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے

١١٧١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ» يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ «اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَبِيلِ اللهِ».

١١٧١- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر انتہائی سخت ہوا جس نے اس کے نبی کے ساتھ یہ کیا۔ آپؐ کا اشارہ آگے کے دندان مبارک (کے ٹوٹ جانے) کی طرف تھا' اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص (ابی بن خلف) پر انتہائی سخت ہوا جسے اس کے رسول (ﷺ) نے اللہ کے راستے میں قتل کیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٢٤- باب ما أصاب النبي ﷺ من الجراح يوم أحد.

(٣٩) باب ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين

(٣٩) رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھوں جو تکلیف پائی اس کا ذکر

١١٧٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ ، وَأَبُوجَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ ؛ إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَى جَزُورِ بَنِي فُلاَنٍ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ ، فَجَاءَ بِهِ، فَنَظَرَ حَتَّى سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ عَلَى

١١٧٢- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کعبہ کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے ساتھی (بھی وہیں) بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص ہے جو فلاں قبیلے کی (جو) اونٹنی ذبح ہوئی ہے (اس کی) اوجھڑی اٹھا لائے اور (لاکر) جب محمد سجدہ میں جائیں تو ان کی پیٹھ پر رکھ دے۔ یہ سن کر ان میں سے ایک سب سے زیادہ بد بخت (آدمی) اٹھا۔ اور وہ اوجھڑی لے کر آیا اور دیکھتا رہا۔ جب آپ نے سجدہ کیا تو اس نے اس اوجھڑی کو آپ کے دونوں کندھوں

ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا ، لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ! قَالَ : فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدٌ لاَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ. حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ ، فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ» ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ. قَالَ : وَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمَّى : «اللَّهُمَّ ! عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ ، وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ» وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ يَحْفَظْهُ. قَالَ : فَوَا الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَرْعَى فِي الْقَلِيبِ ، قَلِيبِ بَدْرٍ.

کے درمیان رکھ دیا (عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں یہ (سب کچھ) دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کاش! (اس وقت) مجھے روکنے کی طاقت ہوتی۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ ہنسنے لگے اور (ہنسی کے مارے) لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ اور رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے (بوجھ کی وجہ سے) اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ آئیں اور وہ بوجھ آپ کی پیٹھ پر سے اتار کر پھینکا۔ تب آپؐ نے سر اٹھایا پھر تین بار فرمایا۔ یا اللہ! تو قریش کو پکڑ لے' یہ (بات) ان کافروں پر بہت بھاری ہوئی کہ آپؐ نے انہیں بد دعا دی ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر (مکہ) میں جو دعا کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ پھر آپ نے (ان میں سے) ہر ایک کا (جدا جدا) نام لیا کہ اے اللہ ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دے۔ ابو جہل' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' ولید بن عتبہ۔ امیہ ابن خلف اور عقبہ ابن ابی معیط کو۔ ساتویں (آدمی) کا نام (بھی) لیا مگر مجھے یاد نہیں رہا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ جن لوگوں کے (بد دعا کرتے وقت) آپؐ نے نام لئے تھے۔ میں نے ان (کی لاشوں) کو بدر کے کنویں میں پڑا ہوا دیکھا۔

أخرجه البخاري في : ٤- كتاب الوضوء : ٦٩- باب إذا أُلقي على ظهر المصلي قذر أو جيفة لم تفسد عليه صلاته.

١١٧٣- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ : هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ قَالَ : «لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ ، وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ

۱۱۷۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا آپ پر کوئی دن احد کے دن سے بھی زیادہ سخت گذرا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری قوم (قریش) کی طرف سے میں نے کتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس سارے دور میں عقبہ کا دن مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا۔ یہ وہ موقعہ تھا جب میں نے (طائف کے سردار) کنانہ بن عبد یالیل بن عبد کلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا

الْعَقَبَةِ ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كِلَالٍ. فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ. فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي ، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلاَّ وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ ، فَنَادَانِي فَقَالَ : إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ. فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ! فَقَالَ ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الأَخْشَبَيْنِ ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ أَصْلاَبِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ ، لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا».

تھا۔ لیکن اس نے (اسلام قبول نہیں کیا اور) میری دعوت کو رو کر دیا۔ میں وہاں سے انتہائی رنجیدہ ہو کر واپس ہوا۔ جب میں قرن الثعالب پہنچا' تب مجھ کو کچھ ہوش آیا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بدلی کا ایک ٹکڑا میرے اوپر سایہ کئے ہوئے ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ جبرئیل علیہ السلام اس میں موجود ہیں' انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں سن چکا ہے اور جو انہوں نے رد کیا ہے وہ بھی سن چکا ہے۔ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے' آپ ان کے بارے میں جو چاہیں اس کا اسے حکم دے دیں۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی' انہوں نے مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمد! پھر انہوں نے بھی وہی بات کہی' آپ جو چاہیں (اس کا مجھے حکم فرمائیں) اگر آپ چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑ ان پر لا کر ملا دوں (جن سے وہ چکنا چور ہو جائیں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا' مجھے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کرے گی' اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔

أخرجه البخاري في: ٥٩-كتاب بدء الخلق : ٧- باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

١١٧٤- حديث جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ ، وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ ، فَقَالَ : «هَلْ أَنْتِ إِلاَّ إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ!».

۱۱۷۴۔ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کسی لڑائی کے موقعہ پر موجود تھے اور آپؐ کی انگلی زخمی ہو گئی تھی۔ آپ نے انگلی سے مخاطب ہو کر فرمایا تیری حقیقت ایک زخمی انگلی کے سوا کیا ہے اور جو کچھ ملا ہے اللہ کے راستے میں ملا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٩- باب من ينكب في سبيل الله.

١١٧٥- حديث جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رضي الله عنه ، قَالَ : اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَلَمْ يَقُمْ

۱۱۷۵۔ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بیمار پڑ گئے اور دو یا تین راتوں کو (تہجد کے لئے) نہیں

لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا. فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ : يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ ، لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ- ﴿وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى﴾-.

اٹھ سکے۔ پھر ایک عورت (ابولہب کی بیوی عوراء) آئی اور کہنے لگی' اے محمد! میرا خیال ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے' دو یا تین راتوں سے دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے پاس وہ نہیں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ الضحیٰ نازل کی' یعنی "قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے' کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے۔" آخر تک

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٩٣-سورة الضحى : ١- باب حدثنا أحمد بن يونس.

(٤٠) باب في دعاء النبي ﷺ إلى الله وصبره على أذى المنافقين

(۴۰) نبی ﷺ کا اللہ سے دعا کرنا اور منافقوں کی تکلیف پر صبر کرنا

١١٧٦- حديث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا ، عَلَيْهِ إِكَافٌ ، تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ ، وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ، وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ. حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلاَطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ ، عَبَدَةِ الأَوْثَانِ، وَالْيَهُودِ ؛ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ ، خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ، ثُمَّ قَالَ: لاَ تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا. فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ

۱۱۷۶۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان بندھا ہوا تھا اور نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک مخملی چادر بچھی ہوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے سواری پر اپنے پیچھے اسامہ بن زید کو بٹھایا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جارہے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرت ﷺ ایک مجلس سے گذرے جس میں مسلمان' بت پرست' مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول بھی ان میں تھا۔ مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب مجلس پر سواری کا گرد پڑا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر سے اپنی ناک چھپالی اور کہا کہ ہمارے اوپر غبار نہ اڑاؤ۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے سلام کیا اور وہاں رک گئے اور اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول بولا' میاں میں ان باتوں کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اگر وہ چیزیں حق ہیں جو تم کہتے ہو تو ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو۔ اپنے گھر جاؤ

عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ : أَيُّهَا الْمَرْءُ! لاَ أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا ، إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا ، فَلاَ تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا ، وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ.

قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ : اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ. فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودَ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا ؛ فَلَمْ يَزِلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ. ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ. فَقَالَ : «أَيْ سَعْدُ! أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟» يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ «قَالَ كَذَا وَكَذَا» قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ! وَاصْفَحْ ، فَوَاللهِ! لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ. فَلَمَّا رَدَّ اللهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ ، شَرِقَ بِذَلِكَ ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ . فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

اور ہم سے جو تمہارے پاس آئے' اس سے بیان کرو۔ اس پر ابن رواحہؓ نے کہا آپؐ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں' مشرکوں اور یہودیوں میں اس بات پر تو تو میں میں ہونے لگی اور قریب تھا کہ وہ کوئی ارادہ کر بیٹھیں اور ایک دوسرے پر حملہ کر دیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ انہیں برابر خاموش کراتے رہے اور جب وہ خاموش ہو گئے تو آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ کے یہاں گئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا' سعد تم نے نہیں سنا کہ ابو حباب نے آج کیا بات کہی ہے! آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ یہ باتیں کہی ہیں۔ حضرت سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسے معاف کر دیجئے اور درگذر فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطا فرمانا تھا۔ اس بستی (مدینہ منورہ) کے لوگ (آپ کی تشریف آوری سے پہلے) اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہنا دیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ کو عطا فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا ہے جو آپ نے دیکھا۔ چنانچہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ٢٠- باب التسليم في مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين.

١١٧٧- حديث أَنَسٍ ﷺ ، قَالَ : قِيلَ

۱۱۷۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے

لِلنَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ! فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَرَكِبَ حِمَارًا، فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ، وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ. فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، وَاللهِ! لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْهُمْ: وَاللهِ! لَحِمَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ. فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَشَتَمَا، فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ، فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالأَيْدِي وَالنِّعَالِ. فَبَلَغَنَا أَنَّهَا أُنْزِلَتْ - ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾.

عرض کیا گیا' اگر آپ عبداللہ بن ابی (منافق) کے یہاں تشریف لے چلتے تو بہتر تھا۔ آنحضرت ﷺ اس کے یہاں ایک گدھے پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ صحابہؓ پیدل آپ کے ہمراہ تھے۔ جدھر سے آپ گذر رہے تھے وہ شور زمین تھی۔ جب نبی کریم ﷺ اس کے یہاں پہنچے تو وہ (عبداللہ بن ابی) کہنے لگا' آپ ذرا دور ہی رہئے' آپ کے گدھے کی بو نے میرا دماغ پریشان کر دیا ہے۔ اس پر ایک انصاری صحابی بولے کہ اللہ کی قسم' رسول اللہ ﷺ کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے۔ عبداللہ (منافق) کی طرف سے اس کی قوم کا ایک شخص ان صحابی کی اس بات پر غصہ ہو گیا۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ پھر دونوں طرف سے دونوں کے حمایتی مشتعل ہو گئے' اور ہاتھا پائی' چھڑی اور جوتے تک نوبت پہنچ گئی۔ (حضرت انس کہتے ہیں) ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ آیت اسی موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ''اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔'' (الحجرات:۹)

أخرجه البخاري في : ٥٣- كتاب الصلح : ١- باب ما جاء في الإصلاح بين الناس.

(٤١) باب قتل أبي جهل

(۴۱) ابو جہل کا قتل

١١٧٨- حديث أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، يَوْمَ بَدْرٍ: «مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ، حَتَّى بَرَدَ. فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ: أَنْتَ! أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ، أَوْ قَالَ: قَتَلْتُمُوهُ.

۱۱۷۸۔ حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کی لڑائی کے دن فرمایا' کون دیکھ کر آئے گا کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ حضرت ابن مسعودؓ معلوم کرنے گئے تو دیکھا کہ عفراء کے دونوں لڑکوں نے اسے قتل کر دیا تھا اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ انہوں نے اس کی داڑھی پکڑ کر کہا' تو ہی ابو جہل ہے؟ تو ابو جہل نے کہا' کیا اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے آج اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے' یا (اس نے یوں کہا کہ) تم لوگوں نے اسے قتل کر ڈالا ہے؟

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٨- باب قتل أبي جهل.

(٤٢) باب قتل كعب بن الأشرف طاغوت اليهود

(۴۲) یہود کے طاغوت کعب بن اشرف کا قتل

۱۱۷۹ – حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ» فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ : «نَعَمْ» قَالَ : فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا . قَالَ «قُلْ». فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، فَقَالَ : إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً ، وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا، وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ. قَالَ : وَأَيْضًا ، وَاللهِ لَتَمَلُّنَّهُ. قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلاَ نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ. وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ. فَقَالَ : نَعَمْ ، ارْهَنُونِي. قَالُوا : أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ؟ قَالَ : ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ. قَالُوا : كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا ، وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ؟ قَالَ : ارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ. قَالُوا : كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا ، فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ ، هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا ، وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللأْمَةَ (يَعْنِي السِّلاَحَ) فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ ، فَجَاءَهُ لَيْلاً وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ ، وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ. فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ ، فَنَزَلَ

۱۱۷۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا' کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرکے آئے گا؟ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت ستا رہا ہے۔ اس پر محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اجازت دیں گے کہ میں اسے قتل کر آؤں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں مجھ کو یہ پسند ہے۔ انہوں نے عرض کیا' پھر آپؐ مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں اس سے کچھ باتیں کہوں۔ آپؐ نے انہیں اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور اس سے کہا' یہ شخص (اشارہ حضور ﷺ کی طرف تھا) ہم سے صدقہ مانگتا رہتا ہے اور اس نے ہمیں تھکا مارا ہے۔ اس لئے میں تم سے قرض لینے آیا ہوں۔ اس پر کعب نے کہا' ابھی آگے دیکھنا' خدا کی قسم' بالکل اکتا جاؤ گے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا' چونکہ ہم نے بھی اب ان کی اتباع کرلی ہے اس لئے جب تک یہ نہ کھل جائے کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے' انہیں چھوڑنا بھی مناسب نہیں۔ میں تم سے ایک وسق یا (راوی نے بیان کیا کہ) دو وسق غلہ قرض لینے آیا ہوں۔ کعب بن اشرف نے کہا' ہاں' میرے پاس کچھ گروی رکھ دو۔ انہوں نے پوچھا' گروی میں تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا' اپنی عورتوں کو رکھ دو۔ انہوں نے کہا کہ تم عرب کے بہت خوبصورت مرد ہو۔ ہم تمہارے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں۔ اس نے کہا' پھر اپنے بچوں کو گروی رکھ دو۔ انہوں نے کہا' ہم بچوں کو کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں۔ کل انہیں اسی پر گالیاں دی جائیں گی کہ ایک یا دو وسق غلے پر انہیں رہن رکھ دیا گیا تھا۔ یہ تو بڑی بے غیرتی ہوگی۔ البتہ ہم تمہارے پاس اپنے "لامہ" گروی رکھ سکتے ہیں۔ (یعنی ہتھیار) محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور رات کے وقت اس کے یہاں آئے۔ ان کے ساتھ ابونائلہ بھی موجود تھے وہ کعب

إِلَيْهِمْ ؛ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : أَيْنَ تَخْرُجُ هَـذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِـي أَبُـو نَائِلَـةَ. قَـالَتْ : أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ. قَالَ : إِنَّمَا هُـوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ، إِنَّ الْكَرِيمَ لَـوْ دُعِـيَ إِلَـى طَعْنَـةٍ بِلَيْـلٍ لأَجَابَ. قَالَ : وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْـلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ . فَقَالَ : إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشَمُّهُ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُونِـي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَـاضْرِبُوهُ. وَقَـالَ مَـرَّةً : ثُمَّ أُشِمُّكُمْ . فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا ، وَهُـوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيـبِ. فَقَـالَ : مَـا رَأَيْـتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا ، أَيْ أَطْيَبَ. قَـالَ : عِنْـدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ ؛ فَقَالَ: أَتَأْذَنُ لِـي أَنْ أَشَـمَّ رَأْسَـكَ؟ قَـالَ : نَعَـمْ . فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَـهُ. ثُـمَّ قَـالَ : أَتَـأْذَنُ لِي؟ قَالَ : نَعَمْ. فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ ، قَـالَ: دُونَكُـمْ . فَقَتَلُـوهُ ، ثُـمَّ أَتَـوُا النَّبِـيَّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ.

بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر اس کے قلعہ کے پاس جا کر انہوں نے آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا تو اس کی بیوی نے کہا کہ اس وقت (اتنی رات گئے) کہاں باہر جارہے ہو؟ اس نے کہا' وہ تو محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابو نائلہ ہے۔ اس کی بیوی نے اس سے کہا کہ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہو۔ کعب نے جواب دیا کہ میرے بھائی محمد بن مسلمہ اور میرے رضاعی بھائی ابونائلہ ہیں۔ شریف کو اگر رات میں بھی نیزہ بازی کے لئے بلایا جائے تو وہ نکل پڑتا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ جب محمد بن مسلمہ اندر گئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ اور انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ جب کعب آئے تو میں اس کے (سر کے) بال ہاتھ میں لے لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا۔ جب تمہیں اندازہ ہو جائے کہ میں نے اس کا سرپوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا ہے تو پھر تم تیار ہو جانا اور اسے قتل کر ڈالنا۔ عمرو نے ایک مرتبہ یوں بیان کیا کہ پھر اس کا سر سونگھوں گا۔ آخر کعب چادر لپیٹے ہوئے باہر آیا' اس کے جسم سے خوشبو پھوٹی پڑتی تھی۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا' آج سے زیادہ عمدہ خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی۔ کعب اس پر بولا' میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو ہر وقت عطر میں بسی رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی نظیر نہیں۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا' کیا تمہارے سر کو سونگھنے کی مجھے اجازت ہے؟ اس نے کہا' سونگھ سکتے ہو۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر سونگھا اور ان کے بعد ان کے ساتھیوں نے بھی سونگھا۔ پھر انہوں نے کہا' کیا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے اس مرتبہ بھی اجازت دے دی۔ پھر جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسے پوری طرح اپنے قابو میں کر لیا تو اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ١٥- باب قتل كعب بن الأشرف.

(٤٣) باب غزوة خيبر

١١٨٠ - حديث أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ. فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلاَةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ. فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ ، ثُمَّ حَسَرَ الإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ ، قَالَ : «اللهُ أَكْبَرُ! خَرِبَتْ خَيْبَرُ. إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ» قَالَهَا ثَلاَثًا. قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ (يَعْنِي الْجَيْشَ). قَالَ : فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً.

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة : ١٢- باب ما يذكر في الفخذ.

(۴۳) غزوۂ خیبر کا بیان

۱۱۸۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ غزوہ خیبر میں تشریف لے گئے۔ ہم نے وہاں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھی۔ پھر نبی ﷺ سوار ہوئے۔ اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنی سواری کا رخ خیبر کی گلیوں کی طرف کر دیا۔ میرا گھٹنا نبی کریم ﷺ کی ران سے چھو جاتا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنی ران سے تہبند کو ہٹایا۔ یہاں تک کہ میں نبی کریم ﷺ کی شفاف اور سفید رانوں کی سفیدی اور چمک دیکھنے لگا۔ جب آپؐ خیبر کی بستی میں داخل ہوئے' تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ اکبر' خیبر برباد ہو گیا' جب ہم کسی قوم کے آنگن میں اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح منحوس ہو جاتی ہے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خیبر کے یہودی اپنے کاموں کے لئے باہر نکلے ہی تھے کہ وہ چلا اٹھے محمد ﷺ لشکر لے کر پہنچ گئے۔ پس ہم نے خیبر لڑ کر فتح کر لیا۔

١١٨١ - حديث سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رضي الله عنه، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ إِلَى خَيْبَرَ ، فَسِرْنَا لَيْلاً ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ، لِعَامِرٍ : يَا عَامِرُ! أَلاَ تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلاً شَاعِرًا ، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ ، يَقُولُ :

اللَّهُمَّ لَوْ لاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

۱۱۸۱۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔ رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب (اسید بن حضیر) نے عامر سے کہا' عامر! اپنے کچھ شعر سناؤ۔ عامر شاعر تھا اس فرمائش پر وہ سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے' کہا

اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا' نہ ہم

وَلاَ تَصَدَّقْنَـــا وَلاَ صَلَّيْنَـــا
فَاغْفِرْ ، فِدَاءً لَكَ ، مَا أَبْقَيْنَـا
وَثَبِّــتِ الأَقْــدَامَ إِنْ لاَقَيْنَـــا
وَأَلْقِيَــنْ سَــكِينَةً عَلَيْنَـــا
إِنَّـــا إِذَا صِيــحَ بِنَـــا أَبَيْنَـــا
إِنَّـــا إِذَا صِيــحَ بِنَـــا أَبَيْنَـــا

صدقہ کرسکتے اور نہ ہم نماز پڑھ سکتے' پس ہماری جلدی مغفرت کر' جب تک ہم زندہ ہیں ہماری جانیں تیرے راستے میں فدا ہیں' اور اگر ہماری مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت رکھ۔ ہم پر سکینت نازل فرما' ہمیں جب (باطل کی طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں' آج چلا چلا کر وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟» قَالُوا : عَامِرُ بْنُ الأَكْوَعِ. قَالَ : «يَرْحَمُهُ اللهُ» قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ! لَوْ لاَ أَمْتَعْتَنَا بِهِ. فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ. ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ. فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا هَذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا : عَلَى لَحْمٍ. قَالَ : «عَلَى أَيِّ لَحْمٍ» قَالُوا : لَحْمُ حُمُرِ الإِنْسِيَّةِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا ؛ قَالَ : «أَوْ ذَاكَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون شعر کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عامر بن الاکوع۔ حضور ﷺ نے فرمایا' اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا' یا رسول اللہ! آپؐ نے تو انہیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا۔ کاش ابھی اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیبر آئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا' اس کے دوران ہمیں سخت تکالیف اور فاقوں سے گذرنا پڑا' آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی۔ جس دن قلعہ فتح ہونا تھا' اس رات لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز کے لیے اسے جگہ جگہ جلا رکھا ہے؟ صحابہؓ بولے کہ گوشت پکانے کے لئے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہؓ نے بتایا کہ پالتو گدھوں کا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمام گوشت پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا کیوں نہ کرلیں کہ گوشت تو پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں ہی کرلو پھر (دن میں جب صحابہ نے جنگ کے لئے) صف

فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا ، فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ.

بندی کی تو چونکہ حضرت عامرؓ کی تلوار چھوٹی تھی' اس لئے انہوں نے جب ایک یہودی کی پنڈلی پر (جھک کر) وار کرنا چاہا تو خود انہیں کی تلوار کی دھار سے ان کے گھٹنے کا اوپر کا حصہ زخمی ہو گیا اور ان کی شہادت اسی میں ہو گئی۔ حضرت سلمہ بن الاکوع نے بیان کیا کہ پھر جب لشکر واپس ہو رہا تھا تو مجھے حضور

وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ ، فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ ، فَمَاتَ مِنْهُ. قَالَ : فَلَمَّا قَفَلُوا ، قَالَ سَلَمَةُ : رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي ، قَالَ : «مَا لَكَ؟» قُلْتُ لَهُ : فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي! زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «كَذَبَ مَنْ قَالَهُ . إِنَّ لَهُ لأَجْرَيْنِ» وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ : «إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ».

ﷺ نے دیکھا اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا' کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ کا سارا عمل اکارت گیا (کیونکہ خود اپنی ہی تلوار سے ان کی وفات ہوئی) حضور ﷺ نے فرمایا جھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے' انہیں تو دوہرا اجر ملے گا۔ پھر آپؐ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا' انہوں نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا' شاید ہی کوئی عربی ہو جس نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٨- باب غزوة خيبر.

(٤٤) باب غزوة الأحزاب وهي الخندق

(۴۴) غزوۂ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان

١١٨٢- حديث الْبَرَاءِ رضي الله عنه ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ ، وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ :

«لَوْ لاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلِ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا
إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا»

۱۱۸۲- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو غزوہ احزاب (خندق) کے موقعہ پر دیکھا کہ آپ مٹی (جو خندق کھودنے کی وجہ سے نکلتی تھی) خود ڈھو رہے تھے۔ مٹی سے آپ کے پیٹ کی سفیدی چھپ گئی تھی اور آپ یہ شعر کہہ رہے تھے

تو ہدایت گر نہ ہوتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ کافر ظلم سے چڑھ آتے ہیں
جب بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ٣٤- باب حضر الخندق.

١١٨٣- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ

۱۱۸۳- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم خندق کھود رہے تھے اور

الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :

«اللّٰهُمَّ لاَ عَيْشَ إلاَّ عَيْشُ الآخرَهْ

فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ»

اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا رہے تھے۔ اس وقت آپؐ نے یہ دعا فرمائی "اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی حقیقی زندگی نہیں۔ پس انصار اور مہاجرین کی تو مغفرت فرما۔"

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٩- باب دعاء النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة.

١١٨٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :

«لاَ عَيْشَ إلاَّ عَيْشُ الآخِرَةِ

فَأَصْلِحِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ»

۱۱۸۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (خندق کھودتے وقت) فرمایا حقیقی زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے پس اے اللہ انصار اور مہاجرین پر اپنا کرم فرما۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٩- باب دعاء النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة.

١١٨٥- حديث أنس ﷺ، قَالَ، كانت الأنصار، يوم الخندق، تقولُ :

«نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ، فقَالَ :

«اللّٰهُمَّ لاَ عَيْشَ إلاَّ عَيْشُ الآخِرَهْ

فَأَكْرِمِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ»

۱۱۸۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار خندق کھودتے ہوئے (غزوہ خندق کے موقعہ پر) کہتے تھے "ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد (ﷺ) سے جہاد پر بیعت کی ہے ہمیشہ کے لئے، جب تک ہمارے جسم میں جان ہے" آنحضرت ﷺ نے اس پر جواب میں یوں فرمایا "اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے پس تو (آخرت میں) انصار اور مہاجرین کا اکرام فرمانا۔"

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ١١٠- باب البيعة في الحرب أن لا يفروا.

(٤٥) باب غزوة ذي قرد وغيرها

(۴۵) غزوۂ ذی قرد وغیرہ کا بیان

١١٨٦- حديث سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، قَالَ : خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالأُولَى ، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْعَى بِذِي

۱۱۸۶۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فجر کی اذان سے پہلے میں (مدینہ سے باہر غابہ کی طرف) نکلا رسول اللہ ﷺ کی دودھ دینے والی اونٹنیاں ذات القرد میں چرا کرتی تھیں۔

قَرَدٍ ، قَالَ : فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ : أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ . قُلْتُ : مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ : غَطَفَانُ. قَالَ : فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ ، يَا صَبَاحَاهُ! قَالَ : فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَي الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ ، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي. وَكُنْتُ رَامِيًا ، وَأَقُولُ : أَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ الْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ. وَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ ، وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً. قَالَ : وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ ، فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللهِ! قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمِ السَّاعَةَ. فَقَالَ : «يَا ابْنَ الأَكْوَعِ! مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ» قَالَ : ثُمَّ رَجَعْنَا، وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى نَاقَتِهِ، حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

راستے میں مجھے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ملے اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں ہیں۔ میں نے پوچھا (انہیں) کس نے پکڑا ہے؟ انہوں نے بتایا قبیلہ غطفان والوں نے۔ (حضرت سلمہ نے) بیان کیا کہ پھر میں نے تین مرتبہ بڑی زور زور سے پکارا 'یا صباحاہ۔ انہوں نے بیان کیا کہ اپنی آواز میں نے مدینہ کے دونوں کناروں تک پہنچادی اور اس کے بعد میں سیدھا تیزی کے ساتھ دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور آخر انہیں جا لیا' اس وقت وہ جانوروں کو پانی پلانے کے لئے اترے تھے' میں نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے۔ میں تیر انداز میں ماہر تھا اور یہ شعر کہتا جاتا تھا۔

میں ابن الاکوع ہوں۔ آج ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے۔

میں یہی رجز پڑھتا رہا اور آخر اونٹنیاں ان سے چھڑا لیں بلکہ تیس چادریں ان کی میرے قبضے میں آ گئیں۔ حضرت سلمہؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ بھی صحابہ کو ساتھ لے کر آ گئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تیر مار مار کر ان کو پانی نہیں پینے دیا اور وہ ابھی پیاسے ہیں۔ آپ فوراً ان کے تعاقب کے لئے فوج بھیج دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ابن الاکوع! جب تو نے کسی پر قابو پالیا تو پھر نرمی اختیار کیا کر۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر ہم واپس آ گئے اور حضور اکرم ﷺ مجھے اپنی اونٹنی پر پیچھے بٹھا کر لائے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آ گئے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٧- باب غزوة ذات القرد.

(٤٧) باب غزوة النساء مع الرجال

(۴۷) مردوں کے ساتھ مل کر عورتوں کا جنگ کرنا

١١٨٧- حديث أنسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ ، انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ بِهِ

۱۱۸۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی کے موقعہ پر جب صحابہؓ نبی کریم ﷺ کے قریب سے ادھر ادھر ہونے لگے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی ایک ڈھال سے آنحضرت ﷺ کی حفاظت کر رہے تھے۔ حضرت ابو طلحہؓ بڑے

عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ. وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلاً رَامِيًا شَدِيدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلاثًا. وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ، فَيَقُولُ: انْشُرْهَا، لأَبِي طَلْحَةَ. فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! لاَ تُشْرِفْ، يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ.

وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمَّ سُلَيْمٍ، وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا، تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا، تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ. وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ، إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلاثًا.

زبردست تیر انداز تھے اور خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دن دو یا تین کمانیں انہوں نے توڑ دی تھیں اس وقت اگر کوئی مسلمان ترکش لئے ہوئے گذرتا تو آنحضرت ﷺ فرماتے کہ اس کے تیر ابو طلحہ کو دے دو۔ آنحضرت ﷺ حالات معلوم کرنے کے لئے اچک کر دیکھنے لگتے تو حضرت ابو طلحہؓ عرض کرتے یا نبی اللہ! آپ پر میرے ماں اور باپ قربان ہوں، رک کر ملاحظہ فرمائیں، کہیں کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ میرا سینہ آپؐ کے سینے کی ڈھال بنا رہے۔

میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ اور ام سلیمؓ (حضرت ابو طلحہؓ کی بیوی) کو دیکھا کہ اپنا ازار (شلوار، تہبند وغیرہ) اٹھائے ہوئے تھیں۔ (غازیوں کی مدد میں بڑی تیزی کے ساتھ مشغول تھیں۔ اس خدمت میں ان کو انہماک و استغراق کی وجہ سے کپڑوں تک کا ہوش نہ تھا یہاں تک کہ) میں ان کی پنڈلیوں کے زیور دیکھ سکتا تھا۔ انتہائی جلدی کے ساتھ مشکیزے اپنی پیٹھوں پر لئے جاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا کر واپس آتی تھیں اور پھر انہیں بھر کر لے جاتیں اور ان کا پانی مسلمانوں کو پلاتیں اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اس دن دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ کر گری تھی۔

أخرجه البخاري في: ٦٣- كتاب مناقب الأنصار: ١٨- باب مناقب أبي طلحة رضي الله عنه.

(٤٩) باب عدد غزوات النبي ﷺ

(۴۹) رسول اللہ ﷺ کے غزوات کی تعداد

١١٨٨ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ خَرَجَ، وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رضي الله عنهما، فَاسْتَسْقَى، فَقَامَ بِهِمْ عَلَى رِجْلَيْهِ،

۱۱۸۸۔ حضرت عبداللہ بن یزید انصاری استسقاء کے لئے باہر نکلے ان کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم (رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ انہوں نے پانی کے لئے دعا کی تو پاؤں پر کھڑے رہے، منبر نہ تھا۔ اسی طرح آپ نے دعا کی پھر دو رکعت نماز پڑھی جس میں قرات بلند آواز سے کی، نہ

☆ حضرت عبداللہ بن یزید انصاری قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی کنیت ابو موسیٰ انصاری تھی۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ ابن زبیر کی طرف سے مکہ کے والی رہے، پھر کوفہ کی امارت سنبھالی اور وہیں ۸۰ سال کی عمر پا کر ۷۰ ہجری سے قبل وفات پا گئے۔

عَلَى غَيْرِ مِنْبَرٍ، فَاسْتَغْفَرَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ ، وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ.

اذان کہی اور نہ اقامت۔

أخرجه البخاري في : ١٥- كتاب الاستسقاء : ١٥- باب الدعاء في الاستسقاء قائمًا.

١١٨٩- حديث زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ . عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، قَالَ : كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، فَقِيلَ لَهُ : كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ : تِسْعَ عَشْرَةَ. قِيلَ : كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ : سَبْعَ عَشْرَةَ ، قُلْتُ : فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ؟ قَالَ : الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرَةُ.

۱۱۸۹۔ ابو اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے غزوے کئے؟ انہوں نے کہا کہ انیس۔ میں نے پوچھا' آپ حضور ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ تو انہوں نے کہا کہ سترہ میں۔ میں نے پوچھا آپ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ کہا کہ عسیرہ یا عُشیرہ۔ (ابو اسحاق کہتے ہیں پھر میں نے اس کا ذکر قتادہ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ (صحیح لفظ) عُشیرہ ہے)

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ١- باب غزوة العشيرة أو العسيرة.

١١٩٠- حديث بُرَيْدَةَ ، أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

۱۱۹۰۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ غزوات میں شریک تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٨٩- باب كم غزا النبي ﷺ.

١١٩١- حديث سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ : مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُوبَكْرٍ ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ.

۱۱۹۱۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ سات غزووں میں شریک رہا ہوں اور نو ایسے لشکروں میں شریک ہوا ہوں جو آپ نے روانہ کئے تھے (مگر آپؐ خود ان میں نہیں گئے) کبھی ہم پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ امیر ہوئے اور کسی فوج کے امیر اسامہ رضی اللہ عنہ ہوئے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٤٥- بابا بعث النبي ﷺ أسامة بن زيد إلى الحرقات من جهينة.

☆ حضرت بریدہ بن الحصیب رضی اللہ عنہ کی کنیتیں ابو عبداللہ' ابو سھل' ابو ساسان اور ابو الحصیب اسلمی تھیں۔ جب نبی اکرم ﷺ ہجرت کے سفر میں غمیم مقام پر آپ کے پاس سے گذرے تو آپ نے اسلام قبول کیا اور یہاں ہی ٹھہرے رہے اور احد کے بعد تشریف لائے اور غزوہ خیبر اور فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی قوم سے زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کیا تھا۔ صحیحین میں موجود ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سولہ غزوے کئے۔ حدیث کی ایک بڑی تعداد کے راوی ہیں۔ یزید بن معاویہ کی خلافت میں ۶۳ ہجری کو وفات پائی۔

(٥٠) باب غزوة ذات الرقاع

١١٩٢- حديث أَبِي مُوسى ﷺ ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ ، وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ ، بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ، فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا، وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ ، وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي ، وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ، فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ ، لَمَّا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا.

وحدث أَبُو مُوسى بِهذَا ، ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ ، قَالَ : مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ! كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ.

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣١- باب غزوة ذات الرقاع.

(۵۰) غزوۂ ذات الرقاع کا بیان

۱۱۹۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ کے لئے نکلے۔ ہم چھ ساتھی تھے اور ہم سب کے لئے صرف ایک اونٹ تھا' جس پر باری باری ہم سوار ہوتے تھے۔ (پیدل طویل اور پر مشقت سفر کی وجہ سے) ہمارے پاؤں پھٹ گئے۔ میرے بھی پاؤں پھٹ گئے تھے۔ ناخن بھی جھڑ گئے تھے۔ چنانچہ ہم قدموں پر کپڑے کی پٹی باندھ کر چل رہے تھے۔ اسی لئے اس کا نام غزوہ ذات الرقاع پڑا' کیوں کہ ہم نے قدموں کو پٹیوں سے باندھا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث تو بیان کردی' لیکن پھر ان کو اس کا اظہار اچھا نہیں معلوم ہوا' فرمانے لگے کہ مجھے یہ حدیث بیان نہ کرنی چاہئے تھی۔ ان کو اپنا نیک عمل ظاہر کرنا برا معلوم ہوا۔

٣٣- كتاب الإمارة

۳۳- امارت کے بیان میں

(١) باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش

(ا) لوگ قریش کے تابع ہیں اور خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہئے

١١٩٣- حديث أَبِي هُرَيْـرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْـشٍ فِـي هَـذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْـلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ)).

۱۱۹۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اس (خلافت کے) معاملے میں لوگ قریش کے تابع ہیں۔ عام مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں جس طرح ان کے عام کفار قریشی کفار کے تابع رہتے چلے آئے ہیں۔

أخرجه البخاري في: ٦١- كتاب المناقب: ١- باب قول الله تعالى - ﴿يا أيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى﴾-.

١١٩٤- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَـالَ: «لاَ يَزَالُ هذَا الأَمْرُ فِـي قُرَيْشٍ مَـا بَقِـيَ مِنْهُـمُ اثْنَانِ».

۱۱۹۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' یہ خلافت اس وقت تک قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی جب تک کہ ان میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

أخرجه البخاري في: ٦١- كتاب المناقب: ٢ - باب مناقب قريش.

١١٩٥- حديث جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، وَأَبِيـهِ سَمُرَةَ بْنِ جُنَادَةَ السُّـوَائِيِّ. قَـالَ جَـابِرُ بْـنُ

۱۱۹۵- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ (میری امت میں)

۱۱۹۳- یعنی خلافت اور امارت میں لوگ قریش کے تابع اور پیرو ہیں۔ کیونکہ انہیں دوسروں پر فضیلت حاصل ہے۔ ایک رائے کے مطابق یہ خبر حکم اور امر کے معنی میں ہے یعنی مسلمان قریشی مسلمانوں کی اتباع اور پیروی میں ہوں گے۔ اور ان کے خلاف بغاوت جائز نہیں' اور کافر قریشی کافروں کی پیروی کریں گے امام کرمانی فرماتے ہیں کہ یہ ان کی گذشتہ زمانے کی حالت کا بیان ہے کہ وہ زمانہ کفر میں مقتداء اور پیشوا ہی رہے ہیں۔ عرب لوگ قریش کو مقدم سمجھتے تھے اور ان کے حرم میں رہنے کی وجہ سے ان کی تعظیم کرتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے اور اسلام کی دعوت دی تو اکثر عربوں نے آپ کی اتباع سے توقف اختیار کیا اور کہنے لگے کہ انتظار کرتے ہیں کہ آپ کی قوم آپ سے کیا سلوک کرتی ہے پھر جب مکہ فتح ہوا اور قریش اسلام لے آئے تو عرب نے ان کی پیروی کی اور فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اور پھر خلافت بھی قریش میں برقرار رہی۔ تو سچ ہے کہ کافر قریشی کافروں کے پیرو کار تھے اور مسلمان قریشی مسلمانوں کے پیرو بنے۔ (مرتب)

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو ابو عبداللہ اور ابو خالد السوائی بھی کہا جاتا ہے سعید بن ابی وقاص کے بھانجے ہیں۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی اور وہاں ایک مکان بنوالیا تھا۔ سن ۷۳ ہجری کو وفات پائی۔ صحیحین کی متعدد احادیث کے راوی ہیں۔

سَمُرَةَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا» فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا. فَقَالَ أَبِي : إِنَّهُ قَالَ : «كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ».

بارہ امیر ہوں گے۔ پھر آپؐ نے کوئی ایسی ایک بات فرمائی جو میں نے نہیں سنی۔ بعد میں میرے والد نے بتایا کہ آپ نے یہ فرمایا کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

أخرجه البخاري في : ٩٣- كتاب الأحكام : ٥١- باب الاستخلاف.

(٢) باب الاستخلاف وتركه

(۲) خلیفہ بنانا اور نہ بنانا

١١٩٦- حديث عُمَرَ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : قِيلَ لِعُمَرَ ، أَلاَ تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ : إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، أَبُوبَكْرٍ ؛ وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ . فَقَالَ : رَاغِبٌ رَاهِبٌ ، وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا ، لاَ لِي وَلاَ عَلَيَّ ، لاَ أَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَمَيِّتًا.

۱۱۹۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب زخمی ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ آپ اپنا خلیفہ کسی کو کیوں نہیں منتخب کر دیتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں (تو اس کی بھی مثال ہے کہ) اس شخص نے اپنا خلیفہ منتخب کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھے۔ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اگر میں اسے مسلمانوں کی رائے پر چھوڑتا ہوں تو (اس کی بھی مثال موجود ہے کہ) اس بزرگ نے (خلیفہ کا انتخاب مسلمانوں کے لئے) چھوڑ دیا تھا۔ جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول کریم ﷺ۔ پھر لوگوں نے آپ کی تعریف کی۔ پھر انہوں نے کہا کہ کوئی تو دل سے میری تعریف کرتا ہے کوئی ڈر کر۔ اب میں تو یہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ خلافت کی ذمہ داریوں میں اللہ کے ہاں برابر برابر ہی چھوٹ جاؤں۔ نہ مجھے کچھ ثواب ملے اور نہ کوئی عذاب۔ میں نے خلافت کا بوجھ اپنی زندگی بھر اٹھایا۔ اب مرنے پر میں اس بار کو نہیں اٹھاؤں گا۔

أخرجه البخاري في : ٩٣- كتاب الأحكام : ٥١- باب الاستخلاف.

(٣) باب النهي عن طلب الإمارة والحرص عليها

(۳) امارت کی درخواست اور حرص منع ہے

١١٩٧- حديث عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «يَا عَبْدَ الرَّحْمنِ ابْنَ سَمُرَةَ! لاَ تَسْأَلِ الإِمَارَةَ ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا ، وَإِنْ

۱۱۹۷۔ حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اے عبدالرحمان بن سمرہ! کبھی کسی حکومت کے عہدہ کی درخواست نہ کرنا۔ کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا تو اللہ پاک اپنی مدد تجھ سے اٹھا لے گا۔ تو جان' تیرا کام جانے اور اگر وہ عہدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو

أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا».

اس میں اللہ کی طرف سے تمہاری اعانت کی جائے گی۔

أخرجه البخاري في : ۸۳- كتاب الأيمان والنذور : ۱- باب قول الله تعالى ﴿لايؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم﴾ -.

۱۱۹۸- حديث أَبِي مُوسى وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ. قَالَ أَبُو مُوسى : أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، وَمَعِي رَجُلاَنِ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالآخَرُ عَنْ يَسَارِي ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَاكُ. فَكِلاَهُمَا سَأَلَ ، فَقَالَ : «يَا أَبَا مُوسى!» أَوْ «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ!» قَالَ : قُلْتُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا ، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ. فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ. فَقَالَ : «لَنْ» أَوْ «لاَ نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ ، وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسى» أَوْ «يَا عَبْدَ اللهِ ابْنَ قَيْسٍ! إِلَى الْيَمَنِ» ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ. فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ وِسَادَةً ، قَالَ: انْزِلْ. وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ. قَالَ : مَا هٰذَا؟ قَالَ : كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ. قَالَ : اجْلِسْ : قَالَ : لاَ أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ. ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ. فَقَالَ أَحَدُهُمَا:

۱۱۹۸- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ میرے ساتھ اشعر قبیلے کے دو شخص تھے ایک میرے داہنے طرف تھا دوسرا بائیں طرف۔ اس وقت آنحضرت ﷺ مسواک کر رہے تھے۔ دونوں نے آنحضرت ﷺ سے خدمت کی درخواست کی یعنی حکومت اور عہدے کی۔ آپؐ نے فرمایا ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس! (راوی کو شک ہے) میں نے اسی وقت عرض کیا یا رسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی تھی اور مجھ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ دونوں شخص خدمت چاہتے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں جیسے میں اس وقت آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ آپ کے ہونٹ کے نیچے اٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا جو کوئی ہم سے خدمت کی درخواست کرتا ہے ہم اس کو خدمت نہیں دیتے۔ لیکن ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس تو یمن کی حکومت پر جا (خیر ابو موسیٰ روانہ ہوئے) اس کے بعد آپ نے حضرت معاذ بن جبل کو بھی ان کے پیچھے روانہ کیا۔ حضرت معاذ یمن میں حضرت ابو موسیٰ کے پاس پہنچے تو ابو موسیٰ نے ان کے بیٹھنے کے لئے گدہ بچھوایا اور کہنے لگے' سواری سے اتریئے اور گدے پر بیٹھئے اس وقت ان کے پاس ایک شخص تھا جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں۔ حضرت معاذ نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا اب پھر یہودی ہو گیا ہے اور ابو موسیٰ نے حضرت معاذ سے کہا آپ سواری پر سے اتر کر بیٹھئے تو انہوں نے کہا میں نہیں بیٹھتا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق یہ قتل نہ کیا جائے گا۔ تین بار یہی کہا۔ حضرت ابو موسیٰ

أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ وَأَنَامُ ، وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي.

نے حکم دیا' وہ قتل کیا گیا' پھر حضرت معاذ بیٹھے۔ اب دونوں نے رات کی عبادت (تہجد گذاری) کا تذکرہ کیا حضرت معاذ نے کہا میں تو رات کی عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو نماز پڑھنے اور عبادت کرنے میں۔

أخرجه البخاري في : ٨٨- كتاب استتابة المرتدين : ٢- باب حكم المرتد والمرتدة.

(٥) باب فضيلة الإمام العادل وعقوبة الجائر والحث على الرفق بالرعية والنهي عن إدخال المشقة عليهم

(۵) حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی اور رعیت کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور ان کو مشقت میں مبتلا کرنے کی ممانعت

١١٩٩- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ ، أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ».

۱۱۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم "میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اس کی رعایا کے بارے میں اس سے سوال ہو گا۔ پس لوگوں کا امیر ایک حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ دوسرے ہر آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ تیسری عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر حاکم ہے' اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ چوتھا غلام اپنے آقا (سید) کے مال کا حاکم ہے' اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا۔ پس جان لو کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں (قیامت کے دن) پوچھ ہو گی۔"

أخرجه البخاري في : ٤٩- كتاب العتق : ١٧- باب كراهية التطاول على الرقيق.

١٢٠٠- حديث مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ. عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ : إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ

۱۲۰۰۔ حسن بیان کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے اس مرض میں آئے جس میں ان کا انتقال ہوا' تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ "جب اللہ تعالیٰ کسی

رَسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلاَّ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ».

بندے کو کسی رعیت کا حاکم بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اس کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔"

أخرجه البخاري في : ۹۳- كتاب الأحكام : ۸- باب من استرعي رعية فلم ينصح.

(٦) باب غلظ تحريم الغلول

(٦) غنیمت میں چوری بہت بڑا گناہ ہے

١٢٠١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ : قَامَ : فِينَا النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ الْغُلُولَ ، فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ، قَالَ : «لاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ ، عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ أَبْلَغْتُكَ ؛ وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ ؛ وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ ، فَيَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ ؛ أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ».

۱۲۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا' اور غلول (خیانت) کا ذکر فرمایا۔ اس جرم کی ہولناکی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا' کہ میں تم میں سے کسی کو بھی قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری لدی ہوئی ہو اور وہ چلا رہی ہو یا اس کی گردن پر گھوڑا لدا ہوا ہو اور وہ چلا رہا ہو' اور وہ شخص مجھ سے کہے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے لیکن میں یہ جواب دے دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا' میں تو (خدا کا پیغام) تم تک پہنچا چکا تھا۔ اور اس کی گردن پر اونٹ لدا ہوا اور چلا رہا ہو' اور وہ شخص کہے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے۔ لیکن میں یہ جواب دے دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا' میں تو خدا کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا' یا (وہ اس حال میں آئے کہ) وہ اپنی گردن پر سونا' چاندی' اسباب لادے ہو اور مجھ سے کہے' یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے لیکن میں اس سے یہ کہہ دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا' میں اللہ تعالیٰ کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ۱۸۹- باب الغلول.

(٧) باب تحريم هدايا العمال

(۷) سرکاری ملازمین کیلیے تحفہ لینا حرام ہے

١٢٠٢- حديث أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ،

۱۲۰۲- حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلاً ، فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هذَا لَكُمْ ، وَهذَا أُهْدِيَ لِي. فَقَالَ لَهُ : «أَفَلاَ قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لاَ؟» ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشِيَّةً ، بَعْدَ الصَّلاَةِ ، فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ، ثُمَّ قَالَ : «أَمَّا بَعْدُ ، فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هذَا مِنْ عَمَلِكُمْ ، وَهذَا أُهْدِيَ لِي ، أَفَلا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لاَ؟ فَوَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لاَ يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلاَّ جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ ، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ ، وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ ، فَقَدْ بَلَّغْتُ».

فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ : ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ.

ﷺ نے ایک عامل مقرر کیا۔ عامل اپنے کام پورے کر کے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا' یا رسول اللہ' یہ مال آپ کا ہے اور یہ مال مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم اپنے ماں باپ کے گھر ہی میں کیوں نہیں بیٹھے رہے اور پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے' رات کی نماز کے بعد' اور کلمہ شہادت اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثنا کے بعد فرمایا۔ امابعد' ایسے عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم اسے عامل بناتے ہیں۔ (جزیہ اور دوسرے ٹیکس وصول کرنے کے لئے) اور وہ پھر ہمارے پاس آ کر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا ٹیکس ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ پھر وہ اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا اور دیکھا کہ اسے تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر تم میں سے کوئی بھی اس مال میں سے کچھ بھی خیانت کرے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے گا۔ اگر اونٹ کی اس نے خیانت کی ہو گی تو اس حال میں لے کر آئے گا کہ آواز نکل رہی ہو گی' اگر گائے کی خیانت کی ہو گی تو اس حال میں اسے لے کر آئے گا کہ گائے کی آواز آ رہی ہو گی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہو گی تو اس حال میں آئے گا کہ بکری کی آواز آ رہی ہو گی۔ بس میں نے تم تک پہنچا دیا۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ اتنی اوپر اٹھایا کہ ہم آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے لگے۔

أخرجه البخاري في : ٨٣- كتاب الأيمان والنذور : ٣- باب كيف كانت يمين النبي ﷺ.

(٨) باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية وتحريمها في المعصية

(۸) غیر معصیت میں بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اور گناہ میں اطاعت حرام ہے

١٢٠٣ – حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ

۱۲۰۳۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ آیت "اللہ کی

عنهما. - ﴿أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾- ، قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ ، إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ.

اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے حاکموں کی" (النساء : ۵۹) عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک مہم پر بطور افسر کے روانہ کیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٤- سورة النساء : ١١- باب قوله - ﴿أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم﴾-.

١٢٠٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي ، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي».

۱۲۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے (مقرر کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔" (لیکن اگر امیر کا حکم قرآن و حدیث کے خلاف ہو تو اسے چھوڑ کر قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہو گا)

أخرجه البخاري في : ٩٣- كتاب الأحكام : ١- باب قول الله تعالى - ﴿أطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم﴾-.

١٢٠٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ ، مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ ؛ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ وَلاَ طَاعَةَ».

۱۲۰۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان کے لئے امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ ان چیزوں میں بھی جنہیں وہ پسند کرے اور ان میں بھی جنہیں وہ ناپسند کرے۔ جب تک اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے پھر جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا باقی رہتا ہے نہ اطاعت کرنا۔

۱۲۰۴۔ لیکن اگر امیر کا حکم قرآن و حدیث کے خلاف ہو تو اسے چھوڑ کر قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہو گا۔ (راز)

۱۲۰۴۔ نبی اکرم ﷺ نے امراء کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے ملاتے ہوئے ان کی شان اور تعظیم کا جو اہتمام کیا ہے امام خطابی اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قریش اور ان کے عرب پیرو کار اور حلیف امارت کو نہیں جانتے تھے اور اپنے قبیلوں کے سرداروں کے علاوہ کسی کی اطاعت اور پیروی قبول نہیں کرتے تھے جب اسلام آیا اور آپ ؐ نے ان کے امیر اور والی مقرر کیے تو انہیں یہ ناگوار گذرا اور بعض نے پیروی کرنے سے انکار کر دیا تو آپ ؐ نے انہیں سمجھایا کہ ان کی اطاعت میری اطاعت سے مربوط ہے اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی سے مربوط ہے۔ اس طرح انہیں امراء کی اطاعت پر آمادہ کیا تاکہ کلمہ ایک رہے اور امت کا شیرازہ نہ بکھر جائے۔ (مرتب)

أخرجه البخاري في : ٩٣- كتاب الأحكام : ٤- باب السمع والطاعة للإمام ما لم تكن معصية.

١٢٠٦- حديث عَلِيٍّ رضي الله عنه ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ. فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ ، وَقَالَ : أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا : بَلَى . قَالَ : عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا. فَجَمَعُوا حَطَبًا ، فَأَوْقَدُوا. فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ ، فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، قَالَ بَعْضُهُمْ : إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِرَارًا مِنَ النَّارِ ، أَفَنَدْخُلُهَا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ ، وَسَكَنَ غَضَبُهُ. فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ».

۱۲۰۶- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دستہ بھیجا اور اس پر انصار کے ایک شخص کو امیر بنایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ ان کی اطاعت کریں۔ پھر امیر فوج کے لوگوں پر غصہ ہوئے اور کہا کہ کیا آنحضرت ﷺ نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ضرور دیا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ لکڑی جمع کرو اور اس سے آگ جلاؤ اور اس میں کود پڑو۔ لوگوں نے لکڑی جمع کی اور آگ جلائی۔ جب کودنا چاہا تو ایک دوسرے کو لوگ دیکھنے لگے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کی فرمانبرداری آگ سے بچنے کے لئے تو کی تھی۔ کیا پھر ہم اس میں خود ہی داخل ہو جائیں؟ اسی دوران میں آگ ٹھنڈی ہو گئی اور امیر کا غصہ بھی جاتا رہا۔ پھر آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس میں کود پڑتے تو پھر اس میں سے نہ نکل سکتے۔ اطاعت صرف اچھی باتوں میں ہے۔

أخرجه البخاري في : ٩٣- كتاب الأحكام : ٤- باب السمع والطاعة للإمام ما لم تكن معصية.

١٢٠٧- حديث عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ ، قُلْنَا : أَصْلَحَكَ اللهُ ، حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِ ، سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ : دَعَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ ، فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا ،

۱۲۰۷- جنادہ بن ابی امیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے' وہ مریض تھے۔ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ کوئی حدیث بیان کیجئے جس کا نفع آپ کو اللہ تعالیٰ پہنچائے (انہوں نے بیان کیا کہ) میں نے نبی کریم ﷺ سے لیلتہ العقبہ میں سنا ہے کہ آپ نے ہمیں بلایا اور ہم نے آپ سے بیعت کی۔ جن باتوں کا آنحضرت ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا ان میں یہ بھی تھا کہ

أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأُثْرَةٍ عَلَيْنَا ، وَأَنْ لاَ نُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ «إِلاَّ أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ».

خوشی و ناگواری، تنگی اور کشادگی اور اپنی حق تلفی میں بھی طاعت و فرمانبرداری کریں اور یہ بھی کہ حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک جھگڑا نہ کریں جب تک ان کو علانیہ کفر کرتے نہ دیکھ لیں اگر وہ علانیہ کفر کریں تو تم کو اللہ کے پاس دلیل مل جائے گی۔

أخرجه البخاري في : ٩٢- كتاب الفتن : ٢- باب قول النبي ﷺ سترون بعدي أمورًا تنكرونها.

(١٠) باب الأمر بالوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول

(۱۰) خلیفہ سے کی ہوئی بیعت پوری کرنا ضروری ہے اور جس سے پہلے بیعت ہو اس کی اطاعت پہلے کرنا چاہیے

١٢٠٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي ، وَسَيَكُونَ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ» قَالُوا : فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ : «فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ».

۱۲۰۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی رہنمائی بھی کیا کرتے تھے، جب بھی ان کا کوئی نبی ہلاک ہو جاتا تو دوسرے ان کی جگہ کے لئے موجود آ ہوتے، لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہاں میرے نائب ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ان کے متعلق آپؐ کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس سے بیعت کر لو، بس اسی کی وفاداری پر قائم رہو اور ان کا جو حق ہے اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٥٠- باب ما ذكر عن بني إسرائيل.

١٢٠٩- حديث ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «سَتَكُونُ أُثْرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ : «تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ

۱۲۰۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (میرے بعد) تم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں تم پر دوسروں کو مقدم کیا جائے گا اور ایسی باتیں سامنے آئیں گی جن کو تم برا سمجھو گے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول

۱۲۰۷۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث کا معنی یہ ہے کہ حکمرانوں سے ان کی حکمرانی میں جھگڑا نہ کرو نہ ان کی مخالفت کرو سوائے اس کے کہ وہ اسلام کے احکام کے خلاف صریح کفر کا ارتکاب کریں۔ جب ایسا کفر دیکھو تو ان کی مخالفت کرو باقی ان کے خلاف بغاوت اور خروج اور ان سے لڑنا حرام ہے جس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اگرچہ وہ فاسق و فاجر اور ظالم ہوں۔ (مرتبؒ)

وَتسْأَلُونَ ا للهَ الَّذِي لَكمْ».

اللہ! اس وقت آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو حقوق تم پر دوسروں کے واجب ہوں انہیں ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق اللہ ہی سے مانگنا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

(١١) باب الأمر بالصبر عند ظلم الولاة واستئثارهم

(۱۱) حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان

١٢١٠- حديث أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : يَا رَسُولَ ا للهِ! أَلاَ تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلاَنًا؟ قَالَ : «سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

۱۲۱۰- حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک انصاری صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں شخص کی طرح مجھے بھی آپ حاکم بنا دیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے بعد (دنیاوی معاملات میں) تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اس لئے صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملو۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٨- باب قول النبي ﷺ للأنصار اصبروا حتى تلقوني على الحوض.

(١٣) باب الأمر بلزوم الجماعة عند ظهور الفتن وتحذير الدعاة إلى الكفر

(۱۳) فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا

١٢١١- حديث حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ. عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ ، إِنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ : كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ ا للهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي. فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ ا للهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ ، فَجَاءَنَا ا للهُ بِهذَا الْخَيْرِ ، فَهَلْ بَعْدَ هذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ : «نَعَمْ» قُلْتُ : وَهَلْ

۱۲۱۱- ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ نے بیان کیا، انہوں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ کرام تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کیا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا اس خوف سے کہ کہیں میں ان میں نہ پھنس جاؤں۔ تو میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے زمانے میں تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیروبرکت (اسلام کی) عطا فرمائی، اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ آئے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے سوال کیا، اور اس شر کے بعد پھر خیر کا کوئی زمانہ آئے گا۔ آپ

بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ : «نَعَمْ ، وَفِيهِ دَخَنٌ» قُلْتُ : وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ : «قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي ، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ» قُلْتُ : فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ ، دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا» قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا. فَقَالَ : «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا ، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا» قُلْتُ : فَمَا تَأْمُرُنِي ، إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ : «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ» قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ؟ قَالَ : «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا ، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ».

نے فرمایا کہ ہاں لیکن اس خیر پر کچھ دھواں ہو گا۔ میں نے عرض کیا وہ دھواں کیا ہو گا؟ آپ نے جواب دیا کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ دوسرے طریقے اختیار کریں گے۔ ان میں کوئی بات اچھی ہو گی کوئی بری۔ میں نے سوال کیا' کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ بھی آئے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں' جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے' جو ان کی بات قبول کرے گا اسے وہ جہنم میں جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! ان کے اوصاف بھی بیان فرما دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی قوم و مذہب کے ہوں گے' ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کیا' پھر اگر میں ان لوگوں کا زمانہ پاؤں تو میرے لئے آپ کا حکم کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے تابع رہو۔ میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو۔ آپؐ نے فرمایا پھر ان تمام فرقوں سے اپنے کو الگ رکھنا' اگرچہ تجھے اس کے لئے کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے' یہاں تک کہ تیری موت آ جائے اور تو اسی حالت پر ہو (تو یہ تیرے حق میں ان کی صحبت میں رہنے سے بہتر ہو گا)

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

١٢١٢- حديث ابْنِ عباسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ ؛ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً».

۱۲۱۲- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسند بات دیکھے تو صبر کرے۔ کیونکہ (خلیفہ) کی اطاعت سے اگر بالشت بھر بھی باہر نکلا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

أخرجه البخاري في : ٩٢- كتاب الفتن : ٢- باب قول النبي ﷺ سترون بعدي أمورًا تنكرونها.

(١٨) باب استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال وبيان

(۱۸) لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے اور درخت کے نیچے بیعت رضوان

بيعة الرضوان تحت الشجرة

کا قصہ

۱۲۱۳- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، «أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ» وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعمِائَةٍ. وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ.

۱۲۱۳- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حدیبیہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم لوگ تمام زمین والوں میں سب سے بہتر ہو۔ ہماری تعداد اس موقع پر چودہ سو تھی۔ اگر آج میری آنکھوں میں بینائی ہوتی تو میں اس درخت کا مقام بتاتا۔ (جہاں بیعت رضوان ہوئی تھی)

أخرجه البخاري في: ٦٤- كتاب المغازي: ٣٥- باب غزوة الحديبية.

۱۲۱٤- حديث الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا.

۱۲۱۴- حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے وہ درخت دیکھا تھا لیکن پھر بعد میں جب آیا تو میں اسے نہ پہچان سکا۔

أخرجه البخاري في: ٦٤- كتاب المغازي: ٣٥- باب غزوة الحديبية.

۱۲۱٥- حديث سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ. عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

۱۲۱۵- یزید بن ابی عبید رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے بتلایا کہ موت پر۔

أخرجه البخاري في: ٦٤- كتاب المغازي: ٣٥- باب غزوة الحديبية.

۱۲۱٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه، قَالَ: لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ، أَتَاهُ آتٍ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ. فَقَالَ: لاَ أُبَايِعُ عَلَى هذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۱۲۱۶- حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حرہ کی لڑائی کے زمانہ میں ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہا کہ عبداللہ بن حنظلہ لوگوں سے (یزید کے خلاف) موت پر بیعت لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اب میں موت پر کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

أخرجه البخاري في: ٥٦- كتاب الجهاد: ١١٠- باب البيعة في الحرب أن لا يفروا.

(١٩) باب تحريم رجوع المهاجر

(۱۹) جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے

إلى استيطان وطنه

پھر اس کو واپس آ کر وطن بنانا حرام ہے

۱۲۱۷- حديث سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ الأَكْوَعِ! ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ ، تَعَرَّبْتَ؟ قَالَ : لاَ ، وَلكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ.

أخرجه البخاري في : ۹۲- كتاب الفتن : ۱٤- باب التعرب في الفتنة.

۱۲۱۷- حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے یہاں گئے تو اس نے کہا کہ اے ابن الاکوع تم گاؤں میں رہنے لگے' ہو کیا الٹے پاؤں پھر گئے؟ کہا کہ نہیں' بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی تھی۔

(۲۰) باب المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير وبيان معنى لا هجرة بعد الفتح

(۲۰) فتح مکہ کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا' اور اسکے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی

۱۲۱۸- حديث مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي مَعْبَدٍ. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبَدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ ، قَالَ : «مَضَتِ الْهِجْرَةُ لأَهْلِهَا ، أُبَايِعُهُ عَلَى الإِسْلاَمِ وَالْجِهَادِ» فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ ، فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ مُجَاشِعٌ.

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٥٣- باب وقال الليث.

۱۲۱۸- ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ نے اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں (اپنے بھائی) ابو معبد رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرانے کے لئے لے گیا' حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہجرت کا ثواب تو ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ختم ہو چکا البتہ میں اس سے اسلام اور جہاد پر بیعت لیتا ہوں۔ ابو عثمان نے کہا کہ پھر میں نے ابو معبد رضی اللہ عنہ سے مل کر ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجاشع نے ٹھیک بیان کیا۔

۱۲۱۹- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : «لاَ هِجْرَةَ وَلكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ ، وَإِذَا

۱۲۱۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا' اب ہجرت (مکہ سے مدینہ کے لئے) باقی نہیں رہی' البتہ حسن نیت اور جہاد باقی ہے۔ اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً نکل

☆ حضرت مجاشع بن مسعود اسلمی رضی اللہ عنہ مجالد کے بھائی ہیں۔ صفر ۳۶ھ میں جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ ان کے مشہور شاگرد ابو عثمان النہدی ہیں۔ اہل بصرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا».

جاؤ۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٩٤- باب لا هجرة بعد الفتح.

١٢٢٠- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ ، فَقَالَ : «وَيْحَكَ! إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا؟» قَالَ : نَعَمْ ؛ قَالَ : «فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا».

۱۲۲۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق پوچھا۔ (یعنی یہ کہ آپ اجازت دیں تو میں مدینہ میں ہجرت کر آؤں) آپ نے فرمایا۔ افسوس! اس کی تو شان بڑی ہے۔ کیا تیرے پاس زکوٰۃ دینے کے لئے کچھ اونٹ ہیں' جن کی تو زکوٰۃ دیا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں! اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر کیا ہے' سمندروں کے اس پار (جس ملک میں تو رہے وہاں) عمل کرتا رہ' اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرے گا۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٣٦- باب زكاة الإبل.

(٢١) باب كيفية بيعة النساء

(۲۱) خواتین کی بیعت کی کیفیت

١٢٢١- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ ، إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى - ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ﴾- إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

قَالَتْ عَائِشَةُ : فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ ، قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «انْطَلِقْنَ ، فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ» لاَ ، وَاللهِ! مَا

۱۲۲۱۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مومن عورتیں جب ہجرت کر کے نبی کریم ﷺ کے پاس آتی تھیں تو آنحضرت ﷺ انہیں آزماتے تھے بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ "اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو' جب مومن عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو انہیں آزماؤ---(الممتحنہ: ۱۰۔۱۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ان (ہجرت کرنے والی) مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی تو وہ آزمائش میں پوری سمجھی جاتی تھی۔ چنانچہ جب وہ عورتیں اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے کہ اب جاؤ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے۔ اللہ کی قسم! آنحضرت ﷺ کے ہاتھ نے (بیعت لیتے وقت) کسی عورت کا ہاتھ ہرگز کبھی نہیں چھوا۔ آنحضرت ﷺ ان سے صرف زبان سے بیعت لیتے تھے۔ واللہ

۱۲۲۰۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جب تم اپنے ملک میں ارکان اسلام آزادی کے ساتھ ادا کر رہے ہو تو خواہ مخواہ ہجرت کا خیال کرنا ٹھیک نہیں۔ (راز)

مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ ، غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ ، وَاللهِ! مَا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ إِلاَّ بِمَا أَمَرَهُ اللهُ ، يَقُولُ لَهُنَّ ، إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ «قَدْ بَايَعْتُكُنَّ» كَلَامًا.

آنحضرت ﷺ نے عورتوں سے صرف ان ہی چیزوں کا عہد لیا جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ بیعت لینے کے بعد آپ ان سے فرماتے کہ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے۔ یہ آپ صرف زبان سے کہتے کہ میں نے تم سے بیعت لے لی۔

أخرجه البخاري في : ٦٨- كتاب الطلاق : ٢٠- باب إذا أسلمت المشركة أو النصرانية تحت الذمي أو الحربي.

(٢٢) باب البيعة على السمع والطاعة فيما استطاع

(۲۲) سمع و طاعت پر جہاں تک ہو سکے بیعت کرنا

١٢٢٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، يَقُولُ لَنَا : «فِيمَا اسْتَطَعْتَ».

۱۲۲۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ ہم سے فرماتے کہ جتنی تمہیں طاقت ہو۔

أخرجه البخاري في : ٩٣- كتاب الأحكام : ٤٣-باب كيف يبايع الإمام الناس.

(٢٣) باب بيان سنّ البلوغ

(۲۳) آدمی کب بالغ ہوتا ہے

١٢٢٣- حديث ابْنِ عَمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي ، ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ ، فَأَجَازَنِي.

۱۲۲۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما غزوہ احد کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے (جنگ پر جانے کے لئے) پیش ہوئے، تو انہیں اجازت نہیں ملی، اس وقت ان کی عمر چودہ سال کی تھی۔ پھر غزوہ خندق کے موقع پر پیش ہوئے تو اجازت مل گئی، اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔

أخرجه البخاري في : ٥٢- كتاب الشهادات : ١٨- باب بلوغ الصبيان وشهادتهم.

(٢٤) باب النهي ان يسافر بالمصحف إلى ارض الكفار إذا خيف وقوعه بأيديهم

(۲۴) قرآن حکیم کافروں کے ملک میں لے جانا منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ ان کے ہاتھ لگ جائے گا

١٢٢٤– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ.

۱۲۲۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے علاقے میں قرآن مجید لے کر جانے سے منع فرمایا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٢٩- باب السفر بالمصاحف إلى ارض العدو.

(٢٥) باب المسابقة بين الخيل وتضميرها

(۲۵) گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کو مقابلہ کے لیے تیار کرنا

١٢٢٥– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ ، وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا.

۱۲۲۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کی جنہیں (جہاد کے لئے تیار کیا گیا تھا) مقام حفیاء سے دوڑ کرائی، اس دوڑ کی حد ثنية الوداع تھی۔ اور جو گھوڑے ابھی تیار نہیں ہوئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس گھوڑ دوڑ میں شرکت کی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة : ٤١-باب هل يقال مسجد بني فلان.

(٢٦) باب الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة

(۲۶) گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر و برکت ہے

١٢٢٦– حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

۱۲۲۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت وابستہ رہے گی (کیونکہ اس سے جہاد میں کام لیا جاتا رہے گا)

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٤٣- باب الخيل معقود في نواصيها الخير إلى يوم القيامة.

١٢٢٧– حديث عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي

۱۲۲۷- حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خیر و برکت قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ

نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ : الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ».

بندھی رہے گی یعنی آخرت میں ثواب اور دنیا میں مال غنیمت ملتا رہے گا۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٤٤- باب الجهاد ماض مع البر والفاجر.

١٢٢٨- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ».

۱۲۲۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی پیشانی میں برکت بندھی ہوئی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٤٣- باب الخيل معقود في نواصيها الخير إلى يوم القيامة.

(٢٨) باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله

(۲۸) جہاد اور اللہ کے راستہ میں نکلنے کی فضیلت

١٢٢٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «انْتَدَبَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ ، لاَ يُخْرِجُهُ إِلاَّ إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي ، أَنْ أَرْجِعَهُ ، بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ، أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. وَلَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ».

۱۲۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلا' اللہ اس کا ضامن ہو گیا۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میری ذات پر یقین اور میرے پیغمبروں کی تصدیق نے اس کو (اس سرفروشی کے لئے گھر سے) نکالا ہے۔ (میں اس بات کا ضامن ہوں) کہ یا تو اس کو واپس کر دوں ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ' یا (شہید ہونے کے بعد) جنت میں داخل کر دوں۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اور اگر میں اپنی امت پر (اس کام کو) دشوار نہ سمجھتا تو لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا' اور میری خواہش ہے اللہ کی راہ میں مارا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں' پھر مارا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں' پھر مارا جاؤں۔

أخرجه البخاري في : ٢- كتاب الإيمان : ٢٦- باب الجهاد من الإيمان.

١٢٣٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ ، لاَ يُخْرِجُهُ إِلاَّ الْجِهَادُ

۱۲۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے۔ جہاد ہی کی نیت سے نکلے۔ اللہ کے کلام (اس کے وعدے) کو سچ جان کر' تو اللہ

☆ حضرت عروۃ بن الجعد البارقی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں کوفے میں پہلے قاضی یہی مقرر ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے۔ کتب صحاح ستہ میں ان کی روایات موجود ہیں۔

فِي سَبِيلِهِ ، وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ ، بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ».

اس کا ضامن ہے۔ یا تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کر کے جنت میں لے جائے گا' یا اس کو ثواب اور غنیمت کا مال دلا کر اس کے گھر لوٹا لائے گا۔

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ٨- باب قول النبي ﷺ أحلت لكم الغنائم.

١٢٣١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللهِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا ، اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ».

۱۲۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر زخم جو اللہ کی راہ میں مسلمان کو لگے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہو گا جس طرح وہ لگا تھا۔ اس میں سے خون بہتا ہو گا۔ جس کا رنگ (تو) خون کا سا ہو گا اور خوشبو مشک کی سی ہو گی۔"

أخرجه البخاري في : ٤- كتاب الوضوء : ٦٧- باب ما يقع من النجاسات في السمن والماء.

(٢٩) باب فضل الشهادة في سبيل الله تعالى

(۲۹) اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت

١٢٣٢- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا ، وَلَهُ مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ ، إِلاَّ الشَّهِيدُ ، يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ».

۱۲۳۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو گا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا میں دوبارہ آنا پسند کرے گا۔ خواہ اسے ساری دنیا مل جائے سوائے شہید کے۔ اس کی یہ تمنا ہو گی کہ دنیا میں دوبارہ واپس جا کر دس مرتبہ اور قتل ہو (اللہ کے راستے میں) کیونکہ وہ شہادت کی عزت وہاں دیکھتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٢١- باب تمنى المجاهد أن يرجع إلى الدنيا.

١٢٣٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ : دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ ، قَالَ : «لاَ أَجِدُهُ» قَالَ : «هَلْ تَسْتَطِيعُ ، إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ ، أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلاَ

۱۲۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ایسا کوئی عمل میں نہیں پاتا۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم اتنا کر سکتے ہو کہ جب مجاہد (جہاد کے لئے نکلے) تو تم اپنی مسجد میں آکر برابر نماز پڑھنی شروع کر دو اور (نماز پڑھتے رہو

تَفْتُرَ ، وَتَصُومَ وَلاَ تُفْطِرَ؟» قَالَ : وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟.

اور درمیان میں) کوئی سستی اور کاہلی تمہیں محسوس نہ ہو۔ اسی طرح روزے رکھنے لگو اور (کوئی دن) بغیر روزے کے نہ گذرے۔ ان صاحب نے عرض کیا بھلا ایسا کون کر سکتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : باب فضل الجهاد والسير.

(٣٠) باب فضل الغدوة والروحة في سبيل الله

(۳۰) اللہ کی راہ میں صبح یا شام گذارنے کی فضیلت

١٢٣٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۱۲۳۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں گذرنے والی ایک صبح یا ایک شام دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے' سب سے بہتر ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٥- باب الغدوة والروحة في سبيل الله.

١٢٣٥- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۱۲۳۵۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں گذرنے والی ایک صبح و شام دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے' سب سے بڑھ کر ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٥- باب الغدوة والروحة في سبيل الله.

١٢٣٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ».

۱۲۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام چلنا ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٥- باب الغدوة والروحة في سبيل الله.

(٣٤) باب فضل الجهاد والرباط

(۳۴) جہاد اور دشمن کی نگرانی کرنے کی فضیلت

١٢٣٧- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ ، قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ» قَالُوا : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ((مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

۱۲۳۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کون سا شخص سب سے افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا مومن جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔ صحابہؓ نے پوچھا اور اس کے بعد کون؟ فرمایا مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں رہنا اختیار کرے' اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہو اور لوگوں کو چھوڑ کر اپنی برائی سے ان کو محفوظ رکھے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ٢- باب أفضل الناس مؤمن يجاهد بنفسه وماله في سبيل الله.

(٣٥) باب بيان الرجلين يقتل أحدهما الآخر يدخلان الجنة

(۳۵) دو ایسے آدمیوں کا ذکر کہ ایک آدمی دوسرے کا قاتل ہو گا اور دونوں جنتی ہوں گے

١٢٣٨- حديث أَبِي هُرَيْـرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «يَضْحَكُ اللهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ يَدْخُلاَنِ الْجَنَّةَ، يُقَاتِلُ هذَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلُ ، ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ».

۱۲۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ ایسے دو آدمیوں پر ہنس دے گا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا اور پھر بھی دونوں جنت میں داخل ہو گئے۔ پہلا وہ جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قاتل کو توبہ کی توفیق دی (یعنی قاتل مسلمان ہو گیا) اور وہ بھی اللہ کی راہ میں شہید ہوا (اس طرح دونوں قاتل و مقتول بالآخر جنت میں داخل ہو گئے)

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٢٨- باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم فيسدد بعد ويقتل.

(٣٨) باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره ، وخلافته في أهل بخير

(۳۸) اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مدد سواری وغیرہ کے ساتھ کرنے کی فضیلت اور اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال نیکی ہے

١٢٣٩- حديث زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ ﷻ فَقَدْ غَزَا ، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا».

۱۲۳۹- حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے والے کو سازو سامان دیا تو وہ غزوہ میں شریک ہوا اور جس نے خیر خواہانہ طریقہ پر غازی کے گھربار کی نگرانی کی تو وہ (گویا) خود غزوہ میں شریک ہوا۔"

أخرجه البخاري في: ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٣٨- باب فضل من جهز غازيًا أو خلفه بخير.

(٤٠) باب سقوط فرض الجهاد عن المعذورين

(۴۰) معذور پر جہاد فرض نہیں

١٢٤٠- حديث الْبَرَاءِ ﷺ ، قَالَ : لَمَّا

۱۲۴۰- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

نَزَلَتْ - ﴿لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ - دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا ، وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ ، فَنَزَلَتْ - ﴿لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾-.

جب آیت **"لا یستوی القاعدون من المؤمنین"** نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (جو کاتب وحی تھے) کو بلایا آپ ایک چوڑی ہڈی ساتھ لے کر حاضر ہوئے اور اس آیت کو لکھا اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے جب اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تو آیت یوں نازل ہوئی **"لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر"** اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں۔ (النساء:۹۵)

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ١٣- باب قول الله تعالى - ﴿لا يستوي القاعدون من المؤمنين غير أولى الضرر﴾-.

(٤١) باب ثبوت الجنة للشهيد

(۴۱) شہید کے لیے جنت کا ثابت ہونا

١٢٤١- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، يَوْمَ أُحُدٍ ، أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ» فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

۱۲۴۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے غزوہ احد کے موقع پر پوچھا' یا رسول اللہ! اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں کہاں جاؤں گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں۔ انہوں نے کھجور پھینک دی جو ان کے ہاتھ میں تھی اور لڑنے لگے' یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ١٧- باب غزوة أحد.

١٢٤٢- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ ، فِي سَبْعِينَ. فَلَمَّا قَدِمُوا ، قَالَ لَهُمْ خَالِي : أَتَقَدَّمُكُمْ ، فَإِنْ أَمَّنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ . وَإِلاَّ كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا. فَتَقَدَّمَ ، فَأَمَّنُوهُ. فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، إِذْ أَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ ، فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ! فُزْتُ

۱۲۴۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو سلیم کے ستر آدمی (جو قاری تھے) بنو عامر کے یہاں بھیجے جب یہ سب حضرات (بیر معونہ پر) پہنچے تو میرے ماموں حرام بن ملحان رضی اللہ عنہما نے کہا میں (بنو عامر کے یہاں) آگے جاتا ہوں اگر مجھے انہوں نے اس بات کا امن دے دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی باتیں ان تک پہنچاؤں تو بہتر ورنہ تم لوگ میرے قریب تو ہو ہی چنانچہ وہ ان کے یہاں گئے اور انہوں نے امن بھی دے دیا ابھی وہ قبیلہ کے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی باتیں سنا ہی رہے تھے کہ قبیلہ والوں نے اپنے ایک آدمی (عامر بن طفیل) کو اشارہ کیا اور اس نے آپ کے برچھا پیوست کر دیا جو

وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! ثُمَّ مَالوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ ، إِلاَّ رَجُلٌ أَعْرَجُ صَعِدَ الْجَبَلَ. قَالَ هَمَّامٌ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) فَأُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ ؛ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ. فَكُنَّا نَقْرَأُ - أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا ، أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا ، فَرَضِيَ عَنَّا ، وَأَرْضَانَا. ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ. فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، عَلَى رِعْلٍ ، وَذَكْوَانَ، وَبَنِي لِحْيَانَ ، وَبَنِي عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصُوا اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ.

آر پار ہو گیا اس وقت ان کی زبان سے نکلا اللہ اکبر میں کامیاب ہو گیا کعبہ کے رب کی قسم۔ اس کے بعد قبیلہ والے حرام رضی اللہ عنہ کے دوسرے ساتھیوں کی طرف (جو ستر کی تعداد میں تھے) بڑھے اور سب کو قتل کر دیا۔ البتہ ایک صاحب جو لنگڑے تھے پہاڑ پر چڑھ گئے ہمام (راوی حدیث) نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں کہ ایک صاحب اور ان کے ساتھی (پہاڑ پر چڑھے تھے) اس کے بعد جبرئیل نے نبی کریم ﷺ کو خبر دی کہ آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے جا ملے ہیں پس اللہ خود بھی ان سے خوش ہے اور انہیں بھی خوش کر دیا ہے اس کے بعد ہم (قرآن کی دوسری آیتوں کے ساتھ یہ آیت بھی) پڑھتے تھے "ہماری قوم کے لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آ ملے ہیں۔ پس ہمارا رب خود بھی خوش ہے اور ہمیں بھی خوش کر دیا ہے" اس کے بعد یہ آیت منسوخ ہو گئی۔ نبی کریم ﷺ نے چالیس دن تک صبح کی نماز میں قبیلہ رعل، ذکوان، بنی لحیان اور بنی عصیہ کے لئے بد دعا کی تھی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٩- باب من ينكب في سبيل الله.

(٤٢) باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله

(۴۲) جو شخص اللہ کا دین غالب کرنے کے لیے لڑے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے

١٢٤٣- حديث أَبِي مُوسى رضي الله عنه ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ : «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ

۱۲۴۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی (لاحق بن ضمیرہ) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے غنیمت حاصل کرنے کے لئے، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے ناموری کے لئے، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے تاکہ اس کی بہادری کی دھاک بیٹھ جائے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں کون لڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا جو شخص اس

۱۲۴۳۔ مقصد یہ ہے کہ اصل چیز خلوص ہے۔ اگر یہ ہے تو سب کچھ ہے۔ یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ قیامت کے دن کتنے سخی، کتنے قاری اور کتنے مجاہد دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ یہ وہ ہوں گے جن کا مقصد صرف ریا اور نمود تھا۔ اس لیے ان کو سیدھا دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (راز)

ا للهِ هِيَ الْعُلْيَا فِي سَبِيلِ ا للهِ».

ارادہ سے جنگ میں شریک ہوا کہ اللہ ہی کا کلمہ بلند رہے۔ صرف وہی اللہ کے راستہ میں لڑتا ہے۔

أخرجه البخاري في:٥٦-كتاب الجهاد والسير : ١٥- باب من قاتل لتكون كلمة ا لله هى العليا.

١٢٤٤- حديث أَبِي مُوسى ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ ا للهِ! مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ ا للهِ؟ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا ، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً. فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ (قَالَ : وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا) فَقَالَ : «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ ا للهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ ا للهِ عَزَّوَجَلَّ».

۱۲۴۴۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں لڑائی کی کیا صورت ہے؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی غصہ کی وجہ سے اور کوئی غیرت کی وجہ سے جنگ کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کی طرف سر اٹھایا۔ حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ سر اسی لئے اٹھایا کہ پوچھنے والا کھڑا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا' جو اللہ کے کلمے کو سربلند کرنے کے لئے لڑے' وہ اللہ کی راہ میں (لڑتا) ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٤٥- باب من سأل وهو قائم عالمًا جالسًا.

(٤٥) باب قوله ﷺ إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال

(۴۵) رسول اللہ ﷺ کے فرمان "ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے" میں جہاد اور دوسرے اعمال شامل ہیں

١٢٤٥- حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي ا لله عنه ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ ا للهِ ﷺ يَقُولُ : «إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ، وَإِنَّمَا لاِمْرِيءٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى ا للهِ وَرَسُولِهِ ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى ا للهِ وَرَسُولِهِ ؛ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَوِ

۱۲۴۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور انسان کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی تو واقعی وہ انہیں کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہوگی تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

۱۲۴۵۔ امام نووی صحیح مسلم پر اپنی شرح میں لکھتے ہیں اس حدیث کی عظمت' بلند مقام' اس کے کثیر فوائد اور اس کی صحت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ امام شافعی اور دیگر علماء فرماتے ہیں یہ تہائی اسلام ہے۔ اور امام شافعی فرماتے ہیں فقہ کے ستر دروازوں میں داخل ہوتی ہے (یعنی اس میں ستر فقہی مسائل کا حکم موجود ہے) عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ کہتے ہیں کہ جو شخص بھی تصنیف کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ ابتداء اس حدیث سے کرے تاکہ طالب اور قاری کو نیت کی تصحیح پر تنبیہہ ہو۔ (مرتبؒ)

امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ».

أخرجه البخاري في : ۷۳-كتاب الأيمان والنذور : ۲۳- النية في الأيمان.

(٤٩) باب فضل الغزو في البحر

١٢٤٦- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ : قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَأَطْعَمَتْهُ ، وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ ، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ. قَالَتْ : فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هذَا الْبَحْرِ ، مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ» أَوْ «مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ» قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ. فَقُلْتُ : وَمَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ» كَمَا قَالَ فِي الأَوَّلِ. قَالَ : فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ ، قَالَ : «أَنْتِ مِنَ

(۴۹) سمندر میں جہاد کرنے کی فضیلت

۱۲۴۶۔ حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ام حرامؓ کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے (یہ حضرت انس کی خالہ تھیں) جو حضرت عبادہ بن صامتؓ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور آپؐ کے سر سے جوئیں نکالنے لگیں۔ اس عرصے میں آپ سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ ام حرامؓ نے بیان کیا میں نے پوچھایا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے کے لئے دریا کے بیچ میں سوار اس طرح جا رہے ہیں جس طرح بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں' یا جیسے بادشاہ تخت رواں پر سوار ہوتے ہیں۔ (یہ شک راوی کو تھا) ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ پھر آپ اپنا سر رکھ کر سو گئے' اس مرتبہ بھی آپ جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کس بات پر آپ ہنس رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں غزوہ کے لئے جا رہے ہیں' پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی فرمایا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی انہی میں سے کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تو سب سے پہلی فوج میں شامل ہو گی (جو بحری راستے سے جہاد کرے گی) چنانچہ

الأَوَّلِينَ». فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ ، فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا ، حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ ، فَهَلَكَتْ.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ام حرامؓ نے بحری سفر کیا پھر جب سمندر سے باہر آئیں تو ان کی سواری نے انہیں نیچے گرا دیا اور اسی حادثہ میں ان کی وفات ہو گئی۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٣- باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجل والنساء.

(٥١) باب بيان الشهداء

(۵۱) شہداء کا بیان

١٢٤٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ ، فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ ، فَغَفَرَ لَهُ».

ثُمَّ قَالَ : «الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ : الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ».

۱۲۴۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹہنی دیکھی' پس اسے راستے سے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) راضی ہو گیا اور اس کی بخشش کر دی۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ شہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں مرنے والے' پیٹ کے عارضے (ہیضے وغیرہ) میں مرنے والے' ڈوب کر مرنے والے' جو دیوار وغیرہ کسی بھی چیز سے دب کر مر جائے اور خدا کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہونے والے۔

أخرجه البخاري في : ١٠- كتاب الأذان: ٣٢-باب فضل التهجير إلى الظهر.

١٢٤٨- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ».

۱۲۴۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا طاعون کی موت ہر مسلمان کے لئے شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٣٠- باب الشهادة سبع سوى القتل.

(٥٣) باب قوله ﷺ لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم

(۵۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا اور اسکی مخالفت کرنے والا اسکو نقصان نہیں پہنچا سکے گا"

١٢٤٩- حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنِ

۱۲۴۹- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم

النبيّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ».

ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت یا موت آئے گی اس وقت بھی وہ غالب ہی ہوں گے۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب :٢٨-باب حدثني محمد بن المثنى.

١٢٥٠- حديث مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لاَ يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلاَ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذلِكَ».

۱۲۵۰۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا تھا' آپ فرمارہے تھے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ ایسا موجود رہے گا جو اللہ تعالیٰ کی شریعت پر قائم رہے گا' انہیں ذلیل کرنے کوشش کرنے والے اور اسی طرح ان کی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔

أخرجه البخاري في : ٦١-كتاب المناقب:٢٨- باب حدثني محمد بن المثنى.

(٥٥) باب السفر قطعة من العذاب واستحباب تعجيل المسافر إلى اهله بعد قضاء شغله

(۵۵) سفر ایک عذاب ہے۔ اسلئے مسافر کو اپنے کام سے فارغ ہوتے ہی فوراً گھر لوٹنا چاہیے

١٢٥١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ».

۱۲۵۱۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے آدمی کو کھانے پینے اور سونے (ہر ایک چیز) سے روک دیتا ہے اس لئے جب کوئی اپنی ضرورت پوری کر چکے تو فوراً گھر واپس آجائے۔"

أخرجه البخاري في : ٢٦- كتاب العمرة:١٩-باب السفر قطعة من العذاب.

(٥٦) باب كراهة الطروق وهو الدخول ليلاً لمن ورد من سفر

(۵۶) سفر سے واپسی پر رات گئے گھر آنے کی کراہت

١٢٥٢- حديث أَنَسٍ ﷺ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ ، كَانَ لاَ يَدْخُلُ إِلاَّ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

۱۲۵۲۔ حضرت انس ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (سفر سے) رات میں گھر نہیں پہنچتے تھے یا صبح کے وقت پہنچ جاتے یا دوپہر (بعد زوال سے لے کر غروب آفتاب تک) کسی بھی

وقت تشریف لاتے۔

أخرجه البخاري في : ٢٦- كتاب العمرة : ١٥- باب الدخول بالعشي.

١٢٥٣- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ ، فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ : «أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلاً (أَيْ عِشَاءً) لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ».

۱۲۵۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جہاد سے واپس ہو رہے تھے۔ جب ہم مدینہ میں داخل ہونے والے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور رات ہو جائے تب داخل ہونا۔ تاکہ پریشان بالوں والی کنگھا کر لے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ اپنے بال صاف کر لیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ١٠- باب تزويج الثيبات.

٣٤- كتاب الصيد والذبائح ما يؤكل من الحيوان

۳۴- شکار اور ذبح کے مسائل اور ان جانوروں کا بیان جن کا گوشت حلال ہے

(١) باب الصيد بالكلاب المعلمة

(ا) سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کا بیان

١٢٥٤- حديث عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلاَبَ الْمُعَلَّمَةَ، قَالَ: «كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ» قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: «وَإِنْ قَتَلْنَ» قُلْتُ: وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ، قَالَ: «كُلْ مَا خَزَقَ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلاَ تَأْكُلْ».

۱۲۵۴- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سکھائے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ جو شکار وہ صرف تمہارے لئے رکھیں اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا۔ اگرچہ کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) اگرچہ مار ڈالیں! میں نے عرض کیا کہ ہم بے پر کے تیر یا لکڑی سے شکار کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اگر ان کی دھار اس کو زخمی کر کے پھاڑ ڈالے تو کھاؤ۔ لیکن اگر اس کے عرض سے شکار مارا جائے تو اسے نہ کھاؤ۔ (وہ مردار ہے)

أخرجه البخاري في: ٧٢- كتاب الذبائح والصيد: ٣- باب ما أصاب المعراض بعرضه.

١٢٥٥- حديث عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ، قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهذِهِ الْكِلاَبِ. فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلاَبَكَ الْمُعَلَّمَةَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ، إِلاَّ أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلاَبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلاَ تَأْكُلْ».

۱۲۵۵- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لئے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہو تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ کر لائیں اسے کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھا لے تو اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لئے پکڑا تھا اور اگر دوسرے کتے بھی تمہارے کتوں کے سوا شکار میں شریک ہو جائیں تو نہ کھاؤ۔

أخرجه البخاري في: ٧٢- كتاب الذبائح والصيد: ٧- إذا أكل الكلب.

١٢٥٦- حديث عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْمِعْرَاضِ،

۱۲۵۶- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "معراض" (تیر کے شکار) کے متعلق

فَقَالَ : «إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ ، وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلاَ تَأْكُلْ ، فَإِنَّهُ وَقِيذٌ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي، فَأَجِدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أُسَمِّ عَلَيْهِ ، وَلاَ أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ؟ قَالَ : «لاَ تَأْكُلْ. إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ ، وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الآخَرِ».

پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر اس کے دھار کی طرف سے لگے تو کھالو۔ اگر چوڑائی سے لگے تو مت کھاؤ۔ کیونکہ وہ مردار ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا کتا (شکار کے لئے) چھوڑتا ہوں اور بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں' پھر اس کے ساتھ مجھے ایک ایسا کتا اور ملتا ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی ہے۔ میں یہ فیصلہ نہیں کرپاتا کہ دونوں میں سے کون سے کتے نے شکار پکڑا۔ آپؐ نے فرمایا' ایسے شکار کا گوشت نہ کھا۔ کیونکہ تو نے بسم اللہ تو اپنے کتے کے لئے پڑھی ہے' دوسرے کے لئے تو نہیں پڑھی۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٣- باب تفسير المشبهات.

١٢٥٧- حديث عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ : «مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ» وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ : «مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ ، فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ ، وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلاَبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ ، وَقَدْ قَتَلَهُ فَلاَ تَأْكُلْ ، فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ».

۱۲۵۷۔ حضرت عدی بن حاتم ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بے پر کے تیر یا لکڑی یا گز سے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کی نوک شکار کو لگ جائے تو کھالو۔ لیکن اگر یہ عرض کی طرف سے شکار کو لگے تو وہ نہ کھاؤ کیونکہ وہ موقوذہ ہے اور میں نے آپؐ سے کتے کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ جسے وہ تمہارے لئے رکھے (یعنی وہ خود نہ کھائے) اسے کھالو۔ کیونکہ کتے کا شکار کو پکڑ لینا یہ بھی ذبح کرنا ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمہیں اندیشہ ہو کہ تمہارے کتے نے شکار اس دوسرے کے ساتھ پکڑا ہوگا۔ اور کتا شکار کو مار چکا ہو تو ایسا شکار نہ کھاؤ۔ کیونکہ تم نے اللہ کا نام (بسم اللہ) اپنے کتے پر لیا تھا' دوسرے کتے پر نہیں لیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٧٢- كتاب الذبائح والصيد : ١- باب التسمية على الصيد.

١٢٥٨- حديث عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ ، وَإِنْ أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ ؛ وَإِذَا

۱۲۵۸۔ حضرت عدی بن حاتم ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم نے اپنا کتا شکار پر چھوڑا اور اللہ کا نام بھی پڑھا اور کتے نے شکار پکڑا اور اسے مار ڈالا تو اسے کھاؤ اور اگر اس نے خود بھی کھالیا ہو تو تم نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لئے پکڑا ہے اور اگر دوسرے کتے جن پر اللہ کا نام نہ لیا

خَالَطَ كِلاَبًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلاَ تَأْكُلْ ، فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ ؛ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلاَّ أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ، وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلاَ تَأْكُلْ».

گیا ہو' اس کتے کے ساتھ شکار میں شریک ہو جائیں اور شکار پکڑ کر مار ڈالیں تو ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم نے شکار پر تیر مارا' پھر وہ شکار تمہیں دو یا تین دن بعد ملا اور اس پر تمہارے تیر کے نشان کے سوا اور کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو ایسا شکار کھاؤ لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔

أخرجه البخاري في: ٧٢-كتاب الذبائح والصيد : ٨- باب الصيد إذا غاب عنه يومين أو ثلاثة.

١٢٥٩- حديث أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ☆، قَالَ : قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ ، أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ؟ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ، أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ ، فَمَا يَصْلُحُ لِي؟ قَالَ : «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلاَ تَأْكُلُوا فِيهَا ، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا ، وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرَ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ».

۱۲۵۹۔ حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی! ہم اہل کتاب کے گاؤں میں رہتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتن میں کھا سکتے ہیں؟ اور ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں شکار بہت ہوتا ہے۔ میں تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا نہیں ہے اور اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہے تو اس میں سے کس کا کھانا میرے لئے جائز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے جو اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں اس کے سوا کوئی اور برتن مل سکے تو اس میں نہ کھاؤ۔ لیکن تمہیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے تو ان کے برتن کو خوب دھو کر اس میں کھا سکتے ہو اور جو شکار تم اپنی تیر کمان سے کرو اور (تیر پھینکتے وقت) اللہ کا نام لیا ہو تو (اس کا شکار) کھا سکتے ہو اور جو شکار تم نے غیر سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور شکار خود ذبح کیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔

أخرجه البخاري في : ٧٢- كتاب الذبائح والصيد : ٤- باب صيد القوس.

(٣) باب تحريم أكل كل ذِيْ ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير

(۳) ہر دانت والے درندے اور ہر پنجے والے پرندے کی حرمت کا بیان

☆ حضرت جرهم بن ناشب اپنی کنیت ابو ثعلبہ خشنی سے مشہور ہوئے۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ اپنی قوم کی طرف داعی بنا کر بھیجے گئے تو قوم مسلمان ہو گئی۔ شام میں رہائش اختیار کی اور وہیں ۷۵ ہجری میں وفات پائی۔

١٢٦٠- حديث أَبِـي ثَعْلَبَـةَ ﷺ، أَنَّ رَسُـولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنْ أَكْلِ كُـلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

۱۲۶۰۔ حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر پھاڑ کر کھانے والے درندوں (کا گوشت) کھانے سے منع کیا تھا۔

أخرجه البخاري في: ٧٢-كتاب الذبائح والصيد: ٢٩- باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع.

(٤) باب إباحة ميتة البحر

(۴) دریا اور سمندر کے مردہ کا مباح ہونا

١٢٦١- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْـدِ اللهِ، قَـالَ: بَعَثَنَـا رَسُـولُ اللهِ ﷺ ثَلاَثَمِائَـةِ رَاكِـبٍ، أَمِيرُنَـا أَبُـو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَـرَّاحِ، نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ، فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْـفَ شَهْرٍ، فَأَصَابَنَا جُـوعٌ شَـدِيدٌ حَتَّـى أَكَلْنَـا الْخَبَـطَ، فَسُـمِّيَ ذَلِـكَ الْجَيْـشُ جَيْـشَ الْخَبَـطِ. فَأَلْقَى لَنَـا الْبَحْـرُ دَابَّـةً يُقَـالُ لَهَـا الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْـفَ شَـهْرٍ، وَادَّهَنَّـا مِـنْ وَدَكِـهِ، حَتَّـى ثَـابَتْ إِلَيْنَـا أَجْسَـامُنَا. فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنَصَبَهُ، فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ، وَأَخَـذَ رَجُـلاً وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ.

قَالَ جَـابِرٌ: وَكَـانَ رَجُـلٌ مِـنَ الْقَـوْمِ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ ثُـمَّ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ. ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ.

۱۲۶۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تین سو سواروں کے ساتھ بھیجا اور ہمارا امیر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ تاکہ ہم قریش کے قافلہ تجارت کی تلاش میں رہیں۔ ساحل سمندر پر ہم پندرہ دن تک پڑاؤ ڈالے رہے ہمیں (اس سفر میں) بڑی سخت بھوک اور فاقے کا سامنا کرنا پڑا اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہم نے ببول کے پتے کھا کر وقت گذارا۔ اسی لئے اس فوج کا لقب پتوں کی فوج ہو گیا۔ پھر اتفاق سے سمندر نے ہمارے لئے ایک مچھلی جیسا جانور ساحل پر پھینک دیا' اس کا نام عنبر تھا۔ ہم نے اس کو پندرہ دن تک کھایا اور اس کی چربی کو تیل کے طور پر (اپنے جسموں پر) ملا' اس سے ہمارے بدن کی طاقت و قوت پھر لوٹ آئی۔ بعد میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی نکال کر کھڑی کروائی اور جو لشکر میں سب سے لمبے آدمی تھے' انہیں اونٹ پر سوار کرایا وہ اس کے نیچے سے نکل گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لشکر کے ایک آدمی نے پہلے تین اونٹ ذبح کئے' پھر تین اونٹ ذبح کئے اور جب تیسری مرتبہ تین اونٹ ذبح کئے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا کیونکہ اگر سب اونٹ ذبح کر دیئے جاتے تو سفر کیسے ہوتا۔

أخرجه البخاري في: ٦٤- كتاب المغازي: ٦٥- باب غزوة سيف البحر.

(٥) باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية

(۵) پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہے

١٢٦٢ – حديث عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ.

۱۲۶۲۔ حضرت علی بن ابی طالب ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر عورتوں سے متعہ کی ممانعت کی تھی اور پالتو گدھوں کے کھانے کی بھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٨- باب غزوة خيبر.

١٢٦٣ – حديث أَبِي ثَعْلَبَةَ، قَالَ : حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَحُومَ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ.

۱۲۶۳۔ حضرت ابو ثعلبہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھے کا گوشت کھانا حرام قرار دیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٧٢- كتاب الذبائح والصيد : ٢٨- باب لحوم الحمر الإنسية.

١٢٦٤ – حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ.

۱۲۶۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٨- باب غزوة خيبر.

١٢٦٥ – حديث ابْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنهما، قَالَ : أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ، لَيَالِيَ خَيْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا، فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ «أَكْفِئُوا الْقُدُورَ فَلاَ تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا». قَالَ عَبْدُ اللهِ (هُوَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى) : فَقُلْنَا : إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ لأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ، قَالَ : وَقَالَ آخَرُونَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ.

۱۲۶۵۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقعہ پر فاقوں پر فاقے ہونے لگے۔ آخر جس دن خیبر فتح ہوا تو (مال غنیمت میں) گھریلو گدھے بھی ہمیں ملے۔ چنانچہ انہیں ذبح کر کے (پکانا شروع کر دیا گیا) جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو' اور گھریلو گدھے کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' کہ بعض لوگوں نے اس پر کہا کہ غالباً آنحضرت ﷺ نے اس لئے روک دیا ہے کہ ابھی تک اس میں سے خمس نہیں نکالا گیا۔ لیکن بعض دوسرے صحابہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے گدھے کا گوشت قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے۔

أخرجه البخاري في:٥٧-كتاب فرض الخمس: ٢٠- باب ما يصيب من الطعام في ارض الحرب.

١٢٦٦ – حديث الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنهما، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ

۱۲۶۶۔ حضرت براء اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ وہ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے' پھر انہیں

النَّبِيِّ ﷺ فَأَصَابُوا حُمُرًا فَطَبَخُوهَا ، فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ : «أَكْفِئُوا الْقُدُورَ».

گدھے ملے تو انہوں نے ان کا گوشت پکایا لیکن حضور ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں انڈیل دو۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٨- باب غزوة خيبر.

١٢٦٧- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ ، قَالَ : لاَ أَدْرِي أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ ، أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ، لَحْمَ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ.

۱۲۶۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا رسول اللہ ﷺ نے گدھے کا گوشت کھانے سے اس لئے منع کیا تھا کہ اس سے بوجھ ڈھونے کا کام لیا جاتا ہے اور آپ نے پسند نہیں فرمایا کہ بوجھ ڈھونے والے جانور ختم ہو جائیں' یا آپؐ نے صرف غزوہ خیبر کے موقعہ پر پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٨- باب غزوة خيبر.

١٢٦٨- حديث سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَي نِيرَانًا تُوقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ : «عَلَى مَا تُوقَدُ هذِهِ النِّيرَانُ؟» قَالُوا : عَلَى الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ ، قَالَ : «اكْسِرُوهَا وَأَهْرِقُوهَا» قَالُوا : أَلاَ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ : «اغْسِلُوا».

۱۲۶۸- حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر دیکھا کہ آگ جلائی جا رہی ہے۔ آپ نے پوچھا یہ آگ کس لئے جلائی جا رہی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ گدھے (کا گوشت پکانے) کے لیے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ برتن (جس میں گدھے کا گوشت ہو) توڑ دو اور گوشت پھینک دو۔ اس پر صحابہ بولے ایسا کیوں نہ کرلیں کہ گوشت تو پھینک دیں اور برتن دھولیں۔ آپ نے فرمایا کہ برتن دھولو۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ٣٢- باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر تخرق الزقاق.

(٦) باب في اكل لحوم الخيل

(٦) گھوڑوں کا گوشت حلال ہے

١٢٦٩ - حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ ، يَوْمَ خَيْبَرَ ، عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ ، وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ.

۱۲۶۹- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر گدھے کے گوشت کی ممانعت کی تھی اور گھوڑوں (کے گوشت کھانے) کی اجازت دی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٨- باب غزوة خيبر.

۱۲۶۹- امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کی بناء پر گھوڑے کے گوشت کو حلال قرار دیا ہے۔ (راز)

١٢٧٠ – حديث أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنها ، قَالَتْ : نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ.

۱۲۷۰۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اسے کھایا۔

أخرجه البخاري في : ٧٢- كتاب الذبائح والصيد : ٢٤-باب النحر والذبح.

(٧) باب إباحة الضب

(۷) گوہ کا گوشت حلال ہے

١٢٧١ – حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الضَّبُّ ، لَسْتُ آكُلُهُ ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ».

۱۲۷۱۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میں خود گوہ نہیں کھاتا لیکن اسے حرام بھی نہیں قرار دیتا۔"

أخرجه البخاري في : ٧٢- كتاب الذبائح والصيد : ٣٣- باب الضب.

١٢٧٢ – حديث ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ : كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فِيهِمْ سَعْدٌ ، فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ ، فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ ، إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ ، فَأَمْسَكُوا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «كُلُوا» أَوْ «اطْعَمُوا ، فَإِنَّهُ حَلاَلٌ» أَوْ قَالَ : «لاَ بَأْسَ بِهِ وَلكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي». أخرجه البخاري في : ٩٥- كتاب أخبار الآحاد : ٦- باب خبر المرأة الواحدة.

۱۲۷۲۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کئی اصحاب جن میں سعد ؓ بھی تھے (دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے) لوگوں نے گوشت کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ مطہرہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے آگاہ کیا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے۔ سب لوگ کھانے سے رک گئے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کھاؤ (آپ نے **کلوا** فرمایا یا **اطعموا**) اس لئے کہ حلال ہے۔ یا فرمایا کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ یہ جانور میری خوراک نہیں ہے۔

١٢٧٣ – حديث خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، أَنَّهُ

۱۲۷۳۔ حضرت خالد بن ولید ؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

☆ حضرت خالد بن الولید ؓ آپ کی والدہ لبابہ الصغریٰ ام المومنین حضرت میمونہؓ کی بہن تھیں آپ کا تعلق مخزوم قبیلہ سے تھا۔ جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں شمار کئے جاتے تھے۔ غزوہ احد میں جب کہ آپ مشرکین مکہ کے لشکر کے سپہ سالار تھے آپ ہی کی چال سے مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سیف اللہ کا خطاب دیا تھا۔ آپ جس غزوے میں بھی گئے اللہ تعالیٰ نے فتح و کامرانی سے ہمکنار کیا حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگوں کا یہ عقیدہ بنتا جا رہا تھا کہ فتح خالد بن الولید کا اپنا ہنر اور فن ہے۔ حضرت عمرؓ جو کہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرنے والے اور موحد تھے نے انہیں معزول کر دیا لیکن آپ ایک سپاہی کی حیثیت سے جہاد میں حصہ لیتے رہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس پر زخم نہ آیا ہو مگر شہادت کا جذبہ رکھنے کے باوجود ۲۱ ہجری کو بستر پر فوت ہوئے۔ اور اس حدیث کے مصداق ٹھہرے کہ جس نے خالص شہادت کی نیت سے جہاد کیا وہ شہید ہے خواہ بستر پر موت آئے۔

دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَلَى مَيْمُونَةَ، وَهِيَ خَالَتُهُ، وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا، حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، مِنْ نَجْدٍ. فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. وَكَانَ، فَلَمَّا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ، حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّي لَهُ. فَأَهْوَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ: أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ، هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ! فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ. فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا، وَلكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ»، قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيَّ.

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے۔ ام المومنین ان کی اور ابن عباسؓ کی خالہ تھیں۔ ان کے یہاں بھنی ہوئی گوہ موجود تھی جو ان کی بہن حفیدہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں۔ انہوں نے وہ بھنی ہوئی گوہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ آپ کسی کھانے کے لئے اس وقت تک ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتا نہ دیا جائے کہ یہ فلاں کھانا ہے۔ لیکن اس دن آپ نے بھنی ہوئی گوہ کے گوشت کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اتنے میں وہاں موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کو بتا کیوں نہیں دیتیں کہ اس وقت آپؐ کے سامنے جو تم نے پیش کیا ہے وہ گوہ ہے' (یہ سن کر) آپ نے اپنا ہاتھ گوہ سے ہٹا لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں لیکن یہ میرے ملک میں چونکہ نہیں پائی جاتی' اس لئے طبیعت پسند نہیں کرتی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے۔

أخرجه البخاري في: ٧٠- كتاب الأطعمة: ١٠- باب ما كان النبي ﷺ لا يأكل حتى يسمى له فيعلم ما هو.

١٢٧٤- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ، خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا، فَأَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الأَقِطِ وَالسَّمْنِ، وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا.

۱۲۷۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ان کی خالہ ام حفیدؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پنیر' گھی اور گوہ کے تحائف بھیجے۔ آنحضرت ﷺ نے پنیر اور گھی میں سے تو تناول فرمایا لیکن گوہ پسند نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے (اسی) دسترخوان پر (گوہ کو بھی) کھایا گیا' اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ

قَالَ ابْنِ عَبَّاسٍ : فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَلَو كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

ﷺ کے دستر خوان پر کیوں کھائی جاتی۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ٧- باب قبول الهدية.

(٨) باب إباحة الجراد

(٨) ٹڈی حلال ہے

١٢٧٥- حديث ابْنِ أَبِيْ أَوْفَي رضي الله عنهما ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا ، كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ.

۱۲۷۵- حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سات یا چھ غزووں میں شریک ہوئے' ہم آپؐ کے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٧٢- كتاب الذبائح والصيد : ١٣- باب أكل الجراد.

(٩) باب إباحة الأرنب

(٩) خرگوش حلال ہے

١٢٧٦- حديث أَنَسٍ ﷺ ، قَالَ : أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ، فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغَبُوا ، فَأَدْرَكْتُهَا ، فَأَخَذْتُهَا ، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ ، فَذَبَحَهَا ، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ ، وَأَكَلَ مِنْهُ.

۱۲۷۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرالظہران نامی جگہ میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔ لوگ (اس کے پیچھے) دوڑے اور اسے تھکا دیا۔ اور میں نے قریب پہنچ کر اسے پکڑ لیا۔ پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے یہاں لایا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کے پیچھے کا یا دونوں رانوں کا گوشت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے قبول فرمایا اور اس میں سے آپ نے کچھ تناول بھی فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ٥- باب قبول هدية الصيد.

(١٠) باب إباحة ما يستعان به على الاصطياد والعدو وكراهة الخذف

(۱۰) شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا درست نہیں ہے

١٢٧٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَخْذِفُ؟ فَقَالَ لَهُ : لاَ تَخْذِفْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ الْخَذْفِ ، أَوْ

۱۲۷۷- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کنکری پھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ کنکری نہ پھینکو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے یا (انہوں نے بیان کیا کہ) آنحضرت ﷺ کنکری پھینکنے کو پسند نہیں کرتے تھے اور

كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ. وَقَالَ : «إِنَّهُ لاَ يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلاَ يُنْكَي بِهِ عَدُوٌّ ، وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ» ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ ، فَقَالَ لَهُ : أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ ، وَأَنْتَ تَخْذِفُ؟ لاَ أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا.

کہا کہ اس سے نہ شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ البتہ یہ کبھی کسی کا دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔ اس کے بعد بھی انہوں نے اس شخص کو کنکریاں پھینکتے دیکھا تو کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث تمہیں سنا رہا ہوں کہ آپ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا' کنکری پھینکنے کو ناپسند کیا اور تم اب بھی پھینکے جا رہے ہو۔ تم سے اتنے دنوں تک کلام نہیں کروں گا۔

أخرجه البخاري في : ٧٢- كتاب الذبائح والصيد : ٥- باب الخذف والبندقة.

(١٢) باب النهي عن صبر البهائم

(۱۲) جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے

١٢٧٨- حديث أَنَسٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ ، أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

۱۲۷۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے زندہ جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٧٢- كتاب الذبائح والصيد : ٢٥- باب ما يكره من المُثْلة والمصبورة والمجثمة.

١٢٧٩- حديث ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ ، فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ ، أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا ، فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَنْ فَعَلَ هذَا؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هذَا.

۱۲۷۹۔ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا۔ وہ چند جوانوں یا چند آدمیوں کے پاس سے گزرے' جنہوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر تیر کا نشانہ لگا رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہاں سے بھاگ گئے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا یہ کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والوں پر نبی کریم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٢- كتاب الذبائح والصيد : ٢٥- باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة.

۳۵- كتاب الأضاحي

۳۵- قربانی کے احکام و مسائل

(۱) باب وقتها

(۱) قربانی کا وقت

۱۲۸۰- حديث جُنْدَبٍ، قَالَ : صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ : يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ ، فَقَالَ : «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا ، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ».

۱۲۸۰- حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بقر عید کے دن نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیا' پھر قربانی کی۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو تو اسے دوسرا جانور بدلہ میں قربانی کرنا چاہئے۔ اور جس نے نماز سے پہلے ذبح نہ کیا ہو وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

أخرجه البخاري في : ۱۳- كتاب العيدين : ۲۳- باب كلام الإمام والناس في خطبة العيد.

۱۲۸۱- حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : ضَحَّى خَالٌ لِي ، يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ ، قَبْلَ الصَّلاَةِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ» فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعَزِ. قَالَ : «اذْبَحْهَا ، وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ» ثُمَّ قَالَ : «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ».

۱۲۸۱- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میرے ماموں حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بکری صرف گوشت کی بکری ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ' میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اسے ہی ذبح کر لو لیکن تمہارے بعد (اس کی قربانی) کسی اور کے لئے جائز نہیں ہو گی۔ پھر فرمایا جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لیتا ہے وہ صرف اپنے کھانے کے لیے جانور ذبح کرتا ہے اور جو عید کی نماز کے بعد قربانی کرے' اسی کی قربانی پوری ہوتی ہے اور وہ مسلمانوں کی سنت کو پا لیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۷۳- كتاب الأضاحي : ۸- باب قول النبي ﷺ لأبي بردة ضح بالجذع من المعز.

۱۲۸۲- حديث أَنَسٍ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ

۱۲۸۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

۱۲۸۰- جمہور علماء کے نزدیک قربانی کرنا سنت ہے جس کی دلیل صحیح مسلم میں موجود حدیث ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھتا ہے اور قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ اب اس حدیث میں قربانی کو ارادہ سے متعلق کیا ہے جو وجوب کی نفی کرتا ہے (بعض علماء کے ہاں قربانی کرنا واجب ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے قربانی کو اس شخص پر واجب کہا ہے جو زکوۃ کے نصاب کا مالک ہو اور مقیم ہو مسافر نہ ہو)

ﷺ : «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيُعِدْ». فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : هذَا يَوْمٌ يُشْتَهى فِيهِ اللَّحْمُ. وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ فَكَانَ النَّبِيَّ ﷺ صَدَّقَه. قَالَ : وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ ، فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَلاَ أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ ، أَمْ لاَ.

ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز سے پہلے قربانی کر دے اسے دوبارہ کرنی چاہئے۔ اس پر ایک شخص (حضرت ابو بردہ ؓ) نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کی خواہش زیادہ ہوتی ہے اور اس نے اپنے پڑوسیوں کی تنگی کا حال بیان کیا' نبی کریم ﷺ نے اس کو سچا سمجھا۔ اس شخص نے کہا کہ میرے پاس ایک سال کی پٹھیا ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بھی مجھے زیادہ پیاری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر اسے اجازت دے دی کہ وہی قربانی کرے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کے لئے بھی ہے یا نہیں۔

أخرجه البخاري في : ١٣- كتاب العيدين : ٥- باب الأكل يوم النحر.

١٢٨٣- حديث عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ، فَبَقِيَ عَتُودٌ ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ : «ضَحِّ أَنْتَ».

۱۲۸۳۔ حضرت عقبہ بن عامر ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ بکریاں ان کے حوالہ کی تھیں تاکہ صحابہ میں ان کو تقسیم کر دیں۔ ایک بکری کا بچہ باقی رہ گیا۔ جب اس کا ذکر انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کیا' تو آپ نے فرمایا اس کی تو قربانی کر لے۔

أخرجه البخاري في: ٤٠- كتاب الوكالة : ١- باب وكالة الشريكِ الشريكَ في القسمة وغيرها.

(٣) باب استحباب الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل ، والتسمية والتكبير

(۳) قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بوقت ذبح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا

١٢٨٤- حديث أَنَسٍ ، قَالَ : ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ ، وَسَمَّى وَكَبَّرَ ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

۱۲۸۴۔ حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سینگ والے دو چت کبرے مینڈھوں کی قربانی کی۔ انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کی گردن کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔

أخرجه البخاري في : ٨٣- كتاب الأضاحي : ١٤- باب التكبير عند الذبح.

(٤) باب جواز الذبح بكل ما أنهر الدم إلا السن والظفر وسائر العظام

(۴) ذبح ہر خون بہانے والی چیز سے درست ہے سوائے دانت' ناخن اور ہڈی کے

١٢٨٥- حديث رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا لاَقُو الْعَدُوِّ غَدًا ، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى. فَقَالَ : «اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ، مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ ، وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ». وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ ، فَحَبَسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ لِهٰذِهِ الإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا».

۱۲۸۵- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ، کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہو گا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ پھر جلدی کر لو یا (اس کے بجائے "ارن" کہا یعنی جلدی کر لو) جو آلہ خون بہادے اور ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ۔ البتہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہئے اور اس کی وجہ بھی بتا دوں۔ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ (رافع کہتے ہیں) ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں، ان میں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ پڑا تو ایک صاحب نے تیر مار کر گرا لیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں۔ اس لئے اگر ان میں سے کوئی تمہارے قابو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

أخرجه البخاري في : ٧٣- كتاب الذبائح والصيد : ٢٣- باب ما ندّ من البهائم فهو بمنزلة الوحش.

١٢٨٦- حديث رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، بِذِي الْحُلَيْفَةِ ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، فَأَصَابُوا إِبِلاً وَغَنَمًا، قَالَ : وَكَانَ النَّبِيُّ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ ، فَعَجِلوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ، ثُمَّ قَسَمَ ، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ . وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ ، فَحَبَسَهُ اللهُ. ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ

۱۲۸۶- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مقام ذوالحلیفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ لوگوں کو بھوک لگی۔ ادھر (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملی تھیں۔ حضرت رافعؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ لشکر کے پیچھے کے لوگوں میں تھے لوگوں نے جلدی کی اور (تقسیم سے پہلے ہی) ذبح کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ لیکن بعد میں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور وہ ہانڈیاں اوندھا دی گئیں۔ پھر آپؐ نے ان کو تقسیم کیا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا۔ ایک اونٹ اس میں سے بھاگ گیا تو لوگ اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ لیکن اس نے سب کو تھکا دیا۔ قوم کے پاس گھوڑے کم تھے۔ ایک صحابی تیر لے کر اونٹ کی طرف جھپٹے۔ اللہ نے اس (اونٹ) کو ٹھہرا دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح سرکشی ہوتی

كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هكَذَا». قُلْتُ : إِنَّا نَرْجُوا أَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا ، وَلَيْسَتْ مُدًى ، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ : «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ ، فَكُلُوهُ ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ».

ہے۔ اس لئے ان جانوروں میں سے بھی اگر کوئی تمہیں عاجز کر دے تو اس کے ساتھ تم ایسا ہی معاملہ کیا کرو۔ پھر میں نے عرض کیا کہ کل دشمن کے حملہ کا خوف ہے' ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (تلواروں سے ذبح کریں گے تو ان کے خراب ہونے کا ڈر ہے جب کہ جنگ سامنے ہے) کیا ہم بانس کے کھپچی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' جو چیز بھی خون بہا دے اور ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں' سوائے دانت اور ناخن کے۔ اس کی وجہ میں تمہیں بتاتا ہوں' دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

اخرجه البخاري في : ٤٧- كتاب الشركة : ٣- باب قسمة الغنم.

(٥) باب ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث في اول الإسلام وبيان نسخه وإباحته إلى من شاء

(۵) ابتدائے اسلام میں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت تھی اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان

١٢٨٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ : «كُلُوا مِنَ الأَضَاحِيِّ ثَلاَثًا» وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الْهَدْيِ.

۱۲۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ سے کوچ کرتے وقت روٹی زیتون کے تیل سے کھاتے کیونکہ وہ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پرہیز کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٧٣- كتاب الأضاحي : ١٦- باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها.

١٢٨٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ، فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : «لاَ تَأْكُلُوا إِلاَّ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ» وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ ، وَلكِنْ أَرَادَ

۱۲۸۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی پیش کرتے تھے پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ یہ حکم ضروری نہیں تھا بلکہ آپ کا منشا یہ تھا کہ

أَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

ہم قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو بھی جن کے یہاں قربانی نہ ہوئی ہو) کھلائیں اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٣- كتاب الأضاحي : ١٦- باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها.

١٢٨٩- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : كُنَّا لاَ نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلاَثِ مِنًى ، فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «كُلُوا وَتَزَوَّدُوا» فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا.

۱۲۸۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کہ ہم اپنی قربانی کا گوشت منیٰ کے بعد تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ہمیں اجازت دے دی اور فرمایا کہ کھاؤ بھی اور توشہ کے طور پر ساتھ بھی لے جاؤ۔ چنانچہ ہم نے کھایا اور ساتھ بھی لائے۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج : ١٢٤- باب ما يأكل من البدن وما يتصدق.

١٢٩٠- حديث سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلاَ يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ» فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي؟ قَالَ : «كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا ، فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا».

۱۲۹۰۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیسرے دن وہ اس حالت میں صبح کرے کہ اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہ ہو۔ دوسرے سال صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا (کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اب کھاؤ' کھلاؤ اور جمع کرو۔ پچھلے سال تو چونکہ لوگ تنگی میں مبتلا تھے اس لئے میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں ان کی مدد کرو۔

أخرجه البخاري في : ٧٣- كتاب الأضاحي : ١٦- باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها.

(٦) باب الفرع والعتيرة

(٦) فرع اور عتیرہ کا بیان

١٢٩١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ

۱۲۹۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

۱۲۹۱۔ فرع کی ایک تعریف تو نفس حدیث میں موجود ہے کہ جب ان لوگوں کا مادہ جانور پہلا بچہ جنم دیتا تھا تو وہ اسے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ بعض نے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ جاہلیت میں جب کسی آدمی کے سو اونٹ ہو جاتے تو وہ ایک جوان اونٹ اپنے بت کے نام پر ذبح کر دیتا تھا اسے بھی وہ فرع کہتے تھے۔ ابن الاثیر نے لکھا ہے کہ امام خطابی فرماتے ہیں عتیرہ سے مراد وہ جانور ہے جسے جاہلیت میں لوگ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے اور اس کا خون بت کے سر پر بہا دیتے تھے۔

النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ فَرَعَ وَلاَ عَتِيرَةَ». وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ.

فرمایا (اسلام میں) فرع اور عتیرہ نہیں ہیں۔ "فرع" (اونٹنی کے) سب سے پہلے بچے کو کہتے تھے جسے (جاہلیت میں) لوگ اپنے بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے۔ (اور "عتیرہ" کو رجب میں ذبح کیا جاتا تھا)

أخرجه البخاري في : ٧١- كتاب العقيقة : ٣- باب الفرع.

٣٦- كتاب الأشربة

(١) باب تحريم الخمر وبيان أنها تكون من عصير العنب ومن التمر والبسر والزبيب وغيرها مما يسكر

١٢٩٢- حديث عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ ، يَوْمَ بَدْرٍ ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ ؛ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ ، بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَاعَدْتُ رَجُلاً صَوَّاغًا ، مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ، أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي، فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ ، أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ الصَّوَّاغِينَ، وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي ؛ فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، رَجَعْتُ ، حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ ، فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّ أَسْنِمَتُهُمَا ، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا ، وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا ؛ فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ ، حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا . فَقُلْتُ : مَنْ فَعَلَ هذَا؟ فَقَالُوا : فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَهُوَ فِي هذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ

۳۶- پینے کی اشیاء کا بیان

(ا) شراب کی حرمت اور کچی پکی کھجور، انگور اور کشمش سے شراب حاصل کی جاتی ہے

۱۲۹۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک جوان اونٹنی آئی تھی، اور نبی کریم ﷺ نے بھی ایک جوان اونٹنی خمس کے مال میں سے دی تھی۔ جب ارادہ ہوا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ سے شادی کروں، تو بنی قینقاع (قبیلہ یہود) کے ایک صاحب سے جو سنار تھے، میں نے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں اذخر گھاس (جنگل سے) لائیں۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں وہ گھاس سناروں کو بیچ دوں گا، اور اس کی قیمت سے اپنے نکاح کا ولیمہ کروں گا۔ ابھی میں ان دونوں اونٹنیوں کا سامان، پالان اور تھیلے اور رسیاں وغیرہ جمع کر رہا تھا۔ اور یہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے گھر کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں جب سارا سامان فراہم کر کے واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کسی نے کاٹ دیئے ہیں اور ان کے پیٹ چیر کر اندر سے ان کی کلیجی نکال لی گئی ہے۔ جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں بے اختیار رو دیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبد المطلب نے، اور وہ اسی گھر میں کچھ انصار کے ساتھ شراب پی رہے ہیں۔ میں وہاں سے واپس آ گیا۔ اور سیدھا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ مجھے دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ میں کسی بڑے صدمے میں ہوں۔ اس لئے آپ نے دریافت فرمایا، کہ علی! کیا ہوا؟ میں نے

مِنَ الْأَنْصَارِ. فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ ، فِي وَجْهِي الَّذِي لَقِيتُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَا لَكَ؟» فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ ، عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا ، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ؛ وَهَا هُوَ ذَا ، فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ. فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ ، بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي ، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ ، فَاسْتَأْذَنَ ، فَأَذِنُوا لَهُ ، فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ. فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ. فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةً عَيْنَاهُ. فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ ، فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ ، فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ ، فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ؛ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ : هَلْ أَنْتُمْ إِلاَّ عَبِيدٌ لأَبِي! فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ ، فَنَكَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى. وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آج کے دن جیسا صدمہ کبھی نہیں دیکھا۔ حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ظلم کر دیا۔ دونوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پیٹ چیر ڈالے۔ ابھی وہ اسی گھر میں کئی ساتھیوں کے ساتھ شراب کی مجلس جمائے ہوئے موجود ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر اپنی چادر مانگی اور اوراسے اوڑھ کر پیدل چلنے لگے۔ میں اور زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ آخر جب وہ گھر آ گیا' جس میں حمزہؓ موجود تھے' تو آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی' اور اندر موجود لوگوں نے آپ کو اجازت دے دی۔ وہ لوگ شراب پی رہے تھے۔ حمزہ ؓ نے جو کچھ کیا تھا' اس پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں ملامت کرنا شروع کی۔ حضرت حمزہؓ کی آنکھیں شراب کے نشے میں مخمور اور سرخ ہو رہی تھیں۔ انہوں نے نظر اٹھا کر آپ کو دیکھا۔ پھر نظر ذرا اور اوپر اٹھائی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں پر نظر لے گئے۔ اس کے بعد نگاہ اور اٹھا کے آپ کی ناف کے قریب دیکھنے لگے۔ پھر چہرے پر نظر جما دی۔ پھر کہنے لگے کہ تم سب میرے باپ کے غلام ہو۔ یہ حال دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے جب محسوس کیا کہ حضرت حمزہؓ بالکل نشے میں ہیں' تو آپ وہیں سے الٹے پاؤں واپس آ گئے۔ اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے۔

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ١- باب فرض الخمس.

١٢٩٣ – حديث أَنَسٍ ؓ ، قَالَ :

۱۲۹۳۔ حضرت انس ؓ نے بیان کیا میں ابو طلحہؓ کے مکان

كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ ، فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي : «أَلاَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ» قَالَ : فَقَالَ لِي أَبُوطَلْحَةَ : اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا. فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا ، فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ . فَأَنْزَلَ اللهُ - ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾- الآية.

میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ ان دنوں کھجور ہی کی شراب پیا کرتے تھے (پھر جونہی شراب کی حرمت پر آیت قرآنی اتری) تو رسول کریم ﷺ نے ایک منادی سے ندا کرائی کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ (یہ سنتے ہی) ابو طلحہ ؓ نے کہا کہ باہر لے جا کر اس شراب کو بہادے۔ چنانچہ میں نے باہر نکل کر ساری شراب بہادی۔ شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی' تو بعض لوگوں نے کہا' یوں معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اس حالت میں قتل کر دیئے گئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹ میں موجود تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے' ان پر ان چیزوں کا کوئی گناہ نہیں ہے' جو وہ پہلے کھا چکے ہیں ---" (المائدہ:۹۳)

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ٢١- باب صب الخمر في الطريق.

(٥) باب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين

(۵) کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے کی کراہت

١٢٩٤- حديث جَابِرٍ ؓ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ ، عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ.

۱۲۹۴- حضرت جابر ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کشمش اور کھجور (کے شیرہ) کو اور کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا۔ (کیونکہ اس طرح نشہ پیدا ہو جاتا تھا)

أخرجه البخاري في : ٧٤- كتاب الأشربة : ١١- باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكرًا.

١٢٩٥- حديث أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ ، أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ ، وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ ، وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

۱۲۹۵- حضرت ابو قتادہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی ممانعت کی تھی کہ پختہ اور گدرائی ہوئی کھجور' پختہ کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنایا جائے۔ آپ نے ہر ایک کو جدا جدا بھگونے کا حکم دیا۔

أخرجه البخاري في : ٧٤- كتاب الأشربة : ١١- باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكرًا.

(٦) باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء

(٦) مرتبان' تونبے' سبز لاکھی برتن اور لکڑی

والحنتم والنقير وبيان أنه منسوخ وأنه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا

کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کی منسوخی کا بیان اور اب اگر یہ برتن نشہ آور نہ ہوں تو ان کا استعمال درست ہے

١٢٩٦- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «لاَ تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلاَ فِي الْمُزَفَّتِ».

۱۲۹۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "دباء اور مزفت" میں نبیذ نہ بنایا کرو۔

أخرجه البخاري في: ٧٤- كتاب الأشربة: ٤- باب الخمر من العسل وهو البتع.

١٢٩٧- حديث عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ، عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

۱۲۹۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دباء اور مزفت (خاص قسم کے برتن جن میں شراب بھی بنتی تھی) کے استعمال کی بھی ممانعت فرمادی تھی۔

أخرجه البخاري في: ٧٤- كتاب الأشربة: ٨- باب ترخيص النبي ﷺ في الأوعية والظروف بعد النهي.

١٢٩٨- حديث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ. عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قُلْتُ: لِلأَسْوَدِ: هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَتْ: نَهَانَا فِي ذَلِكَ، أَهْلَ الْبَيْتِ، أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. قُلْتُ: أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ؟ قَالَ: إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ؛ أَأُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟.

۱۲۹۸- ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے اسود بن یزید سے پوچھا کیا تم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ کس برتن میں نبیذ (کھجور کا میٹھا شربت) بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا تھا کہ ام المومنین کس برتن میں آنحضرت ﷺ نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ خاص گھر والوں (اہل بیت کو) کدو کی تونبی اور لاکھی برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا تھا۔ (راوی نے کہا میں نے اسود سے پوچھا) انہوں نے گھڑے اور سبز مرتبان کا ذکر نہیں کیا اس نے کہا کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا۔ کیا وہ بھی بیان کردوں جو میں نے نہ سنا ہو؟

أخرجه البخاري في: ٧٤- كتاب الأشربة: ٨- باب ترخيص النبي ﷺ في الأوعية والظروف بعد النهي.

١٢٩٩- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله

۱۲۹۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

عنهـا ، عَـنِ النَّبِـيِّ ﷺ ، قَـالَ : «. . . وَأَنْهَـاكُمْ عَـنِ الدُّبَّـاءِ وَالْحَنْتَـمِ وَالنَّقِـيرِ وَالْمُزَفَّتِ».

۱۲۹۹۔ اور میں تمہیں کدو کے تونبی' حنتم' نقیر' اور زفت لگے ہوئے برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ١- باب وجوب الزكاة.

١٣٠٠- حديث عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : لَمَّـا نَهى النَّبِيُّ ﷺ ، عَنِ الأَسْقِيَهِ ، قِيـلَ لِلنَّبِـيِّ ﷺ كُـلُّ النَّاسِ يَجِـدُ سِقَاءً فَرَخَّـصَ لَهُـمْ فِي الْجَرِّ غَـيْرِ الْمُزَفَّـتِ.

۱۳۰۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے مشکوں کے سوا اور برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہر کسی کو مشک کہاں سے مل سکتی ہے تو اس وقت آپ نے بن راکھ لگے گھڑے میں نبیذ بھگونے کی اجازت دے دی۔

أخرجه البخاري في : ٧٤- كتاب الأشربة : ٨- باب ترخيص النبي ﷺ في الأوعية والظروف بعد النهي.

(٧) باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام

(۷) ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے

١٣٠١- حديث عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ».

۱۳۰۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ پینے کی ہر وہ چیز جو نشہ لانے والی ہو' حرام ہے۔

أخرجه البخاري في : ٤- كتاب الوضوء : ٧١- باب لا يجوز الوضوء بالنبيذ ولا المسكر.

١٣٠٢- حديث أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٍ. بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ ، أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ ، فَقَالَ : «يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا ، وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا ، وَتَطَاوَعَا». فَقَالَ أَبُو مُوسَى : يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ ، الْمِزْرُ ؛ وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ ،

۱۳۰۲۔ حضرت سعید بن ابی بردہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے دادا حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا' ان کو دشواریوں میں نہ ڈالنا۔ لوگوں کو خوش خبریاں دینا' دین سے نفرت نہ دلانا اور تم دونوں آپس میں موافقت رکھنا۔ اس پر حضرت ابو موسیٰ ؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ہمارے ملک میں "جو" سے ایک شراب تیار ہوتی ہے جس کا نام "المزر" ہے۔ اور شہد

۱۳۰۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ خمر (شراب) تھوڑی ہو یا زیادہ مطلقاً حرام ہے' نشہ دے یا نہ دے۔ لیکن اس کے علاوہ باقی پینے کی اشیاء جب نشہ دیں تو حرام قرار پاتی ہیں۔ (مرتبؒ)

الْبِتْعُ . فَقَالَ : «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

سے ایک شراب تیار ہوتی ہے جو ''البتع'' کہلاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٦٠- باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع.

(٨) باب عقوبة من شرب الخمر إذا لم يتب منها بمنعه إياها في الآخرة

(۸) جو شخص دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب طہور سے محروم رہے گا

١٣٠٣- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا ، حُرِمَهَا فِي الآخِرَةِ».

۱۳۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی تو آخرت میں وہ اس سے محروم رہے گا۔ (یعنی جنت میں جانے ہی نہ پائے گا تو وہاں کی شراب اسے کیسے نصیب ہو سکے گی؟)

أخرجه البخاري في : ٧٤- كتاب الأشربة : ١- باب قول الله تعالى - ﴿إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس﴾-.

(٩) باب إباحة النَّبِيْذِ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرًا

(۹) جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اس میں نشہ ہو وہ حلال ہے

١٣٠٤- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فِي عُرْسِهِ ، وَكَانَ امْرَأَتُهُ ، يَوْمَئِذٍ ، خَادِمُهُمْ ، وَهِيَ الْعَرُوسُ. قَالَ سَهْلٌ : تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ.

۱۳۰۴۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی شادی پر دعوت دی ان کی دلہن (ام اسید سلامہ بنت وہب) کام کاج کر رہی تھیں اور وہی دلہن بنی تھیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں معلوم ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ کو اس موقع پر کیا پلایا تھا؟ رات کے وقت انہوں نے کچھ کھجوریں پانی میں بھگو دیں تھیں۔ جب آنحضرت ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ کو وہی (پانی) پلایا۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ٧١- باب حق إجابة الوليمة والدعوة.

١٣٠٥- حديث سَهْلٍ ، قَالَ : لَمَّا عَرَّسَ

۱۳۰۵۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ ، دَعَا النَّبِيَّ ﷺ ، وَأَصْحَابَهُ. فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلاَ قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ ، إِلاَّ امْرَأَتُهُ ، أُمُّ أُسَيْدٍ. بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ ، فَسَقَتْهُ ، تُتْحِفُهُ بِذَلِكَ.

جب حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دعوت دی۔ اس موقعہ پر کھانا ان کی دلہن ام اسیدؓ ہی نے تیار کیا تھا۔ انہوں نے ہی مردوں کے سامنے کھانا رکھا۔ انہوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں اور جب آنحضرت ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور آنحضرت ﷺ کے سامنے (تحفہ کے طور پر) پینے کے لئے پیش کیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ٧٧- باب قيام المرأة على الرجال في العرس وخدمتهم بالنفس.

١٣٠٦- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه ، قَالَ : ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا ؛ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ، فَقَدِمَتْ ، فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى جَاءَهَا ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا. فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَتْ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ ، فَقَالَ: «قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي» فَقَالُوا لَهَا: أَتَدْرِينَ مَنْ هذا؟ قَالَتْ : لاَ. قَالُوا : هَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ. قَالَتْ : كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذَلِكَ. فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ ، حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، هُوَ وَأَصْحَابُهُ ، ثُمَّ قَالَ : «اسْقِنَا يَا سَهْلُ!» فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهَذَا الْقَدَحِ ،

۱۳۰۶- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا پھر آپ نے حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس انہیں لانے کے لئے کسی کو بھیجنے کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے بھیجا اور وہ آئیں اور بنی ساعدہ کے قلعہ میں اتریں اور آنحضرت ﷺ بھی تشریف لائے اور ان کے پاس گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جب ان سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگیں کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ میں نے تجھ کو پناہ دی۔ لوگوں نے بعد میں ان سے پوچھا۔ آپ کو معلوم ہے یہ کون تھے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ تھے اس پر وہ بولیں کہ پھر تو میں بڑی بد بخت ہوں (کہ آنحضور کو ناراض کر کے واپس کر دیا) اسی دن حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے پھر فرمایا۔ سہل! پانی پلاؤ۔ میں نے ان کے لئے یہ پیالہ نکالا اور انہیں پانی پلایا۔ (راوی نے کہا) حضرت سہل رضی اللہ عنہ ہمارے لئے بھی وہی پیالہ نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس میں پانی پیا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر بعد میں خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز

فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ.

(قَالَ الرَّاوِي) فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ.

قَالَ : ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بَعْدَ ذَلِكَ ، فَوَهَبَهُ لَهُ.

رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے یہ مانگ لیا تھا اور انہوں نے یہ ان کو ہبہ کر دیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٧٤- كتاب الأشربة : ٣٠- باب الشرب من قدح النبي ﷺ وآنيته.

(١٠) باب جواز شرب اللبن

(۱۰) دودھ پینے کا جواز

١٣٠٧ - حديث أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضي الله عنه ، قَالَ : لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ ، إِلَى الْمَدِينَةِ ، تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ. قَالَ : ادْعُ اللهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكَ ، فَدَعَا لَهُ. قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَمَرَّ بِرَاعٍ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ : فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ ، فَأَتَيْتُه فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ.

۱۳۰۷- ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ کے لئے روانہ ہوئے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپؐ کا پیچھا کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے بد دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ اس نے عرض کی کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے (کہ اس مصیبت سے نجات دے) میں آپؐ کا کوئی نقصان نہیں کروں گا۔ آپؐ نے اس کے لئے دعا کی (اس کا گھوڑا زمین سے نکل آیا) حضرت براء نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک مرتبہ راستے میں پیاس معلوم ہوئی اتنے میں ایک چرواہا گذرا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں (ریوڑ کی ایک بکری) کا تھوڑا سا دودھ دوہا۔ وہ دودھ میں نے آپؐ کی خدمت میں لا کر پیش کیا جسے آپؐ نے نوش فرمایا حتیٰ کہ مجھے خوشی حاصل ہوئی۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٤٥- باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة.

١٣٠٨ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ رَسُولُ

۱۳۰۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ معراج کی رات

☆ پہلے خلیفہ راشد امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبداللہ بن ابی قحافہ تھا۔ مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا۔ نبی اکرم ﷺ کے ہجرت کے سفر کے ساتھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد فتنہ ارتداد کا مقابلہ بڑی پامردی اور استقلال سے کیا اور اسلامی ریاست کو مستحکم فرمایا۔ جمع قرآن کا شرف آپ کو ہی حاصل ہوا۔ ۱۳ ہجری کو مدینہ میں وفات پائی۔ آپ کی مدت خلافت ۲ سال ۴ ماہ ہے۔

اللهِ ﷺ ، لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ ، بِإِيلِيَاءَ ، بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ. فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا ، فَأَخَذَ اللَّبَنَ. قَالَ جِبْرِيلُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ ، لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

میں نبی کریم ﷺ کے سامنے بیت المقدس میں دو پیالے پیش کئے گئے۔ ایک شراب کا اور دوسرا دودھ کا۔ آنحضرت ﷺ نے دونوں کو دیکھا اور پھر دودھ کا پیالہ اٹھا لیا۔ اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ تمام حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے آپ کو فطرت (اسلام) کی ہدایت کی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ١٧- سورة بني إسرائيل : ٣- حدثنا عبدان.

(١١) باب في شرب النبيذ وتخمير الإناء

(۱۱) نبیذ پینے اور برتن ڈھانپنے کا بیان

١٣٠٩- حديث جَابِرٍ ﷺ ، قَالَ : جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ ، رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، مِنَ النَّقِيعِ، بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، «أَلاَ خَمَّرْتَهُ ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا».

۱۳۰۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصاری صحابی حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ (کھلا ہوا) لائے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کر کیوں نہیں لائے ایک لکڑی ہی اس پر رکھ لیتے۔

أخرجه البخاري في : ٨٤- كتاب الأشربة : ١٢- باب شرب اللبن وقول الله تعالى ﴿من بين فرث ودم لبنا﴾-.

(١٢) باب الأمر بتغطية الإناء، وإيكاء السقاء ، وإغلاق الأبواب وذكر اسم الله عليها ، وإطفاء السراج والنار عند النوم ، وكف الصبيان والمواشي بعد المغرب

(۱۲) برتن ڈھانپنے' مشک کا منہ بند کرنے' دروازے بند رکھنے اور ان پر اللہ کا نام لینے' سوتے وقت چراغ اور آگ بجھانے اور مغرب کے بعد بچوں اور جانوروں کو روکے رکھنے کی ہدایات

١٣١٠- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ ، أَوْ أَمْسَيْتُمْ ، فَكُفُّوا

۱۳۱۰- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب رات کا اندھیرا شروع ہو یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو اپنے

۱۳۰۸- فوائد کے لحاظ سے دودھ اللہ کی بڑی زبردست نعمت ہے۔ ایسا ہی فوائد سے بھرپور دین اسلام ہے۔ لہٰذا دودھ سے دین فطرت کی تعبیر کی گئی۔ (راز)

صِبْيَانَكُمْ ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا».

پاس روک لیا کرو' کیونکہ شیاطین اسی وقت پھیلتے ہیں۔ البتہ جب ایک گھڑی رات گذر جائے تو انہیں چھوڑ دو' اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر لو' کیونکہ شیطان کسی بند دروازے کو نہیں کھول سکتا۔

أخرجه البخاري في: ٥٩- كتاب بدء الخلق: ١٥- باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال.

١٣١١- حديث ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ».

۱۳۱۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب سونے لگو تو گھر میں آگ نہ چھوڑو۔

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ٤٩- : باب لا تترك النار في البيت عند النوم.

١٣١٢- حديث أَبِي مُوسَى ﷺ ، قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ. فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ هذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ».

۱۳۱۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر رات کے وقت جل گیا۔ نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق کہا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ "یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ اس لئے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔"

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ٤٩- باب لا تترك النار في البيت عند النوم.

(١٣) باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما

(۱۳) کھانے پینے کے آداب و احکام

١٣١٣- حديث عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : كُنْتُ غُلاَمًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يَا غُلاَمُ! سَمِّ اللهَ ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ» فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ.

۱۳۱۳۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا' اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا تھا۔ اس لئے آپؐ نے مجھ سے فرمایا' بیٹے! بسم اللہ پڑھ لیا کر' داہنے ہاتھ سے کھایا کر اور برتن میں وہاں سے کھایا کر جو جگہ تجھ سے نزدیک ہو۔ چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھاتا رہا۔

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب الأطعمة : ٢- باب التسمية على الطعام والأكل باليمين.

١٣١٤- حديث أَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ ؛ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا.

۱۳۱۴- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مشکوں میں اختناث سے منع فرمایا یعنی مشک کا منہ کھول کر اس میں منہ لگا کر پانی پینے سے روکا۔

أخرجه البخاري في : ٧٤- كتاب الأشربة : ٢٣- باب اختناث الأسقية.

(١٥) باب في الشرب من زمزم قائمًا

(۱۵) زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینے کا بیان

١٣١٥- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، مِنْ زَمْزَمَ ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

۱۳۱۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا تھا۔ آپ نے پانی کھڑے ہو کر پیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج : ٧٦- باب ما جاء في زمزم.

(١٦) باب كراهة التنفس في نفس الإناء ، واستحباب التنفس ثلاثًا خارج الإناء

(۱۶) پانی پیتے ہوئے برتن کے اندر سانس لینا مکروہ اور برتن سے باہر تین بار سانس لینا مستحب ہے

١٣١٦- حديث أَبِيْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ».

۱۳۱۶- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی پانی پئے تو برتن میں سانس نہ لے۔"

أخرجه البخاري في : ٤- كتاب الوضوء : ١٨- باب النهي عن الاستنجاء باليمين.

١٣١٧- حديث أَنَسٍ. عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا ، وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلاَثًا.

۱۳۱۷- ثمامہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ دو یا تین سانسوں میں پانی پیتے تھے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ تین سانسوں میں پانی پیتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٧٤- كتاب الأشربة : ٢٦- باب الشرب بنفسين أو ثلاثة.

۱۳۱۴- مسند ابوبکر بن ابی شیبہ میں ہے کہ ایک شخص نے مشک سے منہ لگا کر پانی پیا۔ اس کے پیٹ میں مشک سے ایک چھوٹا سانپ داخل ہو گیا۔ اس لیے نبی اکرم ﷺ نے اس عمل سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ جن روایتوں سے جواز ثابت ہوتا ہے ان کو اس واقعہ نے منسوخ قرار دے دیا ہے۔ (فتح الباری)

(۱۷) باب استحباب إدارة الماء واللبن ونحوهما عن يمين المبتدىء

۱۳۱۸ - حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فِي دَارِنَا هٰذِهِ ، فَاسْتَسْقَى ، فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا ، ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا هٰذِهِ ، فَأَعْطَيْتُهُ ، وَأَبُوبَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ ، وَعُمَرُ تُجَاهَهُ ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ ، قَالَ عُمَرُ : هٰذَا أَبُوبَكْرٍ. فَأَعْطَى الأَعْرَابِيَّ. ثُمَّ قَالَ : «الأَيْمَنُونَ ، الأَيْمَنُونَ ، أَلاَ فَيَمِّنُوا» قَالَ أَنَسٌ : فَهِيَ سُنَّةٌ ، فَهِيَ سُنَّةٌ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

(۱۷) دودھ پانی یا کوئی دوسری چیز شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا

۱۳۱۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ ہمارے اسی گھر میں تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ہمارے پاس ایک بکری تھی' اسے ہم نے دوہا۔ پھر میں نے اس میں اسی کنویں کا پانی ملا کر آپ کی خدمت میں (لسی بنا کر) پیش کیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپؐ کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے تھے۔ اور ایک دیہاتی آپ کے دائیں طرف تھا۔ جب آپؐ پی کر فارغ ہوئے تو (پیالے میں کچھ دودھ بچ گیا تھا اس لئے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ لیکن آپ نے اسے دیہاتی کو عطا فرمایا (کیونکہ وہ دائیں طرف تھا) پھر آپؐ نے فرمایا' دائیں طرف بیٹھنے والے' دائیں طرف بیٹھنے والے ہی حق رکھتے ہیں۔ پس خبردار! دائیں طرف ہی سے شروع کیا کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی سنت ہے' یہی سنت ہے۔ تین مرتبہ (آپ نے اس بات کو دہرایا)

أخرجه البخاري في : ۵۱- كتاب الهبة : ۴- باب من استسقى.

۱۳۱۹ - حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ ، فَشَرِبَ مِنْهُ ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ ، أَصْغَرُ الْقَوْمِ ، وَالأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ ، فَقَالَ : «يَا غُلاَمُ! أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الأَشْيَاخَ؟» قَالَ : مَا كُنْتُ لأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

۱۳۱۹۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ اور پانی کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کو پیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک نو عمر لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ اور کچھ بڑے بوڑھے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ لڑکے! کیا تو اجازت دے گا کہ میں پہلے یہ پیالہ بڑوں کو دے دوں۔ اس پر اس نے کہا' یا رسول اللہ! میں تو آپ کے جھوٹے میں سے اپنے حصہ کو اپنے سوا کسی کو نہیں دے سکتا۔ چنانچہ آپ نے پیالہ پہلے اسی کو دے دیا۔

أخرجه البخاري في : ۴۲- كتاب الشرب والمساقاة : ۱- باب في الشرب.

۱۳۱۹۔ حدیث سے یہ نکلا کہ تقسیم میں پہلے دائیں طرف والوں کا حصہ ہے پھر بائیں طرف والوں کا۔ نیز حق اور ناحق کے مقابلہ میں کسی بڑے سے بڑے آدمی کا لحاظ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ نو عمر لڑکے حضرت ابن عباسؓ تھے۔ (راز)

(۱۸) باب استحباب لعق الأصابع والقصعة، وأكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من أذى، وكراهة مسح اليد قبل لعقها

۱۳۲۰ – حديث ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا».

(۱۸) کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا اور برتن صاف کرنا اور گرے ہوئے لقمے کو صاف کرکے کھانا مستحب ہے نیز ہاتھ کا چاٹے بغیر صاف کرنا مکروہ ہے

۱۳۲۰۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ چاٹنے یا کسی کو چٹانے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

أخرجه البخاري في: ۷۰- كتاب الأطعمة: ۵۲- باب لعق الأصابع ومصها قبل أن تمسح بالمنديل.

(۱۹) باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام واستحباب إذن صاحب الطعام للتابع

۱۳۲۱ – حديث أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ، فَقَالَ لِغُلاَمٍ لَهُ قَصَّابٍ: اجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ، خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ. فَدَعَاهُمْ، فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ هذَا قَدْ تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ، فَأْذَنْ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ». فَقَالَ: لاَ، بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ.

(۱۹) اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جائے تو اس کے لیے میزبان سے اجازت طلب کرنی چاہئے

۱۳۲۱۔ حضرت ابو مسعودؓ نے بیان کیا کہ انصار میں سے ایک صحابی جن کی کنیت ابو شعیب تھی، تشریف لائے اور اپنے غلام سے جو قصاب تھا، فرمایا کہ میرے لئے اتنا کھانا تیار کر جو پانچ آدمیوں کے لئے کافی ہو۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی اور آپ کے ساتھ اور چار آدمیوں کی دعوت کا ارادہ کیا ہے۔ کیونکہ میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر بھوک کا اثر نمایاں دیکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو بلایا۔ آپؐ کے ساتھ ایک اور صاحب بھی آ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ ایک اور صاحب زائد آ گئے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو انہیں بھی اجازت دے سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو واپس کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں، بلکہ میں انہیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

أخرجه البخاري في: ۳۴- كتاب البيوع: ۲۱- باب ما قيل في اللحام والجزار.

(۲۰) باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك ويتحققه تحققًا تامًّا، واستحباب الاجتماع على الطعام

۱۳۲۲- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ، رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا، فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا. فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا، فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ، فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ. فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي. وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: لاَ تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَبِمَنْ مَعَهُ. فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ؛ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا، وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ. فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَحَيَّ هَلاً بِكُمْ» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لاَ تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلاَ تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ» فَجِئْتُ، وَجَاءَ

(۲۰) اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہیں ہوگا تو ساتھ لے جا سکتا ہے اور اکٹھے کھانا مستحب ہے

۱۳۲۲- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے معلوم کیا کہ نبی کریم ﷺ انتہائی بھوک میں مبتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا' کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ انتہائی بھوکے ہیں۔ میری بیوی ایک تھیلا نکال کر لائیں جس میں ایک صاع جو تھے۔ ہمارے گھر میں بکری کا ایک بچہ بھی بندھا ہوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو چکی میں پیسے۔ جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری بیوی نے پہلے ہی تنبیہہ کر دی تھی کہ حضور اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے کان میں یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ ذبح کر لیا ہے اور ایک صاع جو پیس لئے ہیں جو ہمارے پاس تھے' اس لئے آپ دو ایک صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بہت بلند آواز سے فرمایا' اے اہل خندق! جابر نے تمہارے لئے کھانا تیار کروایا ہے۔ بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے چلو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک میں نہ آ جاؤں ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں اپنے گھر آیا۔ ادھر حضور اکرم ﷺ بھی صحابہ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے

رَسُولُ اللهِ ﷺ ، يَقْدُمُ النَّاسَ ، حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ : بِكَ وَبِكَ. فَقُلْتُ : قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ . فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا ، فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ. ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ. ثُمَّ قَالَ : «ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي ، وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلاَ تُنْزِلُوهَا» وَهُمْ أَلْفٌ. فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ. وَانْحَرَفُوا ، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ ، وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

لگیں۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخر میری بیوی نے گندھا ہوا آٹا نکالا اور حضور ﷺ نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا کی۔ ہانڈی میں بھی آپ نے لعاب کی آمیزش کی اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ۔ وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے' لیکن چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا۔ صحابہؓ کی تعداد ہزار کے قریب تھی۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے (شکم سیر ہو کر) کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔ جب تمام لوگ واپس ہو گئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی' جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٢٩- باب غزوة الخندق وهي الأحزاب.

١٣٢٣- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ : قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لأُمِّ سُلَيْمٍ : لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضَعِيفًا ، أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا ، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلاَثَتْنِي بِبَعْضِهِ. ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ : فَذَهَبْتُ بِهِ ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ، وَمَعَهُ النَّاسُ ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ : «آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَقُلْتُ : نَعَمْ. قَالَ : «بِطَعَامٍ؟»

۱۳۲۳- حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ ابو طلحہؓ نے (میری والدہ) ام سلیمؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف معلوم ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ بہت بھوکے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور اس میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھپا دیا اور اس اوڑھنی کا دوسرا حصہ میرے بدن پر باندھ دیا' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھے بھیجا۔ میں جو گیا تو آپؐ مسجد میں تشریف رکھتے تھے' آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے فرمایا کیا ابو طلحہ نے تمہیں بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا' کچھ کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ جو صحابہ آپؐ کے ساتھ اس وقت موجود تھے' ان سب سے آپؐ نے فرمایا کہ چلو اٹھو۔ آنحضرت ﷺ تشریف لانے لگے اور میں آپؐ کے

فَقُلْتُ : نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، لِمَنْ مَعَهُ ، «قُومُوا». فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ ، لَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ ، فَقَالَتْ : اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا عِنْدَكِ» فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ. ثُمَّ قَالَ : «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا. ثُمَّ قَالَ : «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا. ثُمَّ قَالَ : «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ : «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا ، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلاً.

آگے آگے لپک رہا تھا اور ابو طلحہؓ کے گھر پہنچ کر میں نے انہیں خبر دی۔ ابو طلحہؓ بولے' ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تو بہت سے لوگوں کو ساتھ لائے ہیں' ہمارے پاس اتنا کھانا کہاں ہے کہ سب کو کھلایا جا سکے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا' اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں (ہم فکر کیوں کریں) خیر ابو طلحہ آگے بڑھ کر آنحضرت ﷺ سے جا ملے۔ اب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ بھی چل رہے تھے (گھر پہنچ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہو یہاں لاؤ۔ ام سلیم نے وہی روٹی لا کر آپ کے سامنے رکھ دی پھر آنحضور ﷺ کے حکم سے روٹیوں کا چورا کر دیا گیا۔ ام سلیمؓ نے کپی نچوڑ کر اس پر کچھ گھی ڈال دیا اور اس طرح سالن ہو گیا۔ آپ نے اس کے بعد اس پر دعا کی جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلا لو۔ چنانچہ پھر دس آدمیوں کو بلایا گیا' انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ جب یہ لوگ باہر گئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو دعوت دے دو۔ اس طرح سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ ان لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

(٢١) باب جواز أكل المرق واستحباب أكل

(۲۱) شوربہ کھانا جائز اور کدو کھانا مستحب ہے

اليقطين ، وإيثار أهل المائدة بعضهم بعضًا وإن كانوا ضيفانًا ، إذا لم يكره ذلك صاحب الطعام

اور دسترخوان پر موجود افراد ایک دوسرے پر ایثار کریں بشرطیکہ میزبان اسے معیوب نہ جانے

۱۳۲٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، قَالَ : إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ. قَالَ أَنَسُ بْنِ مَالِكٍ : فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ. قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ.

۱۳۲۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر بلایا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی اس دعوت میں آپؐ کے ساتھ گیا' اس درزی نے روٹی اور شوربا جس میں کدو اور بھنا ہوا گوشت تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کدو کے قتلے پیالے میں تلاش کر رہے تھے۔ اسی دن سے میں بھی برابر کدو کو پسند کرتا ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٣٠- باب ذكر الخياط.

(٢٣) باب أكل القثاء بالرطب

(۲۳) کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا

١٣٢٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

۱۳۲۵۔ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما☆ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب الأطعمة : ٣٩- باب الرطب بالقثاء.

(٢٥) باب نهي الآكل مع جماعة عن قران تمرتين ونحوهما في لقمة ، إلا بإذن أصحابه

(۲۵) جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھایا جا رہا ہو تو ان کی اجازت کے بغیر دو دو لقمے یا دو دو کھجوریں ایک ہی بار نہ کھائے

١٣٢٦- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله

۱۳۲۶۔ جبلہ نے بیان کیا کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ

☆ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو جعفر الهاشمی الحبشی تھی جب ان کے والدین ہجرت کر کے حبشہ گئے تھے تو یہ وہاں پیدا ہوئے اور مسلمانوں کے ہاں پیدا ہونے والے پہلے بچے یہی تھے۔ پھر جب ان کے والد ماجد غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی کفالت کی۔ بڑے سخی تھے اس لیے انہیں بحر الجود (سخاوت کا سمندر) کہا جاتا تھا۔ ۸۴ یا ۸۵ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

عنهما عَنْ جَبَلَةَ ، كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَأَصَابَنَا سَنَةٌ ، فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِي اللهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا ، فَيَقُولُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، نَهى عَنِ الإِقْرَانِ ، إِلاَّ أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ.

مدینہ میں مقیم تھے۔ وہاں ہمیں قحط میں مبتلا ہونا پڑا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کھانے کے لئے ہمارے پاس کھجور بھجوایا کرتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ہماری طرف سے گذرتے تو فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے (دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر کھاتے وقت) دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے۔ مگر یہ کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی سے اجازت لے لے۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ١٤- باب إذا أذن أنسان لآخر شيئًا جاز.

(٢٧) باب فضل تمر المدينة

(۲۷) مدینہ کی کھجور کی فضیلت

١٣٢٧- حديث سَعْدٍ ﷺ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرُّهُ ، ذَلِكَ الْيَوْمَ ، سُمٌّ وَلاَ سِحْرٌ».

۱۳۲۷- حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٥٢- باب الدواء بالعجوة للسحر.

(٢٨) باب فضل الكمأة ومداواة العين بها

(۲۸) کھنبی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج

١٣٢٨- حديث سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ».

۱۳۲۸- حضرت سعید بن زید ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کماۃ" (یعنی کھنبی) بھی من کی قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٢- سورة البقرة : ٤- بـاب قوله تعالى -

۱۳۲۸- امام نووی رحمہ اللہ نے صحیح مسلم پر اپنی شرح میں لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ صرف اس کا پانی ہی شفاء ہے جب کہ بعض کے ہاں مراد یہ ہے کہ جب اس کا پانی کسی دوا کے ساتھ ملایا جائے جس سے آنکھ کا علاج کیا جاتا ہے تو شفاء ہے ایک رائے کے مطابق اگر آنکھ میں موجود حرارت ٹھنڈی پڑ جائے تو اس کا مجرد پانی شفاء ہے ورنہ کسی دوائی سے مرکب کر کے استعمال کیا جائے۔ لیکن درست اور صحیح بات یہ ہے کہ اس کا مجرد نفس پانی ہی آنکھ کے لیے مطلقاً شفاء ہے اس کا پانی نچوڑا جائے اور آنکھ میں ڈال لیا جائے۔ میں نے اور میرے دیگر ہم عصر لوگوں نے دیکھا ہے کہ ایک نابینا تھا جس کی نظر بالکل ختم ہوگئی تھی اس نے خالص کھبی کا پانی اپنی آنکھوں میں ڈالا تو شفایاب ہوا اور نظر واپس لوٹ آئی- یہ تھے شیخ عادل ایمن کمال بن عبداللہ دمشقی جو کہ بڑے پارسا اور حدیث کی روایت کرنے والے تھے۔ حدیث پر کامل اعتقاد رکھتے ہوئے اور اس سے برکت حاصل کرتے ہوئے کھبی کا پانی استعمال کیا' واللہ اعلم۔ (مرتبؒ)

﴿وظللنا عليكم الغمام وأنزلنا عليكم المن والسلوى﴾-.

(٢٩) باب فضيلة الأسود من الكباث

(۲۹) باب پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت

١٣٢٩ - حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، نَجْنِي الْكَبَاثَ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «عَلَيْكُمْ بِالأَسْوَدِ مِنْهُ ، فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ». قَالُوا : أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ : «وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلاَّ وَقَدْ رَعَاهَا».

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٢٩- باب يعكفون على أصنام لهم.

۱۳۲۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر میں) پیلو کے پھل توڑنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو سیاہ ہوں انہیں توڑو' کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا' کیا آپؐ نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

(٣٢) باب إكرام الضيف وفضل إيثاره

(۳۲) مہمان کی خاطرداری اور اس کے لیے ایثار کا ثواب

١٣٣٠ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ ، فَقُلْنَ : مَا مَعَنَا إِلاَّ الْمَاءُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هذَا؟» فَقَالَ رَجُل مِنَ الأَنْصَارِ : أَنَا. فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ. فَقَالَ : أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ : مَا عِنْدَنَا إِلاَّ قُوتُ صِبْيَانِي. فَقَالَ: هَيِّئِي طَعَامَكِ ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ ، وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عِشَاءً. فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا ، وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا ، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ؛ ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا،

۱۳۳۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (خود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی مراد ہیں) رسول کریم ﷺ کی خدمت میں (بھوکے) حاضر ہوئے۔ آپؐ نے انہیں ازواج مطہرات کے یہاں بھیجا (تاکہ ان کو کھانا کھلا دیں) ازواج نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ان کی مہمانی کرے گا؟ ایک انصاری صحابی بولے میں کروں گا۔ چنانچہ وہ ان کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خاطر تواضع کر۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ بھی ہے اسے نکال دو اور چراغ جلا لو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انہیں سلا دو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو (بھوکا) سلا دیا۔ پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انہوں نے اسے بجھا دیا اس کے بعد

فَأَطْفَأَتْهُ ، فَجَعَلاَ يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلاَنِ. فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ. فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ : «ضَحِكَ اللهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فِعَالِكُمَا» فَأَنْزَلَ اللهُ - ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ -.

دونوں میاں بیوی مہمان پر یہ ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں لیکن ان دونوں نے (اپنے بچوں سمیت رات) فاقہ سے گذار دی صبح کے وقت جب وہ صحابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپؐ نے فرمایا تم دونوں میاں بیوی کے نیک عمل پر رات کو اللہ تعالیٰ ہنس پڑا یا (یہ فرمایا کہ اسے) پسند کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور وہ (انصار) ترجیح دیتے ہیں اپنے نفسوں کے اوپر (دوسرے غریب صحابہ کو) اگرچہ وہ خود بھی فاقہ ہی میں ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا گیا' سو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔" (الحشر:۹)

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ١٠- باب ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة.

١٣٣١ - حديث عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلاَثِينَ وَمِائَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟» فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ. فَعُجِنَ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً» أَوْ قَالَ : «أَمْ هِبَةً» قَالَ : لاَ ، بَلْ بَيْعٌ. فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً ، فَصُنِعَتْ ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى ، وَايْمُ اللهِ! مَا فِي الثَّلاَثِينَ وَالْمِائَةِ إِلاَّ قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا ، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ ،

۱۳۳۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا کسی کے پاس کھانے کی بھی کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی کے پاس تقریباً ایک صاع کھانا (آٹا) تھا' وہ آٹا گوندھا گیا۔ پھر ایک لمبا تڑنگا مشرک پریشان بال بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا' یہ بیچنے کے لئے ہیں یا کسی کا عطیہ ہے یا آپ نے (عطیہ کے بجائے) ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ نہیں بیچنے کے لئے ہیں۔ آپؐ نے اس سے ایک بکری خریدی' پھر وہ ذبح کی گئی۔ آپؐ نے اس کی کلیجی بھوننے کے لئے کہا۔ قسم خدا کی ایک سو تیس اصحاب میں سے ہر ایک کو اس کلیجی میں سے کاٹ کر دیا۔ جو موجود تھے' انہیں تو آپ نے فوراً ہی دے دیا۔ اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا۔ پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی قابوں میں رکھا گیا۔ اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ جو کچھ قابوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لائے۔ (راوی کہتا ہے) یا جس طرح حضرت

فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ ، وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ - أَوْ كَمَا قَالَ.

نے فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٥١-كتاب الهبة : ٢٨-باب قبول الهدية من المشركين.

١٣٣٢ - حديث عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ ، وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ». وَأَنَّ أَبَابَكْرٍ جَاءَ بِثَلاَثَةٍ ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ ، قَالَ : فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي ، وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ. وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ ﷺ ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ. قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : وَمَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ ، أَوْ قَالَتْ : ضَيْفِكَ؟ قَالَ : أَوَ مَا عَشَّيْتِيهِمْ؟ قَالَتْ : أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ ، قَدْ عُرِضُوا فَأَبَوْا قَالَ : فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ. فَقَالَ : يَا غُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ : كُلُوا ، لاَ هَنِيئًا. فَقَالَ : وَاللهِ! لاَ أَطْعَمُهُ أَبَدًا. وَايْمُ اللهِ! مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلاَّ

۱۳۳۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ نادار مسکین لوگ تھے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے (اصحاب صفہ میں سے کسی) کو اپنے ساتھ لیتا جائے۔ اور جس کے ہاں چار آدمیوں کا کھانا ہے تو وہ پانچویں یا چھٹے آدمی کو (سائبان والوں میں سے) اپنے ساتھ لے جائے۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تین آدمی اپنے ساتھ لائے۔ اور نبی کریم ﷺ دس آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ گھر کے افراد میں اس وقت باپ' ماں اور میں تھا۔ (نیز) میری بیوی اور ایک خادم جو میرے اور (میرے والد) ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں کے گھر کے لئے تھا' بھی تھے۔ خیر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے یہاں ٹھہر گئے۔ (اور غالباً کھانا بھی وہیں کھایا۔ صورت یہ ہوئی کہ) نماز عشاء تک وہیں (مسجد میں) رہے۔ پھر (مسجد سے نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارک میں) آئے اور وہیں ٹھہرے رہے تا آنکہ نبی کریم ﷺ نے بھی کھانا کھا لیا۔ اور رات کا ایک حصہ گذر جانے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ گھر تشریف لائے تو ان کی بیوی (ام رومان) نے کہا کہ کیا بات پیش آئی کہ مہمانوں کی خبر بھی آپ نے نہ لی' یا یہ کہا کہ مہمان کی خبر نہ لی۔ آپ نے پوچھا' کیا تم نے ابھی انہیں رات کا کھانا نہیں کھلایا؟ ام رومان نے کہا کہ میں کیا کروں آپ کے آنے تک انہوں نے کھانے سے انکار کیا۔ کھانے کے لئے ان سے کہا گیا تھا لیکن وہ نہ مانے۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ میں ڈر کر چھپ گیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (عبدالرحمٰن کو) پکارا اے غنثر (یعنی او پاجی) آپ نے

رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا ، قَالَ : يَعْنِي حَتَّى شَبِعُوا ، وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ. فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُوبَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهَا. فَقَالَ لامْرَأَتِهِ : يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ! مَا هذَا؟ قَالَتْ : لاَ ، وَقُرَّةِ عَيْنِي! لَهِيَ الآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلاَثِ مَرَّاتٍ. فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُوبَكْرٍ ، وَقَالَ : إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ ، يَعْنِي يَمِينَهُ. ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ. وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ ، اللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ؟ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ ، أَوْ كَمَا قَالَ.

برا بھلا کہا اور کوسنے دیئے۔ فرمایا کہ کھاؤ' تمہیں مبارک نہ ہو! خدا کی قسم میں اس کھانے کو کبھی نہیں کھاؤں گا۔ (آخر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا) (عبدالرحمٰن نے کہا) خدا گواہ ہے کہ ہم ادھر ایک لقمہ لیتے تھے اور نیچے سے پہلے سے بھی زیادہ کھانا ہو جاتا تھا۔ بیان کیا کہ سب لوگ شکم سیر ہو گئے۔ اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو کھانا پہلے ہی اتنا یا اس سے بھی زیادہ تھا۔ اپنی بیوی سے بولے۔ بنو فراس کی بہن! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم یہ تو پہلے سے تین گنا ہے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہ کھانا کھایا۔ اور کہا کہ میرا قسم کھانا ایک شیطانی وسوسہ تھا۔ پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بقیہ کھانا لے گئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ صبح تک آپ کے پاس رکھا رہا۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ ہم مسلمانوں کا ایک دوسرے قبیلے کے لوگوں سے معاہدہ تھا۔ اور معاہدہ کی مدت پوری ہو چکی تھی۔ (اس قبیلہ کا وفد معاہدہ سے متعلق بات چیت کرنے مدینہ میں آیا ہوا تھا) ہم نے ان میں سے بارہ آدمی جدا کئے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے اللہ ہی کو معلوم ہے' ان سب نے اس میں سے کھایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے کچھ ایسا ہی کہا۔

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ٤١- باب السمر مع الضيف والأهل.

(٣٣) باب فضيلة المواساة في الطعام القليل ، وأن طعام الاثنين يكفي الثلاثة ، ونحو ذلك

(۳۳) قلیل کھانے میں بھی دوسروں کو شریک کرنے کی فضیلت نیز دو آدمیوں کا کھانا تین افراد کے لیے کافی ہوتا ہے اور اسی طرح زیادہ افراد کے لیے بھی

١٣٣٣ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «طَعَامُ الاثْنَيْنِ

۱۳۳۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا چار

كَـافِي الثَّلاَثَـةِ ، وَطَعَـامُ الثَّلاَثَـةِ كَـافِي الأَرْبَعَةِ». أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب الأطعمة : ١١- باب طعام الواحد يكفي الاثنين.

کے لئے کافی ہے۔

(٣٤) باب المؤمن يأكل في معى واحد ، والكافر يأكل في سبعة أمعاء

(۳۴) مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں

١٣٣٤- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَـأْكُلُ فِـي مِعًـى وَاحِـدٍ ، وَإِنَّ الْكَافِرَ» أَوْ «الْمُنَافِقَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب الأطعمة : ١٢- باب المؤمن يأكل في معي واحد.

۱۳۳۴۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (راوی کو شک ہے) ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

١٣٣٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً كَـانَ يَـأْكُلُ كَثِيرًا ، فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَـأْكُلُ أَكْلاً قَلِيلاً ؛ فَذُكِرَ ذَلِـكَ لِلنَّبِـيِّ ﷺ ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب الأطعمة : ١٢- باب المؤمن يأكل في معي واحد.

۱۳۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ پھر وہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے۔ اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

(٣٥) باب لا يعيب الطعام

(۳۵) کھانے میں عیب نہیں نکالنے چاہئیں

١٣٣٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ ، وَإِلاَّ تَرَكَهُ.

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٣- باب صفة النبي ﷺ.

۱۳۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا' اگر آپ کو مرغوب ہوتا تو کھاتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

٣٧- كتاب اللباس والزينة

(١) باب تحريم استعمال أواني الذهب والفضة، في الشرب وغيره، على الرجال والنساء

١٣٣٧- حديث أُمِّ سَلَمَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ».

أخرجه البخاري في : ٧٤- كتاب الأشربة : ٢٨- باب آنية الفضة.

٣٧- کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

(۱) مرد ہو یا عورت کسی کو بھی سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں

۱۳۳۷- حضرت نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے تو وہ شخص اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھڑکا رہا ہے۔

(٢) باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء وخاتم الذهب والحرير على الرَجُل وإباحته للنساء ، وإباحة العلم ونحوه على الرجل ما لم يزد على أربع أصابع

١٣٣٨- حديث الْبَرَاءِ ﷺ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ : أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ ؛ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، أَوْ قَالَ: آنِيَةِ الْفِضَّةِ ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقِسِّيِّ ، وَعَنْ

(۲) سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں اور عورتوں کے لیے حرام ہے' سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں پر حرام ہے اور عورتوں کے لیے استعمال کرنا جائز ہے

۱۳۳۸- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں سے ہم کو منع فرمایا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے' جنازے کے پیچھے چلنے' چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنے' دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے' سلام پھیلانے' مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے کے بعد کفارہ ادا کرنے کا حکم فرمایا تھا اور آنحضرت ﷺ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیوں سے' چاندی میں پینے یا (فرمایا) چاندی کے برتن میں پینے سے' میاثر (زین یا کجاوے کے اوپر ریشم کا گدا کے استعمال کرنے سے) اور قسی (اطراف

لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالإِسْتَبْرَقِ.

مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے) کے استعمال کرنے سے اور ریشم' دیباج اور استبرق پہننے سے منع فرمایا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٧٤- كتاب الأشربة : ٢٨- باب آنية الفضة.

١٣٣٩- حديث حُذَيْفَةَ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ ، فَاسْتَسْقَى ، فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ. فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ ، وَقَالَ: لَوْ لاَ أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلاَ مَرَّتَيْنِ. كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هذَا. وَلكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ «لاَ تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلاَ الدِّيبَاجَ وَلاَ تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلاَ تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا ، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ».

۱۳۳۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ ہم لوگ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کی خدمت میں موجود تھے۔ انہوں نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے ان کو پانی (چاندی کے پیالے میں) لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ ان کے ہاتھ میں دیا تو انہوں نے پیالہ کو اس پر پھینک مارا اور کہا اگر میں نے اسے بارہا اس سے منع نہ کیا ہوتا (کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے نہ دیا کرو) آگے وہ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ تو میں اس سے یہ معاملہ نہ کرتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ریشم و دیباج نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کچھ کھاؤ۔ کیونکہ یہ چیزیں ان (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب الأطعمة : ٢٩- باب الأكل في إناء مفضض.

١٣٤٠- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ اشْتَرَيْتَ هذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّمَا يَلْبَسُ هذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ».

ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، مِنْهَا

۱۳۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ریشم) کا دھاری دار جوڑا مسجد نبوی کے دروازے پر فروخت ہوتا دیکھا تو کہنے لگے یا رسول اللہ بہتر ہو اگر آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن' اور وفود جب آپ کے پاس آئیں' تو ان کی ملاقات کے لئے آپ اسے پہنا کریں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس اسی طرح کے کچھ جوڑے آئے تو اس میں سے ایک جوڑا آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے یہ جوڑا

حُلَلٌ. فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه مِنْهَا حُلَّةً. فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ! كَسَوْتَنِيهَا ، وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا» فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه ، أَخًا لَهُ ، بِمَكَّةَ، مُشْرِكًا.

پہنا رہے ہیں حالانکہ اس سے پہلے عطارد کے جوڑے کے بارے میں آپ نے کچھ ایسا فرمایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں خود پہننے کے لئے نہیں دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ایک مشرک بھائی کو پہنا دیا' جو مکے میں رہتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ١١- كتاب الجمعة : ٧- باب يلبس أحسن ما يجد.

١٣٤١ - حديث عُمَرَ : عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ ، بِآذَرْبِيجَانَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، نَهى عَنِ الْحَرِيرِ إِلاَّ هكَذَا ؛ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الإِبْهَامَ ، قَالَ : فِيمَا عَلِمْنَا ، أَنَّهُ يَعْنِي الأَعْلاَمَ.

۱۳۴۱۔ ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا۔ ہم اس وقت حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ آذربیجان میں تھے۔ (مکتوب میں تحریر تھا کہ) "رسول اللہ ﷺ نے ریشم کے استعمال سے (مردوں کو) منع کیا ہے سوائے اتنے کے' اور آنحضرت ﷺ نے انگوٹھے کے قریب کی اپنی دونوں انگلیوں کے اشارے سے اس کی مقدار بتائی۔" ابو عثمان نہدی نے بیان کیا کہ ہماری سمجھ میں آنحضور ﷺ کی مراد اس سے (کپڑے وغیرہ پر ریشم کے) پھول بوٹے بنانے سے تھی۔

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ٢٥- باب لبس الحرير وافتراشه للرجال وقدر ما يجوز منه.

١٣٤٢ - حديث عَلِيٍّ رضي الله عنه ، قَالَ : أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ، حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ، فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي.

۱۳۴۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک ریشمی حلہ ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے پہن لیا۔ لیکن جب غصے کے آثار روئے مبارک پر دیکھے تو اسے اپنی (خاندان کی) عورتوں میں پھاڑ کر تقسیم کر دیا۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ٢٧- باب هدية ما يكره لبسه.

١٣٤٣ - حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي

۱۳۴۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو مرد ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں

الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الآخِرَةِ».

اس کو ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ٢٥- باب لبس الحرير وافتراشه للرجال وقدر ما يجوز منه.

١٣٤٤- حديث عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ ، فَلَبِسَهُ فَصَلَّى فِيهِ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ. وَقَالَ : «لاَ يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ».

۱۳۴۴۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ایک ریشم کی قبا تحفہ میں دی گئی۔ اسے آپ نے پہنا اور نماز پڑھی لیکن آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بڑی تیزی کے ساتھ اسے اتار دیا۔ گویا آپ اسے پہن کر ناگواری محسوس کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا یہ پرہیز گاروں کے لائق نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة : ١٦- باب من صلى في فروج حرير ثم نزعه.

(٣) باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها

(۳) خارش وغیرہ کسی عذر کی بنا پر مرد ریشم پہن سکتا ہے

١٣٤٥- حديث أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ ، مِنْ حَكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

۱۳۴۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو خارش کے مرض کی وجہ سے جو ان دونوں کو لاحق ہو گئی تھی۔ ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دے دی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ٩١- باب الحرير في الحرب.

(٥) باب فضل لباس ثياب الحبرة

(۵) یمن کی چادروں کی فضیلت

١٣٤٦- حديث أَنَسٍ. عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ : الْحِبَرَةُ.

۱۳۴۶۔ قتادہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس طرح کا کپڑا زیادہ پسند تھا؟ بیان کیا کہ حبرہ کی سبز یمنی چادر۔

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ٨- باب البرود والحبرة والشملة.

(٦) باب التواضع في اللباس والاقتصار على الغليظ منه ، واليسير من اللباس والفراش وغيرهما ، وجواز

(٦) موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنے کا بیان لباس میں

لبس الثوب الشعر وما فيه من أعلام

١٣٤٧ – حديث عائشة. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا؛ فَقَالَتْ: قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هذَيْنِ.

۱۳۴۷۔ حضرت ابو بردہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک موٹی کملی (کساء) اور ایک موٹی ازار نکال کر دکھائی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی روح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

أخرجه البخاري في: ٧٧- كتاب اللباس: ١٩- باب الأكسية والخمائص.

(٧) باب جواز اتخاذ الأنماط

(۷) قالین یا سوزنیوں کا بیان

١٣٤٨ – حديث جابِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ؟» قُلْتُ: وَأَنَّي يَكُون لَنَا الأَنْمَاطُ؟ قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الأَنْمَاطُ» فَأَنَا أَقُولُ لَهَا (يَعْنِي امْرَأَتَهُ) أَخِّري عَنِّي أَنْمَاطَكِ. فَتَقُولُ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونَ لَكُمُ الأَنْمَاط» فَأَدَعُهَا.

۱۳۴۸۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (ان کی شادی کے موقعہ پر) نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس قالین ہیں؟ میں نے عرض کیا' ہمارے پاس قالین کہاں؟ (ہم غریب لوگ ہیں) اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا یاد رکھو ایک وقت آئے گا کہ تمہارے پاس عمدہ عمدہ قالین ہوں گے۔ اب جب میں اس سے (اپنی بیوی سے) کہتا ہوں کہ اپنے قالین ہٹالے تو وہ کہتی ہے کہ کیا نبی کریم ﷺ نے تم سے نہیں فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تمہارے پاس قالین ہوں گے' چنانچہ میں انہیں وہیں رہنے دیتا ہوں۔ (اور چپ ہو جاتا ہوں)

أخرجه البخاري في: ٦١- كتاب المناقب: ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

(٩) باب تحريم جر الثواب خيلاء، وبيان حد ما يجوز إرخاؤه إليه وما يستحب

(۹) غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے

١٣٤٩ – حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «لاَ يَنْظُرُ اللهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاَءَ».

۱۳۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف (قیامت کے دن) نظر رحمت نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا تکبر و غرور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے۔

أخرجه البخاري في: ٧٧- كتاب اللباس: ١- باب قول الله تعالى – قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده –.

١٣٥٠ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ

۱۳۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

اللهِ ﷺ، قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا».

نے فرمایا جو شخص اپنا تہمند غرور کی وجہ سے گھسیٹتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کرے گا۔

أخرجه البخاري في: ۷۷- كتاب اللباس: ٥- باب من جر ثوبه من الخيلاء.

(۱۰) باب تحريم التبختر في المشي مع إعجابه بثيابه

(۱۰) کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے

۱۳۵۱- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ، إِذْ خَسَفَ اللهُ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

۱۳۵۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص ایک جوڑا پہن کر کبرو غرور میں سرمست سر کے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے اکڑ کر اتراتا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک اس میں تڑپتا رہے گا یا دھنستا جائے گا۔

أخرجه البخاري في: ۷۷- كتاب اللباس: ٥- باب من جر ثوبه من الخيلاء.

(۱۱) باب في طرح خاتم الذهب

(۱۱) سونے کی انگوٹھی پھینک دینے کا بیان

۱۳۵۲- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ نَهى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

۱۳۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی کے پہننے سے مردوں کو منع فرمایا تھا۔

أخرجه البخاري في: ۷۷- كتاب اللباس: ٤٥- باب خواتيم الذهب.

۱۳۵۳- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ، إِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ يَلْبَسُهُ، فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ. فَصَنَعَ النَّاسُ. ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ، فَقَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ» فَرَمَى بِهِ. ثُمَّ قَالَ: «وَاللهِ! لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا» فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

۱۳۵۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آپ اسے پہنتے تھے' اس کا نگینہ ہتھیلی کے حصے کی طرف رکھتے تھے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ اس کے بعد ایک دن آنحضرت ﷺ منبر پر بیٹھے اور اپنی انگوٹھی اتار دی اور فرمایا کہ میں اسے پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر کی جانب رکھتا تھا۔ پھر آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

أخرجه البخاري في:٨٣-كتاب الأيمان والنذور : ٦- باب من حلف عَلَى الشيء وإن لم يُحَلَّفْ.

(١٢) باب لبس النبي ﷺ خاتمًا من ورق نقشه محمد رسول الله ولبس الخلفاء له من بعده

(۱۲) نبی ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس پر محمد رسول اللہ نقش تھا آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے استعمال کی

١٣٥٤- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، وَكَانَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ كَانَ، بَعْدُ ، فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ كَانَ ، بَعْدُ ، فِي يَدِ عُمَرَ ، ثُمَّ كَانَ ، بَعْدُ ، فِي يَدِ عُثْمَانَ ، حَتَّى وَقَعَ، بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ. نَقْشُهُ (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ).

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ٥٠- باب نقش الخاتم.

۱۳۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں وفات تک رہی۔ پھر آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں' ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں' ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی لیکن ان کے زمانہ میں وہ اریس کے کنویں میں گر گئی۔ اس کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

١٣٥٥- حديث أَنَسٍ ﷺ ، قَالَ : صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ ، خَاتَمًا ، قَالَ : «إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا ، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلاَ يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ» قَالَ : فَإِنِّي لأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِهِ.

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ٥١- باب الخاتم في الخنصر.

۱۳۵۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا کہ ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اس پر لفظ (محمد رسول اللہ) کندہ کرایا ہے اس لیے کوئی شخص انگوٹھی پر یہ نقش کندہ نہ کرائے۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جیسے اس انگوٹھی کی چمک آنحضرت ﷺ کی چھنگلیا میں اب بھی میں دیکھ رہا ہوں۔

(١٣) باب في اتخاذ النبي ﷺ خاتمًا لما أراد أن يكتب إلى العجم

(۱۳) عجم کی طرف خطوط لکھنے کے وقت نبی ﷺ کا انگوٹھی بنانا

١٣٥٦- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ ، كِتَابًا ، أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّهُمْ لاَ يَقْرَءُونَ كِتَابًا

۱۳۵۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (کسی بادشاہ کے نام دعوت اسلام دینے کے لئے) ایک خط لکھا۔ یا لکھنے کا ارادہ کیا۔ تو آپ سے کہا گیا

إِلاَّ مَخْتُومًا. فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ ، نَقْشُهُ (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ) كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ.

کہ وہ بغیر مہر کا خط نہیں پڑھتے۔(یعنی بے مہر کے خط کو مستند نہیں سمجھتے) تب آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ جس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا۔ گویا میں (آج بھی) آپ ﷺ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٧- باب ما يذكر في المناولة ، وكتاب أهل العلم بالعلم إلى البلدان.

(١٤) باب في طرح الخواتم

(۱۴) انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان

١٣٥٧ - حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، يَوْمًا وَاحِدًا. ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمَهُ ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

۱۳۵۷- حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر دوسرے لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوانی شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضرت ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ٤٧- باب حدثنا عبد الله بن مسلمة.

(١٩) باب إذا انتعل فليبدأ باليمين وإذا خلع فليبدأ بالشمال

(۱۹) جوتا پہنتے وقت پہلے داہنا جوتا پہنے اور اتارتے وقت پہلے بایاں اتارے

١٣٥٨ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ».

۱۳۵۸- حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں طرف سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے اتارے تاکہ داہنی جانب پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر ہو۔"

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ٣٩- باب ينزع نعل اليسرى.

١٣٥٩ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي

۱۳۵۹- حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر

نَعْلٍ وَاحِدَةٍ. لِيُحْفِهِمَا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا».

نہ چلے۔ یا دونوں پاؤں ننگے رکھے یا دونوں میں جوتا پہنے۔"

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ٤٠- باب لا يمشي في نعل واحدة.

(۲۲) باب في إباحة الاستلقاء ووضع إحدى الرجلين على الأخرى

(۲۲) مسجد میں پاؤں کے اوپر پاؤں رکھ کر چت لیٹنا جائز نہیں ہے

۱۳٦۰ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ ، مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ ، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

۱۳٦۰۔ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۸- كتاب الصلاة : ۸۵- باب الاستلقاء في المسجد ومد الرجل.

(۲۳) باب النَّهْيِ عن التزعفر للرجال

(۲۳) مرد کو زعفران لگانا اور زعفران رنگا کپڑا پہننا منع ہے

۱۳٦۱ – حديث أَنَسٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ ، أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

۱۳٦۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران کے رنگ کا استعمال کرے۔

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۳۳- باب التزعفر للرجال.

(۲۵) باب في مخالفة اليهود في الصبغ

(۲۵) خضاب لگا کر یہود کی مخالفت کرنے کا حکم

۱۳٦۲ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لاَ يَصْبُغُونَ ، فَخَالِفُوهُمْ».

۱۳٦۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' یہود و نصاریٰ (داڑھی وغیرہ) میں خضاب نہیں لگاتے' تم لوگ اس کے خلاف طریقہ اختیار کرو (یعنی خضاب لگایا کرو)

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٥٠- باب ما ذكر عن بني إسرائيل.

(۲٦) باب لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولا صورة

(۲٦) جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

۱۳٦۰۔ چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کی ممانعت بھی آئی ہے۔ ممانعت اس صورت میں ہے جب شرم گاہ بے پردہ ہونے کا خطرہ ہو۔ اگر کوئی شخص ستر پوشی کا پورا اہتمام کرتا ہے تو پھر اس طرح چت لیٹ کر سونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (راز)

١٣٦٣ – حديث أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «لاَ تَدْخلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلاَ صُورَةُ تَمَاثِيلَ».

۱۳۶۳۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپؐ نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے ہوں اور اس میں بھی نہیں جس میں مورت ہو۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ٧- باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

١٣٦٤ – حديث أَبِي طَلْحَةَ. عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ رضي الله عنهما ، حَدَّثَهُ ، وَمَعَ بُسْرِ بِنِ سَعِيدٍ عُبَيْدُ اللهِ الْخَوْلاَنِيُّ ، الَّذِي كَانَ فِي حَجْرِ مَيْمُونَةَ رضي الله عنه ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلاَ صُورَةٌ» قَالَ بُسْرٌ : فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ ، فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلاَنِيِّ : أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ قَالَ : إِلاَّ رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ ، أَلاَ سَمِعْتَهُ؟ قُلْتُ : لاَ. قَالَ : بَلَى، قَدْ ذَكَرَهُ.

۱۳۶۴۔ بسر بن سعید نے بیان کیا' اور ان سے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' اور (راوی حدیث) بسر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی روایت حدیث میں شریک ہیں' جو کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہؓ کی پرورش میں تھے۔ ان دونوں سے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں (جاندار کی) تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا کہ پھر زید بن خالدؓ بیمار پڑے اور ہم ان کی عیادت کے لئے ان کے گھر گئے۔ گھر میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا اور اس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا' کیا انہوں نے ہم سے تصویروں کے متعلق ایک حدیث نہیں بیان کی تھی؟ عبید اللہ خولانی نے بتایا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے پر اگر نقش و نگار ہوں (جاندار کی تصویر نہ ہو) تو وہ اس حکم سے الگ ہے۔ کیا آپ نے حدیث کا یہ حصہ نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ عبید اللہ نے بتایا کہ ہاں! حضرت زید نے یہ بھی بیان کیا تھا۔

☆ حضرت زید بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو طلحہ تھی۔ بیعت عقبہ میں بھی شریک ہوئے۔ بدر اور دیگر غزوات میں بھی شریک رہے۔ لشکر میں ابو طلحہ کی آواز سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ ایک جماعت سے بہتر ہے۔ ۳۱ ہجری کو وفات پائی۔ اہل بصرہ کہتے ہیں کہ آپ سمندر میں سوار ہوئے اور وفات پا گئے تھے۔

۱۳۶۴۔ امام نووی نے لکھا ہے اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ ہر وہ کپڑا لینا حرام ہے جس پر حیوان کی تصویر ہو اور اسے پہنا جاتا ہو مثلاً لباس' پگڑی' لٹکانے والا پردہ جس کی توہین نہیں ہوتی۔ ہاں اگر ایسی چیز میں ہے جس کی توہین ہوتی ہے مثلاً بچھونا جسے روندا جاتا ہے تکیہ وغیرہ تو اس کا لینا حرام نہیں۔ لیکن یہ بھی اس گھر میں فرشتوں کے داخلہ کے لیے رکاوٹ بنتا ہے' اس میں کوئی فرق نہیں کہ اس چیز کا سایہ ہو یا نہ ہو۔ (مرتبؒ)

أخرجه البخاري في: ٥٩- كتاب بدء الخلق : ٧- باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

١٣٦٥- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي ، عَلَى سَهْوَةٍ لِي ، فِيهَا تَمَاثِيلُ. فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، هَتَكَهُ، وَقَالَ : «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ» ، قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ.

۱۳۶۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ سفر (غزوہ تبوک) سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے سائبان پر ایک پردہ لٹکا دیا تھا۔ اس پر تصویریں تھیں۔ جب آپ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے پھینک دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ لوگ گرفتار ہوں گے جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے پھاڑ کر اس پردہ کی ایک یا دو توشک بنالی۔

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : باب ما وطئ من التصاوير.

١٣٦٦- حديث عَائِشَةَ ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها ، أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ. فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَا بَالُ هذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قُلْتُ : اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ أَصْحَابَ هذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ» وَقَالَ : «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لاَ تَدْخُلُهُ الْمَلاَئِكَةُ».

۱۳۶۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے ایک گدا خریدا جس پر مورتیں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی نظر جوں ہی اس پر پڑی' آپ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے۔ میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا' یا رسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں اور اس کے رسول ﷺ سے معافی مانگتی ہوں۔ فرمایئے مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا' یہ گدا کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ آپ ہی کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹیک لگائیں۔ آپ نے فرمایا لیکن اس طرح کی مورتیں بنانے والے لوگ قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگوں نے جس چیز کو بنایا اسے زندہ کر کے دکھاؤ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جن گھروں میں مورتیں ہوتی ہیں (رحمت کے) فرشتے ان میں داخل نہیں ہوتے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٤٠- باب التجارة فيما يكره لبسه للرجال والنساء.

١٣٦٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ».

۱۳۶۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو لوگ یہ مورتیں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا کہ جس کو تم نے بنایا اب اس میں جان بھی ڈالو۔"

أخرجه البخاري في: ٧٧- كتاب اللباس: ٨٩- باب عذاب المصورين يوم القيامة.

١٣٦٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمُصَوِّرُونَ».

۱۳۶۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو سخت سے سخت تر عذاب ہو گا۔"

أخرجه البخاري في: ٧٧- كتاب اللباس: ٨٩- باب عذاب المصورين يوم القيامة.

١٣٦٩- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ أُحَدِّثُكَ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا». فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً، وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَيْحَكَ! إِنْ أَبَيْتَ إِلاَّ أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهذَا الشَّجَرِ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ.

۱۳۶۹۔ سعید بن ابوالحسن رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا' اور کہا' کہ اے ابو عباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں' جن کی روزی اپنے ہاتھ کی صنعت پر موقوف ہے اور میں یہ مورتیں بناتا ہوں۔ ابن عباسؓ نے اس پر فرمایا کہ میں تمہیں صرف وہی بات بتاؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جس نے بھی کوئی مورت بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب کرتا رہے گا۔ جب تک وہ شخص اپنی مورت میں جان نہ ڈال دے اور وہ کبھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا (یہ سن کر) اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ افسوس! اگر تم مورتیں بنانا ہی چاہتے ہو تو ان درختوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے' مورتیں بنا سکتے ہو۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ١٠٣- باب بيع التصاوير التي ليس فيها روح وما يكره من ذلك.

١٣٧٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ. عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ ، فَرَأَى أَعْلاَهَا مُصَوِّرًا. يُصَوِّرُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي ، فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً ، وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً».

۱۳۷۰- ابوزرعہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں (مروان بن حکم کے گھر میں) گیا تو انہوں نے چھت پر ایک مصور کو دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے۔ اگر اسے یہی گھمنڈ ہے تو اسے چاہیے کہ ایک دانہ پیدا کرے' ایک چیونٹی پیدا کرے۔

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ٩٠- باب نقض الصور.

(٢٨) باب كراهة قلادة الوتر في رقبة البعير

(۲۸) دانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت

١٣٧١- حديث أَبِي بَشِيرٍ الأَنْصَارِيِّ ؓ ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ ، وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، رَسُولاً أَنْ «لاَ يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلاَدَةٌ مِنْ وَتَرٍ» أَوْ «قِلاَدَةٌ إِلاَّ قُطِعَتْ».

۱۳۷۱- حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک قاصد (زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا ہو' یا یوں فرمایا کہ جو گنڈا (ہار) ہو' وہ اسے کاٹ ڈالے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٣٩- باب ما قيل في الجرس ونحوه في أعناق الأبل.

☆ حضرت ابو بشیر رضی اللہ عنہ صحابی ہیں ان کے مشہور شاگرد عباد بن تمیم اور ضمرہ بن سعید ہیں۔

۱۳۷۱- امام ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں (جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے) وتر سے مراد تین قول ہیں۔ (۱) وہ لوگ اپنے اونٹوں کی گردنوں میں ریشم کی رسیاں لٹکاتے تھے تاکہ انہیں نظر بد نہ لگے آپ نے ان کے کاٹنے کا حکم دیا کہ یہ رسیاں وغیرہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو رد نہیں کر سکتیں۔ (۲) ان رسیوں کے لٹکانے سے اس لیے روکا گیا کیوں کہ دوڑ کے وقت جانور کا گلا بند ہو جاتا تھا اور وہ تکلیف محسوس کرتا تھا۔ اسی قول کو ابو عبید نے ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ اس لیے منع کیا کیونکہ جانور اس سے تکلیف اٹھاتا ہے اور اس کا سانس لینا اور چرنا مشکل ہو جاتا ہے بسا اوقات درخت سے لٹک جاتا ہے اور گلا گھونٹ دیا جاتا ہے۔ (۳) وہ لوگ ان رسیوں میں گھنٹیاں لٹکاتے تھے۔ اسی قول کو امام خطابی نے بیان کیا ہے اور امام بخاری کی تبویب بھی اسی طرف دلالت کرتی ہے۔ (مرتب)

(۳۰) باب جواز وشم الحيوان غير الآدمي في غير الوجه وندبه في نعم الزكاة والجزية

(۳۰) سوائے آدمی کے ہر جانور کو چہرے کے علاوہ داغ دینا درست ہے نیز زکوۃ اور جزیہ کے جانور داغنا مستحب ہے

۱۳۷۲– حديث أَنَسٍ ﷺ ، قَالَ : لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ ، قَالَتْ لِي : يَا أَنَسُ! انْظُرْ هذَا الْغُلاَمَ ، فَلاَ يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، يُحَنِّكُهُ. فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ ، وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

۱۳۷۲– حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ انس اس بچے کو دیکھتے رہو، کوئی چیز اس کے پیٹ میں نہ جائے اور جا کر نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ لاؤ تاکہ آنحضرت ﷺ اپنا جھوٹا اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت ﷺ اس وقت ایک باغ میں تھے اور آپ کے جسم پر قبیلہ بنی حریث کی بنی ہوئی چادر خمیصہ حریثیہ تھی اور آپ اس سواری پر نشان لگا رہے تھے جس پر آپ فتح مکہ کے موقع پر سوار تھے۔

أخرجه البخاري في : ۷۷– كتاب اللباس : ۲۲– باب الخميصة السوداء.

(۳۱) باب كراهة القزع

(۳۱) قزع کی ممانعت

۱۳۷۳– حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَنْهى عَنِ الْقَزَعِ.

۱۳۷۳– حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے "قزع" سے منع فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ۷۷– كتاب اللباس : ۷۲– باب القزع.

(۳۲) باب النهي عن الجلوس في الطرقات وإعطاء الطريق حقه

(۳۲) راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور اگر بیٹھا جائے تو ان کا حق ادا کیا جائے

۱۳۷٤– حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ» فَقَالُوا : مَا لَنَا بُدٌّ. إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ

۱۳۷۴– حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم تو وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ وہیں ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں ہم باتیں کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہی ہے تو راستے کا حق بھی ادا کرو۔ صحابہ

فِيهَا. قَالَ : «فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلاَّ الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا» قَالُوا : وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ : «غَضُّ الْبَصَرِ ، وَكَفُّ الأَذَى ، وَرَدُّ السَّلاَمِ ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ».

نے پوچھا راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' نگاہ نیچی رکھنا' کسی کو ایذا دینے سے بچنا' سلام کا جواب دینا' اچھی باتوں کے لئے لوگوں کو حکم کرنا' اور بری باتوں سے روکنا۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ٢٢-باب أفنية الدور والجلوس فيها.

(٣٣) باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة والمتفلجات والمغيرات خلق الله

(۳۳) بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا' گودنا اور گودوانا اور چہرے کی روئیں نکالنا اور نکلوانا اور دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنا حرام ہے

١٣٧٥ – حديث أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا ، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا ؛ أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ : «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ».

۱۳۷۵۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ' میری لڑکی کو چیچک نکلی اور اس سے اس کے بال جھڑ گئے۔ میں اس کی شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے' دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب اللباس : ٨٥- باب الموصولة.

١٣٧٦ – حديث عَائِشَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا ، فَتَمَعَّطَ شَعْرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ ؛ فَقَالَتْ : إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا ، فَقَالَ : «لاَ ، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلاَتُ».

۱۳۷۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اس کے بعد لڑکی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے اڑ گئے۔ تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے اس سے کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے مصنوعی بال) جوڑ لے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تو ایسا ہر گز مت کر کیونکہ (مصنوعی بال سر پر رکھ کر جو جوڑے تو) ایسے بال جوڑنے والیوں پر لعنت کی

گئی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ٩٤- باب لا تطيع المرأة زوجها في معصية.

١٣٧٧ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعودٍ.

قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ ، وَالْمُوتَشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ ، يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبٍ. فَجَاءَتْ ، فَقَالَتْ : إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ : وَمَا لِي لاَ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللهِ؟ فَقَالَتْ : لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ. فَقَالَ : لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ ، لَقَدْ وَجَدْتِيهِ. أَمَا قَرَأْتِ - ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا- ؟﴾ قَالَتْ : بَلَى. قَالَ : فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ. فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ. قَالَ: فَاذْهَبِي ، فَانْظُرِي. فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ، فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا. فَقَالَ : لَوْ كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جَامَعْتُنَا.

۱۳۷۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لئے آگے کے دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کلام قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوا جو ام یعقوب کے نام سے معروف تھی وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اس اس طرح کی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا آخر کیوں نہ میں انہیں لعنت کروں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ کے حکم کے مطابق ملعون ہے۔ اس عورت نے کہا کہ قرآن مجید تو میں نے بھی پڑھا ہے لیکن آپ جو کچھ کہتے ہیں میں نے اس میں کہیں یہ بات نہیں دیکھی۔ انہوں نے کہا اگر تم نے بغور پڑھا ہوتا تو تمہیں ضرور مل جاتا۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ "رسول اللہ تمہیں جو کچھ دیں لے لیا کرو اور جس سے تمہیں روک دیں رک جایا کرو۔" (الحشر:۷) اس نے کہا پڑھی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آنحضرت ﷺ نے ان چیزوں سے روکا ہے۔ اس پر اس عورت نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ کی بیوی بھی ایسا کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا اچھا جاؤ اور دیکھ لو۔ وہ عورت گئی اور اس نے دیکھا لیکن اس طرح کی ان کے یہاں کوئی معیوب چیز اسے نہیں ملی۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میری بیوی اسی طرح کرتی تو بھلا وہ میرے ساتھ رہ سکتی تھی؟ ہرگز نہیں۔

۱۳۷۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ان لوگوں کا رد ہوا جو صرف قرآن کو واجب العمل جانتے ہیں اور حدیث شریف کو واجب العمل نہیں جانتے۔ ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج اور ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ (النساء:۱۵۰) میں داخل ہیں۔ حدیث رسول ﷺ قرآن مجید سے جدا نہیں بلکہ قرآن حکیم میں خود حدیث شریف کی پیروی کا حکم ہے۔ اس لیے حدیث کے منکر درحقیقت قرآن کے بھی منکر ہیں۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٥٩- سورة الحشر : ٤- باب وما آتاكم الرسول فخذوه.

١٣٧٨- حديث مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ.عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، عَامَ حَجَّ ، عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ ، وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ. فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَنْهى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ ، وَيَقُولُ : «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ».

۱۳۷۸- حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے سنا' جس سال وہ حج کے لئے گئے ہوئے تھے' منبر نبوی پر کھڑے ہو کر انہوں نے پیشانی کے بالوں کا ایک گچھا لیا جو ان کے چوکیدار کے ہاتھ میں تھا اور فرمایا اے مدینہ والو! تمہارے علماء کدھر گئے (یعنی کیا تم کو منع کرنے والے علماء ختم ہو گئے ہیں۔) میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ آپ نے اس طرح (بال جوڑنے کی) ممانعت فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل پر بربادی اس وقت آئی جب (شریعت کے خلاف) ان کی عورتوں نے اس طرح بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٥٤- باب حدثنا أبو اليمان.

(٣٥) باب النهي عن التزوير في اللباس وغيره والتشبع بما لم يعط

(۳۵) فریب کا لباس پہننے اور جو نہ ہو اس کو کہنے کی ممانعت کا بیان

١٣٧٩- حديث أَسْمَاءَ ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي ضَرَّةً ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلاَبِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ».

۱۳۷۹- حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ' میری سوکن ہے' اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی (فرضی) داستانیں اسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو فریب کا جوڑا یعنی (دوسروں کے

۱۳۷۸- دوسروں کے بال اپنے سر میں جوڑنا مراد ہے۔ دوسری حدیث میں ایسی عورتوں پر لعنت آئی ہے۔ حضرت معاویہؓ کا یہ خطبہ ۶۱ھ سے متعلق ہے۔ جب آپ اپنی خلافت میں آخری بار حج کرنے آئے تھے۔ اس وقت اکثر علماء صحابہ وفات پا چکے تھے۔ (راز)

۱۳۷۹- امام زمخشری نے الفائق میں متشبع کے دو معانی لکھے ہیں (۱) کھانے میں حد سے بڑھ جانے والا سیر ہونے کے باوجود کھاتا رہتا ہے حتیٰ کہ بھر جاتا ہے اور پسلیاں ٹوٹنے لگ جاتی ہیں۔ (۲) سیر شدہ کی مشابہت اختیار کرنے والا حالانکہ سیر ہونے کے لیے پاس کچھ بھی نہیں۔ امام قسطلانی نے سفاقسی سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد وہ آدمی ہے جو بطور امانت یا عاریتاً لے کر لباس پہنتا ہے تاکہ لوگ یہ خیال کریں کہ یہ اس

کپڑے) مانگ کر پہنے اور لوگوں میں یہ ظاہر کرے کہ یہ کپڑے میرے ہیں۔

أخرجه البخاري في:٦٧-كتاب النكاح:١٠٦-باب المشتبع بما لم ينل وما ينهى من افتخار الضرة.

گذشتہ سے پیوستہ

کا اپنا لباس ہے چونکہ یہ لباس اس کی ملکیت نہیں ہوتا اس لیے رسوائی اٹھاتا ہے۔ آپؐ نے عورت کو اس لیے نفرت دلائی کیونکہ اس میں خاوند اور سوکن کے درمیان فساد اور دشمنی کا خطرہ موجود ہے۔ (مرتبؒ)

۳۸- كتاب الآداب

۳۸- آداب کا بیان

(۱) باب النهي عن التكني بأبي القاسم وبيان ما يستحب من الأسماء

(۱) ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان

۱۳۸۰- حديث أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ: لَمْ أَعْنِكَ. قَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي».

۱۳۸۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے بقیع میں (کسی کو) پکارا "اے ابوالقاسم" نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا' تو اس شخص نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا' اس دوسرے آدمی کو پکارا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

أخرجه البخاري في: ۳٤- كتاب البيوع: ٤٩- باب ما ذكر في الأسواق.

۱۳۸۱- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ. فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: لاَ نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ لِي غُلاَمٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الأَنْصَارُ لاَ نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَحْسَنَتِ الأَنْصَارُ، سَمُّوا بِاسْمِي، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ».

۱۳۸۱- حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوا' تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا۔ انصار کہنے لگے کہ ہم تمہیں ابوالقاسم کہہ کر کبھی نہیں پکاریں گے' اور ہم تمہاری آنکھ کو ٹھنڈی نہیں کریں گے۔ یہ سن کر وہ انصاری آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے تو انصار کہتے ہیں کہ ہم تیری کنیت ابوالقاسم نہیں پکاریں گے۔ اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا' انصار نے ٹھیک کہا ہے۔ میرے نام پر نام رکھو' لیکن میری کنیت مت رکھو' کیونکہ قاسم میں ہوں۔

أخرجه البخاري في: كتاب فرض الخمس: ۷- باب قول الله تعالى - ﴿فإن لله خمسه﴾-.

۱۳۸۲- حديث جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا: لاَ نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلاَ كَرَامَةَ. فَأَخْبَرَ

۱۳۸۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بیٹا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام "قاسم" رکھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم تم کو ابوالقاسم کہہ کر نہیں

النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ : «سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ».

پکاریں گے (کیونکہ ابوالقاسم آنحضرت ﷺ کی کنیت تھی) اور نہ ہم تمہاری عزت کے لئے ایسا کریں گے۔ ان صاحب نے اس کی خبر آنحضرت ﷺ کو دی' تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ١٠٥- باب أحب الأسماء إلى الله عز وجل.

١٣٨٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ : «سَمُّوا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي».

۱۳۸۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٠- باب كنية النبي ﷺ.

(٣) باب استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن وتغيير اسم برة إلى زينب وجويرية ونحوها

(۳) برے نام کو اچھے نام سے بدلنا مستحب ہے اور برہ کو زینب اور جویرہ وغیرہ سے بدلنا

١٣٨٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ ، فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا. فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ.

۱۳۸۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت زینبؓ کا نام "برہ" تھا۔ کہا جانے لگا کہ وہ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہیں! چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان کا نام زینب رکھا۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ١٠٨- باب تحويل الاسم إلى اسم حسن منه.

(٤) باب تحريم التسمي بملك الأملاك وبملك الملوك

(۴) شہنشاہ' نام رکھنا حرام ہے

١٣٨٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَخْنَعُ الأَسْمَاءِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الأَمْلاَكِ».

۱۳۸۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب: ١١٤- باب أبغض الأسماء عند الله.

(٥) باب استحباب تحنيك المولود عند

(۵) بچے کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنا (گھٹی

۱۳۸۴۔ لفظ "برہ" بہت نیکوکار کے معنی میں ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کو پسند نہیں آیا تھا۔ کیونکہ اس میں خودپسندی کی جھلک آتی تھی۔ اس لیے یہ نام بدل دیا گیا۔ (راز)

ولادته وحمله إلى صالح يحنكه وجواز تسميته يوم ولادته واستحباب التسمية بعبد الله وإبراهيم وسائر أسماء الأنبياء عليهم السلام

دینا) اور اس کے لئے اس کو کسی نیک آدمی کے پاس لے جانا اور پیدائش کے دن نام رکھنا بہتر ہے نیز عبداللہ ابراہیم اور دیگر تمام انبیاء کے نام رکھنا مستحب ہے۔

١٣٨٦- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ. قَالَ : كَانَ ابْنٌ لأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي ، فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ ، فَقُبِضَ الصَّبِيُّ. فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ ، قَالَ : مَا فَعَلَ ابْنِي؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ : هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ. فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ ، فَتَعَشَّى ، ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا: فَلَمَّا فَرَغَ ، قَالَتْ : وَارِ الصَّبِيَّ. فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ : «أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟» قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا» فَوَلَدَتْ غُلامًا. قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ : احْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ، وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : «أَمَعَهُ شَيْءٌ؟» قَالُوا : نَعَمْ ، تَمَرَاتٌ. فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ ، فَمَضَغَهَا ، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ ، فَجَعَلَهَا فِي فِيِّ الصَّبِيِّ ، وَحَنَّكَهُ بِهِ ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ.

١٣٨٦- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ اور وہ خود کہیں باہر گئے ہوئے تھے کہ بچے کا انتقال ہو گیا۔ جب وہ (تھکے ماندے) واپس آئے تو پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ان کی بیوی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ سکون کے ساتھ ہے۔ پھر بیوی نے ان کے سامنے رات کا کھانا رکھا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا۔ اس کے بعد انہوں نے ان کے ساتھ ہم بستری کی۔ پھر جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بچے کو دفن کر دو۔ صبح ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تم نے رات ہم بستری بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ۔ ان دونوں کو برکت عطا فرما۔ پھر ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو مجھ سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسے حفاظت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ۔ چنانچہ بچہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے اور حضرت ام سلیمؓ نے بچے کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں۔ آنحضرت ﷺ نے بچے کو لیا اور دریافت فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں' کھجوریں ہیں۔ آپؐ نے (کھجور کو) چبایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر بچے کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچے کی تحنیک کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

أخرجه البخاري في : ٧١- كتاب العقيقة : ١- باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم

يعق، وتحنيكه.

١٣٨٧- حديث أَبِي مُوسى ﷺ، قَالَ: وُلِدَ لِي غُلامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ. وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى.

۱۳۸۷۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو اپنے دندان مبارک سے نرم کر کے اسے چٹایا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی' پھر مجھے دیا۔ یہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٧١- كتاب العقيقة : ١- باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق، وتحنيكه.

١٣٨٨- حديث أَسْمَاءَ رضي الله عنهما، أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ. قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ، فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ. ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ. ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ. فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ؛ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ.

۱۳۸۸۔ حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیرؓ میرے پیٹ میں تھے۔ انہیں دنوں' جب حمل کی مدت بھی پوری ہو چکی تھی' میں مدینہ کے لئے روانہ ہوئی۔ یہاں پہنچ کر میں نے قبا میں پڑاؤ کیا اور یہیں عبداللہ پیدا ہوئے۔ پھر میں انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ کی گود میں رکھ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک کھجور طلب فرمائی اور اسے چبا کر آپؐ نے عبداللہ کے منہ میں اسے رکھ دیا۔ چنانچہ سب سے پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور اکرم ﷺ کا مبارک لعاب تھا اس کے بعد آپؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور اللہ سے ان کے لئے برکت طلب کی۔ عبداللہ سب سے پہلے بچے ہیں جن کی پیدائش ہجرت کے بعد ہوئی۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٤٥- باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة.

١٣٨٩- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ، وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ؛ فَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ

۱۳۸۹۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسیدؓ کی ولادت ہوئی تو انہیں نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے بچے کو اپنی ران پر رکھ لیا۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کسی چیز میں جو سامنے تھی' مصروف ہو گئے۔ (اور بچے کی طرف سے توجہ ہٹ گئی)

...دَيْهِ ، فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ ...خِذِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ ﷺ ، ...قَالَ : «أَيْنَ الصَّبِيُّ؟» فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ : ...قْلَبْنَاهُ ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «مَا اسْمُهُ» ...الَ : فُلاَنٌ. قَالَ : «وَلكِنْ أَسْمِهِ الْمُنْذِرَ» ...سَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ».

ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بچے کے متعلق حکم دیا اور رسول اللہ ﷺ کی ران سے اسے اٹھالیا گیا۔ پھر جب آپ متوجہ ہوئے تو فرمایا' بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ' ہم نے اسے گھر بھیج دیا۔ آپ نے پوچھا۔ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کیا کہ فلاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' بلکہ اس کا نام "منذر" ہے۔ چنانچہ اسی دن رسول اللہ نے ان کا یہی نام منذر رکھا۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ١٠٨- باب تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه.

...١٣٩٠- حديث أَنَسٍ : قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا. وَكَانَ لِي أَخٌ ...يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ ، فَطِيمٌ. وَكَانَ إِذَا جَاءَ ...قَالَ : «يَا أَبَا عُمَيْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟» نُغَرٌ ...كَانَ يَلْعَبُ بِهِ

۱۳۹۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ حسن اخلاق میں سب لوگوں سے بڑھ کر تھے۔ میرا ایک بھائی ابو عمیر تھا۔ میرا خیال ہے کہ بچے کا دودھ چھوٹ چکا تھا۔ آنحضرت ﷺ جب تشریف لاتے تو اس سے مزاحاً" فرماتے۔ اے ابو عمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟ وہ اس بچے کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ١١٢- باب الكنية للصبي قبل أن يولد للرجل.

(٧) باب الاستئذان

(۷) اجازت مانگنے کا بیان

...١٣٩١- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. ...قَالَ : كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ. فَقَالَ : اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلاَثًا ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتُ إِسْتَأْذَنْتُ ثَلاَثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلاَثًا ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ»

۱۳۹۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تشریف لائے جیسے گھبرائے ہوئے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لئے واپس چلا آیا (جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا) تو انہوں نے دریافت کیا کہ (اندر آنے میں) کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ' تمہیں اس

فَقَالَ: وَاللهِ! لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ. أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللهِ! لاَ يَقُومُ مَعَكَ إِلاَّ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ؛ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَلِكَ.

حدیث کی صحت کے لئے کوئی گواہ لانا ہو گا۔ (حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجلس والوں سے پوچھا) کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث سنی ہو؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ (اس کی گواہی دینے کو) جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے سوا اور کوئی نہیں کھڑا ہو گا۔ ابو سعید نے کہا اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر آدمی تھا۔ میں ان کے ساتھ اٹھ کر گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ واقعی نبی کریم ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔

أخرجه البخاري في: ۷۹- كتاب الاستئذان: ۱۳- باب التسليم والاستئذان ثلاثًا.

(۸) باب كراهة المتسأذن (أنا) إِذا قيل (من هذا؟)

(۸) جب کوئی آنے والے سے پوچھے کون ہے تو جواب میں اپنا نام بتائے 'میں ہوں' کہنا مکروہ ہے

۱۳۹۲- حديث جَابِرٍ رضي الله عنه، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي. فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: «مَنْ ذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ: «أَنَا، أَنَا!» كَأَنَّهُ كَرِهَهَا.

۱۳۹۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس قرض کے بارے میں حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا' کون ہے؟ میں نے کہا کہ "میں" آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا "میں۔ میں" جیسے آپ نے اس جواب کو ناپسند فرمایا ہو۔ (کیونکہ بعض وقت صرف آواز سے صاحب خانہ پہچان نہیں سکتا کہ کون ہے اس لئے جواب میں اپنا نام بیان کرنا چاہئے)

أخرجه البخاري في: ۷۹- كتاب الاستئذان: ۱۷- باب إذا قال من ذا فقال أنا.

(۹) باب تحريم النظر في بيت غيره

(۹) پرائے کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

۱۳۹۳- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ. فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ

۱۳۹۳۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے دروازے کے ایک سوراخ سے اندر جھانکنے لگا۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس لوہے کا کنگھا تھا جس سے آپ سر جھاڑ رہے تھے۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم (جھانکتے

اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لَوْ أَعْلَمُ أَنْ تَنْتَظِرَنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ». قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «إِنَّمَا جُعِلَ الإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ».

ہوئے) میرا انتظار کر رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ (گھر کے اندر آنے کی) اجازت لینے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ اسی لئے تو ہے کہ نظر نہ پڑے۔

أخرجه البخاري في : ٨٧- كتاب الديات : ٢٣- باب من اطلع في بيت قوم ففقئوا عينه فلا دية له.

١٣٩٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِمِشْقَصٍ ، أَوْ بِمَشَاقِصَ ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعُنَهُ.

۱۳۹۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے کسی حجرہ میں جھانک کر دیکھنے لگے تو آنحضور ﷺ ان کی طرف تیر کا پھل یا بہت سے پھل لے کر بڑھے گویا میں آنحضور ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ ان صاحب کی طرف آپؐ اس طرح چپکے چپکے تشریف لائے۔ گویا آپ وہ پھل انہیں چبھو دیں گے۔

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ١١- باب الاستئذان من أجل البصر.

١٣٩٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ ، مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ».

۱۳۹۵۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص تیرے گھر میں (کسی سوراخ یا جنگلے وغیرہ سے) تم سے اجازت لئے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨٧- كتاب الديات : ١٥- باب من أخذ حقه أو اقتص دون السلطان.

٣٩- كتاب السلام

۳۹- سلام کے مسائل

(١) باب يسلم الراكب على الماشي والقليل على الكثير

(۱) سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ کو سلام کریں

١٣٩٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ، وَالْمَاشِيُ عَلَى الْقَاعِدِ ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ».

۱۳۹۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے' پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

أخرجه البخاري في: ٧٩-كتاب الاستئذان : ٥- باب تسليم الراكب على الماشي.

(٣) باب من حق المسلم للمسلم رد السلامِ

(۳) مسلمان کا مسلمان پہ حق یہ بھی ہے کہ سلام کا جواب دے

١٣٩٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ : رَدُّ السَّلَامِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ».

۱۳۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ مریض کا مزاج معلوم کرنا۔ جنازے کے ساتھ چلنا۔ دعوت قبول کرنا۔ اور چھینک پر (اس کے الحمدللہ کے جواب میں) یرحمک اللہ کہنا۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٢- باب الأمر باتباع الجنائز.

(٤) باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم

(۴) اہل کتاب کو خود سلام نہ کیا جائے' اگر وہ کریں تو کس طرح جواب دیا جائے

١٣٩٨- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ ، فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ».

۱۳۹۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف "وعلیکم" کہو۔"

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ٢٢- باب كيف يُرَدّ على أهل الذمة السلام.

١٣٩٩- حديث عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ: «إِذا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ : السَّامُ عَلَيْكَ. فَقُلْ : وَعَلَيْكَ».

۱۳۹۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تمہیں یہودی سلام کریں' اور اگر ان میں سے کوئی "السام علیک" کہے تو تم اس کے جواب میں صرف "وعلیک" (اور تمہیں بھی) کہہ دیا کرو۔"

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ٢٢- باب كيف يُرَدّ على أهل الذمة السلام.

١٤٠٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا : السَّامُ عَلَيْكَ. فَفَهِمْتُهَا ، فَقُلْتُ : عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَهْلاً ، يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالوا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «فَقَدْ قُلْتُ : وَعَلَيْكُمْ».

۱۴۰۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہا کہ "السام علیک" (تمہیں موت آئے) میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے جواب دیا "علیکم السام واللعنہ" (تمارے اوپر موت اور اللہ کی لعنت ہو) آنحضرت ﷺ نے فرمایا عائشہ صبر سے کام لے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان کا جواب دے دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تمہیں بھی)

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ٢٢- باب كيف يُرَدّ على أهل الذمة السلام.

(٥) باب استحباب السلام على الصبيان

(۵) بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے

١٤٠١- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَان ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. وَقَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، يَفْعَلُهُ.

۱۴۰۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ١٥- باب التسليم على الصبيان.

(٧) باب إباحة الخروج للنساء لقضاء حاجة الإنسان

(۷) عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا جائز ہے

۱٤۰۲- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ، لِحَاجَتِهَا؛ وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لاَ تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا؛ فَرَآهَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ! أَمَا وَاللهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ. قَالَتْ: فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى، وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ. فَدَخَلَتْ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا. قَالَتْ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ. ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ، مَا وَضَعَهُ. فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ».

۱۴۰۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد قضائے حاجت کیلئے نکلیں۔ وہ بہت بھاری بھرکم تھیں۔ جو انہیں جانتا تھا' اس سے وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں۔ راستے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا اور کہا کہ اے سودہ! ہاں خدا کی قسم آپ ہم سے اپنے آپ کو نہیں چھپا سکتیں' دیکھئے تو آپ کس طرح باہر نکلی ہیں۔ بیان کیا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا الٹے پاؤں وہاں سے واپس آگئیں' رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے حجرہ میں تشریف رکھتے تھے' اور رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ہڈی تھی۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے داخل ہوتے ہی کہا' یا رسول اللہ! میں قضائے حاجت کے لئے نکلی تھی تو عمر نے مجھ سے یہ باتیں کیں۔ بیان کیا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوئی' ہڈی اب بھی آپ کے ہاتھ میں تھی' آپ نے اسے رکھا نہیں تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قضائے حاجت کے لئے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير: ١٣-سورة الأحزاب: ٨- بـاب قوله ﴿لا تدخلوا بيوت النبي﴾.

(٨) باب تحريم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها

(۸) اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ملنا اور اس کے پاس جانا حرام ہے

۱٤۰۳- حديث عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ». فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: «الْحَمْوُ الْمَوْتُ».

۱۴۰۳- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں میں جانے سے بچتے رہو۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ' دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ (وہ اپنی بھاوج کے سامنے جا سکتا ہے یا نہیں؟) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دیور یا (جیٹھ) کا جانا ہی تو ہلاکت ہے۔

أخرجه البخاري في: ٦٧- كتاب النكاح: ١١١- بـاب لا يخلون رجل بامرأة إلا ذو

محرم والدخول على المغيبة.

(۹) باب بيان أنه يستحب لمن رُؤيَ خاليًا بامرأة وكانت زوجة أو محرمًا له أن يقول هذه فلانة ليدفع ظن السوء به

١٤٠٤ – حديث صَفِيَّةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ، تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ، فِي الْمَسْجِدِ، فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ. فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ، عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ، مَرَّ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ. فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ» فَقَالاَ: سُبْحَانَ اللهِ، يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا». أخرجه البخاري في: ٣٣- كتاب الاعتكاف: ٨- باب هل يخرج المعتكف لحوائجه إلى باب المسجد.

(۹) جو کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بیوی یا محرم ہے تا کہ اسکو بدگمانی نہ ہو

۱۴۰۴- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رمضان کے آخری عشرہ میں' جب رسول کریم ﷺ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے' آپ سے ملنے مسجد میں آئیں۔ تھوڑی دیر تک باتیں کیں' پھر واپس ہونے کے لئے کھڑی ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ بھی انہیں پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے قریب والے مسجد کے دروازے پر پہنچیں' تو دو انصاری آدمی ادھر سے گذرے اور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا کسی سوچ کی ضرورت نہیں' یہ تو (میری بیوی) صفیہ بنت حی ہیں۔ ان دونوں صحابیوں نے عرض کیا' سبحان اللہ! یا رسول اللہ۔ ان پر آپ کا یہ جملہ بڑا شاق گذرا۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے۔ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں وہ کوئی بدگمانی نہ ڈال دے۔

(۱۰) باب من أتى مجلسًا فوجد فرجةً

(۱۰) جو کوئی مجلس میں آئے اور صف میں جگہ

۱۴۰۴- امام حاکم نے بیان کیا ہے کہ امام شافعی سفیان بن عیینہ کی مجلس میں بیٹھے تھے انہوں نے امام شافعی سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو امام صاحب فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ اس لیے فرمایا کیونکہ اگر وہ آپؐ پر تہمت کا گمان بھی کر لیتے تو کفر میں داخل ہو جاتے اس لیے آپؐ نے بطور نصیحت انہیں بتا دیا تاکہ شیطان ان کے دلوں میں وسوسہ نہ ڈال سکے مبادا وہ ہلاک ہو جاتے۔ (مرتبؒ)

فجلس فيها ، وإلا وراءهم

پائے تو بیٹھ جائے ورنہ پیچھے بیٹھ جائے

١٤٠٥– حديث أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ ، وَالنَّاسُ مَعَهُ، إِذْ أَقْبَلَ ثَلاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَذَهَبَ وَاحِدٌ. قَالَ : فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ ، فَجَلَسَ فِيهَا. وَأَمَّا الآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ. وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا. فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ ؛ وَأَمَّا الآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ ؛ وَأَمَّا الآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ».

۱۴۰۵۔ حضرت ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اور لوگ آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی وہاں آئے (ان میں سے) دو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہنچ گئے اور ایک واپس چلا گیا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی' تو وہاں بیٹھ گیا' اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اور تیسرا جو تھا وہ لوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ جب (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے (تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا کہ کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو (سنو) ان میں سے ایک نے اللہ سے پناہ چاہی' اللہ نے اسے پناہ دی۔ اور دوسرے کو شرم آئی تو اللہ بھی اس سے شرمایا (کہ اسے بھی بخش دیا) اور تیسرے شخص نے منہ موڑا' تو اللہ نے (بھی) اس سے منہ موڑ لیا۔

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٨- باب من قعد حيث ينتهي به المجلس.

(١١) باب تحريم إقامة الإنسان من موضعه المباح الذي سبق إليه

(۱۱) پہلے بیٹھے ہوئے کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا حرام ہے

١٤٠٦– حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ».

۱۴۰۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے۔

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ٣١- باب لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه.

☆ حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوواقد لیثی تھی۔ نام کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے حارث بن مالک اور بعض نے حارث بن عوف اور بعض نے عوف بن حارث بیان کیا ہے' بنو لیث قبیلہ کے علم بردار ہوا کرتے تھے۔ آغاز دعوت میں مسلمان ہوئے۔ غزوہ تبوک میں بنی لیث قبیلہ کو نکالا پھر مکہ چلے گئے تھے وہاں ایک سال رہے اور اس کے بعد وفات پا گئے۔

(۱۳) باب منع المخنث من الدخول على النساء الأجانب

(۱۳) ہیجڑا اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے

۱۴۰۷ – حديث أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ، وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ ، فَسَمِعَهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أُمَيَّةَ : يَا عَبْدَ اللهِ ! أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا ، فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلاَنَ ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ ، وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ . وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ يَدْخُلَنَّ هؤُلاَءِ عَلَيْكُنَّ».

۱۴۰۷۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ وہ عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا کہ اے عبداللہ! دیکھو اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف کی فتح تمہیں عنایت فرمائی تو غیلان بن سلمہ کی بیٹی (بادیہ) کو لے لینا۔ وہ جب سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار بل اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بل دکھائی دیتے ہیں (یعنی بہت موٹی تازہ عورت ہے) اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ شخص اب تمہارے گھر میں نہ آیا کرے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ – كتاب المغازي : ٥٦ – باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان.

(۱٤) باب جواز إرداف المرأة الأجنبية إذا أعيت في الطريق

(۱۴) اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے

۱٤۰۸ – حديث أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما ، قَالَتْ : تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ ، وَمَا لَهُ فِي الأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلاَ مَمْلُوكٍ وَلاَ شَيْءٍ ، غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ . فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ ، وَأَسْتَقِي الْمَاءَ ، وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ ، وَأَعْجِنُ ، وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ . وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ ، وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ . وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، عَلَى رَأْسِي ، وَهِيَ مِنِّي عَلَى

۱۴۰۸۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت زبیر ؓ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان کے گھوڑے کے سوا روئے زمین پر کوئی مال' کوئی غلام' کوئی چیز نہیں تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا چراتی' پانی پلاتی' ان کا ڈول سیتی اور آٹا گوندھتی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی۔ انصار کی کچھ لڑکیاں میری روٹی پکا جاتی تھیں۔ یہ بڑی سچی اور باوفا عورتیں تھیں۔ زبیر ؓ کی وہ زمین جو رسول اللہ ﷺ نے انہیں دی تھی' اس سے میں اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیاں گھر لایا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے دو میل دور تھی۔ ایک روز میں آ رہی تھی۔ اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہو گئی۔ آپؐ کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی آدمی تھے۔ آپؐ نے مجھے

ثُلثَيْ فَرْسَخٍ. فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي ، فَلَقِيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الأَنْصَارِ. فَدَعَانِي. ثُمَّ قَالَ : «إِخْ إِخْ» لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ. فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ ، وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ. فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَنِّي اسْتَحْيَيْتُ ، فَمَضَى فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ ، فَقُلْتُ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى ، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَأَنَاخَ لأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ ، وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ. فَقَالَ : وَاللهِ! لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ. قَالَتْ : حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُوبَكْرٍ ، بَعْدَ ذَلِكَ ، بِخَادِمٍ يَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ ، فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي.

بلایا' پھر (اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لئے) کہا۔ اخ' اخ' آنحضرت ﷺ چاہتے تھے کہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے سوار کرلیں لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم آئی۔ اور زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ بڑے ہی باغیرت تھے۔ حضور اکرم ﷺ بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کررہی ہوں۔ اس لئے آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے واقعہ کا ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوگئی تھی' میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ بھی تھے۔ آپؐ نے اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لئے بٹھایا۔ لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تمہاری غیرت کا بھی خیال آیا۔ اس پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھ کو تو اس سے بڑا رنج ہوا کہ تو گٹھلیاں لانے کے لئے نکلے۔ اگر تو آنحضرت ﷺ کے ساتھ سوار ہو جاتی تو اتنی غیرت کی بات نہ تھی (کیونکہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا آپ کی سالی اور بھاوج دونوں ہوتی تھیں) اس کے بعد میرے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام میرے پاس بھیج دیا وہ گھوڑے کا سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہوگئی گویا والد ماجد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (غلام بھیج کر) مجھ کو آزاد کردیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ١٠٨- باب الغيرة.

(١٥) باب مناجاة الاثنين دون الثالث بغير رضاهُ

(۱۵) تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کی رضامندی کے بغیر سرگوشی نہ کریں

١٤٠٩- حديث عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ، «إِذَا كَانُوا ثَلاَثَةٌ فَلاَ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ».

۱۴۰۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر' دو آپس میں کانا پھوسی نہ کریں۔

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ٤٥- باب لا يتناجى اثنان دون الثالث.

١٤١٠- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ.
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلاَثَةً، فَلاَ يَتَنَاجى رَجُلاَنِ دُونَ الآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ».

۱۴۱۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر تم آپس میں کانا پھوسی نہ کیا کرو۔ اس لئے کہ لوگوں کو رنج ہو گا۔ البتہ اگر دوسرے آدمی بھی ہوں تو مضائقہ نہیں۔

أخرجه البخاري في: ٧٩- كتاب الاستئذان: ٤٧- باب إذا كانوا أكثر من ثلاثة فلا بأس بالمسارة والمناجاة.

(١٦) باب الطب والمرض والرقى

(۱۶) علاج اور بیماری اور منتر کا بیان

١٤١١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ».

۱۴۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نظر بد لگنا حق ہے۔

أخرجه البخاري في: ٧٦- كتاب الطب: ٦٣- باب العين حق.

(١٧) باب السحر

(۱۷) جادو کا بیان

١٤١٢- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُحِرَ، حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلاَ يَأْتِيهِنَّ. قَالَ سُفْيَانُ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) وَهذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا. فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَعَلِمْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلاَنِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلآخَرِ: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ، رَجُلٌ مِنْ زُرَيْقٍ، حَلِيفٌ لِيَهُودَ، كَانَ مُنَافِقًا. قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ:

۱۴۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا آپ پر یہ اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے کی نہیں ہوتی تھی۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ (سند کے ایک راوی) نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا یہ اثر ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے کب کا دے دیا ہے۔ میرے پاس دو فرشتے آئے ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے دوسرے سے کہا۔ ان صاحب ﷺ کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔ یہ یہودیوں کے حلیف بنی زریق کا ایک شخص تھا اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس سے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ

فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ. قَالَ : وَأَيْنَ؟ قَالَ : فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ ، فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ» قَالَتْ : فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ. فَقَالَ : «هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ ، وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ» قَالَ: «فَاسْتُخْرِجَ» قَالَتْ: فَقُلْتُ أَفَلاَ ، أَيْ ، تَنَشَّرْتَ؟ فَقَالَ : «أَمَا وَاللهِ! فَقَدْ شَفَانِي ، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا».

کنگھے اور بال میں۔ پوچھا جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے میں جو زروان کے کنویں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے دفن ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جادو اندر سے نکالا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا رنگین تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطانوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کنویں میں سے نکالا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا آپ نے اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا؟ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی' اب میں لوگوں میں ایک شور ہونا پسند نہیں کرتا۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٤٩- باب هل يستخرج السحر.

(١٨) باب السم

(۱۸) زہر کا بیان

١٤١٣- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ، فَجِيءَ بِهَا ، فَقِيلَ : أَلاَ تَقْتُلُهَا؟ قَالَ : «لاَ» قَالَ : فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۱۴۱۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں زہر ملا ہوا بکری کا گوشت لائی' آپؐ نے اس میں سے کچھ کھایا (لیکن فوراً ہی فرمایا کہ اس میں زہر پڑا ہوا ہے) پھر جب اس (عورت) کو لایا گیا (اور اس نے زہر ڈالنے کا اقرار بھی کر لیا) تو کہا گیا کہ کیوں نہ اسے قتل کر دیا جائے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ نہیں (حضرت انس کہتے ہیں) اس زہر کا اثر میں نے ہمیشہ نبی کریم ﷺ کے تالو میں محسوس کیا۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ٢٨- باب قبول الهدية من المشركين.

(١٩) باب استحباب رقية المريض

(۱۹) بیمار پر دم کرنا مستحب ہے

١٤١٤- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا،

۱۴۱۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کوئی

۱۴۱۳۔ اثر سے مراد اس زہر کا رنگ ہے یا اور کوئی تغیر جو آپ کے تالوئے مبارک میں ہوا ہو گا۔ (راز)

أو أُتِيَ بِهِ قَالَ : «أَذْهِبِ الْبَاسَ ، رَبَّ النَّاسِ ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي ، لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا».

مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دعا فرماتے "اے لوگوں کے پروردگار! بیماری دور کر دے۔ اے انسانوں کے پالنے والے شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا دے جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔"

أخرجه البخاري في : ٧٥- كتاب المرضى : ٢٠- باب دعاء العائد للمريض.

(٢٠) باب رقية المريض بالمعوّذات والنفث

(۲۰) بیمار پر معوذات پڑھ کر پھونکنا

١٤١٥- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ ، إِذَا اشْتَكَى ، يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعَوِّذَاتِ ، وَيَنْفُثُ. فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ ، وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ ، رَجَاءَ بَرَكَتِهَا.

۱۴۱۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار پڑتے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے پھر جب (مرض الموت میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر برکت کی امید میں آپ کے ہاتھوں کو آپ کے جسد مبارک پر پھیرتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٦- كتاب فضائل القرآن : ١٤- باب المعوذات.

(٢١) باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة

(۲۱) نظر اور غلہ اور زہر کے لیے دم کرنا مستحب ہے

١٤١٦- حديث عَائِشَةَ. عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ. فَقَالَتْ : رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ.

۱۴۱۶۔ اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹنے میں دم کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں دم کرنے کی نبی کریم ﷺ نے اجازت دی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٣٧- باب رقية الحية والعقرب.

١٤١٧- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها،

۱۴۱۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم

۱۴۱۵۔ معوذات سے آخری تین سورتیں سورہ اخلاص، فلق اور ناس مراد ہیں۔ دم پڑھنے کے لیے ان سورتوں کی تاثیر فی الواقع اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ تعجب ہے ان نام نہاد احمق عاملوں پر جو بناوٹی اور مہمل لفظوں میں جھوٹ منتر کرتے اور قرآن کی اکسیر سورتوں سے منہ موڑتے ہیں۔ (راز)

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ : «بِسْمِ اللهِ ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا ، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا ، يُشْفَى سَقِيمُنَا ، بِإِذْنِ رَبِّنَا».

ﷺ مریض کے لیے (کلمے کی انگلی زمین پر لگا کر) یہ دعا پڑھتے تھے۔ ”اللہ کے نام کی مدد سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ تاکہ ہمارا مریض شفا پا جائے ہمارے رب کے حکم سے“

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٣٨- باب رقية النبي ﷺ.

١٤١٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ، أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ.

۱۴۱۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا یا (آپ نے اس طرح بیان کیا کہ) آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ نظر بد لگ جانے پر معوذتین سے دم کر لیا کرو۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٣٥- باب رقية العين.

١٤١٩- حديث أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً ، فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ. فَقَالَ : «اسْتَرْقُوا لَهَا ، فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ».

۱۴۱۹۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر (نظر بد لگنے کی وجہ سے) کالے دھبے پڑ گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس پر دم کرا دو کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٣٥- باب رقية العين.

(٢٣) باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن والأذكار

(۲۳) قرآن یا دعا سے دم کر کے اس پر اجرت لینا

١٤٢٠- حديث أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه ، قَالَ : انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا ، حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ. فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ ، لاَ يَنْفَعُهُ

۱۴۲۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے کچھ صحابہ سفر میں تھے۔ دوران سفر وہ عرب کے ایک قبیلہ پر اترے۔ صحابہ نے چاہا کہ قبیلہ والے انہیں اپنا مہمان بنا لیں۔ لیکن انہوں نے مہمانی نہیں کی، بلکہ صاف انکار کر دیا۔ اتفاق سے اسی قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا، قبیلہ والوں نے ہر طرح کی کوشش کر ڈالی، لیکن ان کا سردار اچھا نہ ہوا۔ ان کے کسی آدمی نے کہا کہ چلو ان لوگوں سے بھی پوچھیں جو یہاں آ کر اترے ہیں۔ ممکن ہے کوئی دم جھاڑے

شَيْءٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ! فَأَتَوْهُمْ. فَقَالُوا : يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ! إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ ، وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ ، لاَ يَنْفَعُهُ. فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : نَعَمْ وَاللهِ! إِنِّي لأَرْقِي ، وَلَكِنْ وَاللهِ! لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا ، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلاً. فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ. فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ. وَيَقْرَأُ – ﴿الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾- فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ. فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ. قَالَ : فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اقْسِمُوا. فَقَالَ الَّذِي رَقَى. لاَ تَفْعَلُوا ، حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ ، فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا. فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَذَكَرُوا لَهُ. فَقَالَ : «وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ!» ثُمَّ قَالَ : «قَدْ أَصَبْتُمْ ، اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا» فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

کی چیز ان کے پاس ہو۔ چنانچہ قبیلہ والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ 'بھائیو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ اس کے لئے ہم نے ہر قسم کی کوشش کر ڈالی لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز دم کرنے کی ہے؟ ایک صحابی نے کہا کہ قسم اللہ کی میں اسے جھاڑ دوں گا۔ لیکن ہم نے تم کو میزبانی کے لئے کہا تھا اور تم نے اس سے انکار کر دیا۔ اس لئے میں بھی اجرت کے بغیر نہیں جھاڑ سکتا۔ آخر بکریوں کے ایک گلے پر ان کا معاملہ طے ہوا۔ وہ صحابی وہاں گئے۔ اور الحمد للہ رب العالمین پڑھ پڑھ کر دم کیا۔ ایسا معلوم ہوا جیسے کسی کی رسی کھول دی گئی ہو۔ وہ سردار اٹھ کر چلنے لگا' تکلیف و درد کا نام و نشان بھی باقی نہیں تھا۔ بیان کیا کہ پھر انہوں نے طے شدہ اجرت صحابہ کو ادا کر دی۔ کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کر لو۔ لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا وہ بولے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پہلے ہم آپ سے اس کا ذکر کر لیں۔ اس کے بعد دیکھیں گے کہ آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ سب حضرات رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ بھی ایک رقیہ ہے؟ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ اسے تقسیم کر لو اور ایک میرا حصہ بھی لگاؤ۔ یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔

أخرجه البخاري في : ٣٧- كتاب الإجارة : ١٦- باب ما يعطى في الرقية على أحياء العرب بفاتحة الكتاب.

(٢٦) باب لكل داء دواءٌ واستحباب التداوي

(۲۶) ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے

١٤٢١ – حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ ، أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ، خَيْرٌ ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ».

۱۴۲۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تمہاری دواؤں میں کسی میں بھلائی ہے تو پچھنا لگوانے یا شہد پینے اور آگ سے داغنے میں ہے' اگر وہ مرض کے مطابق ہو اور میں آگ سے داغنے کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٤- باب الدواء بالعسل.

١٤٢٢ – حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : إِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ.

۱۴۲۲۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا اور پچھنا لگانے والے کو اجرت بھی دی۔ (اگر پچھنا لگوانا ناجائز ہوتا تو آپ نہ پچھنا لگواتے نہ اجرت دیتے)

أخرجه البخاري في : ٣٧- كتاب الإجارة : ١٨- باب خراج الحجام.

١٤٢٣ – حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، يَحْتَجِمُ ، وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ.

۱۴۲۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا' اور آپؐ کسی کی مزدوری کے معاملے میں کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٣٧- كتاب الإجارة : ١٨- باب خراج الحجام.

١٤٢٤ – حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ».

۱۴۲۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بخار جہنم کی بھاپ کے اثر سے ہوتا ہے۔ اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ١٠- باب صفة النار وأنها مخلوقة.

١٤٢٥ – حديث أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

۱۴۲۵۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے

رضي الله عنهما ، كَانَتْ ، إذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا ، أَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا. قَالَتْ : وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ.

ہاں جب کوئی بخار میں مبتلا عورت لائی جاتی تھی تو اس کے لئے دعا کرتیں اور اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٢٧- باب الحمى من فيح جهنم.

١٤٢٦ – حديث رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «الْحُمَّى مِنْ فَوْحِ جَهَنَّمَ ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ».

۱۴۲۶۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے۔ پس اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٢٨- باب الحمى من فيح جهنم.

(٢٧) باب كراهة التداوي باللدود

(۲۷) مریض کے منہ میں زبردستی دوا ڈالنا مکروہ ہے

١٤٢٧ – حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ ، فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لاَ تَلُدُّونِي. فَقُلْنَا : كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ. فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : «أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي؟» قُلْنَا : كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ. فَقَالَ : «لاَ يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلاَّ لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ ، إِلاَّ الْعَبَّاسَ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ».

۱۴۲۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے مرض میں ہم آپ کے منہ میں دوا دینے لگے تو آپ نے اشارے سے دوا دینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوا پینے سے (بعض اوقات) جو ناگواری ہوتی ہے یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے (اس لئے ہم نے اصرار کیا) تو آپ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے آدمی ہیں سب کے منہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے۔ صرف عباس رضی اللہ عنہ اس سے الگ ہیں کہ وہ تمہارے ساتھ اس کام میں شریک نہیں تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٨٣- باب مرض النبي ﷺ ووفاته.

(٢٨) باب التداوي بالعود الهندي وهو الكست

(۲۸) عود ہندی (کست) کے ساتھ علاج کرنے کا بیان

١٤٢٨ – حديث أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ ، أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ ، لَمْ يَأْكُلِ

۱۴۲۸۔ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنا چھوٹا بچہ

الطَّعَامَ، إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

لے کر آئی جو کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی شیر خوار تھا) رسول کریم ﷺ نے اسے گود میں بٹھالیا۔ اس بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپؐ نے پانی منگا کر کپڑے پر چھڑک دیا اور اسے نہیں دھویا۔

أخرجه البخاري في : ٤- كتاب الوضوء : ٥٩- باب بول الصبيان.

١٤٢٩ - حديث أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ ، يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ».

۱۴۲۹۔ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تم لوگ اس عود ہندی (قسط) کا استعمال کیا کرو' کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ حلق کے درد میں ناک میں ڈالا جاتا ہے' پسلی کے درد میں چبائی جاتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ١٠- باب السعوط بالقسط الهندي البحري وهو الكست.

(٢٩) باب التداوي بالحبة السوداء

(۲۹) کالے دانے کے ساتھ علاج کا بیان

١٤٣٠ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ ، إِلاَّ السَّامَ».

۱۴۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سیاہ دانوں (کلونجی) میں ہر بیماری سے شفا ہے سوائے موت کے۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٧- باب الحبة السوداء.

(٣٠) باب التلبينة مُجِمَّة لفؤاد المريض

(۳۰) تلبینہ دل کے مریض کے لیے فائدہ مند ہے

١٤٣١ - حديث عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهَا كَانَتْ ، إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا ، فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلاَّ أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا ، أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ. فَطُبِخَتْ. ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ

۱۴۳۱۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' (کا یہ معمول تھا کہ) جب کسی گھر میں کسی کی وفات ہو جاتی اور اس وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں اور پھر وہ چلی جاتیں' صرف گھر والے اور خاص خاص عورتیں رہ جاتیں تو آپ ہانڈی میں تلبینہ پکانے کا حکم دیتیں۔ وہ پکایا جاتا پھر ثرید بن جاتا اور تلبینہ اس پر ڈالا جاتا۔ پھر ام المومنین حضرت عائشہ

التَّلْبِينَةَ عَلَيْهَا. ثُمَّ قَالَتْ : كُلْنَ مِنْهَا ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «التَّلْبِينَةُ مَجَمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ».

رضی اللہ عنہا فرماتیں کہ اسے کھاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب الأطعمة : ٢٤- باب التلبينة.

(٣١) باب التداوي بسقي العسل

(۳۱) شہد سے علاج

١٤٣٢- حديث أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ : أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ فَقَالَ : «إِسْقِهِ عَسَلاً». ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ : «إِسْقِهِ عَسَلاً». ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ : «إِسْقِهِ عَسَلاً». ثُمَّ أَتَاهُ ، فَقَالَ : فَعَلْتُ. فَقَالَ : «صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ ، اسْقِهِ عَسَلاً». فَسَقَاهُ ، فَبَرَأَ.

۱۴۳۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے شہد پلا۔ پھر دوسری مرتبہ وہی صحابی حاضر ہوئے۔ آپؐ نے اسے اس مرتبہ بھی شہد پلانے کے لئے کہا وہ پھر تیسری مرتبہ آیا اور عرض کیا (حکم کے مطابق) میں نے عمل کیا (لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسے پھر شہد پلا۔ چنانچہ انہوں نے شہد پھر پلایا اور اسی سے وہ تندرست ہو گیا۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٤- باب الدواء بالعسل.

(٣٢) باب الطاعون والطيرة والكهانة وغيرها

(۳۲) طاعون' بری فال اور کہانت کا بیان

١٤٣٣- حديث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «الطَّاعُونُ رِجْسٌ ، أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ. وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ

۱۴۳۳۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' طاعون ایک عذاب ہے جو پہلے بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا آپ نے یہ فرمایا کہ ایک گذشتہ امت پر بھیجا گیا تھا۔ اس لئے جب کسی جگہ کے متعلق تم سنو (کہ وہاں طاعون ہے) تو وہاں نہ جاؤ۔ لیکن اگر کسی ایسی جگہ یہ وبا پھیل جائے جہاں تم پہلے سے موجود ہو

۱۴۳۳۔ معلوم ہوا کہ تجارت' جہاد یا دوسری اغراض (سوائے فرار کے) کے لیے طاعون زدہ مقامات سے نکلنا جائز ہے۔ حضرت عمر شام کو جا رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ وہاں طاعون ہے' واپس لوٹ آئے۔ لوگوں نے کہا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ (راز)

وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ. (وَفِي رِوَايَةٍ) لاَ يُخْرِجُكُم إِلاَّ فِرَارًا مِنْهُ».

تو وہاں سے مت نکلو۔ (اور ایک روایت میں ہے) بھاگنے کے سوا اور کوئی غرض نہ ہو تو مت نکلو۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٥٤- باب حدثنا أبو اليمان.

١٤٣٤- حديث عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوفٍ.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ ، لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الأَجْنَادِ ، أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّأْمِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَقَالَ عُمَرُ : ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ. فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ ، فَاخْتَلَفُوا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَدْ خَرَجْتَ لأَمْرٍ ، وَلاَ نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلاَ نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هذَا الْوَبَاءِ. فَقَالَ : ارْتَفِعُوا عَنِّي. ثُمَّ قَالَ : ادْعُوا لِي الأَنْصَارَ. فَدَعَوْتُهُمْ ، فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلاَفِهِمْ. فَقَالَ:

۱۴۳۴۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے جا رہے تھے جب آپ مقام سرغ پر پہنچے تو آپ کی ملاقات فوجوں کے امراء حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں سے ہوئی۔ ان لوگوں نے امیر المومنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں پھوٹ پڑی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلا لاؤ۔ آپ انہیں بلا لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہو گئیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کی باقی ماندہ جماعت آپ کے ساتھ ہے اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انہیں اس وبا میں ڈال دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اچھا اب آپ لوگ تشریف لے جائیں پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ۔ میں انصار کو بلا کر لایا' آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا اور انہوں نے بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کیا۔ کوئی کہنے لگا چلو کوئی کہنے لگا لوٹ جاؤ۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بڑے بوڑھے ہیں جو فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے تھے انہیں بلا لاؤ۔ میں انہیں بلا کر لایا۔ ان لوگوں میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بنو زہرہ خاندان سے تعلق تھا کنیت ابو محمد تھی ان آٹھ صحابہ میں سے ہیں جو اسلام کے قبول کرنے میں سبقت رکھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کے لیے جنت کی خوشخبری دی غزوہ بدر اور بیعت رضوان میں بھی شامل تھے۔ ایک دفعہ صبح کی نماز نبی اکرم ﷺ نے ان کی اقتدا میں ادا کی۔ بڑے سخی اور صدقہ کرنے والے تھے۔ لمبے قد کے خوبصورت چہرے' نرم جلد والے' سرخی مائل سفید رنگ کے تھے۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ ۳۱ ہجری کو یا بقول بعض ۳۲ ہجری کو وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

ارْتَفِعُوا عَنِّي. ثُمَّ قَالَ : ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ. فَدَعَوْتُهُم ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ. فَقَالُوا : نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلاَ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هذَا الْوَبَاءِ. فَنَادَى عُمَرُ ، فِي النَّاسِ : إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ : أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ : لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ! نَعَمْ ، نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ إِلَى قَدَرِ اللهِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ ، إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالأُخْرَى جَدْبَةٌ ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ ، وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ؟ قَالَ : فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ ، فَقَالَ : إِنِّي عِنْدِي فِي هذَا عِلْمًا. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ». قَالَ : فَحَمِدَ اللهَ عُمَرُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس لوٹ چلیں اور وبائی ملک میں لوگوں کو لے جا کر نہ ڈالیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہو کر واپس مدینہ لوٹ جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو۔ صبح کو ایسا ہی ہوا تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کر رہے ہیں لیکن اللہ ہی کی تقدیر کی طرف۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم انہیں لے کر کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہو گا اور خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہو گا۔ بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آ گئے۔ وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میرے پاس مسئلہ سے متعلق ایک "علم" ہے میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تم کسی سرزمین میں (وبا کے متعلق) سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب ایسی جگہ وبا آ جائے جہاں تم خود موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔ راوی نے بیان کیا کہ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر واپس ہو گئے۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٣٠- باب ما يذكر في الطاعون.

(٣٣) باب لا عدوى ولا طيرة

(۳۳) بیماری لگ جانا' اور بدشگونی' ہامہ اور

ولا هامة ولا صفر ولا نوء ولا غول ولا يورد ممرض على مصح

صفراء و نواء اور غولی یہ سب لغو ہیں اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں

١٤٣٥ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لاَ عَدْوَى وَلاَ صَفَرَ وَلاَ هَامَةَ» فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ : يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ ، فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ : «فَمَنْ أَعْدَى الأَوَّلَ؟».

۱۴۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امراض میں چھوت چھات، صفر اور الو کی نحوست کی کوئی اصل نہیں۔ اس پر ایک اعرابی بولا کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا کہ وہ جب تک ریگستان میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور خوب چکنے) رہتے ہیں پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آ جاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے تو آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا لیکن یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٢٥- باب لا صفر وهو داء يأخذ البطن.

١٤٣٦ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ».

۱۴۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں نہ لے جائے۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٥٣- باب لا هامة.

(٣٤) باب الطيرة والفأل وما يكون فيه الشؤم

(۳۴) بد فال اور نیک فال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے

١٤٣٧ – حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ» قَالُوا : وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ : «كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ».

۱۴۳۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ہے اور بدشگونی نہیں ہے۔ البتہ نیک فال مجھے پسند ہے۔ صحابہ نے عرض کیا نیک فال کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اچھی بات (منہ سے نکالنا یا کسی سے سن لینا)

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٥٤- باب لا عدوى.

١٤٣٨ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «لاَ طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ» قَالُوا : وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ :

۱۴۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا نیک فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کوئی اچھی بات جو تم

«الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ».

میں سے کوئی سنتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٤٣- باب الطيرة.

١٤٣٩- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ ، وَالشُّؤْمُ فِي ثَلاَثٍ : فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ».

۱۴۳۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امراض میں چھوت چھات کی اور بدشگونی کی کوئی اصل نہیں اور اگر نحوست ہوتی تو صرف تین چیزوں میں ہو سکتی ہے عورت میں' گھر میں اور گھوڑے میں۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٤٣- باب الطيرة.

١٤٤٠- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ».

۱۴۴۰۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست اگر ہوتی تو وہ گھوڑے' عورت اور مکان میں ہوتی۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٤٧- باب ما يذكر من شؤم الفرس.

(٣٧) باب قتل الحيات وغيرها

(۳۷) سانپوں وغیرہ کے مارنے کا بیان

١٤٤١- حديث ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي لُبَابَةَ رضي الله عنهم. قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما : إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، يَقُولُ : «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالأَبْتَرَ ، فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ

۱۴۴۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ سانپوں کو مار ڈالا کرو (خصوصاً) ان کو جن کے سروں پر دو نقطے ہوتے ہیں' اور دم بریدہ سانپ کو بھی' کیونکہ یہ دونوں ایک آنکھ کی روشنی تک ختم کر دیتے ہیں اور حمل تک گرا دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی

۱۴۳۸۔ سنن ابی داؤد میں عروہ بن عامر کی حدیث میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس (پرندے وغیرہ اڑا کر) نحوست پکڑنے کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی بہتر صورت نیک فال ہے اور یہ بدشگونی یا فال مسلمان کو کام کرنے سے نہ پھیرے جب تم میں سے کوئی ایسی ناپسند بات دیکھے تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ اللھم لایاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولاحول ولا قوۃ الا باللہ "اے اللہ نیکیوں کو لانے والا بھی تو ہے اور برائیوں کو دور کرنے والا بھی تو اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ برائی سے اجتناب ممکن ہے اور نہ نیکی کرنے کی طاقت۔"

☆ حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر انصاری رضی اللہ عنہ کی کنیت ابولبابہ تھی۔ بیعت عقبہ اور بدر وغیرہ غزوات میں شریک ہوئے۔ ایک رائے کے مطابق بدر میں شامل نہ ہو سکے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں مدینہ میں ٹھہرنے کو کہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔

الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ».

قَالَ عَبْدُ اللهِ : فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا ، فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ : لاَ تَقْتُلْهَا. فَقُلْتُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. قَالَ : إِنَّهُ نَهى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ ، وَهِيَ الْعَوَامِرُ.

وَفِي رِوَايَةٍ (فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ).

اللہ عنہما نے کہا' کہ ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو مارنے کی کوشش کر رہا تھا کہ مجھ سے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا کہ اسے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ بعد میں پھر رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو جو جن ہوتے ہیں دفعتہ" مار ڈالنے سے منع فرمایا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ مجھ کو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا یا میرے چچا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ١٤- باب قول الله تعالى ﴿ وبث فيها من كل دابة ﴾.

١٤٤٢ - حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فِي غَارٍ ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ - وَالْمُرْسَلاَتِ - فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ. وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا ، إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «عَلَيْكُمُ اقْتُلُوهَا» قَالَ : فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا. قَالَ : فَقَالَ : «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا».

۱۴۴۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ پر سورہ "والمرسلات" نازل ہوئی تھی' اور ہم اس کو آپ کے منہ سے سیکھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک سانپ نکل آیا۔ ہم لوگ اس کے مارنے کو بڑھے۔ لیکن وہ بچ نکلا اور اپنے سوراخ میں گھس گیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا اور تم اس کے شر سے بچ گئے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٧٧- سورة والمرسلات : ١- باب حدثني محمود.

(٣٨) باب استحباب قتل الوزغ

(۳۸) گرگٹ کا مارنا مستحب ہے

١٤٤٣ - حديث أُمِّ شَرِيكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ

۱۴۴۳۔ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی

☆ حضرت غزیہ بنت جابر بن حکیم رضی اللہ عنہا' کی کنیت ام شریک العامریہ الانصاریہ تھی۔ نبی اکرم ﷺ کو اپنا آپ ہبہ کیا تھا لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا تھا۔ پھر نکاح نہیں کیا حتیٰ کہ فوت ہو گئیں۔ مکہ میں ہی اسلام قبول کیا تھا۔ خفیہ طور پر قریش کی عورتوں کو اسلام کی دعوت دیتی رہیں۔ حتیٰ کہ ان کا یہ راز ظاہر ہو گیا اور مکہ والوں نے پکڑ کر کہا کہ اگر تیری قوم نہ ہوتی تو ہم تیرے ساتھ یہ یہ کرتے لیکن اب تجھے تیری قوم کے حوالے کرتے ہیں۔ تمام کتب صحاح ستہ میں ان کی روایات موجود ہیں۔

ﷺ أمرها بقتل الأوزاغ.

کریم ﷺ نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ١٥- باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال.

١٤٤٤ – حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ لِلْوَزَغِ «فُوَيْسِقٌ» وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

۱۴۴۴۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو موذی کہا تھا لیکن میں نے آپ سے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اسے مارنے کا بھی حکم دیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ٧- باب ما يقتل المحرم من الدواب.

(٣٩) باب النهي عن قتل النمل

(۳۹) چیونٹی کے مارنے کی ممانعت

١٤٤٥ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ - أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الأُمَمِ تُسَبِّحُ؟-».

۱۴۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرمارہے تھے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا تھا تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کے سارے گھر جلا دیئے گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اگر تمہیں چیونٹی نے کاٹ لیا تھا تو تم نے ایک ایسی خلقت کو جلا کر خاک کر دیا جو اللہ کی تسبیح بیان کرتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٥٣- باب حدثنا يحيى.

(٤٠) باب تحريم قتل الهرة

(۴۰) بلی کے مارنے کی ممانعت

١٤٤٦ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ ، لاَ هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلاَ سَقَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا ، وَلاَ هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ».

۱۴۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (بنی اسرائیل کی) ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے قید کر رکھا تھا۔ جس سے وہ بلی مرگئی تھی اور اس کی سزا میں وہ عورت دوزخ میں گئی۔ جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو نہ اس نے اسے کھانے کے لئے کوئی چیز دی' نہ پینے کے لئے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٥٤- باب حدثنا أبو اليمان.

(٤١) باب فضل ساقي

(۴۱) جانوروں کو کھلانے پلانے کی فضیلت

البهائم المحترمة وإطعامها

١٤٤٧ – حديث أَبِـي هُرَيْـرَةَ رضـي الله عنـه ، أَنَّ رَسُـولَ اللهِ ﷺ ، قَـالَ : «بَيْنَـا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْـهِ الْعَطَـشُ ، فَنَـزَلَ بِئْرًا ، فَشَرِبَ مِنْهَا ، ثُمَّ خَرَجَ ؛ فَـإِذَا هُـوَ بِكَلْبٍ يَلْهَـثُ يَـأْكُلُ الثَّرَى مِـنَ الْعَطَـشِ. فَقَالَ : لَقَدْ بَلَغَ هذَا مِثْـلُ الَّـذِي بَلَـغَ بِـي. فَمَلأَ خُفَّهُ ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيـهِ ، ثُـمَّ رَقِـيَ ، فَسَقَى الْكَلْبَ. فَشَـكَرَ اللهُ لَـهُ فَغَفَـرَ لَـهُ» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! وَإِنَّ لَنَا فِـي الْبَهَـائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ : «فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ».

۱۴۴۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے (اپنے دل میں) کہا یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی۔ (چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور) اپنے چمڑے کے موزے کو (پانی سے) بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا، اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرمائی۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا، ہر جاندار میں ثواب ہے۔

أخرجه البخاري في : ٤٢- كتاب المساقاة : ٩- باب فضل سقي الماء.

١٤٤٨ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَـالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ ، إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَـا بَنِـي إِسْرَائِيلَ ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا ، فَسَـقَتْهُ ، فَغُفِـرَ لَهَا بِهِ».

۱۴۴۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک کتا ایک کنویں کے چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا جیسے پیاس کی شدت سے اس کی جان نکلنے والی ہو کہ بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے اسے دیکھ لیا۔ اس عورت نے اپنا موزہ اتار کر کتے کو پانی پلایا اور اس کی مغفرت اسی وجہ سے ہو گئی۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٥٤- باب حدثنا أبو اليمان.

٤٠- كتاب الألفاظ من الأدب وغيرها

۴۰- الفاظ ادب وغیرہ کا بیان

(١) باب النهي عن سب الدهر

(۱) زمانے کو برا کہنے کی ممانعت

١٤٤٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ ، يَسُبُّ الدَّهْرَ ، وَأَنَا الدَّهْرُ ، بِيَدِي الأَمْرُ ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ». أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٤٥- سورة الجاثية : ١- باب وما يهلكنا إلا الدهر.

۱۴۴۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ میں ہی رات اور دن کو اولٹا بدلتا رہتا ہوں۔"

(٢) باب كراهة تسمية العنب كرمًا.

(۲) انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

١٤٥٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ! إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ».أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ١٠٢- باب قول النبي ﷺ إنما الكرم قلب المؤمن.

۱۴۵۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' لوگ (انگور کو) "کرم" کہتے ہیں' کرم تو مومن کا دل ہے۔

(٣) باب حكم إطلاق لفظة العبد والأمة والمولى والسيد

(۳) عبد' امتہ' مولیٰ اور سید' ان لفظوں کے بولنے کا بیان

١٤٥١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : «لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ ، وَضِّىء رَبَّكَ ، أَسْقِ رَبَّكَ. وَلْيَقُلْ سَيِّدِي ، مَوْلاَيَ. وَلاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي ، أَمَتِي. وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي

۱۴۵۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص (کسی غلام یا کسی بھی شخص سے) یہ نہ کہے "اپنے رب (مراد آقا) کو کھانا کھلا' اپنے رب کو وضو کرا' اپنے رب کو پانی پلا"۔ بلکہ صرف میرے سردار' میرے آقا کے الفاظ کہنے چاہئیں۔ اسی طرح کوئی شخص یہ نہ کہے۔ "میرا بندہ' میری بندی' بلکہ یوں کہنا چاہئے' میرا لڑکا (ملازم)' میری لڑکی (ملازمہ)' میرا غلام۔

وَغُلاَمِي». أخرجه البخاري في : ٤٩- كتاب العتق: ١٧-باب كراهية التطاول على الرقيق.

(٤) باب كراهة قول الإنسان خبثت نفسي

(۴) یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا مکروہ ہے

١٤٥٢- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي». أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ١٠٠- باب لا يقل خبثت نفسي.

۱۴۵۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم میں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس پلید ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ کہے کہ میرا دل خراب یا پریشان ہو گیا۔

١٤٥٣- حديث سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي».

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ١٠٠- باب لا يقل خبثت نفسي.

۱۴۵۳- حضرت سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی ہرگز یوں نہ کہے کہ میرا نفس پلید ہو گیا لیکن یوں کہہ سکتا ہے کہ میرا دل خراب یا پریشان ہو گیا۔

٤١- كتاب الشعر

۴۱- کتاب الشعر

١٤٥٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللهَ بَاطِلُ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ».

۱۴۵۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' شعراء کے کلام میں سے سچا کلمہ لبید کا مصرعہ ہے جو یہ ہے کہ! اللہ کے سوا جو کچھ ہے سب معدوم فنا ہونے والا ہے۔ امیہ بن ابی الصلت شاعر تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٩٠- باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه.

١٤٥٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، : «لأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا».

۱۴۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھر لے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر جائے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٩٢- باب ما يكره أن يكون الغالب على الإنسان الشعر حتى يصده عن ذكر الله والعلم والقرآن.

۱۴۵۵- پیٹ بھر جانے سے یہی مطلب ہے کہ سوائے شعروں کے اس کو اور کچھ یاد نہ ہو۔ نہ قرآن یاد کرے نہ حدیث کا مطالعہ کرے۔ رات دن شعر گوئی کی دھن میں مست رہے۔ جیسا کہ اکثر شعرائے عصر کا ماحول ہے۔ (الاماشاء اللہ)۔ (راز)

٤٢- كتاب الرؤيا

۴۲- خوابوں کا بیان

١٤٥٦- حديث أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ ، حِينَ يَسْتَيْقِظ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ».

۱۴۵۶- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور حلم (برا خواب جس میں گھبراہٹ ہو) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو برا ہو تو جاگتے ہی تین مرتبہ بائیں طرف تھو تھو کرے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے کہ اس طرح خواب کا اسے نقصان نہیں ہو گا۔

أخرجه البخاري في : ٧٦- كتاب الطب : ٣٩- باب النفث في الرقية.

١٤٥٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ».

۱۴۵۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب قیامت قریب ہو گی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٩١- كتاب التعبير : ٢٦- باب القيد في المنام.

١٤٥٨- حديث عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ».

۱۴۵۸- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٩١- كتاب التعبير : ٤- باب الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءًا من النبوة.

١٤٥٩- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ».

۱۴۵۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ "مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزء ہوتا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٩١- كتاب التعبير : ١٠- باب من رأى النبي ﷺ في المنام.

١٤٦٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ».

۱۴۶۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٩١- كتاب التعبير : ٤- باب الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءًا من النبوة.

(١) باب قول النبي ﷺ من رآني في المنام فقد رآني

(۱) نبی ﷺ کا فرمان جس نے مجھے خواب میں دیکھ لیا بے شک اس نے مجھے دیکھ لیا

١٤٦١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ ، وَلاَ يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي».

۱۴۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو کسی دن مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

أخرجه البخاري في : ٩١- كتاب التعبير : ١٠- باب من رأى النبي ﷺ في المنام.

(٣) باب في تأويل الرؤيا

(۳) خواب کی تعبیر کا بیان

١٤٦٢- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا. فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ ، فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلاَ بِهِ ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ

۱۴۶۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے میں دیکھتا ہوں کہ لوگ انہیں اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں کوئی زیادہ اور کوئی کم۔ اور ایک رسی ہے جو زمین سے آسمان تک لٹکی ہوئی ہے۔ میں نے دیکھا کہ پہلے آپ نے آکر اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے پھر ایک دوسرے صاحب نے بھی اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گئے پھر ایک تیسرے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گئے پھر چوتھے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی اس کے ذریعہ چڑھ گئے۔ پھر وہ رسی ٹوٹ

فَعَلاَ بِهِ ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ. فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ ، وَاللهِ! لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أُعْبُرْ» قَالَ : أَمَّا الظُّلَّةُ فَالإِسْلاَمُ ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ ، حَلاَوَتُهُ تَنْطِفُ. فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ. وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ؛ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ. ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ، ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ. فَأَخْبِرْنِي ، يَا رَسُولَ اللهِ ، بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا» قَالَ : فَوَاللهِ! لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ : «لاَ تُقْسِمْ».

گئی۔ پھر جڑ گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے اجازت دیجئے۔ میں اس کی تعبیر بیان کر دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیان کرو۔ انہوں نے کہا سایہ سے مراد دین اسلام ہے اور جو شہد اور گھی ٹپک رہا تھا وہ قرآن مجید کی شیرینی ہے اور بعض قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والے ہیں۔ بعض کم۔ اور آسمان سے زمین تک کی رسی سے مراد سچا طریق ہے جس پر آپ قائم ہیں آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اس کے ذریعہ اللہ آپ کو اٹھالے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک دوسرے صاحب آپ کے خلیفہ اول اسے پکڑیں گے وہ بھی مرتے دم تک اس پر قائم رہیں گے۔ پھر تیسرے صاحب پکڑیں گے ان کا بھی یہی حال ہو گا۔ پھر چوتھے صاحب پکڑیں گے تو ان کا معاملہ خلافت کا کٹ جائے گا وہ بھی اوپر چڑھ جائیں گے۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے بتائیے کیا میں نے جو تعبیر دی ہے وہ غلط ہے یا صحیح؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بعض حصہ کی صحیح تعبیر دی اور بعض کی غلط۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ پس واللہ آپ میری غلطی کو ظاہر فرما دیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ۔

أخرجه البخاري في : ٩١- كتاب التعبير : ٤٧- باب من لم ير الرؤيا لأول عابر إذا لم يصب.

(٤) باب رؤيا النبيّ ﷺ

(۴) نبی ﷺ کے خواب کا بیان

١٤٦٣- حديث ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ ، فَجَاءَنِي رَجُلاَنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الأَصْغَرَ مِنْهُمَا ، فَقِيلَ لِي كَبِّرْ ،

۱۴۶۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "میں نے دیکھا کہ (خواب میں) مسواک کر رہا ہوں۔ تو میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا' تو میں نے چھوٹے کو مسواک دے دی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تب میں نے ان

فَدَفَعْتُهُ إِلَى الأَكْبَرِ مِنْهُمَا».

میں سے بڑے کو دی۔"

أخرجه البخاري في : ٤- كتاب الوضوء : ٧٤- باب دفع السواك إلى الأكبر.

١٤٦٤- حديث أَبِي مُوسى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ. فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ ، يَثْرِبُ. وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، يَوْمَ أُحُدٍ. ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى ، فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ. وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا ، وَاللهُ خَيْرٌ ، فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ ، مِنَ الْخَيْرِ ، وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ».

۱۴۶۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' میں نے خواب دیکھا تھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے باغات ہیں۔ اس پر میرا ذہن ادھر گیا کہ یہ مقام یمامہ یا ہجر ہو گا' لیکن وہ یثرب' مدینہ منورہ ہے اور میں نے اسی خواب دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی' یہ اس مصیبت کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو اٹھانی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوسری مرتبہ اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی صورت میں ہو گئی۔ یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی اور مسلمان سب اکٹھے ہو گئے۔ میں نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کا جو کام ہے وہ بہتر ہے۔ ان گایوں سے ان مسلمانوں کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں شہید کئے گئے تھے اور خیر و بھلائی وہ تھی جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے سچائی کا بدلہ بدر کی لڑائی کے بعد عطا فرمایا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

١٤٦٥- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ. وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ. فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنُ

۱۴۶۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں مسیلمہ کذاب آیا' اس دعویٰ کے ساتھ کہ اگر محمد ﷺ مجھے اپنے بعد (اپنا نائب و خلیفہ) بنا دیں تو میں ان کی اتباع کر لوں۔ اس کے ساتھ اس کی قوم (بنو حنیفہ) کا بہت بڑا لشکر تھا۔ حضور ﷺ اس کی طرف تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی' جہاں مسیلمہ اپنی فوج کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا آپؐ وہیں جا کر

شَمَّاسٍ. وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، قِطْعَةُ جَرِيدٍ ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ ، فِي أَصْحَابِهِ. فَقَالَ : «لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا. وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ ؛ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ. وَإِنِّي لأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ. وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي» ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ : «إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ».

ٹھیر گئے۔ اور آپؐ نے اس سے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا اور تو اللہ کے اس فیصلے سے آگے نہیں بڑھ سکتا جو تیرے بارے میں پہلے ہی ہو چکا ہے۔ تو نے اگر میری اطاعت سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا۔ میرا تو خیال ہے کہ تو وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اب تیری باتوں کا جواب میری طرف سے ثابت بن قیس دیں گے۔ پھر آپؐ واپس تشریف لائے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا کہ "میرا خیال تو یہ ہے کہ تو وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔"

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٧٠ - باب وفد بني حنيفة.

١٤٦٦ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا ، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا ، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي ؛ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ ، وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةُ».

۱۴۶۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے، مجھے انہیں دیکھ کر بڑا دکھ ہوا۔ پھر خواب ہی میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں ان میں پھونک مار دوں۔ چنانچہ میں نے ان میں پھونکا تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جو میرے بعد نکلیں گے۔ ایک اسود عنسی تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب، جن ہر دو کو خدا نے پھونک کی طرح ختم کر دیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٧٠ - باب وفد بني حنيفة.

١٤٦٧ - حديث سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضي الله عنه ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِمَّا

۱۴۶۷۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ سے جو باتیں اکثر کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی

☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بہادر صحابہ میں سے تھے۔ آپ کا قبیلہ انصار کا حلیف تھا۔ مدینے میں پرورش پائی پھر بصرہ میں مقیم ہوئے۔ زیادہ جب کوفہ روانہ ہوتا تو آپ کو اپنا نائب بنا کر جاتا تھا۔ بڑے امانت دار پیکر صدق و صفا تھے۔ خارجیوں پر بڑے سخت تھے۔ بصرہ میں ۵۹ھ کے آخر میں وفات پائی۔

يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لأَصْحَابِهِ : «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟».قَالَ : فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُصَّ. وَإِنَّهُ قَالَ : ذَاتَ غَدَاةٍ : «إِنَّهُ أَتَانِي، اللَّيْلَةَ ، آتِيَانِ ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي ، وَإِنَّهُمَا قَالاَ لِي : انْطَلِقْ. وَإِنِّي إِنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا ، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ ، فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَهَدْهَدُ الْحَجَرُ هٰهُنَا ، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ ، فَيَأْخُذُهُ ، فَلاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ. ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الأُولَى».قَالَ : (قُلْتُ لَهُمَا : سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا هٰذَانِ؟».قَالَ : «قَالاَ لِي : انْطَلِقْ ».قَالَ : «فَانْطَلَقْنَا ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ ، بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ ، وَمِنْخَرَهُ إِلَى قَفَاهُ ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ».قَالَ : ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الآخَرِ، فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الأَوَّلِ ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الأُولَى».قَالَ : (قُلْتُ لَهُمَا : سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا هٰذَانِ؟».قَالَ : «قَالاَ لِي : انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا ، فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ ، فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ».قَالَ : «فَاطَّلَعْنَا فِيهِ ، فَإِذَا

تھی کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ پھر جو چاہتا اپنا خواب آنحضرت ﷺ سے بیان کرتا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک صبح کو فرمایا کہ رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو۔ میں ان کے ساتھ چل دیا۔ پھر ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لئے کھڑا تھا اور اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا تو اس کا سر اس سے پھٹ جاتا پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا لیکن وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھالاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آتیں جو پہلے پیش آئی تھیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے پوچھا سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ مجھ سے انہوں نے کہا آگے بڑھو۔ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا تھا اور یہ اس کے چہرہ کے ایک طرف آتا اور اس کے ایک جبڑے کو گدی تک چیرتا اور اس کی ناک کو گدی تک چیرتا اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیرتا۔ بیان کیا کہ پھر وہ دوسری جانب جاتا اور ادھر بھی اسی طرح چیرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی پہلی صحیح حالت میں لوٹ آتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ میں نے کہا سبحان اللہ۔ یہ دونوں کون ہیں؟۔ انہوں نے کہا کہ آگے چلئے' چنانچہ ہم آگے چلے۔

پھر ہم ایک تنور جیسی چیز پر آئے۔ اس میں شور و آواز تھی۔ ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں اور ان کے نیچے سے آگ کی لپٹ آتی تھیں جب آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیتی تو وہ چلانے لگتے۔ میں نے

فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا». قَالَ : «قُلْتُ لَهُمَا : مَا هَؤُلاَءِ؟». قَالَ : «قَالاَ لِي : انْطَلِقْ ، انْطَلِقْ». قَالَ : «فَانْطَلَقْنَا ، فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ ، وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً ، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ ، فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا ، فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ. كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا». قَالَ : «قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَانِ؟». قَالَ : «قَالاَ لِي : انْطَلِقْ ، انْطَلِقْ». قَالَ : «فَانْطَلَقْنَا ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ ، كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلاً مَرْآةً ؛ وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا». قَالَ:«قُلْتُ لَهُمَا : مَا هَذَا؟». قَالَ : «قَالاَ لِي : انْطَلِقْ ، انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ ، فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لاَ أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولاً فِي السَّمَاءِ ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ». قَالَ : «قُلْتُ لَهُمَا : مَا هَذَا ؟ مَا هَؤُلاَءِ؟». قَالَ : «قَالاَ لِي : انْطَلِقْ ، انْطَلِقْ». قَالَ : «فَانْطَلَقْنَا ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ ؛ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ

ان سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ چلو چلو۔ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے۔ (حضرت سمرہ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپؐ نے کہا کہ) وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے اور یہ تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو یہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے کا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا اور پھر تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس آتا تو اپنا منہ پھیلا دیتا اور یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلو آگے چلو۔ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک نہایت بدصورت آدمی کے پاس پہنچے۔ جتنے بدصورت تم نے دیکھے ہوں ان میں سب سے زیادہ بدصورت۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑتا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا چلو چلو۔ ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے باغ میں پہنچے جو ہرا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے اس باغ کے درمیان میں ایک بہت لمبا شخص تھا۔ اتنا لمبا تھا کہ میرے لئے اس کا سر دیکھنا دشوار تھا کہ وہ آسمان سے باتیں کرتا تھا اور اس شخص کے چاروں طرف بہت سے بچے تھے کہ اتنے کبھی نہیں دیکھے تھے میں نے پوچھا یہ کون ہے' یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو چلو۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے میں نے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا اور ان دونوں نے کہا کہ اس پر چڑھیے۔ ہم اس پر چڑھے تو ایک ایسا شہر دکھائی دیا جو اس طرح بنا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی۔ ہم شہر کے دروازے پر آئے تو ہم نے اسے کھلوایا۔ وہ ہمارے لئے

مِنْهَا وَلاَ أَحْسَنَ». قَالَ: «قَالا لِي: ارْقَ فِيهَا». قَالَ: «فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ، بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ، فَاسْتَفْتَحْنَا، فَفُتِحَ لَنَا، فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ، شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ». قَالَ: «قَالاَ لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ». قَالَ: «وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ. فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ. ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا، قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ». قَالَ: «قَالاَ لِي: هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ، وَهٰذَا مَنْزِلُكَ». قَالَ: «فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا، فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ». قَالَ: «قَالاَ لِي: هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ». قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللهُ فِيكُمَا، ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ. قَالاَ: أَمَّا الآنَ فَلاَ. وَأَنْتَ دَاخِلُهُ». قَالَ: «قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا. فَمَا هٰذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟». قَالَ: «قَالاَ لِي: أَمَا أَنَا سَنُخْبِرُكَ. أَمَّا الرَّجُلُ الأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ. وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الآفَاقَ وَأَمَّا

کھولا گیا اور ہم اس میں داخل ہوئے۔ ہم نے اس میں ایسے لوگوں سے ملاقات کی جن کے جسم کا نصف حصہ نہایت خوبصورت تھا اور دوسرا نصف نہایت بدصورت دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ۔ ایک نہر سامنے بہہ رہی تھی۔ اس کا پانی انتہائی سفید تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے اور پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کا پہلا عیب جا چکا تھا اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے ان دونوں نے کہا کہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل اوپر نظر آیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ کی منزل ہے۔ میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، مجھے اس میں داخل ہونے دو۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت تو آپ نہیں جا سکتے لیکن ہاں آپ اس میں ضرور جائیں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ آج رات میں نے عجیب و غریب چیزیں دیکھی ہیں۔ یہ چیزیں کیا تھیں جو میں نے دیکھی ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا ہم آپ کو بتائیں گے۔

پہلا شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا تھا اور پھر اسے چھوڑ دیتا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے اور جس کا جبڑا گدی تک اور ناک گدی تک اور آنکھ گدی تک چیری جا رہی تھی۔ یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور جھوٹی خبر تراشتا جو دنیا میں پھیل جاتی۔ اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور میں آپ نے دیکھیں وہ زنا کار مرد اور عورتیں تھیں۔ وہ شخص جس کے پاس آپ اس حال میں گئے کہ وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیا جاتا تھا وہ سود کھانے والا ہے اور وہ شخص جو بدصورت ہے اور جہنم کی آگ بھڑکا رہا ہے۔ اور اس کے چاروں طرف چل پھر رہا ہے وہ جہنم کا داروغہ مالک نامی ہے اور وہ لمبا شخص جو باغ میں نظر

الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ ، الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ ، فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي. وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحَجَرَ ، فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا. وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرْآةِ ، الَّذِي عِنْدَ النَّارِ ، يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا ، فَإِنَّهُ مَالِكٌ ، خَازِنُ جَهَنَّمَ. وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ ﷺ. وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ». قَالَ : فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ : يَا رَسُولَ اللهِ! وَأَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «وَأَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ. وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا ، شَطَرٌ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحًا ، فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا. تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ.

آیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور جو بچے ان کے چاروں طرف ہیں تو وہ بچے ہیں جو (بچپن ہی میں) فطرت پر مر گئے ہیں۔ (حضرت سمرہ نے) بیان کیا کہ اس پر بعض مسلمانوں نے کہا کیا مشرکین کے بچے بھی ان میں داخل ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں مشرکین کے بچے بھی اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بد صورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ برے عمل بھی کئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو بخش دیا۔

أخرجه البخاري في : ٩١- كتاب التعبير : ٤٨- باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح.

٤٣- كتاب الفضائل

۴۳- فضائل و مناقب کا بیان

(٣) باب في معجزات النبي ﷺ

(۳) نبی اکرم ﷺ کے معجزات کا بیان

١٤٦٨- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي ذَلِكَ الإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ. قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

۱۴۶۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ نماز کا وقت آ گیا' لوگوں نے پانی تلاش کیا' جب نہیں ملا تو آپ کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لئے پانی لایا گیا۔ آپ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ اسی (برتن) سے وضو کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی (چشمے کی طرح) ابل رہا تھا۔ یہاں تک کہ (قافلے کے) آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

أخرجه البخاري في: ٤- كتاب الوضوء: ٣٢- باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة.

١٤٦٩- حديث أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه. قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ. فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرَى، إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ، لأَصْحَابِهِ «اُخْرُصُوا» وَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ. فَقَالَ لَهَا: «أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا». فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ، قَالَ: «أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُومَنَّ

۱۴۶۹- حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ تبوک کے لئے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے۔ جب آپ وادی قریٰ (مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک قدیم آبادی) سے گذرے تو ہماری نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے باغ میں کھڑی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا اندازہ لگاؤ (کہ اس میں کتنی کھجور نکلے گی) حضور اکرم ﷺ نے دس وسق کا اندازہ لگایا۔ پھر اس عورت سے فرمایا کہ یاد رکھنا اس میں سے جتنی کھجور نکلے۔ جب ہم تبوک پہنچے تو آپؐ نے فرمایا کہ آج رات بڑے زور کی آندھی چلے گی اس لئے کوئی شخص کھڑا نہ رہے۔ اور جن کے پاس اونٹ ہوں تو وہ انہیں باندھ دیں۔ چنانچہ ہم نے اونٹ باندھ

۱۴۶۸- یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا کہ ایک پیالہ پانی سے سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ وضو کے لیے پانی تلاش کرنا اس سے ثابت ہوا۔ نہ ملے تو پھر تیمم کر لینا چاہیے۔ (راز)

أَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ ، بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ» فَعَقَلْنَاهَا. وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ ؛ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ.

وَأَهْدَى مِلْكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ ، وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ.

فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى ، قَالَ لِلْمَرْأَةِ : «كَمْ جَاءَ حَدِيقَتُكِ؟» قَالَتْ : عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، خَرْصَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ».

فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَ : «هذِهِ طَابَةُ». فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا ، قَالَ : «هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الأَنْصَارِ؟» قَالُوا : بَلَى. قَالَ : «دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ، ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ ، ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ ، أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ ، وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ» يَعْنِي «خَيْرًا».

لئے۔ اور آندھی بڑے زور کی آئی۔ ایک شخص کھڑا ہوا تھا۔ تو ہوا نے اسے جبل طے پر جا پھینکا۔

اور ایلہ کے حاکم (یو حنا بن روبہ) نے نبی کریم ﷺ کو سفید خچر اور ایک چادر کا تحفہ بھیجا۔ آنحضرت ﷺ نے تحریری طور پر اسے اس کی حکومت پر برقرار رکھا۔ پھر جب وادی قریٰ (واپسی میں) پہنچے تو آپ نے اسی عورت سے پوچھا کہ تمہارے باغ میں کتنا پھل آیا تھا؟ اس نے کہا کہ آپؐ کے اندازے کے مطابق دس وسق آیا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں مدینہ جلد جانا چاہتا ہوں۔ اس لئے جو کوئی میرے ساتھ جلدی چلنا چاہے وہ میرے ساتھ جلد روانہ ہو۔ پھر جب مدینہ دکھائی دینے لگا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہے طابہ! پھر آپ نے احد پہاڑ دیکھا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا میں انصار کے سب سے اچھے خاندان کی نشاندہی نہ کروں؟ صحابہ نے عرض کی کہ ضرور کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ بنو نجار کا خاندان۔ پھر بنو عبد الاشہل کا خاندان' پھر بنو ساعدہ کا یا (یہ فرمایا کہ) بنی حارث بن خزرج کا خاندان۔ اور فرمایا کہ انصار کے تمام ہی خاندانوں میں خیر ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٥٤- باب خرص التمر.

فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ ، خَيَّرَ الأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا. فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ

١٤٦٩- پھر ہماری ملاقات سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو وہ ابو اسید رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے ابو اسید تم کو معلوم نہیں آنحضرت ﷺ نے انصار کے بہترین گھرانوں کی تعریف کی اور ہمیں (بنو

ﷺ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! خُيِّرَ دُورُ الأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا. فَقَالَ : «أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الخِيَارِ؟».

ساعدہ) سب سے اخیر میں رکھا۔ آخر سعد بن عبادہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! انصار کے سب سے بہترین خاندانوں کا بیان ہوا اور ہم سب سے اخیر میں کر دیئے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں کہ تمہارا خاندان بھی اعلیٰ ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٧- باب فضل دور الأنصار.

(٤) باب توكله على الله تعالى وعصمة الله تعالى له من الناس

(۴) نبی اکرم ﷺ کے توکل کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا لوگوں سے آپ کو محفوظ رکھنا

١٤٧٠- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ نَجْدٍ. فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ ، وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ ، فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ ، وَاسْتَظَلَّ بِهَا ، وَعَلَّقَ سَيْفَهُ. فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ. وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَجِئْنَا ، فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَقَالَ : «إِنَّ هذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ : مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ : اللهُ! فَشَامَهُ ، ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هذَا» قَالَ : وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

۱۴۷۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کے لئے گئے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو آپ ایک جنگل میں پہنچے جہاں ببول کے درخت بہت تھے۔ آپ نے گھنے درخت کے نیچے سایہ کے لئے قیام کیا اور درخت سے اپنی تلوار لٹکا دی۔ صحابہ بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لئے پھیل گئے۔ ابھی ہم اسی کیفیت میں تھے کہ حضور ﷺ نے ہمیں پکارا۔ ہم حاضر ہوئے تو ایک بدوی آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص میرے پاس آیا تو میں سو رہا تھا۔ اتنے میں اس نے میری تلوار کھینچ لی اور میں بھی بیدار ہو گیا۔ یہ میری ننگی تلوار کھینچے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا۔ مجھ سے کہنے لگا آج مجھ سے تمہیں کون بچائے گا' میں نے کہ اللہ! (وہ شخص صرف ایک لفظ سے اتنا مرعوب ہوا کہ) تلوار کو نیام میں رکھ کر بیٹھ گیا اور دیکھ لو۔ یہ بیٹھا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٢- باب غزوة المصطلق من خزاعة.

(٥) باب بيان مثل ما بعث النبيّ ﷺ من الهدى والعلم

(۵) رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں اس کی مثال

۱٤۷۱- حديث أَبِي مُوسَى ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : « مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ ، كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ ، أَصَابَ أَرْضًا ، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ. وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى ، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لاَ تُمْسِكُ مَاءً ، وَلاَ تَنْبِتُ كَلأً ، فَذَلِكَ مَثَلُ مَا فَقِهَ فِي دِينِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ. وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ».

وَفِي رِوَايَةٍ : «وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ».

۱۴۷۱- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال زبردست بارش کی سی ہے جو زمین پر (خوب) برسے۔ بعض زمین جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے' اور بہت بہت سبزہ اور گھاس اگاتی ہے۔ اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں۔ اور کچھ زمین کے بعض ایسے خطوں پر بھی پانی پڑتا ہے جو بالکل چٹیل میدان ہوتے ہیں۔ نہ پانی روکتے ہیں اور نہ ہی سبزہ اگاتے ہیں۔ تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو دین میں سمجھ پیدا کرے' اور اس کو وہ چیز نفع دے جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں' اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا۔ اور اس شخص کی مثال ہے جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی) اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا۔ (یعنی اس سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچا)

ایک روایت میں **وکان منها طائفة قيلت الماء** کے لفظ ہیں

أخرجه البخاري في : ۳- كتاب العلم : ۲۰- باب فضل من علم وعلّم.

(٦) باب شفقته ﷺ على أمته ومبالغته في تحذيرهم مما يضرهم

(٦) آپ ﷺ کی اپنی امت پر شفقت اور امت کو ضرر رساں چیزوں سے ڈرانے کا بیان

۱٤۷۲- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ : «إِنَّمَا مَثَلِي

۱۴۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جس

۱۴۷۱- امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں اس حدیث کے معنی اور مقصود اس ہدایت کی مثال پیش کرنا ہے جو نبی اکرم ﷺ لے کر پیغمبر بنے۔ تو جس طرح زمین کی تین انواع ہیں ایسے ہی لوگوں کی بھی تین قسمیں ہیں۔ (مرتب)

(۱) زمین کی پہلی قسم یہ ہے کہ جو بارش سے نفع اٹھاتی ہے اور سرسبز ہو جاتی ہے جب کہ پہلے ویران تھی اب گھاس اگتا ہے کھیتیاں لہلہاتی ہیں جن سے لوگ اور جانور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کی پہلی قسم وہ ہے جن تک ہدایت اسلام اور علم پہنچا ہے انہوں نے اسے یاد کر لیا ہے' اپنے دل کو آباد کیا۔ خود عمل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی تبلیغ کرتے ہیں خود بھی نفع اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی نفع پہنچاتے ہیں۔

(۲) زمین کی دوسری قسم وہ ہے جو بارش سے بذات خود تو فائدہ نہیں اٹھاتی لیکن اس کا ایک فائدہ ہے کہ وہ پانی کو غیروں کے لیے روک لیتی ہے

وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا ، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ، جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، فَجَعَلَ يَنزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ ، فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا. فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَهُمْ يَقْتَحِمُونَ فِيهَا ».

نے آگ جلائی' جب اس کے چاروں طرف روشنی ہو گئی تو پروانے اور یہ کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں اس میں گرنے لگے' اور آگ جلانے والا انہیں اس میں سے نکالنے لگا۔ لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے ہی رہے۔ اسی طرح میں تمہاری کمر کو پکڑ پکڑ کر تمہیں آگ سے نکالتا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرے جاتے ہو۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٢٦- باب الانتهاء عن المعاصي.

(٧) باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين

(۷) آپ ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا

١٤٧٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ ، وَيَقُولُونَ : هَلاَّ وُضِعَتْ هذِهِ اللَّبِنَةُ! فَأَنَا اللَّبِنَةُ ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ».

۱۴۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی زینت پیدا کی لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ١٨- باب خاتم النبيين ﷺ.

١٤٧٤- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي

۱۴۷۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا

گزشتہ سے پیوستہ

جس سے انسان اور جانور فائدہ اٹھاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کی دوسری قسم وہ ہے کہ انکے دل تو ہدایت کو محفوظ کر لیتے ہیں لیکن ان کے پاس دور اندیشی اور فہم ثاقب نہیں ہے نہ عقل میں علم راسخ ہوتا ہے کہ وہ اس سے معانی اور مطالب کا استنباط کر سکیں۔ ان کے پاس اطاعت اور عمل میں قوت اجتہاد نہیں ہوتی پس وہ علم و ہدایت کو حفظ کر لیتے ہیں تو جب ان کے پاس کوئی تشنہ علم طالب ہدایت آتا ہے جو کہ علم سے مستفید ہونے اور فائدہ پہنچانے کے اہل ہوتا ہے ان سے یہ علم حاصل کر لیتا ہے۔

(۳) زمین کی تیسری قسم وہ ہے جو شور زدہ زمین ہے کچھ بھی اگاتی ہے نہ پانی سے نفع اٹھاتی ہے اور نہ پانی کو روک کر جمع کر لیتی ہے کہ دوسرے اس سے مستفید ہوں۔ ایسے ہی لوگوں کی تیسری قسم وہ ہے جن کے پاس حافظے والے دل ہیں نہ سمجھ۔ جب علم و ہدایت کو سنتے ہیں تو نہ خود فائدہ حاصل کرتے ہیں اور نہ اسے محفوظ کر کے غیروں کو فائدہ دے سکتے ہیں۔ (مرتبؒ)

الله عنهما. قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ. فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ : لَوْ لاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ!».

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی گھر بنایا' اسے خوب آراستہ پیراستہ کر کے مکمل کر دیا۔ صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور تعجب کرتے اور کہتے کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ رہتی تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا (میری نبوت نے اس کمی کو پورا کر کے قصر نبوت کو پورا کر دیا۔ اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا)

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ١٨- باب خاتم النبيين ﷺ.

(٩) باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته

(۹) حوض کوثر کا ثبوت اور اس کی صفات

١٤٧٥- حديث جُنْدَبٍ ﷺ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ».

۱۴۷۵۔ حضرت جندب ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے سے موجود ہوں گا۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥٣- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إنا أعطيناك الكوثر﴾-.

١٤٧٦- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا. لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ».

۱۴۷۶۔ حضرت سہل بن سعد ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میں اپنے حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود رہوں گا۔ جو شخص بھی میری طرف سے گزرے گا وہ اس کا پانی پئے گا اور جو اس کا پانی پئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہو گا' اور وہاں کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے لیکن پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔"

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥٣- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إنا أعطيناك الكوثر﴾-.

١٤٧٧- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، يَزِيدُ فِيهِ «فَأَقُولُ : إِنَّهُمْ مِنِّي ، فَيُقَالُ إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ ، فَأَقُولُ :

۱۴۷۷۔ حضرت ابو سعید خدری کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ میں سے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر

سُحْقًا! سُحْقًا : لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي».

لیں تھیں۔ اس پر میں کہوں گا کہ دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥٣- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إنا أعطيناك الكوثر﴾-.

١٤٧٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلاَ يَظْمَأُ أَبَدًا».

۱۴۷۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہو گا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہو گی اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا وہ پھر کبھی بھی (میدان محشر میں) پیاسا نہ ہو گا۔"

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥٣- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إنا أعطيناك الكوثر﴾-.

١٤٧٩- حديث أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنها ، قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ ، وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي ، فَأَقُولُ : يَا رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي. فَيُقَالُ : هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ ، وَاللهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ».

فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ (رَاوِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَسْمَاءَ) يَقُولُ : اللَّهُمَّ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا ، أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا.

۱۴۷۹۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے۔ پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے انہوں نے تمہارے بعد کیا کام کئے تھے؟ واللہ یہ مسلسل الٹے پاؤں لوٹتے رہے۔ (دین اسلام سے پھر گئے) ابن ابی ملیکہ (جو کہ یہ حدیث حضرت اسماء سے روایت فرماتے ہیں) کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم الٹے پاؤں (دین سے) لوٹ جائیں یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥٣- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إنا أعطيناك الكوثر﴾-.

١٤٨٠- حديث عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ، بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ ، كَالْمُوَدِّعِ لِلأَحْيَاءِ وَالأَمْوَاتِ ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ: «إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ ، وَإِنِّي لأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هذَا ، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا ، وَلكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا ، أَنْ تَنَافَسُوهَا».

۱۴۸۰- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ سال بعد یعنی آٹھویں برس میں غزوہ احد کے شہداء پر نماز جنازہ ادا کی' جیسے آپ زندوں اور مردوں سب سے رخصت ہو رہے ہوں۔ اس کے بعد آپؐ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا' میں تم سے آگے آگے ہوں' میں تم پر گواہ رہوں گا۔ اور مجھ سے (قیامت کے دن) تمہاری ملاقات حوض (کوثر) پر ہو گی۔ اس وقت بھی میں اپنی اس جگہ حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں۔ تمہارے بارے میں مجھے اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے' ہاں میں تمہارے بارے میں دنیا سے ڈرتا ہوں کہ تم کہیں دنیا کے لئے آپس میں مقابلہ نہ کرنے لگو۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٧- باب غزوة أحد.

١٤٨١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ ، ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُونِي ، فَأَقُولُ : يَا رَبِّ! أَصْحَابِي. فَيُقَالُ : إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ».

۱۴۸۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' میں اپنے حوض پر تم سے پہلے ہی موجود رہوں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ میرے ساتھی ہیں لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥٣- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إنا أعطيناك الكوثر﴾-.

١٤٨٢- حديث حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ «كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ».

۱۴۸۲- حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپؐ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا (وہ اتنا ہے) جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان دوری ہے۔

أخرجهما البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥٣- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إنا أعطيناك الكوثر﴾-.

١٤٨٣- حديث فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ ، أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الأَوَانِيُ؟ قَالَ : لاَ. قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ : «تُرَى فِيهِ الآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ».

۱۴۸۳- (یہ سن کر) حضرت مستورد نے (حضرت حارثہ بن وہب سے) کہا کیا آپ نے برتنوں والی روایت نہیں سنی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ مستورد نے کہا کہ اس میں برتن (پینے کے) اس طرح نظر آئیں گے جس طرح آسمان میں ستارے نظر آتے ہیں (یعنی بے شمار اور چمک دار ہوں گے)

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥٣- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إنا أعطيناك الكوثر﴾-

١٤٨٤- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ».

۱۴۸۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تمہارے سامنے ہی میرا حوض ہو گا وہ اتنا بڑا ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥٣- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إنا أعطيناك الكوثر﴾-.

١٤٨٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لأَذُودَنَّ رِجَالاً عَنْ حَوْضِي ، كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ».

۱۴۸۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں (قیامت کے دن) اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح ہانک دوں گا جیسے اجنبی اونٹ حوض سے ہانک دیئے جاتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٤٢- كتاب المساقاة : ١٠- باب من رأى أن صاحب الحوض والقربة أحق بمائه.

١٤٨٦- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الأَبَارِيقِ ، كَعَدَدِ نُجُومِ

۱۴۸۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میرے حوض کی لمبائی اتنی ہو گی جتنی ایلہ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی لمبائی ہے اور وہاں اتنی بڑی تعداد میں پیالے ہوں گے جتنی آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔"

☆ حضرت المستورد بن شداد رضی اللہ عنہ جب نبی اکرم ﷺ فوت ہوئے تو یہ بچے تھے لیکن آپ سے سماع کیا۔ پہلے کوفہ میں رہے اس لیے ان میں شمار ہوئے پھر مصر میں رہے۔

السَّمَاءِ». أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥٣- باب في الحوض وقول الله تعالى ﴿إنا أعطيناك الكوثر﴾-.

١٤٨٧- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتَّى عَرَفْتُهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي ، فَأَقُولُ : أَصْحَابِي! فَيَقُولُ : لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ».

۱۴۸۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میرے کچھ ساتھی حوض پر میرے سامنے لائے جائیں گے اور میں انہیں پہچان بھی لوں گا۔ لیکن پھر وہ میرے سامنے سے اٹھا دیئے جائیں گے۔ میں اس پر کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں" (مرتدین، منافقین اور بدعتی مراد ہیں)

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥٣- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إنا أعطيناك الكوثر﴾-.

(١٠) باب في قتال جبريل وميكائيل عن النبيّ ﷺ يوم أُحُد

(۱۰) غزوۂ احد کے دن فرشتوں کا نبی اکرم ﷺ کی طرف سے لڑنا

١٤٨٨- حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَمَعَهُ رَجُلاَنِ يُقَاتِلاَنِ عَنْهُ ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ.

۱۴۸۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، غزوہ احد کے موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ دو اصحاب (یعنی جبریل اور میکائیل انسانی صورت میں) آئے ہوئے تھے۔ وہ آپ کو اپنی حفاظت میں لے کر کفار سے بڑی سختی سے لڑ رہے تھے۔ ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے۔ میں نے انہیں نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ١٨- باب إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا.

(١١) باب في شجاعة النبيّ ﷺ وتقدُّمه للحرب

(۱۱) نبی اکرم ﷺ کی شجاعت اور جنگ کے لئے آگے بڑھنے کا بیان

١٤٨٩- حديث أَنَسٍ ﷺ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً ، فَخَرَجُوا

۱۴۸۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ خوب صورت اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ پر (ایک آواز سن کر) بڑا خوف چھا گیا تھا۔ سب لوگ اس آواز کی طرف بڑھے لیکن نبی کریم ﷺ سب سے

نَحْوَ الصَّوْتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ، لأَبِي طَلْحَةَ، عُرْيٍ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ، وَهُوَ يَقُولُ: «لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا» ثُمَّ قَالَ: «وَجَدْنَاهُ بَحْرًا» أَوْ قَالَ: «إِنَّهُ لَبَحْرٌ».

آگے تھے اور آپ نے ہی واقعہ کی تحقیق کی۔ آپ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار تھے جس کی پشت ننگی تھی۔ آپ کی گردن سے تلوار لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ ڈرو مت۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو گھوڑے کو سمندر کی طرح تیز پایا ہے یا (یہ فرمایا کہ) گھوڑا جیسے سمندر ہے۔

أخرجه البخاري في: ٥٦- كتاب الجهاد: ٨٢- باب الحمائل وتعليق السيف بالعنق.

(١٢) باب كان النبيّ ﷺ أجود الناس بالخير من الرّيح المرسلة

(۱۲) نبی اکرم ﷺ سخاوت میں تیز ہواؤں سے بڑھ کر تھے

١٤٩٠- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ، حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ. فَلَرَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

۱۴۹۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ جواد (فیاض) تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تو بہت ہی زیادہ جود و کرم فرماتے۔ جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے۔ غرض آنحضرت ﷺ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ جود و کرم فرمایا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: ١- كتاب بدء الوحي: ٥- باب حدثنا عبدان.

(١٣) باب كان رسول الله ﷺ أحسن الناس خلقًا

(۱۳) نبی اکرم ﷺ خوش اخلاقی میں سب سے بڑھ کر تھے

١٤٩١- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي: أُفٍّ. وَلاَ لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلاَ: أَلاَّ صَنَعْتَ!.

۱۴۹۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

أخرجه البخاري في: ٧٨- كتاب الأدب: ٣٩- باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل.

١٤٩٢ - حديث أَنسٍ ﷺ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ ، أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي ، فَانطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَنَسًا غُلاَمٌ كَيِّسٌ، فَلْيَخْدُمْكَ. قَالَ : فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ. فَوَ اللهِ! مَا قَالَ لِي ، لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ : لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا وَهٰكَذَا؟ وَلاَ لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ : لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا؟.

۱۴۹۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر آنحضرت ﷺ کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ انس سمجھ دار لڑکا ہے اور یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انس نے بیان کیا کہ پھر میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت سفر میں بھی کی اور گھر پر بھی۔ واللہ آنحضور ﷺ نے کبھی مجھ سے کسی چیز کے متعلق جو میں نے کر دیا ہو یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں کیا اور نہ کسی ایسی چیز کے متعلق جسے میں نے نہ کیا ہو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا؟

أخرجه البخاري في : ٨٧- كتاب الديات : ٢٧- باب من استعان عبدًا أو صبيًّا.

(١٤) باب ما سئل رسول الله ﷺ شيئًا قط فقال لا ، وكثرة عطائه

(۱۴) ہر سوال کرنے والے کو دینے اور انکار نہ کرنے کا بیان

١٤٩٣ - حديث جَابِرٍ ﷺ ، قَالَ : مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ ، فَقَالَ : لاَ.

۱۴۹۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے کوئی چیز مانگی ہو اور آپ نے اس کے دینے سے انکار کیا ہو۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٣٩- باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل.

١٤٩٤ - حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وهٰكَذَا وهٰكَذَا» فَلَمْ يَجِيءْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُوبَكْرٍ ، فَنَادَى : مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا. فَأَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ لِي : كَذَا

۱۴۹۴- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اگر بحرین سے (جزیہ کا) مال آیا تو میں تمہیں اس طرح (دونوں لپ بھر بھر کر) دوں گا۔" لیکن بحرین سے مال نبی کریم ﷺ کی وفات تک نہیں آیا۔ پھر جب اس کے بعد وہاں سے مال آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کرا دیا کہ جس سے بھی نبی کریم ﷺ کا کوئی وعدہ ہو یا آپ پر کسی کا قرض ہو وہ ہمارے یہاں آ جائے۔ چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہ یہ باتیں فرمائی تھیں۔ جسے سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا۔ میں نے اسے شمار کیا تو وہ پانچ سو کی رقم تھی۔ پھر فرمایا کہ اس کے

وكَذَا. فَحَثَى لِي حَثْيَةً ، فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ. وَقَالَ : خُذْ مِثْلَيْهَا.

دوگنا اور لے لو۔

أخرجه البخاري في : ٣٩- كتاب الكفالة : ٣- باب من تكفل عن ميت دينًا.

(١٥) باب رحمته ﷺ الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك

(۱۵) آپ ﷺ کی شفقت کا بیان جو بچوں اور گھر والوں پر تھی اور اس کی فضیلت

١٤٩٥- حديث أَنسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ. قَالَ : دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ. وَكَانَ ظِئْرًا لإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ. فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ. ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ ، بَعْدَ ذَلِكَ ، وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ. فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ عَوْفٍ رضي الله عنه : وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ : «يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ» ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى. فَقَالَ ﷺ : «إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ ، وَلاَ نَقُولُ إِلاَّ مَا يَرْضَى رَبُّنَا. وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ ، يَا إِبْرَاهِيمُ! لَمَحْزُونُونَ».

۱۴۹۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو سیف لوہار کے یہاں گئے۔ یہ ابراہیم (رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے) کو دودھ پلانے والی انا کے خاوند تھے۔ آنحضور ﷺ نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو گود میں لیا اور پیار کیا اور سونگھا۔ پھر اس کے بعد ہم ان کے یہاں پھر گئے۔ دیکھا کہ اس وقت ابراہیم دم توڑ رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بول پڑے کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ بھی لوگوں کی طرح بے صبری کرنے لگے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا' ابن عوف' یہ بے صبری نہیں یہ تو رحمت ہے۔ پھر آپ دوبارہ روئے اور فرمایا۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے نڈھال ہے پر زبان سے ہم کہیں گے وہی جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے۔ اور اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٤٤- باب قول النبي ﷺ : ﴿إنا بك لمحزونون﴾.

١٤٩٦- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ :

۱۴۹۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا آپ لوگ

۱۴۹۵۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اس طرح آنکھوں سے آنسو نکل آئیں اور دل غمگین ہو اور زبان سے کوئی لفظ اللہ کی ناراضگی کا نہ نکلے تو ایسا رونا بے صبری نہیں۔ (راز)

تقبّلون الصبيان! فما نقبّلهم. فقال النبي ﷺ: «أوَ أملك لك أن نزع الله من قلبك الرحمة؟».

بچوں کو بوسہ دیتے ہیں' ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

أخرجه البخاري في: ٧٨- كتاب الأدب: ١٨- باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته.

١٤٩٧- حديث أبي هريرة رضي الله عنه قال: قبّل رسول الله ﷺ الحسن بن علي، وعنده الأقرع بن حابس التميمي، جالسا. فقال الأقرع: إن لي عشرة من الولد ما قبّلت منهم أحدا. فنظر إليه رسول الله ﷺ، ثم قال: «من لا يرحم لا يُرحم». أخرجه البخاري في: ٧٨- كتاب الأدب: ١٨- باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته.

۱۴۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ آنحضرت ﷺ کے پاس حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت اقرع نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو مخلوق خدا پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

١٤٩٨- حديث جرير بن عبد الله رضي الله عنه، عن النبي ﷺ، قال: «من لا يرحم لا يُرحم». أخرجه البخاري في: ٧٨- كتاب الادب: ٢٧- باب رحمة الناس والبهائم.

۱۴۹۸- حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔"

(١٦) باب كثرة حيائه ﷺ

(۱۶) آپ ﷺ کی حیاء اور شرم کا بیان

١٤٩٩- حديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، قال: كان النبي ﷺ أشد حياء من العذراء في خدرها.

أخرجه البخاري في: ٦١- كتاب المناقب: ٢٣- باب صفة النبي ﷺ.

۱۴۹۹- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔

١٥٠٠- حديث عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما، قال: لم يكن النبي ﷺ فاحشا ولا متفحّشا وكان يقول:

۱۵۰۰- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بد زبان اور لڑنے جھگڑنے والے نہیں تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

«انَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلاَقًا».

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٣- باب صفة النبي ﷺ.

(١٨) باب في رحمة النبيّ ﷺ للنساء ، وأمر السواق مطاياهن بالرفق بهن

(۱۸) عورتوں پر آپکے رحم کابیان اور آپنے عورتوں کی سواریاں چلانے والوں کوان پر نرمی کرنیکا حکم دیا

١٥٠١- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فِي سَفَرٍ ، وَكَانَ مَعَهُ غُلاَمٌ لَهُ أَسْوَدُ ، يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ: يَحْدُو. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «وَيْحَكَ! يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ».

۱۵۰۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ آپ کا ایک حبشی غلام تھا۔ اس کا نام انجشہ تھا' وہ حدا پڑھ رہا تھا۔ (جس کی وجہ سے سواری تیز چلنے لگی) آنحضرت ﷺ نے فرمایا' افسوس اے انجشہ! شیشوں کے ساتھ آہستہ آہستہ چل (شیشوں سے آپ نے عورتوں کو مراد لیا کیونکہ وہ بھی شیشے کی طرح نازک اندام ہوتی ہیں)

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٩٥- باب ما جاء في قول الرجل ويلك.

(٢٠) باب مباعدته ﷺ للآثام واختياره من المباح أسهله وانتقامه لله عند انتهاك حرماته

(۲۰) آپ ﷺ کا گناہ کے کاموں سے دور رہنا اور آسان مباح کام کو اختیار کرنا اور اپنی ذات کے لیے انتقام نہ لینا مگر جب اللہ کی حرمت پامال ہوتی ہو

١٥٠٢- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّهَا قَالَتْ : مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلاَّ أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا ، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا. فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ. وَمَا

۱۵۰۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے لئے کہا گیا تو آپ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں آپ کو زیادہ آسانی معلوم ہوئی بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہوتا تو آپ اس

۱۵۰۰۔ امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں اس حدیث میں حسن خلق پر رغبت دلائی گئی ہے اور اچھے اخلاق والوں کی فضیلت کا بیان ہے کہ حسن خلق انبیاء اور اولیاء کی صفت ہے۔ حسن بصریؒ فرماتے ہیں اچھے اخلاق کی حقیقت یہ ہے کہ نیکی کو عام کرنا' تکلیف دینے سے اجتناب کرنا' کشادہ پیشانی سے پیش آنا۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں اچھا اخلاق لوگوں سے خوبصورتی اور خوشی سے تعلقات رکھنا ان سے محبت کرنا' ان پر شفقت کرنا' ان کو برداشت کرنا' ان سے بردباری سے پیش آنا' ان کی مکروہ باتوں پر صبر کرنا' تکبر اور عیب کو چھوڑ دینا' سنگ دلی' غیض و غضب اور انتقام لینے سے پہلو تہی کرنا ہے۔ (مرتبؒ)

انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، لِنَفْسِهِ ، إِلاَّ أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا.

سے سب سے زیادہ دور رہتے اور آنحضرت ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ لیکن اگر اللہ کی حرمت کو کوئی توڑتا تو آپ ﷺ اس سے ضرور بدلہ لیتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٣- باب صفة النبي ﷺ.

(٢١) باب طيب رائحة النبيّ ﷺ ولين مسه والتبرّك بمسحه

(۲۱) آپ ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو اور جلد کی نرمی کا بیان

١٥٠٣- حديث أَنَسٍ ﷺ ، قَالَ : مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلاَ دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلاَ شَمَمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۵۰۳۔ حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و نازک کوئی حریر و دیباج میرے ہاتھوں نے کبھی نہیں چھوا اور نہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو یا آپ کے پسینے سے زیادہ بہتر اور پاکیزہ کوئی خوشبو یا عطر سونگھا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٣- باب صفة النبي ﷺ.

(٢٢) باب طيب عرق النبيّ ﷺ والتبرّك به

(۲۲) آپ ﷺ کے پسینہ کا خوشبو دار اور متبرک ہونا

١٥٠٤- حديث أَنَسٍ ﷺ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذلِكَ النِّطَعِ. قَالَ : فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعَرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ، ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ.

۱۵۰۴۔ حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ (ان کی والدہ) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے لئے چمڑے کا فرش بچھا دیتی تھیں اور آنحضرت ﷺ ان کے یہاں اسی پر قیلولہ کر لیتے تھے۔
حضرت انس ﷺ نے بیان کیا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ سو گئے (اور بیدار ہوئے) تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ کا پسینہ اور (جھڑے ہوئے) آپ کے بال لے لئے اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور پھر سک (ایک خوشبو) میں اسے ملا لیا۔

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ٤١- باب من زار قومًا فقال عندهم.

(٢٣) باب عرق النبي ﷺ في البرد وحين يأتيه الوحي

(۲۳) سردی اور نزول وحی کے موقعہ پر نبی اکرم ﷺ کے پسینہ کا بیان

١٥٠٥- حديث عَائِشَةَ ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

۱۵۰۵۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

رضي الله عنها ، أَنَّ الْحارِثَ بْنَ هِشَامٍ رضي الله عنه ، سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ ، فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ: وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلاً فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ». قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ، وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

فرماتی ہیں کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا حضور آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "وحی نازل ہوتے وقت کبھی مجھ کو گھنٹی کی سی آواز محسوس ہوتی ہے۔ اور وحی کی یہ کیفیت مجھ پر بہت شاق گذرتی ہے۔ جب یہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو میرے دل و دماغ پر (اس فرشتے) کے ذریعہ نازل شدہ وحی محفوظ ہو جاتی ہے۔ اور کسی وقت ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ بشکل انسان میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے پس اس کا کہا ہوا یاد رکھ لیتا ہوں۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے سخت کڑاکے کی سردی میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ پر وحی نازل ہوئی اور جب اس کا سلسلہ موقوف ہوا تو آپ کی پیشانی پسینے سے شرابور تھی۔

أخرجه البخاري في : ١- كتاب بدء الوحي : ٢- باب حدثنا عبد الله بن يوسف.

(٢٥) باب في صفة النبي ﷺ وأنه كان أحسن الناس وجهًا

(۲۵) نبی کریم ﷺ کا چہرہ تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھا

١٥٠٦ – حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، مَرْبُوعًا ، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ، لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ ، لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.

۱۵۰۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے۔ آپ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا۔ آپؐ کے (سر کے) بال کانوں کی لو تک لٹکتے رہتے تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو ایک مرتبہ ایک سرخ جوڑے میں دیکھا۔ آپ سے بڑھ کر حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٣- باب صفة النبي ﷺ.

١٥٠٧ – حديث الْبَرَاءِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا ،

۱۵۰۷۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حسن و جمال میں بھی سب سے بڑھ کر تھے اور

وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلاَ بِالْقَصِيرِ.

اخلاق میں بھی سب سے بہتر تھے' آپ کا قد نہ بہت لمبا تھا اور نہ چھوٹا (بلکہ درمیانہ قد تھا)

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٣- باب صفة النبي ﷺ.

(٢٦) باب صفة شعر النبي ﷺ

(۲۶) نبی کریم ﷺ کے بالوں کی کیفیت کا بیان

١٥٠٨- حديث أَنَسٍ ﷺ، قَالَ : كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجِلاً لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلاَ الْجَعْدِ ، بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ.

۱۵۰۸- حضرت انس بن مالک ؓ سے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپؐ کے بال درمیانے تھے' نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے اور نہ گھونگھریالے اور وہ کانوں اور مونڈھوں کے بیچ تک تھے۔

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ٦٨- باب الجعد.

١٥٠٩- حديث أَنَسٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ.

۱۵۰۹- حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے (سر کے) بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ٦٨- باب الجعد.

(٢٩) باب شيبه ﷺ

(۲۹) آپ ﷺ کے بڑھاپے کا بیان

١٥١٠- حديث أَنَسٍ ﷺ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا! أَخَضَبَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ : لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلاَّ قَلِيلاً.

۱۵۱۰- محمد بن سیرین ؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ نے خضاب استعمال کیا تھا؟ بولے کہ آنحضرت ﷺ کے بال ہی بہت کم سفید ہوئے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٧٧- كتاب اللباس : ٦٦- باب ما يذكر في الشيب.

١٥١١- حديث أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ ﷺ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى ، الْعَنْفَقَةَ.

۱۵۱۱- حضرت ابو جحیفہ سوائی ؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا' آپ کے نچلے ہونٹ مبارک کے نیچے ٹھوڑی کے کچھ بال سفید تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٣- باب صفة النبي ﷺ.

١٥١٢- حديث أَبِي جُحَيْفَةَ ﷺ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَكَانَ الْحَسَنُ ابْنُ

۱۵۱۲- حضرت ابو جحیفہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے' حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما

عَلِيٌّ ، عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ ، يُشْبِهُهُ.

میں آپ کی شباہت پوری طرح موجود تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٣- باب صفة النبي ﷺ.

(٣٠) باب إثبات خاتم النبوة وصفته ومحله من جسده ﷺ

(۳۰) مہر نبوت کا ثبوت' اس کی صفات اور جسد اطہر میں اس کا مقام

١٥١٣- حديث السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ﷺ، قَالَ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ. فَمَسَحَ رَأْسِي ، وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

۱۵۱۳- حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری خالہ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو کیا' اور میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کی کمر کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ کے کندھوں کے درمیان ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی (یا کبوتر کا انڈا) (وضو کا بچا ہوا پانی پاک تھا تب ہی تو اسے پیا گیا۔ پس جو لوگ آب مستعمل کو ناپاک کہتے ہیں وہ بالکل غلط کہتے ہیں)

أخرجه البخاري في : ٤- كتاب الوضوء : ٤٠- باب استعمال فضل وضوء الناس.

(٣١) باب في صفة النبي ﷺ ومبعثه وسنه

(۳۱) نبی کریم ﷺ کا حلیہ اور بعثت کا بیان

١٥١٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ. يَصِفُ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلا بِالْقَصِيرِ ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ ، لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ ، وَلاَ آدَمَ ، لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ ، وَلاَ سَبْطٍ رَجِلٍ ؛ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ ، فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ،

۱۵۱۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے اوصاف مبارکہ بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ آپ درمیانہ قد تھے' نہ بہت لمبے اور نہ چھوٹے قد والے' رنگ کھلتا ہوا تھا (سرخ و سفید) نہ خالی سفید تھے اور نہ بالکل گندم گوں' آپ کے بال نہ بالکل مڑے ہوئے سخت قسم کے تھے اور نہ سیدھے لٹکے ہوئے ہی تھے۔ نزول وحی کے وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ مکہ میں آپ نے دس سال تک قیام فرمایا اور اس پورے عرصہ میں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی آپ کا قیام دس سال تک رہا۔ آپ کے سر اور

☆ حضرت السائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ ابو یزید کندی مدنی ہے' ۲ھ میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے۔ آپ کے سن وفات میں اختلاف ہے ۸۲ یا ۹۱ یا ۹۲ یا ۹۳ ہجری میں وفات پائی۔

وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں ہوئے تھے۔

أخرجه البخاري في: ٦١- كتاب المناقب: ٢٣- باب صفة النبي ﷺ.

(٣٢) باب كم سنّ النبيّ ﷺ يوم قبض

(۳۲) وفات کے وقت نبی کریم ﷺ کی عمر

١٥١٥- حديث عَائِشَةَ رَضِي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ.

۱۵۱۵- حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

أخرجه البخاري في: ٦١- كتاب المناقب: ١٩- باب وفاة النبي ﷺ.

(٣٣) باب كم أقام النبي ﷺ بمكة والمدينة

(۳۳) نبی کریم ﷺ نے مکہ و مدینہ میں کتنی دیر قیام فرمایا

١٥١٦- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَكَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمَكَّةَ ثَلاثَ عَشْرَةَ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ.

۱۵۱۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نبوت کے بعد مکہ میں تیرہ سال قیام کیا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی۔

أخرجه البخاري في: ٦٣- كتاب مناقب الأنصار: ١٤- باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة.

(٣٤) باب في اسمائه ﷺ

(۳۴) رسول اللہ ﷺ کے مختلف نام

١٥١٧- حديث جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ؛ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِي الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ.

۱۵۱۷- حضرت جبیر بن مطعم ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد، احمد اور ماحی ہوں (یعنی مٹانے والا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ تمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہوگا اور میں "عاقب" ہوں یعنی خاتم الانبیاء ہوں۔

أخرجه البخاري في: ٦١- كتاب مناقب الأنصار: ١٧- باب ما جاء في اسماء رسول الله ﷺ.

(٣٥) باب علمه ﷺ وشدة خشيته

(۳۵) آپ ﷺ کا علم اور آپ اللہ سے بہت ڈرتے تھے

١٥١٨ – حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا ، فَرَخَّصَ فِيهِ. فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَخَطَبَ ، فَحَمِدَ اللهَ ، ثُمَّ قَالَ : «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟ فَوَاللهِ! إِنِّي لأَعْلَمُهُمْ بِاللهِ ، وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً».

۱۵۱۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کام کیا اور لوگوں کو بھی اس کی اجازت دے دی لیکن کچھ لوگوں نے اس کا نہ کرنا اچھا جانا۔ جب آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اس کام سے پرہیز کرتے ہیں' جو میں کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم میں اللہ کو ان سب سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٧٢- باب من لم يواجه الناس بالعتاب.

(٣٦) باب وجوب اتباعه ﷺ

(۳۶) رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے

١٥١٩ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ. فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ : سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ. فَأَبَى عَلَيْهِ. فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، لِلزُّبَيْرِ : «اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ» فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ : أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟! فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، ثُمَّ قَالَ : «اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ».

۱۵۱۹۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک انصاری مرد نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے حرہ کے نالے میں' جس کا پانی مدینہ کے لوگ کھجور کے درختوں کو دیا کرتے تھے' اپنے جھگڑے کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ انصاری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا پانی کو آگے جانے دو لیکن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا۔ اور یہی جھگڑا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش تھا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ (پہلے اپنا باغ) سینچ لے پھر اپنے پڑوسی بھائی کے لئے جلدی جانے دے۔ اس پر انصاری کو غصہ آ گیا۔ اور انہوں نے کہا' ہاں زبیر آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں نا! بس رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اے زبیر تم سیراب کر لو۔ پھر پانی کو اتنی دیر تک روکے رکھو کہ وہ منڈیروں تک چڑھ جائے۔

☆ حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ قریش کے گنے چنے خطباء میں سے تھے۔ حجاز میں آپ کی خلافت کی بیعت ہوئی تھی اور نو سال تک برقرار رہی۔ یرموک' قسطنطنیہ اور مغرب کی جانب فتوحات میں شریک ہوئے۔ جنگ جمل میں اپنی خالہ حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھے۔ ان کے زمانہ میں درہموں پر جو نقش تھا وہ اس طرح محمد رسول اللہ۔ امر اللہ بالوفاء والعدل۔ آپ ۳۳ احادیث کے راوی ہیں۔ ایک متفق علیہ ہے۔ حجاج بن یوسف ثقفی نے آپ کو منگل کے دن ۱۷ جمادی الثانیہ ۷۳ ہجری کو مکہ میں سولی پر لٹکا دیا۔

١٥٢٠- حديث فَقَالَ الزُّبَيْرُ : وَاللهِ! إِنِّي لأَحْسِبُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ - ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ -.

۱۵۲۰- حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! میرا تو خیال ہے کہ یہ آیت اسی بات میں نازل ہوئی ہے "ہرگز نہیں، تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے، جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو حکم نہ تسلیم کر لیں، پھر تو جو فیصلے ان میں کر دے ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرماں برداری کے ساتھ قبول کر لیں۔" (النساء:۶۵)

أخرجهما البخاري في : ٤٢- كتاب المساقاة : ٦- باب سكر الأنهار.

(٣٧) باب توقيره ﷺ وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه أو لا يتعلق به تكليف ، وما لا يقع ، ونحو ذلك

(۳۷) رسول اللہ ﷺ کی توقیر اور آپ سے بہت زیادہ اور غیر ضروری اور ناممکن قسم کے سوالات پوچھنے کی ممانعت

١٥٢١- حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْئَلَتِهِ».

۱۵۲۱- حضرت سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہیں تھی اور اس کے سوال کی وجہ سے وہ حرام کر دی گئی۔"

أخرجه البخاري في : ٩٦- كتاب الاعتصام : ٣- باب ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لا يعنيه.

١٥٢٢- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، خُطْبَةً ، مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ. قَالَ : «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا» قَالَ : فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وُجُوهَهُمْ ، لَهُمْ خَنِينٌ. فَقَالَ رَجُلٌ : مَنْ أَبِي؟ قَالَ : «فُلاَنٌ» فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ -

۱۵۲۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا خطبہ دیا کہ میں نے ویسا خطبہ کبھی نہیں سنا تھا، آپ نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں بھی معلوم ہوتا تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ بیان کیا کہ پھر حضور ﷺ کے صحابہ نے اپنے چہرے چھپا لئے۔ باوجود ضبط کے ان کے رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ایک صحابی نے اس موقعہ پر پوچھا، میرے والد کون ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ فلاں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔" (المائدہ:۱۰۱)

﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾.

أخرجه البخاري في: ٦٥ كتاب التفسير: ٥ سورة المائدة: ١٢ باب لاتسألوا عن أشياء إن تبدلكم تسؤكم

١٥٢٣- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْئَلَةَ، فَغَضِبَ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: «لاَ تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلاَّ بَيَّنْتُهُ لَكُمْ» فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالاً فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لاَفٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي. فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لاَحَى الرِّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «حُذَافَةُ» ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ، فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولاً، نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ، إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ».

۱۵۲۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کئے۔ اور جب بہت زیادہ سوال کئے تو آنحضرت ﷺ کو ناگواری ہوئی' پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا' آج تم مجھ سے جو بات بھی پوچھو گے میں بتاؤں گا۔ اس وقت میں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابہ اپنے کپڑوں میں سر لپیٹے ہوئے رو رہے تھے۔ ایک صاحب جن کا اگر کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا کسی اور کی طرف (طعنہ کے طور پر) منسوب کیا جاتا تھا۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ' میرے باپ کون ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حذافہ! اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا ہم اللہ سے راضی ہیں کہ وہ ہمارا رب ہے' اسلام سے کہ وہ دین ہے' محمد ﷺ سے کہ وہ سچے رسول ہیں۔ ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' آج کی طرح خیر و شر کے معاملہ میں میں نے کوئی دن نہیں دیکھا۔ میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی اور میں نے انہیں دیوار کے اوپر دیکھا۔

أخرجه البخاري في: ٨٠ كتاب الدعوات: ٣٥- باب التعوذ من الفتن.

١٥٢٤- حديث أَبِي مُوسَى، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ. ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: «سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ» قَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ:

۱۵۲۴۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ ایسی باتیں دریافت کی گئیں کہ آپ کو برا معلوم ہوا۔ اور جب (اس قسم کے سوالات کی) آپ پر بہت زیادتی کی گئی تو آپ کو غصہ آگیا۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا (اچھا اب) مجھ سے جو چاہو پوچھو۔ تو ایک شخص نے

«أَبُوكَ حُذَافَةُ» فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ : مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ : «أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ» فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا' اور اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ مبارک کا حال دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! ہم (ان باتوں کے دریافت کرنے سے جو آپ کو ناگوار ہوں) اللہ عزو جل سے توبہ کرتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٢٨- باب الغضب في الموعظة والتعليم إذا رأى ما يكره.

(٣٩) باب فضل النظر إليه ﷺ وتمنيه

(۳۹) رسول اللہ ﷺ کے دیدار کی فضیلت اور اس کی خواہش

١٥٢٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ».

۱۵۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تم پر ایک ایسا دور بھی آنے والا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے سارے گھربار اور مال و دولت سے بڑھ کر مجھ کو دیکھ لینا زیادہ پسند کرے گا۔"

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

(٤٠) باب فضائل عيسى عليه السلام

(۴۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل

١٥٢٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ ، وَالأَنْبِيَاءُ أَوْلاَدُ عَلاَّتٍ ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ».

۱۵۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ میں ابن مریمؑ سے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوں۔ انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں اور میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٤٨- باب واذكر في الكتاب مريم.

١٥٢٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ:

۱۵۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلاَّ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ ، حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ ، غَيْرَ مَرْيَمَ ، وَابْنِهَا».

ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ : -﴿ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾-.

اللہ ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا کہ ہر ایک بنی آدم جب پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے اور بچہ شیطان کے چھونے سے زور سے چیختا ہے۔ سوائے مریمؑ اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ (اس کی وجہ حضرت مریمؑ کی والدہ کی یہ دعا ہے کہ اے اللہ!) میں اسے (مریمؑ کو) اور اس کی اولاد کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٤٤- باب قول الله تعالى - واذكر في الكتاب مريم.

١٥٢٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلاً يَسْرِقُ. فَقَالَ لَهُ : أَسَرَقْتَ؟ قَالَ : كَلاَّ ، وَاللهِ! الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ. فَقَالَ عِيسَى : آمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي».

۱۵۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا پھر اس سے دریافت فرمایا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا ہرگز نہیں' اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں (اس پر) حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں کو دھوکا ہوا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٤٨- باب واذكر في الكتاب مريم.

(٤١) باب من فضائل إبراهيم الخليل ﷺ

(۴۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فضائل

١٥٢٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً ، بِالْقَدُّومِ».

۱۵۲۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں بسولے سے ختنہ کیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٨- باب قول الله تعالى - ﴿واتخذ الله إبراهيم خليلاً﴾-.

۱۵۲۹- اسی عمر میں حضرت ابراہیم کو ختنے کا حکم آیا۔ استرہ پاس نہ تھا۔ اس لیے حکم الٰہی کی تعمیل میں خود ہی بسولے سے ختنہ کر لیا۔ بعض منکرین حدیث نے اس حدیث پر بھی اعتراض کیا ہے جو ان کی حماقت کی دلیل ہے۔ جب ایک انسان خود کشی کر سکتا ہے' خود اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کاٹ سکتا ہے تو حضرت ابراہیم کا خود بسولے سے ختنہ کر لینا کون سا موجب تعجب ہے۔ اور اسی (۸۰) سال کی عمر میں ختنے پر اعتراض کرنا بھی حماقت ہے۔ جب حکم الٰہی ہوا اس کی تعمیل کی گئی۔ (راز)

١٥٣٠- حديث أَبِي هُرَيْـرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُـولَ اللهِ ﷺ ، قَـالَ : «نَحْـنُ أَحَـقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ ، إِذْ قَالَ - رَبِّ أَرِنِـي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَـالَ أَوَلَـمْ تُؤْمِـنْ قَـالَ بَلَى وَلَكِـنْ لِيَطْمَئِـنَّ قَلْبِـي - وَيَرْحَـمُ اللهُ لُوطًا ، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَـى رُكْـنٍ شَـدِيدٍ. وَلَو لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لأَجَبْتُ الدَّاعِيَ».

۱۵۳۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہم حضرت ابراہیمؑ کے مقابلے میں شک کرنے کے زیادہ مستحق ہیں جب کہ انہوں نے کہا تھا کہ میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا تم ایمان نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، لیکن یہ صرف اس لئے تاکہ میرے دل کو زیادہ اطمینان ہو جائے۔ اور اللہ لوطؑ پر رحم کرے کہ وہ زبردست رکن (یعنی خداوند کریم) کی پناہ لیتے تھے۔ اور اگر میں اتنی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت تک یوسفؑ رہے تھے تو میں بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ١١- باب قوله عزوجل - ﴿ونبئهم عن ضيف إبراهيم﴾-.

١٥٣١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : «لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْـهِ السَّـلاَمُ ، إِلاَّ ثَلاَثَ كَذَبَاتٍ : ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ. قَوْلُهُ - ﴿إِنِّي سَقِيمٌ﴾ - وَقَوْلُـهُ - ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هذَا﴾-. وَقَالَ : بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ ، إِذْ أَتَـى عَلَـى جَبَّـارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ. فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ هٰهُنَا رَجُلاً مَعَهُ امْـرَأَةٌ مِـنْ أَحْسَـنِ النَّـاسِ ، فَأَرْسَـلَ إِلَيْـهِ ، فَسَأَلَهُ عَنْهَـا ، فَقَـالَ : مَـنْ هـذِهِ؟ قَـالَ : أُخْتِي. فَأَتَى سَارَةَ ، قَالَ : يَا سَـارَةُ! لَيْـسَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ مُؤْمِـنٌ غَـيْرِي وَغَـيْرُكِ ،

۱۵۳۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا دو ان میں سے خالص اللہ کی رضا کے لئے تھے۔ ایک تو ان کا فرمانا (بطور توریہ کے) کہ "میں بیمار ہوں" اور دوسرا ان کا یہ فرمانا کہ "بلکہ یہ کام تو ان کے بڑے (بت) نے کیا ہے" اور بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سارہؑ ظالم بادشاہ کی حدود سلطنت سے گزرے تھے۔ بادشاہ کو خبر ملی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کی ایک خوب صورت ترین عورت ہے۔ بادشاہ نے حضرت ابراہیمؑ کے پاس اپنا آدمی بھیج کر انہیں بلوایا اور حضرت سارہ علیہا السلام کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہیں۔ پھر آپ حضرت سارہؑ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے سارہ! یہاں میرے اور تمہارے سوا اور کوئی بھی مومن نہیں ہے اور اس بادشاہ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے کہہ دیا کہ تم میری (دینی

۱۵۳۱- روایت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق تین بار جھوٹ بولنے کا ذکر ہے جو حقیقت میں جھوٹ نہ تھے۔ کیونکہ جھوٹ انبیاء کی شان سے بہت بعید ہے۔ اس کو توریہ کہا جاتا ہے (یعنی ذو معنی الفاظ)۔ (راز)

وَإِنَّ هذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي ، فَلاَ تُكَذِّبِينِي. فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا. فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ ، فَأُخِذَ. فَقَالَ : اُدْعِي اللّٰهَ لِي ، وَلاَ أَضُرُّكِ. فَدَعَتِ اللّٰهَ ، فَأُطْلِقَ. ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ ، فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ. فَقَالَ : اُدْعِي اللّٰهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكِ. فَدَعَتْ ، فَأُطْلِقَ. فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ ، إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ. فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ. فَأَتَتْهُ ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي. فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ ، مَهْيَا. قَالَتْ. رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ (أَوِ الْفَاجِرِ) فِي نَحْرِهِ ، وَأَخْدَمَ هَاجَرَ».

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ : تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ.

اعتبار سے) بہن ہو۔ اس لئے اب تم کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے میں جھوٹا بنوں۔ پھر اس ظالم نے حضرت سارہ کو بلوایا اور جب وہ اس کے پاس گئیں تو اس نے ان کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن فوراً ہی پکڑ لیا گیا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ میرے لئے اللہ سے دعا کرو (کہ اس مصیبت سے نجات دے) میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا' چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور چھوڑ دیا گیا۔ لیکن پھر دوسری مرتبہ اس نے ہاتھ بڑھایا اور اس مرتبہ بھی اسی طرح پکڑ لیا گیا' بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت' اور پھر کہنے لگا کہ اللہ سے میرے لئے دعا کرو' میں اب تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاؤں گا۔ حضرت سارہؑ نے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے کسی خدمت گار کو بلا کر کہا کہ تم لوگ میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو' یہ تو کوئی سرکش جن ہے (جاتے ہوئے) حضرت سارہؑ کو اس نے حضرت ہاجرہؑ خدمت کے لیے دیں۔ جب حضرت سارہ آئیں تو حضرت ابراہیمؑ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کا حال پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر یا (یہ کہا کہ) فاجر کے فریب کو اسی کے منہ پر دے مارا اور ہاجرہ کو خدمت کے لئے دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے بنی ماء السماء (اے آسمانی پانی کی اولاد یعنی اہل عرب) تمہاری والدہ یہی (حضرت ہاجرہؑ) ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٨- باب قول الله تعالى - ﴿واتخذ الله إبراهيم خليلاً﴾-

(٤٢) باب من فضائل موسى ﷺ.

(۴۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل

١٥٣٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً ، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. وَكَانَ مُوسَى يَغْتَسِلُ وَحْدَه. فَقَالُوا : وَاللّٰهِ! مَا

۱۵۳۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل ننگے ہو کر اس طرح نہاتے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھتا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا پردہ سے غسل فرماتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ بخدا موسیٰ کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں صرف یہ چیز مانع ہے کہ آپ

يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلاَّ أَنَّهُ آدَرُ. فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَخَرَجَ مُوسَى فِي إِثْرِهِ يَقُولُ: ثَوْبِي يَا حَجَرُ! حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى، فَقَالُوا: وَاللهِ! مَا بِمُوسَى مِن بَأْسٍ. وَأَخَذَ ثَوْبَهُ، فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا».

فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: وَاللهِ! إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ، سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ، ضَرْبًا بِالْحَجَرِ.

کے خصئے بڑھے ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے' اور آپ نے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا۔ اتنے میں پتھر کپڑوں کو لے بھاگا۔ اور موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے پیچھے بڑی تیزی سے دوڑے۔ آپ کہتے جاتے تھے۔ اے پتھر میرا کپڑا دے۔ اے پتھر میرا کپڑا دے۔ اس عرصہ میں بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو ننگا دیکھ لیا۔ اور کہنے لگے کہ بخدا موسیٰ کو کوئی بیماری نہیں اور موسیٰ علیہ السلام نے کپڑا لیا اور پتھر کو مارنے لگے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا اس پتھر پر چھ یا سات مار کے نشان باقی ہیں۔

أخرجه البخاري في: ٥- كتاب الغسل: ٢٠- باب من اغتسل عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الْخَلْوَةِ.

١٥٣٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: «أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ. فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ. فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لاَ يُرِيدُ الْمَوْتَ! فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ. وَقَالَ: اِرْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ. فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ، بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ. قَالَ: أَيْ رَبِّ! ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ. قَالَ: فَالآنَ. فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ».

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ،

۱۵۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ملک الموت (آدمی کی شکل میں) موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجے گئے۔ وہ جب آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے (نہ پہچان کر) انہیں ایک زور کا طمانچہ مارا اور ان کی آنکھ پھوڑ ڈالی۔ وہ واپس اپنے رب کے حضور میں پہنچے۔ اور عرض کیا کہ یا اللہ تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پہلے کی طرح کر دی اور فرمایا کہ دوبارہ جا اور ان سے کہہ کہ آپ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیے اور پیٹھ کے جتنے بال آپ کے ہاتھ تلے آجائیں ان کے ہر بال کے بدلے ایک سال کی زندگی دی جاتی ہے۔ (موسیٰ علیہ السلام تک جب اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچا تو) آپ نے کہا کہ اے اللہ! پھر کیا ہو گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر بھی موت آنی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بولے تو ابھی کیوں نہ آجائے۔ پھر انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ انہیں ایک پتھر کی مار پر ارض مقدس سے قریب کر دیا جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبر دکھاتا کہ لال ٹیلے

عِنْدَ الْكَثِيبِ الأَحْمَرِ».

کے پاس راستے کے قریب ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٦٩- باب من أحب الدفن في الأرض المقدسة.

١٥٣٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلاَنِ ، رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ. قَالَ الْمُسْلِمُ : وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ! فَقَالَ الْيَهُودِيُّ : وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ! فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ ، عِنْدَ ذلِكَ، فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ. فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَأَخْبَرَه بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ. فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمَ ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذلِكَ ، فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي ، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ».

۱۵۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو شخصوں نے جن میں ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی' ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ مسلمان نے کہا' اس ذات کی قسم جس نے محمد (ﷺ) کو تمام دنیا والوں پر بزرگی دی۔ اور یہودی نے کہا' اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تمام دنیا والوں پر بزرگی دی۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر یہودی کے طمانچہ مارا۔ وہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور مسلمان کے ساتھ اپنے واقعہ کو بیان کیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے اس مسلمان کو بلایا اور اس سے واقعہ کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے آپ کو اس کی تفصیل بتا دی۔ آپ نے اس کے بعد فرمایا۔ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو۔ لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے' میں بھی بے ہوش ہو جاؤں گا۔ بے ہوشی سے ہوش میں آنے والا سب سے پہلا شخص میں ہوں گا لیکن موسیٰ علیہ السلام کو عرش الٰہی کا کنارہ پکڑے ہوئے پاؤں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں ہونے کے باوجود مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے' یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں رکھا ہے جو بے ہوشی سے مستثنیٰ ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٤٤- كتاب الخصومات : ١- باب ما يذكر في الإشخاص والخصومة بين المسلم واليهود.

١٥٣٥- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، جَاءَ يَهُودِيٌّ. فَقَالَ : يَا أَبَا الْقَاسِمِ! ضَرَبَ

۱۵۳۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی آیا اور کہا۔ اے ابوالقاسم! آپ کے اصحاب میں سے ایک نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا' کس نے؟ اس نے کہا کہ ایک

وَجْهِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ : «مَنْ؟» قَالَ : رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ. قَالَ : «ادْعُوهُ» فَقَالَ : «أَضَرَبْتَهُ؟» قَالَ : سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ ، وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ! قُلْتُ : أَيْ خَبِيثُ! عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ تُخَيِّرُوا بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ. فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الأُولَى؟».

انصاری نے۔ آپؐ نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ وہ آئے تو آنحضرت ﷺ نے پوچھا۔ کیا تم نے اسے مارا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اسے بازار میں یہ قسم کھاتے سنا۔ اس ذات کی قسم! جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر بزرگی دی۔ میں نے کہا' او خبیث! کیا محمد ﷺ پر بھی! مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا' دیکھو انبیاء میں باہم ایک دوسرے پر اس طرح بزرگی نہ دیا کرو۔ لوگ قیامت میں بے ہوش ہو جائیں گے۔ اپنی قبر سے سب سے پہلے نکلنے والا میں ہی ہوں گا۔ لیکن میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش الٰہی کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہوں گے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا انہیں پہلی بے ہوشی جو طور پر ہو چکی ہے وہی کافی ہوگی۔

أخرجه البخاري في : ٤٤- كتاب الخصومات : ١- باب في الإشخاص والخصومة بين المسلم واليهود.

(٤٣) باب في ذكر يونس عليه السلام وقول النبيّ ﷺ لا ينبغي لعبد أن يقول أنا خير من يونس بن متّى

(۴۳) حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ کسی کو لائق نہیں یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں

١٥٣٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى».

۱۵۳۶- حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کسی شخص کے لئے یہ کہنا لائق نہیں کہ میں حضرت یونس بن متی سے افضل ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٣٥ - باب قول الله تعالى - ﴿وإن يونس لمن المرسلين﴾-.

١٥٣٧ – حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى» وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.

۱۵۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی سے بہتر قرار دے۔ آپؐ نے ان کے والد کی طرف منسوب کرکے ان کا نام لیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٢٤ - باب قول الله تعالى - ﴿وهل أتاك حديث موسى﴾-.

(٤٤) باب من فضائل يوسف عليه السلام

(۴۴) حضرت یوسف علیہ السلام کے فضائل

١٥٣٨ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ : «أَتْقَاهُمْ» فَقَالُوا : لَيْسَ عَنْ هذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ : «فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ» قَالُوا : لَيْسَ عَنْ هذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ : «فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقِهُوا».

۱۵۳۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا سب سے شریف کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔ صحابہ نے عرض کیا ہم حضور ﷺ سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ آپؐ نے فرمایا پھر اللہ کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ (سب سے زیادہ شریف ہیں) صحابہ نے کہا کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھتے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھا عرب کے خاندانوں کے متعلق تم پوچھنا چاہتے ہو۔ سنو جاہلیت میں جو شریف تھے اسلام میں بھی وہ شریف ہیں جب کہ دین کی سمجھ انہیں آجائے۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٨- باب قول الله تعالى - ﴿واتخذ الله إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً﴾-.

(٤٦) باب من فضائل الخضر عليه السلام

(۴۶) خضر علیہ السلام کے فضائل

١٥٣٩ – حديث أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : «قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَسُئِلَ : أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ. فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ. فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ

۱۵۳۹۔ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ایک روز) موسیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر بنی اسرائیل میں خطبہ دیا' تو آپ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ہوں۔ اس وجہ سے اللہ کا غصہ ان پر ہوا کہ انہوں نے علم کو خدا کے حوالے کیوں نہ کر دیا۔ تب اللہ نے ان کی طرف وحی

عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ: يَا رَبِّ! وَكَيْفَ بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ : احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ ، فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ. فَانْطَلَقَ ، وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ يُوشَعُ بْنِ نُونٍ ، وَحَمَلَا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ ، حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ ، وَضَعَا رُؤُوسَهُمَا وَنَامَا. فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا. وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا. فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا. فَلَمَّا أَصْبَحَ ، قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ : آتِنَا غَدَاءَنَا ، لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هذَا نَصَبًا. وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ. فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ : أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ. قَالَ مُوسَى: ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي. فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا. فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ ، إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ (أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ) فَسَلَّمَ مُوسَى. فَقَالَ الْخَضِرُ : وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ فَقَالَ : أَنَا مُوسَى. فَقَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا؟ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا

بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ دریاؤں کے سنگم پر ہے۔ (جہاں فارس اور روم کے سمندر ملے ہیں) وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے' موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پروردگار! میری ان سے ملاقات کیسے ہو؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لو' پھر جہاں تم اس مچھلی کو گم کردو گے تو وہ بندہ تمہیں (وہیں) ملے گا۔ تب موسیٰ علیہ السلام چلے' اور ساتھ میں اپنے خادم یوشع بن نون کو لے لیا' اور انہوں نے زنبیل میں مچھلی رکھ لی' جب (ایک) پتھر کے پاس پہنچے' دونوں اپنے سر اس پر رکھ کر سو گئے' اور مچھلی زنبیل سے نکل کر دریا میں اپنی راہ بناتی چلی گئی' اور یہ بات موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کے لئے بے حد تعجب کی تھی۔ پھر دونوں باقی رات اور دن میں (جتنا وقت باقی تھا) چلتے رہے' جب صبح ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے خادم سے کہا' ہمارا ناشتہ لاؤ' اس سفر میں ہم نے (کافی) تکلیف اٹھائی ہے' اور موسیٰ علیہ السلام بالکل نہیں تھکے تھے' مگر جب اس جگہ سے آگے نکل گئے' جہاں تک انہیں جانے کا حکم ملا تھا۔ تب ان کے خادم نے کہا۔ کیا آپ نے دیکھا تھا' کہ جب ہم صخرہ کے پاس ٹھیرے تھے تو میں مچھلی کا ذکر بھول گیا' (یہ سن کر) موسیٰ بولے کہ یہ ہی جگہ ہے جس کی ہمیں تلاش تھی' تو وہ پچھلے پاؤں واپس ہو گئے' جب پتھر تک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے (موجود ہے) موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا' خضر علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں؟ پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ خضر بولے کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ انہوں نے جواب دیا ہاں' پھر کہا کیا میں آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں' تاکہ آپ مجھے ہدایت کی وہ باتیں بتائیں جو خدا نے خاص آپ ہی کو سکھلائی ہیں؟ خضرؑ بولے کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ اے موسیٰ! مجھے اللہ نے ایسا علم دیا ہے جسے تم نہیں جانتے' اور تم کو جو علم دیا ہے اسے میں نہیں جانتا۔ (اس پر)

مُوسَى! إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ لاَ تَعْلَمُهُ أَنْتَ ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ لاَ أَعْلَمُهُ. قَالَ : سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَلاَ أَعْصِي لَكَ أَمْرًا. فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ ، لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ. فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ ، فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا ، فَعُرِفَ الْخَضِرُ ، فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ. فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ، فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ. فَقَالَ الْخَضِرُ : يَا مُوسَى! مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلاَّ كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ. فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ. فَقَالَ مُوسَى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ ، عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا! قَالَ : أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا. قَالَ : لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ فَكَانَتِ الأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا. فَانْطَلَقَا ، فَإِذَا غُلاَمٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلاَهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ. فَقَالَ مُوسَى : أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ؟ قَالَ : أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ خدا نے چاہاتو آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر دریا کے کنارے کنارے پیدل چلے' ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی' کہ ایک کشتی ان کے سامنے سے گذری' تو کشتی والوں سے انہوں نے کہا کہ ہمیں بٹھالو۔ خضر علیہ السلام کو انہوں نے پہچان لیا' اور بغیر کرایہ کے سوار کرلیا۔ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی' پھر سمندر میں اس نے ایک یا دو چونچیں ماریں (اسے دیکھ کر) خضر علیہ السلام بولے کہ اے موسیٰؑ! میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی کم کیا ہو گا جتنا اس چڑیا نے سمندر (کے پانی) سے' پھر خضرؑ نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ نکال ڈالا' موسیٰؑ نے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرایہ لئے بغیر (مفت میں) سوار کیا۔ اور آپ نے ان کی کشتی (کی لکڑی) اکھاڑ ڈالی تاکہ یہ ڈوب جائیں' خضرؑ بولے کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے؟ (اس پر) موسیٰؑ نے جواب دیا کہ بھول پر میری گرفت نہ کریں۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر یہ پہلا اعتراض کیا تھا۔ پھر دونوں چلے (کشتی سے اتر کر) ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا' خضرؑ نے اوپر سے اس کا سر پکڑ کر ہاتھ سے اسے الگ کر دیا۔ موسیٰؑ بول پڑے کہ آپ نے ایک بے گناہ بچے کو بغیر کسی جانی حق کے مار ڈالا۔ا خضرؑ بولے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ پھر دونوں چلتے رہے' حتیٰ کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے' ان سے کھانا لینا چاہا۔ انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے وہیں دیکھا کہ ایک دیوار اسی گاؤں میں گرنے کے قریب تھی' خضرؑ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰؑ بول اٹھے کہ اگر آپ چاہتے تو (گاؤں والوں سے) اس کام کی مزدوری لے سکتے تھے۔ خضرؑ نے کہا کہ (بس اب) ہم اور تم میں جدائی کا وقت آ

فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا ، فَأَبَوا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا ، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ ، فَأَقَامَهُ. قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ. فَقَالَ لَهُ مُوسَى : لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا. قَالَ : هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «يَرْحَمُ اللهُ مُوسى! لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا».

گیا ہے۔

جناب محبوب کبریا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ موسیٰ پر رحم کرے، ہماری تمنا تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کچھ دیر اور صبر کرتے تو مزید واقعات ان دونوں کے بیان کئے جاتے۔

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٤٤- باب ما يستحب للعالم إذا سئل أي الناس أعلم فيكل العلم إلى الله.

۱۵۳۹- امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں اس قصہ میں اسلام کے سنہری اصولوں میں سے ایک اصول کا بیان ہے۔ وہ یہ ہے کہ شریعت کے ہر کام کو تسلیم کرنا واجب ہے اگرچہ کسی بات کی حکمت عقل میں بھی نہ آتی ہو۔ یا اکثر لوگ اسے نہ سمجھتے ہوں بلکہ چاہے تمام لوگ اسے نہ سمجھتے ہوں۔ (مرتبؒ)

٤٤- كتاب فضائل الصحابة

(١) باب من فضائل أبي بكر الصديق ﷺ

١٥٤٠- حديث أَبِي بَكْرٍ ﷺ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَا فِي الْغَارِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لأَبْصَرَنَا. فَقَالَ: «مَا ظَنُّكَ، يَا أَبَابَكْرٍ! بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا؟».

۴۴- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل

(ا) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۴۰- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم غار ثور میں چھپے تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر مشرکین کے کسی آدمی نے اپنے قدموں پر نظر ڈالی تو وہ ضرور ہم کو دیکھ لے گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! ان دو کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔

أخرجه البخاري في: ٦٢- كتاب فضائل الصحاب النبي ﷺ: ٢- باب مناقب المهاجرين وفضلهم.

١٥٤١- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: «إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ» فَبَكَى أَبُوبَكْرٍ، وَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. فَعَجِبْنَا لَهُ، وَقَالَ النَّاسُ: اُنْظُرُوا إِلَى هذَا الشَّيْخِ، يُخْبِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ.

۱۵۴۱- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے پھر فرمایا اپنے ایک نیک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ دنیا کی نعمتوں میں سے جو وہ چاہے اسے اپنے لئے پسند کر لے یا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے (آخرت میں) اسے پسند کر لے۔ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے ہاں ملنے والی چیز کو پسند کر لیا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا ہمارے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ (حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں) ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس رونے پر حیرت ہوئی، بعض لوگوں نے کہا ان بزرگوں کو دیکھئے حضور ﷺ تو ایک بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتوں اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں سے کسی کے پسند کرنے کا اختیار دیا تھا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ حضور پر فدا ہوں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ ہی کو ان دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اس بات سے واقف تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی صحبت اور مال کے

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَابَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً مِنْ أُمَّتِي لاَتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ ، إِلاَّ خُلَّةَ الإِسْلاَمِ. لاَ يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلاَّ خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ».

ذریعہ مجھ پر صرف ایک ابوبکر ہیں۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا جانی دوست بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا البتہ اسلامی رشتہ ان کے ساتھ کافی ہے۔ مسجد میں کوئی دروازہ اب کھلا ہوا باقی نہ رکھا جائے سوائے ابوبکر کے گھر کی طرف کھلنے والے دروازے کے۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٤٥ - باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة.

١٥٤٢- حديث عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلاَسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : «عَائِشَةُ» فَقُلْتُ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : «أَبُوهَا» ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ. قَالَ : «ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ» فَعَدَّ رِجَالاً.

۱۵۴۲۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں غزوہ ذات السلاسل کے لئے بھیجا (عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ سے۔ میں نے پوچھا' اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے باپ سے۔ میں نے پوچھا' اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب سے۔ اس طرح آپ نے کئی آدمیوں کے نام لئے۔ (رضی اللہ عنہم)

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٥- باب قول النبي ﷺ ﴿لو كنت متخذاً خليلاً﴾.

١٥٤٣- حديث جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ ، قَالَ : أَتَتْ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ. قَالَتْ : أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تَقُولُ : الْمَوْتَ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : «إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَابَكْرٍ».

۱۵۴۳۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ پھر آئیو۔ اس نے کہا' اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو۔۔۔۔۔۔؟ گویا وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاسکو تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی آنا۔

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٥- باب قول النبي ﷺ ﴿لو كنت متخذاً خليلاً﴾.

١٥٤٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ :

۱۵۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ ، صَلاَةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : «بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا. فَقَالَتْ : إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا ؛ إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ» فَقَالَ النَّاسُ : سُبْحَانَ اللهِ! بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ : «فَإِنِّي أُومِنُ بِهٰذَا ، أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ» وَمَا هُمَا ثَمَّ (وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ : فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ ، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ : هٰذَا ، اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي ، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ ، يَوْمَ لاَ رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟» فَقَالَ النَّاسُ : سُبْحَانَ اللهِ! ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ؟ قَالَ : «فَإِنِّي أُومِنُ بِهٰذَا ، أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ» وَمَا هُمَا ثَمَّ.

نے صبح کی نماز پڑھی' پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ایک شخص (بنی اسرائیل کا) اپنی گائے ہانکے لئے جا رہا تھا کہ وہ اس پر سوار ہو گیا اور پھر اسے مارا۔ اس گائے نے (بقدرت الٰہی) کہا کہ ہم جانور سواری کے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔ ہماری پیدائش کھیتی کے لئے ہوئی ہے۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ! گائے بات کرتی ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی۔ حالانکہ یہ دونوں وہاں موجود بھی نہیں تھے۔ اسی طرح ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔ ریوڑ والا دوڑا اور اس نے بکری کو بھیڑیئے سے چھڑا لیا۔ اس پر بھیڑیا (بقدرت الٰہی) بولا' آج تو تم نے مجھ سے اسے چھڑا لیا لیکن درندوں والے دن میں (قرب قیامت) اسے کون بچائے گا جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا چرواہا نہ ہو گا؟ لوگوں نے کہا' سبحان اللہ! بھیڑیا باتیں کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تو اس بات پر ایمان لایا اور ابوبکر و عمر بھی۔ حالانکہ وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٥٤- باب حدثنا أبو اليمان.

(۲) باب من فضائل عمر رضي الله عنه

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٥٤٥ – حديث عَلِيٍّ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ ، فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ ، يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ ، قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ ، وَأَنَا فِيهِمْ. فَلَمْ يَرُعْنِي إِلاَّ رَجُلٌ آخِذٌ

۱۵۴۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (شہادت کے بعد) ان کی چارپائی پر رکھا گیا تو تمام لوگوں نے نعش مبارک کو گھیر لیا اور ان کے لئے (خدا سے) دعا اور مغفرت طلب کرنے لگے۔ نعش ابھی اٹھائی نہیں گئی تھی' میں بھی وہیں موجود تھا۔ اسی حالت میں اچانک

۱۵۴۴- رسول اللہ ﷺ کو حضرات شیخین کی قوت ایمان پر یقین تھا' اسی لیے آپ نے ان کو اس پر ایمان لانے میں شریک فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس نے گائے اور بھیڑیئے کو کلام کرنے کی طاقت دے دی۔ اس میں دلیل ہے کہ جانوروں کا استعمال ان ہی کاموں کے لیے ہونا چاہیے جن میں بطور عادت وہ استعمال کیے جاتے ہیں۔ (فتح الباری)

مَنْكِبِي ؛ فَإِذَا عَلِيٌّ ، فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ : مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ. وَايْمُ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ ، وَحَسِبْتُ أَنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ : «ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ».

ایک صاحب نے میرا شانہ پکڑ لیا' میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے رحمت کی اور (ان کی نعش کو مخاطب کر کے) کہا' آپ نے اپنے بعد کسی بھی شخص کو نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ اس کے عمل جیسا عمل کرتے ہوئے میں اللہ سے جاملوں' اور خدا کی قسم مجھے تو (پہلے سے) یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا۔ میرا یہ یقین اس وجہ سے تھا کہ میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے تھے کہ "میں' ابوبکر اور عمر گئے۔ میں' ابوبکر اور عمر داخل ہوئے۔ میں' ابوبکر اور عمر باہر آئے"

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٦- باب مناقب عمر ابن الخطاب أبي حفص.

١٥٤٦ - حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ ، وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ ، وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ. وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ» قَالُوا : فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «الدِّينَ».

١٥٤٦۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں ایک دفعہ سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ کسی کا کرتہ سینے تک ہے اور کسی کا اس سے نیچا ہے۔ (پھر) میرے سامنے عمر بن خطاب لائے گئے۔ ان (کے بدن) پر (جو) کرتا تھا' اسے وہ گھسیٹ رہے تھے۔" (یعنی ان کا کرتہ زمین تک نیچا تھا) صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا (اس سے) "دین مراد ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٢- كتاب الإيمان : ١٥- باب تفاضل أهل الإيمان في الإعمال.

١٥٤٧ - حديث ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «بَيْنَا أَنَا

١٥٤٧۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "میں سو رہا تھا۔ (اسی حالت

١٥٤٦۔ یعنی دین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس میں اس طرح جمع ہو گیا کہ کسی اور کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کرتہ چونکہ سب سے بڑا تھا' اس لیے ان کی دینی فہم بھی اوروں سے بڑھ کر تھی۔ دین کی اس کی بیشی میں ان لوگوں کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ ایمان کم و بیش نہیں ہوتا۔ (راز)

نَائِمٌ ، أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي. ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ». قَالُوا : فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ : «الْعِلْمَ».

میں) مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا۔ میں نے (خوب اچھی طرح) پی لیا۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ تازگی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔" صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ نے فرمایا "علم"

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٢٢- باب فضل العلم.

١٥٤٨ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ ، عَلَيْهَا دَلْوٌ. فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ. ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ. وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ ، وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ. ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا ، فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ».

۱۵۴۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا "میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا' پھر ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکرؓ) نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری سی معلوم ہوئی۔ اللہ ان کی اس کمزوری کو معاف فرمائے۔ پھر اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور اسے عمر بن خطاب نے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ میں نے ایسا شہ زور پہلوان آدمی نہیں دیکھا جو عمرؓ کی طرح ڈول کھینچ سکتا ہو۔ انہوں نے اتنا پانی نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کر لیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٥- باب قول النبي ﷺ ﴿لو كنت متخذًا خليلاً﴾.

١٥٤٩ - حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ. فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا

۱۵۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنویں سے ایک اچھا خاصا بڑا ڈول کھینچ رہا ہوں' جس سے جوان اونٹنی کو دودھ پلاتے ہیں۔ پھر ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے بھی ایک یا دو ڈول کھینچے مگر کمزوری کے ساتھ اور اللہ ان کی

۱۵۴۸۔ یہ خلافت اسلامی کو سنبھالنے پر اشارہ ہے۔ جیسا کہ وفات نبوی کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ دو اڑھائی سال خلافت کے منصب پر فائز رہے اور مختلف فتنوں کی کامیابی سے سرکوبی کی۔ بعد میں فاروقی دور شروع ہوا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلافت کا حق ادا کر دیا کہ فتوحات اسلامی کا سیلاب دور دور تک پہنچ گیا اور خلافت کے ہر شعبہ میں ترقی کے دروازے کھل گئے۔ (راز)

ضَعِيفًا ، وَاللهِ يَغْفِرُ لَهُ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ».

مغفرت کرے' پھر عمرؓ آئے اور ان کے ہاتھ میں وہ ڈول ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر گیا۔ میں نے ان جیسا مضبوط اور باعظمت شخص نہیں دیکھا جو اتنی مضبوطی کے ساتھ کام کر سکتا ہو۔ انہوں نے اتنا کھینچا کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پلا کر ان کے ٹھکانوں پر لے گئے۔

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٦- باب مناقب عمر ابن الخطاب أبي حفص.

١٥٥٠- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ : لِمَنْ هذَا؟ قَالُوا : لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلاَّ عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ» قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللهِ! أَوَ عَلَيْكَ أَغَارُ؟

۱۵۵۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میں جنت میں داخل ہوا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں جنت میں گیا۔ وہاں میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمہاری غیرت مجھے معلوم تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ اے اللہ کے نبی' کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ١٠٧- باب الغيرة.

١٥٥١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، إِذْ قَالَ : «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ. فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا : لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا» فَبَكَى عُمَرُ ، وَقَالَ : عَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ؟

۱۵۵۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی' میں نے اس میں ایک عورت کو دیکھا جو ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا محل ہے۔ مجھے ان کی غیرت یاد آئی اور میں وہاں سے فوراً لوٹ آیا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور کہنے لگے' یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے ساتھ بھی غیرت کروں گا؟

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ٨- باب ما جاءَ في صفة الجنة وأنها مخلوقة.

١٥٥٢ – حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ ، وَيَسْتَكْثِرْنَهُ ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ. فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ. فَقَالَ عُمَرُ : «أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي. فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ» قَالَ عُمَرُ : فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ! كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ. ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ! أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قُلْنَ : نَعَمْ! أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ»

١٥٥٢۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت چند قریشی عورتیں (ازواج مطہرات) آپ کے پاس بیٹھی آپ سے گفتگو کر رہی تھیں' اور آپ سے (خرچ) بڑھانے کا سوال کر رہی تھیں۔ خوب آواز بلند کر کے ۔ لیکن جونہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی' وہ خواتین جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی۔ آپؐ مسکرا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو ہنساتا ہی رکھے' یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا۔ ابھی ابھی میرے پاس تھیں' لیکن جب تمہاری آواز سنی تو پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' لیکن یا رسول اللہ! آپ زیادہ اس کے مستحق تھے کہ آپ سے یہ ڈرتیں۔ پھر (ازواج مطہرات سے) کہا' اے اپنی جان کی دشمنو' مجھ سے تو تم ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں۔ ازواج مطہرات بولیں کہ واقعی یہی (بات) ہے کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے برخلاف مزاج میں بہت سخت ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' (اے عمر!) اگر شیطان بھی کہیں راستے میں تمہیں مل جائے' تو جھٹ وہ یہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق: ١١-باب صفة إبليس وجنوده.

١٥٥٣ – حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ ، جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ

١٥٥٣۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ (جو پختہ مسلمان تھے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپؐ اپنی قمیص میرے والد کے کفن کے لئے عنایت فرما دیں۔ آنحضرت ﷺ نے قمیص

أَبَاهُ ، فَأَعْطَاهُ. ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، لِيُصَلِّيَ ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! تُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ : - ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً﴾ - وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ» قَالَ : إِنَّهُ مُنَافِقٌ. قَالَ : فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللهُ - ﴿وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾-.

عنایت فرمائی۔ پھر انہوں نے عرض کی کہ آپؐ نماز جنازہ بھی پڑھا دیں۔ آنحضرت ﷺ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے بھی آگے بڑھ گئے۔ اتنے میں حضرت عمرؓ نے آپؐ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے جا رہے ہیں' جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس سے منع بھی فرما دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے۔ کہ "آپؐ ان کے لئے استغفار کریں خواہ نہ کریں۔ اگر آپؐ ان کے لئے ستر بار بھی استغفار کریں گے ------ (جب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا) اس لئے میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا۔ (شاید کہ اللہ تعالیٰ معاف کردے) حضرت عمرؓ بولے۔ لیکن یہ شخص تو منافق تھا۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ آخر آنحضرت ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ "اور ان میں سے جو کوئی مرجائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھئے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں" (التوبہ : ۸۴)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٩- سورة براءة : ١٢- باب استغفر لهم أو لا تستغفر لهم.

(٣) باب من فضائل عثمان بن عفان ﷺ

(۳) حضرت عثمان بن عفان ؓ کے فضائل

١٥٥٤- حديث أَبِي مُوسَى ﷺ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ ، فَإِذَا أَبُوبَكْرٍ ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَحَمِدَ اللهَ. ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ ، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ.

۱۵۵۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے ایک باغ (بیر اریس) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ ایک صاحب نے آکر دروازہ کھلوایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان کے لئے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر ؓ تھے۔ میں نے انہیں نبی کریم ﷺ کے فرمانے کے مطابق جنت کی خوشخبری سنائی تو انہوں نے اس پر اللہ کی حمد کی۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور دروازہ کھلوایا۔ حضور ﷺ نے اس موقعہ پر بھی یہی فرمایا کہ دروازہ ان کے لئے کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت عمرؓ تھے۔ انہیں بھی

فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَحَمِدَ اللهَ ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي : «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ» فَإِذَا عُثْمَانُ. فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ ، ثُمَّ قَالَ : اللهُ الْمُسْتَعَانُ.

جب حضور ﷺ کے ارشاد کی اطلاع سنائی تو انہوں نے بھی اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر ایک تیسرے صاحب نے دروازہ کھلوایا۔ ان کے لئے بھی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو ان مصائب اور آزمائشوں کے بعد جن سے انہیں (دنیا میں) واسطہ پڑے گا۔ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ جب میں نے ان کو حضور ﷺ کے ارشاد کی اطلاع دی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اللہ ہی مدد کرنے والا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٦- باب مناقب عمر ابن الخطاب أبي حفص القرشي.

١٥٥٥- حديث أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ. فَقُلْتُ لأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هذَا ، قَالَ : فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا ، خَرَجَ وَوَجَّهَ هٰهُنَا. فَخَرَجْتُ عَلَى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ. حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ. فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ ، وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجَتَهُ. فَتَوَضَّأَ ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ ، وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلاَّهُمَا فِي الْبِئْرِ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ. فَقُلْتُ لأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، الْيَوْمَ. فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ ،

۱۵۵۵۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے گھر میں وضو کیا اور اس ارادہ سے نکلے کہ آج دن بھر رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑوں گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا اور آنحضرت ﷺ کے متعلق پوچھا تو وہاں لوگوں نے بتایا کہ حضور ﷺ تو تشریف لے جا چکے ہیں اور آپ اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ میں آپ کے متعلق پوچھتا ہوا آپ کے پیچھے پیچھے نکلا اور آخر میں نے دیکھا کہ آپ (قبا کے قریب) بیئر اریس میں داخل ہو رہے ہیں۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جب آپ قضاء حاجت کر چکے اور وضو بھی کر لیا تو میں آپ کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ بیئر اریس (اس باغ کے کنویں) کی منڈیر پر بیٹھے ہوئے ہیں' اپنی پنڈلیاں آپ نے کھول رکھی ہیں اور کنویں میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہیں۔ میں نے آپ کو سلام کیا اور پھر واپس آ کر باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے سوچا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان رہوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ کھولنا چاہا تو میں نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ابوبکر! میں نے کہا تھوڑی دیر ٹھہر جائیے۔ پھر میں آنحضرت ﷺ کی

فَقُلْتُ : مَنْ هذَا؟ فَقَالَ : أَبُوبَكْرٍ. فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! هذَا أَبُوبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ. فَقَالَ : «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لأَبِي بَكْرٍ : ادْخُلْ ، وَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ. فَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ ، فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقُفِّ ، وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ، كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ. ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي. فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلاَنٍ خَيْرًا (يُرِيدُ أَخَاهُ) يَأْتِ بِهِ. فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ. فَقُلْتُ : مَنْ هذَا؟ فَقَالَ : عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ. فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ. ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ : هذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ : «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَجِئْتُ ، فَقُلْتُ : ادْخُلْ ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ. فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فِي الْقُفِّ ، عَنْ يَسَارِهِ ، وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ. ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ. فَقُلْتُ : إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلاَنٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ. فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ.

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابوبکر دروازے پر موجود ہیں اور اندر آنے کی اجازت آپ سے چاہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی۔ میں دروازہ پر آیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے اور رسول کریم ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور اسی کنویں کی مینڈھ پر آنحضرت ﷺ کی داہنی طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا لئے' جس طرح آنحضرت ﷺ لٹکائے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیوں کو بھی کھول لیا تھا۔ پھر میں واپس آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ میں آتے وقت اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ وہ میرے ساتھ آنے والے تھے' میں نے اپنے دل میں کہا' کاش اللہ تعالیٰ فلاں کو خبر دے دیتا' ـــــ ان کی مراد اپنے بھائی سے تھی' ـــــ اور انہیں یہاں پہنچا دیتا۔ اتنے میں کسی صاحب نے دروازے پر دستک دی میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ عمر بن خطاب۔ میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جائیے۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ عمر بن خطاب دروازے پر کھڑے اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ میں واپس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے جائیے اور آپ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے۔ وہ بھی داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ اسی مینڈ پر بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا لئے۔ میں پھر دروازہ پر بیٹھ گیا اور سوچتا رہا کہ کاش اللہ تعالیٰ فلاں (حضرت ابوموسیٰ کے بھائی) کے ساتھ خیر چاہتا اور انہیں یہاں پہنچا دیتا۔ اتنے میں ایک اور صاحب آئے اور دروازے پر دستک دی' میں نے پوچھا' کون صاحب ہیں؟ بولے کہ عثمان بن عفان۔ میں نے کہا تھوڑی دیر کے لئے رک جائیے۔ پھر میں رسول اللہ

فَقُلْتُ : مَنْ هذَا؟ فَقَالَ : عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. فَقُلْتُ : عَلَى رِسْلِكَ. فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ» ، فَقُلْتُ لَهُ : ادْخُلْ ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ. فَدَخَلَ ، فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِيءَ ، فَجَلَسَ وُجَاهَهُ مِنَ الشِّقِّ الآخَرِ.

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ (رَاوِي الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي مُوسَى) : فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.

ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو ان کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو۔ اور ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی' جنت کی بشارت پہنچا دو۔ میں دروازے پر آیا اور ان سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے۔ حضور اکرم ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے' ایک مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی۔ وہ جب داخل ہوئے تو دیکھا چبوترہ پر جگہ نہیں ہے اس لئے وہ دوسری طرف آنحضرت ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ حضرت سعید بن مسیب (حضرت ابو موسیٰ سے حدیث کے راوی) نے کہا میں نے اس سے ان کی قبروں کی تاویل لی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٥- باب قول النبي ﷺ لو كنت متخذا خليلاً.

(٤) باب من فضائل عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه

(۴) حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٥٥٦- حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ ، وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا. فَقَالَ : أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ : «أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلاَّ أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي».

۱۵۵۶- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لئے تم ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ تھے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

۱۵۵۶- امام نوویؒ "مسلم" کی شرح میں فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض نے فرمایا ہے اس حدیث سے روافض اور امامیہ فرقے نے بلکہ تمام شیعہ جماعتوں نے دلیل لی ہے کہ خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا انہیں اس کی وصیت بھی کی گئی تھی۔ فرماتے ہیں پھر یہ فرقے خود اختلاف کا شکار ہو گئے ہیں۔ روافض نے تو تمام صحابہ کو کافر قرار دیا کیونکہ انہوں نے حضرت علیؓ کو مقدم نہیں رکھا اور بعض شیعوں نے مزید تجاوز کیا کہ حضرت

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٧٨- باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة.

١٥٥٧- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : يَوْمَ خَيْبَرَ : «لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ» فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذلِكَ ، أَيُّهُمْ يُعْطَى. فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطِي. فَقَالَ : «أَيْنَ عَلِيٌّ؟» فَقِيلَ : يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَأَمَرَ ، فَدُعِيَ لَهُ ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ ، فَبَرَأَ مَكَانَهُ. حَتَّى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ. فَقَالَ : نُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ : «عَلَى رِسْلِكَ ، حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ ، فَوَ اللهِ لأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ».

۱۵۵۷- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی لڑائی کے دن فرمایا تھا کہ اسلامی جھنڈا میں ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا۔ اب سب اس انتظار میں تھے کہ دیکھئے جھنڈا کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو سب سرکردہ لوگ اسی امید میں رہے کہ کاش انہی کو مل جائے لیکن آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا' علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ وہ آنکھوں کے درد میں مبتلا ہیں۔ آخر آپؐ کے حکم سے انہیں بلایا گیا۔ آپؐ نے اپنا لعاب دہن مبارک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور فوراً ہی وہ اچھے ہو گئے جیسے پہلے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم ان (یہودیوں) سے اس وقت تک جنگ کریں گے جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابھی ٹھیرو پہلے ان کے میدان میں اتر کر تم انہیں اسلام کی دعوت دے لو۔ اور ان کے لئے جو چیزیں ضروری ہیں ان کی خبر کر دو (پھر اگر وہ نہ مانیں تو لڑنا) اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٠٢- باب دعاء النبي ﷺ إلى الإسلام والنبوة.

١٥٥٨- حديث سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ﷺ،

۱۵۵۸- حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر

گذشتہ سے پیوستہ

علیؓ کو بھی کافر قرار دیا کہ وہ اپنا حق طلب کرنے کے لیے کھڑے کیوں نہ ہوئے۔ یہ سب گھٹیا مذہب کے لوگ ہیں اور عقل کے اعتبار سے فاسد کہ ان کی بات کا رد کیا جائے یا ان سے مناظرہ کیا جائے۔ حالانکہ اس حدیث میں ان کے لیے کوئی دلیل موجود نہیں کہ وہ حضرت علیؓ کی فضیلت کو ثابت کر سکیں۔ کیونکہ اس میں کوئی ایسا اشارہ موجود نہیں کہ حضرت علیؓ کسی سے افضل ہیں یا فلاں کے مثل ہیں۔ نہ اس میں یہ دلیل ہے کہ حضرت علیؓ نبی اکرم ﷺ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے یہ بات اس وقت فرمائی تھی جب انہیں مدینہ میں امیر مقرر فرما کر خود باقی تمام صحابہ کو لے کر غزوہ تبوک کی طرف گئے تھے جس کی تائید یہ بات بھی کرتی ہے کہ ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ نہیں بنے تھے بلکہ وہ تو موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے۔ حضرت ہارون کو تو موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت اپنا جانشین بنایا تھا جب خود اپنے رب سے مناجات و گفتگو کے لیے میقات (طور پہاڑ) کو روانہ ہوئے تھے۔ (مرتبؒ)

قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ رضي الله عنه تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ. فَقَالَ : أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ! فَخَرَجَ عَلِيٌّ ، فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ. فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ» أَوْ قَالَ : «لَيَأْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» ، أَوْ قَالَ : «يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ». فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ ، وَمَا نَرْجُوهُ. فَقَالُوا: هذَا عَلِيٌّ. فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ.

کے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں آئے تھے۔ ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ پھر انہوں نے کہا کہ کیا میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہوں گا؟ چنانچہ وہ نکلے اور آنحضرت ﷺ سے جا ملے۔ اس رات کی شام کو جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اسلامی پرچم اس شخص کو دوں گا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) کل اسلامی پرچم اس شخص کے ہاتھ میں ہو گا جسے اللہ اور اس کے رسول اپنا محبوب رکھتے ہیں۔ یا آپ نے یہ فرمایا' کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ اور اللہ اس شخص کے ہاتھ پر فتح فرمائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ حالانکہ ان کے آنے کی ہمیں کوئی امید نہ تھی (کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے) لوگوں نے کہا کہ یہ علی بھی آ گئے۔ اور آپ نے جھنڈا ان کو دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح فرمائی۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٢١- باب ما قيل في لواء النبي ﷺ.

١٥٥٩- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه

قَالَ : جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، بَيْتَ فَاطِمَةَ ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ : «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» قَالَتْ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ ، فَغَاضَبَنِي ، فَخَرَجَ ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ : «انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟» فَجَاءَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ ، وَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۱۵۵۹- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے' دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں موجود نہیں۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ ناگواری پیش آ گئی اور وہ مجھ سے خفا ہو کر کہیں باہر چلے گئے ہیں اور میرے یہاں قیلولہ بھی نہیں کیا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے کہا کہ علیؓ کو تلاش کرو کہ کہاں ہے۔ وہ آئے اور بتایا کہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے' چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور جسم پر مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ جسم سے دھول جھاڑتے جاتے تھے اور فرما رہے تھے اٹھو ابو تراب اٹھو۔

يَمْسَحُهُ عَنْهُ ، وَيَقُولُ : «قُمْ أَبَا تُرَابٍ! قُمْ أَبَا تُرَابٍ!».

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة: ٥٨-باب نوم الرجال في المسجد.

(٥) باب في فضل سعد بن أبي وقاص ﷺ

(۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٥٦٠ - حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها. قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَهِرَ ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ «لَيْتَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ» إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلاَحٍ. فَقَالَ : «مَنْ هذَا؟» فَقَالَ : أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ، جِئْتُ لأَحْرُسَكَ. وَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ.

۱۵۶۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک رات) بیداری میں گذاری' مدینہ پہنچنے کے بعد آپؐ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک مرد ایسا ہوتا جو رات بھر ہمارا پہرہ دیتا (ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ) ہم نے ہتھیار کی جھنکار سنی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کون صاحب ہیں؟ (آنے والے نے) کہا میں ہوں' سعد بن ابی وقاص' آپ کا پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ پھر نبی کریم ﷺ خوش ہوئے' ان کے لئے دعا فرمائی اور آپؐ سو گئے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٧٠- باب الحراسة في الغزو في سبيل الله.

١٥٦١ - حديث عَلِيٍّ ﷺ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُفَدِّي رَجُلاً بَعْدَ سَعْدٍ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «ارْمِ ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي».

۱۵۶۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بعد میں نے کسی کے متعلق نبی کریم ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ نے خود کو اس پر فدا کیا ہو۔ میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے (سعد) تیر برساؤ تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٨٠- باب المجن ومن يتترس بترس صاحبه.

١٥٦٢ - حديث سَعْدٍ. قَالَ : جَمَعَ لِي النَّبِيُّ ﷺ ، أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۵۶۲- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقعہ پر میرے لئے نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین کو ایکساتھ جمع کیا (اور یوں فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں)

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ١٥- باب مناقب سعد بن أبي وقاص الزهري.

(٦) باب فضائل طلحة والزبير رضي الله تعالى عنهما

(۶) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی خوبیوں کا بیان

١٥٦٣ - حديث طَلْحَةَ وَسَعْدٍ. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي

۱۵۶۳- حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان جنگوں میں جن میں رسول اللہ ﷺ خود شریک ہوئے تھے بعض ایسے بھی

بَعْضِ تِلْكَ الأَيَّامِ. الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللهِ ، غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ ، عَنْ حَدِيثِهِمَا.

دن تھے کہ (احد کی جنگ میں) طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقی نہیں رہا تھا۔(راوی کہتے ہیں) یہ بات حضرت طلحہؓ اور حضرت سعدؓ دونوں نے خود بیان کی۔

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ١٤ - باب ذكر طلحة ابن عبيدا لله.

١٥٦٤ - حديث جَابِرٍ ﷺ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَن يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» يَوْمَ الأَحْزَابِ. قَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا. ثُمَّ قَالَ : «مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» قَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ».

۱۵۶۴- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خندق کے دن) فرمایا دشمن کے لشکر کی خبر میرے پاس کون لا سکتا ہے؟ (دشمن سے مراد بنو قریظہ تھے) زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں۔ آپ نے پھر پوچھا دشمن کے لشکر کی خبریں کون لا سکے گا؟ اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری سچے مددگار ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٤٠- باب فضل الطليعة.

١٥٦٥ - حديث الزُّبَيْرِ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كُنتُ ، يَوْمَ الأَحْزَابِ ، جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، فِي النِّسَاءِ. فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ، يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا. فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ : يَا أَبَتِ! رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ ، قَالَ : أَوَ هَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ : نَعَمْ! قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي

۱۵۶۵- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جنگ احزاب کے موقعہ پر مجھے اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما کو عورتوں میں چھوڑ دیا گیا تھا (کیونکہ یہ دونوں حضرات بچے تھے) میں نے اچانک دیکھا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) اپنے گھوڑے پر سوار قریظہ (یہودیوں کے ایک قبیلہ) کی طرف آ جا رہے ہیں۔ دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا تو میں نے عرض کیا' ابا جان! میں نے آپ کو کئی مرتبہ آتے جاتے دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا بیٹے! کیا واقعی تم نے بھی دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ انہوں نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنو قریظہ کی طرف جا کر ان کی (نقل و حرکت کے متعلق) اطلاع میرے پاس لا سکے۔ اس پر میں وہاں گیا اور جب میں (خبر لے کر) واپس آیا تو

☆ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد تھی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں' ابتداء ہی میں اسلام لائے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر اسلام لانے والے پانچ اشخاص میں سے ایک یہ تھے۔ چھ اصحاب شوریٰ میں سے ایک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑی اذیتوں سے ہمکنار ہوئے۔ غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکے لیکن بڑے غمگین ہوئے۔ آپ کی صدق نیت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت اور اجر میں سے آپ کا بھی حصہ مقرر فرمایا اور شہادت کی خوشخبری دی۔ اور فرمایا کہ طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ جنگ جمل میں شہادت ہوئی۔

بِخَبَرِهِمْ؟» فَانْطَلَقْتُ ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ ، فَقَالَ : «فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي». أخرجه البخاري في : ٦٢ - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ١٣- باب مناقب الزبير ابن العوام.

آنحضرت ﷺ نے (فرط مسرت میں) اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کر کے فرمایا کہ "میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں"

(٧) باب فضائل أبي عبيدة بن الجراح ﷺ

(۷) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ؓ کے فضائل

١٥٦٦ - حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا ، وَإِنَّ أَمِينَنَا ، أَيَّتُهَا الأُمَّةُ ، أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ».أخرجه البخاري في : ٦٢ - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٢١- باب مناقب أبي عبيدة بن الجراح ﷺ.

۱۵۶۶- حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر امت میں امین ہوتے ہیں اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔"

١٥٦٧ - حديث حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لأَهْلِ نَجْرَانَ : «لأَبْعَثَنَّ ، يَعْنِي عَلَيْكُمْ ، يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ» فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ ، فَبَعَثَ أَبَاعُبَيْدَةَ رضي الله عنه.

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٢١- باب مناقب أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه.

۱۵۶۷- حضرت حذیفہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا' میں تمہارے یہاں ایک امین کو بھیجوں گا جو حقیقی معنوں میں امین ہو گا۔ یہ سن کر تمام صحابہ کرام کو شوق ہوا لیکن آپ نے حضرت ابو عبیدہ ؓ کو بھیجا۔

(٨) باب فضائل الحسن والحسين

(۸) حضرت حسن ؓ و حسین ؓ کے فضائل

١٥٦٨ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ ﷺ، قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ ، لاَ يُكَلِّمُنِي وَلاَ أُكَلِّمُهُ ، حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ ، فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ ، فَقَالَ : «أَثَمَّ لُكَعُ؟ أَثَمَّ لُكَعُ؟»

۱۵۶۸- حضرت ابو ہریرہ الدوسی ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دن کے ایک حصہ میں تشریف لے چلے۔ نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے۔ اسی طرح آپ بنی قینقاع کے بازار میں آئے پھر (واپس ہوئے اور) حضرت فاطمہ ؓ کے گھر کے آنگن میں بیٹھ گئے' اور فرمایا' وہ بچہ کہاں ہے؟ وہ بچہ کہاں ہیں؟ حضرت فاطمہ ؓ (کسی مشغولیت کی

فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا، أَوْ تُغَسِّلُهُ. فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ! أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ».

وجہ سے فوراً) آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکیں۔ میں نے خیال کیا' ممکن ہے حسنؓ کو کرتا وغیرہ پہنا رہی ہوں یا نہلا رہی ہوں۔ تھوڑی ہی دیر بعد حسنؓ دوڑتے ہوئے آئے' آپ نے ان کو سینے سے لگالیا' اور بوسہ لیا۔ پھر فرمایا' اے اللہ! اسے محبوب رکھ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت رکھے۔

أخرجه البخاري في: ٣٤- كتاب البيوع: ٤٩- باب ما ذكر في الأسواق.

١٥٦٩- حديث الْبَرَاءِ ﷺ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ، يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ».

۱۵۶۹۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپؐ کے کاندھے مبارک پر تھے اور آپ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اس سے محبت رکھ۔

أخرجه البخاري في: ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ: ٢٢- باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما.

(١٠) باب فضائل زيد بن حارثة وأسامة بن زيد رضي الله عنهما

(۱۰) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے فضائل

١٥٧٠- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلاَّ زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ. حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ - ﴿ادْعُوهُمْ لآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ﴾-.

۱۵۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے بیان کیا' کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کئے ہوئے غلام زید بن حارثہ کو ہم ہمیشہ زید بن محمد کہہ کر پکارا کرتے تھے' یہاں تک کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی "انہیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو کہ یہی اللہ کے نزدیک سچی اور ٹھیک بات ہے" (الاحزاب:۵)

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير: ٣٣- سورة الأحزاب: ٢- باب ادعوهم لآبائهم.

١٥٧١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَعْضُ

۱۵۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک فوج بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا۔ ان کے امیر بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا' اگر آج تم اس کے

۱۵۷۰۔ اسلامی قانون میں لے پالک لڑکے لڑکی کا کوئی وزن نہیں ہے۔ اس کو اولاد حقیقی جیسے حقوق نہیں ملیں گے۔ (راز)

النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنْ تَطْعُنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ ، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلإِمَارَةِ ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَإِنَّ هذا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ١٧- باب مناقب زيد ابن حارثة.

امیر بنائے جانے پر اعتراض کر رہے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا اور خدا کی قسم وہ (حضرت زیدؓ) امارت کے مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (حضرت اسامہؓ) اب ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔

(۱۱) باب فضائل عبد الله بن جعفر رضي الله عنهما

(۱۱) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۵۷۲- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لابْنِ جَعْفَرٍ رضي الله عنهم. أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ؟ قَالَ : نَعَمْ! فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

۱۵۷۲- حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے عبداللہ بن جعفرؓ سے کہا۔ تمہیں وہ قصہ یاد ہے جب میں اور تم اور عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) تینوں آگے جا کر رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے (آپؐ جہاد سے واپس آ رہے تھے) عبداللہ بن جعفرؓ نے کہا' ہاں یاد ہے۔ اور آں حضرت ﷺ نے مجھ کو اور ابن عباسؓ کو اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا' اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ١٩٦- باب استقبال الغزاة.

(۱۲) باب فضائل خديجة أم المؤمنين رضي الله تعالى عنها

(۱۲) ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے فضائل

۱۵۷۳- حديث عَلِيٍّ ؓ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ». أخرجه البخاري فى : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٤٥- باب ﴿وإذ قالت الملائكة يا مريم إن الله اصطفاك﴾.

۱۵۷۳- حضرت علی ؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے کہ مریمؑ بنت عمران (اپنے زمانہ میں) سب سے بہترین خاتون تھیں اور اس امت کی سب سے بہترین خاتون خدیجہؓ ہیں۔

۱۵۷۱- یہ لشکر رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں تیار کیا تھا اور حکم فرمایا تھا کہ فوراً ہی روانہ ہو جائے۔ مگر بعد میں جلد ہی آپؐ کی وفات ہو گئی تو لشکر مدینہ کے قریب سے ہی واپس لوٹ آیا۔ پھر حضرت ابو بکر ؓ نے اپنی خلافت میں اس کو تیار کر کے روانہ فرمایا۔ (راز)

١٥٧٤- حديث أَبِي مُوسَى ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ. وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ».

۱۵۷۴- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' مردوں میں تو بہت سے کامل لوگ اٹھے لیکن عورتوں میں فرعون کی بیوی آسیہؑ اور مریم بنت عمرانؑ کے سوا اور کوئی کامل نہیں پیدا ہوئی' ہاں عورتوں پر عائشہؓ کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٣٢- باب قول الله تعالى- ﴿وضرب الله مثلاً للذين آمنوا﴾-.

١٥٧٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لاَ صَخَبَ فِيهِ وَلاَ نَصَبَ».

۱۵۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ! خدیجہؓ آپ کے پاس ایک برتن لئے آرہی ہیں جس میں سالن یا (فرمایا) کھانا (یا فرمایا) پینے کی چیز ہے جب وہ آپؐ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی جانب سے انہیں سلام پہنچانا اور میری طرف سے بھی اور انہیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دے دیجئے گا۔ جہاں نہ شور و ہنگامہ ہو گا اور نہ تکلیف و تھکن ہو گی۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٢٠- باب تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها.

١٥٧٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ﷺ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضى الله عنه: بَشَّرَ النَّبِيُّ ﷺ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ! بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لاَ صَخَبَ فِيهِ وَلاَ نَصَبَ.

۱۵۷۶- اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں' جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دی تھی' جہاں نہ کوئی شور و غل ہو گا اور نہ تھکن ہو گی۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٢٠- باب تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها.

۱۵۷۷- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ، مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ ، وَمَا رَأَيْتُهَا. وَلكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرِ ذِكْرَهَا. وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءَ ، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ ؛ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ : كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلاَّ خَدِيجَةُ؟ فَيَقُولُ: «إِنَّهَا كَانَتْ ، وَكَانَتْ ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ».

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٢٠- باب تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها.

۱۵۷۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ کی تمام بیویوں میں جتنی غیرت مجھے حضرت خدیجہؓ سے آتی تھی اتنی کسی اور سے نہیں آتی تھی حالانکہ انہیں میں نے دیکھا بھی نہیں تھا لیکن آنحضرت ﷺ ان کا ذکر بکثرت فرمایا کرتے تھے اور اگر کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہؓ کی ملنے والیوں کو بھیجتے تھے۔ میں نے اکثر حضور ﷺ سے کہا جیسے دنیا میں خدیجہؓ کے سوا کوئی عورت ہے ہی نہیں! اس پر آپؐ فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں اور ان سے میرے اولاد ہے۔

۱۵۷۸- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ ، أُخْتُ خَدِيجَةَ ، عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ ، فَارْتَاعَ لِذلِكَ ، فَقَالَ : «اللَّهُمَّ! هَالَةُ» قَالَتْ : فَغِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ ، حَمْرَاءَ الشِّدْقَيْنِ ، هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا.

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٢٠- باب تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها.

۱۵۷۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت خدیجہؓ کی بہن حضرت ہالہؓ بنت خویلدؓ نے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ کو حضرت خدیجہؓ کی اجازت لینے کی یاد آگئی' آپؐ چونک اٹھے اور فرمایا خداوندا! یہ تو ہالہ ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مجھے اس پر بڑی غیرت آئی میں نے کہا کہ آپ قریش کی کس بوڑھی کا ذکر کیا کرتے ہیں جس کے مسوڑوں پر بھی دانتوں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے (صرف سرخی باقی رہ گئی تھی) اور جسے مرے ہوئے بھی ایک زمانہ گذر چکا ہے' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر بیوی دے دی ہے۔

(١٣) باب في فضل عائشة رضي الله تعالى عنها

(۱۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

۱۵۷۹- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا : «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ ، أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ ،

۱۵۷۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئی ہو۔ میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں' ان کا چہرہ کھولئے۔

وَيَقُولُ : هَـذِهِ امْرَأَتُـكَ ، فَاكْشِفْ عَنْهَا. فَإِذَا هِيَ أَنْتِ ، فَأَقُولُ : إِنْ يَـكُ هَـذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ».

میں نے چہرہ کھول کر دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی جانب سے ہے تو وہ خود اس کو پورا فرمائے گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٤٤- باب تزويج النبي ﷺ عائشة وقدومها المدينة.

١٥٨٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَـالَتْ : قَـالَ لِي رَسُـولُ اللهِ ﷺ : «إِنِّـي لأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَـةً ، وَإِذَا كُنْتِ عَلَـيَّ غَضْبَـى» قَـالَتْ : فَقُلْتُ : مِنْ أَيْـنَ تَعْرِفُ ذلِكَ؟ فَقَالَ : «أَمَّـا إِذَا كُنْتِ عَنِّـي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِـينَ : لاَ ، وَرَبِّ مُحَمَّـدٍ! وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَـى ، قُلْـتِ : لاَ ، وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ»! قَـالَتْ : قُلْـتُ : أَجَـلْ وَاللهِ! يَـا رَسُولَ اللهِ! مَا أَهْجُرُ إِلاَّ اسْمَكَ.

۱۵۸۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں کہ کب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو اور کب تم مجھ پر ناراض ہو جاتی ہو۔ اس پر میں نے عرض کیا' آپؐ یہ بات کس طرح سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں' محمد کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو' نہیں' ابراہیم کے رب کی قسم۔
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا ہاں' اللہ کی قسم یا رسول اللہ (غصے میں) صرف آپ کا نام زبان سے نہیں لیتی۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ١٠٨- باب غيرة النساء ووجدهن.

١٥٨١- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَـالَتْ : كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَـاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَـانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْـنَ مَعِـي ؛ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، إِذَا دَخَـلَ يَتَقَمَّعْـنَ مِنْهُ ، فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ ، فَيَلْعَبْنَ مَعِي.

۱۵۸۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ میری بہت سی سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب آنحضرت ﷺ اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں۔ پھر آپؐ انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٨١- باب الانبساط إلى الناس.

١٥٨٢- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها،

۱۵۸۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (لوگ

أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ. يَبْتَغُونَ بِهَا ، أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ ، مَرْضَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) تحائف بھیجنے کے لئے حضرت عائشہؓ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اپنے ہدایا سے یا اس خاص دن کے انتظار سے (راوی کو شک ہے) لوگ آنحضرت ﷺ کی خوشی حاصل کرنا چاہتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ٧- باب قبول الهدية.

١٥٨٣- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، يَقُولُ : «أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» يُرِيدُ عَائِشَةَ. فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ. فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا. قَالَتْ عَائِشَةُ : فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ، فِي بَيْتِي. فَقَبَضَهُ اللهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي.

۱۵۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مرض الموت میں رسول اللہ ﷺ پوچھتے رہتے تھے کہ کل میرا قیام کہاں ہو گا' کل میرا قیام کہاں ہو گا؟ آپؐ حضرت عائشہؓ کی باری کے منتظر تھے۔ پھر ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں قیام فرمائیں تو آپ نے حضرت عائشہؓ کے گھر قیام کیا اور آپکی وفات بھی وہیں ہوئی۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آپ کی وفات اسی دن ہوئی جس دن قاعدہ کے مطابق میرے یہاں آپ کے قیام کی باری تھی۔ رحلت کے وقت سر مبارک میرے سینے اور گردن کے درمیان تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٨٣- باب مرض النبي ﷺ ووفاته.

١٥٨٤- حديث عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ».

۱۵۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وفات سے کچھ پہلے آنحضرت ﷺ پشت سے ان کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ آپ نے کان لگا کر سنا کہ حضور اکرم ﷺ دعا کر رہے ہیں "اے اللہ! میری مغفرت فرما۔ مجھ پر رحم کر اور میرے رفیقوں سے مجھے ملا۔"

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٨٣- باب مرض النبي ﷺ ووفاته.

١٥٨٥- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لاَ يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ ،

۱۵۸۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں سنتی آئی تھی کہ ہر نبی کو وفات سے پہلے دنیا اور آخرت کے رہنے میں اختیار دیا جاتا ہے۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے بھی سنا' آپ اپنے مرض الموت میں فرما رہے تھے' آپؐ کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔ آپ آیت "مع الذين انعم الله عليهم"

يَقُولُ : ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ﴾ الآيَةَ. فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ.

الخ (النساء:٦٩) کی تلاوت فرما رہے تھے (یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے) مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کو بھی اختیار دے دیا گیا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٨٣- باب مرض النبي ﷺ ووفاته.

١٥٨٦- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ : «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ». فَلَمَّا اشْتَكَى ، وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ، وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ، غُشِيَ عَلَيْهِ. فَلَمَّا أَفَاقَ ، شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى» فَقُلْتُ : إِذًا لاَ يُجَاوِرُنَا. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ.

۱۵۸۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ تندرستی کے زمانے میں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی گئی تو پہلے جنت میں اس کی قیام گاہ اسے ضرور دکھا دی گئی۔ پھر اسے اختیار دیا گیا (راوی کو شک تھا کہ لفظ **یحیا** ہے یا **یخیر** دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے) پھر جب آنحضرت ﷺ بیمار پڑے اور وقت قریب آ گیا تو سر مبارک حضرت عائشہؓ کے زانو پر تھا اور آپ پر غشی طاری ہو گئی تھی، جب کچھ ہوش ہوا تو آپ کی آنکھیں گھر کی چھت کی طرف اٹھ گئیں اور آپ نے فرمایا۔ **اللھم فی الرفیق الاعلیٰ** میں سمجھ گئی کہ اب حضور اکرم ﷺ ہمیں (یعنی دنیاوی زندگی کو) پسند نہیں فرمائیں گے۔ مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو آپ نے تندرستی کے زمانے میں فرمائی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٨٣- باب مرض النبي ﷺ ووفاته.

١٥٨٧- حديث عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، كَانَ إِذَا خَرَجَ ، أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ. فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ :أَلاَ تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ! تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ؟ فَقَالَتْ : بَلَى! فَرَكِبَتْ. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ ، وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا. وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا

۱۵۸۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے لئے قرعہ ڈالتے۔ ایک مرتبہ قرعہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہما) کے نام کا نکلا۔ حضور اکرم ﷺ رات کے وقت حسب معمول چلتے وقت حضرت عائشہؓ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے۔ ایک مرتبہ حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھ سکو اور میں بھی۔ انہوں نے یہ تجویز قبول کر لی۔ اور (ہر ایک دوسرے کے اونٹ پر) سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت اس پر

نَزَلُوا، جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الإِذْخِرِ ، وَتَقُولُ: يَا رَبِّ! سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي ، وَلاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

حضرت حفصہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپؐ نے انہیں سلام کیا۔ پھر چلتے رہے۔ جب پڑاؤ ہوا تو حضور اکرم ﷺ کو معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ اس میں نہیں ہیں (اس غلطی پر حضرت عائشہؓ کو اس درجہ رنج ہوا کہ) جب لوگ سواریوں سے اتر گئے تو ام المومنین نے اپنے پاؤں اذخر گھاس میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال لئے اور دعا کرنے لگی کہ اے میرے رب مجھ پر کوئی بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کچھ کہہ نہیں سکتی تھی کیونکہ یہ حرکت خود میری ہی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ٩٧- باب القرعة بين النساء إن أراد سفرًا.

١٥٨٨- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى الطَّعَامِ».

۱۵۸۸۔ حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٣٠- باب فضل عائشة

١٥٨٩- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ لَهَا : «يَا عَائِشَةُ! هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ» فَقَالَتْ : وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. تَرَى مَا لاَ أَرَى. تُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ.

۱۵۸۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا اے عائشہ! یہ جبریل علیہ السلام آئے ہیں، تم کو سلام کہہ رہے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے جواب میں کہا وعلیہ السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ وہ چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں میں نہیں دیکھ سکتی، حضرت عائشہؓ کی مراد نبی کریم ﷺ سے تھی۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ٦- باب ذكر الملائكة.

(١٤) باب ذكر حديث أم زرع

(۱۴) حدیث ام زرع کا بیان

١٥٩٠- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً ، فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ

۱۵۹۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ گیارہ عورتوں کا ایک اجتماع ہوا جس میں انہوں نے آپس میں یہ طے

لاَ يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا.

قَالَتِ الأُولَى :

زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ ، عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ ، لاَ سَهْلٍ فَيُرْتَقَى ، وَلاَ سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ.

قَالَتِ الثَّانِيَةُ :

زَوْجِي لاَ أَبُثُّ خَبَرَه ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لاَ أَذَرَهُ ، إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ.

قَالَتِ الثَّالِثَةُ :

زَوْجِي الْعَشَنَّقُ ، إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ ، وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ.

قَالَتِ الرَّابِعَةُ :

زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ ، لاَ حَرٌّ وَلاَ قُرٌّ ، وَلاَ مَخَافَةَ وَلاَ سَآمَةَ.

قَالَتِ الْخَامِسَةُ :

زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ ، وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ ، وَلاَ يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ.

قَالَتِ السَّادِسَةُ :

زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ ، وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ ، وَإِنِ اضطَجَعَ الْتَفَّ ، وَلاَ يُولِجُ الْكَفَّ ، لِيَعْلَمَ الْبَثَّ.

قَالَتِ السَّابِعَةُ :

کیا کہ مجلس میں وہ اپنے اپنے خاوند کا صحیح صحیح حال بیان کریں کوئی بات نہ چھپائیں۔

چنانچہ پہلی عورت بولی میرے خاوند کی مثال ایسی ہے جیسے دبلے اونٹ کا گوشت جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو نہ تو وہاں تک جانے کا راستہ صاف ہے کہ آسانی سے چڑھ کر اس کو کوئی لے آئے اور نہ ہی وہ گوشت ایسا موٹا تازہ ہے جسے لانے کے لئے اس پہاڑ پر چڑھنے کی تکلیف گوارا کرے۔ (مطلب یہ کہ اس کا خاوند بخیل ہے جس سے کچھ فائدے کی امید نہیں' دوسرے یہ ہے کہ وہ بد خلق آدمی ہے محض بیکار)

دوسری عورت (عمرہ بنت عمرو تمیمی) کہنے لگی میں اپنے خاوند کا حال بیان کروں تو کہاں تک بیان کروں (اس میں اتنے عیب ہیں) میں ڈرتی ہوں کہ سب بیان نہ کر سکوں گی (یا میں ڈرتی ہوں کہ میرے خاوند کو کہیں خبر نہ ہو جائے اور مجھے طلاق دے دے جب کہ میں اس کو چھوڑ بھی نہیں سکتی) اس پر بھی اگر بیان کروں تو اس کے کھلے اور چھپے سارے عیب بیان کر سکتی ہوں (مگر میرے لئے خاموش رہنا ہی بہتر ہے)

تیسری عورت (حی بنت کعب یمانی) کہنے لگی میرا خاوند کیا ہے ایک تاڑ کا تاڑ (لمبا تڑنگا) ہے اگر اس کے عیب بیان کروں تو طلاق تیار ہے اگر خاموش رہوں تو لودھر لٹکی رہوں (نہ طلاق ملے کہ دوسرا خاوند کر لوں نہ اس خاوند سے کوئی سکھ ملتا ہے۔)

چوتھی عورت (مہدو بنت ابی ہردمہ) کہنے لگی کہ میرا خاوند ملک تہامہ کی رات کی طرح معتدل ہے نہ زیادہ گرم نہ بہت ٹھنڈا نہ اس سے مجھ کو خوف ہے نہ اکتاہٹ ہے۔

پانچویں عورت (کبشہ) کہنے لگی کہ میرا خاوند ایسا ہے کہ گھر میں آتا ہے تو وہ ایک چیتا ہے (یعنی آیا اور سو رہا۔ گھر گرہستی سے اسے کچھ مطلب نہیں یا تو آتے ہی مجھ پر چڑھ بیٹھتا ہے نہ کلمہ نہ کلام نہ بوس و کنار) اور جب باہر نکلتا ہے تو

زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ ، طَبَاقَاءُ ، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ ، شَجَّكِ. أَوْ فَلَّكِ ، أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ.

قَالَتِ الثَّامِنَةُ :

زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ ، وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ.

قَالَتِ التَّاسِعَةُ :

زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ ، طَوِيلُ النِّجَادِ ، عَظِيمُ الرَّمَادِ ، قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ.

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ :

زَوْجِي مَالِكٌ ، وَمَا مَالِكٌ؟ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ ، قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ ، وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ.

قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ :

زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ ، فَمَا أَبُو زَرْعٍ؟ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ ، وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ ، وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي. وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ ، فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ. فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ ، وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ.

شیر (بہادر) کی طرح ہے۔ جو چیز گھر میں چھوڑ کر جاتا ہے اس کے بارے میں پوچھتا ہی نہیں (کہ وہ کہاں گئی) اتنا بے پرواہ ہے۔ جو آج کمایا اسے کل کے لئے اٹھا کر رکھتا ہی نہیں' اتنا سخی اور داتا ہے۔

چھٹی عورت (ہند) کہنے لگی کہ میرا خاوند جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب پینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی باقی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی اپنے اوپر کپڑا لپیٹ لیتا ہے اور الگ پڑ کر سو جاتا ہے۔ میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ بھی نہیں ڈالتا کہ کبھی میرا دکھ درد کچھ تو معلوم کرے۔ (مطلب یہ ہے کہ بڑا پیٹو ہے مگر میرے لئے نکما)

ساتویں عورت (حی بنت علقمہ) کہنے لگی میرا خاوند تو جاہل یا مست ہے۔ صحبت کے وقت اپنا سینہ میرے سینے سے لگا کر اوندھا پڑ جاتا ہے۔ دنیا میں جتنے عیب لوگوں میں ایک ایک کر کے جمع ہیں وہ اس کی ذات میں جمع ہیں (کم بخت سے بات کروں تو) سر پھوڑ ڈالے یا ہاتھ توڑ ڈالے یا دونوں کام کر ڈالے (یعنی اول تو شہوت کم' عورت کا مطلب پورا نہیں کرتا۔ اس پر بدخو کہ بات کرو تو کاٹ کھانے پر موجود' مارنے کوٹنے پر تیار)

آٹھویں عورت (یاسر بنت اوس) کہنے لگی میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے اور خوشبو میں سونگھو تو زعفران جیسا خوشبودار ہے (زعفران کا ترجمہ ویسے با محاورہ کر دیا ورنہ زرنب ایک درخت کا چھلکا ہے جو زعفران کی طرح خوشبودار اور رنگ دار ہوتا ہے۔ اس نے اپنے خاوند کی تعریف کی کہ ظاہری اور باطنی اس کے دونوں اخلاق بہت اچھے ہیں)

نویں عورت کہنے لگی کہ میرے خاوند کا گھر بہت اونچا اور بلند ہے وہ قد آور بہادر ہے اس کے یہاں کھانا اس قدر پکتا ہے کہ راکھ کے ڈھیر کے ڈھیر جمع ہیں۔ (غریبوں کو خوب کھلاتا

أُمُّ أَبِي زَرْعٍ ، فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ؟ عَكُومُهَا رِدَاحٌ ، وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ.

ابْنِ أَبِي زَرْعٍ ، فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ؟ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ ، وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ.

بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ ، فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ؟ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا ، وَمِلْءُ كِسَائِهَا ، وَغَيْظُ جَارَتِهَا.

جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ؟ لاَ تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا ، وَلاَ تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا ، وَلاَ تَمْلأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا.

قَالَتْ : خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالأَوْطَابُ تُمْخَضُ ، فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ ، يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ ، فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا. فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلاً سَرِيًّا ، رَكِبَ شَرِيًّا ، وَأَخَذَ خَطِّيًّا ، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا ، وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا. وَقَالَ : كُلِي ، أُمَّ زَرْعٍ! وَمِيرِي أَهْلَكِ.

قَالَتْ : فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ ، مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ.

قَالَتْ عَائِشَةُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :

ہے) لوگ جہاں صلاح و مشورہ کے لئے بیٹھتے ہیں (یعنی پنچائت گھر) وہاں سے اس کا گھر بہت قریب ہے (اس لئے لوگ اسے ہر مشورہ کے لئے بلاتے ہیں اور اس کی رائے پر عمل کرتے ہیں)

دسویں عورت (کبشہ بنت رافع) کہنے لگی میرے خاوند کا کیا پوچھنا' جائداد والا ہے۔ جائداد بھی کیسی بڑی جائداد' ویسی کسی کے پاس نہیں ہو سکتی۔ بہت سارے اونٹ جو جابجا اس کے گھر کے پاس جٹے رہتے ہیں اور جنگل میں چرنے کم جاتے ہیں۔ (تاکہ مہمان لوگ آئیں تو ان کا گوشت اور دودھ ان کو تیار ملے) جہاں ان اونٹوں نے باجے کی آواز سنی بس ان کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو گیا۔ (یہ باجا مہمانوں کے آنے کی خوشی میں بجایا جاتا تھا کہ اونٹ سمجھ جائے کہ اب ہم مہمانوں کے لئے ذبح کئے جائیں گے)

گیارھویں عورت (ام زرع بنت اکیمل بن ساعدہ) کہنے لگی میرا خاوند ابو زرع ہے اس کا کیا کہنا اس نے میرے کانوں کو زیوروں سے بوجھل کر دیا ہے اور میرے دونوں بازو چربی سے پھلا دیئے ہیں۔ مجھے خوب کھلا کر موٹا کر دیا ہے کہ میں بھی اپنے تئیں خوب موٹی سمجھنے لگی ہوں۔ شادی سے پہلے میں تھوڑی سی بھیڑ بکریوں میں تنگی سے گذر بسر کرتی تھیں۔ ابوزرعہ نے مجھ کو نکاح میں لا کر گھوڑوں' اونٹوں' کھیت کھلیان سب کا مالک بنا دیا ہے۔ اتنی بہت جائداد ملنے پر بھی اس کا مزاج اتنا عمدہ ہے کہ بات کہوں تو برا نہیں مانتا' مجھ کو کبھی برا نہیں کہتا۔ سوئی پڑی رہوں تو صبح تک مجھے کوئی نہیں جگاتا۔ پانی پیوں تو خوب سیراب ہو کر پی لوں۔ (میرے لئے کسی بات کی روک ٹوک نہیں) رہی ابوزرعہ کی ماں تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں۔ اس کا توشہ خانہ مال و اسباب سے بھرا ہوا' اس کا گھر بہت ہی کشادہ اور ابوزرعہ کا بیٹا وہ بھی کیسا اچھا خوبصورت (نازک بدن و دبلا پتلا) ہری چھالی یا ننگی تلوار

«كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لأُمِّ زَرْعٍ».

کے برابر اس کے سونے کی جگہ (یعنی چھریرے جسم والا نازک کمر والا جو سوتے وقت بستر پر ٹکتی ہے) ایسا کم خوراک کہ بکری کے چار ماہ کے بچے کے دست کا گوشت اس کا پیٹ بھردے۔ ابوزرعہ کی بیٹی وہ بھی سبحان اللہ کیا کہنا اپنے باپ کی پیاری اپنی ماں کی پیاری (تابعدار اطاعت گذار) کپڑا بھرپور پہننے والی (موٹی تازی) سوکن کی جلن (کہ سوکن اس کی خوبصورتی اور ادب ولیاقت پر رشک کرکے جلی جاتی ہے) ابوزرعہ کی لونڈی اس کی بھی کیا پوچھتے ہو کبھی کوئی بات ہماری مشہور نہیں کرتی (گھر کا بھید ہمیشہ پوشیدہ رکھتی ہے) کھانے تک نہیں چراتی' گھر میں کوڑا کچرا نہیں چھوڑتی (ہمیشہ گھر کو جھاڑ پونچھ کر صاف ستھرا رکھتی ہے) الغرض سارا گھر "نور علی نور" ہے۔ ابوزرعہ سے لے کر اس کی ماں بیٹی بیٹا لونڈی باندی سب فرد فرید ہیں۔ مگر ایک دن ایسا ہوا کہ لوگ مکھن نکالنے کو دودھ بلو رہے تھے۔ (صبح ہی صبح) ابوزرعہ باہر گیا اچانک اس نے ایک عورت دیکھی جس کے دو بچے چیتوں کی طرح اس کی کمر کے تلے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ ابوزرعہ نے مجھ کو طلاق دے کر اس عورت سے نکاح کرلیا۔ اس کے بعد میں نے ایک اور شریف سردار سے نکاح کرلیا جو گھوڑے کا اچھا سوار' عمدہ نیزہ باز ہے اس نے بھی مجھ کو بہت سے جانور دے دیئے ہیں اور ہر قسم کے اسباب میں سے ایک ایک جوڑا دیا ہوا ہے اور مجھ سے کہا کرتا ہے کہ ام زرع خوب کھا پی۔ اپنے عزیزو اقرباء کو بھی خوب کھلا پلا۔ تیرے لئے عام اجازت ہے۔ مگر یہ سب کچھ جو میں نے تجھ کو دیا ہوا ہے اگر اکٹھا کروں تو تیرے پہلے خاوند! ابوزرعہ نے جو تجھ کو دیا تھا' اس کے مقابلہ میں ایک چھوٹا برتن بھی نہ بھرے (یعنی ابوزرعہ کے مال کے سامنے یہ سارا مال بے حقیقت ہے مگر میں تجھ کو ابوزرعہ کی طرح طلاق دینے والا نہیں ہوں)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ سارا واقعہ

سنانے کے بعد آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہؓ! میں بھی ترے لئے ایسا خاوند ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کے لئے تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ٨٢- باب حسن المعاشرة مع الأهل.

(١٥) باب فاطمة بنت النبي عليه الصلاة والسلام

(۱۵) نبی کریم ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

١٥٩١– حديث الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ. عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ، مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ، لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقُلْتُ لَهُ : لاَ. فَقَالَ لَهُ : هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ؟ وَايْمُ اللهِ! لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ، لاَ يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُبْلَغَ نَفْسِي. إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ. فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ ، عَلَى مِنْبَرِهِ هذَا ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ. فَقَالَ : «إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي ، وَأَنَا أَخَافُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا» ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي

۱۵۹۱۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن حسینؒ (حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کیا کہ جب ہم سب، حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے ملاقات کی، اور کہا، اگر آپ کو کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم فرمادیجئے۔ (امام زین العابدین نے بیان کیا کہ) میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر مسور رضی اللہ عنہ نے کہا، تو کیا آپ مجھے رسول اللہ کی تلوار عنایت فرمائیں گے؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کچھ لوگ اسے آپ سے چھین نہ لیں۔ اور خدا کی قسم! اگر آپ وہ تلوار مجھے عنایت فرمادیں تو کوئی شخص بھی جب تک میری جان باقی ہے اسے چھین نہیں سکے گا۔ پھر مسور رضی اللہ عنہ نے ایک قصہ بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہؓ کی موجودگی میں ابوجہل کی ایک بیٹی (جمیلہؓ) کو پیغام نکاح دے دیا تھا۔ میں نے خود سنا کہ اسی مسئلہ پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اسی منبر پر کھڑے ہو کر صحابہ کو خطاب فرمایا۔ میں اس وقت بالغ تھا۔ آپؐ نے خطبہ میں فرمایا کہ فاطمہؓ مجھ سے ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ (اس رشتہ کی وجہ سے) کسی گناہ میں نہ پڑ جائے کہ اپنے دین میں وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خاندان بنی عبد شمس کے ایک اپنے داماد (عاص بن ربیع) کا ذکر کیا۔ اور دامادی سے متعلق آپ نے ان کی تعریف کی، آپ نے فرمایا

مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ. قَالَ : «حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي ، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي ، وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلاَلاً ، وَلاَ أُحِلُّ حَرَامًا ، وَلَكِنْ ، وَا للهِ! لاَ تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ أَبَدًا».

کہ انہوں نے مجھ سے جو بات کہی' سچ کہی' جو وعدہ کیا' اسے پورا کیا۔ میں کسی حلال (یعنی نکاح ثانی) کو حرام نہیں کر سکتا' اور نہ کسی حرام کو حلال بناتا ہوں' لیکن اللہ کی قسم! رسول اللہ (ﷺ) کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گی۔

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ٥- باب ما ذكر من درع النبي ﷺ وعصاه وسيفه.

١٥٩٢- حديث الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ ، فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَقَالَتْ : يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لاَ تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ ، وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ : «أَمَّا بَعْدُ ، أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي ، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي ، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا وَا للهِ! لاَ تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ

۱۵۹۲۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی لڑکی کو (جو مسلمان تھیں) پیغام نکاح دیا۔ اس کی اطلاع جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کی خاطر (جب انہیں کوئی تکلیف دے) کسی پر غصہ نہیں آتا۔ اب دیکھئے یہ علی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے صحابہ کو خطاب فرمایا۔ میں نے آپ کو خطبہ پڑھتے سنا' پھر آپ نے فرمایا' امابعد میں نے ابوالعاص بن ربیع سے (حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی' آپ کی سب سے بڑی صاحبزادی) شادی کی تو انہوں نے جو بات بھی کہی اس میں وہ سچے اترے۔ اور بلاشبہ فاطمہ بھی میرے (جسم کا) ایک ٹکڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی بھی اسے تکلیف دے۔ خدا کی قسم رسول اللہ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن

۱۵۹۱۔ امام نووی شرح مسلم میں نقل کرتے ہیں کہ علماء نے فرمایا ہے اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو ہر حالت میں اور ہر طریقے سے ایذا دینا حرام ہے اگرچہ اس ایذا کی اصل شرعی اعتبار سے مباح ہو اور آپ زندہ تھے۔ لیکن اس میں دوسروں کو آپ پر قیاس نہیں کیا جائے گا۔ ابو جہل کی بیٹی کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکاح مباح ہے کیونکہ فرمایا میں حلال کو حرام نہیں کرتا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے دو پختہ اسباب کی وجہ سے دونوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ (۱) اسی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تکلیف ہوگی جس سے نبی اکرم ﷺ کو بھی تکلیف ہوگی تو جو آپ ﷺ کو تکلیف دیتا ہے وہ ہلاک ہو گا۔ اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اپنی کامل شفقت کی وجہ سے انہیں اس فعل سے منع فرمادیا۔ (۲) سوکن کے آنے سے غیرت کی وجہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر فتنے اور آزمائش کا خوف تھا۔ (مرتبؒ)

۱۵۹۱۔ دین میں فتنے سے مراد یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسری بیوی لائیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سوکن بننے کی عداوت سے جو ہر عورت کے دل میں ہوتی ہے' کسی گناہ میں مبتلا ہو جائیں مثلاً خاوند کو ستائیں' ان کی نافرمانی کریں یا سوکن کو برا بھلا کہیں۔ (راز)

ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ ، عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ» فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ.

کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شادی کا ارادہ ترک کر دیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ١٦- باب ذكر أصهار النبي ﷺ منهم أبو العاص بن الربيع.

١٥٩٣ - حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ. عَنْ عَائِشَةَ ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَتْ : إِنَّا كُنَّا ، أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ، عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ. فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهِ السَّلاَمِ تَمْشِي ، لاَ ، وَاللهِ! مَا تَخْفَى مَشْيَتُهَا مِنْ مَشْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ. قَالَ : «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» ، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ. ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا. فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ ، فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ. فَقُلْتُ لَهَا ، أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ : خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ؟. فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، سَأَلْتُهَا : عَمَّا سَارَّكِ؟ قَالَتْ : مَا كُنْتُ لأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سِرَّهُ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا : عَزَمْتُ عَلَيْكِ ، بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ ، لَمَّا أَخْبَرْتِنِي. قَالَتْ : أَمَّا الآنَ ، فَنَعَمْ. فَأَخْبَرَتْنِي ، قَالَتْ : أَمَّا

۱۵۹۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ تمام ازواج مطہرات (حضور اکرم ﷺ کے مرض وفات میں) آنحضرت ﷺ کے پاس تھیں۔ کوئی وہاں سے نہیں ہٹا تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں۔ خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے الگ نہیں تھی (بلکہ بہت ہی مشابہ تھی) جب حضور اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا۔ فرمایا بیٹی! مرحبا! پھر آنحضرت ﷺ نے اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف انہیں بٹھایا۔ اس کے بعد آہستہ سے ان سے کچھ کہا۔ اور حضرت فاطمہؓ بہت زیادہ رونے لگیں۔ جب آنحضرت ﷺ نے ان کا غم دیکھا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں۔ تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم میں صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی۔ پھر آپ رونے لگیں۔ جب آنحضرت ﷺ اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے کان میں آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا تھا انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کا راز نہیں کھول سکتی۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ میرا جو حق آپ پر ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں۔ انہوں نے کہا کہ اب بتا سکتی ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب آنحضور ﷺ نے مجھ سے پہلی سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ "جبریل علیہ السلام ہر سال مجھ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے۔ اللہ

حِينَ سَارَّنِي فِي الأَمْرِ الأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي: «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً ، وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ، الْعَامَ ، مَرَّتَيْنِ، وَلاَ أَرَى الأَجَلَ إِلاَّ قَدِ اقْتَرَبَ ، فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي ، فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ». قَالَتْ : فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ. فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ ، قَالَ : «يَا فَاطِمَةُ! أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هذِهِ الأُمَّةِ؟».

سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا۔ کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں" بیان کیا کہ اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی۔ جب آنحضرت ﷺ نے میری پریشانی دیکھی تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی' فرمایا۔ "فاطمہ بیٹی! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جنت میں تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی' یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی۔"

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ٤٣- باب من ناجى بين يدي الناس ومن لم يخبر بسر صاحبه.

(١٦) باب من فضائل أم سلمة أم المؤمنينؓ

(۱۶) ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی خوبیاں

١٥٩٤- حديث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ، أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ. فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ، ثُمَّ قَامَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لأُمِّ سَلَمَةَ : «مَنْ هذَا؟» قَالَ ، قَالَتْ : هذَا دِحْيَةُ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : أَيْمُ اللهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلاَّ إِيَّاهُ ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ.

۱۵۹۴- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے باتیں کرتے رہے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب حضرت جبرئیل چلے گئے تو آنحضرت ﷺ نے حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا' معلوم ہے یہ کون صاحب تھے؟ یا ایسے ہی الفاظ ارشاد فرمائے۔ حضرت اسامہؓ نے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہؓ نے جواب دیا کہ یہ دحیہ کلبیؓ تھے۔ حضرت ام سلمہؓ نے بیان کیا اللہ کی قسم میں سمجھے بیٹھی تھی کہ وہ دحیہ کلبیؓ ہیں۔ آخر جب آنحضرت ﷺ کا خطبہ سنا جس میں آپ حضرت جبرئیلؑ (کی آمد) کی خبر دے رہے تھے تو میں سمجھی کہ وہ حضرت

۱۵۹۴- حضرت جبرئیلؑ کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت دحیہ کلبی ؓ کی صورت میں آنا مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ طاقت بخشی ہے کہ وہ جس صورت میں چاہیں آسکتے ہیں۔ (راز)

جبریلؑ تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

(١٧) باب من فضائل زينب أم المؤمنين رضي الله عنها

(۱۷) ام المومنین حضرت زینبؓ کی خوبیاں

١٥٩٥- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟ قَالَ : «أَطْوَلُكُنَّ يَدًا». فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا. فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا. فَعَلِمْنَا بَعْدُ، إِنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ ؛ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

۱۵۹۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی بعض بیویوں نے آپ سے پوچھا کہ سب سے پہلے ہم میں آخرت میں آپ سے کون جا کر ملے گی؟ آپ نے فرمایا کہ جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہو گا۔ اب ہم نے لکڑی سے ناپنا شروع کر دیا تو سودہؓ سب سے لمبے ہاتھ والی نکلیں۔ ہم نے بعد میں سمجھا کہ لمبے ہاتھ والی ہونے سے آپ کی مراد صدقہ (زیادہ) کرنے والی سے تھی۔ اور حضرت سودہؓ ہی سب سے پہلے نبی کریم ﷺ سے جا کر ملیں۔ صدقہ کرنا آپ کو بہت محبوب تھا۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ١١- باب أي الصدقة أفضل.

(١٩) باب من فضائل أم سليم أم أنس بن مالك

(۱۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیمؓ کی فضیلت

١٥٩٦- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ، غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِ. فَقِيلَ لَهُ. فَقَالَ : «إِنِّي أَرْحَمُهَا، قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي».

۱۵۹۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں اپنی بیویوں کے سوا اور کسی کے گھر نہیں جایا کرتے تھے مگر ام سلیم (حضرت انس کی والدہ) کے پاس جاتے۔ آنحضرت ﷺ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے۔ اس کا بھائی (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) میرے کام میں شہید کر دیا گیا۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٣٨ - باب فضل من جهز غازيا أو خلفه بخير.

(٢٢) باب من فضائل عبد الله بن مسعود وأمه رضي الله تعالى عنهما

(۲۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کی فضیلت

١٥٩٧- حديث أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ

۱۵۹۷- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور

ﷺ قَالَ : قَدِمْتُ ، أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ ، فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نُرَى إِلاَّ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ ، لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

میرے بھائی یمن سے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوئے اور ایک زمانے تک یہاں قیام کیا۔ ہم اس پورے عرصہ میں یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے گھرانے ہی کے ایک فرد ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ کے گھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کا (بکثرت) آنا جانا ہم خود دیکھا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٣٧- باب مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه.

١٥٩٨- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ. خَطَبَ ، فَقَالَ : وَاللهِ! لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً ، وَاللهِ! لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللهِ ، وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ.

قَالَ شَقِيقٌ (رَاوِي الْحَدِيثِ) : فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ ، فَمَا سَمِعْتُ رَدًّا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ.

۱۵۹۸- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا کہ اللہ کی قسم میں نے ستر سے کچھ زائد سورتیں خود رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر حاصل کی ہیں۔ اللہ کی قسم، حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن مجید کا جاننے والا ہوں۔ حالانکہ میں ان سے بہتر نہیں ہوں۔ شقیق (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ پھر میں مجلس میں بیٹھا۔ تا کہ صحابہ کی رائے سن سکوں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ لیکن میں نے کسی سے اس بات کی تردید نہیں سنی۔

أخرجه البخاري في : ٦٦- كتاب فضائل القرآن : ٨- باب القراء من أصحاب النبي ﷺ.

١٥٩٩- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ ، قَالَ : وَاللهِ! الَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ! مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلاَّ وَأَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ. وَلاَ أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلاَّ وَأَنَا أَعْلَمُ فِيمَ أُنْزِلَتْ. وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللهِ تُبَلِّغُهُ الإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ.

۱۵۹۹- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، کتاب اللہ کی جو سورت بھی نازل ہوئی، اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی۔ اور کتاب اللہ کی جو آیت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور اگر مجھے خبر ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا جاننے والا ہے اور اونٹ ہی اس کے پاس مجھے پہنچا سکتے ہیں (یعنی کا گھر بہت دور ہے) تب بھی میں سفر کر کے اس کے پاس جا کر اس سے اس علم کو حاصل کروں گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٦- كتاب فضائل القرآن : ٨- باب القراء من أصحاب النبي ﷺ.

١٦٠٠- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو. عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : ذُكِرَ عَبْدُ اللهِ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَقَالَ : ذَاكَ رَجُلٌ لاَ أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ : مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ «فَبَدَأَ بِهِ» ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ».

۱۶۰۰- مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے یہاں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا، تو انہوں نے کہا میں ان سے ہمیشہ محبت رکھوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ چار اشخاص سے قرآن سیکھو، عبداللہ بن مسعودؓ --- آنحضرت ﷺ نے ابتدا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ہی کی --- اور ابو حذیفہ کے مولیٰ سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل۔

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٢٦- باب مناقب سالم مولى أبي حذيفة رضي الله عنه.

(٢٣) باب من فضائل أُبَيِّ بن كعب وجماعة من الأنصار رضي الله عنهم

(۲۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کی فضیلت

١٦٠١- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعَةٌ : كُلُّهُمْ مِنَ الأَنْصَارِ ؛ أُبَيٌّ ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَأَبُوزَيْدٍ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ.

۱۶۰۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چار آدمی جن سب کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا قرآن مجید جمع کرنے والے تھے، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابوزید اور زید بن ثابت۔ رضی اللہ عنہم

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ١٧- باب مناقب زيد بن ثابت رضي الله عنه.

١٦٠٢- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لأُبَيٍّ : «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ - لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا -». قَالَ : وَسَمَّانِي؟ قَالَ : «نَعَمْ». فَبَكَى.

۱۶۰۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو سورہ **لم یکن الذین کفروا** سناؤں۔ حضرت ابی بن کعب بولے کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اس پر حضرت ابی بن کعب

فرط مسرت سے رونے لگے۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ١٦ - باب مناقب أبي بن كعب رضي الله عنه.

(٢٤) باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه

(۲۴) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٦٠٣- حديث جَابِرٍ رضي الله عنه : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ».

۱۶۰۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کی موت پر عرش ہل گیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ١٢- باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه.

١٦٠٤- حديث الْبَرَاءِ رضي الله عنه ، أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ حُلَّةُ حَرِيرٍ ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا. فَقَالَ : «أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا ، أَوْ أَلْيَنُ».

۱۶۰۴- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ہدیہ میں ایک ریشمی حلہ آیا تو صحابہؓ اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی اور نزاکت پر تعجب کرنے لگے۔ آپؐ نے اس پر فرمایا تمہیں اس کی نرمی پر تعجب ہے، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال (جنت میں) اس سے کہیں بہتر ہیں یا (آپ نے فرمایا کہ) اس سے کہیں زیادہ نرم ونازک ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ١٢- باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه.

١٦٠٥- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه ، قَالَ : أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جُبَّةُ سُنْدُسٍ ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا. فَقَالَ : «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَمَنَادِيلُ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هذَا».

۱۶۰۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دبیز قسم کے ریشم کا ایک جبہ ہدیہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ آپ اس کے استعمال سے (مردوں کو) منع فرماتے تھے۔ صحابہؓ کو بڑی حیرت ہوئی (کہ کتنا عمدہ ریشم ہے) آپؐ نے فرمایا (تمہیں اس پر حیرت ہے) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ٢٨- باب قبول الهدية من المشركين.

(٢٦) باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام والد جابر رضي الله عنه

(۲۶) حضرت جابر کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کے فضائل

١٦٠٦- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه ،

۱۶۰۶- حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ : جِيءَ بِأَبِي ، يَوْمَ أُحُدٍ ، قَدْ مُثِّلَ بِهِ، حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا. فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ ، فَنَهَانِي قَوْمِي ، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَرُفِعَ. فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ ، فَقَالَ : «مَنْ هَذِهِ؟» فَقَالُوا : ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، قَالَ : «فَلِمَ تَبْكِي؟ أَوْ لاَ تَبْكِي ، فَمَا زَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ».

میرے والد کی لاش احد کے میدان سے لائی گئی۔ (مشرکوں نے) آپ کی صورت تک بگاڑ دی تھی۔ نعش رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھی گئی۔ اوپر سے ایک کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔ میں نے چاہا کہ کپڑے کو ہٹاؤں' لیکن میری قوم نے مجھے روکا' پھر دوبارہ کپڑا ہٹانے کی کوشش کی۔ اس مرتبہ بھی میری قوم نے مجھ کو روک دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے حکم سے جنازہ اٹھایا گیا۔ اس وقت کسی زور زور سے رونے والے کی آواز سنائی دی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا (یہ کہا کہ) عمرو کی بہن ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ روتی کیوں ہو؟ یا یہ فرمایا کہ روؤ نہیں کہ ملائکہ برابر اپنے پروں کا سایہ کئے رہے ہیں' جب تک کہ اس کا جنازہ اٹھایا گیا۔

أخرجه البخاري في : ٢٣-كتاب الجنائز: ٣٥-باب حدثنا علي بن عبد الله.

(٢٨) باب من فضائل أبي ذر ﷺ

(۲۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

١٦٠٧- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ لأَخِيهِ : ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ. وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ. ثُمَّ ائْتِنِي. فَانْطَلَقَ الأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ ، وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ ، فَقَالَ لَهُ : رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الأَخْلاَقِ ، وَكَلاَمًا ، مَا هُوَ بِالشِّعْرِ. فَقَالَ : مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ. فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ، فِيهَا مَاءٌ ، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ. فَأَتَى الْمَسْجِدَ.

۱۶۰۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا کہ مکہ جانے کے لئے سواری تیار کر اور اس شخص کے متعلق جو نبی ہونے کا مدعی ہے اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے' میرے لئے معلومات حاصل کر کے لا۔ اس کی باتوں کو خود غور سے سننا اور پھر میرے پاس آنا۔ ان کے بھائی وہاں سے چلے اور مکہ حاضر ہو کر آنحضرت ﷺ کی باتیں خود سنیں پھر واپس ہو کر انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں نے انہیں خود دیکھا ہے وہ اچھے اخلاق کا لوگوں کو حکم کرتے ہیں اور میں نے ان سے جو کلام سنا وہ شعر نہیں ہے۔ اس پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا جس مقصد کے لئے میں نے تمہیں بھیجا تھا مجھے اس پر پوری طرح تشفی نہیں ہوئی۔ آخر انہوں نے خود توشہ باندھا' پانی سے بھری ہوئی ایک پرانی مشک

فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ ، وَلَا يَعْرِفُهُ. وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ ، حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ. فَرَآهُ عَلِيٌّ ، فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ. فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ. فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ. ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ ، وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ ، وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ ، حَتَّى أَمْسَى. فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ. فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟ فَأَقَامَهُ ، فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ ، لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ. حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ ، فَعَادَ عَلِيٌّ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَأَقَامَ مَعَهُ. ثُمَّ قَالَ : أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ : إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنَّنِي ، فَعَلْتُ. فَفَعَلَ ، فَأَخْبَرَهُ. قَالَ : فَإِنَّهُ حَقٌّ ، وَهُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي ، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ. فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي ، حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي. فَفَعَلَ، فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، وَدَخَلَ مَعَهُ ، فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ، وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ «ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى

ساتھ لی اور مکہ آئے۔ مسجد الحرام میں حاضری دی اور یہاں نبی کریم ﷺ کو تلاش کیا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے آپ کے متعلق پوچھنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ کچھ رات گذر گئی۔ وہ لیٹے ہوئے تھے حضرت علی نے ان کو اس حالت میں دیکھا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ میرے گھر پر چل کر آرام کیجئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلے گئے، لیکن کسی نے ایک دوسرے کے بارے میں بات نہیں کی۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابوذر نے اپنی مشک اور توشہ اٹھایا اور مسجد الحرام میں آ گئے۔ یہ دن بھی یونہی گذر گیا اور وہ نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھ سکے۔ شام ہوئی تو سونے کی تیاری کرنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر وہاں سے گذرے۔ وہ سمجھ گئے کہ ابھی اپنے ٹھکانے جانے کا وقت اس شخص پر نہیں آیا۔ وہ انہیں وہاں سے پھر اپنے ساتھ گھر لے آئے اور آج بھی کسی نے ایک دوسرے سے بات چیت نہیں کی۔ تیسرا دن جب ہوا اور حضرت علی نے ان کے ساتھ یہی کام کیا اور اپنے ساتھ لے گئے تو ان سے پوچھا کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ یہاں آنے کا باعث کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم مجھ سے پختہ وعدہ کر لو کہ میری رہ نمائی کرو گے تو میں تم کو سب کچھ بتا دوں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ کر لیا تو انہوں نے انہیں اپنے خیالات کی خبر دی۔ حضرت علی نے فرمایا کہ بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے سچے رسول ﷺ ہیں۔ اچھا صبح کو تم میرے پیچھے پیچھے میرے ساتھ چلنا اگر میں (راستے میں) کوئی ایسی بات دیکھوں جس سے مجھے تمہارے بارے میں کوئی خطرہ ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا (کسی دیوار کے قریب گویا مجھے پیشاب کرنا ہے) اس وقت تم میرا انتظار نہ کرنا اور جب میں پھر چلنے لگوں تو میرے پیچھے آ جانا تاکہ کوئی سمجھ نہ سکے کہ یہ دونوں ساتھ ہیں اور اس طرح جس گھر میں، میں داخل ہوں تم بھی داخل

يَأْتِيَكَ أَمْرِي» قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ. فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ ، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ. وَأَتَى الْعَبَّاسُ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ. قَالَ : وَيْلَكُمْ! أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ ، وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّأْمِ؟ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا ، فَضَرَبُوهُ ، وَثَارُوا إِلَيْهِ ، فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ.

ہو جانا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور پیچھے پیچھے چلے تا آنکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ آپؐ کی باتیں سنیں اور وہیں اسلام لے آئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اب اپنی قوم غفار میں واپس جاؤ اور انہیں میرا حال بتاؤ تا آنکہ جب ہمارے غلبہ کا علم تم کو ہو جائے (تو پھر ہمارے پاس آ جانا) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ان قریشیوں کے مجمع میں پکار کر کلمہ توحید کا اعلان کروں گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے واپس وہ مسجد حرام میں آئے اور بلند آواز سے کہا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔" یہ سنتے ہی سارا مجمع ٹوٹ پڑا اور اتنا مارا کہ زمین پر لٹا دیا۔ اتنے میں حضرت عباسؓ آ گئے اور حضرت ابوذرؓ کے اوپر اپنے آپ کو ڈال کر قریش سے کہا افسوس! کیا تمہیں معلوم نہیں یہ شخص قبیلہ غفار سے ہے اور شام جانے والے تمہارے تاجروں کا راستہ ادھر ہی سے پڑتا ہے۔ اس طرح سے ان سے ان کو بچایا پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ دوسرے دن مسجد الحرام میں آئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ قوم بری طرح ان پر ٹوٹ پڑی اور مارنے لگے۔ اس دن بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان پر اوندھے پڑ گئے۔

أخرجه البخاري في : ٦٣-كتاب مناقب الأنصار:٣٣-باب إسلام أبي ذر رضي الله عنه.

(٢٩) باب من فضائل جرير بن عبد الله رضي الله عنه

(۲۹) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٦٠٨- حديث جَرِيرٍ رضي الله عنه ، قَالَ : مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ ، وَلاَ رَآنِي إِلاَّ تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي. وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لاَ أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ، وَقَالَ : «اللَّهُمَّ! ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا».

۱۶۰۸۔ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں اسلام لایا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (پردہ کے ساتھ) مجھے (اپنے گھر میں داخل ہونے سے) کبھی نہیں روکا۔ اور جب بھی آپ مجھ کو دیکھتے' خوشی سے آپ مسکرانے لگتے۔ ایک دفعہ میں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری پر اچھی طرح نہیں جم پاتا ہوں' تو آپ نے میرے سینے پر اپنا دست مبارک مارا' اور دعا کی' اے اللہ! اسے

گھوڑے پر جما دے اور دوسروں کو سیدھا راستہ بتانے والا بنا دے' اور خود اسے بھی سیدھے راستے پر قائم رکھیو۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٦٢- باب من لا يثبت على الخيل.

١٦٠٩- حديث جَرِيرٍ. قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ ، يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ. قَالَ : فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ. قَالَ : وَكُنْتُ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ. فَضَرَبَ فِي صَدْرِي ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي ، وَقَالَ : «اللَّهُمَّ! ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا» فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا ، فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا. ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يُخْبِرُهُ. فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ ، أَوْ أَجْرَبُ قَالَ : فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا ، خَمْسَ مَرَّاتٍ.

۱۶۰۹- حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' **ذوالخلصہ** کو (برباد کر کے) مجھے راحت کیوں نہیں دے دیتے۔ یہ **ذوالخلصہ** قبیلہ خثعم کا ایک بت خانہ تھا' اور اسے کعبہ الیمانیہ کہتے تھے۔ حضرت جابرؓ نے کہا کہ پھر میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر چلا۔ یہ سب حضرات بڑے اچھے گھوڑ سوار تھے۔ لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے پر (اپنے ہاتھ سے) مارا' میں نے انگشت ہائے مبارک کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ پھر فرمایا' اے اللہ! گھوڑے کی پشت پر اسے ثبات عطا فرمائیو' اور اسے دوسروں کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنائیو۔ اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے' اور **ذوالخلصہ** کی عمارت کو گرا کر اس میں آگ لگا دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر بھجوائی۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد (ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ) نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا' اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا' جب تک ہم نے **ذوالخلصہ** کو ایک خالی پیٹ والے اونٹ کی طرح نہیں بنا دیا' یا (انہوں نے کہا) خارش والے اونٹ کی طرح (مراد ویرانی سے ہے) حضرت جریر نے بیان کیا کہ یہ سن کر آپ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور قبیلہ کے تمام لوگوں کے لئے پانچ مرتبہ برکتوں کی دعا فرمائی۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٥٤- باب حرق الدور والنخيل.

(٣٠) باب فضائل عبد الله بن عباس رضي الله عنه

(۳۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

١٦١٠ – حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، دَخَلَ الْخَلاَءَ ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا، قَالَ : «مَنْ وَضَعَ هَذَا؟» فَأُخْبِرَ. فَقَالَ : «اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ».

۱۶۱۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پاخانہ (بیت الخلاء) میں تشریف لے گئے۔ میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھ دیا۔ (باہر نکل کر) آپ نے پوچھا' یہ کس نے رکھا ہے؟ جب آپ کو بتلایا گیا تو آپ نے فرمایا' اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرمائیو۔

أخرجه البخاري في : ٤-كتاب الوضوء : ١٠- باب وضع الماء عند الخلاء.

(٣١) باب من فضائل عبد الله بن عمر ﷺ

(۳۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

١٦١١ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ ، فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا ، فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَكُنْتُ غُلاَمًا شَابًّا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي ، فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ. فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ ، وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ ، قَدْ عَرَفْتُهُمْ. فَجَعَلْتُ أَقُولُ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ : فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ ، فَقَالَ لِي : لَمْ تُرَعْ. فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ : «نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ! لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ». فَكَانَ ، بَعْدُ ، لاَ

۱۶۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں جب بھی کوئی (آدمی) خواب دیکھتا تو آپؐ سے بیان کرتا (آپؐ تعبیر دیتے) میرے بھی دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھتا اور آپؐ سے بیان کرتا۔ میں ابھی نوجوان تھا اور آپؐ کے زمانہ میں مسجد میں سوتا تھا۔ چنانچہ میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ دوزخ پر کنویں کی طرح بندش ہے (یعنی اس پر کنویں کی سی منڈیر بنی ہوئی ہے) اس کے دو جانب تھے۔ دوزخ میں بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا جنہیں میں پہچانتا تھا۔ میں کہنے لگا' دوزخ سے خدا کی پناہ! حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ پھر ہم کو ایک فرشتہ ملا اور اس نے مجھ سے کہا کہ ڈرو نہیں۔ یہ خواب میں نے (اپنی بہن) حضرت حفصہؓ کو سنایا۔ اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو۔ تعبیر میں آپؐ نے فرمایا کہ عبداللہ بہت خوب لڑکا ہے۔ کاش! رات میں نماز پڑھا کرتا۔ (راوی نے کہا کہ آپؐ کے اس فرمان کے بعد) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات میں بہت کم سوتے تھے۔

يَنامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلاَّ قَلِيلاً.

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ٢- باب فضل قيام الليل.

(٣٢) باب من فضائل أنس بن مالك رضي الله عنه

(۳۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خوبیاں

١٦١٢- حديث أَنَسٍ. عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ. قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَسٌ خَادِمُكَ ، ادْعُ اللهَ لَهُ. قَالَ : «اللَّهُمَّ! أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ».

۱۶۱۲- ام سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے' اس کے لئے اللہ سے دعا کیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو اسے دے اس میں برکت عطا فرما۔

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٤٧- باب الدعاء بكثرة المال والبركة.

١٦١٣- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ سِرًّا ، فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ. وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ ، فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ.

۱۶۱۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تھی اور میں نے وہ راز کسی کو نہیں بتایا۔ مجھ سے ام سلیم رضی اللہ عنہا (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) نے بھی اس کے متعلق پوچھا لیکن میں نے انہیں بھی نہیں بتایا۔

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب الاستئذان : ٤٦- باب حفظ السر.

(٣٣) باب من فضائل عبد الله بن سلام رضي الله عنه

(۳۳) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی خوبیاں

١٦١٤- حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. قَالَ : مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الأَرْضِ «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ» إِلاَّ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ. قَالَ : وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ - ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ الآية.

۱۶۱۴- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ حضرت سعد نے بیان کیا کہ آیت **"و شهد شاهد من بنی اسرائیل"** (الاحقاف:۱۰) انہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ١٩- باب مناقب عبد الله بن سلام رضي الله عنه.

١٦١٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ. عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا فِي

۱۶۱۵- قیس بن عباد رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بزرگ مسجد میں داخل ہوئے جن کے

مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ. فَقَالُوا : هذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، تَجَوَّزَ فِيهِمَا ، ثُمَّ خَرَجَ. وَتَبِعْتُهُ ، فَقُلْتُ : إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ ، قَالُوا : هذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قَالَ : وَاللهِ! مَا يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لاَ يَعْلَمُ. وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ؟ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ. وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ (ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا) وَسْطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ ، أَسْفَلُهُ فِي الأَرْضِ وَأَعْلاَهُ فِي السَّمَاءِ. فِي أَعْلاَهُ عُرْوَةٌ ، فَقِيلَ لَهُ ارْقَهْ. قُلْتُ لاَ أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي. فَرَقِيتُ ، حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلاَهَا. فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ. فَقِيلَ لَهُ : اسْتَمْسِكْ. فَاسْتَيْقَظْتُ ، وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي. فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «تِلْكَ الرَّوْضَةُ الإِسْلاَمُ ، وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الإِسْلاَمِ ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى. فَأَنْتَ عَلَى الإِسْلاَمِ حَتَّى تَمُوتَ» وَذَاكَ

چہرے پر خشوع و خضوع کے آثار ظاہر تھے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ بزرگ جنتی لوگوں میں ہیں پھر انہوں نے دو رکعت نماز مختصر طریقہ پر پڑھی اور باہر نکل گئے۔ میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا اور عرض کی کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا کہ یہ بزرگ جنت والوں میں سے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا خدا کی قسم کسی کے لئے ایسی بات زبان سے نکالنا مناسب نہیں ہے جسے وہ نہ جانتا ہو اور میں تمہیں بتاؤں گا کہ ایسا کیوں ہے؟ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں میں نے ایک خواب دیکھا اور آنحضرت ﷺ سے اسے بیان کیا۔ میں نے خواب یہ دیکھا تھا کہ جیسے میں ایک باغ میں ہوں' پھر انہوں نے اس کی وسعت اور اس کے سبزہ زاروں کا ذکر کیا۔ اس باغ کے درمیان میں ایک لوہے کا کھمبا ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور اوپر کا آسمان پر اور اس کی چوٹی پر ایک گھنا درخت ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں ہے۔ اتنے میں ایک خادم آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے تو میں چڑھ گیا اور جب میں اس کی چوٹی پر پہنچ گیا تو میں نے اس گھنے درخت کو پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس درخت کو پوری مضبوطی کے ساتھ پکڑ لے ابھی میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے تھا کہ میری نیند کھل گئی۔ یہ خواب جب میں نے آنحضرت ﷺ سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ "جو باغ تم نے دیکھا ہے' وہ تو اسلام ہے اور اس میں ستون اسلام کا ستون ہے اور گھنا درخت عروۃ الوثقی ہے اس لئے تم اسلام پر مرتے دم تک قائم رہو گے" یہ بزرگ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو یوسف تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی۔ ان کے اسلام لانے پر پورے گھر والے بھی مسلمان ہو گئے۔ بہت بڑے عالم تھے۔ نہاوند کی فتح میں شریک تھے۔ آپ نے ۴۳ ہجری کو وفات پائی۔

الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ.

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ١٩- باب مناقب عبد الله بن سلام ﷺ.

(٣٤) باب فضائل حسان بن ثابت ﷺ

(۳۴) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے کمالات

١٦١٦- حديث حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ ، فَقَالَ : كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكَ بِاللهِ! أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «أَجِبْ عَنِّي ، اللَّهُمَّ! أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟» قَالَ : نَعَمْ.

۱۶۱۶- سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ وہاں شعر پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں شعر پڑھنے پر ناپسندیدگی فرمائی تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس وقت یہاں شعر پڑھا کرتا تھا جب آپ سے بہتر شخص (آنحضرت ﷺ) یہاں تشریف رکھتے تھے۔ پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے آپ نے نہیں سنا تھا کہ اے حسان! (کفار مکہ کو) میری طرف سے جواب دے۔ اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ حسان کی مدد کر۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں بیشک (میں نے سنا تھا)

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ٦- باب ذكر الملائكة.

١٦١٧- حديث الْبَرَاءِ ﷺ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ : «أُهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبرِيلُ مَعَكَ».

۱۶۱۷- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا مشرکین مکہ کی تم بھی ہجو کرو' یا (یہ فرمایا کہ) ان کی ہجو کا جواب دو' جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ٦- باب ذكر الملائكة.

١٦١٨- حديث عَائِشَةَ. عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : لاَ تَسُبَّهُ ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ

۱۶۱۸- عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا کہنے لگا تو انہوں نے فرمایا' انہیں برا نہ کہو' وہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے۔

☆ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالولید یا ابوالحسام تھی۔ انصاری تھے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو قریش نے آپ کی ہجو کی تو حسان نے اشعار کے ذریعے آپ کا دفاع کیا۔ آپؐ فرماتے حسان کفار کی ہجو کرو یہ انہیں تیروں سے زیادہ زخمی کرتی ہے اور جبریل تمہاری مدد کے لیے اترتا ہے۔ ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔ ساٹھ سال جاہلیت اور ساٹھ سال اسلام میں گزارے اور ۴۰ھ کو وفات پائی۔ بعض نے آپ کا سن وفات ۵۰ ہجری بیان کیا ہے۔

النَّبِيِّ ﷺ. أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ١٦- باب من أحب أن لا يسب نسبه.

١٦١٩- حديث عَائِشَةَ. عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها ، وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ، يُنْشِدُهَا شِعْرًا ، يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ ، وَقَالَ :

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ : لكِنَّكَ لَسْتَ كَذلِكَ. قَالَ مَسْرُوقٌ : فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِي لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى - ﴿وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾؟- فَقَالَتْ : وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى؟. قَالَتْ لَهُ : إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ، أَوْ يُهَاجِيءُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۱۶۱۹۔ مسروق رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے یہاں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ موجود تھے اور ام المومنین کو اپنے اشعار سنا رہے تھے۔ ایک شعر تھا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ وہ سنجیدہ اور پاک دامن ہیں جس پر کبھی تہمت نہیں لگائی گئی' وہ ہر صبح بھوکی ہو کر نادان بہنوں کا گوشت نہیں کھاتی۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے کہا' لیکن تم تو ایسے نہیں ثابت ہوئے۔

مسروق نے کہا کہ پھر میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا' آپ انہیں اپنے یہاں آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں' جب کہ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرما چکا ہے کہ "اور ان میں وہ شخص جو تہمت لگانے میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہے اس کے لئے بڑا عذاب ہو گا" (النور : ۱۱) اس پر ام المومنین نے فرمایا کہ نابینا ہو جانے سے سخت اور کیا عذاب ہو گا (حضرت حسانؓ کی بصارت آخر عمر میں چلی گئی تھی) حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا کہ حسانؓ رسول اللہ ﷺ کی حمایت کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٤- باب حديث الإفك.

١٦٢٠- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ. قَالَ : «كَيْفَ بِنَسَبِي؟» فَقَالَ حَسَّانُ : لأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

۱۶۲۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین (قریش) کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں بھی تو ان ہی کے خاندان سے ہوں۔ اس پر حضرت حسانؓ نے عرض کیا کہ میں آپ کو (شعر میں) اس طرح صاف نکال لے جاؤں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ١٦- باب من أحب أن لا يسب نسبه.

۱۶۱۸۔ حضرت حسانؓ ایک موقع پر بہک گئے تھے۔ یعنی حضرت عائشہؓ پر اتہام لگانے والوں کے ہم نوا ہو گئے تھے۔ بعد میں یہ تائب ہو گئے مگر کچھ دلوں میں یہ واقعہ یاد رہا۔ لیکن حضرت عائشہؓ نے خود ان کی مدح کی اور ان کو اچھے لفظوں سے یاد کیا۔ (راز)

(۳۵) باب من فضائل أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه

۱۶۲۱ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَاللهُ الْمَوْعِدُ. إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا، أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ. وَكَانَتِ الأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ. فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ. وَقَالَ: «مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي، ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي» فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ. فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ! مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

(۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۶۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ کی بہت زیادہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اللہ کے حضور میں سب کو جانا ہے' بات یہ تھی کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہتا تھا۔ لیکن مہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے تھے اور انصار کو اپنے مالوں کی دیکھ بھال مصروف رکھتی تھی۔ میں ایک دن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اور آپ نے فرمایا کہ کون اپنی چادر پھیلائے گا۔ یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کر لوں اور پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد کبھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔ چنانچہ میں نے اپنی چادر جو میرے جسم پر تھی۔ پھیلا دی اور اس ذات کی قسم جس نے آنحضرت ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا تھا۔ پھر کبھی میں آپ کی کوئی حدیث جو آپ سے سنی تھی نہیں بھولا۔

أخرجه البخاري في: ۹۶- كتاب الاعتصام: ۲۲- باب الحجة على من قال إن أحكام النبي ﷺ كانت ظاهرة.

(۳۶) باب من فضائل أهل بدر رضي الله عنهم وقصة حاطب بن أبي بلتعة

۱۶۲۲ - حديث عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ ابْنَ الأَسْوَدِ. قَالَ: «انْطَلِقُوا

(۳۶) اہل بدر کے فضائل اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا قصہ

۱۶۲۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور زبیر اور مقداد بن اسود (رضی اللہ عنہم) کو ایک مہم پر بھیجا' اور آپ نے فرمایا کہ جب تم لوگ روضہ خاخ (جو مدینہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے) پر پہنچ جاؤ' تو

۱۶۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پانچ ہزار سے زائد احادیث زبانی یاد تھیں۔ بعض لوگ اس کثرت حدیث پر رشک کرتے۔ ان کے جواب میں آپ نے یہ بیان دیا جو یہاں مذکور ہے۔ (راز)

حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً ، وَمَعَهَا كِتَابٌ ، فَخُذُوهُ مِنْهَا» فَانْطَلَقْنَا ، تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا. حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ. فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ. فَقُلْنَا : أَخْرِجِي الْكِتَابَ. فَقَالَتْ : مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ. فَقُلْنَا : لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ. أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ. فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا. فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَإِذَا فِيهِ : مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ ، إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يَا حَاطِبُ! مَا هذَا؟» قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! لاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ. إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا. وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ ؛ فَأَحْبَبْتُ ، إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ ، أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي. وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلاَ ارْتِدَادًا ، وَلاَ رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الإِسْلاَمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَقَدْ صَدَقَكُمْ» فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هذَا الْمُنَافِقِ. قَالَ : «إِنَّهُ قَدْ

وہاں ایک بڑھیا عورت تمہیں اونٹ پر سوار ملے گی اور اس کے پاس ایک خط ہو گا' تم لوگ اس سے وہ خط لے لینا۔ ہم روانہ ہوئے' ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لئے جا رہے تھے۔ آخر ہم روضہ خاخ پر پہنچ گئے۔ اور وہاں واقعی ایک بوڑھی عورت موجود تھی جو اونٹ پر سوار تھی۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ لیکن جب ہم نے اسے دھمکی دی کہ اگر تو نے خط نہ نکالا تو تمہارے کپڑے ہم خود اتار دیں گے۔ اس پر اس نے خط اپنی گندھی ہوئی چوٹی کے اندر سے نکال کر دیا' اور ہم اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ اس کا مضمون یہ تھا' حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند آدمیوں کی طرف۔ اس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعض بھیدوں کی خبر دی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' اے حاطب! یہ کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ میرے بارے میں عجلت سے کام نہ لیجئے' میری حیثیت (مکہ میں) یہ تھی کہ قریش کے ساتھ میں نے رہنا سہنا اختیار کر لیا تھا' ان سے رشتہ ناتہ میرا کچھ بھی نہ تھا۔ آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں' ان کی تو مکہ میں سب کی رشتہ داری ہے اور مکہ والے اسی وجہ سے ان کے عزیزوں کی اور ان کے مالوں کی حفاظت و حمایت کریں گے مگر مکہ والوں کے ساتھ میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ان پر کوئی احسان کر دوں جس سے اثر لے کر وہ میرے بھی عزیزوں کی مکہ میں حفاظت کریں۔ میں نے یہ کام کفر یا ارتداد کی وجہ سے ہرگز نہیں کیا اور نہ اسلام کے بعد کفر سے خوش ہو کر۔ رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا' کہ حاطب نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' یا رسول اللہ! اجازت دیجئے' میں اس منافق کا سر اڑا دوں' آپ ﷺ نے فرمایا نہیں' یہ بدر کی لڑائی میں (مسلمانوں کے ساتھ مل کر) لڑے ہیں۔ اور تمہیں معلوم نہیں' اللہ تعالیٰ مجاہدین بدر کے احوال (موت

شَهِدَ بَدْرًا ، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ».

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ١٤١- باب الجاسوس وقول الله تعالى - ﴿لا تتخذوا عدوّي وعدوّكم أولياء﴾-.

تک کے) پہلے ہی سے جانتا تھا' اور وہ خود ہی فرما چکا ہے کہ "تم جو چاہو کرو میں تمہیں معاف کر چکا ہوں"

(۳۸) باب من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين رضي الله عنهما

(۳۸) اشعر قبیلہ کے حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٦٢٣- حديث أَبِي مُوسَى رضي الله عنه ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ ، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ ، وَمَعَهُ بِلاَلٌ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ : أَلاَ تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي؟ فَقَالَ لَهُ : «أَبْشِرْ» فَقَالَ : قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ (أَبْشِرْ). فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلاَلٍ ، كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ ، فَقَالَ : «رَدَّ الْبُشْرَى ، فَاقْبَلاَ أَنْتُمَا» قَالاَ : قَبِلْنَا. ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ ، فِيهِ مَاءٌ ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ ، وَمَجَّ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ : «اشْرَبَا مِنْهُ ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا ، وَأَبْشِرَا» فَأَخَذَا الْقَدَحَ ، فَفَعَلاَ. فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ، مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ : أَنْ أَفْضِلاَ لأُمِّكُمَا. فَأَفْضَلاَ لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

۱۶۲۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے قریب ہی تھا جب آپؐ جعرانہ سے' جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ایک مقام ہے' اتر رہے تھے۔ آپؐ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی عرصہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بدوی آیا اور کہنے لگا کہ آپ ﷺ نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کیوں نہیں کرتے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو۔ اس پر وہ بدوی بولا بشارت تو آپ مجھے بہت دے چکے۔ پھر حضور ﷺ نے چہرہ مبارک حضرت ابو موسیٰ اور حضرت بلالؓ کی طرف پھیرا۔ آپ بہت غصے میں معلوم ہو رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اس نے بشارت واپس کر دی' اب تم دونوں اسے قبول کر لو۔ ان دونوں حضرات نے عرض کیا ہم نے قبول کیا۔ پھر آپؐ نے پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو اس میں دھویا اور اسی میں کلی کی اور (ہر دو سے) فرمایا کہ اس کا پانی پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر اسے ڈال لو اور بشارت حاصل کرو۔ ان دونوں نے پیالہ لے لیا اور ہدایت کے مطابق عمل کیا۔ پردہ کے پیچھے سے حضرت ام سلمہؓ نے بھی کہا کہ اپنی ماں کیلئے بھی کچھ چھوڑ دینا۔ چنانچہ انہوں نے ان کے لیے ایک حصہ چھوڑ دیا۔

۱۶۲۲- خط کا مضمون یہ تھا "امابعد! قریش کے لوگو تم کو معلوم رہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لشکر جرار لئے ہوئے تمہارے سر پر آ رہے ہیں۔ اگر وہ اکیلے بھی آئیں تو پھر بھی اللہ ان کی مدد کرے گا اور اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اب تم اپنا بچاؤ کر لو۔" (راز)

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٥٦- باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان.

١٦٢٤- حديث أَبي مُوسَى ﷺ، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ، مِنْ حُنَيْنٍ، بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ. فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ. فَقُتِلَ دُرَيْدٌ، وَهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ. قَالَ أَبُو مُوسَى: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ. فَرُمِيَ أَبُوعَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ. رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ. فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا عَمِّ! مَنْ رَمَاكَ؟ فَأَشَارَ إِلَي أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي. فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ. فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى. فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ: أَلاَ تَسْتَحِي؟ أَلاَ تَثْبُتُ؟ فَكَفَّ. فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ، فَقَتَلْتُهُ. ثُمَّ قُلْتُ لأَبِي عَامِرٍ: قَتَلَ اللهُ صَاحِبَكَ. قَالَ: فَانْزِعْ هذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ، فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ. قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! أَقْرِيءِ النَّبِيَّ ﷺ السَّلاَمَ، وَقُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرْلِي. وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُوعَامِرٍ عَلَى النَّاسِ، فَمَكَثَ يَسِيرًا، ثُمَّ مَاتَ. فَرَجَعْتُ، فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ، وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ

۱۶۲۴- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہو گئے تو آپ ؐ نے ایک دستے کے ساتھ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو وادی اوطاس کی طرف بھیجا۔ اس معرکہ میں درید بن اصمہ سے مقابلہ ہوا۔ درید قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو شکست دے دی۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو عامر کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی بھیجا تھا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر آ کر لگا۔ بنی جشم کے ایک شخص نے ان پر تیر مارا تھا اور ان کے گھٹنے میں اتار دیا تھا۔ میں ان کے پاس پہنچا اور کہا چچا! یہ تیر آپ پر کس نے پھینکا ہے؟ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارے سے بتایا کہ وہ جشمی میرا قاتل ہے جس نے مجھے نشانہ بنایا ہے۔ میں اس کی طرف لپکا اور اس کے قریب پہنچ گیا لیکن جب اس نے مجھے دیکھا تو وہ بھاگ پڑا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور میں یہ کہتا جاتا تھا! تجھے شرم نہیں آتی' تجھ سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ آخر وہ رک گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلوار سے وار کیا میں نے اسے قتل کر دیا اور ابو عامر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کروا دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے (گھٹنے میں سے) تیر نکال لے میں نے نکال دیا تو اس سے پانی جاری ہو گیا۔ پھر انہوں نے فرمایا بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کو میرا سلام پہنچانا اور عرض کرنا کہ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر مجھے اپنا نائب بنا دیا اس کے بعد وہ تھوڑی دیر اور زندہ رہے اور شہادت پائی۔ میں واپس ہوا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ ؐ اپنے گھر میں بانوں کی ایک چارپائی پر تشریف رکھتے تھے۔ اس پر کوئی بستر بچھا ہوا نہیں تھا اور بانوں کے نشانات آپ ؐ کی پیٹھ اور پہلو پر پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ ؐ سے اپنے اور ابو عامر کے واقعات بیان کئے اور یہ کہ انہوں نے دعائے مغفرت کے لئے

بِخَبَرِنَا ، وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي. فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ. فَقَالَ : «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ» وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ! اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ» فَقُلْتُ : وَلِي فَاسْتَغْفِرْ. فَقَالَ : «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلاً كَرِيمًا».

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ (رَاوِي الْحَدِيثِ) : إِحْدَاهُمَا لأَبِي عَامِرٍ ، وَالأُخْرَى لأَبِي مُوسَى.

درخواست کی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا' پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی 'اے اللہ 'عبید ابو عامر ؓ کی مغفرت فرما میں نے آپؐ کی بغل میں سفیدی دیکھی (جب آپؐ دعا کر رہے تھے) پھر حضور ﷺ نے دعا کی 'اے اللہ قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے بلند تر درجہ عطا فرمائیو۔ میں نے عرض کیا اور میرے لئے بھی اللہ سے مغفرت کی دعا فرما دیجئے۔ حضور ﷺ نے دعا کی اے اللہ! عبداللہ ابن قیس ابو موسیٰ کے گناہوں کو بھی معاف فرما۔ اور قیامت کے دن اچھا مقام عطا فرمائیو۔ ابو بردہ (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ ایک دعا حضرت ابو عامر ؓ کے لئے تھی اور دوسری حضرت ابو موسیٰ ؓ کے لئے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٥٥- باب غزاة أوطاس.

(٣٩) باب من فضائل الأشعريين ﷺ

(۳۹) اشعریوں کی خوبیوں کا بیان

١٦٢٥- حديث أَبِي مُوسَى. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنِّي لأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ. وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ ، إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ (أَوْ قَالَ) الْعَدُوَّ ، قَالَ لَهُمْ إِنْ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ».

۱۶۲۵۔ حضرت ابو موسیٰ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب میرے اشعری احباب رات میں آتے ہیں تو میں ان کی قرآن کی تلاوت کی آواز پہچان جاتا ہوں۔ اگرچہ دن میں' میں نے ان کی اقامت گاہوں کو نہ دیکھا ہو' لیکن جب رات میں وہ قرآن پڑھتے ہیں تو ان کی آواز سے میں ان کی اقامت گاہوں کو پہچان لیتا ہوں۔ میرے ان ہی اشعری احباب میں ایک مرد دانا بھی ہے کہ جب کہیں اس کی سواروں سے مڈبھیڑ ہو جاتی ہے' یا آپ نے فرمایا کہ دشمن سے' تو ان سے کہتا ہے کہ میرے دوستوں نے کہا ہے کہ تم تھوڑی دیر کے لئے ان کا انتظار کرلو۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٨- باب غزوة خيبر.

١٦٢٦- حديث أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ

۱۶۲۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم

النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ الأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ ، جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ ، فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ. فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ».

ﷺ نے فرمایا' قبیلہ اشعر کے لوگوں کا جب جہاد کے موقعہ پر توشہ کم ہو جاتا ہے یا مدینہ (کے قیام) میں ان کے بال بچوں کے لئے کھانے کی کمی ہو جاتی ہے تو جو کچھ بھی ان کے پاس توشہ ہوتا ہے وہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں۔ پھر آپس میں ایک برتن سے برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ پس وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٤٧- كتاب الشركة : ١- باب الشركة في الطعام والنهد والعروض.

(٤١) باب من فضائل جعفر بن أبي طالب وأسماء بنت عميس وأهل سفينتهم ﷺ

(۴۱) حضرت جعفر بن ابو طالب حضرت اسماء بنت عمیس اور ان کے ساتھ کشتی والوں کی خوبیوں کا بیان

١٦٢٧- حديث أَبِي مُوسَى وَأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ. عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ ، قَالَ : بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ ﷺ ، وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ. فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ ، أَنَا وَأَخَوَانِ لِي ، أَنَا أَصْغَرُهُمْ ، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ ، وَالآخَرُ أَبُو رُهْمٍ. فِي ثَلاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلاً مِنْ قَوْمِي. فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ ، بِالْحَبَشَةِ ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا. فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ ،

۱۶۲۷- حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ نے بیان کیا کہ جب ہمیں نبی کریم ﷺ کی ہجرت کے متعلق خبر ملی تو ہم یمن میں تھے' اس لئے ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہجرت کی نیت سے نکل پڑے' میں اور میرے دو بھائی۔ میں دونوں سے چھوٹا تھا' میرے ایک بھائی کا نام ابو بردہ تھا اور دوسرے کا ابو رہم۔ انہوں نے کہا کہ پچاس سے کچھ زائد یا انہوں نے یوں بیان کیا کہ میری قوم کے ترپن یا باون لوگ بھی ساتھ تھے۔ ہم کشتی پر سوار ہوئے لیکن ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں لا ڈالا' وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب ﷺ سے ہو گئی' جو پہلے ہی مکہ سے ہجرت کر کے وہاں پہنچ چکے تھے' ہم نے وہاں ان کے ساتھ قیام کیا۔ پھر ہم سب مدینہ اکٹھے روانہ ہوئے' یہاں ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ کچھ لوگ ہم

☆ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا' آپ نے اپنے خاوند حضرت جعفر بن ابی طالب ﷺ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی وہاں آپ کے بطن سے محمد' عبداللہ اور عون پیدا ہوئے۔ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت جعفر شہید ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ سے نکاح کر لیا تھا۔ اور آپ کے بطن سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ نے آپ سے نکاح کر لیا تھا۔ یہاں آپ کے بطن سے یحییٰ پیدا ہوئے۔ جلیل القدر صحابہ آپ کے شاگرد ہیں۔

حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ. وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا : «يَعْنِي لأَهْلِ السَّفِينَةِ» سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ.

وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ ، وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا ، عَلَى حَفْصَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، زَائِرَةً. وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ. فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ ، وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا. فَقَالَ عُمَرُ ، حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ : مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ : أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ. قَال عُمَرُ : الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ؟ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ : نَعَمْ. قَالَ : سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ ، مِنْكُمْ. فَغَضِبَتْ ، وَقَالَتْ : كَلاَّ. وَاللهِ! كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ ، وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ. وَكُنَّا فِي دَارٍ ، (أَوْ) فِي أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ. وَذٰلِكَ فِي اللهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ. وَايْمُ اللهِ! لاَ أَطْعَمُ طَعَامًا ، وَلاَ أَشْرَبُ شَرَابًا ، حَتَّى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى وَنُخَافُ ، وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، وَأَسْأَلُهُ. وَاللهِ! لاَ أَكْذِبُ وَلاَ أَزِيغُ وَلاَ

سے یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے' اور اسماءؓ بنت عمیس جو ہمارے ساتھ مدینہ آئی تھیں' ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ وہ (اسماء) بھی نجاشی کے ملک میں ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ہجرت کر کے چلی گئی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حفصہؓ کے گھر پہنچے' اس وقت اسماءؓ بنت عمیس وہیں تھیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ ام المومنین نے بتایا کہ اسماء بنت عمیس! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا اچھا وہی جو حبشہ سے بحری سفر کر کے آئی ہیں۔ اسماء نے کہا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ہم تم لوگوں سے ہجرت میں آگے ہیں' اس لئے رسول اللہ ﷺ سے ہم' تمہارے مقابلہ میں زیادہ قریب ہیں' حضرت اسماءؓ اس پر بہت غصہ ہو گئیں اور کہا' ہرگز نہیں خدا کی قسم! تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے ہو۔ تم میں جو بھوکے ہوتے تھے اسے آنحضرت ﷺ کھانا کھلاتے تھے اور جو ناواقف ہوتے اسے آنحضرت ﷺ نصیحت و موعظت کیا کرتے تھے' لیکن ہم بہت دور حبشہ میں غیروں اور دشمنوں کے ملک میں رہتے تھے' یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے راستے میں ہی تو کیا ہے۔ اور خدا کی قسم' میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک تمہاری بات رسول اللہ ﷺ سے نہ کہہ لوں۔ ہمیں اذیت دی جاتی تھی' دھمکایا ڈرایا جاتا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کروں گی اور آپؐ سے اس کے متعلق پوچھوں گی' خدا کی قسم نہ میں جھوٹ بولوں گی' نہ کج روی اختیار کروں گی اور نہ کسی (خلاف واقعہ) بات کا اضافہ کروں گی۔ چنانچہ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! عمر اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ پھر تم نے انہیں کیا جواب دیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے انہیں یہ یہ جواب دیا تھا۔

أَزِيدُ عَلَيْهِ. فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَتْ : يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ : «فَمَا قُلْتِ لَهُ؟» قَالَتْ : قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا. قَالَ : «لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ. وَلَهُ وَلأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ. وَلَكُمْ أَنْتُمْ، أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ».

قَالَتْ : فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبُو مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالاً، يَسْأَلُونِي عَنْ هذَا الْحَدِيثِ. مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ، وَلاَ أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ، مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ.

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ (رَاوِي الْحَدِيثِ) قَالَتْ أَسْمَاءُ : فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هذَا الْحَدِيثَ مِنِّي.

آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ وہ تم سے زیادہ مجھ سے قریب نہیں ہیں' انہیں اور ان کے ساتھیوں کو صرف ایک ہجرت حاصل ہوئی اور تم کشتی والوں نے دو ہجرتوں کا شرف حاصل کیا۔

حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ اس واقعہ کے بعد حضرت ابو موسیٰ اور تمام کشتی والے میرے پاس گروہ در گروہ آنے لگے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق پوچھنے لگے' ان کے لئے دنیا میں حضور اکرم ﷺ کے ان کے متعلق اس ارشاد سے زیادہ خوش کن اور باعث فخر اور کوئی چیز نہیں تھی۔ ابو بردہ (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ مجھ سے اس حدیث کو بار بار سنتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٨- باب غزوة خيبر.

(٤٣) باب من فضائل الأنصار ﷺ

(۴۳) انصار کی فضیلتوں کا بیان

١٦٢٨- حديث جَابِرٍ ﷺ، قَالَ : نَزَلَتْ هذِهِ الآيَةُ فِينَا - ﴿ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلاَ ﴾ - بَنِي سَلِمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ. وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ ؛ وَا للهُ يَقُولُ - ﴿وَا للهُ وَلِيُّهُمَا﴾-.

۱۶۲۸- حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ یہ آیت ہمارے (یعنی بنی حارثہ اور بنی مسلمہ کے) بارے میں نازل ہوئی تھی **"اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا"** (جب تمہاری دو جماعتیں سستی کا ارادہ کر چکی تھیں) میری یہ خواہش نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی' کیونکہ اللہ آگے فرما رہا ہے "اور اللہ ان دونوں جماعتوں کا مدد گار تھا" (آل عمران : ۱۲۲) (تو اللہ کی ولایت یہ کتنا بڑا شرف ہے جو ہم کو حاصل ہوا)

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ١٨- باب إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا.

١٦٢٩- حديث زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : حَزِنْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرَّةِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ، وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي ، يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ ، وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ».

۱۶۲۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مقام حرہ میں جو لوگ شہید کر دیئے گئے تھے ان پر مجھے بڑا رنج ہوا۔ حضرت زید بن ارقم کو میرے غم کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے مجھے لکھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٦٣- سورة إذا جاءك المنافقون: ٦- باب قوله ﴿هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا﴾.

١٦٣٠- حديث أَنَسٍ ﷺ ، قَالَ : رَأَى النَّبِيُّ ﷺ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ ، مِنْ عُرُسٍ ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مُمْثِلاً ، فَقَالَ : «اللَّهُمَّ! أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ» قَالَهَا ثَلاثَ مِرَارٍ.

۱۶۳۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے (انصار کی) عورتوں اور بچوں کو میرے گمان کے مطابق کسی شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا اللہ (گواہ ہے) تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو تین بار آپ نے ایسا ہی فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٥- باب قول النبي ﷺ للأنصار أنتم أحب الناس إليَّ.

١٦٣١- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، قَالَ : جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا. فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ» مَرَّتَيْنِ.

۱۶۳۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار کی عورتیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ساتھ ایک ان کا بچہ بھی تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے کلام کیا پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ دو مرتبہ آپ نے یہ جملہ فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٥- باب قول النبي ﷺ للأنصار أنتم أحب الناس إليَّ.

١٦٣٢ – حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «الأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي. وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ. وَيَقِلُّونَ ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ».

۱۶۳۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' انصار میرے جسم و جان ہیں۔ ایک دور آئے گا کہ دوسرے لوگ تو بہت ہو جائیں گے' لیکن انصار کم رہ جائیں گے۔ اس لئے ان کے نیکو کاروں کی پذیرائی کیا کرنا اور خطاکاروں سے درگذر کیا کرنا۔

أخرجه البخاري في:٦٣-كتاب مناقب الأنصار: ١١- باب قول النبي ﷺ اقبلوا من محسنهم.

(٤٤) باب في خير دور الأنصار رضي الله عنهم

(۴۴) انصار کے بہترین گھروں کا بیان

١٦٣٣ – حديث أَبِي أُسَيْدٍ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ ، ثُمَّ بَنُو الْحَرِث بْنِ خَزْرَجٍ ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ ؛ وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ».

فَقَالَ سَعْدٌ : مَا أَرَى النَّبِيَّ ﷺ إِلاَّ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا. فَقِيلَ : قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ.

۱۶۳۳۔ حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بنو نجار کا گھرانہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ ہے۔ پھر بنو عبدالاشہل کا' پھر بنو الحارث بن خزرج کا' پھر بنو ساعدہ' اور انصار کا ہر گھرانہ عمدہ ہی ہے۔

سعد بن عبادہ نے کہا کہ میرا خیال ہے نبی کریم ﷺ نے انصار کے کئی قبیلوں کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ ان سے کسی نے کہا آپ کو بھی تو بہت سے قبیلوں پر نبی اکرم ﷺ نے فضیلت دی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٧- باب فضل دور الأنصار.

(٤٥) باب في حسن صحبة الأنصار رضي الله عنهم

(۴۵) انصار کی صحبت اچھی ہونے کا بیان

١٦٣٤ – حديث جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، قَالَ : صَحِبْتُ جَرِيرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ ، فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ. قَالَ جَرِيرٌ : إِنِّي رَأَيْتُ الأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا ، لاَ أَجِدُ مِنْهُمْ إِلاَّ أَكْرَمْتُهُ.

۱۶۳۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو وہ میری خدمت کرتے تھے' حالانکہ عمر میں وہ مجھ سے بڑے تھے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ہر وقت انصار کو ایک ایسا کام (رسول اللہ ﷺ کی خدمت) کرتے دیکھا جب ان میں سے کوئی مجھے ملتا ہے تو میں اس کی تعظیم و اکرام کرتا ہوں۔

☆ حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ آپ اپنی کنیت ابو اسید ساعدی سے مشہور ہوئے۔ بدر اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ آخر عمر میں نابینے ہو گئے تھے۔ فتح مکہ کے دن بنو ساعدہ قبیلہ کا علم ان کے ہاتھوں میں تھا۔ مسند بقی میں ہے کہ آپ ۲۸ احادیث کے راوی ہیں۔ ۴۰ ہجری کو وفات پائی۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ٧١- باب فضل الخدمة في الغزو.

(٤٦) باب دعاء النبي ﷺ لغفار وأسلم

(۴۶) غفار اور اسلم قبیلہ کے لیے نبی اکرم ﷺ کی دعا کا ذکر

١٦٣٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «أَسْلَمُ ، سَالَمَهَا اللهُ! وَغِفَارُ ، غَفَرَ اللهُ لَهَا!».

۱۶۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٦- باب ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة وأشجع.

١٦٣٦- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ : «غِفَارُ ، غَفَرَ اللهُ لَهَا! وَأَسْلَمُ ، سَالَمَهَا اللهُ! وَعُصَيَّةُ ، عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ».

۱۶۳۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا' قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا اور قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٦- باب ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة وأشجع.

(٤٧) باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة وأشجع ومزينة وتميم ودوس وطيئ

(۴۷) غفار' اسلم' جہینہ' اشجع' مزینہ' تمیم' دوس اور طیئی قبائل کے فضائل

١٦٣٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «قُرَيْشٌ وَالأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ ، مَوَالِيَّ؛ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللهِ وَرَسُولِهِ».

۱۶۳۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قریش' انصار' جہینہ' مزینہ' اسلم' اشجع اور غفار ان سب قبیلوں کے لوگ میرے خیر خواہ ہیں اور ان کا بھی اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی حمایتی نہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢- باب مناقب قريش.

١٦٣٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ

۱۶۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' قبیلہ اسلم' غفار اور مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ یا

۱۶۳۶- قبیلہ غفار والے عہد جاہلیت میں حاجیوں کا مال چراتے' چوری کرتے۔ اسلام لانے کے بعد اللہ نے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا اور قبیلہ عصیہ والے وہ لوگ ہیں جنھوں نے آنحضرت ﷺ سے عہد کر کے غداری کی اور بیئر معونہ والوں کو شہید کر دیا۔ (راز)

مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ (أَوْ قَالَ) شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ ، خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ (أَوْ قَالَ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيمٍ وَهَوَازِنَ وَغَطْفَانَ».

انہوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے کچھ لوگ یا جہینہ کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا بیان کیا کہ قیامت کے دن قبیلہ اسد' تمیم' ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ١١- باب قصة زمزم في المتن.

١٦٣٩ – حديث أَبِي بَكْرَةَ ، أَنَّ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ ، مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ ، خَابُوا وَخَسِرُوا؟» قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ».

۱۶۳۹۔ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے کہ جو حاجیوں کا سامان چرایا کرتے تھے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے لوگ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بتلاؤ اسلم' غفار' مزینہ اور ہو جہینہ یہ چاروں قبیلے بنی تمیم' بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر نہیں ہیں؟ کیا یہ (مؤخر الذکر) خراب اور برباد نہیں ہوئے۔ اقرع نے کہا ہاں' آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' یہ ان سے بہتر ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٦- باب ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة.

١٦٤٠ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ: قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ ، وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ ، وَأَبَتْ. فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا. فَقِيلَ : هَلَكَتْ دَوْسٌ. قَالَ : «اللَّهُمَّ! اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ».

۱۶۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ دوس کے لوگ سرکشی پر اتر آئے ہیں اور اللہ کا کلام سننے سے انکار کرتے ہیں' آپؐ ان پر بد دعا کیجئے۔ بعض صحابہ نے کہا کہ اب دوس کے لوگ برباد ہو جائیں گے لیکن آپؐ نے فرمایا اے اللہ! دوس کے لوگوں کو ہدایت دے اور انہیں (دائرہ اسلام میں) کھینچ لا۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٠٠- باب الدعاء للمشركين بالهدي ليتألفهم.

١٦٤١ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَا

۱۶۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین باتوں کی وجہ سے

۱۶۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی قبیلہ دوس کے تھے۔ لوگوں نے بد دعا کی درخواست کی تھی مگر رسول اللہ ﷺ نے ان کی ہدایت کی دعا فرمائی جو قبول ہوئی اور بعد میں اس قبیلہ کے لوگ خوشی خوشی مسلمان ہو گئے۔ (راز)

زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِيهِمْ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ» قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا». وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ. فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا، فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ».

جنہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت مخالف ثابت ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) بنو تمیم کے یہاں سے زکوۃ (وصول ہو کر) آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوۃ ہے۔ بنو تمیم کی ایک عورت قید ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا' کہ اسے آزاد کردے۔ یہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ہے۔

أخرجه البخاري في : ٤٩- كتاب العتق : ١٣- باب من ملك من العرب رقيقًا فوهب وباع.

(٤٨) باب خيار الناس

(۴۸) بہترین یا اچھے لوگوں کا بیان

١٦٤٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلَامِ، إِذَا فَقِهُوا. وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً. وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ».

۱۶۴۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' تم انسانوں کو کان کی طرح پاؤ گے (بھلائی اور برائی میں) جو لوگ جاہلیت کے زمانے میں بہتر اور اچھی صفات کے مالک تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر اور اچھی صفات والے ہیں بشرطیکہ وہ دین کا علم بھی حاصل کریں اور حکومت اور سرداری کے لائق اس کو پاؤ گے جو حکومت اور سرداری کو بہت ناپسند کرتا ہو' اور آدمیوں میں سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دورخہ (دوغلا) ہو۔ ان لوگوں میں ایک منہ لے کر آئے' دوسروں میں دوسرا منہ۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ١- باب قول الله تعالى - ﴿يأيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى﴾-.

(٤٩) باب من فضائل نساء قريش

(۴۹) قریش کی عورتوں کی فضیلت

١٦٤٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ. أَحْنَاهُ عَلَى

۱۶۴۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والیوں (عربی خواتین) میں سب سے بہترین قریشی خواتین ہیں۔ اپنے بچے پر سب سے زیادہ محبت و شفقت کرنے والی اور اپنے شوہر

طِفْلٍ ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ» يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذٰلِكَ : وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتِ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ.

کے مال و اسباب کی سب سے بہتر نگران و محافظ!
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے کہ مریم بنت عمران اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئی تھیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٤٦ - باب قوله تعالى ﴿إذ قالت الملائكة يا مريم﴾

(٥٠) باب مؤاخاة النبي ﷺ بين أصحابه ﷺ

(۵۰) رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کرام کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دینے کا ذکر

١٦٤٤- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لأَنَسٍ رضي الله عنه ، أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «لاَ حِلْفَ فِي الإِسْلاَمِ؟» فَقَالَ : قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالأَنْصَارِ فِي دَارِي.

۱۶۴۴- عاصم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا اسلام میں جاہلیت والے عہد و پیمان نہیں ہیں تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے تو خود انصار اور قریش کے درمیان میرے گھر میں عہد و پیمان کرایا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٣٩- كتاب الكفالة : ٢- باب قول الله تعالى - ﴿والذين عاقدت أيمانكم فآتوهم نصيبهم﴾.

(٥٢) باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم

(۵۲) صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت

١٦٤٥- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ ، فَيُقَالُ : فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ؟ فَيُقَالُ : نَعَمْ. فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ. ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ : فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُقَالُ : نَعَمْ. فَيُفْتَحُ. ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ

۱۶۴۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمانوں کی فوج جہاد پر ہو گی۔ پوچھا جائے گا کہ کیا فوج میں کوئی ایسے بزرگ ، بھی ہیں جنھوں نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اٹھائی ہو؟ کہا جائے گا کہ ہاں۔ تو (دعا کے لئے انہیں آگے بڑھا کے) ان سے فتح کی دعا کرائی جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا اس وقت اس کی تلاش ہو گی کہ کوئی ایسے بزرگ مل جائیں جنھوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تابعی) ایسے بھی بزرگ مل جائیں گے اور ان سے فتح کی دعا کرائی جائے گی۔

صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ؟ فَيُقَالُ : نَعَمْ. فَيُفْتَحُ».

اس کے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ (سپاہیوں سے) پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسے بزرگ ہیں جنھوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تبع تابعی) کہا جائیگا کہ ہاں اور ان سے فتح کی دعا کرائی جائیگی۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٧٦- باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب.

١٦٤٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ».

۱۶۴۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں' پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے۔ پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے۔ اور اس کے بعد ایسے لوگوں کا زمانہ آئے گا جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔

أخرجه البخاري في : ٥٢- كتاب الشهادات : ٩- باب لا يشهد على شهادة جَوْرٍ إذا أُشْهِدَ.

١٦٤٧- حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «خَيْرُكُم قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» قَالَ عِمْرَانُ : لاَ أَدْرِي ، أَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ ، بَعْدُ ، قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ».

۱۶۴۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تم میں سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ (صحابہ) ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان کے بھی بعد آئیں گے (تبع تابعین) حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا آنحضرت ﷺ نے دو زمانوں کا (اپنے بعد) ذکر فرمایا یا تین کا' پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو چور ہوں گے جن میں دیانت کا نام نہ ہو گا۔ ان سے گواہی دینے کے لئے نہیں کہا جائے گا لیکن وہ گواہیاں دیتے پھریں گے۔ نذریں مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے۔ مٹاپا ان میں عام ہو گا۔

أخرجه البخاري في : ٥٢- كتاب الشهادات : ٩- باب لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد.

(٥٣) باب قوله ﷺ لا تأتي مائة سنة وعلى

(۵۳) رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ "اس صدی

۱۶۴۶۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہمارے بزرگ شہادت اور عہد کا لفظ زبان سے نکالنے پر ہمیں مارا کرتے تھے۔ کہ کہیں قسم کھانے کی عادت نہ پڑ جائے۔ موقع بے موقع قسم کھانے کی عادت بہتر نہیں ہے۔ قسم میں احتیاط لازمی ہے۔ (راز)

الأرض نفس منفوسة اليوم

کے آخر تک موجود لوگوں میں سے کوئی زندہ نہ ہو گا"

١٦٤٨ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ، فِي آخِرِ حَيَاتِهِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ ، فَقَالَ : «أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هذِهِ؟ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا ، لاَ يَبْقَى ، مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ ، أَحَدٌ».

۱۶۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آخر عمر میں (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو (آج) زمین پر ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٢٢- باب السمَر في العلم.

(٥٤) باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم

(۵۴) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو برا کہنا حرام ہے

١٦٤٩ – حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ ، وَلاَ نَصِيفَهُ».

۱۶۴۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہو۔ اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کے راستے میں) خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مد غلہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا اور نہ ان کے آدھے مد کے برابر۔"

أخرجه البخاري في : ٦٢ كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٥- باب قول النبي ﷺ ﴿لو كنت متخذًا خَلِيْلاً﴾

(٥٩) باب فضل فارس

(۵۹) اہل فارس کی فضیلت

١٦٥٠ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ – ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا

۱۶۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ "سورہ الجمعہ" نازل ہوئی۔ "اور دوسروں کے لئے بھی (رسول اللہ ﷺ ہادی اور معلم ہیں) جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں"

۱۶۴۸۔ مطلب یہ ہے کہ آج کی رات میں جس قدر انسان زندہ ہیں' سو سال کے آخر تک یہ سب ختم ہو جائیں گے' اس رات کے بعد جو نسلیں پیدا ہوں گی' ان کی زندگی کی نفی مراد نہیں ہے۔ محققین کے نزدیک اس کا مطلب یہی ہے اور یہی ظاہر لفظوں سے سمجھ میں آتا ہے۔ چنانچہ سب سے آخری صحابی حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کا ٹھیک سو برس بعد ۱۱۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ (راز)

يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾- قَالَ : قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ ، حَتَّى سَأَلَ ثَلاَثًا. وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ. وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ، ثُمَّ قَالَ : «لَوْ كَانَ الإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا ، لَنَالَهُ رِجَالٌ (أَوْ رَجلٌ مِنْ هَؤُلاَءِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ دوسرے کون لوگ ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر یہی سوال تین مرتبہ کیا۔ مجلس میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی ہو گا تب بھی ان لوگوں (یعنی فارس والوں) میں سے اس تک پہنچ جائیں گے یا یوں فرمایا کہ ایک آدمی ان لوگوں میں سے اس تک پہنچ جائے گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٦٢- سورة الجمعة : ١- باب قوله ﴿وآخرين منهم﴾.

(٦٠) باب قوله ﷺ الناس كإبل مائة لا تجد فِيْهَا رَاحِلَةً

(۶۰) رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ ''لوگ اونٹوں کی مانند ہیں کہ سو میں سے بمشکل ایک سواری کے قابل ہوتا ہے''

١٦٥١- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «إِنَّمَا النَّاسُ كَالإِبِلِ الْمَائَةِ ، لاَ تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً».

۱۶۵۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''لوگوں کی مثال اونٹوں کی سی ہے' سو (اونٹوں) میں ایک بھی تیز سواری کے قابل نہیں ملتا۔''

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٣٥- باب رفع الأمانة.

٤٥-كتاب البر والصلة والآدابِ

۴۵- نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل

(١) باب بر الوالدين وأنهما أحق به

(۱) والدین کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کا بیان اور وہ اس کے زیادہ حق دار ہیں

١٦٥٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَبُوكَ».

۱۶۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں۔ انہوں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ پوچھا اس کے بعد کون؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر تمہارا باپ ہے۔

أخرجه البخاري في: ٧٨- كتاب الأدب: ٢- باب من أحق الناس بحسن الصحبة.

١٦٥٣- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ: «أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ».

۱۶۵۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے ان سے دریافت فرمایا 'کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! آپ نے فرمایا کہ پھر انہی میں جہاد کرو (یعنی ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرو)

أخرجه البخاري في: ٥٦- كتاب الجهاد: ١٣٨-باب الجهاد بإذن الأبوين.

(٢) باب تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلاة وغيرها

(۲) نفل نماز وغیرہ پر والدین کی اطاعت مقدم ہے

١٦٥٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ

۱۶۵۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

۱۶۵۳- اسی سے امام بخاری رحمہ اللہ نے باب کا مطلب نکالا ہے کہ ماں باپ کی رضامندی جہاد میں جانے کے واسطے ضروری ہے۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے ان کی خدمت جہاد پر مقدم رکھی۔ (راز)

النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلاَّ ثَلاَثَةٌ: عِيسَى. وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ ، كَانَ يُصَلِّي ، جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ ، فَقَالَ : أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي؟ فَقَالَتْ : اللَّهُمَّ! لاَ تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ. وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ. فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ ، وَكَلَّمَتْهُ ، فَأَبَى. فَأَتَتْ رَاعِيًا ، فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا ، فَوَلَدَتْ غُلاَمًا. فَقَالَتْ : مِنْ جُرَيْجٍ. فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ ، وَأَنْزَلُوهُ ، وَسَبُّوهُ. فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى. ثُمَّ أَتَى الْغُلاَمَ. فَقَالَ : مَنْ أَبُوكَ يَا غُلاَمُ؟ قَالَ : الرَّاعِي. قَالُوا : نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ : لاَ. إِلاَّ مِنْ طِينٍ.

وَكَانَتْ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا ، مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ . فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذو شَارَةٍ. فَقَالَتْ : اللَّهُمَّ ! اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ. فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ ! لاَ تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ».

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ ﷺ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، يَمَصُّ إِصْبَعَهُ.

فرمایا۔ گود میں تین بچوں کے سوا اور کسی نے بات نہیں کی۔ اول عیسیٰ علیہ السلام۔

(دوسرے کا واقعہ یہ ہے کہ) بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے' نام جریج تھا۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی ماں نے انہیں پکارا۔ انہوں نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں والدہ کا جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں' اس پر ان کی والدہ نے (ناراض ہو کر) بد دعا کی' اے اللہ! اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک یہ زانیہ عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔ جریج اپنے عبادت خانے میں رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے سامنے ایک فاحشہ عورت آئی اور ان سے بدکاری چاہی لیکن انہوں نے (اس کی خواہش پوری کرنے سے) انکار کیا۔ پھر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی اور اسے اپنے اوپر قابو دے دیا۔ اس سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ اور اس نے ان پر یہ تہمت دھری کہ یہ جریج کا بچہ ہے۔ ان کی قوم کے لوگ آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا' انہیں نیچے اتار کر لائے اور انہیں گالیاں دیں۔ انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی' اس کے بعد بچے کے پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا ہے۔ اس پر (ان کی قوم شرمندہ ہوئی اور) کہا کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنائیں گے۔ لیکن انہوں نے کہا ہرگز نہیں' مٹی ہی کا بنے گا۔

(تیسرا واقعہ) بنی اسرائیل کی ایک اور عورت تھی' اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ قریب سے ایک سوار نہایت عزت والا اور خوش پوش گزرا' اس عورت نے دعا کی' اے اللہ! میرے بچے کو بھی اسی جیسا بنا دے لیکن بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر اس کے سینے سے لگ کر دودھ پینے لگا۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا جیسے میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبی کریم ﷺ اپنی انگلی چوس رہے ہیں (بچے کے دودھ پینے کی کیفیت بتلاتے وقت) پھر ایک باندی اس کے

«ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ. فَقَالَتْ : اللَّهُمَّ! لاَ تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هذِهِ. فَتَرَكَ ثَدْيَهَا ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ! اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ : لِمَ ذَاكَ؟ فَقَالَ : الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ. وَهذِهِ الأَمَةُ ، يَقُولُونَ : سَرَقْتِ ، زَنَيْتِ. وَلَمْ تَفْعَلْ».

قریب سے لے جائی گئی (جسے اس کے مالک مار رہے تھے) تو اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ بنانا۔ بچے نے پھر دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا کہ اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنا دے۔ اس عورت نے پوچھا۔ ایسا تو کیوں کہہ رہا ہے؟ بچے نے کہا کہ وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم شخص تھا اور اس باندی سے لوگ کہہ رہے تھے کہ تم نے چوری کی اور زنا کیا حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٤٨- باب واذكر في الكتاب مريم.

(٦) باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها

(٦) صلہ رحمی کا بیان اور قطع رحمی کی حرمت

١٦٥٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ ، قَامَتِ الرَّحِمُ ، فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمنِ ، فَقَالَ لَهُ : مَهْ. قَالَتْ : هذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ. قَالَ : أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ : بَلَى يَا رَبِّ! قَالَ : فَذَاكَ».

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ ﷺ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾-.

۱۶۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی' جب وہ اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو "رحم" نے کھڑے ہو کر رحم کرنے والے اللہ کے دامن میں پناہ لی۔ اللہ نے پوچھا کیا بات ہے؟ رحم نے عرض کی میں قطع رحمی (رشتہ داری ختم کرنے) سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھ کو جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں بھی اسے توڑ دوں۔ رحم نے عرض کیا' ہاں اے میرے رب اللہ تعالیٰ نے فرمایا' پھر ایسا ہی ہو گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اگر تمہارا (اطمینان کے لیے) جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دین میں فساد مچا دو گے اور آپس میں قطع تعلق کر لو گے۔" (محمد:۲۲)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٤٧- سورة محمد ﷺ: ١- باب وتقطعوا أرحامكم.

١٦٥٦- حديث جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ».

۱۶۵۶- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ "قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔"

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ١١- باب إثم القاطع.

١٦٥٧ - حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ رِزْقُهُ ، أَوْ يُنْسَأَلَهُ فِي أَثَرِهِ ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ».

۱۶۵۷۔ حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے سنا' رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا عمر کی درازی چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٣١- باب من أحب البسط في الرزق.

(٧) باب النهي عن التحاسد والتباغض والتدابر

(۷) حسد' بغض اور بول چال ختم کرنا حرام ہے

١٦٥٨ - حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لاَ تَبَاغَضُوا ، وَلاَ تَحَاسَدُوا ، وَلاَ تَدَابَرُوا. وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا. وَلاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ».

۱۶۵۸۔ حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آپس میں بغض نہ رکھو' حسد نہ کرو' پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو' بلکہ اللہ کے بندے' آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ سلام کلام چھوڑ کر رہے۔"

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٥٧- باب ما ينهي عن التحاسد والتدابر.

(٨) باب تحريم الهجر فوق ثلاث بلا عذر شرعي

(۸) شرعی عذر کے بغیر تین دن سے اوپر کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے

١٦٥٩ - حديث أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لاَ يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ. يَلْتَقِيَانِ ، فَيُعْرِضُ هذَا ، وَيُعْرِضُ هذَا. وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ».

۱۶۵۹۔ حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کے لئے ملاقات کو توڑے۔ اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے وہ بھی منہ پھیر لے' اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٦٢- باب الهجرة وقول رسول الله ﷺ لا يحل لرجل أن يهجر أخاه فوق ثلاث.

۱۶۵۹۔ اس کے بعد اگر وہ فریق ثانی بات چیت نہ کرے' سلام کا جواب نہ دے تو وہ گناہ گار رہے گا۔ اور یہ شخص گناہ سے بچ جائے گا۔ (راز)

(۹) باب تحريم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها

(۹) بدگمانی کرنا' ٹوہ لگانا' شک کرنا اور دھوکے کی نیت سے بڑھ چڑھ کر قیمت لگانا وغیرہ حرام کام ہیں

١٦٦٠- حديث أَبِي هُرَيْـرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَـالَ: «إِيَّـاكُمْ وَالظَّـنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ. وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَتَحَاسَدُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا. وَكُونُـوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا».

۱۶۶۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' بدگمانی سے بچتے رہو' بدگمانی اکثر تحقیق کے بعد جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے۔ اور کسی کے عیوب ڈھونڈنے کے پیچھے نہ پڑو۔ کسی کا عیب خواہ مخواہ مت ٹٹولو اور کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ۔ اور حسد نہ کرو' بغض نہ رکھو' کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

أخرجه البخاري في: ٧٨- كتاب الأدب: ٨٥- باب يا أيها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرًا من الظن.

(١٤) باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك حتى الشوكة يشاكها

(۱۴) مومن کو کوئی بیماری یا رنج و غم پہنچے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھے تو اس کا ثواب ہے

١٦٦١- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۱۶۶۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے (مرض وفات کی تکلیف) رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اور کسی میں نہیں دیکھی۔

أخرجه البخاري في: ٥٧- كتاب المرضى: ٢- باب شدة المرض.

١٦٦٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ يُوعَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا. قَالَ: «أَجَلْ. إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلاَنِ مِنْكُمْ» قُلْتُ: ذلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: «أَجَلْ. ذلِكَ

۱۶۶۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو شدید بخار تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو بہت تیز بخار ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں مجھے تنہا ایسا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس لئے کہ آپ کا ثواب بھی دوگنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے کانٹا ہو یا اس سے زیادہ

كَذَلِكَ. مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى ، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا ، إِلاَّ كَفَّرَ اللهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا».

تکلیف دینے والی کوئی چیز تو جیسے درخت اپنے پتوں کو گراتا ہے اسی طرح اللہ پاک اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٥- كتاب المرضى : ٣- باب أشد الناس بلاء الأنبياء ثم الأول فالأول.

١٦٦٣- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ ، إِلاَّ كَفَّرَ اللهُ بِهَا عَنْهُ. حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا».

۱۶۶۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے' اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے (کسی مسلمان کے) ایک کانٹا بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چبھ جائے (تو وہ بھی اس شخص کے گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتا ہے)

أخرجه البخاري في : ٧٠ كتاب المرضى : ١- باب ما جاء في كفارة المرض.

١٦٦٤- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ ، وَلاَ وَصَبٍ ، وَلاَ هَمٍّ ، وَلاَ حُزْنٍ ، وَلاَ أَذًى ، وَلاَ غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلاَّ كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ».

۱۶۶۴- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان جب بھی کسی پریشانی' بیماری' رنج و ملال' تکلیف اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب المرضى : ١- باب ما جاء في كفارة المرض.

١٦٦٥- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ : أَلاَ أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ : بَلَى. قَالَ : هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَتْ : إِنِّي أُصْرَعُ ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ ، فَادْعُ اللهَ لِي. قَالَ : «إِنْ

۱۶۶۵- عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت ابن عباسؓ نے کہا تمہیں میں ایک جنتی عورت کو نہ دکھا دوں؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور دکھائیں۔ کہا کہ یہ سیاہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہا کہ مجھے مرگی آتی ہے اور اس کی وجہ سے میرا ستر کھل جاتا ہے' میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو صبر کر تجھے جنت ملے گی۔ اور اگر چاہے تو میں تیرے

شِئْتِ، صَبَرْتِ ؛ وَلَكِ الْجَنَّةُ. وَإِنْ شِئْتِ، دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيكِ» فَقَالَتْ : أَصْبِرُ. فَقَالَتْ : إِنِّي أَتَكَشَّفُ : فَادْعُ اللهَ أَنْ لاَ أَتَكَشَّفَ. فَدَعَا لَهَا.

لئے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا کہ میں صبر کروں گی۔ پھر اس نے عرض کیا کہ مرگی کے وقت میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کر دیں کہ ستر نہ کھلا کرے۔ آپؐ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب المرضى : ٦- باب فضل من يصرع من الريح.

(١٥) باب تحريم الظلم

(۱۵) ظلم کرنا حرام ہے

١٦٦٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۱۶۶۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' ظلم' قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ٨- باب الظلم ظلمات يوم القيامة.

١٦٦٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لاَ يَظْلِمُهُ ، وَلاَ يُسْلِمُهُ. وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ. وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا ، سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۱۶۶۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا' ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ٣- باب لا يظلم المسلمُ لِمُسْلِمٍ وَلاَ يُسلِمُهُ.

١٦٦٨- حديث أَبِي مُوسَى ﷺ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ اللهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ ، حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ» قَالَ : ثُمَّ قَرَأَ- ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾-.

۱۶۶۸- حضرت ابو موسیٰ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ ظالم کو چند روز دنیا میں مہلت دیتا ہے۔ لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "اور تیرے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے' جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے۔ جو (اپنے اوپر) ظلم کرتے رہتے ہیں' بے شک اس کی پکڑ بڑی تکلیف

دینے والی اور بڑی ہی سخت ہے" (ہود:۱۰۲)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ١١- سورة هود : ٥- باب كذلك أخذ ربك إذا أخذ القرى.

(١٦) باب نصر الأخ ظالمًا أوْ مظلومًا

١٦٦٩- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما. قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ ، فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ. فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ : يَا لَلأَنْصَارِ! وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ : يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! فَسَمِعَ ذَاكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ : «مَا بَالُ دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ؟» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ. فَقَالَ : «دَعُوهَا ، فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ». فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنِ أُبَيٌّ ، فَقَالَ : فَعَلُوهَا؟ أَمَا وَاللهِ! لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ.

فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ . فَقَامَ عُمَرُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «دَعْهُ . لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ».

(۱۶) ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کرنے کا بیان

۱۶۶۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک غزوہ (تبوک) میں تھے۔ مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کو لات مار دی ہے۔ انصاری نے کہا کہ اے انصاریو دوڑو۔ اور مہاجر نے کہا اے مہاجرین دوڑو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے سنا اور فرمایا کیا قصہ ہے؟ یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات مار دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس طرح جاہلیت کی پکار کو چھوڑ دو کہ یہ نہایت ناپاک باتیں ہیں۔ عبداللہ بن ابی نے بھی یہ بات سنی تو کہا۔ اچھا اب یہاں تک نوبت پہنچ گئی۔ خدا کی قسم، جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو ہم سے عزت پانے والا ذلیلوں کو نکال کر باہر کر دے گا۔ اس کی خبر آنحضور ﷺ کو پہنچ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کو ختم کر دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرا دیتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٦٣- سورة المنافقون : ٥- باب قوله ﴿سواء عليهم أستغفرت لهم أم لم تستغفرهم﴾.

(١٧) باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم

(۱۷) مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک

وتعاضدهم

دوسرے کا مددگار ہونا

۱٦٧٠ – حديث أَبِي مُوسَى ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا» وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ.

۱۶۷۰۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ اور آپؐ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا۔

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة : ٨٨- باب تشبيك الأصابع في المسجد وغيره.

۱٦٧١ – حديث النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ﷺ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ ، وَتَوَادِّهِمْ ، وَتَعَاطُفِهِمْ ، كَمَثَلِ الْجَسَدِ. إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا ، تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى».

۱۶۷۱۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم ایسی تکلیف میں ہوتا ہے کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٢٧- باب رحمة الناس والبهائم.

(٢٢) باب مداراة من يتقى فحشه

(۲۲) جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہری طور پر خاطرداری کرنا

۱٦٧٢ – حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتِ : اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ : «ائْذَنُوا لَهُ ، بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ ، أَوِ ابْنُ الْعَشِيرَةِ» فَلَمَّا دَخَلَ ، أَلاَنَ لَهُ الْكَلاَمَ. قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلاَمَ! قَالَ: «أَيْ عَائِشَةُ! إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ (أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ) اتِّقَاءَ فُحْشِهِ».

۱۶۷۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو۔ فلاں قبیلہ کا یہ برا آدمی ہے۔ جب وہ شخص اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ بڑی نرمی سے گفتگو کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو اس کے متعلق جو کچھ کہنا تھا وہ ارشاد فرمایا اور پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو کی۔ آپؐ نے فرمایا' عائشہ وہ آدمی بدترین ہے جسے اس کی بد کلامی کے ڈر سے لوگ چھوڑ دیں۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٤٨- باب ما يجوز من اغتياب أهل الفساد والريب.

(٢٥) باب من لعنه النبيّ ﷺ أو سبه أو دعا عليه وليس هو أهلاً لذلك ، كان له زكاة وأجرًا ورحمة

(۲۵) جس شخص پر نبی کریم ﷺ نے لعنت کی یا اسے برا کہا یا بد دعا دی جب کہ وہ اس کے لائق نہ تھا تو اس کے لئے کفارہ ہو گا۔ اجر ملے گا اور اس پر رحمت ہو گی

١٦٧٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ ! فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ ، فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۱۶۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ "اے اللہ" میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے اسے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے۔"

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٣٤- باب قول النبي ﷺ من آذيته فاجعله له زكاة ورحمة.

(٢٧) باب تحريم الكذب وبيان ما يباح منه

(۲۷) جھوٹ حرام ہے لیکن کس جگہ درست ہے اس کا بیان

١٦٧٤- حديث أُمِّ كُلْثومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ ، فَيَنْمِي خَيْرًا ، أَوْ يَقُولُ خَيْرًا».

۱۶۷۴۔ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ وہ جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں باہم صلح کرانے کی کوشش کرے اور اس کے لئے کسی اچھی بات کی چغلی کھائے یا اسی سلسلہ کی اور کوئی اچھی بات کہہ دے۔

أخرجه البخاري في : ٥٣- كتاب الصلح : ٢- باب ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس.

۱۶۷۳۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی تمام زندگی میں کبھی کسی مومن کو برا نہیں کہا۔ لہٰذا یہ ارشاد گرامی کمال تواضع اور اہل ایمان سے شفقت کی بنا پر فرمایا گیا۔ (راز)

☆ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا نے مکہ میں اسلام قبول کیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے دشمن عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ہیں۔ صلح حدیبیہ کے زمانے میں پیدل ہجرت کی۔ آپ کے بھائیوں ولید اور عمارہ نے تعاقب کیا لیکن ناکام رہے۔ مدینہ میں آپ نے حضرت زید بن حارثہ سے نکاح کیا۔ جنگ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد حضرت زبیر سے نکاح کر لیا۔ آپ حضرت عثمان کی اخیافی بہن ہیں۔

(۲۹) باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله

۱٦٧٥ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا. وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا».

(۲۹) جھوٹ کی مذمت اور سچ کی فضیلت کا بیان

۱۶۷۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بلاشبہ سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق کا لقب اور مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف۔ اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے' یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۷۸– كتاب الأدب : ٦٩– باب قول الله تعالى – ﴿يأيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين﴾–.

(۳۰) باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وبأيّ شيء يذهب الغضب

(۳۰) غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو پانے والے کی فضیلت اور کس چیز سے غصہ دور ہو جاتا ہے

۱٦٧٦ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

۱۶۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔"

أخرجه البخاري في : ۷۸– كتاب الأدب : ٧٦– باب الحذر من الغضب.

۱٦٧٧ – حديث سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ. قَالَ:

۱۶۷۷۔ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو

☆ حضرت سلیمان بن صرد خزاعی رضی اللہ عنہ آپ کی کنیت ابو مطرف ہے صحابی ہیں۔ جنگ جمل اور صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے سپہ سالاروں میں شامل رہے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ پھر حضرت حسین سے خط و کتابت کی اور ان کے جانشین رہے ان کے خون کا بدلہ لینے کے لیے لشکر کشی کی تھی۔ اور عبیداللہ بن زیاد کے قتل کا مطالبہ کیا۔ پانچ ہزار لڑاکے مجاہد ان کے ساتھ تھے انہیں توابین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ طرفین میں جنگ ہوئی عین الوردہ مقام پر سلیمان شہید ہوئے۔ یہ سن ۶۵ ہجری کا واقعہ ہے۔ آپ نے ۱۵ احادیث روایت کی ہیں۔

اسْتَبَّ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ. وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ ، مُغْضَبًا ، قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لأَعْلَمُ كَلِمَةً ، لَوْ قَالَهَا ، لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ. لَوْ قَالَ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ». فَقَالُوا لِلرَّجُلِ : أَلاَ تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ ؟ قَالَ : إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ.

آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں جھگڑا کیا۔ ہم بھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے۔ اگر یہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" کہہ لے! صحابہ نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں، نبی اکرم ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ میں دیوانہ نہیں۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٧٦- باب الحذر من الغضب.

(٣٢) باب النهي عن ضرب الوجهِ

(۳۲) چہرے پر مارنا منع ہے

١٦٧٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ».

۱۶۷۸- حضرت ابوہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب کوئی کسی سے جھگڑا کرے تو چہرے (پر مارنے) سے پرہیز کرے۔

أخرجه البخاري في : ٤٩- كتاب العتق : ٢٠- باب إذا ضرب العبدَ فليجتنب الوجه.

(٣٤) باب أمر مَنْ مرَّ بِسِلاحٍ في مسجدٍ أو سوقٍ أو غيرهما من المواضع الجامعة للناس أن يمسك بنصالها

(۳۴) جو شخص کسی مسجد، بازار یا کسی مجمع میں ہتھیار لے جائے تو اس کی احتیاط رکھے

١٦٧٩- حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ ، وَمَعَهُ سِهَامٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا».

۱۶۷۹- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد نبوی میں آیا وہ تیر لئے ہوئے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ "ان کی نوکیں تھامے رکھو"

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة : ٦٦- باب يأخذ بنصول النبل إذا مر في المسجد.

١٦٨٠- حديث أَبِي مُوسَى ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي

۱۶۸۰- حضرت ابوموسیٰ ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں

مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا ، وَمَعَهُ نَبْلٌ ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا. أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ. أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ».

گذرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اسے چاہئے کہ ان کی نوک کا خیال رکھے۔ یا آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے انہیں تھامے رہے۔ کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔"

أخرجه البخاري في : ۹۲- كتاب الفتن: ۷- باب قول النبي ﷺ «من حمل علينا السلاح فليس منا».

(۳۵) باب النهي عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم

(۳۵) کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت

۱۶۸۱- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لاَ يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلاَحِ ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي ، لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ ، فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ».

۱۶۸۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کوئی شخص اپنے کسی دینی بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا ممکن ہے شیطان اسے اس کے ہاتھ سے چھڑوا دے اور پھر وہ کسی مسلمان کو مار کر اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر پڑے۔"

أخرجه البخاري في : ۹۲- كتاب الفتن : ۷ - باب قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا.

(۳٦) باب فضل إزالة الأذى عن الطريق

(۳٦) راستے سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب

۱۶۸۲- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ ، وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ ، فَأَخَّرَهُ ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ ، فَغَفَرَ لَهُ».

۱۶۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹہنی دیکھی، پس اسے راستے سے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) راضی ہو گیا اور اس کی بخشش کر دی۔

أخرجه البخاري في : ۱۰- كتاب الأذان : ۳۲- باب فضل التهجير إلى الظهر.

(۳۷) باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذي لا يؤذي

(۳۷) بے ضرر جانور جیسے بلی وغیرہ کو تکلیف دینا حرام ہے

۱۶۸۳- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ ، سَجَنَتْهَا حَتَّى

۱۶۸۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (بنی اسرائیل کی) ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے قید کر رکھا

مَاتَتْ ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ . لاَ هِيَ أَطْعَمَتْهَا ، وَلاَ سَقَتْهَا ، إِذْ حَبَسَتْهَا. وَلاَ هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ».

تھا۔ جس سے وہ بلی مرگئی تھی اور اس کی سزا میں وہ عورت دوزخ میں گئی۔ جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو نہ اس نے اسے کھانے کے لئے کوئی چیز دی' نہ پینے کے لئے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٥٤- حدثنا أبو اليمان.

(٤٢) باب الوصية بالجار والإحسان إليه

(۴۲) پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

١٦٨٤- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ».

۱۶۸۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں بار بار اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کردیں۔"

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٢٨- باب الوصاة بالجار.

١٦٨٥- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ».

۱۶۸۵۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کردیں۔"

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٢٨- باب الوصاة بالجار.

(٤٤) باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام

(۴۴) اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے

١٦٨٦- حديث أَبِي مُوسَى ﷺ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ ، أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ : «اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا ، وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ».

۱۶۸۶۔ حضرت ابی موسیٰ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی مانگنے والا آتا یا آپ کے سامنے کوئی حاجت پیش کی جاتی تو آپ صحابہ کرامؓ سے فرماتے کہ تم سفارش کرو کہ اس کا ثواب پاؤ گے۔ اور اللہ پاک اپنے نبی کی زبان سے جو فیصلہ چاہے گا وہ دے گا۔

أخرجه البخاري في : ٢٤- كتاب الزكاة : ٢١- بال التحريض على الصدقة والشفاعة فيها.

(٤٥) باب استحباب مجالسة الصالحين

(۴۵) نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا اور

ومجانبة قرناء السوء

برے لوگوں سے بچنا مستحب ہے

۱۶۸۷ – حديث أَبِي مُوسَى ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَثَلُ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ، وَنَافِخِ الْكِيرِ؛ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً. وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً».

۱۶۸۷۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ نیک اور برے دوست کی مثال مشک ساتھ رکھنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے (جس کے پاس مشک ہے اور تم اس کی محبت میں ہو) وہ اس میں سے یا تمہیں کچھ تحفہ کے طور پر دے گا یا تم اس سے خرید سکو گے یا (کم از کم) تم اس کی عمدہ خوشبو سے تو محظوظ ہی ہو سکو گے۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے (بھٹی کی آگ سے) جلا دے گا یا تمہیں اس کے پاس سے ایک ناگوار بدبودار دھواں پہنچے گا۔

أخرجه البخاري في: ۷۲- كتاب الذبائح والصيد: ۳۱- باب المسك.

(٤٦) باب فضل الإحسان إلى البنات

(۴۶) بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

۱۶۸۸ – حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ، مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، تَسْأَلُ. فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا، غَيْرَ تَمْرَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا. ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ. فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ، عَلَيْنَا، فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: «مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ».

۱۶۸۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لئے مانگتی ہوئی آئی۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس وقت اور کچھ نہ تھا میں نے وہی دے دی۔ وہ ایک کھجور اس نے اپنی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود نہیں کھائی۔ پھر وہ اٹھی اور چلی گئی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپؐ سے اس کا حال بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے ان بچیوں کی وجہ سے خود کو معمولی سی بھی تکلیف میں ڈالا تو بچیاں اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کے لئے آڑ بن جائیں گی۔

أخرجه البخاري في: ۲٤- كتاب الزكاة: ۱۰- باب اتقوا النار ولو بشق تمرة.

(٤٧) باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه

(۴۷) اس شخص کی فضیلت جس کا بیٹا فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے

۱۶۸۹ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ

۱۶۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لاَ يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ ، فَيَلِجُ النَّارَ ، إِلاَّ تَحِلَّةَ الْقَسَمِ».

فرمایا کہ کسی کے اگر تین بچے مرجائیں تو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ اور اگر جائے گا بھی تو صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٦- باب فضل من مات له ولد فاحتسبه.

١٦٩٠- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ، تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ. فَقَالَ : «اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا ، فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا» فَاجْتَمَعْنَ. فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ. ثُمَّ قَالَ : «مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلاَثَةً ، إِلاَّ كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ : يَا رَسُولَ اللهِ! اثْنَيْنِ؟ قَالَ : فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ: «وَاثْنَيْنِ ، وَاثْنَيْنِ ، وَاثْنَيْنِ».

١٦٩٠۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یا رسول اللہ! آپ کی تمام احادیث مرد لے گئے۔ ہمارے لئے بھی آپ کوئی دن اپنی طرف سے مخصوص کر دیں جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ عورتیں جمع ہوئیں اور آنحضرت ﷺ ان کے پاس آئے اور انہیں اس کی تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت بھی اپنی زندگی میں اپنے تین بچے آگے پیچھے دے گی۔ (یعنی ان کی وفات ہو جائے گی) تو وہ اس کے لئے دوزخ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ اس پر ان میں سے ایک خاتون نے کہا۔ یا رسول اللہ دو (بچے) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس عورت نے اس کلمہ کو دو مرتبہ دہرایا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ دو' دو' دو بھی یہی درجہ رکھتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٩- كتاب الاعتصام : ٩- باب تعليم النبي ﷺ أمته من الرجال والنساء.

١٦٩١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهذَا. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ :

١٦٩١۔ عبدالرحمٰن بن الاصبہانی ذکوان سے' وہ ابو سعید سے' اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ اور (دوسری سند میں) عبدالرحمٰن الاصبہانی کہتے ہیں کہ میں نے ابو حازم سے سنا' وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے تین

١٦٨٩۔ یہاں اس بات کا بھی لحاظ رہے کہ حدیث میں نابالغ اولاد کے مرنے پر اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے' بالغ کا ذکر نہیں ہے۔ حالانکہ بالغ اور خصوصاً جوان اولاد کی موت کا سانحہ سب سے بڑا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے ماں باپ کی اللہ تعالیٰ سے سفارش کرتے ہیں۔ (راز)

سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : «ثَلاَثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ».

(بچے) جو ابھی بلوغت کو نہ پہنچے ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٣ كتاب العلم : ٣٦- باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم.

(٤٨) باب إذا أحب الله عبدًا حَبَّبَهُ لعِبَادِهِ

(۴۸) جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے اپنے بندوں کا محبوب بنا دیتا ہے

١٦٩٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا ، نَادَى جِبْرِيلَ : إِنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّ فُلاَنًا ، فَأَحِبَّهُ ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ : إِنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّ فُلاَنًا فَأَحِبُّوهُ. فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ، وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الأَرْضِ».

۱۶۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح روئے زمین میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٩٧- كتاب التوحيد : ٣٣- باب كلام الرب مع جبريل.

(٥٠) باب المرء مع من أحب

(۵۰) آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے دوستی رکھے

١٦٩٣- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ : مَتَى السَّاعَةُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» قَالَ : مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلاَةٍ ، وَلاَ صَوْمٍ، وَلاَ صَدَقَةٍ. وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ : «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ».

۱۶۹۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا' یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہو گی؟ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس کے لئے بہت ساری نمازیں' روزے اور صدقے تو نہیں تیار کر رکھے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٩٦- باب علامة حب الله عزوجل.

١٦٩٤- حديث أَبي مُوسَى ﷺ، قَالَ : قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ ، وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ. قَالَ : «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ».

۱۶۹۴- حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٩٦- باب علامة حب الله عزوجل.

٤٦- كتاب القدر

(١) باب كيفية خلق الآدمي في بطن أمه وكتابة رزقه وأجله وعمله وشقاوته وسعادته

١٦٩٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، وَيُقَالُ لَهُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ. ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ. فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ. وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ».

۴۶- تقدیر کے مسائل

(۱) شکم مادر میں تخلیق انسانی کی کیفیت اور اس کے رزق' عمر' اعمال' بد بختی اور نیک بختی کا لکھا جانا

۱۶۹۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے اللہ کے صادق المصدوق رسول ﷺ نے بیان فرمایا کہ تمہاری پیدائش کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک (نطفہ کی صورت میں) کی جاتی ہے۔ اتنے ہی دنوں تک وہ پھر ایک بستہ خون کی صورت اختیار کئے رہتا ہے۔ اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضغہ گوشت رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل' اس کا رزق' اس کی مدت زندگی' اور یہ کہ بد ہے یا نیک' لکھ لے۔ اب اس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے۔ (یاد رکھ) ایک شخص (زندگی بھر نیک) عمل کرتا رہتا ہے۔ اور جب جنت اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آ جاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص (زندگی بھر برے) کام کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آ جاتی ہے اور جنت والوں کے کام شروع کر دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في: ٥٩- كتاب بدء الخلق: ٦- باب ذكر الملائكة.

١٦٩٦- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا، يَقُولُ: يَا رَبِّ! نُطْفَةٌ. يَا

۱۶۹۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رحم مادر میں اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے اے رب اب یہ نطفہ ہے' اے رب اب یہ علقہ ہو گیا ہے' اے رب اب یہ مضغہ ہو گیا ہے۔ پھر جب

رَبِّ! عَلَقَةٌ. يَا رَبِّ مُضْغَةٌ. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ ، قَالَ : أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ وَالأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ».

خدا چاہتا ہے کہ اس کی تخلیق مکمل کرے تو (وہ فرشتہ) کہتا ہے کہ مذکر ہے یا مونث' بد بخت ہے یا نیک بخت' روزی کتنی مقدر ہے اور عمر کتنی۔ پس ماں کے پیٹ ہی میں یہ تمام باتیں فرشتہ لکھ دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦- كتاب الحيض : ١٧- باب مخلقة وغير مخلقة.

١٦٩٧- حديث عَلِيٍّ ﷺ ، قَالَ : كُنَّا فِي جَنَازَةٍ ، فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ. فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ ، فَنَكَّسَ ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ. ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلاَّ كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلاَّ قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً» فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا ، وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ. وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ. قَالَ : «أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ» ثُمَّ قَرَأَ - ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾ - الآية.

۱۶۹۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی جس سے آپ زمین کریدنے لگے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں یا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانا جنت اور دوزخ دونوں جگہ نہ لکھا گیا ہو اور یہ بھی کہ وہ نیک بخت ہو گی یا بد بخت۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں۔ کیونکہ جس کا نام نیک دفتر میں لکھا ہے وہ ضرور نیک کام کی طرف رجوع ہو گا۔ اور جس کا نام بد بختوں میں لکھا ہے وہ ضرور بدی کی طرف جائے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ جن کا نام نیک بختوں میں ہے ان کو اچھے کام کرنے میں ہی آسانی معلوم ہوتی ہے اور بد بختوں کو برے کاموں میں آسانی نظر آتی ہے۔ پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور پرہیز گاری اختیار کی اور اچھے دین کو سچا مانا' اس کو ہم آسانی کے گھر یعنی بہشت میں پہنچنے کی توفیق دیں گے۔" (اللیل:۵-۷)

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٨٣- باب موعظة المحدث عند القبر وقعود أصحابه حوله.

١٦٩٨- حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ. قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُعْرَفُ

۱۶۹۸۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے (یعنی خود انہوں نے) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!

أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ : «نَعَمْ» قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ : «كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ ، أَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهُ».

کیا جنت کے لوگ اہل جہنم میں سے پہچانے جا چکے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "ہاں" انہوں نے کہا کہ پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کریں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے لئے اسے سہولت دی گئی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨٢- كتاب القدر: ٢-باب جف القلم على علم الله.

١٦٩٩- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ».

۱۶۹۹- حضرت سہل بن سعد ساعدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک آدمی زندگی بھر بظاہر اہل جنت کے سے کام کرتا ہے حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی بظاہر اہل دوزخ کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت میں ہوتا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ٧٧- باب لا يقول فلان شهيد.

(٢) باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام

(۲) حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ کا مباحثہ

١٧٠٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى. فَقَالَ لَهُ مُوسَى : يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُونَا ، خَيَّبْتَنَا ، وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ. قَالَ لَهُ آدَمُ : يَا مُوسَى! اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ ، وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ ، أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى» ثَلَاثًا.

۱۷۰۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا۔ آدم! آپ ہمارے باپ ہیں مگر آپ ہی نے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکالا' آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ موسیٰ' آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے لئے برگزیدہ کیا اور اپنے ہاتھ سے آپ کے لئے تورات کو لکھا۔ کیا آپ مجھے ایک ایسے کام پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا۔ آخر آدم علیہ السلام بحث میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔ تین مرتبہ آنحضرت ﷺ نے یہ جملہ فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٨٢- كتاب القدر : ١١- باب تحاج آدم وموسى عند الله.

(٥) باب قُدِّر علی ابن آدم حظه من الزنا وغيره

(۵) ابن آدم کی تقدیر میں زنا وغیرہ کا کچھ نہ کچھ حصہ لکھ دیا گیا ہے

١٧٠١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا. أَدْرَكَ ذَلِكَ، لاَ مَحَالَةَ. فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي. وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ».

۱۷۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے معاملہ میں زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جس سے وہ لامحالہ دوچار ہو گا۔ پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے' زبان کا زنا بولنا ہے' دل کا زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے۔ پھر شرمگاہ اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٩- كتاب استئذان : ١٢- باب زنا الجوارح دون الفرج.

(٦) باب معنى كل مولودٍ يولد على الفطرة ، وحكم موت أطفال الكفار وأطفال المسلمين

(٦) "ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے" اس کا مفہوم اور کافروں اور مسلمانوں کی جو اولاد بچپن میں فوت ہو جاتی ہے ان کا بیان

١٧٠٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، : «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلاَّ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ. فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ. هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟».

ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ ﷺ ﴿فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لاَ تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ﴾۔

۱۷۰۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک جانور ایک صحیح سالم جانور جنتا ہے۔ کیا تم اس کا کوئی عضو (پیدائشی طور پر) کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو اس نے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خلقت میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ یہی دین قیم ہے۔

۱۷۰۱- مطلب یہ ہے کہ نفس میں زنا کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اب اگر شرم گاہ سے زنا کیا تو زنا کا گناہ لکھا گیا اور اگر خدا کے ڈر سے زنا سے باز رہا تو خواہش غلط اور جھوٹ ہو گئی۔ اس صورت میں معافی ہو جائے گی۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٨٠- باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه.

١٧٠٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ : اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

۱۷۰۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے نابالغ بچوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو بھی وہ عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٩٣- باب ما قيل في أولاد المشركين.

١٧٠٤- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ. فَقَالَ : «اللهُ! إِذْ خَلَقَهُمْ ، أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۱۷۰۴۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے مشرکوں کے نابالغ بچوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے جب انہیں پیدا کیا تھا اسی وقت وہ خوب جانتا تھا کہ یہ کیا عمل کریں گے۔"

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٩٣- باب ما قيل في أولاد المشركين.

٤٧ – كتاب العلم

(١) باب النهي عن اتباع متشابه القرآن والتحذير من متبعيه والنهي عن الاختلاف في القرآن

١٧٠٥ – حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: تَلاَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هذِهِ الآيَةَ – ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ....﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أُولُو الأَلْبَابِ﴾.

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ. فَاحْذَرُوهُمْ».

۴۷۔ کتاب العلم

(۱) قرآن حکیم کی متشابہ آیات کے پیچھے نہ پڑنا چاہئے اور جو ایسا کریں ان سے دور رہنا چاہئے نیز قرآن میں اختلاف کی ممانعت

۱۷۰۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی "وہ اللہ جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں' پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے' ان کی حقیقی مراد کو سوائے اللہ اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا' پختہ اور مضبوط علم والے یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان پر ایمان لا چکے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں' اور نصیحت تو صرف عقل مند حاصل کرتے ہیں۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں تو یاد رکھو کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے (آیت بالا میں) ذکر فرمایا ہے اسلئے ان سے بچتے رہو۔

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير: ٣ – سورة آل عمران: ١ – باب منه آيات محكمات.

١٧٠٦ – حديث جُنْدَبٍ ﷺ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ، فَقُومُوا عَنْهُ».

۱۷۰۶۔ حضرت جندب بن عبداللہ ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اس قرآن کو اس وقت تک ہی پڑھو جب تک تمہارے دل ملے جلے یا لگے رہیں۔ جب اختلاف اور جھگڑا کرنے لگو تو اٹھ کھڑے ہو۔"

أخرجه البخاري في: - كتاب فضائل القرآن: ٣٧ – باب اقرءوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم.

(٢) باب في الألد الخصم

(۲) جھگڑالو کا بیان

١٧٠٧ – حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها،

۱۷۰۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ ، الأَلَدُّ الْخَصِمُ».

ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ ناپسند وہ آدمی ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ١٥ - باب قول الله تعالى ﴿وهو ألد الخصام﴾

(٣) باب اتباع سنن اليهود والنصارى

(۳) یہود و نصاریٰ کی روش اختیار کرنے کا بیان

١٧٠٨- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَتَتَبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، شِبْرًا بِشِبْرٍ ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ. حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ : «فَمَنْ؟».

۱۷۰۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اپنے سے پہلی امتوں کی ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو گے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا پھر اور کون؟

أخرجه البخاري في : ٩٦- كتاب الاعتصام : ١٤ - باب قولِ النبي ﷺ لتتبعن سنن من كان قبلكم.

(٥) باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل الفتن في آخر الزمان

(۵) آخر زمانہ میں علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت اور فتنے عام ہو جائیں گے

١٧٠٩- حديث أَنَسٍ ﷺ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا».

۱۷۰۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ (دینی) علم اٹھ جائے گا' اور جہل ہی جہل ظاہر ہو جائے گا۔ اور (علانیہ) شراب پی جائے گی' اور زنا پھیل جائے گا۔"

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٢١- باب رفع العلم وظهور الجهل.

١٧١٠- حديث أَبِي مُوسَى ﷺ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا ،

۱۷۱۰۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سے پہلے ایسے دن ہوں گے جن میں

۱۷۰۸۔ گوہ کے بل میں گھسنے کا مطلب یہ ہے کہ انہی کی سی چال ڈھال اختیار کرو گے۔ ہمارے زمانہ میں بعینہ یہی حال ہے۔ مسلمانوں کے اندر سے قوت اجتہادی (اور تخلیقی سوچ) ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ بس جو کام انگریزوں کو کرتے دیکھا وہی کام خود بھی کرنے لگتے ہیں۔ کچھ سوچتے ہی نہیں کہ آیا یہ کام ہمارے ملک اور ہماری آب و ہوا کے لحاظ سے مناسب اور قرین عقل بھی ہے یا نہیں۔ (راز)

يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ ، وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ».

جہالت اتر پڑے گی اور علم اٹھالیا جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج قتل ہے۔

أخرجه البخاري في : ٩٢- كتاب الفتن : ٥- باب ظهور الفتن.

١٧١١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ ، وَيُلْقَى الشُّحُّ ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّمَ هُوَ؟ قَالَ : «الْقَتْلُ ، الْقَتْلُ».

۱۷۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے گا۔ اور لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ! یہ ہرج کیا چیز ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قتل قتل۔

أخرجه البخاري في : ٩٢- كتاب الفتن : ٥- باب ظهور الفتن.

١٧١٢- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «إِنَّ اللهَ لاَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا ، يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ . وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ. حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا ، اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالاً ، فَسُئِلُوا ، فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا».

۱۷۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ "اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھالے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے۔ لیکن وہ (پختہ کار) علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے' ان سے سوالات کئے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے۔ اس لئے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٣٤- باب كيف يقبض العلم.

۱۷۱۲۔ یعنی لوگ عیش و عشرت اور غفلت میں پڑ جائیں گے۔ ان کو ایک سال ایسے لگے گا جیسے ایک ماہ' ایک ماہ ایسے جیسے ایک ہفتہ' ایک ہفتہ ایک دن کی طرح لگے گا۔ (راز)

٤٨- كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار

(١) باب الحث على ذكر الله تعالى

١٧١٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي. فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي. وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلإٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ. وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا. وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا. وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً».

۴۸- ذکر الٰہی' دعا' توبہ اور استغفار کے مسائل

(۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت

۱۷۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر (فرشتوں کی) مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آجاتا ہوں۔

أخرجه البخاري في: ٩٧- كتاب التوحيد: ١٥- باب قول الله تعالى ﴿ويحذركم الله نفسه﴾

(٢) باب في اسماء الله تعالى وفضل من أحصاها

١٧١٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ اللهَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلاَّ وَاحِدًا. مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ» وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى «وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ».

(۲) اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ نام اور ان کو یاد کرنے والے کی فضیلت

۱۷۱۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں' ایک کم سو۔ جو شخص بھی انہیں یاد کرے گا جنت میں جائے گا۔ اور ایک دوسری روایت میں اضافہ ہے کہ اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔"

أخرجه البخاري في: ٥٤- كتاب الشروط: ٨١- باب ما يجوز من الاشتراط. وفي: ٨٠- كتاب الدعوات: ٦٨- باب لله مائة اسم غير واحد.

(٣) باب العزم بالدعاء ولا يقل إن شئت

(۳)یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر چاہے تو ایسا کر دے بلکہ بالجزم دعا کرے

١٧١٥- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ، فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ. وَلاَ يَقُولَنَّ: اللَّهُمَّ! إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي. فَإِنَّهُ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ».

۱۷۱۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ سے قطعی طور پر مانگے' اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما۔ کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔"

أخرجه البخاري في: ٨٠- كتاب الدعوات: ٢١- باب ليعزم المسئلة فإنه لا مكره له.

١٧١٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي. اللَّهُمَّ! ارْحَمْنِي، إِنْ شِئْتَ. لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ، فَإِنَّهُ لاَ مُكْرِهَ لَهُ».

۱۷۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ "یا اللہ" اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے۔ میری مغفرت کر دے' بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے۔ کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔"

أخرجه البخاري في: ٨٠- كتاب الدعوات: ٢١- باب ليعزم المسئلة فإنه لا مكره له.

(٤) باب كراهة تمني الموت لضر نزل به

(۴) کسی تنگی کی وجہ سے موت کی آرزو کرنا منع ہے

١٧١٧- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ. فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ، فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ! أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي. وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي».

۱۷۱۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے جو اسے ہونے لگی ہو' موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر موت کی تمنا ضروری ہی ہو جائے تو یہ کہے کہ "اے اللہ' جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھنا اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھا لینا۔"

أخرجه البخاري في: ٨٠- كتاب الدعوات: ٣٠- باب الدعاء بالموت والحياة.

١٧١٨- حديث خَبَّابٍ رضي الله عنه. عَنْ قَيْسٍ،

۱۷۱۸- قیس بن ابی حازم نے روایت کیا کہ میں حضرت

قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا ، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَوْ لاَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَا بِالْمَوْتِ ، لَدَعَوْتُ بِهِ.

خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے سات داغ (کسی بیماری کے علاج کے لئے) لگوائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٣٠- باب الدعاء بالموت والحياة.

(٥) باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه ، ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه

(۵) جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہش مند ہو اللہ اس سے ملنے کی خواہش کرتے ہیں اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتے ہیں

١٧١٩- حديث عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ. وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ».

۱۷۱۹۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند رکھتا ہے' اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں کرتا۔"

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٤١- باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه.

١٧٢٠- حديث أَبِي مُوسَى رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ. وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ».

۱۷۲۰۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنے کو نا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٤١- باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه.

۱۷۱۹۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں جس کراہت کا ذکر ہے وہ موت کے قریب نزع کے عالم میں رونما ہوتی ہے جب کہ توبہ وغیرہ قبول نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس وقت انسان کو اس کے آخرت کے ٹھکانے کی خبر دی جاتی ہے اور وہ سب کچھ دکھایا جاتا ہے جو اس کے لیے تیار کیا گیا ہے تو خوش بخت اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتے ہوئے موت کو پسند کرتے ہیں' تاکہ انعامات تک رسائی ہو' اور اللہ تعالیٰ بھی ان سے ملاقات کو پسند فرماتے ہیں۔ انہیں بخشش اور انعامات سے نوازتے ہیں۔ جب کہ بد بخت اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتے ہیں کیونکہ برے اعمال کی وجہ سے وہ برائی کی طرف لوٹ رہے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی ملاقات کو ناپسند فرماتے ہیں یعنی انہیں اپنی رحمت اور کرم سے دور کر دیتے ہیں۔ (مرتب)

(٦) باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى

(٦) دعا' اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت

١٧٢١ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي. فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي. وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ. وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا. وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا. وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

۱۷۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر (فرشتوں کی) مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آجاتا ہوں۔

أخرجه البخاري في: ٩٧- كتاب التوحيد: ١٥ - باب قول الله تعالى ﴿ويحذركم الله نفسه﴾

(٨) باب فضل مجالس الذكر

(٨) ذکر الٰہی کی مجالس کی فضیلت

١٧٢٢ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ. فَإِنْ وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللهَ، تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ. قَالَ: فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ. مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا: يَقُولُونَ، يُسَبِّحُونَكَ، وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيَحْمَدُونَكَ، وَيُمَجِّدُونَكَ. قَالَ: فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي؟

۱۷۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور اللہ کی یاد کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پھر جہاں وہ کچھ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ ہمارا مطلب حاصل ہو گیا۔ پھر وہ پہلے آسمان تک اپنے پروں سے ان پر امنڈتے رہتے ہیں۔ پھر ختم پر اپنے رب کی طرف چلے جاتے ہیں۔ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے ---- حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق خوب جانتا ہے ---- کہ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے تھے' تیری کبریائی بیان کرتے تھے' تیری حمد کرتے تھے اور تیری بڑائی کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیتے ہیں۔ نہیں۔

قَالَ : فَيَقُولُونَ ، لاَ وَاللهِ! مَا رَأَوْكَ. قَالَ : فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ : يَقُولُونَ ، لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً ، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا ، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا. قَالَ : يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ : يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ. قَالَ: يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ : يَقُولُونَ ، لاَ وَاللهِ! يَا رَبِّ! مَا رَأَوْهَا. قَالَ : يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ : يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا ، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا ، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً. قَالَ : فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ : يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ. قَالَ : يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا. قَالَ : يَقُولُونَ ، لاَ وَاللهِ! مَا رَأَوْهَا. قَالَ : يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ : يَقُولُونَ ، لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا ، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً. قَالَ : فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ: يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ : فِيهِمْ فُلاَنٌ ، لَيْسَ مِنْهُمْ. إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ : هُمُ الْجُلَسَاءُ ، لاَ يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ».

واللہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' پھر ان کا اس وقت کیا حال ہوتا جب وہ مجھے دیکھے ہوئے ہوتے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ تیرا دیدار کر لیتے تو تیری عبادت اور بھی بہت زیادہ کرتے۔ تیری بڑائی سب سے زیادہ بیان کرتے۔ تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے' پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ جنت مانگتے ہیں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے۔ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں' نہیں' واللہ' اے رب انہوں نے تیری جنت نہیں دیکھی۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے ان کا اس وقت کیا عالم ہوتا۔ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو وہ اس کے اور بھی زیادہ خواہش مند ہوتے' سب سے بڑھ کر اس کے طلب گار ہوتے اور سب سے زیادہ اس کے آرزو مند ہوتے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں' دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں' واللہ' انہوں نے جہنم کو دیکھا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' پھر اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے بچنے میں وہ سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس پر ان میں سے ایک فرشتے نے کہا کہ ان میں فلاں بھی تھا جو ان ذاکرین میں سے نہیں تھا' بلکہ وہ کسی ضرورت سے آگیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ (ذاکرین) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں رہتا۔

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٦٦- باب فضل ذكر الله عزوجل.

(٩) باب فضل الدعاء باللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

(۹) دنیا اور آخرت کی بھلائی اور آگ کے عذاب سے بچنے کی دعا کرنے کی فضیلت

١٧٢٣ – حديث أَنسٍ ﷺ، قَالَ : كَانَ أَكْثَرَ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ : «اللَّهُمَّ! رَبَّنَا! آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ».

۱۷۲۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی۔ "اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر' اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٥٥- باب قول النبي ﷺ ربنا آتنا في الدنيا حسنة.

(١٠) باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء

(۱۰) لا الہ الا اللہ' سبحان اللہ اور دعا مانگنے کی فضیلت

١٧٢٤ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. فِي كُلِّ يَوْمٍ ، مَائَةَ مَرَّةٍ. كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ ، وَكُتِبَتْ لَهُ مَائَةُ حَسَنَةٍ ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مَائَةُ سَيِّئَةٍ ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ ، يَوْمَهُ ذَلِكَ ، حَتَّى يُمْسِيَ. وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ ، إِلاَّ أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ».

۱۷۲۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا "نہیں ہے کوئی معبود' سوائے اللہ تعالیٰ کے' اس کا کوئی شریک نہیں' ملک اسی کا ہے۔ اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔ اس روز دن بھر یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت کرتی رہے گی۔ تاآنکہ شام ہو جائے' اور وہی شخص اس سے بہتر عمل لے کر آئے گا' جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھ لے۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ١١- باب صفة إبليس وجنوده.

١٧٢٥ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، فِي يَوْمٍ مَائَةَ مَرَّةٍ ، حُطَّتْ

۱۷۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے سبحان اللہ و بحمدہ دن میں سو مرتبہ کہا' اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں' خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔"

خَطَايَاه ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٦٥- باب فضل التسبيح.

١٧٢٦- حديث أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : «مَنْ قَالَ عَشْرًا ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ».

۱۷۲۶۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے یہ کلمہ کہ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں، اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے" دس مرتبہ پڑھ لیا وہ ایسا ہو گا جیسے اس نے اولاد اسماعیل میں سے ایک (عربی غلام) آزاد کیا۔

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٦٤- باب فضل التَّهْلِيلِ.

١٧٢٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمنِ : سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ».

۱۷۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "دو حرف جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازو میں بہت بھاری اور رحمان کو عزیز ہیں سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ۔"

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٦٥- باب فضل التسبيح.

(١٣) باب استحباب خفض الصوت بالذكر

(۱۳) آہستہ آواز سے ذکر کرنا افضل ہے

١٧٢٨- حديث أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ ﷺ، قَالَ : لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ، أَوْ قَالَ : لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ. فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ : اللهُ أَكْبَرُ! اللهُ أَكْبَرُ! لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ. إِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا.

۱۷۲۸۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر لشکر کشی کی یا یوں بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ (خیبر کی طرف) روانہ ہوئے تو (راستے میں) لوگ ایک وادی میں پہنچے اور بلند آواز کے ساتھ تکبیر کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ (اللہ سب سے بلند و برتر ہے اللہ سب سے بلند و برتر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) حضور ﷺ نے فرمایا اپنی جانوں پر رحم کرو۔ تم کسی بہرے کو یا ایسے شخص کو نہیں پکار رہے ہو جو تم سے دور ہو، جسے تم پکار رہے ہو وہ سب سے زیادہ سننے والا اور تمہارے بہت نزدیک

إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا ، وَهُوَ مَعَكُمْ» وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللهِ. فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ : لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ. فَقَالَ لِي: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ!» قُلْتُ : لَبَّيْكَ! رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ : بَلَى! رَسُولَ اللهِ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. قَالَ : «لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ».

ہے بلکہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ میں حضور اکرم ﷺ کی سواری کے پیچھے تھا' میں نے جب لا حول ولا قوۃ الا باللہ' کہا تو حضور ﷺ نے سن لیا' آپؐ نے فرمایا' عبداللہ بن قیس! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا' کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور بتایئے' یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ کلمہ یہی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٨- باب غزوة خيبر.

١٧٢٩- حديث أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ : عَلِّمْنِي دُعَاءً ادْعُو بِهِ فِي صَلاَتِي. قَالَ : «قُلِ اللَّهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا ، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ. فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِن عِنْدِكَ ، وَارْحَمْنِي ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ».

١٧٢٩- حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) بہت زیادہ ظلم کیا۔ پس گناہوں کو تیرے سوا کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر کہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا بے شک و شبہ تو ہی ہے۔"

أخرجه البخاري في : ١٠- كتاب الأذان : ١٤٩- باب الدعاء قبل السلام.

١٧٣٠- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ الصِّدِّيقِ ﷺ ، قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : يَا رَسُولَ اللهِ! عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلاَتِي. قَالَ : «قُلْ اللَّهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا ، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ. فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً ، إِنَّكَ

١٧٣٠- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا۔ یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھایئے جو میں اپنی نماز میں کیا کروں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی نہیں بخشتا۔ پس میرے گناہ اپنے پاس سے بخش دے۔ بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا' بڑا رحم کرنے والا ہے۔

أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمِ».

أخرجه البخاري في : ٩٧- كتاب التوحيد : ٩- باب قول الله تعالى - ﴿وكان الله سميعًا بصيرًا﴾-.

(١٤) باب التعوذ من شر الفتن وغيرها

(۱۴) فتنوں وغیرہ سے پناہ مانگنے کا بیان

١٧٣١- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها. قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ ، وَعَذَابِ النَّارِ ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. اللَّهُمَّ! اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ. وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا ، كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ. وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْمَأْثَمِ، وَالْمَغْرَمِ».

۱۷۳۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے "اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں' دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے' اور مال داری کی بری آزمائش سے اور محتاجی کی بری آزمائش سے' اور مسیح دجال کی بری آزمائش سے۔

اے اللہ! میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے' اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری مشرق و مغرب میں ہے' اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے گناہ سے اور قرض سے۔"

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٤٦- باب التعوذ من فتنة الفقر.

(١٥) باب التعوذ من العجز والكسل وغيره

(۱۵) عاجزی اور سستی وغیرہ سے پناہ مانگنے کا بیان

١٧٣٢- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، قَالَ : كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

۱۷۳۲- حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے کہ "اے اللہ' میں تیری پناہ مانگتا ہوں' عاجزی سے' سستی سے' بزدلی سے اور بہت زیادہ بڑھاپے سے' اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں' زندگی اور موت کی آزمائشوں سے۔"

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٣٨- باب التعوذ من فتنة المحيا والممات.

(١٦) باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره

١٧٣٣ – حديث أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلاَءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ. أخرجه البخاري في: ٨٠– كتاب الدعوات: ٢٨– باب التعوذ من جهد البلاء.

(۱۶) بری قضاء اور بد بختی وغیرہ سے پناہ مانگنے کا بیان

۱۷۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، قضاو قدر کی برائی اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگتے تھے۔

(١٧) باب ما يقول عند النَّومِ وأخذ المضجع

١٧٣٤ – حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه. قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلاَةِ. ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ. ثُمَّ قُلِ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ. وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ. وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ. رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ. لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ. اللَّهُمَّ! آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ. وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ. وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ».

قَالَ، فَرَدَدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا بَلَغْتُ «اللَّهُمَّ! آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ.

(۱۷) بستر پر سوتے وقت کیا کہے؟

۱۷۳۴۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم اپنے بستر پر لیٹنے آؤ تو اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لئے کرتے ہو۔ پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر یوں کہو "اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا۔ اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا۔ میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی پشت پناہ بنا لیا۔ تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! جو کتاب تو نے نازل کی میں اس پر ایمان لایا۔ جو نبی تو نے بھیجا میں اس پر ایمان لایا۔" پس اگر اس حالت میں اسی رات مر گیا تو فطرت پر مرے گا۔ اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھ۔ براء کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس دعا کو دوبارہ پڑھا۔ جب میں **امنت بکتابک الذی انزلت** پر پہنچا تو میں نے **ورسولک** (کالفظ) کہہ دیا۔ آپ نے فرمایا نہیں (یوں کہو) **ونبیک الذی ارسلت**۔

۱۷۳۴۔ ایک مرد مومن کی صبح اور شام' ابتداء اور انتہاء' بیداری و شب باشی سب کچھ باوضو ذکر الٰہی پر ہونا چاہیے۔ اور ذکر الٰہی بھی عین اسی نہج اور اسی طور طریقہ پر ہو جو رسول کریم ﷺ کا تعلیم فرمودہ ہے۔ اس سے اگر ذرا بھی ہٹ کر دو سرا راستہ اختیار کیا گیا تو وہ عند اللہ قبول نہ ہو گا۔ (راز)

قُلْتُ : وَرَسُولِكَ. قَالَ : «لاَ. وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ». أخرجه البخاري في : ٤- كتاب الوضوء : ٧٥- باب فضل من بات على الوضوء.

١٧٣٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ. قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ، فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ. فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ. ثُمَّ يَقُولُ : بِاسْمِكَ، رَبِّ! وَضَعْتُ جَنْبِي ، وَبِكَ أَرْفَعُهُ. إِنْ امْسَكْتَ نَفْسِي ، فَارْحَمْهَا. وإِنْ أَرْسَلْتَهَا، فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ».

۱۷۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے سے جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی بے خبری میں کیا چیز اس پر آ گئی ہے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔ میرے پالنے والے تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دیا (زندگی باقی رکھی) تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو صالحین کی حفاظت کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ١٣- باب حدثنا أحمد بن يونس.

(١٨) باب التعوّذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل

(۱۸) اپنے کئے اور نہ کئے ہر ایک عمل سے پناہ مانگنے کا بیان

١٧٣٦- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ : «أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ. الَّذِي لاَ يَمُوتُ ، وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ يَمُوتُونَ».

۱۷۳۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے "تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کہ کوئی معبود تیرے سوا نہیں۔ تیری ایسی ذات ہے جسے موت نہیں اور جن و انس فنا ہو جائیں گے"

أخرجه البخاري في : ٩٧- كتاب التوحيد : ٧- باب قول الله تعالى - ﴿وهو العزيز الحكيم﴾ -.

١٧٣٧- حديث أَبِي مُوسَى ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : «رَبِّ! اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي. وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ. وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي

۱۷۳۷۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے "میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما اور وہ گناہ بھی جن کا تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میرے بالارادہ اور بلا ارادہ

اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي ، وَجَهْلِي وَهَزْلِي ، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي. اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ. وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

کاموں میں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا جنہیں میں نے ظاہر کیا' تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے۔ اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٦٠- باب قول النبي ﷺ اللهم اغفر لي ما قدمت وما أخرت.

١٧٣٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، كَانَ يَقُولُ : «لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ. أَعَزَّ جُنْدَهُ. وَنَصَرَ عَبْدَهُ. وَغَلَبَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ. فَلاَ شَيْءَ بَعْدَهُ».

۱۷۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے' جس نے اپنے لشکر کو فتح دی' اپنے بندے کی مدد کی (یعنی حضور اکرم ﷺ کی) اور احزاب (یعنی افواج کفار) کو تنہا بھگا دیا۔ پس اس کے بعد کوئی چیز اس کے مدمقابل نہیں ہو سکتی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٢٩- باب غزوة الخندق وهي الأحزاب.

(١٩) باب التسبيح أول النهار وعند النوم

(۱۹) شروع دن اور سوتے وقت تسبیح کہنا

١٧٣٩- حديث عَلِيٍّ ﷺ، أَنَّ فَاطِمَةَ ، عَلَيْهَا السَّلاَمُ ، شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَاءِ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ. فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ. فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ ، فَأَخْبَرَتْهَا. فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ ، أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ ، إِلَيْنَا ، وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا. فَذَهَبْتُ لأَقُومَ ، فَقَالَ : «عَلَى مَكَانِكُمَا» فَقَعَدَ بَيْنَنَا ، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي. وَقَالَ :

۱۷۳۹۔ حضرت علی ؓ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے چکی پینے کی تکلیف کی شکایت کی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو حضرت فاطمہؓ آپ کے پاس آئیں لیکن آپ موجود نہیں تھے۔ حضرت عائشہؓ سے ان کی ملاقات ہو سکی اور ان سے اس کے بارے میں انہوں نے بات کی۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے حضرت فاطمہؓ کے آنے کی اطلاع دی۔ اس پر آنحضرت ﷺ خود ہمارے گھر تشریف لائے۔ اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں نے چاہا کہ کھڑا ہو جاؤں لیکن آپؐ نے فرمایا کہ یوں ہی لیٹے رہو۔ اس کے بعد آپ ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں محسوس کی۔

«أَلاَ أُعلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ، وَتُسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَتَحْمَدَا ثَلاَثَةً وَثَلاَثِينَ. فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ».

پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے جو طلب کیا ہے کیا میں تمہیں اس سے اچھی بات نہ بتاؤں۔ جب تم سونے کے لئے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل تمہارے لئے کسی خادم سے بہتر ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٩- باب مناقب علي بن أبي طالب القرشي.

(٢٠) باب استحباب الدعاء عند صياح الديك

(۲۰) مرغ کی اذان کے وقت دعا کرنا مستحب ہے

١٧٤٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ، فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا. وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا». أخرجه البخاري في :٥٩- كتاب بدء الخلق : ١٥ - باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال.

۱۷۴۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو، کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

(٢١) باب دعاء الْكَرْبِ

(۲۱) مصیبت کی دعا کا بیان

١٧٤١- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، كَانَ يَقُولُ، عِنْدَ الْكَرْبِ: «لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ. لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، رَبُّ السَّموَاتِ، وَرَبُّ الأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ». أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٢٧- باب الدعاء عند الكرب.

۱۷۴۱۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ حالت پریشانی میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ "اللہ صاحب عظمت اور بردبار کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔"

۱۷۳۹۔ شیخ الاسلام حضرت امام ابن تیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سوتے وقت اس حدیث پر عمل کر لیا کرے گا وہ اپنے اندر تھکن محسوس نہیں کرے گا۔ (راز)

(٢٥) باب بيان أنه يستجاب للداعي ما لم يعجل فيقول دعوت فلم يستجب لي

(۲۵) جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے لیکن یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی مگر قبول نہ ہوئی

١٧٤٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُسْتَجَابُ لأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ. يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي».

أخرجه البخاري في: ٨٠- كتاب الدعوات: ٢٢- باب يستجاب للعبد ما لم يعجل.

۱۷۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے، کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی، اور میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

(٢٦) باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء وبيان الفتنة بالنساء

(۲۶) اہل جنت اکثر فقراء ہیں اور دوزخیوں کی اکثریت عورتوں پر مشتمل ہو گی اور عورتوں کے فتنے کا بیان

١٧٤٣- حديث أُسَامَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ. وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ. غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ، قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ. وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ، فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ».

۱۷۴۳- حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت غریبوں کی تھی مال دار (جنت کے دروازہ پر حساب کے لئے) روک لئے گئے تھے۔ البتہ جہنم والوں کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی زیادہ عورتیں تھیں۔

أخرجه البخاري في: ٦٧- كتاب النكاح: ١٧- باب ما يتقي من شؤم المرأة.

١٧٤٤- حديث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ، مِنَ النِّسَاءِ».

۱۷۴۴- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر نقصان دینے والا اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے۔"

أخرجه البخاري في: ٦٧- كتاب النكاح: ١٧- باب ما يتقي من شؤم المرأة.

۱۷۴۲- قبولیت دعا کے لیے جلد بازی کرنا صحیح نہیں ہے۔ دعا اگر خلوص قلب کے ساتھ ہے اور شرائط و آداب دعا کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے تو وہ جلد یا بہ دیر ضرور قبول ہو گی۔ بہ ظاہر قبول نہ بھی ہو تو وہ ذخیرہ آخرت بنے گی۔ (راز)

(٢٧) باب قصة أصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الأعمال

١٧٤٥- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «خَرَجَ ثَلاَثَةٌ يَمْشُونَ. فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ. فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ. فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ. قَالَ : فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : ادْعُوا اللهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ. فَقَالَ أَحَدُهُمْ : اللَّهُمَّ! إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ ، شَيْخَانِ كَبِيرَانِ. فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى ، ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ. فَأَجِيءُ بِالْحِلاَبِ ، فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ ، فَيَشْرَبَانِ. ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ ، وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي. فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً ، فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ. قَالَ : فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا ، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ. فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ. اللَّهُمَّ! إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً ، نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ. قَالَ : فَفُرِجَ عَنْهُمْ. وَقَالَ الآخَرُ : اللَّهُمَّ! إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي ، كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ. فَقَالَتْ : لاَ تَنَالُ

(۲۷) غار والے تین آدمیوں کا قصہ اور نیک اعمال کا وسیلہ طلب کرنا

۱۷۴۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین شخص کہیں باہر جا رہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی۔ انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جا کر پناہ لی۔ اتفاق سے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر سے لڑھکی (اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا جس میں یہ تینوں پناہ لئے ہوئے تھے) اب ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا' جو تم نے کبھی کیا ہو' نام لے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اس پر ان میں سے ایک نے یہ دعا کی "اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بوڑھے تھے' میں باہر لے جا کر (اپنے مویشی) چراتا تھا۔ پھر جب شام کو واپس آتا تو ان کا دودھ نکالتا۔ اور برتن میں پہلے اپنے والدین کو پیش کرتا۔ جب میرے والدین پی چکتے تو پھر بچوں کو اور اپنی بیوی کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک رات واپسی میں دیر ہو گئی۔ اور جب میں گھر لوٹا تو والدین سو چکے تھے۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں۔ بچے میرے قدموں میں بھوکے پڑے رو رہے تھے۔ میں برابر دودھ کا پیالہ لئے والدین کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میں نے یہ کام صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لئے کیا تھا' تو ہمارے لئے اس چٹان کو ہٹا کر اتنا راستہ بنا دے کہ ہم آسمان کو تو دیکھ سکیں۔" آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔ دوسرے شخص نے کہا "اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اپنے چچا کی ایک لڑکی سے اتنی زیادہ محبت تھی جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہو سکتی ہے۔ اس لڑکی نے کہا تم مجھ سے اپنی خواہش اس وقت تک پوری نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو اشرفی نہ دے دو۔ میں نے ان کے حاصل کرنے کی کوشش کی' اور آخر اتنی اشرفی جمع کر لی۔ پھر جب میں اس کی دونوں

ذَلِكَ مِنْهَا ، حَتَّى تُعْطِيَهَا مَائَةَ دِينَارٍ. فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا. فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا ، قَالَتْ : اتَّقِ اللهَ ، وَلاَ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلاَّ بِحَقِّهِ. فَقُمْتُ ، وَتَرَكْتُهَا. فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً. قَالَ : فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ. وَقَالَ الآخَرُ : اللَّهُمَّ! إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ ، فَأَعْطَيْتُهُ. وَأَبَى ذَاكَ أَنْ يَأْخُذَ فَعَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ ، فَزَرَعْتُهُ. حَتَّى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا. ثُمَّ جَاءَ ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ! أَعْطِنِي حَقِّي. فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا ، فَإِنَّهَا لَكَ. فَقَالَ : أَتَسْتَهْزِئُ بِي؟ قَالَ : فَقُلْتُ : مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ ، وَلَكِنَّهَا لَكَ. اللَّهُمَّ! إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا. فَكُشِفَ عَنْهُمْ».

رانوں کے درمیان بیٹھا۔ تو وہ بولی 'اللہ سے ڈر' اور مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑ۔ اس پر میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اب اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل تیری ہی رضا کے لئے کیا تھا۔ تو ہمارے لئے (نکلنے کا) راستہ بنا دے۔" آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ چنانچہ وہ پتھر دو تہائی ہٹ گیا۔ تیسرے شخص نے کہا "اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک فرق جوار پر کام کرایا تھا۔ جب میں نے اس کی مزدوری اسے دے دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا اور میں نے اس جوار کو لے کر بو دیا (کھیتی جب کٹی تو اس میں اتنی جوار پیدا ہوئی کہ) اس سے میں نے ایک بیل اور ایک چرواہا خرید لیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر اس نے آ کر مزدوری مانگی 'کہ خدا کے بندے مجھے میرا حق دے دے۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور اس چرواہے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہارے ہی ملک ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ میں نے کہا' میں مذاق نہیں کرتا' واقعی یہ تمہارے ہی ہیں۔ تو اے اللہ! اگر تیرے نزدیک یہ کام میں نے صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لئے تیار کیا تھا تو یہاں ہمارے لئے (اس چٹان کو ہٹا کر) راستہ بنا دے۔ چنانچہ وہ غار پورا کھل گیا۔ اور وہ تینوں شخص باہر آ گئے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٩٨- باب إذا اشترى شيئًا لغيره بغير إذنه فرضي.

۱۷۴۵۔ اس حدیث سے اعمال صالحہ کو بطور وسیلہ اللہ کے سامنے پیش کرنا بھی ثابت ہوا۔ کہ اصل وسیلہ ایسے ہی اعمال صالحہ کا ہے۔ جو لوگ قبروں' مزاروں اور مردہ بزرگوں کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ اور ایسے وسائل بعض اوقات شرک کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ (راز)

٤٩- كتاب التوبة

(١) باب في الحض على التوبة والفرح بها

١٧٤٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي. فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي. وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلإٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ. وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا. وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا. وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً».

أخرجه البخاري في: ٩٧- كتاب التوحيد: ١٥ - باب قول الله تعالى ﴿ويحذركم الله نفسه﴾

١٧٤٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «للهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ، مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلاً، وَبِهِ مَهْلَكَةٌ، وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ. فَوَضَعَ رَأْسَهُ، فَنَامَ نَوْمَةً، فَاسْتَيْقَظَ، وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ. حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ، أَوْ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي. فَرَجَعَ، فَنَامَ نَوْمَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ».

أخرجه البخاري في: ٨٠- كتاب الدعوات: ٤- باب التوبة.

۴۹- توبہ کرنے کا بیان

(ا) توبہ کی ترغیب دلانا اور اللہ تعالیٰ توبہ سے خوش ہوتے ہیں

۱۷۴۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر (فرشتوں کی) مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آجاتا ہوں۔

۱۷۴۷- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی پر خطر جگہ پڑاؤ کیا ہو' اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں۔ وہ سر رکھ کر سو گیا ہو اور جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب ہو۔ آخر بھوک و پیاس یا جو کچھ اللہ نے چاہا اسے سخت لگ جائے وہ اپنے دل میں سوچے کہ مجھے اب گھر واپس چلا جانا چاہئے اور جب وہ واپس ہوا اور پھر سو گیا لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں کھانا پینا لئے ہوئے سامنے کھڑی ہے۔ تو خیال کرو کہ اس کو کس قدر خوشی ہوگی۔

١٧٤٨- حديث أَنَسٍ ﷺ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ : «للهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ ، سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ ، وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلاَةٍ».

۱۷۴۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ مایوسی کے بعد اچانک اسے مل گیا ہو۔ حالانکہ وہ ایک چٹیل میدان میں گم ہوا تھا۔"

أخرجه البخاري في : ٨٠- كتاب الدعوات : ٤- باب التوبة.

(٤) باب في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه

(۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے اور اس کے غصے پر حاوی ہے

١٧٤٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ ، كَتَبَ فِي كِتَابِهِ، فَهُوَ عِنْدَهُ ، فَوْقَ الْعَرْشِ، إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي».

۱۷۴۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا' تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے۔ اس نے لکھا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔"

أخرجه البخاري في :٥٩- كتاب بدء الخلق : ١- باب ما جاء في قول الله تعالى - ﴿وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده﴾-.

١٧٥٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مَائَةَ جُزْءٍ. فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جزءًا. وَأَنْزَلَ فِي الأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا. فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ ، حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا ، خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ».

۱۷۵۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے صرف ایک حصہ زمین پر اتارا ہے اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچے کو اپنے سم نہیں لگنے دیتی بلکہ سموں کو اٹھا لیتی ہے کہ کہیں اس سے اس بچے کو تکلیف نہ پہنچے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ١٩- باب جعل الله الرحمة مائة جزء.

۱۷۵۰- گھوڑی کا اپنے بچے پر اس درجہ رحم کرنا بھی قدرت کا ایک کرشمہ ہے۔ مگر کتنے لوگ دنیا میں ایسے ہیں کہ وہ رحم و کرم کرنا مطلق نہیں جانتے بلکہ ہر وقت ظلم پر اڑے رہتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ جلد ہی وہ اپنے مظالم کی سزا بھگتیں گے کہ قانون قدرت یہی ہے۔ (راز)

١٧٥١ – حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، قَالَ : قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا ، تَسْقِي. إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ ، أَخَذَتْهُ ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ. فَقَالَ : لَنَا النَّبِيُّ ﷺ : «أَتَرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟» قُلْنَا : لاَ. وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لاَ تَطْرَحَهُ. فَقَالَ : «للهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ ، مِنْ هذِهِ بِوَلَدِهَا».

۱۷۵۱۔ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا سینہ دودھ سے بھرا ہوا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی۔ اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا۔ اس نے جھٹ اپنے پیٹ سے لگالیا اور اس کو دودھ پلانے لگی۔ ہم سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں' جب تک اس کو قدرت ہو گی یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہو سکتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ١٨- باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته.

١٧٥٢ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ : فَإِذَا مَاتَ ، فَحَرِّقُوهُ ، وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ ، وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ. فَوَ اللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ ، لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا ، لاَ يُعَذِّبُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ. فَأَمَرَ اللهُ الْبَحْرَ ، فَجَمَعَ مَا فِيهِ. وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ. ثُمَّ قَالَ : لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ : مِنْ خَشْيَتِكَ ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ ، فَغَفَرَ لَهُ».

۱۷۵۲۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک شخص جس نے (بنی اسرائیل میں سے) کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا۔ وصیت کی کہ جب وہ مرجائے تو اسے جلاڈالیں اور اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی دریا میں بکھیریں۔ کیونکہ اللہ کی قسم اگر اللہ نے مجھ پر قابو پالیا تو ایسا عذاب مجھ کو دے گا جو دنیا کے کسی شخص کو بھی وہ نہیں دے گا۔ پھر اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی۔ پھر اس نے خشکی کو حکم دیا اور اس نے بھی اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے عرض کیا اے رب! تیرے خوف سے میں نے ایسا کیا۔ اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔"

أخرجه البخاري في : ٩٧- كتاب التوحيد : ٣٤- باب قول الله تعالى - ﴿يريدون أن يبدلوا كلام الله﴾ -.

١٧٥٣- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلاً كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللهُ مَالاً. فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ. قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ. فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ. فَفَعَلُوا. فَجَمَعَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ. فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ».

۱۷۵۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گزشتہ امتوں میں ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے خوب دولت دی تھی۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا' میں تمہارے حق میں کیسا باپ ثابت ہوا؟ بیٹوں نے کہا کہ آپ ہمارے بہترین باپ تھے۔ اس شخص نے کہا لیکن میں نے عمر بھر کوئی نیک کام نہیں کیا۔ اس لئے جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا' پھر میری ہڈیوں کو پیس ڈالنا اور (راکھ کو) کسی سخت آندھی کے دن ہوا میں اڑا دینا۔ بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اللہ پاک نے اسے جمع کیا اور پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ پروردگار تیرے ہی خوف سے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دی۔

أخرجه البخاري في: ٦٠- كتاب الأنبياء: ٥٤- باب حدثنا أبو اليمان.

(٥) باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة

(۵) گناہوں سے توبہ قبول ہوتی ہے اگرچہ بار بار گناہ کئے جائیں اور بار بار توبہ کی جائے

١٧٥٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ. قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبًا. فَقَالَ: رَبِّ! أَذْنَبْتُ. وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَبْتُ فَاغْفِرْ لِي. فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ. ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا. أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا. فَقَالَ: رَبِّ! أَذْنَبْتُ، أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ. فَاغْفِرْهُ. فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ

۱۷۵۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ ایک بندے نے بہت گناہ کئے اور کہا اے میرے رب! میں تیرا ہی گنہگار (بندہ) ہوں تو مجھے بخش دے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر بندہ رکا رہا۔ جتنا اللہ نے چاہا۔ اور پھر اس نے گناہ کیا اور عرض کیا۔ میرے رب! میں نے دوبارہ گناہ کر لیا۔ اسے بھی بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ضرور ہے۔ جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے بدلے میں سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا بندہ گناہ سے رکا رہا۔ اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور میں عرض کیا۔ اے میرے رب! میں نے گناہ پھر کر لیا

لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ. ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا. وَرُبَّمَا قَالَ : أَصَابَ ذَنْبًا. قَالَ: قَالَ رَبِّ! أَصَبْتُ أَوْ أَذْنَبْتُ آخَرَ. فَاغْفِرْهُ لِي. فَقَالَ : أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلاَثًا. فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ».

ہے۔ تو مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ضرور ہے۔ جو گناہ معاف کرتا ہے ورنہ اس کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تین مرتبہ۔ پس اب جو چاہے عمل کرے۔

أخرجه البخاري في : ٩٧- كتاب التوحيد : ٣٥- باب قول الله تعالى - ﴿يريدون أن يبدلوا كلام الله﴾-.

(٦) باب غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش

(۶) اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان اور بے حیائی حرام ہے

١٧٥٥- حديث عَبدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «لاَ أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ. وَلِذلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ. وَلاَ شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ. وَلِذلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ».

۱۷۵۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں' یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ ظاہر ہوں' خواہ پوشیدہ اور اللہ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے خود اپنی مدح کی ہے۔"

أخرجه البخاري في :٦٥- كتاب التفسير : ٦- سورة الأنعام : ٧- باب ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن.

١٧٥٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ : «إِنَّ اللهَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللهُ».

۱۷۵۶۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ١٠٧- باب الغيرة.

١٧٥٧- حديث أَسْمَاءَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ : «لاَ شَيْءَ أَغْيَرُ

۱۷۵۷۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ

مِنَ اللهِ».

غیرت مند کوئی نہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ١٠٧- باب الغيرة.

(٧) باب قوله تعالى إن الحسنات يذهبن السيئات

(۷) ”فرمان الٰہی نیکیوں سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں“

١٧٥٨- حديث ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَخْبَرَهُ. فَأَنْزَلَ اللهُ - ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾- فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَلِي هذَا؟ قَالَ : «لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ».

۱۷۵۸۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کسی غیر عورت کا بوسہ لے لیا۔ اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو اس حرکت کی خبر دے دی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی' کہ ”نماز دن کے دونوں حصوں میں قائم کرو اور کچھ رات گئے بھی' اور بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔“ (ہود: ۱۱۴) اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ صرف میرے لئے ہے؟ تو آپ نے فرمایا ”نہیں بلکہ میری تمام امت کے لئے یہی حکم ہے۔“

أخرجه البخاري في : ٩- كتاب مواقيت الصلاة : ٤- باب الصلاة كفارة.

١٧٥٩- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ. قَالَ : وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ. قَالَ : وَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ . فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلاَةَ ، قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ. فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا ، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ. قَالَ : «أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟» قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : «فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ (أَوْ قَالَ) حَدَّكَ».

۱۷۵۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ ایک صاحب (کعب بن عمرو) آئے اور کہا یا رسول اللہ مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے' آپ مجھ پر حد جاری کیجئے۔ بیان کیا آنحضرت ﷺ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا۔ پھر نماز کا وقت ہو گیا اور ان صاحب نے بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آنحضور ﷺ نماز پڑھ چکے تو وہ پھر آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے' آپ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر جاری کیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا۔ کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تیرا گناہ معاف کر دیا۔ یا فرمایا کہ تیری غلطی یا حد (معاف کر دی)

أخرجه البخاري في : ٨٦- كتاب الحدود : ٢٧- باب إذا أقر بالحد وَلَمْ يبين هل للإمام أن يستر عَلَيْهِ.

(٨) باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله

(۸) قاتل کی توبہ کی قبولیت اگرچہ اس نے بہت زیادہ قتل کئے ہوں

١٧٦٠- حديث أبي سعيد ﷺ. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا. ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ. فَأَتَى رَاهِبًا ، فَسَأَلَهُ. فَقَالَ لَهُ : هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ : لاَ. فَقَتَلَهُ. فَجَعَلَ يَسْأَلُ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا. فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ. فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا. فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلاَئِكَةُ الْعَذَابِ. فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هذِهِ : أَنْ تَقَرَّبِي. وَأَوْحَى اللهُ إِلَى هَذِهِ : أَنْ تَبَاعَدِي. وَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا. فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ ، فَغُفِرَ لَهُ».

۱۷۶۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون ناحق کئے تھے۔ پھر وہ (نادم ہو کر) مسئلہ پوچھنے نکلا۔ وہ ایک درویش کے پاس آیا اور اس سے پوچھا' کیا اس گناہ سے توبہ قبول ہونے کی کوئی صورت ہے؟ درویش نے جواب دیا کہ نہیں۔ یہ سن کر اس نے اس درویش کو بھی قتل کر دیا۔ (اور سو خون پورے کر دیئے) پھر وہ (دوسروں سے) پوچھنے لگا۔ آخر اس کو ایک درویش نے بتایا کہ فلاں بستی میں چلا جا (وہ آدھے راستے تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ) اس کی موت واقع ہو گئی' مرتے مرتے اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ آخر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم جھگڑا ہوا۔ (کہ کون اسے لے جائے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس (نصرہ نامی) بستی کو (جہاں وہ توبہ کے لئے جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے وہ نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اب دونوں کا فاصلہ دیکھو اور (جب ناپا تو) اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کے لئے جا رہا تھا) ایک بالشت نعش سے نزدیک پایا اسلئے وہ بخش دیا گیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٥٤- باب حدثنا أبو اليمان.

١٧٦١- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ ، قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، آخِذٌ بِيَدِهِ ، إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ : كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي

۱۷۶۱۔ صفوان بن محرز مازنی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے جا رہا تھا کہ ایک شخص سامنے آیا اور پوچھا رسول کریم ﷺ سے آپ نے (قیامت میں اللہ اور بندے کے درمیان ہونے والی) سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک بلائے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال

النَّجْوَى؟ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ : «إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ ، فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ : فَيَقُولُ : أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ. أَيْ رَبِّ! حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ. قَالَ : سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ. فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ. وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الأَشْهَادُ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلاَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ».

دے گا اور اسے چھپا لے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا تجھ کو فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا فلاں گناہ تجھ کو یاد ہے؟ وہ مومن کہے گا ہاں۔ اے میرے پروردگار۔ آخر جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لے گا اور اسے یقین آ جائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا۔ اور آج بھی میں تیری مغفرت کرتا ہوں۔ چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔ لیکن کافر اور منافق کے متعلق ان پر گواہ (ملائکہ' انبیاء اور تمام جن و انس سب) کہیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا تھا۔ خبردار ہو جاؤ! ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہو گی۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ٢- باب قول الله تعالى - ﴿ألا لعنة الله على الظالمين﴾-.

(٩) باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه

١٧٦٢- حديث كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ.

قَالَ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا ، إِلاَّ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ ، وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا. إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ. حَتَّى جَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ. وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الإِسْلَامِ. وَمَا أُحِبُّ أَنَّ

(۹) کعب بن مالکؓ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ قبول ہونے کا بیان

۱۷۶۲۔ حضرت کعب بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ غزوہ تبوک کے سوا اور کسی غزوہ میں ایسا نہیں ہوا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک نہ ہوا ہوں' البتہ غزوہ بدر میں بھی شریک نہیں ہوا تھا۔ لیکن جو لوگ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے ان کے متعلق آنحضرت ﷺ نے کسی قسم کی خفگی کا اظہار نہیں فرمایا تھا' کیونکہ آپ اس موقعہ پر صرف قریش کے قافلے کی تلاش میں نکلے تھے۔ لیکن اللہ کے حکم سے کسی پہلی تیاری کے بغیر' آپ کی دشمنوں سے ٹکر ہو گئی۔ میں لیلتہ عقبہ میں (انصار کے ساتھ) آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا' یہ وہی رات ہے جس میں ہم نے (مکہ میں) اسلام کے لئے عہد کیا تھا۔ اور مجھے تو یہ غزوہ بدر سے بھی

لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا.

كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلاَ أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ. وَاللهِ! مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ ، حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ. وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، يُرِيدُ غَزْوَةً إِلاَّ وَرَّى بِغَيْرِهَا. حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ. غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا ، وَمَفَازًا ، وَعَدُوًّا كَثِيرًا. فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ. فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ. وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَثِيرٌ. وَلاَ يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ. (يُرِيدُ الدِّيوَانَ).

قَالَ كَعْبٌ : فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلاَّ ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ ، مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللهِ. وَغَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، تِلْكَ الْغَزْوَةَ ، حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلاَلُ. وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ . فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ. فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا. فَأَقُولُ فِي نَفْسِي : أَنَا

زیادہ عزیز ہے' اگرچہ بدر کا لوگوں کی زبانوں پر چرچا زیادہ ہے۔ میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں کبھی اتنا قوی اور اتنا صاحب مال نہیں ہوا تھا جتنا اس موقعہ پر تھا جب کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تبوک کے غزوے میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔ خدا کی قسم اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو اونٹ جمع نہیں ہوئے تھے' لیکن اس موقعہ پر میرے پاس دو اونٹ موجود تھے۔ آنحضرت ﷺ جب کبھی کسی غزوے کے لئے تشریف لے جاتے تو آپ اس کے لئے ذو معنی الفاظ استعمال کیا کرتے تھے لیکن اس غزوہ کا جب موقع آیا تو گرمی بڑی سخت تھی' سفر بھی بہت لمبا تھا۔ بیابانی راستہ اور دشمن کی فوج کی کثرت تعداد! تمام مشکلات سامنے تھیں۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو اس غزوہ کے متعلق بہت تفصیل کے ساتھ بتا دیا تھا' تاکہ اس کے مطابق پوری طرح تیاری کرلیں۔ چنانچہ آپؐ نے اس سمت کی بھی نشاندہی کر دی جدھر سے آپؐ کا جانے کا ارادہ تھا۔ مسلمان بھی آپ کے ساتھ بہت تھے۔ اتنے کہ کسی رجسٹر میں سب کے ناموں کا لکھنا بھی مشکل تھا۔

حضرت کعب ؓ نے بیان کیا کہ کوئی بھی شخص اگر اس غزوے میں شریک نہ ہونا چاہتا تو وہ یہ خیال کر سکتا تھا کہ اس کی غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔ سوائے اس کے کہ اس کے متعلق وحی نازل ہو۔ حضور اکرم ﷺ جب اس غزوہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو پھل پکنے کا زمانہ تھا اور سایہ میں بیٹھ کر لوگ آرام کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ بھی تیاریوں میں مصروف تھے اور آپؐ کے ساتھ مسلمان بھی لیکن میں روزانہ یہ سوچا کرتا تھا کہ کل سے میں بھی تیاری کروں گا اور اس طرح ہر روز اسے ٹالتا رہا۔ مجھے اس کا یقین تھا کہ میں تیاری کرلوں گا۔ مجھے آسانیاں میسر ہیں۔ یوں ہی وقت گذرتا رہا اور آخر لوگوں نے اپنی تیاریاں مکمل بھی کرلیں

قَادِرٌ عَلَيْهِ. فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي ، حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ. فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ . وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا. فَقُلْتُ : أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ، ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ. فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا ، لأَتَجَهَّزَ ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا. ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا. فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا ، وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ. وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ. وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ! فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذَلِكَ. فَكُنْتُ، إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ ، بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَطُفْتُ فِيهِمْ ، أَحْزَنَنِي أَنِّي لاَ أَرَى إِلاَّ رَجُلاً مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ، أَوْ رَجُلاً مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ. وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ. فَقَالَ ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: «مَا فَعَلَ كَعْبٌ»؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ : يَا رَسُولَ اللهِ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُه فِي عِطْفِهِ. فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ : بِئْسَ مَا قُلْتَ. وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلاَّ خَيْرًا. فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ : فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ

اور آنحضرت ﷺ مسلمانوں کو ساتھ لے کر روانہ بھی ہو گئے۔ اس وقت تک میں نے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔ اس موقعہ پر بھی میں نے اپنے دل کو یہی کہہ کر سمجھا لیا کہ کل یا پرسوں تک تیاری کر لوں گا اور پھر لشکر سے جا ملوں گا۔ کوچ کے بعد دوسرے دن میں نے تیاری کے لئے سوچا' لیکن اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ پھر تیسرے دن کے لئے سوچا اور اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی' یوں ہی وقت گذر گیا اور اسلامی لشکر بہت آگے بڑھ گیا' غزوہ میں شرکت میرے لئے بہت دور کی بات ہو گئی اور میں یہی ارادہ کرتا رہا کہ یہاں سے چل کر انہیں پالوں گا۔ کاش' میں نے ایسا کر لیا ہوتا۔ لیکن یہ میرے نصیب میں نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے بڑا رنج ہوتا' کیونکہ یا تو وہ لوگ نظر آتے جن کے چہروں سے نفاق ٹپکتا تھا۔ یا پھر وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے معذور اور ضعیف قرار دے دیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے میرے بارے میں کسی سے کچھ نہیں پوچھا تھا' لیکن جب آپ تبوک پہنچ گئے تو وہیں ایک مجلس میں آپ نے دریافت فرمایا کہ کعب نے کیا کیا؟ بنو سلمہ کے ایک صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کے غرور نے اسے آنے نہیں دیا۔ وہ حسن و جمال یا لباس پر اترا کر رہ گیا ہے۔ اس پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بولے تم نے بری بات کہی۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم ہمیں ان کے متعلق خیر کے سوا اور کچھ معلوم نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے کچھ نہیں فرمایا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ واپس تشریف لا رہے ہیں تو اب مجھ پر فکر سوار ہوا اور میرا ذہن کوئی ایسا جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا جس سے میں کل آنحضرت ﷺ کی خفگی سے بچ سکوں۔ اپنے گھر کے ہر عقل مند آدمی سے اس کے متعلق میں نے مشورہ لیا۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ آں حضرت ﷺ مدینہ سے

تَوَجَّهَ قَافِلاً ، حَضَرَنِي هَمِّي. وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ ، وَأَقُولُ : بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخْطِهِ غَدًا؟ وَاسْتَعَنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِن أَهْلِي. فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا ، زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ، وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ. وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَادِمًا. وَكَانَ ، إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ ، فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ. فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ ، جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ ، وَيَحْلِفُونَ لَهُ. وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلاً. فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلاَنِيَتَهُمْ، وَبَايَعَهُمْ، وَاسْتَغْفَرَلَهُمْ، وَوَكَلَ سِرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ. فَجِئْتُهُ. فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ. ثُمَّ قَالَ «تَعَالَ» فَجِئْتُ أَمْشِي ، حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَقَالَ لِي «مَا خَلَّفَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟» فَقُلْتُ : بَلَى. إِنِّي ، وَاللهِ! لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ، لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجَ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ. وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلاً. وَلَكِنِّي ، وَاللهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ

بالکل قریب آ چکے ہیں تو غلط خیالات میرے ذہن سے نکل گئے اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس معاملہ میں جھوٹ بول کر میں اپنے آپ کو کسی طرح محفوظ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے سچی بات کہنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ صبح کے وقت آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ جب آپؐ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ کی یہ عادت تھی کہ پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے' پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے۔ جب آپؐ اس عمل سے فارغ ہو چکے تو آپ کی خدمت میں لوگ آنے لگے جو غزوہ میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور قسم کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے۔ ایسے لوگوں کی تعداد اسی کے قریب تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے ظاہر کو قبول فرما لیا' ان سے عہد لیا۔ ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد کیا۔ اس کے بعد میں حاضر ہوا' میں نے سلام کیا تو آپ مسکرائے' آپ کی مسکراہٹ میں خفگی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ آؤ۔ میں چند قدم چل کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا' آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم غزوہ میں کیوں شریک نہیں ہوئے' کیا تم نے کوئی سواری نہیں خریدی تھی؟

میں نے عرض کیا۔ میرے پاس سواری موجود تھی۔ خدا کی قسم' اگر میں آپ کے سوا کسی دنیا دار شخص کے سامنے آج بیٹھا ہوا ہوتا تو کوئی نہ کوئی عذر گھڑ کر اس کی خفگی سے بچ سکتا تھا۔ مجھے خوبصورتی کے ساتھ گفتگو کا سلیقہ معلوم ہے۔ لیکن خدا کی قسم' مجھے یقین ہے کہ اگر آج میں آپؐ کے سامنے کوئی جھوٹا عذر بیان کر کے آپؐ کو راضی کر بھی لوں تو بہت جلد اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا۔ اس کے بجائے اگر میں آپ سے سچی بات بیان کر دوں تو یقیناً آپ کو میری طرف سے خفگی ہو گی' لیکن اللہ سے مجھے معافی کی پوری امید ہے۔ نہیں' خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہیں تھا' خدا کی قسم

لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ ، تَرْضَى بِهِ عَنِّي ، لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ. وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، إِنِّي لأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللهِ. وَاللهِ! مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ. وَاللهِ! مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى ، وَلاَ أَيْسَرَ مِنِّي ، حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَمَّا هٰذَا ، فَقَدْ صَدَقَ. فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ» فَقُمْتُ. وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ، فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي: وَاللهِ! مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا. وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لاَ تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ. قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَكَ. فَوَاللهِ! مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي ، حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي. ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ : هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي أَحَدٌ؟ قَالُوا : نَعَمْ. رَجُلاَنِ قَالاَ مِثْلَ مَا قُلْتَ ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ. فَقُلْتُ : مَنْ هُمَا؟ قَالُوا : مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ ، وَهِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ. فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ ، قَدْ شَهِدَا بَدْرًا ، فِيهِمَا إِسْوَةٌ. فَمَضَيْتُ حِينَ

اس وقت سے پہلے کبھی اتنا فارغ البال نہیں تھا اور پھر بھی میں آپ کے ساتھ شریک نہیں ہو سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے سچی بات بتا دی۔ اچھا اب جاؤ' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں خود کوئی فیصلہ کر دے۔ میں اٹھ گیا اور میرے پیچھے بنو سلمہ کے کچھ لوگ بھی دوڑے ہوئے آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ خدا کی قسم' ہمیں تمہارے متعلق یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہے اور تم نے بڑی کوتاہی کی۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے ویسا ہی کوئی عذر بیان نہیں کیا جیسا دوسرے نہ شریک ہونے والوں نے بیان کر دیا تھا۔ تمہارے گناہ کے لئے آنحضرت ﷺ کا استغفار ہی کافی ہو جاتا۔ خدا کی قسم ان لوگوں نے مجھے اس پر اتنی ملامت کی کہ مجھے خیال آیا کہ واپس جا کر آنحضرت ﷺ سے کوئی جھوٹا عذر کر آؤں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا' کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی مجھ جیسا عذر بیان کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں دو حضرات نے اسی طرح معذرت کی جس طرح تم نے کی ہے اور انہیں جواب بھی وہی ملا جو تمہیں ملا۔ میں نے پوچھا کہ ان کے نام کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی۔ انہوں نے دو ایسے صحابہ کا نام لیا تھا جو صالح تھے اور بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے' ان کا طرز عمل میرے لئے نمونہ بن گیا۔ چنانچہ انہوں نے جب ان بزرگوں کا نام لیا تو میں اپنے گھر چلا آیا۔ اور آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی۔ بہت سے لوگ جو غزوے میں شریک نہیں ہوئے تھے ان میں سے صرف ہم تین تھے! لوگ ہم سے الگ رہنے لگے اور سب لوگ بدل گئے' ایسا نظر آتا تھا کہ ہم سے ساری دنیا بدل گئی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ پچاس دن تک ہم اسی طرح رہے۔ میرے دو ساتھیوں (یعنی مرارہ اور ہلال رضی اللہ عنہما) نے تو اپنے گھروں سے نکلنا ہی چھوڑ دیا'

ذَكَرُوهُمَا لِي.

وَنَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلاَمِنَا ، أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ ، مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ. فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ ، وَتَغَيَّرُوا لَنَا ، حَتَّى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الأَرْضُ ، فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ. فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً.

فَأَمَّا صَاحِبَايَ ، فَاسْتَكَانَا ، وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا ، يَبْكِيَانِ . وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ ، وَأَجْلَدَهُمْ. فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلاَةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَطُوفُ فِي الأَسْوَاقِ وَلاَ يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ. وَآتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ ، وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلاَةِ. فَأَقُولُ فِي نَفْسِي : هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلاَمِ عَلَيَّ ، أَمْ لاَ؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ ، فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ. فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلاَتِي ، أَقْبَلَ إِلَيَّ. وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ، أَعْرَضَ عَنِّي. حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ ، مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي ، وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَوَ اللهِ! مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلاَمَ. فَقُلْتُ : يَا أَبَا قَتَادَةَ! أَنْشُدُكَ بِاللهِ! هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ؟

بس روتے رہتے تھے۔ لیکن میرے اندر ہمت تھی کہ میں باہر نکلتا تھا' مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا تھا۔ اور بازاروں میں گھوما کرتا تھا' لیکن مجھ سے کوئی بولتا نہ تھا۔ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا تھا' آپؐ کو سلام کرتا' جب آپ نماز کے بعد مجلس میں بیٹھتے' میں اس کی جستجو میں لگا رہتا تھا کہ دیکھوں سلام کے جواب میں آنحضرت ﷺ کے مبارک ہونٹ ہلے یا نہیں' پھر آپؐ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگ جاتا اور آپ کو کنکھیوں سے دیکھتا رہتا۔ جب میں اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھتے۔ لیکن جونہی میں آپؐ کی طرف دیکھتا آپ رخ مبارک پھیر لیتے۔ آخر جب اس طرح لوگوں کی بے رخی بڑھتی ہی گئی تو میں (ایک دن) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ وہ میرے چچا زاد بھائی تھے اور مجھے ان سے بہت گہرا تعلق تھا' میں نے انہیں سلام کیا۔ لیکن خدا کی قسم' انہوں نے بھی میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا' ابو قتادہ! تمہیں اللہ کی قسم' کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ اور اس کے رسول سے مجھے کتنی محبت ہے۔ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا خدا کی قسم دے کر۔ لیکن اب بھی وہ خاموش تھے' پھر میں نے اللہ کا واسطہ دے کر ان سے یہی سوال کیا۔ اس مرتبہ انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ اس پر میرے آنسو پھوٹ پڑے۔ میں واپس چلا آیا اور دیوار پر چڑھ کر نیچے' باہر اتر آیا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ شام کا ایک کاشتکار جو غلہ بیچنے مدینہ آیا تھا' پوچھ رہا تھا کہ کعب بن مالک کہاں رہتے ہیں۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا ایک مکتوب مجھے دیا' اس میں تحریر تھا

"امابعد' مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب (یعنی

فَسَكَتَ. فَعُدْتُ لَهُ ، فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ. فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ ، فَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ.

قَالَ : فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ ، إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ ، مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ ، يَقُولُ : مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ. حَتَّى إِذَا جَاءَنِي ، دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ. فَإِذَا فِيهِ : أَمَّا بَعْدُ. فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ. وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللهُ بِدَارِ هَوَانٍ ، وَلاَ مَضْيَعَةٍ. فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ. فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا : وَهٰذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلاَءِ. فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا. حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ ، إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَأْتِينِي. فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ. فَقُلْتُ : أُطَلِّقُهَا؟ أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ : لاَ. بَلِ اعْتَزِلْهَا ، وَلاَ تَقْرَبْهَا. وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ. فَقُلْتُ لاِمْرَأَتِي : الْحَقِي بِأَهْلِكِ ، فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِي هٰذَا الأَمْرِ.

آنحضرت ﷺ) تمہارے ساتھ زیادتی کرنے لگے ہیں' اللہ تعالیٰ نے تمہیں کوئی ذلیل نہیں پیدا کیا ہے کہ تمہارا حق ضائع کیا جائے' تم ہمارے پاس آ جاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ بہتر سے بہتر سلوک کریں گے"

جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے کہا کہ یہ ایک اور امتحان آ گیا۔ میں نے اس خط کو تنور میں جلا دیا۔ ان پچاس دنوں میں سے جب چالیس دن گذر چکے تو رسول اکرم ﷺ کے ایلچی میرے پاس آئے اور کہا کہ آنحضرت ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اپنی بیوی کے قریب بھی نہ جاؤ۔ میں نے پوچھا میں اسے طلاق دے دوں یا پھر مجھے کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے بتلایا کہ نہیں صرف ان سے جدا رہو' ان کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو (جنہوں نے میری طرح معذرت کی تھی) بھی یہی حکم آپؐ نے بھیجا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اب اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہیں رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملہ کا کوئی فیصلہ نہ کر دے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ (جن کا مقاطعہ ہوا تھا) کی بیوی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہلال بن امیہ بہت ہی بوڑھے اور کمزور ہیں' ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے' کیا اگر میں ان کی خدمت کر دیا کروں تو آپ ناپسند فرمائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صرف وہ تم سے صحبت نہ کریں۔ انہوں نے عرض کی۔ خدا کی قسم وہ تو کسی چیز کے لئے حرکت بھی نہیں کر سکتے' جب سے یہ خفگی ان پر ہوئی ہے وہ دن ہے اور آج کا دن ہے ان کے آنسو تھمنے میں نہیں آتے۔ میرے گھر کے بعض لوگوں نے کہا کہ جس طرح ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ان کی خدمت کرتے رہنے کی اجازت آنحضرت ﷺ نے دے دی ہے' آپ بھی اسی طرح کی اجازت حضور ﷺ

قَالَ كَعْبٌ : فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ ، رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ، لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ اخْدُمَهُ؟ قَالَ : «لاَ. وَلَكِنْ لاَ يَقْرَبْكِ» قَالَتْ : إِنَّهُ ، وَاللهِ! مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ. وَاللهِ! مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ ، إِلَى يَوْمِهِ هَذَا. فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي : لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ ، كَمَا أَذِنَ لاِمْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ! فَقُلْتُ : وَاللهِ! لاَ أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا ، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ؟ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ ، حَتَّى كَمُلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً ، مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَلاَمِنَا. فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلاَةَ الْفَجْرِ ، صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً ، وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا. فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللهُ ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي ، وَضَاقَتْ عَلَيَّ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ. سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ ، أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ ، بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا كَعْبُ ابْنَ مَالِكٍ!

سے لے لیجئے۔ میں نے کہا نہیں' خدا کی قسم' میں اس کے لئے رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں لوں گا۔ میں جوان ہوں' معلوم نہیں' جب اجازت لینے جاؤں تو آنحضرت ﷺ کیا فرمائیں۔ اس طرح دس دن اور گذر گئے اور جب سے آنحضرت ﷺ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت فرمائی تھی اس کے پچاس دن پورے ہو گئے۔ پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ چکا اور اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا' اس طرح جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے' میرا دم گھٹا جا رہا تھا اور زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود میرے لئے تنگ ہوتی جا رہی تھی' کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی' جبل سلع پر چڑھ کر کوئی بلند آواز سے کہہ رہا تھا' اے کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو۔

(حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا کہ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب فراخی ہو جائے گی۔ فجر کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان کر دیا تھا۔ لوگ میرے یہاں بشارت دینے کے لئے آنے لگے اور میرے دو ساتھیوں کو بھی جا کر بشارت دی' ایک صاحب (حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) اپنا گھوڑا دوڑائے آ رہے تھے' ادھر قبیلہ اسلم کے ایک صحابی نے پہاڑی پر چڑھ کر (آواز دی) اور آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی۔ جس صحابی نے (سلع پہاڑی پر سے) آواز دی تھی جب وہ میرے پاس بشارت دینے آئے تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس بشارت کی خوشی میں انہیں دے دیئے۔ خدا کی قسم کہ اس وقت ان دو کپڑوں کے سوا (دینے کے لائق) میرے پاس اور کوئی چیز نہیں تھی۔ پھر میں نے (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' جوق در جوق لوگ مجھ سے ملاقات کرتے جاتے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر بشارت دیتے جاتے تھے۔ کہتے تھے'

أَبْشِرْ. قَالَ : فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ. وَأَذَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا ، حِينَ صَلَّى صَلاَةَ الْفَجْرِ. فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا ، وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ ، وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا ، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ ، فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ. فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ ، فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ. وَاللهِ! مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ ، فَلَبِسْتُهُمَا. وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا ، يُهَنُّونِي بِالتَّوْبَةِ. يَقُولُونَ : لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللهِ عَلَيْكَ.

قَالَ كَعْبٌ : حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ. فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ. فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ ، وَهَنَّانِي. وَاللهِ! مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ. وَلاَ أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ.

قَالَ كَعْبٌ : فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ : «أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ

اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت مبارک ہو۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' آخر میں مسجد میں داخل ہوا حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ چاروں طرف صحابہؓ کا مجمع تھا' حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ دوڑ کر میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک باد دی۔ خدا کی قسم (وہاں موجود) مہاجرین میں سے کوئی بھی ان کے سوا' میرے آنے پر کھڑا نہیں ہوا۔ طلحہ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی اور مسرت سے دمک اٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا اس مبارک دن کے لئے تمہیں بشارت ہو جو تمہاری عمر کا سب سے مبارک دن ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا' نہیں' بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ آنحضرت ﷺ جب کسی بات پر خوش ہوتے تو چہرہ مبارک روشن ہو جاتا تھا' ایسا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ آپؐ کی مسرت ہم چہرہ مبارک سے سمجھ جاتے تھے۔ پھر جب میں آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں' میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا' لیکن کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو' یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا پھر میں خیبر کا حصہ اپنے پاس رکھ لوں گا۔ پھر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی' اب میں اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا سچ کے سوا اور کوئی بات زبان پر نہ لاؤں گا۔ پس خدا کی قسم' جب سے میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے یہ عہد کیا' میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اتنا نوازا ہو جتنی نوازشات اس کی مجھ پر سچ بولنے کی وجہ سے ہیں۔ جب سے میں نے آنحضرت

مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ» قَالَ: قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ؟ قَالَ: «لاَ. بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ». وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ. وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ. فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِ اللهِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ» قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ.

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لاَ أُحَدِّثَ إِلاَّ صِدْقًا مَا بَقِيتُ. فَوَاللهِ! مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلاَهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ، مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هٰذَا، كَذِبًا. وَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللهُ فِيمَا بَقِيتُ.

وَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ - ﴿لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُهَاجِرِينَ﴾ - إِلَى قَوْلِهِ - ﴿وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾-.

فَوَاللهِ! مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ

ﷺ کے سامنے یہ عہد کیا' پھر آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت (ہمارے بارے میں) نازل کی تھی۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ متوجہ ہو گیا نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جو مشکل کی گھڑی میں نبی کی پیروی میں لگے رہے اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان کی ایک جماعت کے دل ٹیڑھے ہو جائیں پھر بھی اللہ ان پر مہربان ہو گیا' بے شک وہ ان کے اوپر شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔ ان تینوں پر بھی جو پیچھے رکھ دیئے گئے تھے' یہاں تک کہ یہ زمین باوجود اپنی کشادگی کے ان پر تنگ آ گئی اور خود وہ اپنی جانوں سے بھی تنگ آ گئے اور باور کر لیا کہ اللہ کی گرفت سے بجز اسی کی طرف رجوع کرنے کے اور کوئی جائے پناہ نہیں' پس اللہ نے ان کی طرف مہربانی سے توجہ فرمائی کہ وہ رجوع ہوتے رہیں' یقیناً اللہ تعالیٰ توجہ فرمانے والا ہے' اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور سچوں کے ساتھی بن جاؤ۔" (التوبہ:۱۱۷-۱۱۹)

خدا کی قسم' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے لئے ہدایت کے بعد' میری نظر میں آنحضرت ﷺ کے سامنے اس سچ بولنے سے بڑھ کر اللہ کا مجھ پر اور کوئی انعام نہیں ہوا کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا اور اس طرح اپنے کو ہلاک نہیں کیا' جیسا کہ جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے تھے۔ نزول وحی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ اتنی شدید وعید فرمائی جتنی شدید کسی دوسرے کے لئے نہیں فرمائی ہو گی۔ فرمایا ہے "یہ لوگ تو تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھانے لگیں گے جب کہ تم ان کے پاس واپس پہنچو گے اس لئے کہ تم ان سے چشم پوشی کر لو' اچھا تم بھی انہیں منہ لگانا چھوڑ دو' یہ بڑے گندے لوگ ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے' جو بدلہ ہے ان کاموں کا جو یہ کرتے رہے۔ یہ تمہیں راضی کرنے کے لئے تمہارے

قطُّ ، بَعْدَ أنْ هَدَانِي لِلإِسْلاَمِ ، أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ لاَ أَكُونَ كَذَبْتُهُ ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا. فَإِنَّ اللهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا ، حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ ، شَرَّ مَا قَالَ لأَحَدٍ. فَقَالَ : تَبَارَكَ وَتَعَالَى - ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ﴾ - إِلَى قَوْلِهِ - ﴿فَإِنَّ اللهَ لاَ يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾ -. قَالَ كَعْبٌ : وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا ، أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ، عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حِينَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ. وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْرَنَا، حَتَّى قَضَى اللهُ بِهِ.

فَبِذَلِكَ قَالَ اللهُ - ﴿وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا﴾ - وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ ، إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا ، وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا ، عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ ، وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ ، فَقَبِلَ مِنْهُ.

سامنے قسمیں کھا رہے ہیں۔ تو اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ تعالیٰ تو نافرمان بے حکم لوگوں سے کبھی بھی راضی نہیں ہوتا" (التوبہ:۹۵-۹۶)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ ہم تینوں' ان لوگوں کے معاملے سے جدا رہے جنھوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے قسم کھالی تھی اور آپ نے ان کی بات مان بھی لی تھی' ان سے بیعت بھی لی تھی اور ان کے لئے طلب مغفرت بھی فرمائی تھی۔ ہمارا معاملہ آنحضرت ﷺ نے چھوڑ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے خود اس کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "**وعلی الثلاثة الذین خلفوا**" سے یہی مراد ہے کہ ہمارا مقدمہ ملتوی رکھا گیا اور ہم ڈھیل میں ڈال دیئے گئے۔ یہ نہیں مراد ہے کہ جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے پیچھے رہے جنھوں نے قسمیں کھا کر اپنے عذر بیان کئے اور آنحضرت ﷺ نے ان کے عذر قبول کر لئے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٧٩- باب حديث كعب بن مالك وقول الله عزوجل - ﴿وعلى الثلاثة الذين خلفوا﴾-.

(١٠) باب في حديث الإفك وقبول توبة القاذف

(۱۰) واقعہ افک کا بیان اور تہمت طراز کی توبہ کی قبولیت

۱۷۶۳ - حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا.

قَالَتْ عَائِشَةُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا ، أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ. فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا ، خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ. قَالَتْ عَائِشَةُ : فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا. فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي. فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ. فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي ، وَأُنْزَلُ فِيهِ. فَسِرْنَا ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ ، وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ. فَقُمْتُ ، حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ ، فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ. فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي ، أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي ، فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِي، مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ ، قَدِ انْقَطَعَ. فَرَجَعْتُ ، فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي ، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ. قَالَتْ : وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرَحِّلُونِي ، فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي ، فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ ، وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ. وَكَانَ النِّسَاءُ ، إِذْ ذَاكَ ، خِفَافًا.

۱۷۶۳۔ جب تہمت لگانے والوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق وہ سب کچھ کہا جو انہیں کہنا تھا۔ (اس بارے میں) ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالا کرتے تھے اور جس کا نام آتا حضور ﷺ اسے اپنے ساتھ سفر میں لے جاتے۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقع پر جب آپؐ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا کر سوار کر دیا جاتا اور اسی کے ساتھ اتارا جاتا۔ اس طرح ہم روانہ ہوئے۔ پھر جب حضور اکرم ﷺ اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو گئے تو واپس ہوئے۔ واپسی میں جب ہم مدینہ کے قریب تھے (اور ایک مقام پر پڑاؤ تھا) جہاں سے حضور ﷺ نے رات میں کوچ کا اعلان کیا۔ کوچ کا اعلان ہو چکا تھا تو میں کھڑی ہوئی اور تھوڑی دور چل کر لشکر کے حدود سے آگے نکل گئی۔ پھر میں قضاء حاجت سے فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس پہنچی۔ وہاں پہنچ کر جو میں نے اپنا سینہ ٹٹولا تو ظفار (یمن کا ایک شہر) کے مہرہ کا بنا ہوا میرا ہار غائب تھا۔ اب میں پھر واپس ہوئی اور اپنا ہار تلاش کرنے لگی۔ اس تلاش میں دیر ہو گئی۔ جو لوگ مجھے (ہودج میں) سوار کیا کرتے تھے' وہ آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر انہوں نے میرے اونٹ پر رکھ دیا' جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔ انہوں نے سمجھا کہ میں ہودج کے اندر موجود ہوں۔ ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی تھیں۔ ان کے جسم میں زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا کیونکہ بہت معمولی خوراک انہیں ملتی تھی۔ اس لئے اٹھانے والوں نے جب اٹھایا تو ہودج کے ہلکے پن میں انہیں کوئی فرق معلوم نہیں ہوا۔ یوں بھی اس وقت میں ایک کم عمر لڑکی تھی۔ غرض اونٹ کو اٹھا کر وہ بھی روانہ ہو

لَمْ يَهْبُلْنَ. وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ. إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ. فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ. وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ. فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا. وَوَجَدْتُ عِقْدِي ، بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ. فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلاَ مُجِيبٌ. فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي ، فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ. فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي ، غَلَبَتْنِي عَيْنِي ، فَنِمْتُ. وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ، ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ. فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي. فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ ، فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي ، وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ. فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ ، حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي. وَوَاللهِ! مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ ، وَلاَ سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ. وَهَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِىءَ عَلَى يَدِهَا ، فَقُمْتُ إِلَيْهَا ، فَرَكِبْتُهَا. فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ ، حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ ، مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ ، وَهُمْ نُزُولٌ.

قَالَتْ : فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ. وَكَانَ الَّذِي

گئے۔ جب لشکر گذر گیا تو مجھے بھی اپنا ہار مل گیا۔ میں پڑاؤ پر آئی تو وہاں کوئی بھی نہ تھا نہ پکارنے والا نہ جواب دینے والا۔ اس لئے میں وہاں آئی جہاں میرا اصل قیام تھا۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی میرے نہ ہونے کا انہیں علم ہو جائے گا اور مجھے لینے کے لئے وہ واپس لوٹ آئیں گے۔ اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی ثم الذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے (تاکہ لشکر کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو وہ اٹھالیں) انہوں نے ایک سوئے ہوئے انسان کا سایہ دیکھا اور جب (قریب آ کر) مجھے دیکھا تو پہچان گئے۔ پردہ سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ جب وہ مجھے پہچان گئے تو اناللہ پڑھنا شروع کیا اور ان کی آواز سے میں جاگ اٹھی اور فوراً اپنی چادر سے میں نے اپنا چہرہ چھپالیا۔ خدا کی قسم میں نے ان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور نہ سوائے اناللہ کے میں نے ان کی زبان سے کوئی لفظ سنا۔ وہ سواری سے اتر گئے اور اسے انہوں نے بٹھا کر اس کی اگلی ٹانگ کو موڑ دیا (تاکہ بغیر کسی مدد کے ام المومنین اس پر سوار ہو سکیں) میں اٹھی اور اس پر سوار ہو گئی۔ اب وہ سواری کو آگے سے پکڑے ہوئے لے کر چلے۔ جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو ٹھیک دوپہر کا وقت تھا۔ (اور لشکر) پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔

ام المومنین نے بیان کیا کہ پھر جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اصل میں تہمت کا بیڑا عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) نے اٹھا رکھا تھا۔

عروہ (راویان حدیث میں سے ایک) نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس تہمت کا چرچا کرتا اور اس کی مجلسوں میں اس کا تذکرہ ہوا کرتا وہ اس کی تصدیق کرتا' خوب غور اور توجہ سے سنتا اور پھیلانے کے لئے خوب کھود کرید کرتا۔

عروہ نے (پہلی سند کے حوالے سے) حسان بن ثابت' مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش کے سوا تہمت لگانے میں

تَوَلَّى كِبْرَ الإِفْكِ عَبْدُ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ.

قَالَ عُرْوَةُ (أَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيثِ) : أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ، فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ.

وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا : لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الإِفْكِ أَيْضًا إِلاَّ حَسَّانُ بْنِ ثَابِتٍ، وَمِسْطَحُ ابْنُ أُثَاثَةَ، وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ، فِي نَاسٍ آخَرِينَ، لاَ عِلْمَ لِي بِهِمْ. غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ. كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى. وَإِنَّ كِبْرَ ذَلِكَ يُقَالُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ.

قَالَ عُرْوَةُ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ. وَتَقُولُ : إِنَّهُ الَّذِي قَالَ :

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ. فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الإِفْكِ. لاَ أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ. وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لاَ أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي.

شریک کسی کا بھی نام نہیں لیا اور کہا مجھے ان کے علاوہ کسی اور کا علم نہیں اگرچہ اس میں شریک ہونے والے بہت سے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (کہ جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ بہت سے ہیں (النور: ۱۱) لیکن اس معاملہ میں سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔

عروہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ اس پر بڑی خفگی کا اظہار کرتی تھیں کہ اگر ان کے سامنے حضرت حسان بن ثابت ؓ کو برا بھلا کہا جاتا۔ آپ فرماتیں کہ یہ شعر حسان نے ہی کہا ہے کہ "میرے والد اور میرے والد کے والد اور میری عزت' محمد ﷺ کی عزت کی حفاظت کے لئے تمہارے سامنے ڈھال بنی رہیں گی"

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر ہم مدینہ پہنچ گئے اور وہاں پہنچتے ہی جو میں بیمار پڑی تو ایک مہینے تک بیمار ہی رہی۔ اس عرصہ میں لوگوں میں تہمت لگانے والوں کی افواہوں کا بڑا چرچا رہا لیکن میں ایک بات بھی نہیں سمجھ رہی تھی۔ البتہ اپنے مرض کے دوران ایک چیز سے مجھے بڑا شبہ ہوتا کہ رسول کریم ﷺ کی وہ محبت و عنایت میں محسوس نہیں کرتی تھی جس کو پہلے جب بھی بیمار ہوتی' میں دیکھ چکی تھی۔ آپؐ میرے پاس تشریف لاتے' سلام کرتے اور دریافت فرماتے کیسی طبیعت ہے؟ صرف اتنا پوچھ کر واپس تشریف لے جاتے۔ حضور ﷺ کے اس طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا لیکن شر (جو پھیل چکا تھا) اس کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔ مرض سے جب افاقہ ہوا تو میں ام مسطح کے ساتھ مناصع کی طرف گئی۔ مناصع (مدینہ کی آبادی سے باہر) ہمارے رفع حاجت کی جگہ تھی۔ ہم یہاں صرف رات کے وقت جاتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے' جب بیت الخلاء ہمارے گھروں سے قریب بن گئے تھے۔

إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ : «كَيْفَ تِيكُمْ؟» ثُمَّ يَنْصَرِفُ. فَذَلِكَ يَرِيبُنِي. وَلاَ أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَقَهْتُ. فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ. وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا. وَكُنَّا لاَ نَخْرُجُ إِلاَّ لَيْلاً إِلَى لَيْلٍ. وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا. قَالَتْ : وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ. وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا. قَالَتْ : فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ ، وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ، وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ ، خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ مِنْ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ. فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي، حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا. فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ : تَعِسَ مِسْطَحٌ. فَقُلْتُ لَهَا : بِئْسَ مَا قُلْتِ! أَتَسُبِّينَ رَجُلاً شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ : أَيْ هَنْتَاهْ! وَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قَالَتْ : وَقُلْتُ : مَا قَالَ ؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الإِفْكِ. قَالَتْ : فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي. فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي. دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ

ام المومنین نے بیان کیا کہ ابھی ہم عرب قدیم کے طریقے پر عمل کرتے اور میدان میں رفع حاجت کے لئے جایا کرتے تھے اور ہمیں اس سے تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھروں کے قریب بنائے جائیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ الغرض میں اور ام مسطح (رفع حاجت کے لئے) گئے ------ ام مسطح ابی رہم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کی بیٹی ہیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی ہیں۔ اور وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ ہوتی ہیں۔ انہیں کے بیٹے مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب رضی اللہ عنہ ہیں ------ پھر میں اور ام مسطح حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف واپس آرہے تھے کہ ام مسطح اپنی چادر میں الجھ گئیں اور ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح ذلیل ہو۔ میں نے کہا، آپ نے بری بات زبان سے نکالی۔ ایک ایسے شخص کو آپ برا کہہ رہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس پر کہا اے بھولی لڑکی! کیوں مسطح کی باتیں تم نے نہیں سنیں؟ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ تو پھر انہوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں سنائیں۔ بیان کیا کہ ان باتوں کو سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا۔

جب میں اپنے گھر واپس آئی تو حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور سلام کے بعد دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے؟ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ کیا مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے؟ ام المومنین نے بیان کیا کہ میرا ارادہ یہ تھا کہ ان سے اس خبر کی تصدیق کروں گی۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی والدہ سے (گھر جا کر) پوچھا کہ آخر لوگوں میں کس طرح کی افواہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! فکر نہ کر، خدا کی قسم ایسا شاید ہی کہیں ہوا ہو کہ ایک خوبصورت عورت کسی ایسے شوہر کے ساتھ ہو جو اس سے

ثُمَّ قَالَ : «كَيْفَ تِيكُمْ؟» فَقُلْتُ لَهُ : أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ : وَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا. قَالَتْ : فَأذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لأَبِي يَا أُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ : يَا بُنَيَّةُ! هَوِّنِي عَلَيْكِ. فَوَ اللهِ! لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا ، لَهَا ضَرَائِرُ ، إِلاَّ كَثَّرْنَ عَلَيْهَا. قَالَتْ : فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ! أَوَ لَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا؟ قَالَتْ : فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ ، لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ ، وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي.

قَالَتْ : وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ ، يَسْأَلُهُمَا ، وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ. قَالَتْ : فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ. فَقَالَ أُسَامَةُ : أَهْلَكَ. وَلاَ نَعْلَمُ إِلاَّ خَيْرًا. وَأَمَّا عَلِيٌّ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ. وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ. وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ. قَالَتْ : فَدَعَا رَسُولُ اللهِ

محبت بھی رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور پھر اس پر تہمتیں نہ لگائی گئی ہوں' اس کی عیب جوئی نہ کی گئی ہو۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ میں نے اس پر کہا سبحان اللہ (میری سوکنوں سے اس کا کیا تعلق) اس کا تو عام لوگوں میں چرچا ہے۔ پھر جو میں نے رونا شروع کیا تو رات بھر روتی رہی' اسی طرح صبح ہو گئی اور میرے آنسو کسی طرح نہ تھمتے تھے اور نہ نیند ہی آتی تھی۔ (حضرت عائشہؓ) فرماتی ہیں کہ ادھر رسول اللہ ﷺ نے علیؓ بن ابی طالب اور اسامہؓ بن زیدؓ کو اپنی بیوی (حضرت عائشہؓ) کو علیحدہ کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے بلایا کیونکہ اس سلسلے میں اب تک آپ پر وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ بیان کیا کہ اسامہ ؓ نے تو حضور اکرم ﷺ کے مطابق مشورہ دیا جو وہ حضور ﷺ کی بیوی کی پاکیزگی اور حضور ﷺ کی ان سے محبت کے متعلق جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپ کی بیوی میں مجھے خیر و بھلائی کے سوا' اور کچھ معلوم نہیں ہے۔ لیکن علی ؓ نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں۔ آپؐ ان کی باندی (بریرہؓ) سے بھی دریافت فرمالیں وہ حقیقت حال بیان کر دے گی۔ بیان کیا کہ پھر حضور ﷺ نے بریرہؓ کو بلایا اور ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تمہیں (حضرت عائشہؓ پر) شبہ ہوا ہو؟ حضرت بریرہؓ نے کہا' اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا' میں نے ان کے اندر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو بری ہو۔ اتنی بات ضرور ہے کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہیں۔ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ (حضرت عائشہؓ) نے بیان کیا کہ اس دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو خطاب کیا اور منبر پر کھڑے ہو کر عبداللہ بن ابی (منافق) کا معاملہ رکھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے جماعت مسلمین! اس شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا'

ﷺ بريرةَ. فقَالَ : «أي بريرةَ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكِ؟» قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ ، غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا ، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ.

قَالَتْ : فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ، فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي؟ وَاللهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلاَّ خَيْرًا. وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلاً مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلاَّ خَيْرًا. وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلاَّ مَعِي». قَالَتْ : فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ ، أَخُو بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ. فَقَالَ : أَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! أَعْذِرُكَ. فَإِنْ كَانَ مِنَ الأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ. وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ. قَالَتْ : فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ ، وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهِ ، مِنْ فَخِذِهِ. وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ. وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ. قَالَتْ : وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلاً صَالِحًا. وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ ، فَقَالَ

جس کی اذیتیں اب میری بیوی کے معاملے تک پہنچ گئی ہیں۔ خدا کی قسم کہ میں نے اپنی بیوی میں خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اور نام بھی ان لوگوں نے ایک ایسے شخص (حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جو ام المومنین کو اپنے اونٹ پر لائے تھے) کا لیا ہے جس کے بارے میں بھی میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر آئے تو میرے ساتھ ہی آئے۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی عبدالاشہل کے ہم رشتہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر وہ شخص قبیلہ اوس کا ہو تو میں اس کی گردن مار دوں گا اور اگر وہ ہمارے قبیلہ خزرج کے بھائیوں کا ہوا تو آپ کا اس کے متعلق بھی جو حکم ہو گا ہم بجا لائیں گے۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ اس پر قبیلہ خزرج کے ایک صحابی کھڑے ہوئے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کی چچا زاد بہن تھیں۔ یعنی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ وہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ اور اس سے پہلے بڑے صالح اور مخلصین میں تھے۔ لیکن آج قبیلہ کی حمیت ان پر غالب آ گئی۔ انہوں نے سعد کو مخاطب کر کے کہا۔ خدا کی قسم۔ تم جھوٹے ہو، تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ تمہارے اندر اتنی طاقت ہے۔ اگر وہ تمہارے قبیلے کا ہوتا تو تم اس کے قتل کا نام بھی نہ لیتے۔ اس کے بعد اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا خدا کی قسم تم جھوٹے ہو۔ ہم اسے ضرور قتل کریں گے۔ اب اس میں شبہ نہیں رہا کہ تم بھی منافق ہو۔ تم منافقوں کی طرف سے مدافعت کرتے ہو۔ اتنے میں اوس و خزرج انصار کے دونوں قبیلے بھڑک اٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپس میں لڑ پڑیں گے۔ اس وقت تک رسول اللہ ﷺ منبر پر ہی تشریف رکھتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ سب کو خاموش کرنے لگے۔

لِسَعْدٍ : كَذَبْتَ. لَعَمْرُ اللهِ! لاَ تَقْتُلُهُ ، وَلاَ تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ. وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يُقْتَلَ. فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ! لَنَقْتُلَنَّهُ. فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ. قَالَتْ : فَثَارَ الْحَيَّانِ، الأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ ، حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا. وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ. قَالَتْ : فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ. قَالَتْ : فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ كُلَّهُ. لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ ، وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ.

قَالَتْ : وَأَصْبَحَ [illegible] عِنْدِي ، وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا. لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ ، وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ. حَتَّى إِنِّي لأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي. فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي ، وَأَنَا أَبْكِي ، فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَأَذِنْتُ لَهَا. فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي. قَالَتْ : فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ ، دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْنَا. فَسَلَّمَ ، ثُمَّ جَلَسَ. قَالَتْ : وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي ، مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ ، قَبْلَهَا. وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لاَ يُوحَى إِلَيْهِ

سب حضرات چپ ہو گئے اور آنحضور ﷺ بھی خاموش ہو گئے۔

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں اس روز سارا دن روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ آنکھ لگتی تھی۔ صبح کے وقت میرے والدین (حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت ام رومانؓ) میرے پاس آئے۔ دو راتیں اور ایک دن میرا روتے ہوئے گزر گیا تھا۔ اس پورے عرصہ میں نہ میرے آنسو رکے اور نہ نیند آئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائیگا۔ ابھی میرے والدین میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے اور میں روئے جا رہی تھی کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے انہیں اجازت دے دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ ہم ابھی اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپؐ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ ایک مہینہ گزر گیا تھا اور میرے بارے میں آپ کو وحی کے ذریعہ کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ بیان کیا کہ بیٹھنے کے بعد حضور ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمایا "امابعد" اے عائشہؓ مجھے تمہارے بارے میں اس طرح کی خبریں ملی ہیں' اگر تم واقعی اس معاملہ میں پاک و صاف ہو تو اللہ تمہاری پاکی خود بیان کر دے گا لیکن اگر تم نے کسی گناہ کا قصد کیا تھا تو اللہ کی مغفرت چاہو اور اس کے حضور میں توبہ کرو۔ کیونکہ بندہ جب اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیتا ہے اور پھر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ اپنا کلام پورا کر چکے تو میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے پہلے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ

فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ. قَالَتْ : فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ ، ثُمَّ قَالَ : «أَمَّا بَعْدُ. يَا عَائِشَةُ! إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا. فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً ، فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ. وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ ، وَتُوبِي إِلَيْهِ. فَإِنَّ الْعَبْدَ ، إِذَا اعْتَرَفَ، ثُمَّ تَابَ ، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ».

قَالَتْ : فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ ، قَلَصَ دَمْعِي ، حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً. فَقُلْتُ لِأَبِي : أَجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِّي فِيمَا قَالَ. فَقَالَ أَبِي : وَاللهِ! مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ لِأُمِّي : أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا قَالَ. قَالَتْ أُمِّي : وَاللهِ! مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ : وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ ، لَا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَثِيرًا : إِنِّي، وَاللهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ. فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي. وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ ، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ ، لَتُصَدِّقُنِّي. فَوَاللهِ! لَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ

ﷺ کو آپ کے کلام کا جواب دیں۔ والد نے فرمایا' خدا کی قسم' میں کچھ نہیں جانتا کہ حضور ﷺ سے مجھے کیا کہنا چاہئے۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اس کا جواب دیں۔ والدہ نے بھی یہی کہا۔ خدا کی قسم! مجھے کچھ نہیں معلوم کہ حضور ﷺ سے مجھے کیا کہنا چاہئے۔ اس لئے میں نے خود ہی عرض کیا۔ حالانکہ میں بہت کم عمر لڑکی تھی اور قرآن مجید بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا تھا۔ (بہر حال میں نے کہا) خدا کی قسم مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے اس طرح کی افواہوں پر کان دھرا اور بات آپ لوگوں کے دلوں میں اتر گئی۔ اور آپ لوگوں نے اس کی تصدیق کی۔ اب اگر میں یہ کہوں کہ میں اس تہمت سے بری ہوں تو آپ لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر اس گناہ کا اقرار کر لوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ اس کی تصدیق کرنے لگ جائیں گے۔ پس خدا کی قسم میری اور آپ لوگوں کی مثال حضرت یوسفؑ کے والد (حضرت یعقوبؑ) جیسی ہے۔ جب انہوں نے کہا تھا۔ **فصبر جمیل واللہ المستعان علی ماتصفون** پس صبر جمیل بہتر ہے اور اللہ ہی کی مدد درکار ہے اس بارے میں جو کچھ تم کہہ رہے ہو (یوسف:۱۸) پھر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ اللہ خوب جانتا تھا کہ میں اس معاملہ میں قطعاً بری ہوں اور وہ خود میری برات ظاہر کرے گا۔ لیکن خدا کی قسم مجھے اس کا کوئی وہم و گمان بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ قرآن مجید میں میرے معاملے کی صفائی اتارے گا کیونکہ میں اپنے کو اس سے بہت کمتر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں خود کوئی کلام فرمائے۔ مجھے تو صرف اتنی امید تھی کہ حضور ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برات کر دے گا لیکن خدا کی قسم ابھی حضور ﷺ اس مجلس سے اٹھے بھی نہیں تھے اور نہ

قَالَ - ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ﴾- ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي. وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي حِينَئِذٍ بَرِيئَةٌ. وَأَنَّ اللهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي. وَلَكِنْ وَاللهِ! مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى. لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ. وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهَا. فَوَاللهِ! مَا رَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَجْلِسَهُ، وَلاَ خرج أحد مِنَ اهل البيت، حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ. فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ. حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ، مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ.

قَالَتْ: فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ. فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَمَّا اللهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ».

قَالَتْ: فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ. فَقُلْتُ: وَاللهِ! لاَ أَقُومُ إِلَيْهِ، فَإِنِّي لاَ أَحْمَدُ إِلاَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ. قَالَتْ: وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لاَ تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ، بَلْ هُوَ خَيْرٌ

اور کوئی گھر کا آدمی وہاں سے اٹھا تھا کہ حضور ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی اور آپ پر وہ کیفیت طاری ہوئی جو وحی کی شدت میں طاری ہوتی تھی۔ موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے آپؐ کے چہرے سے گرنے لگے۔ حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ یہ اس وحی کے بوجھ کی وجہ سے تھا جو آپؐ پر نازل ہو رہی تھی۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آپؐ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ تبسم فرما رہے تھے۔ سب سے پہلا کلمہ جو آپؐ کی زبان مبارک سے نکلا وہ یہ تھا۔ "اے عائشہؓ! اللہ نے تمہاری برات نازل کر دی ہے۔" انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میری والدہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ (اور شکریہ ادا کرو) میں نے کہا' نہیں خدا کی قسم' میں آپؐ کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی۔ میں اللہ عزوجل کے سوا کسی کی حمد و ثنا نہیں کروں گی (کہ اسی نے میری برات نازل کی ہے)

(حضرت عائشہؓ نے) بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں

"جو لوگ یہ بہت بڑا طوفان باندھ لائے ہیں یہ بھی تم میں سے ہی ایک گروہ ہے' تم اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو' بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے' ہاں ان میں سے ہر ایک شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے آپ کمایا ہے' اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کا سرانجام دیا ہے اس کے لئے عذاب بھی بہت ہی بڑا ہے۔ اسے سنتے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمانی کیوں نہ کی؟ اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا صریح بہتان ہے۔ وہ اس بات پر چار گواہ کیوں نہ لائے' اور جب گواہ نہیں لائے تو یہ بہتان باز لوگ یقیناً اللہ کے نزدیک محض جھوٹے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقیناً تم نے جس

لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الإِثْمِ ، وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ. لَوْ لاَ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هذَا إِفْكٌ مُبِينٌ. لَوْ لاَ جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ، فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ. وَلَوْ لاَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ. إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَه هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللهِ عَظِيمٌ. وَلَوْ لاَ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونَ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهذَا سُبْحٰنَكَ هذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ. يَعِظُكُمُ اللهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. وَيُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ الآيٰتِ ، وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ. إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ ءَامَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، وَاللهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ. وَلَوْ لاَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللهَ رَؤُفٌ رَحِيمٌ. يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لاَ تَتَّبِعُوا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ

بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا۔ جب کہ تم اسے اپنی زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی۔ تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں اے اللہ تو پاک ہے یہ تو بہت بڑا بہتان اور تہمت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا اگر تم سچے مومن ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیتیں بیان فرما رہا ہے۔ اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں برائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں' اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور یہ بھی کہ اللہ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور برائی کے کاموں کا ہی حکم کرے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے کر دیتا ہے' اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔ تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو راہ اللہ دینے سے قسم نہ کھالینی چاہئے بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہئے' کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف فرما دے؟ اللہ قصوروں کا معاف فرمانے والا مہربان ہے۔ جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔ جب کہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں

وَالْمُنْكَرِ وَلَوْ لاَ فَضْلُ ا للهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَى مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلٰكِنَّ ا للهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَا للهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. وَلاَ يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسٰكِينَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِي سَبِيْلِ ا للهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلاَ تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ ا للهُ لَكُمْ وَا للهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ. إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ. يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِم وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلونَ. يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ ا للهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ ا للهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ. الْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُونَ لِلْخَبِيْثٰتِ ، وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبٰتِ ، أُولٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ، لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾ -.

ثُمَّ أَنْزَلَ ا للهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي.

قَالَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ ، لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ : وَا للهِ! لاَ أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا ، بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ. فَأَنْزَلَ ا للهُ - ﴿وَلاَ يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ﴾..

گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ حق و انصاف کے ساتھ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہی ظاہر کرنے والا ہے۔ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں' اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں' ایسے پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ بکواس بہتان باز کر رہے ہیں وہ اس سے بالکل بے لگاؤ ہیں' ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی" (النور: ۱۱ تا ۲۶)

جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری برات میں نازل کیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو مسطح بن اثاثہ کے اخراجات' ان سے قرابت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے' خود اٹھاتے تھے' نے کہا کہ خدا کی قسم' مسطح نے عائشہؓ کے متعلق اس طرح کی تہمت تراشی میں حصہ لیا ہے۔ اس لئے میں اس پر اب کبھی کچھ خرچ نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "**ولا یاتل اولوا الفضل منکم**" سے **غفور رحیم** تک (کیونکہ مسطح یا دوسرے مومنین کی اس میں شرکت محض غلط فہمی کی بنا پر تھی) چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم میری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کہنے پر معاف کر دے اور مسطح کو جو کچھ وہ دیا کرتے تھے اسے پھر دینے لگے۔ اور کہا کہ واللہ اب اس وظیفہ کو میں کبھی بند نہیں کروں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے معاملے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی مشورہ کیا تھا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ حضرت عائشہؓ کے متعلق تمہیں کیا معلومات ہیں یا ان میں تم نے کیا چیز دیکھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! میں اپنی آنکھوں اور کانوں کو محفوظ رکھتی ہوں (کہ ان کی طرف خلاف واقعہ نسبت کروں) خدا کی قسم میں ان کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتی۔ حضرت عائشہؓ نے

﴿إلى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾۔

قَالَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ : بَلَى. وَا للهِ! إِنِّي لأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ ا للهُ لِي. فَرَجَعَ إِلَى. مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ. وَقَالَ: وَا للهِ! لاَ أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا.

قَالَتْ عَائِشَةُ : وَكَانَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي. فَقَالَ لِزَيْنَبَ : «مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ؟» قَالَتْ : يَا رَسُولَ ا للهِ! أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَا للهِ! مَا عَلِمْتُ إِلاَّ خَيْرًا.

قَالَتْ عَائِشَةُ : وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي ، مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. فَعَصَمَهَا ا للهُ بِالْوَرَعِ. قَالَتْ : وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا. فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ.

قَالَتْ عَائِشَةُ : وَا للهِ! إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ ، لَيَقُولُ : سُبْحَانَ ا للهِ! فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ. قَالَتْ : ثُمَّ قُتِلَ ، بَعْدَ ذَلِكَ ، فِي سَبِيلِ ا للهِ.

بیان کیا کہ زینبؓ ہی تمام ازواج مطہرات میں میرے مقابل کی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور پاکبازی کی وجہ سے انہیں محفوظ رکھا۔ بیان کیا کہ البتہ ان کی بہن حمنہ نے غلط راستہ اختیار کیا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئی تھی۔

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ خدا کی قسم، جس صحابی (یعنی صفوان بن معطلؓ) کے ساتھ یہ تہمت لگائی گئی تھی وہ (اپنے اوپر اس تہمت کو سن کر) کہتے 'سبحان اللہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں نے آج تک کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ پھر اس واقعہ کے بعد وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٣٤- باب حديث الإفك.

١٧٦٤- حديث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ ، وَمَا عَلِمْتُ.

۱۷۶۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرے متعلق ایسی باتیں کہی گئیں جن کا مجھے کوئی گمان بھی

بِـهِ، قَـامَ رَسُـولُ اللهِ ﷺ فِـيَّ خَطِيبًـا. فَتَشَهَّدَ، فَحَمِـدَ اللهَ وَأَثْنَـى عَلَيْـهِ بِمَـا هُـوَ أَهْلُهُ. ثُمَّ قَالَ : «أَمَّا بَعْدُ. أَشِيرُوا عَلَـيَّ فِـي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي ، وَايْمُ اللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ. وَأَبَنُوهُمْ بِمَـنْ ، وَاللهِ! مَـا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ. وَلاَ يَدْخُلُ بَيْتِـي قَطُّ إِلاَّ وَأَنَا حَاضِرٌ. وَلاَ غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلاَّ غَابَ مَعِي».

قَـالَتْ : وَلَقَـدْ جَـاءَ رَسُـولُ اللهِ ﷺ بَيْتِـي فَسَـأَلَ عَنِّـي خَـادِمَتِي. فَقَـالَتْ : لاَ. وَاللهِ! مَـا عَلِمْـتُ عَلَيْهَـا عَيْبًـا. إِلاَّ أَنَّهَـا كَـانَتْ تَرْقُـدُ حَتَّـى تَدْخُـلَ الشَّـاةُ فَتَـأْكُلَ خَمِيرَهَـا أَوْ عَجِينَهَـا. وَانْتَهَرَهَـا بَعْـضُ أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ : اصْدُقِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَـا بِـهِ. فَقَـالَتْ : سُبْحَانَ اللهِ! وَاللهِ! مَا عَلِمْـتُ عَلَيْهَـا إِلاَّ مَـا يَعْلَـمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الأَحْمَرِ.

وَبَلَغَ الأَمْرُ إِلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قِيلَ لَهُ. فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ! وَاللهِ! مَا كَشَفْتُ كَنَـفَ أُنْثَى قَـطُّ. قَـالَتْ عَائِشَـةُ : فَقُتِـلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللهِ.

نہیں تھا تو رسول اللہ ﷺ میرے معاملہ میں لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے شہادت کے بعد اللہ کی حمد و ثنا اس کی شان کے مطابق بیان کی۔ پھر فرمایا 'امابعد! تم لوگ مجھے ایسے لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی کو بدنام کیا ہے' اور اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی میں کوئی برائی نہیں دیکھی' اور تہمت بھی ایسے شخص (حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ) کے ساتھ لگائی ہے کہ اللہ کی قسم' ان میں بھی میں نے کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی۔ وہ میرے گھر میں جب بھی داخل ہوئے تو میری موجودگی میں داخل ہوئے۔ اور اگر میں کبھی سفر کی وجہ سے مدینہ میں نہیں ہوتا تو وہ بھی نہیں ہوتے اور وہ میرے ساتھ رہتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے حجرہ میں تشریف لائے تھے اور میری خادمہ (حضرت بریرہؓ) سے میرے متعلق پوچھا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ نہیں' خدا کی قسم' میں ان کے اندر کوئی عیب نہیں جانتی' البتہ ایسا ہو جایا کرتا تھا (کم عمری کی غفلت کی وجہ سے) کہ (آٹا گوندھتے ہوئے) سو جایا کرتیں اور بکری آکر ان کا گندھا ہوا آٹا کھا جاتی۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے ڈانٹ کر ان سے کہا کہ آنحضور ﷺ کو بات صحیح صحیح کیوں نہیں بتا دیتی۔ پھر انہوں نے کھول کر صاف لفظوں میں ان سے واقعہ کی تصدیق چاہی' اس پر وہ بولیں کہ سبحان اللہ' میں تو عائشہؓ کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار کھرے سونے کو جانتا ہے۔ اس تہمت کی خبر جب ان صاحب کو معلوم ہوئی جن کے ساتھ تہمت لگائی گئی تھی (یعنی صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ) تو انہوں نے کہا سبحان اللہ' اللہ کی قسم! میں نے آج تک کسی (غیر) عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا پھر انہوں نے اللہ کے راستہ میں شہادت پائی۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٢٤- سورة النور : ١١- باب إن الذين يحبون أن تشيع الفاحشة في الذين آمنوا.

٥٠- كتاب صفات المنافقين وأحكامهم

۵۰- منافقوں کے اوصاف اور ان کے متعلق احکامات

١٧٦٥- حديث زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ لأَصْحَابِهِ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ. وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهُ. فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ، فَسَأَلَهُ، فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ. قَالُوا: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا شِدَّةٌ. حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي - ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ - فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، لِيَسْتَغْفِرَلَهُمْ. فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ. وَقَوْلُهُ - ﴿خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ﴾ - قَالَ: كَانُوا رِجَالاً، أَجْمَلَ شَيْءٍ.

۱۷۶۵- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر (غزوہ تبوک یا بنی المصطلق) میں تھے جس میں لوگوں پر بڑے تنگ اوقات آئے تھے۔ عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو تاکہ وہ ان کے پاس سے منتشر جائیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلیلوں کو نکال کر باہر کرے گا۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس گفتگو کی اطلاع دی تو آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا کر پوچھا۔ اس نے بڑی قسمیں کھا کر کہا کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ لوگوں نے کہا کہ زید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے جھوٹ بولا ہے۔ لوگوں کی اس طرح کی باتوں سے میں بڑا رنجیدہ ہوا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقون نازل فرما کر میری تصدیق فرمائی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے انہیں بلایا تاکہ ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں لیکن انہوں نے اپنے سر پھیر لئے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "گویا وہ بہت بڑے لکڑی کے کھمبے ہیں" (المنافقون: ۴) (ان کے متعلق) اس لئے کہا گیا کہ وہ بظاہر بڑے خوبصورت اور معقول (مگر دل میں منافق) تھے۔

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير: ٦٣- سورة إذا جاءك المنافقون: ٣- باب قوله ذلك بأنهم آمنوا ثم كفروا.

١٧٦٦- حديث جَابِرٍ رضي الله عنه. قَالَ: أَتَى

۱۷۶۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تشریف

النَّبِيُّ ﷺ، عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ، بَعْدَ مَا دُفِنَ. فَأَخْرَجَهُ، فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ.

لائے تو عبداللہ بن ابی کو دفن کیا جا رہا تھا۔ آپؐ نے اسے قبر سے نکلوایا اور اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا' اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔

أخرجه البخاري في: ٢٣- كتاب الجنائز: ٢٣ - باب الكفن في القميص الذي يكف أولا يكفّ.

١٧٦٧ - حديث ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ، لَمَّا تُوُفِّيَ، جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفِرْ لَهُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ، قَمِيصَهُ. فَقَالَ: «آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ» فَآذَنَهُ. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، جَذَبَهُ عُمَرُ ﷺ. فَقَالَ: أَلَيْسَ اللهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ. فَقَالَ: «أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ» قَالَ - ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً، فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ﴾- » فَصَلَّى عَلَيْهِ. فَنَزَلَتْ - ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾-.

۱۷۶۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) کی موت ہوئی' تو اس کا بیٹا (عبداللہ ﷺ) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! والد کے کفن کے لئے آپ اپنی قمیص عنایت فرمایئے۔ اور ان پر نماز پڑھئے' اور مغفرت کی دعا کیجئے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی قمیص (غایت مروت کی وجہ سے) عنایت کی اور فرمایا کہ مجھے بتانا' میں نماز جنازہ پڑھوں گا۔ عبداللہ نے اطلاع بھجوائی۔ جب آپؐ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے' تو حضرت عمر ﷺ نے آپ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے "تو ان کے لئے استغفار کر یا نہ کر اور اگر تو ستر مرتبہ بھی استغفار کرے تو بھی اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا" (التوبہ: ۸۰) چنانچہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد یہ آیت اتری "کسی بھی منافق کی موت پر اس کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھانا۔" (التوبہ: ۸۴)

أخرجه البخاري في: ٢٣- كتاب الجنائز: ٢٣ - باب الكفن في القميص الذي يكف أولا يكفّ.

١٧٦٨ - حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ، قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ، أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ. كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ. قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتُرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الآخَرُ:

۱۷۶۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے بیان کیا کہ خانہ کعبہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا ایک قریشی اور دو ثقفی مرد بیٹھے ہوئے تھے' ان کے پیٹ بہت موٹے تھے لیکن عقل سے کورے۔ ایک نے ان میں سے کہا' تمہارا کیا خیال ہے کیا اللہ ہماری باتوں کو سن رہا ہے؟ دوسرے نے کہا اگر ہم زور سے بولیں تو سنتا ہے لیکن آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے

يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا ، وَلاَ يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا. وَقَالَ الآخَرُ : إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا ، فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ- ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ وَلاَ جُلُودُكُمْ﴾ - الآية.

نے کہا اگر اللہ زور سے بولنے پر سن سکتا ہے تو آہستہ بولنے پر بھی ضرور سنتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت اتری کہ "اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے کہ تمہارے کان' تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے گواہی دیں گے ہاں تم یہ سمجھتے رہے کہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو اس میں سے بہت سے اعمال سے اللہ بے خبر ہے۔ (حم السجدہ:۲۲)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ١٤ - سورة فصلت : ٢ - باب قوله وذلكم ظنكم الآية.

١٧٦٩- حديث زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ ، قَالَ : لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُحُدٍ ، رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ. فَقَالَتْ فِرْقَةٌ : نَقْتُلُهُمْ. وَقَالَتْ فِرْقَةٌ : لاَ نَقْتُلُهُمْ. فَنَزَلَتْ- ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾-.

۱۷۶۹۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ جنگ احد کے لئے نکلے تو جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ان میں سے کچھ لوگ واپس آ گئے (یہ منافقین تھے) پھر بعض نے تو یہ کہا کہ ہم چل کر انہیں قتل کر دیں گے۔ اور ایک جماعت نے کہا کہ قتل نہ کرنا چاہئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "تمہیں کیا ہو گیا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو۔ انہیں تو ان کے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اوندھا کر دیا ہے۔ اب کیا تم یہ منصوبے باندھ رہے ہو کہ اللہ کے گمراہ کئے ہوؤں کو تم راہ راست پر لا کھڑا کرو۔ جسے اللہ راہ بھلادے تو ہرگز اس کیلئے کوئی راہ نہ پائیگا" (النساء:۸۸)

أخرجه البخاري في : ٢٩- كتاب فضائل المدينة : ١٠- باب المدينة تنفي الخبث.

١٧٧٠- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ ، أَنَّ رِجَالاً مِنَ الْمُنَافِقِينَ ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ ، تَخَلَّفُوا عَنْهُ ، وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلاَفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ ، وَحَلَفُوا ، وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ

۱۷۷۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چند منافقین ایسے تھے کہ جب حضور اکرم ﷺ جہاد کے لئے تشریف لے جاتے تو یہ مدینہ میں پیچھے رہ جاتے اور پیچھے رہ جانے پر بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ لیکن جب حضور ﷺ واپس آتے تو عذر بیان کرتے اور قسمیں کھا لیتے بلکہ ان کو ایسے کام پر اپنی تعریف کروانا پسند ہوتا جس کو انہوں نے نہ کیا ہوتا اور بعد میں چکنی چپڑی باتوں سے اپنی بات بنانا چاہتے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی پر یہ آیت نازل فرمائی۔ "وہ لوگ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو

يَفْعَلُوا. فَنَزَلَتْ - ﴿لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ﴾- الآية.

انہوں نے نہیں کیا اس پر بھی ان کی تعریفیں کی جائیں تو انہیں عذاب سے چھٹکارہ میں نہ سمجھو ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے۔(آل عمران:۱۸۸)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٣- سورة آل عمران : ١٦- باب لا يحسبن الذين يفرحون بما أتوا.

١٧٧١- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ. عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ ، أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهِ : اذْهَبْ يَا رَافِعُ! إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقُلْ : لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ ، وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا ، لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَمَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ؟ إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ ﷺ يَهُودَ ، فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ ، فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ ، وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ. فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ. وَفَرِحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ. ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ - ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ﴾- كَذَلِكَ، حَتَّى قَوْلِهِ ﴿يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا﴾-.

۱۷۷۱- علقمہ بن وقاص نے بیان کیا کہ مروان بن حکم نے (جب وہ مدینہ کے امیر تھے) اپنے دربان رافع سے کہا کہ ابن عباسؓ کے یہاں جاؤ اور ان سے پوچھو کہ (آیت **ولا تحسبن الذین** کی رو سے تو) ہم سب کو عذاب ہونا چاہئے کیونکہ ہر ایک آدمی ان نعمتوں پر جو اس کو ملی ہیں' خوش ہے اور یہ چاہتا ہے کہ جو کام اس نے کیا نہیں اس پر بھی اس کی تعریف ہو۔ تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا' تم مسلمانوں سے اس آیت کا کیا تعلق! یہ تو رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو بلایا تھا اور ان سے ایک دین کی بات پوچھی تھی۔ (جو ان کی آسمانی کتاب میں موجود تھی) انہوں نے اصل بات کو تو چھپایا اور دوسری غلط بات بیان کر دی۔ پھر بھی اس بات کے خواہش مند رہے کہ حضور ﷺ کے سوال کے جواب میں جو کچھ انہوں نے بتایا ہے اس پر ان کی تعریف کی جائے اور ادھر اصل حقیقت کو چھپا کر بھی بڑے خوش تھے۔ پھر حضرت ابن عباسؓ نے ان آیات کی تلاوت کی ''اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے بیان کرتے رہا کرو اور اسے چھپاؤ نہیں پھر بھی ان لوگوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا' ان کا یہ بیوپار بہت برا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو انہوں نے نہیں کیا اس پر بھی ان کی تعریفیں کی جائیں تو انہیں عذاب سے چھٹکارہ میں نہ سمجھ' ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے۔'' (آل عمران:۱۸۷'۱۸۸)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٣- سورة آل عمران : ١٦- باب لا يحسبن الذين يفرحون بما أتوا.

١٧٧٢ – حديث أَنسٍ ﷺ. قَالَ : كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ، وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ، وَآلَ عِمْرَانَ. فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَعَادَ نَصْرَانِيًّا. فَكَانَ يَقُولُ : مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلاَّ مَا كَتَبْتُ لَهُ. فَأَمَاتَهُ اللهُ ، فَدَفَنُوهُ ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ. فَقَالُوا : هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ. لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا. فَأَلْقَوْهُ. فَحَفَرُوا لَهُ ، فَأَعْمَقُوا. فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ. فَقَالُوا : هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ. نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ. فَأَلْقَوْهُ. فَحَفَرُوا لَهُ ، وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الأَرْضِ ، مَا اسْتَطَاعُوا. فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ. فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ ، فَأَلْقَوْهُ.

۱۷۷۲۔ حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص پہلے عیسائی تھا' پھر وہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ اس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی تھی اور وہ نبی کریم ﷺ کا کاتب بن گیا لیکن وہ شخص پھر مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد (ﷺ) کے لئے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اس کے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی موت واقع ہو گئی اور اس کے آدمیوں نے اسے دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ اس کی لاش قبر سے نکل کر زمین کے اوپر پڑی ہے۔ عیسائی لوگوں نے کہا کہ یہ محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھیوں کا کام ہے۔ چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے انہوں نے اس کی قبر کھودی ہے اور لاش کو باہر نکال کر پھینک دیا ہے۔ چنانچہ دوسری قبر انہوں نے کھودی جو بہت زیادہ گہری تھی۔ لیکن جب صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے اس کی قبر کھود کر انہوں نے لاش باہر پھینک دی ہے۔ پھر انہوں نے قبر کھودی اور جتنی گہری ان کے بس میں تھی کر کے اسے اس کے اندر ڈال دیا لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اب انہیں یقین آیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے۔ (بلکہ یہ میت عذاب خداوندی میں گرفتار ہے) چنانچہ انہوں نے اسے یونہی (زمین پر) ڈال دیا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

باب صفة القيامة والجنة والنار

(۱) قیامت' جنت اور دوزخ کا بیان

١٧٧٣ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَ يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ» وَقَالَ : اقْرَءُوا - ﴿فَلَا نُقِيمُ

۱۷۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بلاشبہ قیامت کے دن ایک بہت بھاری بھر کم موٹا تازہ شخص آئے گا لیکن وہ اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی کوئی قدر نہیں رکھے گا" اور فرمایا کہ پڑھو "قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن نہ کریں گے" (الکھف: ۱۰۵)

لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا﴾-.

اخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ١٨- سورة الكهف : ٦- باب أولئك الذين كفروا بآيات ربهم.

١٧٧٤- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ، قَالَ : جَاءَ حِبْرٌ مِنَ الأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللهَ يَجْعَلُ السَّمٰوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ ، وَالأَرَضِيْنَ عَلَى إِصْبَعٍ ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ ، وَسَائِرَ الْخَلاَئِقِ عَلَى إِصْبَعٍ. فَيَقُولُ : أَنَا الْمَلِكُ. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ، حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ، تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْحِبْرِ. ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ ، وَالأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ-.

۱۷۷۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علماء یہود میں سے ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد! ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا' اسی طرح زمین کو ایک انگلی پر' درختوں کو ایک انگلی پر' پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر۔ پھر فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ آنحضرت ﷺ اس پر ہنس دیئے اور آپ کے سامنے کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔ آپ کا یہ ہنسنا اس یہودی عالم کی تصدیق میں تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہئے تھی اور حال یہ ہے کہ ساری زمین اسی کی مٹھی میں ہو گی قیامت کے دن اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ وہ ان لوگوں کے شرک سے بالکل پاک اور بلند تر ہے۔" (الزمر: ٦٧)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٣٩- سورة الزمر : ٢- باب وما قدروا الله حق قدره.

١٧٧٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «يَقْبِضُ اللهُ الأَرْضَ ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ : أَنَا الْمَلِكُ ، أَيْنَ مُلُوكُ الأَرْضِ؟».

۱۷۷۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' "اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اب میں ہوں بادشاہ۔ آج زمین کے بادشاہ کہاں گئے؟" (جو اپنی بادشاہت پر نازاں تھے)

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٤٤- باب يقبض الله الأرض.

١٧٧٦- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الأَرْضَ، وَتَكُونُ السَّموَاتُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ».

أخرجه البخاري في: ٩٧- كتاب التوحيد: ١٩- باب قول الله تعالى ﴿لما خلقت بيدى﴾

۱۷۷۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن زمین اللہ کی مٹھی میں ہو گی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں ہو گا پھر کہے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔"

(٢) باب في البعث والنشور وصفة الأرض يوم القيامة

(۲) قیامت کے دن اٹھائے جانے اور زمین کے وصف کا بیان

١٧٧٧- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لأَحَدٍ».

أخرجه البخاري في: ٨١- كتاب الرقاق: ٤٤- باب يقبض الله الأرض.

۱۷۷۷۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت کے دن لوگوں کا حشر سفید و سرخی آمیز زمین پر ہو گا جیسے میدہ کی روٹی صاف و سفید ہوتی ہے۔ اس زمین پر کسی (چیز) کا کوئی نشان نہ ہو گا۔"

(٣) باب نزل أهل الجنة

(۳) اہل جنت کی مہمانی کا بیان

١٧٧٨- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَكُونُ الأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ، كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ، نُزُلاً لأَهْلِ الْجَنَّةِ» فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! أَلاَ أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَومَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «بَلَى» قَالَ: تَكُونَ الأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً. كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا،

۱۷۷۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میزبانی کے لئے اپنے ہاتھ سے الٹے پلٹے گا جس طرح تم دستر خوان پر روٹی ہراتے پھراتے ہو۔ پھر ایک یہودی آیا اور بولا' ابوالقاسم تم پر رحمٰن برکت نازل کرے کیا میں تمہیں قیامت کے دن اہل جنت کی سب سے پہلی ضیافت کے بارے میں خبر نہ دوں؟ آپ نے فرمایا' کیوں نہیں' تو اس نے (بھی یہی) کہا کہ ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور مسکرائے جس سے آپ کے آگے کے دانت دکھائی دینے

ثُمَّ ضَحِكَ ، حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. ثُمَّ قَالَ: أَلاَ أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ قَالَ : إِدَامُهُمْ بَالاَمٌ وَنُونٌ. قَالُوا : وَمَا هذَا؟ قَالَ : ثَوْرٌ وَنُونٌ، يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا.

لگے۔ پھر (اس نے) پوچھا کیا میں تمہیں اس کے سالن کے متعلق خبر نہ دوں؟ (پھر خود ہی) بولا کہ ان کا سالن بالام ونون ہو گا۔ صحابہؓ نے کہا یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ بیل اور مچھلی جس کی کلیجی کے ساتھ زائد چربی کے حصے کو ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٤٤- باب يقبض الله الأرض.

١٧٧٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لآمَنَ بِي الْيَهُودُ».

۱۷۷۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اگر دس یہودی (احبار و علماء) مجھ پر ایمان لے آئیں تو تمام یہود مسلمان ہو جاتے۔

أخرجه البخاري في : ٦٣- كتاب مناقب الأنصار : ٥٢- باب إتيان اليهود النبي ﷺ حين قدم المدينة.

(٤) باب سؤال اليهود النبي ﷺ عن الروح وقوله تعالى ﴿يسئلونك عن الروح﴾ الآية

(۴) یہود کا روح کے متعلق نبی ﷺ سے سوال اور فرمان الٰہی "آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں" کی تفسیر

١٧٨٠- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ. فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لاَ تَسْأَلُوهُ ، لاَ يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَنَسْأَلَنَّهُ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ : يَا أَبَا الْقَاسِمِ! مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ. فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوحى إِلَيْهِ ، فَقُمْتُ. فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ ، فَقَالَ : ﴿وَيَسْئَلُونَكَ

۱۷۸۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے کھنڈرات میں چل رہا تھا' اور آپ کھجور کی چھڑی پر سہارا دے کر چل رہے تھے کہ کچھ یہودیوں کا (ادھر سے) گذر ہوا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپؐ سے روح کے بارے میں کچھ پوچھو ان میں سے کسی نے کہا مت پوچھو' ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں ناگوار ہو (مگر) ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا' اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی' میں نے (دل میں) کہا کہ آپ پر وحی آ رہی ہے۔ اس لئے میں کھڑا ہو گیا۔ جب آپؐ سے (وہ کیفیت) دور ہو گئی تو آپؐ نے (قرآن کی یہ آیت جو اس وقت نازل ہوئی تھی) تلاوت فرمائی۔ "(اے نبی!) تم سے یہ

عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوْتِيتُم مِنَ الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيلاً﴾.

لوگ روح کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ کہہ دو کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں علم کا بہت تھوڑا حصہ دیا گیا ہے۔" (بنی اسرائیل: ۸۵) (اس لئے تم روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے)

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٤٧- باب قول الله تعالى - ﴿وما أوتيتم من العلم إلا قليلاً﴾-.

١٧٨١- حديث خَبَّابٍ ﷺ. قَالَ : كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ ابْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ. فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ قَالَ لاَ أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. فَقُلْتُ: لاَ أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ، ثُمَّ تُبْعَثَ. قَالَ: دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ ، فَسَأُوتَى مَالاً وَوَلَدًا ، فَأَقْضِيَكَ ، فَنَزَلَتْ- ﴿أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لأُوتَيَنَّ مَالاً وَوَلَدًا. أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا﴾-.

۱۷۸۱۔ حضرت خباب بن ارت ؓ نے بیان کیا کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ عاص بن وائل (کافر) پر میرا کچھ قرض تھا۔ میں ایک دن اس سے تقاضا کرنے گیا۔ اس نے کہا کہ جب تک تو محمد (ﷺ) کا انکار نہیں کرے گا میں تیرا قرض نہیں دوں گا۔ میں نے جواب دیا کہ میں آپؐ کا انکار اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک اللہ تعالیٰ تیری جان نہ لے لے' پھر تو دوبارہ اٹھایا جائے۔ اس نے کہا کہ پھر مجھے بھی مہلت دے کہ میں مر جاؤں' پھر دوبارہ اٹھایا جاؤں اور مجھے مال اور اولاد ملے اس وقت میں بھی تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کو نہ مانا اور کہا کہ (آخرت میں) مجھے مال اور دولت دی جائے گی' کیا اسے غیب کی خبر ہے؟ یا اس نے اللہ تعالیٰ کے ہاں سے کوئی اقرار لے لیا ہے؟" (مریم: ۷۷-۷۸)

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٢٩- باب ذكر القين والحداد.

(٥) باب في قوله تعالى ﴿وما كان الله ليعذبهم وأنت فيهم﴾ الآية

(۵) اللہ تعالیٰ کے فرمان وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم کا بیان

١٧٨٢- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ : قَالَ أَبُو جَهْلٍ : اللَّهُمَّ! إِنْ كَانَ هَذَا

۱۷۸۲۔ حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ ابو جہل نے کہا تھا کہ اے اللہ! اگر یہ کلام تیری طرف سے واقعی حق

۱۷۸۰۔ اہل سنت کے نزدیک روح جسم لطیف ہے جو بدن میں اس طرح سرایت کئے ہوئے ہے' جس طرح گلاب کی خوشبو اس کے پھول میں سرایت کئے ہوئے ہوتی ہے۔ ہم اپنی موجودہ زندگی میں جو کثافت سے بھرپور ہے کسی طرح روح کی حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتے۔ روح کے متعلق مزید تفصیلات امام ابن قیم کی "کتاب الروح" میں ملاحظہ فرمائیں۔ (راز)

هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ. فَنَزَلَتْ - ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِم وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ. وَمَا لَهُمْ أَنْ لاَ يُعَذِّبَهُمُ اللهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ - الآية.

ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا پھر کوئی اور ہی عذاب لے آ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انہیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ ان لوگوں کو اللہ کیوں نہ عذاب کرے جن کا حال یہ ہے کہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں۔ اور یہ اس مسجد کے متولی ہونے کے لائق بھی نہیں ہیں اس کے حق دار تو صرف پرہیز گار لوگ ہیں، لیکن اکثر لوگ بے علم ہیں"
(الانفال: ۳۳،۳۴)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٨- سورة الأنفال : ٤- باب وما كان الله ليعذبهم وأنت فيهم.

(٧) باب الدخان

(۷) دھوئیں کا بیان

١٧٨٣- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ. قَالَ : إِنَّمَا كَانَ هذَا ، لأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِي يُوسُفَ. فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى - ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ. يَغْشَى النَّاسَ هذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾- قَالَ : فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ! اسْتَسْقِ اللهَ لِمُضَرَ، فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ. قَالَ : «لِمُضَرَ! إِنَّكَ لَجَرِيءٌ» فَاسْتَسْقَى ، فَسَقُوا ، فَنَزَلَتْ -

۱۷۸۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ (قحط) اس لئے پڑا تھا کہ قریش جب رسول اللہ ﷺ کی دعوت قبول کرنے کی بجائے شرک پر جمے رہے تو آپ نے ان کے لئے ایسے قحط کی بد دعا کی جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ ہڈیاں تک کھانے لگے۔ لوگ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے لیکن بھوک اور فاقہ سے دھوئیں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "تو آپ انتظار کریں اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو گا۔ جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک عذاب ہو گا۔" (الدخان: ۱۰،۱۱)

بیان کیا کہ پھر ایک صاحب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! قبیلہ مضر کے لئے بارش کی دعا کیجئے کہ وہ برباد ہو چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، مضر کے حق میں دعا کے لئے کہتے ہو، تم بڑے جری ہو۔ آخر آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور بارش ہوئی۔

﴿إِنَّكُمْ عَائِدُونَ﴾ - فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ ، عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ ، حِينَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ - ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ﴾- قَالَ : يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ.

اس پر آیت نازل ہوئی "ہم عذاب کو کچھ دنوں دور کردیں گے تو تم پھر اپنی اسی حالت پر آ جاؤ گے۔" (الدخان: ۱۵) (یعنی اگرچہ تم نے ایمان کا وعدہ کیا ہے لیکن تم کفر کی طرف پھر لوٹ جاؤ گے) چنانچہ جب پھر ان میں خوشحالی ہوئی تو شرک کی طرف لوٹ گئے (اور اپنے ایمان کے وعدے کو بھلا دیا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے (اس روز) ہم پورا بدلہ لے لیں گے۔" (الدخان: ۱۶) حضرت ابن مسعودؓ نے کہا کہ اس آیت سے مراد بدر کی لڑائی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٤٤- سورة الدخان : ٢- باب يغشى الناس هذا عذاب أليم.

(٨) باب انشقاق القمر

(۸) چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا بیان

١٧٨٤- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ ، قَالَ : إِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ شِقَّتَيْنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «اشْهَدُوا».

۱۷۸۴- حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگو اس پر گواہ رہنا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٧- باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر.

١٧٨٥- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً. فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

۱۷۸۵- حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ نے شق قمر کا معجزہ یعنی چاند کا پھٹ جانا ان کو دکھلایا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٧- باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر.

١٧٨٦- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ

۱۷۸۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے

۱۷۸۶- کفار مکہ کا خیال تھا کہ رسول اکرم ﷺ اپنے جادو کے زور سے زمین پر عجائبات دکھلا سکتے ہیں۔ آسمان پر ان کا جادو نہ چل سکے گا۔ اسی خیال کی بنا پر انہوں نے معجزہ شق قمر طلب کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دکھلا دیا۔ (راز)

ﷺ أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٧- باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر.

(٩) باب لا أحد أصبر على أذى من الله عزوجل

(۹) "اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں"

١٧٨٧ - حديث أَبِي مُوسى ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَيسَ أَحَدٌ ، أَوْ لَيسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ ، عَلَى أَذًى سَمِعَهُ ، مِنَ الله. إنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا ، وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِم وَيَرْزُقُهُمْ».

۱۷۸۷- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی اس تکلیف کو جو اسے کسی چیز کو سن کر ہوئی ہو' اللہ سے زیادہ برداشت کرنے والی نہیں ہے۔ لوگ اس کے لئے اولاد ٹھیراتے ہیں اور وہ انہیں تندرستی دیتا ہے بلکہ انہیں روزی بھی دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٧١- باب الصبر على الأذى.

(١٠) باب طلب الكافر الفداء بملء الأرض ذهبًا

(۱۰) کافر کی آرزو ہو گی کہ زمین برابر سونا ہوتا تو وہ بھی بطور فدیہ دے دیتا

١٧٨٨- حديث أَنسٍ ﷺ، يَرْفَعُهُ ، «أَنَّ الله يَقولُ لأَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا : لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : لَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هذَا ، وَأَنتَ فِي صُلْبِ آدَمَ ، أَنْ لاَ تُشْرِكَ بِي ، فَأَبَيْتَ إِلاَّ الشِّرْكَ».

۱۷۸۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مرفوعا بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص سے پوچھے گا جسے دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب کیا گیا ہو گا۔ اگر دنیا میں تمہاری کوئی چیز ہوتی تو کیا تو اس عذاب سے نجات پانے کے لئے بدلے میں دے سکتا تھا؟ وہ شخص کہے گا جی ہاں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جب تو آدم کی پیٹھ میں تھا تو میں نے تجھ سے اس سے بھی معمولی چیز کا مطالبہ کیا تھا۔ (روز ازل میں) کہ میرا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا' لیکن (جب تو دنیا میں آیا تو) اسی شرک کا عمل اختیار کیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ١- باب خلق آدم صلوات الله عليه وذريته.

(١١) باب يحشر الكافر على وجهه

(۱۱) قیامت کے دن کافر کو منہ کے بل لایا جائے گا

١٧٨٩- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ : يَا نَبِيَّ الله! يُحْشَرُ الكَافِرُ

۱۷۸۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے پوچھا' اے اللہ کے نبی! کافر کو قیامت کے دن اس

عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ : «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا ، قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالَ قَتَادَةُ (رَاوِي الْحَدِيثِ عَنْ أَنَسٍ) : بَلَى! وَعِزَّةِ رَبِّنَا.

کے چہرے کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا! اللہ جس نے اسے اس دنیا میں دو پاؤں پر چلایا ہے۔ اس پر قادر ہے کہ قیامت کے دن اس کو اس کے چہرے کے بل چلا دے۔ قتادہ رحمہ اللہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے) نے کہا۔ یقیناً' ہمارے رب کی عزت کی قسم' یونہی ہو گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٢٥- سورة الفرقان : ١- باب الذين يحشرون على وجوههم إلى جهنم.

(١٤) باب مثل المؤمن كالزرع ومثل الكافر كشجر الأرز

(۱۴) مومن اور کافر کی مثال کا بیان جو کہ پودے کی شاخ اور صنوبر کے درخت کی ہے

١٧٩٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ ، مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا. فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلاَءِ. وَالْفَاجِرُ كَالأَرْزَةِ ، صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً. حَتَّى يَقْصِمَهَا اللهُ ، إِذَا شَاءَ».

۱۷۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی مثال پودے کی پہلی نکلی ہوئی اس شاخ جیسی ہے کہ جب بھی ہوا چلتی ہے اسے جھکا دیتی ہے اور پھر وہ سیدھا ہو کر مصیبت برداشت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور بدکار کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ سخت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٥- كتاب المرضى : ١- باب ما جاء في كفارة المرض.

١٧٩١- حديث كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ ، تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً ، وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً. وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالأَرْزَةِ ، لاَ تَزَالُ ، حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً».

۱۷۹۱۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی مثال پودے کی سب سے پہلی نکلی ہوئی ہری شاخ جیسی ہے کہ ہوا اسے کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی برابر کر دیتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ سیدھا ہی کھڑا رہتا ہے اور آخر ایک جھونکے میں کبھی اکھڑ ہی جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٥- كتاب المرضى : ١- باب ما جاء في كفارة المرض.

(١٥) باب مثل المؤمن مثل النخلة

١٧٩٢– حديث ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لاَ يَسْقُطُ وَرَقُهَا. وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ. فَحَدِّثُونِي ، مَا هِيَ؟» فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي. (قَالَ عَبْدُ اللهِ) : وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ. فَاسْتَحْيَيْتُ. ثُمَّ قَالُوا : حَدِّثْنَا ، مَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «هِيَ النَّخْلَةُ».

(۱۵) مومن کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے

۱۷۹۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ اس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی مثال اسی درخت کی سی ہے۔ بتلاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ یہ سن کر لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف دوڑا۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ مگر میں اپنے (لڑکپن کی) شرم سے نہ بولا۔ آخر صحابہ نے آنحضرت ﷺ ہی سے پوچھا کہ وہ کون سا درخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

أخرجه البخاري في : ٣– كتاب العلم : ٤– باب قول المحدث : حدثنا أو أخبرنا وأنبأنا.

(١٧) باب لن يدخل أحد الجنة بعمله بل برحمة الله تعالى

١٧٩٣– حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ» قَالُوا : وَلاَ أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «وَلاَ أَنَا. إِلاَّ أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِرَحْمَةٍ. سَدِّدُوا».

(۱۷) کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے جائے گا

۱۷۹۳۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔ صحابہ نے عرض کی' اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اور مجھے بھی نہیں' سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔ پس تم کو چاہئے کہ درستی کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔"

أخرجه البخاري في : ٨١– كتاب الرقاق : ١٨– باب القصد والمداومة على العمل.

١٧٩٤– حديث عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا ، فَإِنَّهُ لاَ يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ» قَالُوا : وَلاَ أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «وَلاَ أَنَا. إِلاَّ أَنْ

۱۷۹۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دیکھو جو نیک کام کرو ٹھیک طور سے کرو اور حد سے نہ بڑھ جاؤ بلکہ اس کے قریب رہو (میانہ روی اختیار کرو) اور خوش رہو اور یاد رکھو کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اور آپ بھی

يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ».

نہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا میں بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت و رحمت کے سایہ میں مجھے ڈھانک لے۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ١٨- باب القصد والمداومة على العمل.

(١٨) باب إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة

(۱۸) بہت زیادہ عمل کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا

١٧٩٥- حديث الْمُغِيرَةِ ﷺ، قَالَ : إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ، أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ. فَيَقُولُ : «أَفَلاَ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا؟».

۱۷۹۵۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اتنی دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے کہ آپؐ کے قدم یا (یہ کہا کہ) پنڈلیوں پر ورم آ جاتا' جب آپؐ سے اس کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا تو فرماتے "کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"

أخرجه البخاري في : ١٩- كتاب التهجد : ٦- باب قيام النبي ﷺ حتى ترم قدماه.

(١٩) باب الاقتصاد في الموعظة

(۱۹) وعظ میں میانہ روی اختیار کرنا

١٧٩٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ. كَانَ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمنِ! لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ : أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ. وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ، كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا، مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

۱۷۹۶۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ سنایا کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمان! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ سنایا کریں۔ انہوں نے فرمایا' سنو! مجھے اس امر سے کوئی چیز مانع ہے تو یہ کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کہیں تم تنگ نہ ہو جاؤ۔ اور میں وعظ میں تمہاری فرصت کا وقت تلاش کیا کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اس خیال سے کہ ہم کبیدہ خاطر نہ ہو جائیں' وعظ کے لئے ہمارے اوقات فرصت کا خیال رکھتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ١٢- باب من جعل لأهل العلم أيامًا معلومة.

٥١- كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها

۵۱- جنت' اور اس کی نعمتیں اور اہل جنت کے اوصاف

١٧٩٧ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ».

۱۷۹۷- حضرت ابو ہریرہ ﷺ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخ خواہشات نفسانی سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٢٨- باب حجبت النار بالشهوات.

١٧٩٨ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «قَالَ اللهُ : أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنَ سَمِعَتْ ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ. فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ - ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾-».

۱۷۹۸- حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں' جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا' نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی خیال گذرا ہے۔ اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں" (السجدہ:۱۷)

أخرجه البخاري في : ٥٩-كتاب بدء الخلق : ٨- باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة.

(١) باب إن في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها

(۱) جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلے تب بھی سایہ ختم نہ ہو

١٧٩٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهَا».

۱۷۹۹- حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت طویل ہو گا (اتنا بڑا کہ) سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلے گا اور پھر بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو گا۔

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير:٥٦- سورة الواقعة : ١- باب قوله ﴿وظل ممدود﴾.

۱۸۰۰- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهَا».

۱۸۰۰- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو سال تک چلنے کے بعد بھی اسے طے نہیں کر سکے گا۔"

أخرجه البخاري في: ۸۱- كتاب الرقاق: ۵۱- باب صفة الجنة والنار.

۱۸۰۱- حديث أَبِي سَعِيدٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا».

۱۸۰۱- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جنت میں ایک درخت ہو گا جس کے سایہ میں عمدہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک چلتا رہے گا اور پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔"

أخرجه البخاري في: ۸۱- كتاب الرقاق: ۵۱- باب صفة الجنة والنار.

(۲) باب إحلال الرضوان على أهل الجنة فلا يسخط عليهم أبدًا

(۲) اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ راضی رہنے اور کبھی ناراض نہ ہونے کا بیان

۱۸۰۲- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يَقُولُ لأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! يَقُولُونَ: لَبَّيْكَ، رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ! فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لاَ نَرْضَى؟ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ. قَالُوا: يَا رَبِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلاَ أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا».

۱۸۰۲- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے جنت والو! جنتی جواب دیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے پروردگار! تیری سعادت حاصل کرنے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا اب تم لوگ خوش ہوئے؟ وہ کہیں گے اب بھی بھلا ہم راضی نہ ہوں گے کیونکہ اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دے دیا جو اپنی مخلوق کے کسی آدمی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا۔ جنتی کہیں گے اے رب! اس سے بہتر اور کیا چیز ہو گی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمہارے لئے اپنی رضامندی کو ہمیشہ کے لئے دائمی کر دوں گا یعنی اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔

أخرجه البخاري في: ۸۱- كتاب الرقاق: ۵۱- باب صفة الجنة والنار.

(۳) باب ترائی أهل الجنة أهل الغرف كما یری الكوكب في السماء

۱۸۰۳ – حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ ، كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ» قَالَ : فَحَدَّثْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ : أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ «كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الأُفُقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ».

أخرجه البخاري في : ۸۱– كتاب الرقاق : ۵۱– باب صفة الجنة والنار.

(۳) اہل جنت اپنے بالا خانوں سے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح آسمان کے ستاروں کو دیکھا جاتا ہے

۱۸۰۳۔ حضرت سہل بن سعد ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جنت والے (اپنے اوپر کے درجوں کے) بالا خانوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔ راوی (عبدالعزیز) نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری ﷺ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا اور اس میں وہ اس لفظ کا اضافہ کرتے تھے کہ "جیسے تم مشرق اور مغربی کناروں میں ڈوبتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔"

۱۸۰۴ – حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَيُونَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِم كَمَا يَتَرَاءَيُونَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ ، لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الأَنْبِيَاءِ ، لاَ يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ. قَالَ : «بَلَى ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ ، وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ».

۱۸۰۴۔ حضرت ابو سعید خدری ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جنتی لوگ اپنے سے بلند کمرے والوں کو اوپر اسی طرح دیکھیں گے جیسے چمکتے ستارے کو جو صبح کے وقت رہ گیا ہو۔ (جسے لوگ) آسمان کے کنارے پورب یا پچھم (مشرق یا مغرب) میں دیکھتے ہو۔ ان میں ایک دوسرے سے افضل ہو گا۔ لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! یہ تو انبیاء کے محل ہوں گے جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہ پاسکے گا۔ آپ نے فرمایا' کیوں نہیں' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انبیاء کی تصدیق کی۔

أخرجه البخاري في : ۵۹– كتاب بدء الخلق : ۸– باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة.

(٦) باب أول زمرة تدخل الجنة على صورة

(٦) اہل جنت کے پہلے گروہ کا چودھویں کے

القمر ليلة البدر وصفاتهم وأزواجهم

چاند کی طرح جنت میں داخل ہونا' ان کے اوصاف اور ان کی بیویوں کا ذکر

۱۸۰۵ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً؛ لاَ يَبُولُونَ، وَلاَ يَتَغَوَّطُونَ، وَلاَ يَتْفِلُونَ، وَلاَ يَمْتَخِطُونَ. أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ الأَنْجُوجُ عُودُ الطِّيبِ. وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ. عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ. عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ. سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ».

۱۸۰۵۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کی صورتیں ایسی روشن ہوں گی جیسے چودھویں کا چاند روشن ہوتا ہے' پھر جو لوگ اس کے بعد داخل ہوں گے وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستاروں کی طرح چمکتے ہوں گے۔ نہ تو ان لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہو گی نہ پاخانے کی' نہ وہ تھوکیں گے نہ ناک سے آلائش نکالیں گے' ان کے کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کا پسینہ مشک کی طرح ہو گا۔ ان کی انگیٹھیوں میں خوشبودار عود جلتا ہو گا' یہ نہایت پاکیزہ خوشبو دار عود ہو گا۔ ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ سب کی صورتیں ایک ہوں گی یعنی اپنے والد آدم علیہ السلام کے قدوقامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ لونچے ہوں گے۔

أخرجه البخاري في: ٦٠- كتاب الأنبياء: ١- باب خلق آدم، صلوات الله عليه، وذريته.

(۹) باب صفة خيام الجنة وما للمؤمنين فيها من الأهلين

(۹) جنت کے خیمے اور ان میں اہل ایمان کی بیویوں کے اوصاف

۱۸۰۶ – حديث أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ، طُولُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلاَثُونَ مِيلاً. فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ، لاَ يَرَاهُمُ الآخَرُونَ».

۱۸۰۶۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (جنتیوں کا) خیمہ (کیا ہے) ایک موتی ہے خول دار جس کی بلندی اوپر کو تیس میل تک ہے۔ اس کے ہر کنارے پر مومن کی ایک بیوی ہو گی جسے دوسرے نہ دیکھ سکیں گے۔

أخرجه البخاري في: ٥٩- كتاب بدء الخلق: ٨- باب ما جاء في الصفة الجنة وأنها مخلوقة.

(۱۱) باب يدخل الجنة أقوام أفئدتهم

(۱۱) کچھ قومیں جنت میں داخل ہوں گی ان کے

مثل أفئدة الطير

۱۸۰۷- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «خَلَقَ اللهُ آدَمَ ، وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا ، ثُمَّ قَالَ : اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ. تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ . فَقَالُوا : السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ. فَزَادُوهُ ، وَرَحْمَةُ اللهِ. فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الآنَ».

دل پرندے کے دل کی مانند ہوں گے

۱۸۰۷- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا۔ پھر فرمایا کہ جاؤ اور ان ملائکہ کو سلام کرو' دیکھنا کن لفظوں میں وہ تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا طریقہ سلام ہو گا۔ آدم علیہ السلام (گئے اور) کہا' السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا السلام علیکم و رحمتہ اللہ۔ انہوں نے و رحمتہ اللہ کا جملہ بڑھادیا۔ پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہو گا۔ وہ آدم علیہ السلام کی شکل اور قامت پر داخل ہو گا آدم علیہ السلام کے بعد انسانوں میں اب تک قد چھوٹے ہوتے رہے۔"

أخرجه البخاري في : ٤٠- كتاب الأنبياء : ١- باب خلق آدم ، صلوات الله عليه ، وذريته.

(١٢) باب في شدة حر نار جهنم وبعد قعرها ، وما تأخذ من المعذبين

۱۸۰۸- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ» قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً. قَالَ : «فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا ، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا».

(۱۲) دوزخ کی تپش کی شدت اور اس کی گہرائی کا بیان

۱۸۰۸- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تمہاری (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے مقابلے میں (اپنی گرمی اور ہلاکت خیزی میں) سترواں حصہ ہے۔ کسی نے پوچھایا رسول اللہ! (عذاب کے لئے تو) یہ ہماری دنیا کی آگ بھی بہت تھی! آپؐ نے فرمایا کہ دنیا کی آگ کے مقابلے میں جہنم کی آگ انہتر گنا بڑھ کر ہے۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ١٠ - باب الصفة النار وأنها مخلوقة.

(١٣) باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء

۱۸۰۹- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ ، قَالَ:

(۱۳) ظالم اور جابر لوگ آگ میں جائیں گے اور کمزور لوگ جنت میں جائیں گے

۱۸۰۹- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ. فَقَالَتِ النَّارُ : أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ : مَا لِي مَا يَدْخُلُنِي إِلاَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ! قَالَ اللهُ ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، لِلْجَنَّةِ. أَنْتِ رَحْمَتِي. أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي. وَقَالَ لِلنَّارِ : إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابٌ. أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي. وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا. فَأَمَّا النَّارُ فَلاَ تَمْتَلِىءُ حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ. فَتَقُولُ قَطِ قَطِ قَطِ. فَهُنَالِكَ تَمْتَلِىءُ، وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ. وَلاَ يَظْلِمُ اللهُ ، عَزَّوَجَلَّ ، مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا. وَأَمَّا الْجَنَّةُ ، فَإِنَّ اللهَ ، عَزَّوَجَلَّ ، يُنْشِىءُ لَهَا خَلْقًا».

فرمایا۔ جنت اور دوزخ نے بحث کی۔ دوزخ نے کہا میں متکبروں اور ظالموں کے لئے خاص کی گئی ہوں۔ جنت نے کہا مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر صرف کمزور اور کم رتبہ والے لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے' تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں جس پر چاہوں رحم کروں۔ اور دوزخ سے کہا تو عذاب ہے تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں عذاب دوں۔ جنت اور دوزخ دونوں بھریں گی۔ دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر نہیں رکھ دے گا۔ اس وقت وہ بولے گی کہ بس۔ بس۔ بس! اور اس وقت بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض دوسرے حصے پر چڑھ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لئے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٥٠- سورة ق : ١- باب قوله وتقول هل من مزيد.

١٨١٠- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لاَ تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ، حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ. فَتَقُولُ قَطِ قَطِ وَعِزَّتِكَ. وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ».

۱۸۱۰۔ حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جہنم برابر یہی کہتی رہے گی کہ کیا کچھ اور ہے کیا کچھ اور ہے؟ آخر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی بس بس میں بھر گئی' تیری عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا۔"

أخرجه البخاري في : ٨٣- كتاب الأيمان والنذور : ١٢- باب الحلف بعزة الله وصفاته وكلماته.

۱۸۱۰۔ روایت میں "قدم" کا لفظ آیا ہے جس پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کی حقیقت کے اندر بحث کرنا بدعت ہے۔ اور حقیقت کو علم الٰہی کے حوالے کر دینا کافی ہے۔ سلف صالحین کا یہی عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر تشبیہ سے منزہ ہے۔ (راز)

۱۸۱۱ – حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ. قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يُؤْتَى بِالْمَوتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَمْلَحَ ، فَيُنَادِي مُنَادٍ، يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ. فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هذَا؟ فَيَقُولُونَ . نَعَمْ. هذَا الْمَوتُ . وَكُلُّهُمْ قَدْ رَأَوْهُ . ثُمَّ يُنَادِي: يَا أَهْلَ النارِ! فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ. فَيَقُولُ : هَلْ تَعْرِفُونَ هذَا؟ فَيَقُولُونَ . نَعَمْ. هذَا الْمَوتُ . وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ . فَيُذْبَحُ . ثُمَّ يَقُولُ : يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُودٌ ، فَلاَ مَوْتَ . وَيَا أَهْلَ النَّارِ! خُلُودٌ ، فَلاَ مَوْتَ. ثُمَّ قَرَأَ - ﴿وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ ، وَهَؤُلاَءِ فِي غَفْلَةٍ ، أَهْلُ الدُّنْيَا ، وَهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ﴾-».

۱۸۱۱- حضرت ابو سعید خدری ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' قیامت کے دن موت ایک چت کبرے مینڈھے کی شکل میں لائی جائے گی۔ ایک آواز دینے والا فرشتہ آواز دے گا کہ اے جنت والو! تمام جنتی گردن اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے' آواز دینے والا فرشتہ پوچھے گا۔ تم اس مینڈھے کو بھی پہچانتے ہو؟ وہ بولیں گے کہ ہاں' یہ موت ہے۔ اور ان میں سے ہر شخص اس کا ذائقہ چکھ چکا ہو گا۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور آواز دینے والا جنتیوں سے کہے گا کہ اب تمہارے لئے ہمیشگی ہے' موت تم پر کبھی نہ آئے گی۔ اور اے جہنم والو' تمہیں بھی ہمیشہ اسی طرح رہنا ہے' تم پر بھی موت کبھی نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ "اور انہیں حسرت کے دن ڈرا دو جب کہ اخیر فیصلہ کر دیا جائے گا اور یہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں' (یعنی دنیا دار لوگ) اور ایمان نہیں لاتے۔" (مریم:۳۹)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ١٩ - سورة مريم : ١ - باب قوله وأنذرهم يوم الحسرة.

۱۸۱۲ – حديث ابْنِ عُمَرَ. قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ ؛ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. ثُمَّ يُذْبَحُ. ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ : يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لاَ مَوْتَ ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ! لاَ مَوْتَ. فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ

۱۸۱۲- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اہل جنت جنت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت اور دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے جنت والو! تمہیں اب موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو! تمہیں بھی اب موت نہیں آئے گی۔ اس بات سے جنتی اور زیادہ خوش ہو جائیں گے اور جہنمی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔

النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ».

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥١- باب صفة الجنة والنار.

١٨١٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ».

۱۸۱۳- حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کافر کے دونوں شانوں کے درمیان تیز چلنے والے کے لئے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہو گا۔"

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٥١- باب صفة الجنة والنار.

١٨١٤- حديث حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ ﷺ. قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لأَبَرَّهُ. أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ».

۱۸۱۴- حضرت حارثہ بن وہب خزاعی ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں تمہیں بہشتی آدمی کے متعلق نہ بتا دوں' وہ دیکھنے میں کمزور و ناتوان ہوتا ہے (لیکن اللہ کے یہاں اس کا مرتبہ یہ ہے کہ) اگر کسی بات پر اللہ کی قسم کھالے تو اللہ اسے ضرور پوری کر دیتا ہے اور کیا میں تمہیں دوزخ والوں کے متعلق نہ بتا دوں۔ ہر بد خو' بھاری جسم والا اور تکبر کرنے والا۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٦٨ - سورة ن والقلم : ١ - باب عتل بعد ذلك زنيم.

١٨١٥- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ ، وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : « ﴿إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا﴾ - انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ ، مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ» وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ : «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ ، يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ، فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ» ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ

۱۸۱۵- حضرت عبداللہ بن زمعہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آنحضرت ﷺ نے اپنے ایک خطبہ میں حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا "وإذ انبعث أشقاها" (الشمس : ۱۲) یعنی اس اونٹنی کو مار ڈالنے کے لئے ایک مفسد بد بخت (قدار نامی) جو اپنی قوم میں ابو زمعہ کی طرح غالب اور طاقت ور تھا' اٹھا۔ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کے حقوق کا بھی ذکر فرمایا۔ کہ تم میں بعض اپنی بیوی کو غلام کی طرح کوڑے مارتے ہیں' حالانکہ اسی دن کے ختم ہونے پر وہ اس سے ہم بستری بھی کرتے ہیں۔ پھر آپ نے انہیں ریاح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ایک

☆ حضرت عبداللہ بن زمعہ ﷺ ام المومنین حضرت سودہ کے بھائی تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا تھا۔ حضرت عثمان ﷺ کی شہادت کے دن وفات پائی۔ ان سے عروۃ بن زبیر روایت کرتے ہیں۔

مِنَ الضَّرْطَةِ ، وَقَالَ «لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟».

کام جو تم میں ہر شخص کرتا ہے اسی پر تم دوسروں پر کس طرح ہنستے ہو۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٩١- سورة والشمس : ١- باب حدثنا موسى بن إسماعيل.

١٨١٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ».

۱۸۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں وہ اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا اور یہی عمرو وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ کی رسم نکالی۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٩- باب قصة خزاعة.

(١٤) باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة

(۱۴) دنیا کے فنا ہونے کا بیان اور روز قیامت حشر کا بیان

١٨١٧- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ : «الأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ».

۱۸۱۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم ننگے پاؤں ننگے جسم بلا ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس پر میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! تو کیا مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہو گا۔ اس کا خیال بھی کوئی نہیں کر سکے گا۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٤٥- باب كيف الحشر.

١٨١٨- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ . قَالَ : قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ ، فَقَالَ : «إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً - ﴿ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ﴾ - الآيَةَ. وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلاَئِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ. وَإِنَّهُ

۱۸۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا، تم لوگ قیامت کے دن اس حال میں جمع کئے جاؤ گے کہ ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہو گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس طرح ہم نے شروع میں پیدا کیا تھا اسی طرح لوٹا دیں گے، اور تمام مخلوقات میں سب سے پہلے جسے کپڑا پہنایا جائے گا وہ

سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ ، فَأَقُولُ : يَا رَبِّ! أُصَيْحَابِي. فَيَقُولُ : إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ : - ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ﴾- إِلَى قَوْلِهِ - ﴿الْحَكِيمُ﴾-. قَالَ : فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ».

حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اور میری امت کے بہت سے لوگ لائے جائیں گے جن کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ میں اس پر کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی نئی بدعات نکالی تھیں۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا کہ یا اللہ میں جب تک ان میں موجود رہا اس وقت تک میں ان پر گواہ تھا۔ "پھر جب کہ تو نے خود مجھے لے لیا پھر تو تو ہی ان پر نگہبان تھا اور تو تو ہر چیز سے پورا باخبر ہے اگر تو انہیں سزا دے تو یہ تیرے غلام ہے اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو زبردست غلبے والا اور حکمت والا ہے۔ (المائدہ : ۱۱۷-۱۱۸) رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ فرشتے (مجھ سے) کہیں گے کہ یہ لوگ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل پھرتے ہی رہے۔(مرتد ہوتے رہے)

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٤٥- باب كيف الحشر.

١٨١٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلاَثِ طَرَائِقَ : رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ. وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ ، وَثَلاَثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ ، وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ. وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ ، تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا ، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا».

۱۸۱۹۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہو گا (ایک فرقہ والے) لوگ رغبت کرنے نیز ڈرنے والے ہوں گے (دوسرا فرقہ ایسے لوگوں کا ہو گا کہ) ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی اونٹ پر تین ہوں گے، کسی اونٹ پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے۔ اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی (اہل شرک کا یہ تیسرا فرقہ ہو گا) جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہری ہو گی۔ جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ وہاں ٹھہری ہو گی جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی صبح کے وقت وہاں موجود ہو گی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ موجود ہو گی"

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٤٥- باب كيف الحشر.

۱۸۱۹۔ علمائے اسلام نے اس آگ سے مراد کئی ناری واقعات کو لیا ہے۔ باقی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جو فرمایا ہے' سچ ہے۔ (راز)

(١٥) باب في صفة يوم القيامة : أعاننا الله على أهوالها

(۱۵) قیامت کے دن کا حال۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہولناکی سے مدد فرمائے

١٨٢٠ - حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، إنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ، حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ».

۱۸۲۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' "جس دن لوگ دونوں جہان کے پالنے والے کے سامنے حساب دینے کے لئے کھڑے ہوں گے تو کانوں کی لو تک پسینہ میں ڈوب جائیں گے۔"

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٨٣- سورة ويل للمطففين.

١٨٢١ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا ، وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ».

۱۸۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' قیامت کے دن لوگ پسینے میں شرابور ہو جائیں گے اور حالت یہ ہو جائے گی کہ تم میں سے ہر کسی کا پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٤٧- باب قول الله تعالى - ﴿ألا يظن أولئك أنهم مبعوثون ليوم عظيم﴾-.

(١٧) باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه ، وإثبات عذاب القبر والتعوّذ منه

(۱۷) میت کو اس کا ٹھکانہ دکھائے جانے کا بیان اور عذاب قبر کا اثبات اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان

١٨٢٢ - حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ أَحَدَكُمْ ، إِذَا مَاتَ ، عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ. إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؛ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

۱۸۲۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کا ٹھکانا اسے صبح و شام دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت والوں میں اور جو دوزخی ہے تو دوزخ والوں میں۔ پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تجھ کو اٹھائے گا۔"

؛ فَيُقَالُ هذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز: ٩٠-باب الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشي.

١٨٢٣- حديث أَبِي أَيُّوبَ ﷺ. قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ، قَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ، فَسَمِعَ صَوْتًا. فَقَالَ : «يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا».

۱۸۲۳۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ سے باہر تشریف لے گئے۔ سورج غروب ہو چکا تھا۔ اس وقت آپ کو ایک آواز سنائی دی۔ (یہودیوں پر عذاب قبر کی) پھر آپ نے فرمایا کہ یہودی پر اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٨٨- باب التعوذ من عذاب القبر.

١٨٢٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ ، أَتَاهُ مَلَكَانِ ، فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولاَنِ : مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هذَا الرَّجُلِ؟ (لِمُحَمَّدٍ ﷺ) فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ. فَيُقَالُ لَهُ : انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ. فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا».

۱۸۲۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدمی جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور جنازے میں شریک ہونے والے لوگ اس سے رخصت ہوتے ہیں تو ابھی وہ ان کے جوتوں میں آواز سنتا ہوتا ہے کہ دو فرشتے (منکر نکیر) اس کے پاس آتے ہیں۔ وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ اس شخص یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تو کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ مومن تو یہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس جواب پر اس سے کہا جائے گا کہ تو یہ دیکھ اپنا جہنم کا ٹھکانا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت میں ٹھکانا دے دیا۔ اس وقت اسے جہنم اور جنت دونوں ٹھکانے دکھائے جائیں گے۔"

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٨٧- باب ما جاء في عذاب القبر.

١٨٢٥- حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ، ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، فَذلِكَ قَوْلُهُ - ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾-».

۱۸۲۵۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مومن جب اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تعبیر ہے جو سورہ ابراہیم میں ہے کہ "اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ٹھیک بات یعنی توحید پر مضبوط رکھتا ہے۔" (ابراھیم:۲۷)

أخرجه البخاري في : ٢٣- كتاب الجنائز : ٨٧- باب ما جاء في عذاب القبر.

١٨٢٦- حديث أَبِي طَلْحَةَ ﷺ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ ، أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلاً مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ ، فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ ، خَبِيثٍ مُخْبِثٍ. وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلاَثَ لَيَالٍ. فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ ، الْيَوْمَ الثَّالِثَ، أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا. ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ. وَقَالُوا مَا نُرَى يَنْطَلِقُ إِلاَّ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ. حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ : «يَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ! وَيَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ! أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللهَ وَرَسُولَهُ؟ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ! مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لاَ أَرْوَاحَ لَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ».

۱۸۲۶۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قریش کے چوبیس مقتول سردار بدر کے ایک بہت ہی اندھیرے اور گندے کنوئیں میں پھینک دیئے گئے۔ (رسول اللہ ﷺ کی) عادت مبارکہ تھی کہ جب دشمن پر غالب ہوتے تو میدان جنگ میں تین دن تک قیام فرماتے۔ جنگ بدر کے خاتمہ کے تیسرے دن آپؐ کے حکم سے آپ کی سواری پر کجاوہ باندھا گیا اور آپ روانہ ہوئے۔ آپ کے اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ صحابہ نے کہا' غالباً آپؐ کسی ضرورت کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ آخر آپؐ اس کنویں کے کنارے آکر کھڑے ہوگئے اور کفار قریش کے مقتولین سرداروں کے نام ان کے باپ کے نام کے ساتھ لے کر انہیں آواز دینے لگے کہ اے فلاں بن فلاں' اے فلاں بن فلاں! کیا آج تمہارے لئے یہ بات بہتر نہیں تھی کہ تم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی؟ بے شک ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہمیں پوری طرح حاصل ہوگیا۔ تو کیا تمہارے رب کا تمہارے متعلق جو وعدہ (عذاب کا) تھا وہ بھی تمہیں پوری طرح مل گیا؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے یا رسول اللہ! آپ ان لاشوں سے کیوں خطاب فرما رہے ہیں؟ جن میں کوئی جان نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' جو کچھ میں کہہ رہا ہوں تم لوگ ان سے زیادہ اسے نہیں سن رہے ہو۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٨- باب قتل أبي جهل.

۱۸۲۶۔ جو لوگ اس واقعہ سے سماع موتی ثابت کرتے ہیں وہ سرا سر غلطی پر ہیں۔ کیونکہ یہ سنانا رسول کریم ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔ قرآن حکیم میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ **و ما انت بمسمع من فی القبور** یعنی آپ قبروالوں کو سنانے سے قاصر ہیں۔ مرنے کے بعد جملہ دنیاوی تعلقات ٹوٹنے کے ساتھ دنیاوی زندگی کے لوازمات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ سننا بھی اسی میں شامل ہے۔ اگر مردے سنتے ہوں تو ان پر مردگی کا حکم لگانا ہی غلط ٹھہرتا ہے۔ (راز)

(١٨) باب إثبات الحساب

١٨٢٧- حديث عائشة ، زوج النبي ﷺ . كانت لا تسمع شيئًا لا تعرفه إلا راجعت فيه حتى تعرفه. وأن النبي ﷺ قال : «مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ» قالت عائشة : فقلت أوليس يقول الله تعالى - ﴿فسوف يحاسب حسابًا يسيرًا﴾-؟ قالت : فقال «إنما ذلك العرض ، ولكن من نوقش الحساب يهلك».

(۱۸) حساب وکتاب کے اثبات کا بیان

۱۸۲۷- رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی ایسی بات سنتیں جس کو سمجھ نہ پاتیں تو دوبارہ اس کو معلوم کرتیں تاکہ سمجھ لیں۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب کیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (یہ سن کر) میں نے کہا کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ عن قریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ صرف (اللہ کے دربار میں) پیشی کا ذکر ہے۔ لیکن جس کے حساب میں جانچ پڑتال کی گئی (سمجھو) کہ وہ غارت ہو گیا۔

أخرجه البخاري في : ٣- كتاب العلم : ٣٥- باب من سمع شيئًا فراجع حتى يعرفه.

١٨٢٨- حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، قال : قال رسول الله ﷺ : «إذا أنزل الله بقوم عذابًا ، أصاب العذاب من كان فيهم ، ثم بعثوا على أعمالهم».

۱۸۲۸- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم میں ہوتے ہیں پھر انہیں ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔"

أخرجه البخاري في : ٩٢- كتاب الفتن : ١٩- باب إذا أنزل الله بقوم عذابًا.

٥٢- كتاب البيوع الفتن وأشراط الساعة

۵۲- فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

(١) باب اقتراب الفتن وفتح ردم يأجوج ومأجوج

(۱) فتنوں کے قریب ہونے اور یاجوج ماجوج کے بند کا کھلنا

١٨٢٩ - حديث زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ رضي الله عنها ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ! وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ. فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ» وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا. قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ : «نَعَم. إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ».

۱۸۲۹۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے۔ آپؐ کچھ گھبرائے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، ملک عرب میں اس برائی کی وجہ سے بربادی آ جائے گی جس کے دن قریب آنے کو ہیں۔ آج یاجوج ماجوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کر دیا ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے قریب کی انگلی سے حلقہ بنا کر بتلایا۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ کیا ہم اس کے باوجود ہلاک کر دیئے جائیں گے کہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ جب فسق و فجور بڑھ جائے تو (تو یقیناً بربادی ہو گی)

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٧- باب قصة يأجوج ومأجوج.

١٨٣٠ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «فَتَحَ اللهُ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ هَذَا» وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ.

۱۸۳۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا کھول دیا ہے، پھر آپؐ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عدد بنا کر بتلایا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٧- باب قصة ياجوج وماجوج

☆ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی ہیں۔ زید بن حارثہ کی بیوی تھیں بعد میں حضرت زیدؓ نے آپ کو طلاق دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ پہلے آپ کا نام برہ تھا نکاح کے بعد نبی اکرم ﷺ نے زینب رکھا دینداری، تقویٰ اور سخاوت میں معروف تھیں۔ آپ کے سبب سے پردہ کی آیات نازل ہوئیں۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ امہات المومنین میں صرف حضرت زینب میری ہم پلہ تھی۔ میں نے دین میں حضرت زینبؓ سے بہتر عورت نہیں دیکھی۔ ۱۱ احادیث روایت کی ہیں۔ ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عمرؓ نے جنازہ پڑھایا۔

(٢) باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت

(۲) بیت اللہ کی طرف چڑھائی کرنے والے لشکر کا زمین میں دھنسنے کا بیان

١٨٣١- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ ، يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ» قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ : «يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ».

۱۸۳۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ مقام بیداء میں پہنچے گا' تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا' کہ میں نے کہا' یا رسول اللہ! اسے شروع سے آخر تک کیونکر دھنسا دیا جائے گا جب کہ وہیں ان کے بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو ان لشکریوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں! شروع سے آخر تک ان سب کو دھنسا دیا جائے گا۔ پھر ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٤٩- باب ما ذكر في الأسواق.

(٣) باب نزول الفتن كمواقع القطر

(۳) بارش کی مانند پے در پے فتنوں کا نزول

١٨٣٢- حديث أُسَامَةَ ﷺ ، قَالَ : أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ».

۱۸۳۲- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کے محلات میں سے ایک محل یعنی اونچے مکان پر چڑھے پھر فرمایا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں کیا تمہیں بھی نظر آ رہا ہے؟ میں بوندوں کے گرنے کی جگہ کی طرح تمہارے گھروں میں فتنوں کے نازل ہونے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں۔

أخرجه البخاري في : ٢٩- كتاب فضائل المدينة : ٨- باب آطام المدينة.

١٨٣٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ ، وَمَنْ وَجَدَ

۱۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' فتنوں کا دور جب آئے گا تو اس میں بیٹھنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہو گا۔ کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ جو اس میں جھانکے گا فتنہ اسے بھی اچک لے گا اور اس وقت جسے جہاں بھی پناہ مل جائے بس وہیں پناہ پکڑ لے (تاکہ اپنے دین کو

مَلْجأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ».

فتنوں سے بچا سکے)

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

(٤) باب إذا تواجه المسلمان بسيفيهما

(۴) جب دو مسلمان ایک دوسرے کے سامنے شمشیر بکف ہوتے ہیں

١٨٣٤- حديث أَبِي بَكْرَةَ ﷺ. عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : ذَهَبْتُ لأَنْصُرَ هذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُوبَكْرَةَ ، فَقَالَ : أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ : أَنْصُرُ هذَا الرَّجُلَ. قَالَ : ارْجِعْ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! هذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ : «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصاً عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ».

۱۸۳۴۔ احنف بن قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے کو چلا۔ راستے میں مجھ کو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا اپنے گھر کو لوٹ جاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو خیر (ضرور دوزخی ہونا چاہیے) مقتول کیوں؟ فرمایا وہ بھی تو اپنے ساتھی کو مار ڈالنے کی حرص رکھتا تھا۔ (یعنی موقعہ پاتا تو وہ اسے ضرور قتل کر دیتا۔ اس لئے دل کے پختہ ارادے پر وہ دوزخی ہوا)

أخرجه البخاري في : ٢- كتاب الإيمان : ٢٢- باب المعاصي من أمر الجاهلية.

١٨٣٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ».

۱۸۳۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک دو جماعتیں آپس میں جنگ نہ کر لیں۔ دونوں میں بڑی بھاری جنگ ہو گی' حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو گا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

(٦) باب إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة

(٦) نبی کریم ﷺ کا قیامت تک ظاہر ہونے والی اشیاء کی پیش گوئی فرمانا

١٨٣٦- حديث حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ : لَقَدْ

۱۸۳۶۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلاَّ ذَكَرَهُ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ ؛ إِنْ كُنْتُ لأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ.

ہمیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی (دینی) چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا بیان نہ کیا ہو۔ جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا بھول گیا۔ جب میں ان میں سے کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو کہ جب وہ اسے دیکھتا ہے تو فوراً پہچان لیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨٢- كتاب القدر : ٤- باب وكان أمر الله قدرًا مَقْدُورًا.

(٧) باب في الفتنة التي تموج كموج البحر

(۷) اس فتنے کی پیش گوئی جو سمندر کی موج کی طرح تباہ کن ہوگا

١٨٣٧- حديث حُذَيْفَةَ ﷺ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ ﷺ ، فَقَالَ : أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فِي الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ : أَنَا ، كَمَا قَالَهُ. قَالَ : إِنَّكَ عَلَيْهِ (أَوْ عَلَيْهَا) لَجَرِيءٌ. قُلْتُ : فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ وَالنَّهْيُ. قَالَ : لَيْسَ هذَا أُرِيدُ. وَلكِنِ الْفِتْنَةَ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ. قَالَ : لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ : أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ : يُكْسَرُ. قَالَ : إِذًا لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا.

قُلْنَا : أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ : نَعَمْ. كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ. إِنِّي حَدَّثْتُهُ

۱۸۳۷- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے پوچھا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث تم میں سے کسی کو یاد ہے؟ میں بولا' میں نے اسے (اسی طرح یاد رکھا ہے) جیسے آنحضور ﷺ نے اس حدیث کو بیان فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے "کہ تم رسول اللہ ﷺ سے فتن کو معلوم کرنے میں بہت بے باک تھے۔ میں نے کہا کہ انسان کے گھر والے' مال' اولاد اور پڑوسی سب فتنہ (کی چیز) ہیں۔ اور نماز' روزہ' صدقہ' اچھی بات کے لئے لوگوں کو حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا ان فتنوں کا کفارہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھتا' مجھے تم اس فتنہ کے بارے میں بتلاؤ جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا بڑھے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا امیر المومنین! آپ اس سے خوف نہ کھایئے۔ آپ کے اور فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا (صرف) کھولا جائے گا۔ میں نے کہا کہ توڑ دیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول اٹھے "کہ پھر تو وہ کبھی بھی بند نہیں ہو سکے گا۔ (شقیق راوی حدیث نے کہا کہ) ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا' کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ

بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ. فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ. فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا ، فَسَأَلَهُ . فَقَالَ : الْبَابُ عُمَرُ.

اس دروازہ کے متعلق کچھ علم رکھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں! بالکل اسی طرح جیسے دن کے بعد رات کے آنے کا میں نے تم سے ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جو قطعاً غلط نہیں ہے۔ (راوی کا کہنا ہے) ہمیں اس کے متعلق حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھنے میں ڈر ہوتا تھا (کہ دروازہ سے کیا مراد ہے) اس لئے ہم نے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے کہا (کہ وہ پوچھیں) انہوں نے دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

أخرجه البخاري في :٩- كتاب مواقيت الصلاة : ٤- باب الصلاة كفارة.

(٨) باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من الذهب

(٨) قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک فرات کے پہاڑ کے نیچے سے سونا نہ نکل آئے

١٨٣٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلاَ يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا».

١٨٣٨- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا۔ پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

أخرجه البخاري في : ٩٢- كتاب الفتن : ٢٤- باب خروج النار.

(١٤) باب لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من أرض الحجاز

(١٤) قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ حجاز کی زمین سے آگ نہ نکل آئے

١٨٣٩- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ ، تُضِيءُ أَعْنَاقَ الإِبِلِ بِبُصْرَى».

١٨٣٩- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی اور بصری میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔ (یہ آگ ساتویں صدی ہجری میں نکل چکی ہے)

أخرجه البخاري في : ٩٢- كتاب الفتن : ٢٤- باب خروج النار.

(١٦) باب الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان

(١٦) فتنہ مشرق میں اس جگہ ہے جہاں سے شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں

١٨٤٠- حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهُوَ مُسْتَقْبِلٌ الْمَشْرِقَ، يَقُولُ: «أَلاَ إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ».

١٨٤٠- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ اور آنحضرت ﷺ مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے آگاہ ہو جاؤ' فتنہ اس طرف ہے جدھر سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٩٢- كتاب الفتن : ١٦- باب قول النبي ﷺ الفتنة من قبل المشرق.

(١٧) باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوس ذا الخلصة

(١٧) قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دوس قبیلہ ذوالخلصہ کی عبادت نہ کرنے لگے

١٨٤١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ» وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

١٨٤١- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ (کا طواف کرتے ہوئے) کھوے سے کھوا چھلے گا اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کو وہ زمانہ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٩٢- كتاب الفتن : ٢٣- تغيير الزمان حتى يعبدوا الأوثان.

(١٨) باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء

(١٨) قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ انسان مصائب سے تنگ آکر کسی قبر کو دیکھ کر خواہش کرنے لگے گا کہ کاش میں اس میت کی جگہ قبر میں ہوتا

١٨٤٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي

١٨٤٢- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کے پاس سے گذرے گا اور کہے گا کاش میں

١٨٤٠- مدینہ کے مشرق کی طرف عراق' عرب' ایران وغیرہ ممالک واقع ہوئے۔ ان ہی ممالک سے بہت سے فتنے شروع ہوئے۔ تاتاریوں کا فتنہ بھی مشرق ہی سے شروع ہوا۔ جس نے بہت سے اسلامی ملکوں کو تہ و بالا کر دیا۔ (راز)

مَكَانَهُ!».

بھی اسی کی جگہ ہوتا۔ (یعنی لوگ موت کی آرزو کریں گے)

أخرجه البخاري في : ٩٢- كتاب الفتن : ٢٢- باب لا تقوم الساعة حتى يغبط أهل القبور.

١٨٤٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ».

۱۸۴۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا ایک حقیر حبشی تباہ کر دے گا۔"

أخرجه البخاري في : ٢٥- كتاب الحج: ٤٧-باب قول الله تعالى- ﴿جعل الله الكعبة البيت الحرام﴾-.

١٨٤٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ».

۱۸۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ قبیلہ قحطان میں ایک ایسا شخص پیدا نہیں ہوگا جو لوگوں پر اپنی لاٹھی کے زور سے حکومت کرے گا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٧- باب ذكر قحطان.

١٨٤٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ».

۱۸۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے لڑائی نہ کرلو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے' اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو گے جن کے چہرے تہ شہ ڈھالوں جیسے ہوں گے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ٩٦- باب قتال الذين ينتعلون الشعر.

١٨٤٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ» قَالُوا : فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ».

۱۸۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اس قبیلہ قریش کے بعض آدمی لوگوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا' ایسے وقت کے لئے آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' کاش لوگ ان سے بس الگ ہی رہتے۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

١٨٤٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ

۱۸۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ

النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «هَلَكَ كِسْرَى ، ثُمَّ لاَ يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ. وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ، ثُمَّ لاَ يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ. وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ».

نے فرمایا' کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہلاک ہو گیا' اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا۔ اور قیصر (روم کا بادشاہ) بھی ہلاک و برباد ہو گیا۔ اور اس کے بعد (شام میں) کوئی قیصر باقی نہیں رہ جائے گا۔ اور ان کے خزانے اللہ کے راستے میں تقسیم ہوں گے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٥٧- باب الحرب خُدْعة.

١٨٤٨- حديث جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ. وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ ، فَلاَ قَيْصَرُ بَعْدَهُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ».

۱۸۴۸۔ حضرت جابر بن سمرہ ؓ نے بیان کیا' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہو گا۔ اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہو گا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ٨- باب قول النبي ﷺ أُحِلَّتْ لكم الغنائم.

١٨٤٩- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما. قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ : «تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ : يَا مُسْلِمُ! هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي ، فَاقْتُلْهُ».

۱۸۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ تم یہودیوں سے ایک جنگ کرو گے اور اس میں ان پر غالب آ جاؤ گے' اس وقت یہ کیفیت ہو گی کہ (اگر کوئی یہودی جان بچانے کے لئے کسی پہاڑ میں بھی چھپ جائے گا تو) پتھر بولے گا کہ اے مسلمان! یہ یہودی میری آڑ میں چھپا ہوا ہے' اسے قتل کر دے۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

١٨٥٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ».

۱۸۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تقریباً تیس جھوٹے دجال پیدا نہ ہو لیں۔ ان میں ہر ایک کا یہی گمان ہو گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

(۱۹) باب ذکر ابن صیاد

۱۸۵۱- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما. قَالَ : إِنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَان ، عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ ، وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ. فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ ، ظَهْرَهُ بِيَدِهِ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ؟» فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ : أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : «آمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَاذَا تَرَى؟» قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «خُلِطَ عَلَيْكَ الأَمْرُ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا» قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : هُوَ الدُّخُّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ». قَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنْ يَكُنْهُ ، فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ. وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ ، فَلاَ خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ». أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٧٨- باب كيف يعرض الإسلام على الصبي.

(۱۹) ابن صیاد کا بیان

۱۸۵۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' ابن صیاد (یہودی لڑکا) کے یہاں جا رہی تھی۔ آخر بنو مغالہ (ایک انصاری قبیلہ) کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے ان لوگوں نے اسے پالیا' ابن صیاد بالغ ہونے کے قریب تھا۔ اسے (رسول کریم ﷺ کی آمد کا) پتہ نہ چلا حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ نے (اس کے قریب پہنچ کر) اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا' اور فرمایا کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا' اور پھر کہنے لگا۔ ہاں! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے نبی ہیں۔ اس کے بعد اس نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے اس کا جواب (صرف اتنا) دیا' کہ میں اللہ اور اس کے (سچے) انبیاء پر ایمان لایا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا' تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس ایک خبر سچی آتی ہے تو دوسری جھوٹی بھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا اچھا میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات سوچی ہے (بتا' وہ کیا ہے؟) ابن صیاد بولا کہ دھواں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا' ذلیل ہو' کم بخت! تو اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ! مجھے اجازت ہو تو میں اس کی گردن مار دوں لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا' اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قادر نہیں ہو سکتے' اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کی جان لینے میں کوئی خیر نہیں۔

۱۸۵ – حديث ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : انطَلَقَ النَّبيُّ ﷺ ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، يَأْتِيَانِ النَّخلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ. حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخلَ ، طَفِقَ النَّبيُّ ﷺ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخلِ ، وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ ، أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ. وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فِي قَطِيفَةٍ لَهُ ، فِيهَا رَمْزَةٌ. فَرَأَتْ أُمُّ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ، وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخلِ. فَقَالَتْ لابْنِ صَيَّادٍ : أَيْ صَافِ (وَهُوَ اسْمُهُ) فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ. فَقَالَ النَّبيُّ ﷺ : «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ».

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٧٨- باب كيف يعرض الإسلام على الصبي.

۱۸۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر آنحضرت ﷺ اس کھجور کے باغ میں تشریف لائے جس میں ابن صیاد موجود تھا۔ جب آپ باغ میں داخل ہو گئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے آپ آگے بڑھنے لگے۔ آپ چاہتے یہ تھے کہ اسے آپ کی موجودگی کا احساس نہ ہو سکے اور آپ اس کی باتیں سن لیں۔ ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے پڑا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا۔ اتنے میں اس کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا کہ آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر آگے آ رہے ہیں۔ اور اسے آگاہ کر دیا۔ کہا اے صاف! یہ اس کا نام تھا' ابن صیاد یہ سنتے ہی اچھل پڑا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں نے اسے یوں ہی رہنے دیا ہوتا تو حقیقت کھل جاتی۔

۱۸۵۳ – حديث ابْنِ عُمَرَ. قَالَ : ثُمَّ قَامَ النَّبيُّ ﷺ ، فِي النَّاسِ ، فَأَثْنى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ. ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ ، فَقَالَ : «إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلاَّ قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ. لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ. وَلكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلاً لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ. تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ ، وَإِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ».

أخرجه البخاري في : ٥٦- كتاب الجهاد : ١٧٨- باب كيف يعرض الإسلام على الصبي.

۱۸۵۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' کہ پھر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو خطاب فرمایا' آپ نے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی' جو اس کی شان کے لائق تھی۔ پھر دجال کا ذکر فرمایا' اور فرمایا کہ میں بھی تمہیں اس (کے فتنوں) سے ڈراتا ہوں' کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ جس نے اپنی قوم کو اس (کے فتنوں) سے نہ ڈرایا ہو' نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا' لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایک ایسی بات کہوں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی' اور بات یہ ہے کہ دجال کانا ہو گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔

(۲۰) باب ذكر الدجال وصفته وما معه

(۲۰) دجال اور اس کے اوصاف اور جو کچھ اس کے ساتھ ہو گا

١٨٥٤ – حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ. قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا ، بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ ، الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ : «إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، أَلاَ إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنى ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ».

۱۸۵۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے' لیکن دجال داہنی آنکھ سے کانا ہو گا اس کی آنکھ اٹھے ہوئے انگور کی طرح ہو گی۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٤٨- باب واذكر في الكتاب مريم.

١٨٥٥ – حديث أَنَسٍ ﷺ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلاَّ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الأَعْوَرَ الْكَذَّابَ. أَلاَ إِنَّهُ أَعْوَرُ ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ. وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ».

۱۸۵۵۔ حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو نبی بھی مبعوث کیا گیا اس نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٩٢- كتاب الفتن : ٢٦- باب ذكر الدّجّال.

١٨٥٦ – حديث حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ : أَلاَ تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ ، إِذَا خَرَجَ ، مَاءً وَنَارًا. فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ ، فَمَاءٌ بَارِدٌ. وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ ، فَنَارٌ تُحْرِقُ. فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ ، فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ ، فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ».

۱۸۵۶۔ حضرت عقبہ بن عمرو ؓ نے حضرت حذیفہ ؓ سے کہا' کیا آپ وہ حدیث ہم سے نہیں بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ حضرت حذیفہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی دونوں ہوں گے لیکن جو لوگوں کو آگ دکھائی دے گی وہ ٹھنڈا پانی ہو گا اور جو لوگوں کو ٹھنڈا پانی دکھائی دے گا تو وہ جلانے والی آگ ہو گی۔ اس لئے تم میں سے جو کوئی اس زمانے میں ہو تو اسے اس میں گرنا چاہئے جو آگ ہو گی کیونکہ وہی انتہائی شیریں اور ٹھنڈا پانی ہو گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٥٠- باب ما ذكر عن بني اسرائيل.

١٨٥٧ – حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا

۱۸۵۷۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کیوں نہ میں تمہیں دجال کے متعلق ایک ایسی بات

عَنِ الدَّجَّالِ ، مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ إِنَّهُ أَعْوَرُ. وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ ، هِيَ النَّارُ. وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ».

بتادوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو اب تک نہیں بتائی۔ وہ کانا ہو گا اور جنت اور جہنم جیسی چیز لائے گا۔ پس جسے وہ جنت کہے گا درحقیقت وہی دوزخ ہو گی۔ اور میں تمہیں اس کے فتنے سے اسی طرح ڈراتا ہوں' جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔"

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٣ - باب قول الله عزوجل - ولقد أرسلنا نُوحًا إلى قومه.

(٢١) باب في صفة الدجال وتحريم المدينة عليه وقتله المؤمن وإحيائه

(۲۱) دجال کا حلیہ اور اس کے مدینہ منورہ داخل ہونے کی حرمت اور اس کا مومن کو قتل کرنا اور پھر زندہ کرنا

١٨٥٨- حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، حَدِيثًا طَوِيلاً عَنِ الدَّجَالِ. فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ : «يَأْتِي الدَّجَّالُ ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ ، بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ. فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ ، أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ. فَيَقُولُ الدَّجَّالُ : أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ : لاَ. فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ. فَيَقُولُ ، حِينَ يُحْيِيهِ : وَاللهِ! مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ

۱۸۵۸- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق ایک لمبی حدیث بیان کی۔ آپ نے اپنی حدیث میں یہ بھی فرمایا تھا کہ دجال مدینہ کی ایک کھاری شور زمین تک (ہی) پہنچے گا (کیونکہ) اس پر مدینہ میں داخلہ تو حرام ہو گا (مدینہ سے) اس دن ایک شخص اس کی طرف نکل کر بڑھے گا یہ لوگوں میں ایک بہترین نیک مرد ہو گا یا (یہ فرمایا کہ) بزرگ ترین لوگوں میں سے ہو گا۔ وہ شخص کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی۔ دجال کہے گا کیا میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر ڈالوں تو تم لوگوں کو میرے معاملہ میں کوئی شبہ رہ جائے گا۔ اس کے حواری کہیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ دجال انہیں قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ جب دجال انہیں زندہ کر دے گا تو وہ بندہ کہے گا بخدا اب تو مجھے پورا حال معلوم ہو گیا کہ تو ہی دجال ہے۔ دجال کہے گا لاؤ اسے پھر

۱۸۵۷- امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اہل سنت اور تمام محدثین فقہاء وغیرہ کا مسلک ہے کہ یہ احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ دجال کا وجود درست ہے وہ ایک معین شخص ہو گا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بندوں کی آزمائش فرمائے گا۔ اسے اپنی قدرت اور مشیت سے بہت سی چیزوں پر طاقت عطا فرمائے گا۔ وہ مردوں کو زندہ کر سکے گا' دنیا کو سرسبز کر دے گا' اس کے پاس جنت اور آگ ہو گی۔ زمین کی نہریں اور خزانے اس کے حکم کے تابع ہوں گے۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ اسے عاجز کر دے گا اور اس کا معاملہ باطل قرار پائے گا۔ (مرتبؒ)

بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ. فَيَقُولُ الدَّجَّالُ : أَقْتُلُهُ ، فَلاَ أُسَلَّطُ عَلَيْهِ».

قتل کردوں لیکن اس مرتبہ وہ قابو نہ پا سکے گا۔

أخرجه البخاري في : ٢٩- كتاب فضائل المدينة : ٩- باب لا يدخل الدجال المدينة.

(٢٢) باب في الدجال وهو أهون على الله عزوجل

(۲۲) دجال کا ظاہر کرنا اللہ پر آسان ہو گا

١٨٥٩- حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ. قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ ، عَنِ الدَّجَّالِ، مَا سَأَلْتُهُ . وَإِنَّهُ قَالَ لِي : «مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ؟» قُلْتُ : لأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ. قَالَ : «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ».

۱۸۵۹۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دجال کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔ فرمایا کہ وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔

أخرجه البخاري في : ٩٢- كتاب الفتن : ٢٦- باب ذكر الدجال.

(٢٣) باب في خروج الدجال ، ومكثه في الأرض

(۲۳) دجال کے ظاہر ہونے اور زمین میں ٹھہرنے کا بیان

١٨٦٠- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلاَّ سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ ، إِلاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ. لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ ، إِلاَّ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا. ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ ، فَيُخْرِجُ اللهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ».

۱۸۶۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں ملے گا جسے دجال پامال نہ کرے گا۔ سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ ان کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔ پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانپے گی جس سے ایک ایک کافر اور منافق کو اللہ تعالیٰ اس میں سے باہر کر دے گا۔

أخرجه البخاري في : ٢٩- كتاب فضائل المدينة : ٩- باب لا يدخل الدجال المدينة.

(٢٦) باب قرب الساعة

(٢٦) قیامت قریب ہونے کا بیان

١٨٦١- حديث ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه. قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ: يَقُولُ: «مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ».

۱۸۶۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ وہ بد بخت ترین لوگوں میں سے ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

أخرجه البخاري في: ٩٢- كتاب الفتن: ٥- باب ظهور الفتن.

١٨٦٢- حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا، بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ «بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ».

۱۸۶۲- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرما رہے تھے کہ میں ایسے وقت میں مبعوث ہوا ہوں کہ میرے اور قیامت کے درمیان صرف ان دو کے برابر فاصلہ ہے۔

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير: ٧٩- باب سورة والنازعات.

١٨٦٣- حديث أَنَسٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ».

۱۸۶۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح (نزدیک نزدیک) بھیجے گئے ہیں۔''

أخرجه البخاري في: ٨١- كتاب الرقاق: ٣٩- باب قول النبي ﷺ: بعثت أنا والساعة كهاتين.

(٢٧) باب ما بين النفختين

(٢٧) صور کے دو پھونکوں کا درمیانی فاصلہ

١٨٦٤- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ» قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: «أَبَيْتُ». قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: «أَبَيْتُ». قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: «أَبَيْتُ». قَالَ: «ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً، فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ، لَيْسَ مِنَ

۱۸۶۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس فاصلہ ہو گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ پھر شاگردوں نے پوچھا' کیا چالیس مہینے مراد ہیں؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس سال مراد ہیں؟ کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا۔ جس کی وجہ سے تمام مردے جی اٹھیں گے جیسے سبزیاں پانی سے اگ آتی ہیں۔ اس وقت انسان کا ہر حصہ گل چکا ہو

الإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلاَّ يَبْلَى ، إِلاَّ عَظْمًا وَاحِدًا، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

گا' سوائے ریڑھ کی ہڈی کے' اور اس سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٧٨- باب سورة عم يتساءلون.

٥٣- كتاب الزهد والرقائق

۵۳- دنیا سے نفرت دلانے اور دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان

١٨٦٥- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلاَثَةٌ. فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ. يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ. فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ».

۱۸۶۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں دو تو واپس آ جاتی ہیں صرف ایک کام اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ اس کے گھر والے' اس کا مال اور اس کا عمل چلتا ہے۔ اس کے گھر والے اور مال تو واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔"

أخرجه البخاري في: ٨١- كتاب الرقائق: ٤٢- باب سكرات الموت.

١٨٦٦- حديث عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا. قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا. وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلاَءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ. فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ. فَسَمِعَتِ الأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ. فَوَافَتْ صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ. فَتَعَرَّضُوا لَهُ. فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حِينَ رَآهُمْ. وَقَالَ: «أَظُنُّكُمْ قَدْ

۱۸۶۶- حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے بحرین کے لوگوں سے صلح کی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا تھا۔ جب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے تو انصار کو معلوم ہو گیا کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں۔ چنانچہ فجر کی نماز سب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا چکے تو لوگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے' تم نے سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار نے عرض کیا جی ہاں' یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا' تمہیں خوش خبری ہو' اور اس چیز کے لئے تم پر امید رہو۔ جس سے تمہیں خوشی ہو گی' لیکن خدا کی قسم! میں تمہارے بارے میں محتاجی اور فقر سے نہیں ڈرتا۔ مجھے اگر خوف ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے دروازے تم

☆ حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ ابن اسحاق کے بقول سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ میں رہے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔

سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ» قَالُوا: أَجَلْ. يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ. فَوَاللهِ! لاَ الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ ، وَلكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا ، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ».

پر اس طرح کھول دیئے جائیں گے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کھول دیئے گئے تھے' تو ایسا نہ ہو کہ تم بھی ان کی طرح ایک دوسرے سے جلنے لگو۔ اور یہ جلنا تم کو بھی اسی طرح تباہ کر دے جیسا کہ پہلے لوگوں کو کیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٥٨- كتاب الجزية : ١- باب الجزية والموادعة مع أهل الحرب.

١٨٦٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ».

۱۸۶۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت اسے ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہئے جو اس سے کم درجہ ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٣٠- باب لينظر إلى من هو أسفل منه ولا ينظر إلى من هو فوقه.

١٨٦٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «إِنَّ ثَلاَثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ ، أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى. بَدَا اللهِ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ. فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا. فَأَتَى الأَبْرَصَ فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ. قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ. قَالَ : فَمَسَحَهُ ، فَذَهَبَ عَنْهُ. فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا فَقَالَ : «أَيُّ الْمَالِ

۱۸۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے' ایک کوڑھی' دوسرا اندھا' اور تیسرا گنجا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا' فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ اور اچھی چمڑی کیونکہ مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں' بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہو گیا اور چمڑی بھی اچھی ہو گئی۔ فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال تم زیادہ پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ

أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : اَلإِبِلُ. فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ. فَقَالَ : يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا .

وَأَتَى الأَقْرَعَ فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : شَعْرٌ حَسَنٌ ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هذَا. قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ. قَالَ : فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ. وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا. قَالَ : فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : الْبَقَرُ . قَالَ : فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلاً. وَقَالَ : يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا .

وَأَتَى الأَعْمَى ، فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : يَرُدُّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي ، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ. قَالَ : فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ. قَالَ : فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : الْغَنَمُ. فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا. فَأُنْتِجَ هذَانِ وَوَلَّدَ هذَا. فَكَانَ لِهذِهِ وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ ، وَلِهذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ.

ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ : رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِي الْحِبَالُ فِي سَفَرِي. فَلاَ بَلاَغَ الْيَوْمَ إِلاَّ بِاللهِ، ثُمَّ بِكَ. أَسْأَلُكَ ، بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ ، وَالْمَالَ، بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي. فَقَالَ لَهُ : إِنَّ

اونٹ۔ چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا' پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ بال اور موجودہ عیب میرا ختم ہو جائے' کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا' اور اس کے بجائے عمدہ بال آ گئے۔ فرشتے نے پوچھا' کس طرح کا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ گائے! بیان کیا کہ فرشتہ نے اسے حاملہ گائے دے دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا۔ پھر اندھے کے پاس آیا فرشتہ اور کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آنکھوں کی روشنی دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے واپس دے دی۔ پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال تم پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ بکریاں! فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی۔ پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے' یہاں تک کہ کوڑھی کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی' گنجے کی گائے بیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی۔ پھر دوبارہ فرشتہ اپنی اسی پہلی شکل میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین و فقیر آدمی ہوں' سفر کا تمام سامان و اسباب ختم ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے حاجت پوری ہونے کی امید نہیں' لیکن میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور مال عطا کیا' ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کو پورا کر سکوں۔ اس نے فرشتے سے کہا کہ میرے ذمہ حقوق اور بہت سے ہیں۔ فرشتے نے کہا' غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں' کیا تمہیں کوڑھ کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کیا کرتے تھے' تم ایک فقیر اور قلاش تھے! پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا

الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ. فَقَالَ لَهُ : كَأَنِّي أَعْرِفُكَ. أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللهُ؟ فَقَالَ : لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ. فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا ، فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ.

وَأَتَى الأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا. فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا. فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا ، فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ.

وَأَتَى الأَعْمَى فِي صُورَتِهِ. فَقَالَ : رَجُلٌ مِسْكِينٌ ، وَابْنُ سَبِيلٍ ، وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي. فَلاَ بَلاَغَ الْيَوْمَ إِلاَّ بِاللهِ، ثُمَّ بِكَ. أَسْأَلُكَ ، بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ ، شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ : قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ بَصَرِي ، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي. فَخُذْ مَا شِئْتَ. فَوَاللهِ! لاَ أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ للهِ. فَقَالَ : أَمْسِكْ مَالَكَ. فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ. فَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنْكَ ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ.

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٥١- باب حديث أبرص وأقرع وأعمى في بني إسرائيل.

١٨٦٩- حديث سَعْدٍ رضي الله عنه، قَالَ : إِنِّي لأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ .

کیں؟اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو میرے باپ دادا سے چلی آ رہی ہے۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی اسی پہلی صورت میں آیا اور اس سے بھی وہی درخواست کی اور اس نے بھی وہی کوڑھی والا جواب دیا۔ فرشتہ نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس اپنی اسی پہلی صورت میں آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں سفر کے تمام اسباب ختم ہو چکے ہیں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے حاجت پوری ہونے کی توقع نہیں' میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں تمہاری بینائی واپس دی ہے' ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں۔ اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بینائی عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر و محتاج تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا' تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو' اللہ کی قسم جب تم نے خدا کا واسطہ دیا تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے جاؤ' میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا۔ فرشتہ نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس رکھو' یہ تو صرف امتحان تھا اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

۱۸۶۹۔ حضرت سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر

وَرَأَيْتنَا نَغْزُو وَمَالنَا طَعَامٌ إِلاَّ وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهذَا السَّمُرُ. وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ، مَالَهُ خِلْطٌ. ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلاَمِ! خِبْتُ إِذًا ، وَضَلَّ سَعْيِي.

چلائے۔ ہم نے اس حال میں وقت گذارا ہے کہ جہاد کررہے تھے اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز' حبلہ کے پتوں اور اس ببول کے سوا' کھانے کے لئے نہیں تھی اور بکری کی مینگنیوں کی طرح ہم ٹٹی کیا کرتے تھے۔ اب یہ بنو اسد کے لوگ مجھ کو اسلام سکھلا کر درست کرنا چاہتے ہیں۔ پھر تو میں بالکل بدنصیب ٹھیرا اور میرا سارا کیا کرایا اکارت گیا۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ١٧- باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه وتخليهم من الدنيا.

١٨٧٠- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا».

۱۸۷۰۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی "اے اللہ آل محمد کو اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں"

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ١٧- باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه.

١٨٧١- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ، ثَلاَثَ لَيَالٍ تِبَاعًا ، حَتَّى قُبِضَ.

۱۸۷۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد ﷺ نے کبھی برابر تین دن تک گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب الأطعمة : ٢٣- باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يَأْكُلُونَ.

١٨٧٢- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ ، إِلاَّ إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ.

۱۸۷۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے گھرانے نے اگر کبھی ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو ضرور اس میں ایک وقت صرف کھجوریں ہوتی تھیں۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ١٧- باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه.

١٨٧٣- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ : ابْنَ أُخْتِي! إِنْ كُنَّا

۱۸۷۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ ؒ سے کہا' میرے بھانجے! آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں (یہ حال

۱۸۶۹۔ بنو اسد وفات نبوی ﷺ کے بعد مرتد ہو کر طلیحہ بن خویلد کے پیرو ہو گئے تھے جس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ حضرت خالد ؓ نے ان سے جنگ کر کے پھر مسلمان کیا۔ ان لوگوں نے حضرت عمرؓ سے حضرت سعدؓ کی غلط شکایت کی تھی جب حضرت سعد کوفہ کے حاکم تھے۔ (راز)

لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ، ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَارٌ.

(قَالَ عُرْوَةُ) فَقُلْتُ : يَا خَالَةُ! مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ : الأَسْوَدَانِ : التَّمْرُ وَالْمَاءُ. إِلاَّ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ، جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا.

تھا کہ) ہم ایک چاند دیکھتے' پھر دوسرا دیکھتے' پھر تیسرا دیکھتے' اسی طرح دو دو مہینے گذر جاتے اور رسول کریم ﷺ کے گھروں میں (کھانا پکانے کے لئے) آگ نہ جلتی تھی۔ (حضرت عروہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا' خالہ اماں! پھر آپ لوگ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ آپ نے فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں کھجور اور پانی پر۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے چند انصاری پڑوسی تھے۔ جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول کریم ﷺ کے یہاں بھی ان کا دودھ تحفہ کے طور پر پہنچایا کرتے تھے۔ آپ اسے ہمیں بھی پلا دیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٥١- كتاب الهبة : ١- باب الهبة وفضلها والتحريض عليها.

١٨٧٤- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الأَسْوَدَيْنِ : التَّمْرِ وَالْمَاءِ.

۱۸۷۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو ان دنوں ہم دو کالی چیزوں پانی اور کھجور سے سیر ہو جانے لگے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب الأطعمة. ٦٠- باب من أكل حتى شبع.

١٨٧٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، مِنْ طَعَامٍ ، ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، حَتَّى قُبِضَ.

۱۸۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات تک آل محمد ﷺ پر کبھی ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ تین دن برابر انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو۔

أخرجه البخاري في : ٧٠- كتاب الأطعمة : ١- باب قول الله تعالى - ﴿كلوا من طيبات ما رزقناكم﴾-.

(١) باب لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا أنفسهم إلا أن تكونوا باكين

(۱) جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ان کی بستیوں میں' سوائے روتے ہوئے' نہ جایا جائے

١٨٧٦- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي

۱۸۷۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لاَ تَدْخُلُوا عَلَى هؤُلاَءِ الْمُعَذَّبِينَ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ. فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ ، فَلاَ تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ. لاَ يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ان عذاب والوں کے آثار سے اگر تمہارا گذر ہو تو روتے ہوئے گذرو اگر تم اس موقعہ پر رو نہ سکو تو ان سے گذرو ہی نہ۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی ان کا سا عذاب آجائے۔"

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة : ٥٣- باب الصلاة في مواضع الخسف والعذاب.

١٨٧٧- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ،أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْضَ ثَمُودَ ، الْحِجْرَ ، فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا ، وَاعْتَجَنُوا بِهِ. فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا ، وَأَنْ يَعْلِفُوا الإِبِلَ الْعَجِينَ. وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَ تَرِدُهَا النَّاقَةُ.

۱۸۷۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ صحابہ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ثمود کی بستی حجر میں پڑاؤ کیا تو وہاں کے کنوؤں کا پانی اپنے برتنوں میں بھرلیا اور آٹا بھی اس پانی سے گوندھ لیا۔ لیکن حضور ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ جو پانی انہوں نے اپنے برتنوں میں بھرلیا ہے اسے انڈیل دیں اور گندھا ہوا آٹا جانوروں کو کھلا دیں۔ اس کے بجائے حضور ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی لیں جس سے صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ١٧- باب قول الله تعالى - ﴿وإلى ثمود أخاهم صالحًا﴾-.

(٢) باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم

(۲) بیوہ، یتیم اور مسکین کے ساتھ احسان کرنے کا بیان

١٨٧٨- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ».

۱۸۷۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔"

أخرجه البخاري في : ٦٩- كتاب النفقات : ١- باب فضل النفقة على الأهل.

(٣) باب فضل بناء المساجد

(۳) مسجدیں بنانے کی فضیلت

١٨٧٩- حديث عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلاَنِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ عثمَانَ ابْنَ عَفَّانَ يَقُولُ : عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ ، حِينَ بَنى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ : إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ. وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «مَنْ بَنى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ ، بَنى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ».

۱۸۷۹- عبید اللہ خولانی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے متعلق لوگوں کی باتوں کو سن کر فرمایا کہ تم لوگوں نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں۔ حالانکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ ”جس نے مسجد بنائی اس سے مقصود اللہ پاک کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک مکان جنت میں اس کے لئے بنائے گا۔“

أخرجه البخاري في : ٨- كتاب الصلاة : ٦٥- باب من بني مسجدًا.

(٥) باب تحريم الرياء

(۵) نمائش اور ریاکاری حرام ہے

١٨٨٠- حديث جُنْدَبٍ رضي الله عنه. قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللهُ بِهِ».

۱۸۸۰- حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (کسی نیک کام کے نتیجہ میں) جو شہرت کا طالب ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی بد نیتی قیامت کے دن سب کو سنا دے گا۔ اسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک کام کرے اللہ بھی قیامت کے دن اس کو سب کو دکھلا دے گا۔

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٣٦- باب الرياء والسمعة.

(٦) باب حفظ اللسان

(٦) زبان کی حفاظت

١٨٨١- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ : «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ ، مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا ، يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ، أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ».

۱۸۸۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”بندہ ایک بات زبان سے نکالتا اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنی کفر اور بے ادبی کی بات ہے) جس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور گر پڑتا ہے جتنا مشرق سے مغرب دور ہے۔“

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٢٣- باب حفظ اللسان.

(٧) باب عقوبة من يأمر بالمعروف ولا يفعله وينهى عن المنكر ويفعله

(۷) نیکی کا حکم دینے مگر خود نہ کرنے اور برائی سے روکنے لیکن خود نہ رکنے کی سزا

١٨٨٢- حديث أُسَامَةَ رضي الله عنه. قِيلَ لَهُ: لَوْ أَتَيْتَ فُلاَنًا فَكَلَّمْتَهُ. قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ أَنِّي لاَ أُكَلِّمُهُ إِلاَّ أُسْمِعُكُمْ. إِنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ، دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لاَ أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ. وَلاَ أَقُولُ لِرَجُلٍ، أَنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا: أَنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ، بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالُوا: وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ، فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلاَنُ! مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ».

۱۸۸۲- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کہ اگر آپ فلاں صاحب (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے یہاں جا کر ان سے گفتگو کریں تو اچھا ہے (تاکہ وہ یہ فساد دبانے کی تدبیر کریں) انہوں نے کہا کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں ان سے تم کو سنا کر (تمہارے سامنے ہی) بات کرتا ہوں' میں تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں اس طرح کہ فساد کا دروازہ نہیں کھولتا۔ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں اور میں رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سننے کے بعد یہ بھی نہیں کہتا کہ جو شخص میرے اوپر سردار ہو وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے آں حضور ﷺ سے جو حدیث سنی ہے وہ کیا ہے؟ حضرت اسامہ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آگ میں اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی' اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا جیسے گدھا اپنی چکی پر گردش کیا کرتا ہے۔ جہنم میں ڈالے جانے والے اس کے قریب آکر جمع ہو جائیں گے۔ اور اس سے کہیں گے' اے فلاں! آج یہ تمہاری کیا حالت ہے؟ کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کے لئے نہیں کہتے تھے' اور کیا تم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ ہاں' میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔ برے کاموں سے تمہیں منع بھی کرتا تھا' لیکن خود کیا کرتا تھا۔

أخرجه البخاري في: ٥٩- كتاب بدء الخلق: ١٠- باب صفة النار وأنها مخلوقة.

(٨) باب النهي عن هتك الإنسان ستر نفسه

(۸) اپنے پوشیدہ گناہ ظاہر کر کے اپنی توہین آپ کرنے کی ممانعت

١٨٨٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ أُمَّتِي

۱۸۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا'

مُعَافًى ، إِلاَّ الْمُجَاهِرِينَ. وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلاً ، ثُمَّ يُصْبِحُ ، وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ ، فَيَقُولُ : يَا فُلاَنُ! عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ».

سوائے گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے۔ اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے' اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا ہے۔ مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ "اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا۔" رات گذر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا' لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٦٠- باب ستر المؤمن على نفسه.

(٩) باب تشميت العاطس وكراهة التثاؤب

(۹) چھینکنے والے کا جواب اور جماہی کی کراہت

١٨٨٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ. قَالَ : عَطَسَ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا ، وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ. فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ : «هذَا حَمِدَ اللهَ ، وَهذَا لَمْ يَحْمَدِ اللهَ».

۱۸۸۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو اصحاب کو چھینک آئی۔ آنحضرت ﷺ نے ایک کا جواب یر حمک اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں دیا۔ آنحضرت ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمدللہ کہا تھا (اس لئے اس کا جواب دیا) اور دوسرے نے الحمدللہ نہیں کہا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ١٢٣- باب الحمد للعاطس.

١٨٨٥- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ».

۱۸۸۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب کسی کو جمائی آئے' تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ١١- باب صفة إبليس وجنوده.

(١١) باب في الفأر وأنه مسخ

(۱۱) چوہے کے مسخ شدہ ہونے کا بیان

١٨٨٦- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لاَ يُدْرَى مَا فَعَلَتْ ، وَإِنِّي لاَ أُرَاهَا

۱۸۸۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے۔ (ان کی صورتیں مسخ ہو گئیں) میرا تو یہ خیال ہے کہ انہیں چوہے کی صورت میں مسخ کر دیا گیا۔ کیونکہ چوہوں کے سامنے جب

إلاَّ الْفَارَ. إذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الإبِلِ لَمْ تَشْرَبْ ؛ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ» فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ : أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُهُ؟ قُلْتُ : نَعَمْ. قَالَ لِي مِرَارًا. فَقُلْتُ : أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ؟.

اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں پیتے (کیونکہ بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ کا گوشت حرام تھا) اور اگر بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی جاتے ہیں۔ پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے (حیرت سے) پوچھا' کیا واقعی آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ کئی مرتبہ انہوں نے یہ سوال کیا۔ اس پر میں نے کہا (کہ آنحضرت ﷺ سے نہیں سنی تو پھر کس سے) کیا میں توراۃ پڑھا کرتا ہوں؟ (کہ اس سے نقل کر کے بیان کرتا ہوں)

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ١٥ - باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال.

(١٢) باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين

(۱۲) مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا

١٨٨٧- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ : «لاَ يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ».

۱۸۸۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنک نہیں لگ سکتا۔

أخرجه البخاري في : ٧٨- كتاب الأدب : ٨٣- باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين.

(١٤) باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط وخيف منه فتنة الممدوح

(۱۴) اتنی زیادہ تعریف کرنا کہ دوسرا کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے' منع ہے

١٨٨٨- حديث أَبِي بَكْرَةَ ﷺ، قَالَ : أَثْنى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ : «وَيْلَكَ! قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ» مِرَارًا. ثُمَّ قَالَ : «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ ، لاَ مُحَالَةَ ، فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلاَنًا وَاللهُ حَسِيبُهُ. وَلاَ

۱۸۸۸- حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی' تو آپ نے فرمایا افسوس! تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی' تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی' کئی مرتبہ (آپ نے اسی طرح فرمایا) پھر فرمایا کہ اگر کسی کے لئے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنی ضروری ہو جائے تو یوں کہے کہ میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں' آگے اللہ خوب جانتا ہے' میں اللہ کے

۱۸۸۶- اس میں اختلاف ہے کہ ممسوخ لوگوں کی نسل رہتی ہے یا نہیں۔ جمہور کے نزدیک نہیں رہتی اور باب کی حدیث کو اس پر محمول کیا گیا ہے کہ اس وقت تک آپ پر وحی نہ آئی ہوگی۔ اسی لیے آپ نے گمان کے طور پر فرمایا۔ (وحیدی)

أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا. أَحْسَبُهُ كَذَا وَكَذَا. إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ».

سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔ میں سمجھتا ہوں وہ ایسے ایسے ہے اگر اس کا حال جانتا ہو۔

أخرجه البخاري في : ٥٢- كتاب الشهادات : ١٦- باب إذا زكى رجل رجلاً كفاه.

١٨٨٩- حديث أَبِي مُوسى ﷺ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ، رَجُلاً يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ : «أَهْلَكْتُمْ (أَوْ قَطَعْتُمْ) ظَهْرَ الرَّجُلِ».

۱۸۸۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے سنا کہ ایک شخص دوسرے کی تعریف کر رہا تھا' اور مبالغہ سے کام لے رہا تھا۔ تو فرمایا کہ تم لوگوں نے اس شخص کو ہلاک کر دیا یا اس کی پشت توڑ دی۔

أخرجه البخاري في : ٥٢- كتاب الشهادات : ١٧- باب ما يكره من الإطناب في المدح وليقل ما يعلم.

(١٥) باب مناولة الأكبر

(۱۵) بڑے کو اولیت دینے کا بیان

١٨٩٠- حديث ابْنِ عُمَرَ . أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ : «أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ. فَجَاءَنِي رَجُلاَنِ. أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ. فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الأَصْغَرَ مِنْهُمَا . فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ. فَدَفَعْتُهُ إِلَى الأَكْبَرِ مِنْهُمَا».

۱۸۹۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ (خواب میں) مسواک کر رہا ہوں۔ تو میرے پاس دو آدمی آئے ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا' تو میں نے چھوٹے کو مسواک دے دی پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تب میں نے ان میں سے بڑے کو دی۔

أخرجه البخاري في : ٤- كتاب الوضوء : ٧٤- باب دفع السواك إلى الأكبر.

(١٦) باب التثبت في الحديث وحكم كتابة العلم

(۱۶) سوچ سمجھ کر بات کہنا اور علم کو لکھنا

١٨٩١- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا ، لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لأَحْصَاهُ.

۱۸۹۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اس قدر ٹھہر ٹھہر کر باتیں کرتے کہ اگر کوئی شخص آپؐ کے الفاظ گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٣- باب صفة النبي ﷺ.

(۱۹) باب في حديث الهجرة

۱۸۹۲ – حديث أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : جَاءَ أَبُوبَكْرٍ ، إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ. فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلاً فَقَالَ لِعَازِبٍ : إِبْعَثْ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِي. قَالَ : فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ. فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا أَبَابَكْرٍ! حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ : نَعَمْ. أَسَرَيْنَا لَيْلَتَنَا ، وَمِنَ الْغَدِ ، حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلاَ الطَّرِيقُ ، لاَ يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ. فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ ، لَهَا ظِلٌّ ، لَمْ تَاتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ ، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ. وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً. وَقُلْتُ : نَمْ يَا رَسُولَ اللهِ! وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ ، فَنَامَ. وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ ، يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا. فَقُلْتُ : لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلاَمٌ؟ فَقَالَ : لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ (أَوْ مَكَّةَ). قُلْتُ : أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ : نَعَمْ. قُلْتُ: أَفَتَحْلُبُ؟ قَالَ : نَعَمْ. فَأَخَذَ شَاةً. فَقُلْتُ : انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى.

(۱۹) رسول اللہ ﷺ کا سفر ہجرت

۱۸۹۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک پالان خریدا' پھر انہوں نے میرے والد سے کہا کہ اپنے بیٹے کے ذریعہ اسے میرے ساتھ بھیج دیں۔ حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا چنانچہ میں اس کجاوے کو اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا۔ اور میرے والد اس کی قیمت کے روپے پرکھوانے لگے' میرے والد نے ان سے پوچھا اے ابوبکر! مجھے وہ واقعہ سنائیں جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار ثور سے ہجرت کی تھی تو آپ دونوں نے وہ وقت کیسے گزارا تھا؟ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ رات بھر تو ہم چلتے رہے اور دوسرے دن صبح کو بھی لیکن جب دوپہر کا وقت ہوا اور راستہ بالکل سنسان پڑ گیا کہ کوئی بھی آدمی گزرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا تھا تو ہمیں ایک لمبی چٹان دکھائی دی' اس کے سائے میں دھوپ نہیں تھی۔ ہم وہاں اتر گئے اور میں نے خود نبی کریم ﷺ کے لئے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے ٹھیک کر دی اور ایک چادر وہاں بچھا دی' پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ یہاں آرام فرمائیں میں نگرانی کروں گا۔ آنحضرت ﷺ سو گئے اور میں چاروں طرف حالات دیکھنے کے لئے نکلا۔ اتفاق سے مجھے ایک چرواہا ملا۔ وہ بھی اپنی بکریوں کے ریوڑ کو اسی چٹان کے سائے میں لانا چاہتا تھا جس کے نیچے ہم نے پڑاؤ ڈالا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو کس قبیلے سے ہے؟ اس نے بتایا کہ مدینہ یا (راوی نے کہا کہ) مکہ کے فلاں شخص سے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تیری بکریوں سے دودھ مل سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا' کیا ہمارے لئے تو دودھ نکال سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ وہ ایک بکری پکڑ کے لایا۔ میں نے اس سے کہا کہ پہلے تھن کو مٹی' بال اور دوسری گندگیوں سے صاف کر لے۔ (راوی نے کہا کہ میں نے

(قَالَ الرَّاوِي : فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى ، يَنْفُضُ). فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ ، وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ ، يَرْتَوِي مِنْهَا ، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ. فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ. فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ ، حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ. فَقُلْتُ: اِشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ. ثُمَّ قَالَ : «أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ؟» قُلْتُ: بَلَى. قَالَ : فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ. وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ. فَقُلْتُ : أُتِينَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ : «لاَ تَحْزَنْ. إِنَّ اللهَ مَعَنَا».

فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ، فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا ، أُرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الأَرْضِ. فَقَالَ : إِنِّي أَرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ. فَادْعُوَا لِي. فَاللهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ. فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَنَجَا. فَجَعَلَ لاَ يَلْقَى أَحَدًا إِلاَّ قَالَ : كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا. فَلاَ يَلْقَى أَحَدًا إِلاَّ رَدَّهُ. قَالَ : وَوَفَى لَنَا.

حضرت براء بن عازبؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر تھان کو جھاڑنے کی صورت بیان کی) اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ نکالا۔ میں نے آنحضرت ﷺ کے لئے ایک برتن اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ آپ اس سے پانی پیا کرتے تھے اور وضو بھی کر لیتے۔ پھر میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا (آپ سو رہے تھے) میں آپ کو جگانا پسند نہیں کرتا تھا لیکن بعد میں جب میں آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے' میں نے پہلے دودھ کے برتن پر پانی بہایا جب کہ اس کے نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! دودھ پی لیجئے۔ (حضرت ابوبکرؓ نے) بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے دودھ نوش فرمایا جس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ ابھی کوچ کرنے کا وقت نہیں آیا؟ میں نے عرض کیا کہ آ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سورج ڈھل گیا تو ہم نے کوچ کیا۔ بعد میں سراقہ بن مالک ہمارا پیچھا کرتا ہوا یہیں آ پہنچا۔ میں نے کہا حضور! اب تو یہ ہمارے قریب ہی پہنچ گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا غم نہ کرو' اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ آپ نے پھر اس کے لئے بددعا کی اور اس کا گھوڑا اسے لئے ہوئے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے کہا' میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے میرے لئے بددعا کی ہے۔ اگر اب آپ لوگ میرے لئے (اس مصیبت سے نجات کی) دعا کر دیں تو اللہ کی قسم میں آپ لوگوں کی تلاش میں آنے والے تمام لوگوں کو واپس لوٹا دوں گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے پھر دعا کی تو وہ نجات پا گیا۔ پھر تو جو بھی اسے راستے میں ملتا اس سے وہ کہتا تھا کہ میں بہت تلاش کر چکا ہوں' قطعی طور پر وہ ادھر نہیں ہیں۔ اس طرح جو بھی ملتا اسے وہ واپس اپنے ساتھ لے جاتا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اس نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا۔

أخرجه البخاري في : ٦١- كتاب المناقب : ٢٥- باب علامات النبوة في الإسلام.

٥٤- كتاب التفسير

۵۴- قرآن حکیم کی چند آیتوں کی تفسیر

١٨٩٣- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ، وَقُولُوا حِطَّةٌ ، فَبَدَّلُوا. فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ ، وَقَالُوا : حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ».

۱۸۹۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ بیت المقدس میں سجدہ و رکوع کرتے ہوئے داخل ہوں اور یہ کہتے ہوئے کہ یا اللہ ہم کو بخش دے۔ لیکن انہوں نے اس کا الٹا کیا اور اپنے چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور یہ کہتے ہوئے "حبتہ فی شعرة" (یعنی بالیوں میں دانے خوب ہوں) داخل ہوئے۔

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ٢٨- باب حدثني إسحق بن نصر.

١٨٩٤- حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، أَنَّ اللهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ، قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ. ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، بَعْدُ.

۱۸۹۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ پر پے در پے وحی اتارتا رہا اور آپ کی وفات کے قریبی زمانہ میں تو بہت وحی اتری۔ پھر اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی وفات ہو گئی۔

أخرجه البخاري في : ٦٦- كتاب فضائل القرآن : ١- باب كيف نزول الوحي.

١٨٩٥- حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا ، لَوْ عَلَيْنَا ، مَعْشَرَ الْيَهُودِ! نَزَلَتْ ، لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا. قَالَ : أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ - ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا﴾- قَالَ عُمَرُ : قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ : وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۸۹۵- ایک دفعہ ایک یہودی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہا اے امیرالمومنین! آپ کی کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے آپ پڑھتے ہیں' اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (کے نزول کے) دن کو یوم عید بنا لیتے۔ آپ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا (یہ آیت کہ) "آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا" (المائدہ:۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس دن اور اس مقام کو (خوب) جانتے ہیں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی (اس وقت) آپ ﷺ عرفات میں جمعہ کے دن کھڑے ہوئے تھے۔

وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ ، يَوْمَ جُمُعَةٍ.

أخرجه البخاري في : ٢- كتاب الإيمان : ٣٣- باب زيادة الإيمان ونقصانه.

١٨٩٦- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى - ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ﴾ . . . إِلَى ﴿وَرُبَاعَ﴾- فَقَالَتْ : يَا ابْنَ أُخْتِي! هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا ، تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ ، فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا. فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا ، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ. فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلاَّ أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ ، وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ ، وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ. قَالَتْ عَائِشَةُ : ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ ، بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ. فَأَنْزَلَ اللهُ - ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ . . . إِلَى قَوْلِهِ- ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾-. وَالَّذِي ذَكَرَ اللهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ ، الآيَةُ الأُولَى الَّتِي قَالَ فِيهَا -

۱۸۹۶- عروہؒ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا "اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ کرنے کاڈر ہو تو جو عورتیں پسند آئیں دو دو تین تین چار چار نکاح میں لاؤ" (نساء: ۳) حضرت عائشہؓ نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی (محافظ رشتہ دار جیسے چچیرا بھائی' پھوپھی زاد یا ماموں زاد بھائی) کی پرورش میں ہو۔ اور ترکے کے مال میں اس کی ساجھی ہو اور وہ اس کی مالداری اور خوبصورتی پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کرلینا چاہے لیکن پورا مہر انصاف سے جتنا اس کو اور جگہ ملتا وہ نہ دے' تو اسے اس سے منع کر دیا گیا کہ ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کرے البتہ اگر ان کے ساتھ ان کے ولی انصاف کر سکیں اور ان کی حسب حیثیت بہتر سے بہتر طرز عمل مہر کے بارے میں اختیار کریں (تو اس صورت میں نکاح کرنے کی اجازت ہے) اور ان سے یہ بھی کہہ دیا گیا کہ ان کے سوا جو بھی عورتیں انہیں پسند ہوں ان سے وہ نکاح کر سکتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پھر لوگوں نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد (ایسی لڑکیوں سے نکاح کی اجازت کے بارے میں) مسئلہ پوچھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "تجھ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں' تو کہہ دے کہ خود اللہ ان کے بارے میں حکم دے رہا ہے اور قرآن کی وہ آیتیں جو تم پر ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہیں جنہیں ان کا مقرر حق تم نہیں دیتے اور انہیں نکاح میں لانے کی رغبت رکھتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے

۱۸۹۵- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جواب کا مطلب یہ تھا کہ جمعہ اور عرفہ کا دن ہمارے ہاں عید ہی مانا جاتا ہے۔ اس لیے ہم بھی اس مبارک دن میں اس آیت کے نزول پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ (راز)

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾-.

قَالَتْ عَائِشَةُ : وَقَوْلُ اللهِ فِي الآيَةِ الأُخْرَى - ﴿وَتَرْغَبُون أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ - يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ ، حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَال. فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ ، إِلاَّ بِالْقِسْطِ ، مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

میں اور اس بارے میں کہ یتیموں کی کارگزاری انصاف کے ساتھ کرو' تم جو نیک کام کرو بے شبہ اللہ اسے پوری طرح جاننے والا ہے۔" (نساء:۱۲۷)

یہ جو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "قرآن کی وہ آیتیں جو تم پر پڑھی جاتی ہیں" اس سے مراد پہلی آیت ہے یعنی "اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ ہو سکنے کا ڈر ہو' تو دوسری عورتیں جو بھلی لگیں ان سے نکاح کر لو۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ جو اللہ نے دوسری آیت میں فرمایا "اور تم انہیں اپنے نکاح میں لانے کی رغبت رکھتے ہو" اس سے یہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکی تمہاری پرورش میں ہو اور مال اور جمال کم رکھتی ہو اس سے تو تم نفرت کرتے ہو اس لئے جس یتیم لڑکی کے مال اور جمال میں تم کو رغبت ہو اس سے بھی نکاح نہ کرو مگر اس صورت میں جب انصاف کے ساتھ ان کا پورا مہر دیا کرو۔

أخرجه البخاري في : ٤٧- كتاب الشركة : ٧- باب شركة اليتيم وأهل الميراث.

١٨٩٧- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ : - ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ - أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِي يُقِيمُ عَلَيْهِ ، وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ ، إِنْ كَانَ فَقِيرًا أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ.

۱۸۹۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ "جو شخص مالدار ہو وہ (اپنی زیر پرورش یتیم کا مال ہضم کرنے سے) اپنے کو بچائے۔ اور فقیر ہو وہ نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے کھالے"۔ النساء:٦ یہ آیت یتیموں کے ان سرپرستوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جو ان کی اور ان کے مال کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتے ہوں کہ اگر وہ فقیر ہیں تو (اس خدمت کے عوض) نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے کھا سکتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٣٤- كتاب البيوع : ٩٥- باب من أجرى أمر الأنصار على ما يتعارفون بينهم.

١٨٩٨- حديث عَائِشَةَ رضي الله عنها، ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ - قَالَتْ : الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ

۱۸۹۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (قرآن مجید کی آیت) "اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت یا اس کے منہ پھیرنے کا خوف رکھتی ہو" (النساء:۱۲۸) کے بارے

الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا ، يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا. فَيَقُولُ : أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ. فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ فِي ذٰلِكَ.

میں فرمایا' کہ کسی شخص کی بیوی ہے' لیکن شوہر اس کے پاس زیادہ آتا جاتا نہیں بلکہ اسے جدا کرنا چاہتا ہے۔ اس پر اس کی بیوی کہتی ہے کہ میں اپنا حق تم سے معاف کرتی ہوں۔ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

أخرجه البخاري في : ٤٦- كتاب المظالم : ١١- باب إذا حلله من ظلمه فلا رجوع منه.

١٨٩٩ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : آيَةٌ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ. فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا. فَقَالَ : نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ- ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾- هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ ، وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

۱۸۹۹- حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ علماء کوفہ کا ایک آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں حضرت ابن عباسؓ کی خدمت میں اس کے لئے سفر کر کے گیا۔ اور ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت "اور جو کوئی کسی مسلمان کو قتل کرے اس کی سزا دوزخ ہے" (النساء: ۹۳) نازل ہوئی اور اس باب کی یہ سب سے آخری آیت ہے۔ اسے کسی دوسری آیت نے منسوخ نہیں کیا ہے۔

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير : ٤- سورة النساء : ١٦- باب ومن يقتل مؤمنًا متعمدًا فجزاؤه جهنم.

١٩٠٠ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ ابْنُ أَبْزَى : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى - ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ قوله - ﴿وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ﴾ . حَتَّى بَلَغَ - ﴿إِلاَّ مَنْ تَابَ﴾ - فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ : فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ ، وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ. فَأَنْزَلَ اللهُ - ﴿إِلاَّ مَنْ تَابَ

۱۹۰۰- حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ سے آیت "اور جو کوئی کسی مومن کو جان کر قتل کرے۔ اس کی سزا جہنم ہے" (النساء: ۹۳) اور سورہ فرقان کی آیت "اور جس انسان کی جان مارنے کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے' اسے قتل نہیں کرتے مگر ہاں حق کے ساتھ ـــــ" (الفرقان : ۶۸-۷۰) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ نے کہا کہ پھر تو ہم نے اللہ کے ساتھ شریک بھی ٹھہرایا ہے اور ناحق ایسے قتل بھی کئے ہیں جنہیں اللہ نے حرام قرار دیا تھا اور ہم نے بدکاریوں کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "مگر ہاں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے

۱۸۹۹- بلاوجہ کسی بھی انسان کا خون ناحق بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن مجید نے ایسے قاتلوں کو پوری نوع انسانی کا قاتل قرار دیا ہے۔ پھر اگر یہ خون ناحق کسی مومن و مسلمان کا ہے تو اس قاتل کو قرآن مجید نے ابدی دوزخی قرار دیا ہے۔ (راز)

وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا﴾. . . إِلَى قَوْلِهِ ﴿غَفُورًا رَحِيمًا﴾ -.

ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے' اللہ بہت بخشنے والا بڑا ہی مہربان ہے (الفرقان:۷۰)

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٢٥- سورة الفرقان : ٣- باب يضاعف له العذاب يوم القيامة.

١٩٠١ - حديث ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾- قَالَ : كَانَ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ ، فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ. فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غُنَيْمَتَهُ: فَأَنْزَلَ اللهُ فِي ذَلِكَ ، إِلَى قَوْلِهِ - ﴿عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ - تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ.

۱۹۰۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت "اور جو تمہیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کرو تو تو مومن ہی نہیں ہے" (النساء:۱۷۶) کے بارے میں فرمایا کہ ایک صاحب (مرداس نامی) اپنی بکریاں چرا رہے تھے' ایک مہم پر جاتے ہوئے کچھ مسلمان انہیں ملے تو انہوں نے کہا "السلام علیکم" لیکن مسلمانوں نے بہانہ خور جان کر انہیں قتل کر دیا۔ اور ان کی بکریوں پر قبضہ کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی آخر آیت "**عرض الحیوۃ الدنیا**" سے اشارہ ان بکریوں کی طرف تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٤- سورة النساء : ١٧- باب ولا تقولوا لمن ألقى إليكم السلام لست مؤمنًا.

١٩٠٢ - حديث الْبَرَاءِ ﷺ ، قَالَ : نَزَلَتْ هذِهِ الآيَةُ فِينَا. كَانَتِ الأَنْصَارُ ، إِذَا حَجُّوا فَجَاءُوا ، لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ ، وَلكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا. فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ ، فَكَأَنَّهُ عُيِّرَ بِذلِكَ ، فَنَزَلَتْ - ﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا﴾-.

۱۹۰۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔ انصار جب حج کے لئے آئے تو (احرام کے بعد) گھروں میں دروازوں سے نہیں جاتے بلکہ دیواروں سے کود کر (گھر کے اندر) داخل ہوا کرتے تھے پھر (اسلام لانے کے بعد) ایک انصاری شخص آیا اور دروازے سے گھر میں داخل ہو گیا اس پر لوگوں نے لعنت ملامت کی تو یہ وحی نازل ہوئی کہ "یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ گھروں میں پیچھے سے (دیواروں پر چڑھ کر) آؤ بلکہ نیک وہ شخص ہے جو تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو۔" (البقرہ:۱۸۹)

أخرجه البخاري في : ٢٦- كتاب العمرة : ١٨- باب قول الله تعالى - ﴿وأتوا البيوت من أبوابها﴾-.

(٤) باب في قوله تعالى ﴿أولئك الذين يدعون يبتغون إلى ربهم الوسيلة﴾

(۴) اللہ تعالیٰ کے فرمان اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ کا بیان

١٩٠٣– حديث ابْنِ مَسْعُودٍ – ﴿إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾ – قَالَ : كَانَ نَاسٌ مِنَ الإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا مِنَ الْجِنِّ ، فَأَسْلَمَ الْجِنُّ ، وَتَمَسَّكَ هَؤُلاَءِ بِدِينِهِمْ.

۱۹۰۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے (آیت) ''الی ربھم الوسیلہ'' (الاسراء: ۵۷) کا شان نزول یہ بیان فرمایا ہے کہ کچھ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے' لیکن وہ جن بعد میں مسلمان ہو گئے۔ اور یہ مشرک (کم بخت) ان ہی کی پرستش کرتے جاہلی شریعت پر قائم رہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ١٧- سورة بني إسرائيل : ٧- باب قل ادعوا الذين زعمتم من دونه.

(٥) باب في سورة براءة والأنفال والحشر

(۵) سورہ براءۃ' سورہ انفال اور سورہ حشر کے بیان میں

١٩٠٤– حديث ابْنِ عَبَّاسٍ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ ، سُورَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ : التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ. مَا زَالَتْ تَنْزِلُ (وَمِنْهُمْ ، وَمِنْهُمْ) ، حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهَا لَمْ تُبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلاَّ ذُكِرَ فِيهَا قَالَ : قُلْتُ : سُورَةُ الأَنْفَالِ؟ قَالَ : نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ. قَالَ : قُلْتُ : سُورَةُ الْحَشْرِ؟ قَالَ : نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ.

۱۹۰۴۔ سعید بن جبیرؒ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ''سورہ التوبہ'' کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا یہ سورہ توبہ کی ہے یا فضیحت کرنے والی ہے۔ اس سورت میں برابر یہی اترتا رہا بعضے لوگ ایسے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہیں یہاں تک کہ لوگوں کو گمان ہوا یہ سورت کسی کا ذکر باقی نہیں چھوڑے گی بلکہ سب کے بھید کھول دے گی۔ حضرت سعید نے بیان کیا کہ میں نے ''سورہ الانفال'' کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ جنگ بدر کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے ''سورہ الحشر'' کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ قبیلہ بنو نضیر کے یہود کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٥٩- سورة الحشر : ١- باب حدثنا محمد بن عبد الرحيم.

(٦) باب في نزول تحريم الخمر

(۶) شراب کی حرمت نازل ہونے کا بیان

١٩٠٥– حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه.

۱۹۰۵۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ. وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ : الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ. وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. وَثَلاَثٌ، وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا : الْجَدُّ وَالْكَلاَلَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہا جب شراب کی حرمت کا حکم ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی انگور، کھجور، گیہوں، جو اور شہد سے۔ اور "خمر" (شراب) وہ ہے جو عقل کو مخمور کردے اور تین مسائل ایسے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کا حکم بتا جاتے، واوا کا مسئلہ، کلالہ کا مسئلہ اور سود کے چند مسائل۔

أخرجه البخاري في : ٧٤- كتاب الأشربة : ٥- باب ما جاء في ان الخمر ما خامر العقل من الشراب.

(٧) باب في قوله تعالى هذان خصمان اختصموا في ربهم

(۷) فرمان الٰہی هذا خصمان اختصموا فی ربهم کی تفسیر

١٩٠٦- **حديث** أَبِي ذَرٍّ ﷺ. عَنْ قَيْسٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا ، إِنَّ هذِهِ الآيَةَ - ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ - نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ : حَمْزَةَ ، وَعَلِيٍّ ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِث ، وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ.

۱۹۰۶- قیس رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ قسمیہ کہتے تھے کہ یہ آیت **"هذان خصمان اختصموا فی ربهم"** (الحج:۱۹) ان لوگوں کے بارے میں اتری جو بدر کی لڑائی میں مقابلے کے لئے نکلے تھے۔ یعنی حمزہ، علی، اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم مسلمانوں کی طرف سے اور عتبہ، شیبہ جو ربیعہ کے بیٹے تھے، اور ولید بن عتبہ کافروں کی طرف سے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤- كتاب المغازي : ٨- باب قتل أبي جهل.

﴿اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَان﴾

لام کی بنیاد قرآن وحدیث پر ہے-
دیث طیبہ کا ذخیرہ علماء اسلام نے
ف کتابوں کی صورت میں مرتب
وّن کیا-ان کتب حدیث میں جو مقام
ح بخاری اور صحیح مسلم کو حاصل ہوا
ے وہ کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں
ا- امتِ مُسلمہ ان دونوں کتب میں
دیث کی صحت پر متفق ہے-اسی لئے
کو صحیحین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے-
کتب میں موجود ہر حدیث ہمارے
ئے حجت اور دلیل ہے-
لؤوالمرجان ان ہر دو کتب مقدسہ میں
جود متفق علیہ احادیث کا مجموعہ ہے
ی یہ ان احادیث کا مجموعہ ہے جن کی
ت پر حضرت امام بخاری اور حضرت
م مسلمؒ متفق ہیں- حدیث کے اس
ح ترین ذخیرہ کو حرز جان بنائیے-اس
عمل کیجئے' دنیا وآخرت کی
یابیاں آپ کی منتظر ہیں-